UNIVERSAL LIBRARY
OU_190054
UNIVERSAL LIBRARY

فاصبر فان اللہ لا یضیع اجر المحسنین

کتاب مستطاب

شرح رسالۂ قشیریہ

از افادات

قدوۃ الاولیاء الواصلین امام الاصفیاء الکاملین سلطان العارفین المقربین

سید السادات

صدر الدین ابو الفتح ولی الاکبر الصادق

سید محمد حسینی گیسو دراز خواجۂ بندہ نواز چشتی

قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز

بہ انتظام و توجہ

جناب معلّٰی القاب نواب محمد امیر علی خاں صاحب دام اقبالہم سی - ایس

صوبہ دار (کمشنر) صوبۂ گلبرگہ شریف و صدر نشین مجلس انتظامی کتب خانہ و مدارس روضتین گلبرگہ شریف

و بہ تصحیح و بہ اہتمام

مولوی حافظ سید عطا حسین صاحب ام - اے - سی - ای

ناظم (وظیفہ یاب) سررشتۂ تعمیرات سرکار عالی

در عہد آفرین برقی پریس (حیدرآباد دکن) طبع شد

رمضان المبارک ۱۳۶۱ھ

ملنے کا پتہ مہتمم صاحب اعزازی کتب خانۂ روضتین گلبرگہ شریف

قیمت چار (للعہ) روپیہ علاوہ محصول ڈاک وغیرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۔ الحمد للہ الواحد الاحد الفرد الذی جَعَلَ فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِیْھَا سِرَاجًا وَّقَمَرًا مُّنِیْرًا وَارسل نبیہ الی کافۃ الناس شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا الیہ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا وَّبَشَّرَ اولیائہ واصفیائہ بِاَنَّ لَھُمْ منہ فَضْلًا کَبِیْرًا۔ اللّٰھم صل علی نبیک المجتبی ورسولک المصطفی سیدنا محمد والہ واصحابہ وبارک وسلم تسلیما کثیرا کثیرا۔

۲۔ یہ کتاب جس کی طباعت اور اشاعت کی سعادت حاصل کی گئی حضرت شیخ المشایخ امام الایمہ استاد ابو القاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور کتاب رسالہ قشیریہ کی شرح ہے جس کو حضرت قدوۃ الواصلین امام العارفین سید السادات مخدوم سید محمد حسینی گیسودراز قدس اللہ سرہ العزیز نے ۸۰۰ھ میں تحریر فرمایا رسالہ قشیریہ تصوف میں نہایت مستند اور بلند پایہ کتاب تسلیم کی گئی ہے اور بعد کے تمام اکابر صوفیہ کی مستند علیہ رہی ہے۔ صوفی اور تصوف کے وجہ تسمیہ کے متعلق حضرت شیخ نے رسالہ میں اجمالاً اور حضرت مخدوم نے شرح میں کسی قدر وضاحت سے یہ فرمایا ہے کہ امت مرحومہ کی سابقین اولین کی

---

* اس مقدمہ میں بنظرِ اختصار امام ابو القاسم قشیری حضرت شیخ اور حضرت سید محمد حسینی گیسودراز حضرت مخدوم کے لقب سے لکھے جائینگے۔

جماعت کے وہ بزرگ جو حضرت سرورکائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے فائز اور اون کی فیض صحبت سے شرف اندوز ہونے صحابہ کے جلیل القدر لقب سے مشہور ہوئے۔ باوجودیکہ وہ مستجمع کمالات ظاہری و باطنی تھے مگر یہی لقب غالب رہا اسی سے ملقب ہوئے اور آج تک اسی لقب سے یاد کئے جاتے ہیں حضرت مخدوم فرماتے ہیں "ہیچ شرف ایشان شارف تر وہیچ فضل ایشان فاضل تر از صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبود ہر آئینہ باشرف نسبت ایشاں را خواندند گفتند صحابہ، صحابی، اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" بلکہ خود حضرت سرورکائنات نے اون کو یہ لقب دیا اور ان کیلئے اسی لقب کو اشرف ترین لقب فرمایا۔ اس مکرم جماعت کے بعد کے بزرگ جنہوں نے اونہیں دیکھا اور ان کی صحبت سے فیض یاب ہوئے تابعی کہلائے اور ان کے بعد نفوس قدسیہ جو ان کی صحبت سے مستفید ہوئے اور ان کے طریقے اور مسلک پر چلے تبع تابعی کہے گئے جب یہ دور جو خیر القرون کہا گیا ہے ختم ہوگیا تو بعد کے صالحین کی جماعت زہاد اور عباد کہی گئی۔ اس زمانہ میں اہل بدعت وضلالت وجود میں آچکے تھے اور (جیساکہ بعد میں کسی قدر صراحت سے بیان کیا جائیگا) صالحین عباد و زہاد کی صورت اور وضع اختیار کرکے مسلمانوں کو دھوکہ دے کر عقاید فاسدہ و باطلہ کی درپردہ اشاعت شروع کردی تھی اس وقت تک اسلامی اقتدار بھی شرق سے غرب تک قائم ہوچکا تھا مال و دولت کی انتہا نہیں رہی تھی۔ لوگ عیش و عشرت میں مبتلا ہونے لگے تھے اور قرن اول کی خالص اسلامی زندگی میں جو دنیا سے اعراض اور خالصاً مخلصاً ہمہ تن توجہ الی اللہ پر مشتمل تھی زوال شروع ہوچکا تھا حق سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے۔ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ اور مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ

حَرْثَ الدُّنْیَا نُؤْتِہٖ مِنْھَا وَمَا لَہٗ فِی الْآخِرَۃِ مِنْ نَّصِیْبٍ۔ صالحین عباد و زہاد کی نظریں ان، اور ان کی ہم معنی آیتوں پر شدت سے جمی ہوئی تھیں لامحالان بزرگوں نے دنیا سے اعراض کیا اور کتاب وسنت کے سرچشمہ ہدایت پر قولاً وفعلاً وحالاً استقامت اور استقلال سے عمل پیرا ہوئے اور خدا اور رسول کے عشق ومحبت میں مست وسرشار وفانی ہو کر ماسوی اللہ سے منقطع ہو گئے اور اپنے سارے وجود سے ظاہراً وباطناً اور سراً وجہراً اسی کے ہو کر رہ گئے۔ حضرت مخدوم فرماتے ہیں "در این چنین ایامے کہ ہر طرفے فتن وآفات وبدع وجہالات سر برکردہ است مردمے بمبالغت وبقدر وسع وطاقت خود درکار دین بذل جہد کردند وآنچہ استقصا آں بود بداں رسانیدند اہتمام دریں کردند کہ البتہ نفس ایشان جز اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در جزوی وکلی نباشد وبواطن ایشان جز بحق مستغرق نبود البتہ نخواستند کہ طرفۃ العین دل ایشان طرفے متعلق شود جز طرف حق وخطرہ در دل ایشان آید جز خطرہ خدا از جملہ اکساب واخبان منقطع ومنزوی گشتند وتمام خود را بدیں دادند ایشان را صوفی نامیدند از آنچہ از ہمہ صاف تر وپاک تر آمدہ اند ......"

(۳) قطعی طور پر محقق نہیں ہو سکا کہ ان بزرگوں کو صوفی کا لقب کیوں دیا گیا حضرت مخدوم نے (عبارت مرقومہ بالا میں) فرمایا ہے "ایشان را صوفی نامیدند از آنچہ از ہمہ صاف تر وپاک تر آمدہ اند" حضرت شیخ نے رسالہ کے باب التصوف کے ابتدا میں اپنی سند سے متصلاً حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث روایت کی ہے "خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متغیر اللون فقال ذھب صفو الدنیا وبقی الکدر فلموت الیوم تحفۃ لکل مسلم" اس حدیث کو نقل کر کے حضرت شیخ فرماتے ہیں "ھذہ التسمیۃ غلبت علی ھذہ الطائفۃ فیقال رجل صوفی وللجماعۃ صوفیۃ

مراد یہ ہے کہ صوفی کا لفظ "صفو" سے مشتق ہے جو اس حدیث میں ارشاد ہوا ہے۔ حضرت مخدوم کا منشا بھی یہی ہے۔ صوفی کی وجہ تسمیہ ایک یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ ان بزرگوں میں اکثر نے صوف کا لباس اختیار کیا یہ فرما کر حضرت شیخ نے لکھا ہے والتصوف اذ لبس الصوف کما یقال تقمص اذا لبس القمیص یعنی جس طرح قمیص سے تقمص مشتق ہوا اور اسی طرح صوف سے تصوف مشتق ہوا۔ حضرت شیخ نے رسالہ میں اور حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی نے عوارف المعارف میں اور بھی چند وجہیں لکھی ہیں لیکن لفظ صوفی کا اشتقاق صفوہ اور صوف ہی سے بہت زیادہ قرین قیاس ہے۔ صوف اونی قسم کے اون کے کپڑے کو کہتے ہیں چونکہ یہ کپڑا نہایت ارزاں ہوتا تھا اور خشن ہونے کے باعث اس کا لباس زمانہ دراز تک کام دے سکتا تھا اور جلد جلد اس کو دھونے کی ضرورت نہیں ہوتی تھی اس لئے ان تارک الدنیا بزرگوں نے اس کو دوسرے کپڑوں پر ترجیح دی اور اس کا لباس اختیار کیا۔

۴۔ سب سے پہلے بزرگ جو صوفی کے لقب سے ملقب ہوئے حضرت شیخ ابوالہاشم صوفی ہیں مولانا جامی نے نفحات الانس میں لکھا ہے "وپیش از وے بزرگاں بودند در زہد وورع ومعاملت نیکو و در طریق توکل و طریق محبت لیکن اول کسیکہ وے را صوفی خواندند وے بود وپیش از وے کسے را بہ این نام نخواندہ بودند" شیخ ابوالہاشم کی رحلت کا سال مجھے معلوم نہیں ہو سکا مگر وہ حضرت سفیان ثوری (متوفی ۱۶۹ھ) حضرت داود طائی حضرت عبدالواحد زید حضرت فضیل عیاض اور حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہم کے ہم عصر تھے شام اور بصرہ میں سفیان ثوری سے اون کی ملاقات بھی رہی تھی۔ اس سے ظاہر ہے کہ وہ تبع تابعی تھے اور صوفی کا لفظ تبع تابعین کے زمانہ میں رائج ہو چکا تھا

۵۔ صوفیوں کی جماعت چونکہ وفور علم وفضل اور کمال زہد وورع ومکارم اخلاق واتباع سنت نبوی اور اعراض وانقطاع عما سوی اللہ کی صفتوں کی جامع ہوا کرتی تھی اس لئے عامۂ خلائق کی نظروں میں نہایت عزت اور عظمت اور عقیدت کی نظر سے دیکھی جاتی تھی اور ان کی ذات سے ارشاد وہدایت کا دریا بہا کرتا تھا جس سے بے شمار انسان فیض یاب ہوتے رہتے تھے حضرت شیخ نے اس رسالہ میں ایک بزرگ کا واقعہ لکھا ہے کہ وہ ایک روز جا رہے تھے پیاسے ہوئے ایک دروازے پر دستک دی ایک لڑکی باہر آئی اس سے پانی مانگا اور اس کے سامنے پی لیا یہ دیکھ کر وہ بے ساختہ چلائی کہ صوفی نے دن کو پانی پی لیا شاید قیامت قریب آگئی۔ عام طور پر لوگوں کو معلوم تھا کہ صوفی دائم الصوم ہوا کرتا ہے اس لئے اس لڑکی نے باوجود کم عمر ہونے کے ان کا دن کو پانی پینا نہایت حیرت سے دیکھا اور یہ فعل اوسے اس قدر غیر معمولی معلوم ہوا کہ اوس نے اس کو قرب قیامت کی ایک علامت خیال کیا۔ اسی رسالہ میں حضرت شیخ نے حضرت سفیان ثوری کا ایک واقعہ لکھا ہے ان پر خدا کا خوف نہایت شدت سے غالب رہا کرتا تھا ایک مرتبہ وہ بیمار ہوئے اون کے مرید ان کا قارورہ ایک نصرانی طبیب کے پاس لے گئے حال سنکر اور قارورہ دیکھ کر اس نے یہ احساس کیا اور کہا کہ " ایں دلیل مردے است کہ جگر او خوف خدا بریدہ است " وہ ان کے پاس آیا اور جب ان کی نبض دیکھی اور عشق الٰہی کی شدید حرارت محسوس کی بے ساختہ کہا مجھے معلوم نہ تھا کہ دین حنیفیہ (اسلام) میں ایسے لوگ بھی ہیں اور اسی وقت مشرف بہ اسلام ہوا۔ حضرت مخدوم نے شرح رسالہ قشیریہ میں اس واقعہ کو لکھ کر فرمایا ہے کہ خواجہ ابو علی فضل محمد فارمدیؒ جو اس واقعہ کے راوی ہیں " ایں لطیفہ گفتہ

است الحق بانصاف تواں گفت کہ بول ایشان بہ از قول ماست"

۶۔ خیر القرون کے بعد اسلام کی اشاعت اور تبلیغ دنیا میں زیادہ تر انہیں صوفیوں سے ہوئی خصوصاً ہندوستان میں اسلام کی اشاعت قریب قریب تمام تر انہیں سے وابستہ ہے جس زمانہ میں محمود غزنوی کے حملے ہو رہے تھے حضرت علی بن عثمان الجلابی الہجویری (مصنف کشف المحجوب) ہندوستان آئے اور اس پر آشوب زمانہ میں جب کہ حرب و قتال کی آگ لگی ہوئی تھی اور ہندو جہاں مسلمان پر قابو پاتا بے دریغ قتل کر دیتا تھا انہوں نے لاہور میں سکونت اختیار کی اور آخر عمر تک وہیں رہے اور ۴۶۵ھ میں انتقال کیا۔ ان کی برکات سے بے شمار ہندو پنجاب میں مسلمان ہوئے آن سے تقریباً سوا سو سال کے بعد ایک صوفی (خواجہ بزرگ معین الدین چشتی) ایسے وقت میں جب کہ سارے ملک پر کفر شرک اور اصنام پرستی کی تاریکی چھائی ہوئی تھی یکہ و تنہا بے زاد و راحلہ اور بے یار و مددگار صرف ایک عصا اور ایک ابریق ساتھ لے کر مدینہ منورہ سے روانہ ہوا اور سفر کرتا ہوا دہلی کی راہ سے اجمیر وارد ہوا جو شرک و بت پرستی کا صدر مقام اور ہندوستان کے قوی ترین راجہ کا پایہ تخت تھا یہاں آکر اس نے مستقل سکونت اختیار کر لی۔ آرنلڈ نے "پریچنگ آف اسلام" میں لکھا ہے کہ دہلی کے چند روزہ قیام میں سات سو سے زیادہ ہندو ان کے فیض سے مشرف بہ اسلام ہوئے اور اجمیر میں جو پہلی جماعت ان کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہوئی اس میں راجہ کا پجاری اور گرو بھی تھا۔ آرنلڈ نے یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی اور بابا فرید الدین گنج شکر کے ہاتھوں پر مغربی پنجاب کی تقریباً تمام آبادی مسلمان ہو گئی شیخ جلال الدین تبریزی حضرت بہاؤ الدین زکریا کے ہمراہ ملتان آئے یہ ملتان میں رہ گئے اور وہ

سفر کرتے ہوئے آسام پہنچے اور وہاں ہدایت خلق اور اشاعت اسلام میں مصروف ہو گئے اور لاکھوں آدمیوں کو مسلمان کر دیا۔ حضرت نظام الدین اولیا کے خلفا میں خواجہ منتجب الدین اور خواجہ برہان الدین غریب دولت آباد آئے خواجہ شمس الدین غازی فقیہ دھار اسیور (عثمان آباد) پہنچے اور شیخ اخی سراج نے بنگال جاکر تبلیغ و ہدایت شروع کی اور اللہ ہی کو علم ہے کہ کتنے انسان ان بزرگوں کے فیض سے مشرف بہ اسلام ہوئے۔ دکن میں گو اسلامی حکومت ایک صدی سے قائم تھی مگر بقول آرنلڈ اسلام کی وسیع تبلیغ حضرت مخدوم سید محمد حسینی گیسو دراز سے ہوئی خاص طور پر قابل لحاظ یہ امر ہے کہ متقدمین صوفیہ (علی بن عثمان الہجویری۔ خواجہ معین الدین چشتی۔ بہاؤالدین زکریا۔ جلال الدین تبریزی) دوسرے ملکوں کے رہنے والے تھے اور اور ہندوستان میں اجنبی تھے۔ یہ بزرگ نہ یہاں کی زبانوں اور رسم و رواج سے واقف تھے اور نہ یہاں کے باشندوں میں کوئی ان کی زبان کا سمجھنے والا تھا پھر بھی ان کی ذات سے دین کی تبلیغ اور اشاعت اس قدر ہوئی کہ شمار میں نہیں آسکتی۔ باوجود اس دشواری کے اس قدر وسیع کامیابی کس قدر حیرت انگیز ہے۔

۷۔ صوفی کے لئے علم شریعت کا جید عالم ہونا ضرور تھا اور جس کو کافی علم نہیں ہوتا وہ اکابر کی صحبت میں مقبول نہیں ہوا کرتا تھا۔ نوجوانی میں اگر کوئی شخص کسی بزرگ کے خدمت میں ارادت کے ساتھ حاضر ہوتا تو اس کے جوہر قابل کو دیکھ کر وہ قبول تو کر لیتے تھے اور حلقہ ارادت میں داخل کر لیتے تھے لیکن حکم دیتے کہ جاؤ اور علم کی تکمیل کر کے آو۔ بہت زمانہ سے ایک مثل مشہور چلی آتی ہے کہ "زاہد بے علم مسخرۂ شیطان" اس لئے بے علم متصوف کی جانب بزرگوں کی توجہ نہیں ہوا کرتی تھی۔ حضرت ابوالقاسم قشیری جس وقت اپنے پیر حضرت استاد ابوعلی دقاق کے خدمت میں ارادت کے ساتھ حاضر ہوئے انہوں نے اون کو اپنے حلقہ میں داخل کر لیا لیکن حکم دیا کہ جاؤ اور تحصیل علم کرو اور اس سے فراغت

کر کے یکسوئی کے ساتھ میرے پاس آؤ۔ حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی نے غلبۂ حال سے مجبور ہو کر ایک وقت اپنے پیر حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیا سے عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو پڑھنا چھوڑ دوں تاکہ تمام تر اشغال باطن میں مصروف ہو جاؤں انہوں نے فرمایا کہ علم کو اس وقت تک تم نہ چھوڑو جب تک کہ علم خود تم کو نہ چھوڑ دے۔ حضرت سید محمد حسینی گیسو دراز نے بھی ایک مرتبہ اپنے پیر خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی سے یہی عرض کیا اور ان کو بھی تقریباً یہی جواب ملا۔

۸۔ اکابر صوفیہ عموماً نہایت بلند پایہ عالم ہوئے ہیں اور متقدمین میں اکثر بڑے بڑے محدث ہوئے ہیں علم کا تقاضا یہ تھا کہ تصنیف و تالیف کے ذریعہ سے بھی بندگان خدا کی ہدایت کی جائے اور ان کو فائدہ پہنچایا جائے۔ چنانچہ متقدمین اور متوسطین میں اکثر صوفی صاحب تصنیف تھے۔ سہل تستری۔ ابو سعید خراز۔ جنید بغدادی۔ محدث ابن ابی الدنیا۔ حسین منصور حلاج وغیرہم نے کتابیں تصنیف کیں۔ ابن الندیم نے کتاب الفہرست میں اکثر بزرگوں کے نام کے ساتھ ان کی تصانیف کا بھی نام لکھا ہے اور تفصیل سے ان کا ذکر کیا ہے۔ یہ کتابیں اب مفقود ہیں اللہ ہی کو علم ہے کہ ان میں سے کسی کتاب کا کوئی نسخہ کہیں موجود بھی ہے معلوم نہیں کہاں سے اور کس طرح بمبئی کے بعض علم دوست اصحاب کو حضرت ابو سعید خراز کی مختصر لیکن بے نظیر تصنیف یہ کتاب الصدق کا ایک نسخہ مل گیا اور انگریزی ترجمہ کے ساتھ حال میں طبع کرا دیا گیا ہے۔

۹۔ متقدمین نے گو بکثرت کتابیں تصنیف کیں لیکن وہ صرف ایک یا دو یا چند مسائل پر لکھی گئیں۔ جس مسئلہ کو وضاحت کرنے کی ضرورت جس بزرگ نے پائی اوس مسئلہ پر رسالہ لکھ دیا۔ تمام مسائل تصوف پر حاوی اور جامع کتاب جو سب سے پہلے تصنیف ہوئی وہ شیخ ابو طالب محمد بن علی بن عطیۃ المکی (متوفی ۳۸۶ھ) کی مبسوط اور جامع اور بے نظیر کتاب قوت القلوب فی معاملۃ المحبوب و وصف طریق المرید الی مقام التوحید ہے۔

مختصر اقوت القلوب کہتے ہیں۔ کشف الظنون کے مصنف نے اس کے متعلق لکھا ہے "لم یصنف مثلہ فی دقایق الطریقۃ" یعنی علم طریقت کے دقائق میں ایسی کوئی کتاب تصنیف نہیں ہوئی۔ یہ کتاب دو بار مصر میں طبع ہوئی ہے حضرت مخدوم نے اس پر حاشیہ لکھا تھا جس کا اب کہیں پتہ نہیں ہے۔ جس زمانہ میں قوت القلوب لکھی گئی تقریباً اسی زمانہ میں امام ابوبکر محمد بن ابراہیم البخاری الکلاباذی (متوفی سنہ ۳۸۰ھ) نے شہرہ آفاق موجز لیکن جامع کتاب موسوم بہ تعرف لمذہب التصوف تصنیف کی اس کے متعلق اکابر صوفیہ کا یہ قول (جیسے صاحب کشف الظنون نے بھی لکھا ہے) مشہور ہے کہ لولا التعرف لما عرف التصوف یعنی اگر تعرف تصنیف نہ کی گئی ہوتی تو تصوف کی حقیقت معلوم نہ ہوسکتی۔ شیخ ابوابراہیم بن اسمعیل بن محمد بن عبداللہ المستملی کی فارسی شرح کے ساتھ یہ کتاب مطبع نولکشور لکھنؤ میں چھپی ہے حضرت مخدوم نے بھی اس پر شرح لکھی تھی مگر اس کا اب کہیں پتہ نہیں ہے تصوف کی تیسری جامع کتاب امام ابوالقاسم قشیری کی تصنیف رسالہ قشیریہ ہے جو اس وقت ہمارے پیش نظر ہے یہ کتاب سنہ ۴۳۷ھ میں لکھی گئی۔ چوتھی کتاب شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی متوفی سنہ ۶۳۲ھ کی شہرہ آفاق مبسوط کتاب عوارف المعارف ہے یہ کتاب بھی مصر میں طبع ہوئی ہے حضرت مخدوم نے اس پر نہایت مبسوط شرح عربی میں اور ایک مختصر شرح فارسی میں لکھی ہے۔ فن تصوف میں یہ چار کتابیں امہات کتب میں شمار کی جاتی ہیں اور حقیقت بھی یہی ہے کہ ان سے زیادہ جامع اور مستند اور محققانہ کوئی کتاب تصنیف نہیں ہوئی یہ سب عربی زبان میں لکھی گئی ہیں۔ فارسی میں سب سے پہلی جامع اور مستند اور بہتر کتاب شیخ ابوالحسن علی بن عثمان بن علی الھجویری الغزنوی الجلابی (متوفی سنہ ۴۶۵ھ) کی کتاب کشف المحجوب ہے۔ دوسری کتاب شیخ نجم الدین دایہ کی مرصاد العباد

ہے جو سنہ ۶۲۰ھ میں لکھی گئی۔ تیسری کتاب شیخ عزالدین محمود بن علی الکاشانی (متوفی سنہ ۷۳۰ھ) کی مصباح الہدایت معروف بہ ترجمہ العوارف ہے۔ یہ کتاب عوارف المعارف کے طرز پر لکھی گئی بلکہ اس کا خلاصہ ہے اور اس پایہ کی ہے کہ مولانا جامی نے نفحات الانس کے مقدمہ میں اس سے چند صفحے نقل کئے ہیں۔ ایک انگریز نے اس کا انگریزی زبان میں غلط سلط اور ناقص ترجمہ کرکے انگلینڈ میں طبع کرایا تھا۔ ہمارے پیش نظر اس وقت امام قشیری کی رسالہ قشیریہ اور حضرت مخدوم کی اس کی فارسی شرح ہے۔

۱۰۔ امام قشیری[1] افراد امت میں تھے اور مقتدائے وقت تھے امت مرحومہ میں اون جیسے جامع کمالات ظاہری و باطنی کم پیدا ہوئے۔ ابن اثیر نے ان کے متعلق لکھا ہے "کان اماما فقیہا اصولیا مفسرا کاتبا ذا فضائل جمۃ" ابن خلکان نے لکھا ہے "کان علامۃ فی الفقہ والتفسیر والحدیث والاصول والادب والشعر والکتابت وعلم التصوف جمع بین الشریعت والحقیقۃ" تاج الدین سبکی نے بحوالہ امام عبدالغافر بن اسمعیل لکھا ہے۔ "الامام مطلقا الفقیہ المتکلم الاصولی المفسر الادیب النحوی الکاتب الشاعر۔ لسان عصرہ وسید وقتہ وسر اللہ بین خلقہ شیخ المشائخ واستاد الجماعۃ ومقدم الطائفہ ومقصود سالکی الطریقۃ وبندار الحقیقۃ وعین السعادت وحقیقت الملاحت لم یر مثل نفسہ ولا رای الراون مثلہ فی کمالہ وبراعتہ جمع بین علم الشریعت والحقیقت" امام عبداللہ یافعی نے علامہ ابوسعید سمعانی کی روایت سے لکھا ہے "لم یر ابو القاسم مثل نفسہ فی کمالہ وبراعتہ کان علامۃ فی الفقہ والتفسیر و

[1] امام قشیری کے حالات کو میں نے خطیب بغدادی کی تاریخ بغداد۔ ابن اثیر جزری کی تاریخ کامل تاج الدین سبکی کی طبقات الشافعیہ ابن خلکان کی وفیات الاعیان امام عبداللہ یافعی کی مرات الجنان اور مولانا جامی کی نفحات الانس سے اخذ کرکے لکھا ہے۔

والحدیث والاصول والشعر والادب والکتابت وعلم التصوف

جمع بین الشریعت والحقیقت"

۱۱۔ شیخ الوقت "زین الاسلام امام ابو القاسم عبدالکریم بن ہوازن بن عبدالملک بن طلحہ بن محمد القشیری النیشاپوری" والد اور والدہ کی جانب سے عربی النسل تھے۔ عرب میں قُشیری ایک بڑا قبیلہ تھا جو قُشیر بن کعب سے منسوب تھا حضرت شیخ کے اجداد میں ایک بزرگ عرب سے آکر نیشاپور کے نواح میں اُستوا نامی ایک مقام میں جو چند قریوں کی مجموعی آبادی کا نام تھا سکونت پذیر ہوئے امام قشیری ربیع الاول ۳۷۶ھ میں یہاں پیدا ہوئے ان کی والدہ قبیلہ بنی سلم کی تھیں۔ حضرت شیخ ابھی کم عمر تھے کہ والد کا انتقال ہوگیا۔ اون کے ماموں ابو عقیل السلمی ان کی تربیت کے کفیل ہوئے اُستوا میں حضرت شیخ کا ایک گاؤں تھا جس کی آمدنی پر گذر تھی چونکہ محاصل اور خراج کے حساب رکھنے کی ضرورت ہوتی تھی اس لئے انہیں خیال ہوا کہ نیشاپور جاکر علم حساب سیکھیں۔ نیشاپور اوس زمانہ میں سلاطین سلجوقیہ کا پایۂ تخت تھا اور نہایت آباد اور بارونق شہر تھا۔ یہ شہر نہایت مردم خیز ہوا ہے اور بہت کثیر تعداد میں یہاں علما اور عرفا پیدا ہوئے اور دوسرے مقامات سے بھی آکر یہاں سکونت پذیر ہوئے اس زمانہ میں اس شہر سے علم وفضل کے دریا بہ رہے تھے اس خیال کو پختہ کر کے حضرت شیخ اپنی نوعمری میں نیشاپور آئے آتے ہی اونہیں مقتدائے وقت حضرت استاد ابوعلی دقاق کی خدمت میں اور اون کی مجلس وعظ میں حاضر ہونے کا اتفاق ہوا ان کا کلام اور اون کی صحبت فوراً اثر کر گئی اور جس خیال سے وہ گئے تھے وہ بھول گئے اور حضرت استاد کی خدمت میں حاضر ہونے لگے چند روز کے بعد اپنی ارادت کا اظہار کیا۔ استاد نے اپنی فراست سے ان کی نجابت کا اندازہ کرلیا تھا اور سمجھ گئے تھے کہ وہ ایک بے بہا

جو بعد میں اپنے حلقۂ ارادت میں داخل کیا اور چند اشغال باطنی کی تعلیم کر کے انہیں حکم دیا کہ جاؤ اور جس قدر زیادہ ہو سکے علم حاصل کرو۔ پیر کے حکم کے مطابق وہ روانہ ہوئے اور حضرت شیخ علامہ محمد بن ابی بکر الطوسی کے حلقۂ درس میں داخل ہو کر فقہ کا علم کماینبغی حاصل کیا۔ اس کے بعد وہ استاد ابی بکر بن فورک محدث کے حلقہ درس میں داخل ہوئے۔ ان کے متعلق علامہ سبکی نے لکھا ہے "کان المقدم فی الاصول" اور علم اصول کو حاصل کیا "حتی حصلها وبرع فیها وصار من اوجہ تلامذتہ واشدھم تحقیقا وضبطا" یہاں سے رخصت ہو کر وہ استاذ العلامہ ابو اسحق اسفرائنی کے حلقہ درس میں داخل ہوئے روزانہ اون کے مجلس میں حاضر ہوتے اور وہ جو فرماتے اسے سن لیتے لیکن ضبط تحریر میں نہیں لاتے آخر ایک روز استاد نے کہا کہ فرزند محض سن لینا کافی نہیں ہے بلکہ ضرور ہے کہ جو میں بیان کیا کروں اوس کو لکھ لیا کرو مبدء فیاض نے حضرت شیخ کو اس قدر غیر معمولی اور قوی حافظہ دیا تھا کہ انہوں نے استاد سے جتنا سنا تھا سب حفظ کر لیا تھا چنانچہ سب سنا دیا۔ استاد حیران ہو گئے اور بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ اب تم کو ہمارے حلقہ درس میں آنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ یہ کافی ہے کہ ہماری تصنیفات کو تم پڑھ لو اور جہاں کچھ دقت معلوم ہو مجھ سے پوچھ لو یہاں سے فراغت حاصل کر کے وہ دوسرے اساتذہ کے خدمت میں حاضر ہوئے۔ ابو الحسن الخفاف۔ ابو نعیم اسفرائنی۔ ابو بکر بن عبدوس المزکی ابو نعیم بن محمد المهرجانی علی بن احمد الاھوازی۔ ابو عبد الرحمن السلمی ابن باکویہ شیرازی۔ امام حاکم (صاحب مستدرک) ابو الحسن بن بشران۔ محمد بن عبد اللہ الصوفی ابو عبد اللہ الصوفی۔ عبد اللہ بن یوسف اصفہانی علی بن احمد بن عبد اللہ ابو حاتم سجستانی ان کے اساتذہ ہیں۔ ان میں سے ہر بزرگ علاوہ دوسرے علوم میں باکمال ہونے

کے بہت بلند پایہ محدث بھی تھے اور بعض (مثلاً حاکم اور ابوحاتم) امام اور حافظ الحدیث تھے۔ ان بزرگوں کے علاوہ اثنائے سفر حج میں بغداد اور حجاز میں حضرت شیخ کا ساتھ علما کی بڑی جماعت کے ساتھ رہا جس میں امام ابومحمد الجوینی امام الحرمین اور امام الحافظ احمد بن الحسین البیہقی بھی تھے حضرت شیخ نے ان سے حدیث کی سماعت کی۔

۱۲۔ اثنائے درس میں حضرت شیخ اپنے پیر استاد ابوعلی دقاق کے خدمت میں بھی حاضر ہوتے رہتے تھے اور اشغال باطن کی تعلیم حاصل کرتے رہتے تھے پیر کی نظر عنایت ان پر اس قدر زیادہ تھی کہ گاؤں کے اہل فراست موجود تھے مگر انہوں نے اپنی صاحبزادی فاطمہ کا نکاح ان سے کر دیا۔ وہ مسلمانوں کے عروج کا زمانہ تھا اور اس زمانہ میں عورتیں بھی نہایت جید عالم ہوا کرتی تھیں چنانچہ یہ خاتون بھی علوم شرعیہ میں بلند پایہ عالم اور عالی مرتبت محدث تھیں تحصیل علم سے فراغت حاصل کرکے وہ پیر کے خدمت میں آگئے اور تمام تر اشغال باطن کی جانب متوجہ ہوگئے۔ اس قدر شدید ریاضت اور مجاہدہ کیا کہ بہت جلد درجہ کمال کو پہنچ گئے اور پیر نے ان کو تمام کمالات باطنی دے کر سرفراز کر دیا۔

حضرت شیخ اصول میں اشعری تھے اور امام ابوالحسن اشعری کے شدت سے متبع تھے اور فروع میں شافعی المذہب تھے استاد ابوعلی دقاق سے ان کا سلسلۂ طریقت یہ ہے۔ ابوالقاسم قشیری عن استاد ابی علی دقاق عن ابی القاسم النصرابادی عن امام الشبلی عن سید الطایفہ جنید بغدادی عن سری السقطی عن المعروف الکرخی۔ حضرت معروف کرخی کا سلسلہ دو طریقوں سے امیرالمومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ تک پہنچتا ہے ایک یہ ہے معروف الکرخی عن امام ہمام موسی رضا علیہ السلام عن امام موسی کاظم عن امام جعفر الصادق عن امام

محمد باقرؑ عن امام زین العابدین عن سید الشہدا امام حسین عن امیر المومنین علی ابن علی طالب علیہم السلام۔ دوسرا سلسلہ یہ ہے معروف الکرخی عن داؤد الطائی عن الحبیب العجمی عن امام الاولیا سید التابعین حسن البصری عن امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ وکرم اللہ تعالیٰ وجہہ۔ استاد ابو علی دقاق کی رحلت سے ۴۱۲ھ میں ہوئی اور اسی سال حافظ الحدیث امام ابو عبد الرحمن السلمی النیشاپوری کے از استاذہ حضرت شیخ کا بھی انتقال ہوا رحمۃ اللہ علیہم۔

۱۳۔ استاد ابو علی دقاق کی رحلت (۴۱۲ھ) کے بعد حضرت شیخ پیر کے سجادہ درس وارشاد پر متمکن ہوے اور درس ظاہری اور تربیت باطنی کا فیض جاری کر دیا اور تصنیف وتالیف میں مشغول ہوے۔ چند سال تک اطمینان سے اپنے کام میں مشغول رہے لیکن حق جل وعلا کا ارشاد ہے۔ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ اور دوسری جگہ ارشاد ہے وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ اولیا جس طرح تمام باتوں میں انبیا کے متبع ہیں اس میں بھی وہ متبع ہیں۔ شاید ہی کوئی شیخ وقت ایسا گذرا ہوگا جس کی مخالفت بلکہ تکفیر میں سفہا کی جماعت کمربستہ نہ ہوئی ہو حضرت ابو القاسم قشیری کی مخالفت میں بھی ایسے بہت لوگ آمادہ ہو گئے اور ان کو اس قدر تکلیف پہنچائی کہ نیشاپور میں ان کو رہنا محال ہو گیا۔ مجبور ہو کر عزیز و اقارب کو چھوڑنا اور وطن کو ترک کر کے ہجرت کرنی پڑی اور گویا اس طریقہ پر اس سنت نبوی کی اتباع کا بھی اونہیں شرف حاصل ہوا نیشاپور کو خیرباد کہہ کر وہ ۴۴۸ھ میں بغداد پہنچے خلیفہ القائم بامر اللہ عباسی نے اون کی بے حد عزت کی اور نہایت احترام سے ٹھہرایا حضرت شیخ چندے وہاں رہے اور درس و وعظ و تربیت باطنی کا سلسلہ جاری رکھا اون کے بغدادی تلامذہ

میں خطیب بغدادی بھی تھے۔ یہاں سے تقریباً چار سو بڑے بڑے علماء و فضلا کی جماعت کے ساتھ جس میں امام الحرمین امام ابو محمد جوینی اور حافظ الحدیث امام احمد بن الحسین البیہقی بھی تھے حج کے لئے روانہ ہوئے اور حجاز میں بھی حضرت شیخ نے درس و وعظ کا سلسلہ جاری رکھا۔ ۴۵۵ھ میں ملک السلطان الپ ارسلان نیشاپور کے تخت سلطنت پر بیٹھے۔ بادشاہ اور ان کے وزیر نظام الملک طوسی حضرت شیخ کے بے حد معتقد تھے ان کے برسر اقتدار آتے ہی شیخ کے مخالفوں کی مخالفت فوراً ایک لخت ختم ہو گئی سلطان اور وزیر نے اونہیں واپس تشریف لانے کی دعوت دی چنانچہ وہ واپس تشریف لائے اور بقیہ عمر نیشاپور میں اطمینان سے بسر کر کے اور ہزارہا طالبان حق کو نعمتہائے ظاہری و باطنی سے مالامال کر کے صبح یکشنبہ قبل طلوع آفتاب ۱۶ ربیع الاول ۴۶۵ھ کو دنیائے ناپائیدار سے پردہ کر کے فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ پہنچ گئے اور مدرسہ میں اپنے پیر استاد ابو علی دقاق کی قبر کے بازو میں دفن کئے گئے رحمۃ اللہ علیہ رحمۃً وسعۃً۔ علامہ تاج الدین سبکی نے طبقات الشافعیہ میں ایک واقعہ لکھا ہے جس سے حضرت شیخ کی جلالت شان اور کمال تقرب الٰہی کا کچھ اندازہ ہو سکتا ہے سبکی نے لکھا ہے کہ ایک بار حضرت شیخ کے فرزندوں میں سے ایک فرزند نہایت شدید بیمار ہوئے یہاں تک کہ اون کی صحت سے مایوسی ہو گئی۔ بتقاضائے فطرت حضرت شیخ بہت نہایت فکر مند ہوئے اس حالت میں خواب میں اون کو سر اوقات غیب سے ارشاد ہوا کہ قرآن مجید میں سے آیات شفا کو جمع کر لو اور اون آیتوں کو پڑھ کر اپنے فرزند پر دم کر دو یا کسی ظرف میں لکھ کر اور پانی سے دھو کر پلا دو حضرت شیخ نے اس ارشاد قدسی کے مطابق عمل کیا جس سے ان کے فرزند کو صحت ہو گئی

میں مناسب خیال کرتا ہوں کہ سبکی کے الفاظ نقل کردوں وہ یہ ہیں "وبلغنا انہ مرض لاستاذ ابی القاسم ولد مرضا شدیداً بحیث ییٔس منہ فشق ذلک علی الاستاذ فرای الحق سبحانہ وتعالی فی المنام فشکی الیہ فقال لہ الحق تعالی اجمع ایات الشفا واقراء علیہ او اکتبھا فی اناء واجعل فیہ مشروبا واسقہ ایاہ ففعل ذلک فعوفی" آخر عمر میں حضرت شیخ بہت نحیف اور کمزور ہو گئے تھے لیکن رحلت کے وقت تک بھی سب نمازیں کھڑے ہو کر پڑھتے رہے اور ایک رکعت بھی بیٹھ کر نہیں پڑھی استقامت اسے کہتے ہیں اور اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا کے مصداق یہی لوگ ہیں۔

۱۴۔ حضرت شیخ کو خطاطی اور خوشنویسی میں بھی ایسا کمال تھا کہ اون کے زمانہ میں ان جیسا کوئی خطاط نہیں تھا۔ وہ نہایت اعلیٰ درجے کے ادیب اور شاعر بھی تھے سبکی اور ابن خلکان اور یافعی نے اون کے اشعار نقل کئے ہیں۔ میرا جی بہت چاہتا ہے کہ دو چار اشعار یہاں نقل کردوں چنانچہ دو شعر نقل کرتا ہوں۔

سقی اللہ وقتا کنت اخلو بوجھکم — وثغر الھوی فی روضۃ الانس ضاحک

اقمنا زمانا والعیون قریرۃ — واصبحت یوما والجفون سوافک

ان تمام فضایل وکمالات ظاہری وباطنی کے علاوہ وہ فن سپہ گری کے ہر شعبہ میں مثلاً گھوڑے کی سواری اسلحہ کے استعمال اور ہر قسم کے فنون حرب میں بھی کمال رکھتے تھے سبکی نے لکھا ہے "وکان فی علم الفروسیۃ واستعمال السلاح وما یتعلق بہ من افراد العصر ولہ فی ذلک الفن دقایق وعلوم انفرد بھا"، ابن خلکان نے لکھا ہے "وکان لہ

فی الفروسیۃ واستعمال السلاح ید بیضاء" ابن اثیر جزری اور سبکی نے ایک واقعہ لکھا ہے کہ حضرت شیخ کی سواری میں ایک گھوڑا تھا جو بیس سال سے زیادہ اون کے پاس رہا تھا۔ جب ان کی رحلت ہوگئی تو گھوڑے نے دانہ گھانس پانی سب چھوڑ دیا اور اوسی طرح بے آب ودانہ سات دن زندہ رہ کر مر گیا۔

۱۵۔ استاد ابو علی الدقاق کی صاحبزادی فاطمہ سے حضرت شیخ کو ذکور و اناث چھ فرزند ہوئے جن میں ایک عبد المنعم تھے اور ایک فرزند ابو النصر عبد الرحیم تھے جن کے متعلق ابن خلکان نے لکھا ہے "اماماکبیرا اشبہ اباہ فی علومہ ومجالسہ" ان کے علاوہ دو بیٹے ابو سعد اور ابو سعید تھے یہ دونوں بھی بڑے عالم اور محدث تھے ایک صاحبزادی کا نام امۃ الرحیم تھا اون کے بطن سے حافظ الحدیث عبد الغافر بن اسمعیل بن عبد الغافر بن محمد بن عبد الغافر بن احمد بن محمد بن سعید الفارسی تھے جو بقول ابن خلکان "کان اماما فی الحدیث والعربیۃ وقراء القران" اونہوں نے اپنے نانا امام قشیری سے اور اپنی نانی فاطمہ سے اور اپنے ماموں ابو سعد اور ابو سعید سے حدیث پڑھی اور سنی تھی۔

۱۶۔ حضرت شیخ کے شاگردوں کی تعداد اللہ ہی کو معلوم ہے ان میں بڑے بڑے علما وفضلا ومحدث اور عرفا ہوئے اس زمانہ میں ماوراالنہر سے اقصائے مغرب تک علم کے دریا بہ رہے تھے۔ نیشاپور۔ بغداد۔ قاہرہ تلمسان۔ قرطبہ یہ سب علم کے مرکز تھے حضرت شیخ کے معاصرین اکابر صوفیہ علما وفضلا وحکما کی اگر فہرست مرتب کی جائے تو کتنے جز بھر جائیں گے۔ شیخ الاسلام عبد اللہ انصاری شیخ الوقت ابو یوسف چشتی (متوفی بسنہ ۴۵۹ھ) ابو الحسن خرقانی

اوحدالدین کرمانی۔ علی بن عثمان الھجویری الجلابی (صاحب کشف المحجوب)
حافظ الحدیث امام ابونعیم اصفہانی (مصنف حلیۃ الاولیا) امام بیہقی (صاحب
سنن کبیر) امام الحرمین۔ شیخ الرئیس ابوعلی سینا۔ عمر خیام۔ ابوریحان بیرونی۔ امام
الشعراء فردوسی طوسی یہ سب حضرت شیخ کے معاصر ہیں اور ان میں سے چند
بزرگ ان سے ملے بھی تھے اور ذاتی طور پر واقف تھے عمر خیام اور حضرت
شیخ دونوں یک وقت نیشاپور میں تھے۔ نظام الملک طوسی حضرت شیخ
کا بے حد احترام کرتے تھے جب یہ ان کے پاس تشریف لیجاتے تو وہ اپنی مسند
سے اٹھ جاتے اور حضرت شیخ کو اوس پر بٹھایا کرتے تھے۔ سلجوقی بادشاہ
الپ ارسلان بھی ان کا نہایت معتقد تھا اور بہت احترام کرتا تھا۔

(۱۷)۔ حضرت شیخ نے بہت کتابیں تصنیف کیں۔ سبکی نے ان کتابوں
کے نام لکھے ہیں:۔ (۱) التفسیر الکبیر (۲) الرسالہ (۳) التحبیر فی التذکیر (۴)
آداب الصوفیہ (۵) لطائف الاشارات (۶) کتاب الجواہر (۷) عیون الاجوبہ
فی اصول الاسولہ (۸) کتاب المناجات (۹) کتاب نکت اولی النہی (۱۰)
کتاب نحو القلوب الکبیر (۱۱) کتاب نحو القلوب (۱۲) کتاب احکام السماع
(۱۳) کتاب الاربعین فی الحدیث تفسیر کبیر کے متعلق ابن خلکان اور امام
یافعی نے لکھا ہے "سماہ التیسیر فی علم التفسیر وھو من اجود التفاسیر"
دونوں نے یہی الفاظ لکھے ہیں۔ "الرسالہ" یعنی رسالہ قشیریہ چھپ گیا ہے اور
"لطائف الاشارات" کا ایک مکمل قدیم خط کا نسخہ کتب خانہ آصفیہ میں ہے۔
یہ کتاب قرآن پاک کے چیدہ چیدہ آیتوں کی تفسیر ہے جو حقایق و معارف
کے طریقہ پر لکھی گئی ہے اور نہایت بے نظیر اور دلکش تفسیر ہے۔ حضرت
مخدوم کو بہت مرغوب تھی اپنی تصانیف میں اس سے اقتباس بھی کیا ہے

بقیہ کتابوں کے متعلق کچھ معلوم نہیں کہ اب موجود بھی ہیں اور اگر ہیں تو کون کون کتاب کہاں کہاں ہے۔ کتب خانہ آصفیہ میں حضرت شیخ کی ایک چھوٹی سی بہت پرانی لکھی ہوئی ایک کتاب ہے۔ جس میں اونہوں نے وہ سب حدیثیں جمع کر دی ہیں جنہیں انہوں نے اپنے شیخ ابو علی دقاق سے بسند متصل بیان کی تھیں اس کتاب کا ذکر حضرت شیخ کے کسی تذکرہ نویس نے نہیں کیا ہے۔

۸ا۔ تصوف میں ان کی تصنیف جو رسالہ قشیریہ کے نام سے مشہور رہے نہایت مقبول خاص و عام ہوئی اور درحقیقت یہ کتاب نہایت محققانہ اور مجتہدانہ لکھی گئی ہے۔ اس کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ مصنف نے تقریبا ہر مسئلہ کے بیان کی ابتدا ایک یا دو آیت قرانی اور ایک یا دو حدیث نبوی سے (جسے انہوں نے اپنے ہی سند متصل سے روایت کی ہے) کی ہے عرفا اور مشائخ صوفیہ میں یہ کتاب نہایت مقبول ہوئی اور متعدد بزرگوں نے اس کی شرحیں لکھیں۔ سب سے اول حضرت مخدوم قدس سرہ نے یہ فارسی شرح لکھی جو طبع ہو کر شائع ہو رہی ہے۔ یہ شرح ۸۰۰ھ میں لکھی گئی حضرت مخدوم اوس سے پہلے ہی گلبرگہ تشریف لا چکے تھے اور یہ شرح گلبرگہ میں لکھی گئی۔ دوسری شرح جس کا مجھے علم ہے قاضی زکریا بن محمد الانصاری المتوفی ۹۱۰ھ کی ہے جو جمادی الاول ۸۹۳ھ میں لکھی گئی۔ رسالہ قشیریہ مطبوعہ مصر کے حاشیہ پر یہ شرح اختصار کے ساتھ طبع ہوئی ہے۔ تیسری شرح (بقول مصنف کشف الظنون) شیخ الفقیہ سدید الدین ابو محمد عبد المعطی بن محمود بن عبد العلی کی ہے جو "الدلالہ فی فوائد الرسالہ" کے نام سے موسوم ہے چوتھی شرح ملا علی قاری متوفی ۱۰۱۴ھ کی ہے۔ ایک بزرگ عبد الغفار بن احمد بن عبد الحمید القوصی متوفی ۷۰۸ھ نے اس کی تلخیص کی اور اوس کو

کتاب الوحید فی سلوک اہل التوحید" کے نام سے موسوم کیا۔ اس کتاب رسالہ قشیریہ کی موجودہ زمانہ میں مقبولیت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ مطبع بولاق میں دو بار ۱۲۸۴ھ اور ۱۲۸۷ھ میں چھپی اوس کے بعد مصر میں ۱۳۰۴ھ میں پھر ۱۳۱۸ھ میں پھر ۱۳۳۰ھ میں طبع ہوئی۔ اور ہر مرتبہ محدث زکریا انصاری کی شرح کے اختصار کے ساتھ چھپی۔

۱۹۔ رسالہ قشیریہ کے دیباچہ میں حضرت شیخ نے اس کتاب کی تصنیف کا جو سبب بیان فرمایا ہے اوس کو واضح طور پر سمجھنے کے لئے ان فتنوں سے آگاہی ضرور ہے جنہیں دشمنان اسلام نے اسلام کے ابتدائی زمانہ میں پیدا کیا اور چند صدیوں بعد تک جاری رکھا۔ محقق ابوریحان بیرونی نے کتاب الہند میں ایک جگہ لکھا ہے کہ یہودیوں اور مانویوں نے اسلام کو بہت نقصان پہنچایا اور ایک جگہ (باب ۲۶) میں اسکی تھوڑی صراحت بھی کر دی ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ مدینہ منورہ اور اس کے حوالی میں یہودی قدیم زمانہ سے آباد تھے اور سود کا کاروبار کیا کرتے تھے۔ حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہجرت کے ہوتے ہی وہ اون کے اور مسلمانوں کے بے وجہ بے سبب محض خباثت باطن سے شدید دشمن ہوگئے اور منافقین مدینہ اور کفار قریش و عرب سے مسلمانوں کے خلاف سازشیں شروع کر دی چند سال کے اندر مدینہ اور نواح مدینہ سے یہودیوں کا استیصال ہو گیا یہ لوگ دوسرے مقامات پر منتشر ہو گئے اور جہاں جہاں گئے مسلمانوں کے جانب سے بغض و عناد کو ساتھ لیتے گئے۔ حضرت خلیفہ دوم رضی اللہ کے زمانہ میں ممالک ایران و فارس و عراق و شام و فلسطین اور مصر مسلمانوں کے قبضہ میں آگئے اور رعایا قریبا تمام تر مسلمان ہوگئی۔ یہودیوں نے دیکھا کہ

مسلمانوں کے خلاف کامیابی سے مقابلہ کرنے والی کوئی سلطنت اور قوت باقی نہیں رہی جس کے ساتھ یہ لوگ سازش کرسکیں اُن کے دور اندیش فتنہ پردازوں نے محسوس کیا کہ اون کی قوت کو کمزور بلکہ درہم برہم کرنے کی صرف ایک صورت یہ ہے کہ ان میں مذہبی بد اعتقادی پھیلا کر ان میں باہم اختلاف پیدا کر دیا جائے۔ صنعاء یمن (جہاں کثیر تعداد میں یہودی بہت زمانہ سے آباد تھے) کا ایک یہودی عبداللہ بن سبا نامی اس کام کے لئے آمادہ ہوا منافقانہ طور پر بظاہر مسلمان ہو کر وہ مدینہ منورہ آیا اور عابد و زاہد بن کر مسلمانوں میں اپنی جانب سے حسن ظن پیدا کر دیا یہ وہ وقت تھا جب کہ خلیفہ سوم کے خلاف مصریوں نے بغاوت شروع کر دی تھی اور مفسدوں کی جماعت فتنہ و فساد پر آمادہ ہو کر مدینہ منورہ آ چکی تھی عبداللہ بن سبا خفیہ طور پر ان کے ساتھ شریک ہو گیا اور ان کو اشتعال دیتا رہا امیر المومنین سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ و کرم اللہ وجہہ جب خلیفہ ہوئے یہ یہودی ان کے ساتھیوں کے ساتھ مل گیا اور نہایت پوشیدہ طور پر چند سادہ لوحوں کو اپنا معتقد بنا کر عقاید فاسدہ کی تلقین شروع کر دی جب بات بڑھ گئی تو حضرت امیر المومنین کو خبر ہوئی اونہوں نے اس کی گرفتاری کا حکم دیدیا آدمی نہایت چالاک اور باخبر تھا اُسے معلوم ہو گیا وہ بھاگ گیا اور کسی طرح ہاتھ نہ آسکا جا بجا بھٹکتا پھرا اور جہاں جہاں موقع ملتا رہا عقاید فاسدہ کی تلقین کرتا رہا۔ آخر مر گیا لیکن بدعقیدگیوں کا اور مسلمانوں میں باہم شدید اختلاف کا بیج اچھی طرح بو گیا اور اپنے ذریات کو بھی چھوڑ گیا یہ لوگ جب تک ممکن ہو سکا خفیہ اور پوشیدہ طور پر سبائی عقاید کی تلقین کرتے رہے لیکن کب تک پوشیدہ رکھتے مسلمانوں کو آخر ان کے کید و مکر کا حال معلوم ہو گیا مگر اس وقت جب کہ ابن سبا کے پیروؤں کی تعداد زیادہ ہو چکی تھی اور وہ مختلف مقامات میں پھیل چکے تھے یہ لوگ سبائی کے نام سے مشہور ہوئے بدعقیدگی تو ان لوگوں نے پھیلا ہی دی تھی اب

شروع کیا کہ ان میں سے کوئی سبائی محدث کی وضع قطع اختیار کر لیتا اور منبر پر بیٹھ کر حدیثیں گڑھ گڑھ کرا ور جید اسناد سے منسوب کرکے بیان کرتا اور موقع موقع سے ایسی ایسی حدیثیں وضع کرکے بیان کرتا جو اون کے وضع کئے ہوئے عقاید فاسدہ کی تائید میں ہوتیں اس طرح ہزارہا موضوع حدیثیں مسلمانوں میں پھیلا دیں یہ راز بھی فاش ہو گیا اور اہل حق محدثین کی جماعت اس شر کے رفع کرنے کی جانب پوری قوت سے متوجہ ہوئی انہیں نہایت دقتیں پیش آئیں لیکن حق حق ہے اور باطل باطل ہے محدثین کی کوشش کامیاب ہوئی اور سبائیوں کا کذب و افترا صاف صاف کھل گیا وضع حدیث کے علاوہ یہ لوگ جہاں جہاں موقع ملتا مسلمانوں کی کتابوں میں تحریف کر دیتے بلکہ ان میں سے بعض سبائی اپنے عقیدوں کی تائید میں کتاب تصنیف کرکے اسے کسی مستند مسلمان مصنف سے منسوب کر دیتا اہل حق کی کتابوں میں ان لوگوں نے تحریف ایسی مکاری اور چالاکی سے کی کہ بعض بڑے بڑے علما دھوکہ میں آگئے حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی نے لکھا ہے کہ صاحب ہدایہ اور علامہ سرخسی جیسے اکابر کو بھی بعض مسایل میں دھوکا ہو گیا۔

۲۔ مسلمانوں میں سبائیوں کا فتنہ موجود ہی تھا کہ مانویوں کا فتنہ بھی پیدا ہو گیا شاپور بن اردشیر کے زمانہ سلطنت میں ایران میں مانی نام کا ایک شخص پیدا ہوا جوان ہونے پر وحی اور نبوت کا دعویٰ کیا اور مجوسیت اور نصرانیت کو باہم ملا کر ایک نیا مذہب پیدا کیا۔ سلطنت نے چونکہ اس فتنہ کی جانب کوئی توجہ نہیں کی اس لئے اس کے مذہب نے جڑ پکڑ لی اور نہ صرف ایران میں پھیل گیا بلکہ مانی نے اپنے داعی عراق ۔ ہند اور ماوراءالنہر میں بھی بھیجدئیے جب نوشیرواں بادشاہ ہوا نہایت تہدید کے ساتھ اپنے پورے قلمرو میں حکم جاری کیا کہ جو مانوی جہاں ملے فوراً قتل کر دیا جائے چنانچہ سب کے سب جنکی تعداد

لاکھوں تک پہنچ گئی تھی قتل کردے گئے۔ معدودے چند نے جان بچائی اور مانی کی تصنیف کردہ کتابوں کو جنہیں اس نے کتب آسمانی مشہور کیا تھا ہمراہ لے کر ماوراء النہر بھاگ گئے وہاں کے باشندے اس وقت شمنیہ (بودہ) مذہب کے پیرو تھے ان میں بود و باش اختیار کی اور آہستہ آہستہ اپنے دین کی اشاعت کرتے رہے اونہیں امید یہ تھی کہ کسی وقت میں جب کہ ان کی تعداد بہت ہو جائے اور ایران کی سلطنت کمزور ہو جائے تو حملہ کرکے اپنے اصل وطن پر قبضہ کرلیں گے لیکن اوس پر بڑی قوت کے ساتھ مسلمانوں کا قبضہ ہوگیا اور ان لوگوں کی سب امیدیں خاک میں مل گئیں۔ اب انہوں نے دوسرا طریقہ اختیار کیا منافقانہ مسلمان بن کر ممالک اسلامیہ میں داخل ہونے لگے اور سلاطین بنی امیہ کے آخر زمانہ میں دمشق پہنچے۔ کوشش کی کہ سلطنت کی خدمتوں کو حاصل کریں لیکن بنی امیہ کی سلطنت چونکہ خالص عرب حکومت تھی ان عجمیوں کو کوئی کامیابی نہیں ہوئی۔ بنی امیہ کے بعد بنی عباس بادشاہ ہوے اور بغداد کو دارالسلطنت بنایا۔ عربوں سے چونکہ مایوسی ہو چکی تھی اس لئے عجمیوں کی جانب متوجہ ہوے۔ اور ان میں سے ذی ہوش ذی علم لوگوں کو سلطنت کے کاروبار میں جگہ دینی شروع کی۔ اس وقت ہزارہا مانوی مسلمانوں کے بھیس میں ممالک اسلامیہ میں داخل ہو چکے تھے اور چونکہ مسلمانوں کی قوت اور سطوت کی وجہ سے اپنا اقتدار اور اپنی حکومت اور سلطنت حاصل کرنے کی جانب سے یہودیوں کی طرح یہ لوگ بھی قطعاً مایوس ہو چکے تھے اس لئے مسلمانوں کو کمزور کرنے کی انہیں بھی وہی صورت نظر آئی جو عبداللہ بن سبا کو نظر آئی تھی یعنی ان میں مل جل کر ان میں اپنے عقاید کی اشاعت کی جائے اور باہم شدید اختلاف پیدا کر دیا جائے چونکہ بنی عباس نے عجمیوں کو امور سلطنت میں داخل کرنا شروع کر دیا تھا اس لئے مانویوں نے نہ صرف علما اور زہاد کی صورت

اختیار کر کے مسلمانوں کو بہکانے پر اکتفا کیا بلکہ کاروبار سلطنت میں بھی داخل ہونے لگے۔ ابن الندیم (متوفی ۳۸۵ھ) نے کتاب الفہرست میں بہت سے ایسے مانویوں کے نام لکھے ہیں جو عالم اور متکلم اور محدث کی شکل اختیار کر کے مسلمانوں کو بہکایا کرتے تھے اور ایسوں کا بھی نام لکھے ہیں جو بادشاہ وقت کو دھوکہ دیکر سلطنت کی بڑی بڑی خدمتوں پر مامور کر دئے گئے تھے اور امارت بلکہ وزارت کے درجہ پر پہنچ گئے تھے۔ مسلمان ان کی مکاری سے آخر کار واقف ہو گئے اور جب کسی کا راز کھل جاتا وہ فوراً قتل کر دیا جاتا تھا اس لئے یہ لوگ نہایت ہوشیاری سے رہتے تھے اور کسی طرح اپنا حال کھلنے نہیں دیتے کتاب الفہرست میں ابن الندیم نے اس تمہید کے ساتھ "ہم من رؤسائہم المتکلمین الذین یظہرون الاسلام ویبطنون الزندقۃ" ابن طالوت ابن الشاکر ابن اخی ابن الشاکر۔ نعمان ابن العوجا۔ صالح بن عبد القدوس جیسے فتنہ پرداز و مکاروں کا نام لکھا ہے وزرا و امرا کے زمرہ میں ابن الندیم نے لکھا ہے کہ سوائے محمد بن خالد بن برمک کے برامکہ کا سارا خاندان زندیق تھا اور خلیفہ مہدی کا کاتب محمد بن عبید اللہ بھی مانوی زندیق تھا جب اس کی حقیقت کھلی مہدی نے اسے قتل کرا دیا۔ ظاہر ہے کہ علما اور متکلمین بنکر اور سلطنت کی بڑی بڑی خدمتوں پر مامور ہو کر ان لوگوں نے مسلمانوں میں کس قدر فتنہ و فساد برپا نہ کیا ہوگا۔

۲۱۔ مانوی جب ممالک اسلامیہ میں داخل ہوئے یہاں سبائی پہلے سے موجود تھے انہیں مسلمانوں کی دشمنی اور مخالفت میں اپنا ہم خیال ہم قصد اور ہم عزم پایا اور ان کے ساتھ مل گئے۔ سبائیت (جس کی بنا یہودیت پر ہے) عیسائیت۔ مجوسیت اور ثنویت کی باہم آمیزش سے ایک معجون مرکب تیار کیا جو باطنیت کے نام سے مشہور ہوا ان باطنیوں نے سادہ لوح اور بے علم مسلمانوں میں سبائیت کے علاوہ اتحاد۔ حلول۔ تناسخ کے عقیدوں کی تبلیغ شروع کی ان کو اباحتی بھی بنانے کی کوشش کی یہ بھی سکھانے کی کوشش کی کہ قرآن پاک

کی آیتوں کے ایک معنی ظاہری ہیں اور ایک معنی باطنی ہیں واجب العمل باطنی معنی ہیں اور الفاظ قرآن کے ظاہری معنی پر عمل کرنے کی ضرورت نہیں ہے اسی وجہ سے اس فرقہ کو باطنی کا نام دیا گیا۔ ابن مقفع۔ عبدالکریم بن عوجا اور ان جیسے ان کے قبل اور بعد کے لوگ اس فرقہ کے گرو تھے۔ صوفیوں کی اللہ والی جماعت اس زمانہ میں نہایت احترام اور عقیدت کی نظر سے دیکھی جاتی تھی اس لئے اکثر باطنی صوفیوں کا لباس اور ان کی وضع اختیار کر لیتے تھے تاکہ لوگوں کو آسانی سے اپنا گرویدہ کر سکیں یہ جعلی صوفی اپنے ان معتقدین کو جن پر انہیں پورا اطمینان ہو جاتا اتحاد حلول اور تناسخ کے عقیدوں کی تعلیم دیتے۔ قرآن پاک کے متعلق وہ کہتے کہ اس کے الفاظ کے ظاہری معانی واجب العمل نہیں ہیں بلکہ اس کے باطنی معانی واجب العمل ہیں اور یہ باطنی معانی صرف امام وقت ہی بتا سکتا ہے یا وہ جس کو امام نے تعلیم دی ہو۔ ان لوگوں نے یہ بھی سکھایا کہ تمام عبادتوں اور ریاضتوں سے غرض حصول معرفت ہے جب معرفت حاصل ہوگئی تو کسی عبادت اور ریاضت کی ضرورت باقی نہیں رہتی نماز، روزہ، حج اور تمام تکالیف شرعیہ ساقط ہو جاتی ہیں اس سے بڑھ کر یہ بھی تعلیم دی کہ جب معرفت حاصل ہوگئی تو کوئی گناہ صغیرہ یا کبیرہ شرب خمر زنا وغیرہ عارف کی معرفت کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

۲۲۔ باطنیوں کی حقیقت سے آخر مسلمان واقف ہوگئے اور ان کے خلاف اس قدر جوش پیدا ہوا کہ جس کے متعلق ثابت ہو جاتا کہ وہ باطنی ہے وہ فوراً قتل کر دیا جاتا دار وگیر کی جب شدت ہوئی اور ممالک اسلامیہ میں ان کا رہنا محال ہو گیا تو ڈھونڈھ کر مازندران کے کوہستان میں ایک نہایت دشوار گذار مقام کا پتہ لگایا وہاں ایک نہایت مستحکم قلعہ بنایا اس میں باغ لگائے نہایت خوش قطع عالیشان مکانات تعمیر کئے اور ان کو ہر طرح کی زیبائش سے آراستہ کیا۔ نوجوان نہایت خوبصورت عورتوں کو جہاں جہاں

اور جس جس طرح مل سکیں لا کر رکھا اور اس قلعہ کو بہشت کا نمونہ بنایا۔ ان کے امام نے اوس میں سکونت اختیار کی۔ وہاں سے وہ اپنے لوگوں کو جنہیں داعی کہتے تھے ممالک اسلامیہ میں بھیجتا تاکہ جس طرح ہو سکے لوگوں کو باطنیت کی تعلیم دیں۔ باطنیوں نے اپنے مذہب کی تائید میں کتابیں بھی تصنیف کرنی شروع کر دی تھیں اس مذہب کی سب سے پہلی کتاب موسوم بہ بیان باطنیوں کے ایک پیشوا غیاث نامی نے ۳۰۰ھ میں تصنیف کی۔ علمائے اسلام ان کتابوں کی تردید لکھا کرتے تھے یہ بات باطنیوں کو کیسے گوارا ہو سکتی تھی۔ داعی لوگ ابلہ، سادہ لوح، دو اس باختہ نوجوانوں کو ڈھونڈھ کر اپنے فریب میں لاتے اور انہیں یہ تعلیم دیتے کہ بہشت کا ملنا صرف امام کی مرضی پر منحصر ہے اور جس کو وہ چاہے زندگی ہی میں بہشت دکھا سکتا ہے اس اعتقاد میں پختہ کرنے کی غرض سے بعض کو حشیش (بھنگ) پلا کر بیہوش کر کے قلعہ کے اندر لے جاتے اور نیم بیہوشی کی حالت میں وہاں کے باغات اور عورتوں کو چند منٹ کے لئے دکھا کر پھر بیہوش کر دیتے اور قلعہ سے باہر لے آتے اوسے یقین ہو جاتا کہ اوس نے بہشت دیکھی جب کسی عالم یا وزیر یا گورنر کو یہ لوگ اپنا مخالف سمجھ لیتے ان سادہ لوحوں میں سے ایک کو حکم دیا جاتا کہ جاؤ اور جس طرح ممکن ہو اس کو قتل کر دو۔ اگر پاداش میں مارے گئے تمہاری روح بہشت میں داخل کر دی جائیگی اور اگر زندہ بچ آئے تو امام تم کو زندہ ہی بہشت میں داخل کر کے تمہیں زندگی جاوید دیدینگے اس طرح سینکڑوں بڑے بڑے علما اور بہت سے وزرا قتل کر دئے گئے اور تیسری صدی سے ساتویں صدی ہجری کے وسط تک ماوراء النہر ایران اور عراق میں یہ تہلکہ مچا رہا آخر کار ہلاکو خاں نے ان کے قلعہ کا جس کا نام الموت رکھا تھا پتہ لگا کر ان کا حملہ کر دیا اور سب کو قتل کر کے قلعہ کو توڑ کر فنا کر دیا اس وقت اسلامی دنیا ان لوگوں کی شر سے محفوظ ہوئی۔ یہ ملاحدہ اکثر صوفیوں کا لباس اختیار کر کے اور صوفی کی صورت بنا کر زندیقیت اور الحاد کی اشاعت خفیہ طور پر کیا کرتے تھے اور علما اور وزرا کا قتل بھی وہ عموماً صوفیوں کے بھیس میں کیا کرتے تھے چنانچہ نظام الملک طوسی کو جس باطنی نے

شہید کیا وہ صوفی کے لباس میں تھا اس لئے جب ان کے زندیقانہ اور ملحدانہ عقائد سے مسلمان واقف ہوئے تو اس قدر برہمی پیدا ہوئی کہ بہت لوگ حقیقی صوفیوں سے بھی بدعقیدہ ہو گئے اور ان کو باطنی سمجھنے لگے عوام تو درکنار بعض محققین علما بھی جو صوفی مشرب نہیں تھے یا جن کو صوفیوں کے مشرب اور عقاید سے آگہی نہیں تھی اس خیال میں الجھ گئے ابوریحان بیرونی جیسا محقق اور یگانۂ روزگار شخص کتاب الہند کے باب ہفتم میں ہندوؤں اور بعض حکمائے یونان کا ایک عقیدہ بیان کر کے کہتا ہے " الی ھذا المعنی ذھب من الصوفیۃ من قال ان الدنیا نفس نائمۃ والاخرۃ نفس یقظانۃ وھم یجیزون حلول الحق فی الامکنۃ کالسماء والعرش والکرسی ومنھم من یجیزہ فی جمیع العالم والحیوان والشجر والجماد ویعبر عن ذلک بالظھور الکلی واذا جازوا ذلک فیہ لم یبق لحلول الارواح بالتردد عندھم خطر" حاشا وکلا حلول اور تناسخ کا یہ عقیدہ صوفیوں کا نہیں ہے صوفیوں کے کسی مستند کتاب میں اس کا ذکر تک نہیں ہے یہ عقیدہ خود مانی کا ہے (کتاب الفہرست ابن الندیم) باطنیوں نے بعض کتابیں تصنیف کر کے بعض اکابر صوفیہ کی جانب منسوب کر دی تھیں محقق علامہ نے شاید ایسی کوئی کتاب دیکھی اور انہیں دھوکہ ہوا دنیا اور آخرت کو نفس نائم اور نفس یقظان سے بعض صوفیوں نے تعبیر کیا ہے لیکن اس کا ماخذ یہ حدیث ہے۔ الناس نیام اذا ماتوا انتبھوا

۲۳۔ باطنیوں کے حلول اور اتحاد اور تناسخ کے عقیدے اور ان کی تعلیم کہ معرفت کے حاصل ہو چکنے کے بعد عارف سے سب تکلیفات شرعیہ ساقط ہو جاتی ہیں اس کے لئے حرام حلال ہو جاتا ہے کوئی معصیت اس کے لئے معصیت نہیں رہتی

اور اس کے ارتکاب سے ان کی معرفت کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا) کا اثر ہر زمانہ میں موجود رہا ہے اور اب بھی موجود ہے۔ ہندوستان اور دوسرے ممالک میں سینکڑوں صوفی لباس اور صوفی صورت ملحد اور زندیق نظر آتے ہیں جنہوں نے نماز روزہ اور تمام اوامر شرعیہ کو بالائے طاق رکھ دیا ہے اور نفسانی تلذذ کے حاصل کرنے میں کسی معصیت سے باک نہیں رکھتے اور جب کوئی اعتراض کرتا ہے تو زندقیت کے وہی عقیدے بیان کرتے ہیں جن کی تعلیم باطنیوں نے دی تھی اور جو اوپر بیان کئے گئے۔ نعوذ باللہ من شرور انفسنا

۲۴۔ رسالہ قشیریہ کے دیباچہ میں حضرت شیخ نے اپنے زمانہ کی جو حالت اور کیفیت بیان کی ہے وہ انہیں کے الفاظ میں اور حضرت مخدوم کی شرح میں پڑھنے کے قابل ہیں۔ میں اس صراحت سے اور ویسے گہرے اثر کرنے والے الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا مختصر یہ کہ شیخ نے اپنے زمانہ کی حالت یہ بیان کی ہے کہ ایسے اولیا اور اکابر طریقت جن کے نفوس قدسیہ کی برکت سے لوگوں کے قلوب زندہ ہو جاتے تھے اب باقی نہیں رہے وہ لوگ جو زہد و ورع ریاضت و مجاہدہ اتباع سنت نبوی عشق و محبت الٰہی میں کامل الاستقامت تھے نظروں سے غائب ہیں صوفی جو صحیح معنی میں صوفی ہیں اب بھی خال خال نظر آتے ہیں مگر ان میں وہ بات نہیں جو سابق کے اکابر میں تھی اب تو زیادہ تر ایسے لوگ دکھائی دیتے ہیں جنہوں نے صوفیوں کا لباس پہن لیا ہے اور خود کو صوفی مشہور کر رکھا ہے لیکن ان کے دلوں سے شریعت کی حرمت رخصت ہو چکی ہے ان میں حلال و حرام کی تمیز باقی نہیں رہی ہے نماز روزہ اور دوسرے تمام عبادتوں کا استخفاف و استہزا کرتے ہیں شہوات و نفس پرستی میں مبتلا ہیں کہتے ہیں کہ ہم تو معرفت کے درجۂ کمال پر پہنچکر فنا اور محو ہو چکے ہیں ہمیں عبادات اور بجا آوری احکام شرعیہ سے کیا حاصل اور ہمیں حرام و حلال میں تمیز کرنے اور اس

جھگڑے میں پڑنے کی کیا ضرورت ہے نہ ترک واجب سے کوئی نقصان اور نہ ارتکاب مناہی سے کوئی مضرت۔ حضرت شیخ لکھتے ہیں کہ صوفیوں کے لباس میں ایسے اس کو دیکھ کر عوام میں سچے اور حقیقی صوفیوں کی جانب سے بدعقیدگی پیدا ہوتی جارہی ہے اس حالت کو دیکھ کر مجھے ضرورت محسوس ہوئی کہ ایسی کتاب تصنیف کی جائے جس میں صوفیوں کے عقاید صراحت سے لکھے جائیں تاکہ لوگوں کو معلوم ہوسکے کہ صوفیوں کے عقاید ہر جزوی اور کلی میں سراسر وہی ہیں جن کی تعلیم کتاب و سنت نے دی ہے اور جن پر صحابہ اور خیر القرون کی جماعت قائم رہی اور متقدمین صوفیہ میں سے چند اکابر کے مختصر حالات اور اقوال بیان کئے جائیں تاکہ لوگوں کو (جو واقف نہیں ہیں) معلوم ہوسکے کہ نہ صرف اعتقادات ہی میں وہ کتاب و سنت اور صحابہ کے متبع تھے بلکہ ہر عمل میں بھی وہ ظاہراً و باطناً وجہراً ہر جزوی وکلی میں کتاب و سنت کے لفظ لفظ اور حرف حرف پیرو تھے اور اس کتاب میں یہ بھی دکھایا جائے کہ ان بزرگوں نے اپنی تمام عمر میں کس قدر سخت ریاضت اور مجاہدہ میں بسر کیں اور باوجودیکہ مستجمع کمالات ظاہری و باطنی تھے اور معرفت اور تقرب الہی میں انتہائے کمال کو پہنچ گئے تھے تمام عمر میں اون سے نہ تو ادنیٰ سے ادنیٰ صغیرہ کا ارتکاب ہوا اور نہ چھوٹی سے چھوٹی سنت کبھی ترک ہوئی۔ حضرت شیخ فرماتے ہیں کہ اس سے غرض یہ ہے کہ اکابر صوفیہ کے عقاید اور حالات کے معلوم ہونے سے صوفی صورت زندیقوں اور ملحدوں کے قول و فعل سے عوام میں سچے صوفیوں کی جانب جو بدگمانی پیدا ہوگئی ہے وہ دور ہوسکے اور یہ جان کر کہ اگلے بزرگوں نے عبادت الٰہی اور سنت نبوی کی اتباع میں ساری عمر کس قدر سخت ریاضتیں کی ہیں اور کیسی شدید مشقتیں اٹھائی ہیں لوگوں کے دلوں میں جوش و ولولہ پیدا ہو اور اس کام کی طرف راغب ہو جائیں۔ وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ وَجَاءَكَ فِي هَٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَذِكْرَىٰ

لِلْمُؤْمِنِیْنَ ۔

۲۵۔ باطنیوں کا حال میں نے کسی قدر تفصیل سے اوپر اسی غرض سے لکھا کہ معلوم ہو سکے کہ ان کی سیاہ کاریوں اور ریشہ دوانیوں کی بدولت خود حضرت شیخ کے زمانہ میں مسلمانوں میں اور اسلامی ممالک میں کیا حالت پیدا ہو گئی تھی۔ رسالہ قشیریہ انہوں نے ۴۳۷ھ میں لکھا۔ آپ دیکھئے کہ اس وقت کی حالت انہوں نے کس قدر سوز دل سے کس قدر درد انگیز الفاظ میں بیان کی ہے۔ حضرت مخدوم نے اس کتاب کی شرح تین سو ستر سال بعد ۸۰۷ھ میں لکھی فرماتے ہیں" اکنوں عزیز من یکے اندیشہ کن کہ مرا با خود ہمیں اندیشہ است شیخ قدس اللہ روحہ خود تاریخ بیان کرد کہ از تاریخ ہجرت چہار صد و سی و ہفت گذشتہ بود میان آن قوم این فترہ زاد کہ در ہر یک لفظ شیخ تامل کن ببیں کہ چہ حد بلا زادہ است مسکین محمد حسینی سلمہ اللہ تعالیٰ کہ امروز تاریخ ہجرت ہشت صد و ہفت شد نماند نشانے ازیں قوم آن مرد ماں ہم نماندند" اس کے بعد فرماتے ہیں" اکنوں ایں بیچارہ چہ گوید اما در خیال خود بودہ و گمانے چیزے کہ مراد ایں کار محقق است می نویسم خود برائے کہ می نویسم اما چہ کنم ہمت حمیت بریں می آرد آنچہ حقیقت کار است بردل می باید دادن تحمل کہ از جملہ کوراں یکے را خدا چشم دہد از جملہ کراں کسے را گوشے بخشد"۔ اب یہ سال جس میں یہ شرح چھپ رہی ہے ۱۳۶۱ھ ہے اور اس کی تالیف کے وقت سے پانسوچون ۵۵۴ سال گذر چکے ہیں ہم اس زمانہ کو کیا کہیں کچھ کہنے کے لئے الفاظ بھی تو نہیں ملتے۔ اللھم ارحمنا وانت ارحم الراحمین واغفر لنا وانت خیر الغافرین

۲۶۔ رسالہ قشیریہ کے دو نسخے میرے پاس ہیں ایک ۱۳۱۸ھ کا مصر کا چھپا ہوا اور دوسرا قلمی جو شوال ۸۲۵ھ میں لکھا گیا تھا۔ اس کو قاضی اسمعیل بن

محمد نے قاضی القضاۃ شمس الدین ابو عبداللہ محمد بن احمد العثمانی سے پڑھا تھا اور سند بھی کتاب کے آخر میں انہوں نے اپنے قلم سے سند لکھدی ہے اور امام ابو القاسم قشیری تک چھ واسطے لکھے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نسخہ اوسی زمانہ میں پڑھا گیا جس وقت لکھا گیا تھا کتابت نہایت صحیح ہے اور جہاں جہاں کہ فرو گذاشت ہوگئی تھی قاضی اسمعیل بن محمد نے اپنے قلم سے (غالباً اثنائے قرارت میں) تصیح کردی ہے ان وجوہ سے یہ نسخہ بلحاظ صحت کامل اعتبار کے قابل ہے مطبوعہ نسخہ میں اس قلمی نسخہ سے جا بجا اختلاف ہے کہیں زیادہ کہیں کم ہے اور کہیں الفاظ و عبارت مختلف ہے لیکن حضرت مخدوم کے شرح میں متن کی عبارت اس قلمی نسخہ سے زیادہ تر مطابق ہے۔ شرح رسالہ قشیریہ کا ایک قلمی نسخہ شعبان ۱۰۷۶ھ کا لکھا ہوا میرے پاس ہے اور ایک نسخہ محرم ۱۰۷۹ھ کا لکھا ہوا کتب خانہ آصفیہ میں ہے جب ایک کا دوسرے سے مقابلہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ کتب خانہ کا نسخہ اسی دوسرے نسخہ کی نقل ہے نہ صرف یہ کہ جو غلطیاں قدیم نسخہ میں ہیں اس میں بھی ہیں بلکہ قدیم نسخہ میں کاتب نے جہاں جہاں الفاظ یا عبارت نہ لکھ کر جگہ خالی چھوڑدی ہے یا جہاں جہاں کثیر سے نے لکھا لیا ہے کتب خانہ کے نسخہ میں بھی ایسی ہر جگہ الفاظ اور عبارتیں چھوٹی ہوئی ہیں یہ نسخہ حامل المتین ہے لیکن خدا ان کاتبوں پر رحم فرمادے اس کتاب کے کاتب نے متن کی عبارتوں اور الفاظ کو جا بجا چھوڑ کر اور نیز غلط لکھ کر بالکل مسخ کر دیا ہے۔ اگر میرے پاس رسالہ قشیریہ کا قدیم اور نہایت صحیح قلمی نسخہ نہ ہوتا تو متن کی تصیح نہ ہوسکتی اور یہ کتاب چھپنے کے قابل نہ ہوسکتی۔ مطبوعہ رسالہ قشیریہ چونکہ جا بجا غلط اور فرو گذاشتوں اور الحاقات کے ساتھ چھپا ہے اس لئے اس سے کما ینبغی تصیح ممکن نہیں تھی اس امر کا اطمینان ہے کہ متن کی کامل طور پر تصیح کرلی گئی۔ اب رہی شرح تو اس کا صرف یہی ایک نسخہ ہے جو میرے پاس ہے کتب خانہ آصفیہ کا نسخہ اس

کی نقل ہے اور کسی دوسرے نسخہ کا کہیں پتہ نہیں چلا اس لئے حتی المقدور الفاظ میں جو کھلی کھلی غلطیاں تھیں ان کی تصحیح کر دی گئی لیکن جہاں تصحیح نہ ہو سکی وہاں استفہام کی علامت (؟) لکھدی گئی اور جہاں جہاں اس کتاب کے کاتب نے الفاظ یا عبارت چھوڑ دی تھی یا جہاں جہاں کیڑے نے کھا لیا تھا وہاں طباعت میں جگہ خالی چھوڑ دی گئی ہے کاتب نے بعض جگہ متن کا فقرہ کا فقرہ اور اس کی شرح چھوڑ دی ہے۔ رسالہ قشیریہ کے قلمی اور مطبوعہ نسخہ کے باہم مقابلہ سے متن کی عبارت میں نے فوٹ نوٹ میں لکھدی ہے لیکن شرح کی عبارت میں کہاں سے لاتا وہ نہیں لکھ سکا۔

۲۷۔ شرح رسالہ قشیریہ کا قلمی ۱۰۶۰ھ کا لکھا ہوا نسخہ جس سے طباعت کی گئی ہے پورے رسالہ قشیریہ کی شرح نہیں ہے بلکہ صرف باب التوکل تک یعنی کتاب کے نصف سے بھی کم کی شرح ہے اس شرح کے کاتب نے باب التوکل کے شرح کے ختم پر کتاب ختم کر دی ہے اور مطلق کچھ صراحت نہیں کی ہے کہ آیا اس کے بعد شرح کا کوئی دوسرا حصہ بھی تھا۔ چونکہ شرح کا یہی ایک نسخہ موجود ہے اور کسی دوسرے نسخہ کا پتہ نہیں ملا اس لئے کچھ معلوم نہیں ہو سکا کہ حضرت مخدوم نے یہاں تک لکھ کر کسی وجہ سے باقی کی شرح نہیں لکھی یا بقیہ کو دوسری جلد میں لکھا جس کا اب پتہ نہیں ہے محمد علی سامانی (حضرت مخدوم کے سوانح نگار) نے سیر محمدی میں جہاں ان کے تصانیف کی تفصیل دی ہے اس شرح کے متعلق صرف اسی قدر لکھا ہے " ترجمہ رسالہ قشیری و آن کتابے بزرگ است" اس کتاب کا دیباچہ حضرت مخدوم نے خود نہیں لکھا بلکہ کتاب کو لکھ کر اپنے ایک مرید کو حوالہ کیا اور حکم دیا کہ دیباچہ لکھو اس حکم کی تعمیل میں انہوں نے دیباچہ لکھا لیکن کہیں اپنا نام ظاہر نہیں کیا۔

۲۸۔ اس شرح میں حضرت مخدوم نے اختصار کو بہت زیادہ ملحوظ رکھا ہے اور اس کو خود ہی جا بجا فرمایا بھی ہے ایک جگہ ص (۳۰۵) سطر (۱۲) میں فرمایا ہے " بسیار

گفتن رسم نائیبت ہے یہ شرح نہایت محققانہ اور مجتہدانہ لکھی گئی ہے۔ ابوالقاسم قشیری سے حضرت مخدوم نے متعدد جگہ اختلاف کیا ہے اور جہاں اختلاف کیا ہے نہایت بے رو و رعایت اور نہایت وضاحت سے لکھا ہے لیکن یہ بات خاص طور پر ذہن نشین رکھنے کی ہے کہ ہر جگہ ادب کو شدت سے ملحوظ رکھا ہے اور ایک لفظ کہیں ایسا نہیں لکھا ہے جو ادب کے درجہ سے گرا ہوا ہو۔ اس کتاب سے جو فوائد حاصل ہو سکتے ہیں وہ اپنی جگہ پر ہیں لیکن دو سبق خاص طور پر حاصل ہوتے ہیں ایک یہ کہ معانی کی وضاحت کو قائم رکھ کر مختصر نویسی کس طرح کی جا سکتی ہے، دوسرے یہ کہ بزرگوں سے اختلاف کرتے وقت بھی ادب کامل طور پر کس طرح محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔ اس کے پیشتر حضرت مخدوم کی کتابیں سپید چکنے کاغذ پر چھپیں لیکن اس کتاب کی طباعت شروع کرتے وقت تمام ہندوستان میں تلاش کرنے کے باوجود ویسا کاغذ نہ مل سکا جو بہترین کاغذ ملا اس پر کتاب چھاپی گئی۔

۲۹۔ یہ کتاب بھی روضتین گلبرگہ شریف کی جانب سے طبع اور شایع کی گئی ہے۔ حضرت مخدوم قدس سرہ کی تصانیف کی طباعت کا سلسلہ ہمارے مکرم دوست نواب غوث یار جنگ بہادر رابقا بہم نے اپنے زمانہ صوبہ داری گلبرگہ میں شروع کرایا اور چند کتابیں طبع ہوئیں۔ گذشتہ سال اون کا تبادلہ ہو گیا اور ہمارے محترم دوست نواب محمد امیر علی خاں بہادر ریج۔ سی۔ یس دام اقبالہم گلبرگہ شریف کے صوبہ داری پر فائز ہوئے اور انہوں نے یہ سلسلہ قایم رکھا اور یہ کتاب شرح رسالہ قشیریہ اون کی توجہ اور حسن انتظام سے شایع ہو رہی ہے۔ میرے نہایت مخلص دوست مولانا حافظ قاری محمد حامد صدیقی صاحب پروفیسر عربی و دینیات گلبرگہ شریف اور کتب خانہ روضتین کے اعزازی مہتمم ہیں ان کو حضرت مخدوم کی ذات پاک کے ساتھ نہایت شغف ہے اور ان کی تصانیف کے طبع اور شایع کرنے کے لئے جا

میں بے حد دلچسپی لیتے ہیں بحیثیت مہتمم کتب خانہ روضتیں اونہوں نے ما قبل سابق کی طبع شدہ کتابوں کے اس کتاب کے طبع کئے جانے میں بھی بہت دلچسپی لی اور میری بہت مدد کی۔ میرے مخلص دوست **سید جلال یداللہی صاحب** کا بھی میں بہت مشکور ہوں۔ ان کو حضرت مخدوم کی ذات پاک اور ان کی تصانیف کے ساتھ بہت عقیدت ہے اور اس شرح اور اس کے قبل کی طبع شدہ کتابوں کی کاپیوں اور پروفوں کے مقابلہ اور تصحیح میں ابتدا سے اب تک نہایت دلچسپی سے مجھے مدد دیتے آرہے ہیں جزاہم اللہ خیرالجزاء۔

۳۰۔ حق سبحانہ وتعالی ہم سب کو حضرت مخدوم کی کتابوں سے ہدایت اور نفع بخشے وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

نگم پلی حیدرآباد دکن
۱۹ رمضان المبارک سنہ ۱۳۶۱ھ

خاکسار
سید عطا حسین

غلط نامہ کتاب شرح رسالہ قشیریہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۲	حل	کل	۷	۱۳	بنول	بنوال
۸	۲۰	دبی	ربی	۹۲	۲۱	وارد	داود
۳۲۵	۷	تثبت	تنبت	۴۰۵	۲۱	رباے	رباطے
۶۵۵	۱۴	کہ دبا خود	کہ او با خود				

شرح رسالۂ قشیریہ

از تصنیفات

حضرت قدوۃ الواصلین امام الکاملین شمس العارفین مصباح المتقربین سید السادات

ولی الاکبر الصادق صدر الدین ابوالفتح

سید محمد حسینی گیسو دراز خواجہ بندہ نواز چشتی

قدس اللہ سرہ العزیز

بسم الله الرحمن الرحيم

رب انعمت فزد

الحمد لله الاحد لكل احد منه الابتداء واليه التاويل الصمد
ليس لاحد اليه سبيل جميل من جميل من جماله جميل ظهر بالجمال فهو الجميل
واحتجب بالجلال فهو الجليل فهو الان كما كان بلا تحويل له الشهود
بكل الوجود له الشان الاعلى ذو العز والتبجيل كل يوم هو فى شان لا يشغله
شان عن شان عسير ويسير كثير وقليل له المثل الاعلى لا يحوم حوله
قال وقيل هو المديل لا دايل هو المجيل لا جايل هو المقيل غير مقيل هو الملك
المتصرف فى ملكه كيف يشاء ولا يسأل عن المفاعيل فعله ازلى لا حادث ولا
عليل له الوجود المطلق غير ارادة وتحويل ليس له جنس ولا نوع. ولا صنف
ولا قبيل ليس له ضد ولا ند ولا شبه ومثيل هو هو لا هو الا هو حمد
اشتقاق وتاويل لا يعينه عين كحيل لا يغنيه غين ظليل لا يصل اليه
الاشارة ولا يعبره العبارة الوجيز والطويل لا يخبر عنه عين الوهم ولا يسمع
منه اذن الفهم فهو الوراء عما يدخل فى حس ودليل فلسان الواصفين
عن احصاء صفات كليل لا يلحقه الافكار ولا يرهقه الابصار ولا تحصله

الاوهام ولا يمثله الافهام ولا يخيله تخييل حكمه على علمه رحمته على حلمه قدرته
على جلاله وفطرته على كماله دليل لا يعجزه طلب ولا يعوزه خلب ولا يستر
عنه الخفي ولا ينتصر منه القوى المايل هو العالى عن الصفات ربته بها دون
من سواه فاشاروا من مواجيد همالى مقاصد الرجال وبلغوا منتهى
كمالات اهل الكمال والله عليهم بصالح مقامات العباد ينسل طريق
الرشاد لو لم يبعث فيهم للارشاد مثل مرشد موحد محقق ذائق
مدقق عالم فائق امام صادق شيخ حاذق جالس اهل كل محبة فحجتهم بما كان لهم من المحبة
فلم يقيما الا قعد فى قلوبهم حقيقة الاسلام والايمان واوقع الخلل والخطل فى كل الاديان
فمنهم راجع الى الله الحنان ومنهم قانع بالخسران والحرمان لا زال الحاسد المقهور
قصد اطفاء هذا النور فسلط الله عليهم الهلاك والثبور محرقة نار حسد
الاحشاء والصدور ويابى الله الا ان يتم هذا النور فيتنور به منابر
الاسلام ويظهر شعايره كل الظهور وهو من الله فضائع بلا انقطاع وردا
بلا ارتجاع وليه لا زال فى ظلال النعم وحسوده فى عقال النقم حبيبه
بدولته منصور وبغيضه بصولته مقهور يد وم سعيدا مسعودا
وحميدا مودودا والنعم دائرة عليه والقسم قائرة لديه والنعمى عليه
موقوفة والحسنى اليه معروفة بالحبور تقف وتثبت
اوقاته وبالسرور تضمنت ساعت حبيبه مغتبط مرتاح عدوه منحصر
ممتاح وجليس احبابه الفرح والطرب انيسها عدائه الترح والتعب والايام
له مطابقة مهوية والانسام له موافقة مرضية على الايادى عال وعن
الاعادى خال لا نال عود وجوده ناصرا وجوده للناس عامرا فى رعاية
من الله وافية ووقاية منه كافية وبما اولى مسرورا وبما اولى محبورا شرفه

وطن خلفہ بحمد سلطانہ لمن صاد قاھر احسانہ لمن وادہ ساتر رحمتہ علی الناس عامۃ و نعمتہ للخلق شاملۃ محفوظ فیما یبتغیہ مصئون عما یحتویۃ عظمتہ لازبۃ وحرمتہ واجبۃ جرے التقدیر فی احبابہ بالزیادۃ وفی اعلائہ بالابادۃ اسبغت علیہ النعماء وافرغت لدیہ الالاء مھمۃ مکفی ملمہ موفی ما برج سعادتہ توصل لواحقھا بسوابقھا ویردف روادفھا بسوالفھا قائدۃ الکرامۃ زائدۃ السلامۃ ھذا ومدائحہ اکثر من یحصیہ تقریر و یحصرہ تحریر تعالی فضائل الی یوم القیمۃ لاذب وتذکار شمائل لابد واجب وورد اسمہ دواء کل داء وامان علی کل بلاء ومن ارادہ فلیجرب یجد من نفسہ ما نحن الیہ نجرب۔

اما بعد آں سراج دین احمدی آں چراغ ملت محمدی آں نور دو چشم مصطفیٰ آں پرکالہ جگر فاطمہ زہرا ریحان علی مرتضیٰ راحت جان حسن رضا جگر گوشہ حسین شہید کربلا آں سرور مقتدایان دین و آں قاید غر محجلین آں در دریای معرفت و آں خلاصۂ کان نبوت آں مظہر اسرار دین و آں مبیّن حقایق یقین آں نہنگ دریاے حقیقت آں سپہ سالار سلطان شریعت آں برہان ملت احمدی آں سلطان ملک سرمدی آں جامع شریعت و طریقت ببیان آں مبیّن اسرار حقیقت بعیان آں دستگیر درماندگان و آں امید واماندگان و آں چارۂ بیچارگان و آں کارساز آوارگان و آں مرہم ریش مجروحان و آں داروے دردمندان آں پادشاہ درگاہ وصلی و سریر معرفت بدو آراستہ و تاج ولایت بدو پیراستہ ولایت تحقیق بدو مسلم امارت تقریب بدو مکرم شیخ اہل سنت قامع اہل بدعت آں نتیجۂ نور احمد آں میوۂ دل محمد آں عابد قنطرۂ مجاز سید السادات **محمد گیسو دراز** ابقاہ اللہ متمکنا علی عینی و راسی و رئس الاناسی ما دامت الشمس طالعۃ والطلع طالعۃ والارض نابتہ والجبال ثابتۃ والنجم مظھرۃ والنجم مزھرۃ

چون شرح فارسی رسالہ امام ہمام زاہد عابد ورع بارع عالم عامل فاضل کامل استاد اساتذہ دہر خویش معلم علما عصر خویش مالک الملک تفرید سلطان ولایت تجرید عارف برجادۂ شریعت مستقیم موحد بر سجادۂ طریقت مستدیم شیخ عالم مقتدای بنی آدم صاحب کشف و تجلی واصل مقام تخلی و تحلی عالم علوم ربانی کاشف حقائق قرآنی از تکلف و ریا بری **ابوالقاسم هوازن قشیری** لازال نفائس رحمة الرب علی روضة الشریفة محصوّرة و عرائس لطفه عند روحه اللطیفة محضورة رسالہ کہ میان طالب و مطلوب رسالتے ست و میان عاشق و معشوق سفارتے مجمع اسرار حقانی مخزن خزائن ربانی براءۂ ساحت اہل اللہ از عقیدہ اہل ضلال و نزاہت شان ارباب صفوۃ از اباطیل اہل فساد و خیال کہ مردم ناداں و مبتلا ببلاء حرماں از غایت جہالت و غلبۂ حماقت بر ایشان گمانے فاسد بردہ و وہمے باطل با خود مستقیم کردہ گرد الحاد بر دامن پاک ایشاں نشاندہ و غبار زندقہ بداں جانب عالی افشاندہ این مصیبت ازاں زاد و این بلا ازاں افتاد کہ گروہے از متشبہان و طائفہ از مترسمان از عبد الدنیا والدرہم و از عبد البطون واللہازم و از عبد الشیاطین والاباسہ و از عبد الخمیصۃ والطیالسہ لباس این قوم کردہ خود را بدین طائفہ نسبت بردہ ہمہ را بر حرف ہوا مصروف و تہمت را بر اصابت مشتہی موقوف **رباعی**

پوشیدہ مرقعہ ازین خامے چند	بربستہ بطامات الف لامے چند
نا رفتہ رہ صدق و صفا گامے چند	بدنام کنندہ نکونامے چند

سخنانے کہ از مستان شراب وحدت در بعضے غلبات وقت از ایشاں بنیابت صادر شد و بحقیقت از ایشان ظاہر نشد آں را شنیدند و نشنیدند کہ گوش دل کرو و مدند ندند کہ چشم دل از معنی آں کور بود و بر د فوق مراد خود بچیزے پرداخت

وآں کلمات را بجہل خود برآں حجت ساختہ و دین را بفروعہ و اصولہ بعقائد فاسدہ و
ظنون کاسدہ بباخت عمل ایشاں تباہ و دل ایشاں سیاہ بزعم ایشاں بے رہی
ایشاں راہ و بفہم ایشاں طاعت گناہ گو گرد بکار بردہ ریشے سپید دل سیاہ
کردہ بلیت

کاین نیست

سرکردہ چو آسیا گرداں　　　کانیست نشان نیک مرداں

صفت ایشاں در دنیا این ست کہ الدنیا مرا در ہا بگذار و دبر دار ہاجز کذب
و فسوس دیگر ہر ہنر نہ و جز تنزد بر و حرکت مایہ ذکر نہ از حکایت ایشاں بگذر شنیدہ
کہ مصراع

ہر چہ پرسی از زمستان سرد و تر باشد

اما چوں بشوم قدم ایشاں راہ طریقت مدروس شد و اعلام طریقت مطموس
شیخ اہل سنت وقامع اہل بدعت راحمیت دین نگذاشت فرضے لازب و
امرے واجب دید کہ بحجت و درایت و بنقل و بروایت گرد الحاد را از دامن
شاں برباد ہوا بپراند و ھبآء منثورا گرداند و آں غبار بر روے چوں بوم ایشاں
شاند داں گرد را بر روزگار نابکار ایشاں افشاند لطیف معاملہ ایشاں را بحجج یقینی بیان
کرد و عزیز مقامات ایشاں را پیش اہل انصاف عیاں کرد اکثر الفاظ مصطلح را معنی
گفت و بسے درِ ثمیں را میان آں سلک سفت ازاں طائفہ مخاذیل بیزاری جست
وآں زمرہ مجاہیل را بجماعت مردوداں باز بست تمیز حال صادق را نشانے کرد و
مداخل نفس و شیطاں را بیانے کرد شرح لفظ او مضبوط و مبسوط مونس اخیار مانوس
ابرار در وآداب طریقت بسیار و اسرار حقیقت بی شمار جواہر طریقت را در آداب
داد و آفتاب شریعت را تاب داد در ہر نقطہ بجملہ اشارتے و ہر جملہ از سرے و
عبارتے و در ہر کلمہ بسرے اشارتے و بدر ماندہ بشارتے معانی دلالت او

عبارت نه فحوی اشارت او را اشارت نه مواجید عارفان واصل را نشانی و شرائط
مبتدیان طالب را بیانی کامل با براز محاسن کتاب شیخ وضامن باظهار خفایا در ضمن
خطاب شیخ اقوال مشائخ که قریب بمتشابه باشند چنان بیان کرد که در روز قیامت
تمشابه باشند و لایت بیان اسرار ربّانی بدو مخصوص است و حل اسرار حقانی بیان او
کالظاهر المحسوس است مبیّنی چون آنحضرت عالی در مناظران چشمی ندید و مقرری
مثل آن درگاه متعالی در متقدمان گوشی نشنید رتبه بیان اسرار بدو آراسته
درجت کشف خفایا بدو پیراسته تمام کرد و از بهر انتساخ بکاتب سپرد بدین بنده که
کمترین بندگان است و شرمنده که شرمنده ترین شرمندگانست و ابتر بن تلمذان
و کمترین مسترشدان است امید آن میدارد که در زمرهٔ سگان درگاه خویش شمارد
بلطیف لطفه و نعم انعامه و بعطوف عطفه و کریم اکرامه العبد الذلیل یستعطف والرب
الجلیل یعطف فرمود و در ضمن آن قوتی قوی بخشود که دیباچه بهر این شرح من بساز
بالفاظ فصیح و معانی غریب انموذج پرداز اگرچه حمل این بارگران درخور هیچ من ضعیف
نبود و اطاعت آن فرمان از طاقت هیچ من نحیف بیرون بود دست سوال نیول این
منال بدان جناب آسمان جاه بردم و درخواست برای دریافت این عزجال
ازان درگاه عالم پناه کردم بزبان آمرنه ماموره بقدرت قادر نه مقدور بقلم او نه بقلم
خود بحکم او نه بحکم خود بدید او نه بدید خود بجهد او نه بجهد خود در مأموربه بصرف جهد و بذل
جهد شروع افتاد و هو الموفق للصواب والسداد چند سطری نبشتم و چند نقشی نگاشتم
رجا واثق آنکه بعزّ قبول موصول گردد و در ضمن آن امید وصول بمأمول شود که
نظرهٔ منلث یکفی حق سبحانه تعالی آن سایهٔ عرش خود را بر فرش وجود دائم مستدیم
و مستقیم دارد و آفتاب عالم حقیقت را از زوالی نگاه دارد و روشنی آن صبح دین بظلم شام
مبدّل مباد بحرمة النبیّ و آله الامجاد - نظم

می خواہم از خدا من دایم برای پیر عمرے دراز و گردش دوران برای پیر
از بہر خود حیاتے در زیر پاے پیر ۰ تا آں زماں کہ باشد با من رضاے پیر
تا آں دمے کہ مرگ نہد مہر بر دہان یک لحظہ نمانم من از دعاے پیر

بداں اسعدک اللہ تعالیٰ کہ در اصطلاح قوم ملک گویند و ملکوت و جبروت و لاہوت ملک این شاہد و حاضر وجوداتے کہ ہست و ایں را ناسوت ہم گویند و ملکوت است ملکوت خلاصہ ایں ملک است کہ قوام ایں ملک بدوست چنانچہ قوام قالب بروح است گفتہ اند ملکوت کل شی باطنہ و جبروت است جبروت کہ ملک و ملکوت و لاہوت در و مجمع است یعنی ہر سہ را یکجا اعتبار کنی اور جبروت نامی لاہوت خلاصہ ملک و ملکوت و جبروت است و قوام ہر سہ بدو است مثال جبروت چنانچہ جوز خلاصہ او دہن است آں بہ لاہوت ماند و آں دہن کہ بادی ہوست آں بملکوت ماند و پوستے کہ بالا او ست ایں بملک ماند ہر چہار را یک جا اعتبار کنی جبروت خوانی شیخ قدس اللہ روحہ فرمود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قولہ الحمد للہ الذی تفرد بجلال ملکوتہ یعنی او جدا گانہ تنہاست بہ بزرگی ملکوت خود و بعزت و عظمت ملکوت خود دریں محل جلال گفت او تعالیٰ عبارت از احتجاب اوست بدانچہ او از وجودات محتجب است و ملکوت باطن و ستر نہانی است مناسب او جلال است شیخ فرمود لجلال ملکوتہ ضمیر آورد ملکوت را نسبت بخویش کرد ہر چیزے باطنے دارد ظاہر او باطن اوست و باطن او ظاہر اوست لیکن او ظاہری نماید و خود باطن آں ظاہر باشد پس اضافت بملکوتی کردن لابدی و ضروری بود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود انی رایت ربی فی احسن صورۃ احسن صورۃ ظاہر او بود و تجلی کہ او خود بر آں صورت کردہ آں باطن او بود اضافت

ملکوتند اختصاصے ورستے باشد فہم کن کہ چہ می گویم و اینجا کلمہ تفرد گفت تفرد یا ست و توحیدا ست تفرد یا خص از توحید باشد اگر در بیان این می کوشم سخن درازمی شود قولہ و بتوحد بجمال جبروتہ سخن از جبروت گفتم جمال نسبت بہ جبروت دارد زیرا چہ گفتہ ام کہ جبروت عبارت از جمع است و ظہور جمال بے ظہور صورتے ظاہری نباشد صورت ظاہری را پردہ ساز دورا آن جمال غ درا نماید ہر آئینہ جمال جبروت گوید یا گویم جبروت جمع است دراں جمع صورت پردازد دراں صورت عکس جمال انوار خود اندازد جمال جبروت گفتن مناسب آید لاہوت است گفتہ ام قوام ہمہ بدوست او شامل محیط داخل خارج جزوے بجزوے ذرہ بذرہ از وعاری وخالی نہ واوازین ہمہ بیرون چنین گوئی نہ درون ونہ برون نہ متصل ونہ منفصل ونہ در ورا ونہ در فضا واین گماں نزد ملک فرو ملکوت بالا و جبروت بالاراو و اگر محققے گفتہ باشد اعتبارے کردہ است مثال او بخرقہ ماند کہ در بحر خضم افتادہ بود دروں آں خرقہ بروں او ہمہ بحرا ست و تمام اجزاء او بحرا تشرب کردہ است اگر گوئی خرقہ متصل بحر است باعتبارے درست آید واگر این ورود اخل او درین داخل ہم اعتبارے دارد واگر گوئی ہر یکے از دیگرے منفصل است ہم شاید ملک وملکوت و جبروت را بالاہوت ہمیں نسبت دد قولہ و تنفرد بعلو احدیتہ این دو معنی احتمال می بردیکے با مصاحبت باشد ملک وملکوت و جبروت ولاہوت مصاحب علو احدیت او اند احدیتے کہ او دارد با وجود این ملک وملکوت و جبروت مصاحب و یگانہ است و دوم احتمال بازا بار سبب گوئی بسبب علو احدیتے کہ او راست این ملک و این ملکوت و این جبروت مزاحم احدیت او نہ جدا گانہ نہ وجودات ایں ہمہ بیگانگی او بازمی گردد قولہ و تقدس بسموصمدیتہ شیخ قدس اللہ سرہ العزیز از بیان احدیت تنزل بہ توحید کرد چنانچہ رسم این قوم است گاہے باشد از اعلی بادنی آیند و گاہے از ادنی باعلی روند چنانچہ

درما ثورا ست یا نورا ایں ندا آمد حرف است از وے تنزل کرد یا نور النور یا منور النور
یا نور السموات والارض از وے تنزل کرد بتوحید آمد و ورد ما ثور ذکر اللھم انی
اعوذ بعفوك من عقابك واعوذ برضاك من سخطك واعوذ بك منك
نخست بیان توحید کرد از اں تدرج وترفع از فعل بصفت رفت گفت اعوذ برضاك
من سخطك آنجا از فعلے بفعلے رفته بود اینجا از صفتے بصفتے پس آں گفت اعوذ
بك منك از ذات بذات او تعوذ کرد از توحید بوحدت آمد باز اشارت بتوحید
کرد و ما ابلغ مدحك ہر دورہ نمود چنانچہ آنجا گفته بود نور قلبی بنور
معرفتك تا آنجا فرود آمد از اں چیزے فروتر نباشد قوله تقدس بسمو
صمدیته مرتبط ہم بداں آمد کہ علو احدیه از صمدیه رتبتے دیگر نباشد قوله د
تکبر فی ذاته عن مضارعة کل نظیر یعنی مجموع است نه مضارعت است نه نظیر ست اللہ سبحانہ
وتعالیٰ خود ذات بذات باشد نظیر و مضارعه چه باشد بداں اعتبارے کہ گفتیم
قوله وتنزه فی صفاته عن کل تناه و قصور نظیر و قصور در عربیه مستجمع
است کل تناه چه معنی دارد یعنی صفت تنائی بدو نسبتے بردار او بود و باشد و ست
نه این است که وقتے نبود که شد یا گاہے باشد که نه باشد قوله له الصفات
المختصه بحقه مراد را صفاتے باوے است یعنی اضافی نیست حقیقی است
بعضے محققاں صفات او اضافی گویند شیخ رحمہ اللہ آں را در عبارت خویش
انکار کرده است که اضافی نیست حقیقی است نه صفات را که ایشاں ائمه خوانند آں صفات
صفاتے است که او را اضافی نتواں خواند ہیچ اعتبارے و نزد شیخ رحمہ اللہ
یا ہمه نه صفات را که اضافی نیست یا ہمه صفاتے که او دارد حقیقی است اضافی نه
واگر گوئی که المختصة بحقه ایں تقاضا کند که ہماں ائمه مراد است تو گو ہر صفتے
که ہست بحقیقت مختص بذات اوست اگر دیگرے درمیاں آرنی آں اعتباری

است **قوله والآيات الناطقة بانه غير مشتبه بخلقه** ایں آیات دو معنی احتمال دارد یکے آیات کتاب اللہ بریں ناطق است کہ مانند مخلوق نیست دیگر علامات و صفات وجوداتِ و موجوداتِ امکانی نشانِ آنند کہ او مشتبہ بخلق نیست چنانچہ گویند شعر

ففی کل شیٔ له آیة — تدل علی انه واحد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیز اشارت بریں کرد اصدق کلمة قالتها العرب مصرع

الا کل شی ما خلا اللہ باطل

قوله فسبحانه من عزیز لا احد ینا له ولا عدد یحتاله ولا امد یحصره ولا احد ینصره ولا ولد اشفعه ولا عدد یجمعه ولا مکان یمسکه ولا زمان یدرکه ولا فهم یقدره ولا وهم یصوره بیانے کہ شیخ رحمہ اللہ در توحید فرمود نتیجۂ او ایں آمد چو او غیر متناہی گفتہ بود اندازۂ نباشد کہ او را برسد **قوله ولا احد یحتاله** و در عدد نیاید کہ او را در احتیال انداز د و در اختیار آرد **قوله ولا امد یحصره** چوں او غیر متناہی است غایتے نباشد کہ او را محصور گرداند **قوله ولا احد ینصره** نسبتے بہ توحید ندارد اما صفات و افعال را بجمع میگوید **قوله ولا ولد یشفعه** چوں صمدیت دارد و ہر آئنہ او را ولد نبود **قوله ولا عدد یجمعه** او بر یکے و دو و سہ در نیاید تا یکے گوئی کہ از آں چہار ایں یکے است یا از اں دو ایں یکے است **قوله ولا مکان یمسکه** چو فرد حقیقی است تفرد بملکوتہ مکان او چہ نسبت مکان نبود او بود کذلک الآن **قوله ولا فهم یقدره ولا وهم یصوره** گفتم ازیں ہمہ از توحید بالا تنزہ کردہ است اینجا بیان آں میکند **قوله** تعالی عن ان یقال کیف هو و این

هو تعالی وسبحان موضع ہر دو بیک معنی است ہر کہ متعالی است او منزہ است او متعالی ست من قبل گفت بعلواحد یۃ کیف و آین مباین احدیتہ اند اما اگر این کیف و این را نسبتے بوجود ذات او بری چنانچہ در بعض ماثور است سبحان من لا یعلم کیف هو الا هو این هو الا هو درست باشد این آں کیفیت نیست کہ در فہم من وتو آید این نیست وکیفیت ازلی وابدی است او خود باخود بود درخود بود این او ہماں بود او درخود باخود است وکیفیت او دید او خود بود بداں وصفے کہ او خود را می بیند این کیفت او ست **قولہ لو اکتسب بصنعتہ الزین او دفع بفعلہ النقص والشین** یعنی او خود را بفعل خود نیارا ستہ است ودفع عیبے از خود بفعل خود نکردہ است یعنی او بہمہ اوصاف کمال موصوف است نہ این است کہ چیزے نبود وشد یا چیزے بود ورفت نمی تواں گفتن این سخن زیادتی است کہ شیخ قدس اللہ سرہ میگوید سخن توحید بالا رفتہ است شاید این برائے فہم من و تو گفتہ است وشاید مثل آں در فہم کسے نگذرد **قولہ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ** او را مثلے تصور کن تصور محال محال نباشد و مثل او را مثلے نہ پس او را چونہ مثل باشد ہمہ وجودات بیک وجود باز گردند کمثل شیٔ چہ معنی دارد گفت وهو السميع البصير با صفت سمع وبصر نفی از ان مثل شد یعنی سمعے وبصرے کہ او دارد نہ آں سمع وبصر است کہ مثل سمع وبصر من وتو بود او می بیند بہمہ چشمہا او می شنود بہمہ گوشہا قوت سمع در سامع کہ داد قوت بصر در باصرہ کہ کرد ہمو تعالی پس جز او سمیع وبصیر نباشد مثل او سمیع وبصیر نبود **قولہ ولا یغلبہ حيٌّ وهو الجبد القدير لہ الحيوة** بلا نہ حیات او عین ذات او وجملہ احیا رحی بحیات او پس کدام حی باشد کہ تصور تواں کرد کہ حیات او بر حیاۃ او سابق شود حیوان زندہ بحیاتے کہ ہست روحے دادہ و حسے بخشیدہ اند در وے روح حیوانی با نفس ناطقہ وحیات

ایشاں ہم بحیات او فیض حیات او بحیات ایشاں رسیدہ **قوله احمده علی**
مایولی ویصنع شیخ قدس سرہ العزیز حمدے من قبل گفت کہ اشارت
بعموم حامدان و محامد باشد خواست تا حمدے مخصوص صے از ذات او صادر شود
گفت احمدہ علی مایولی می ستایم او را تعالی بر آں نعمتہائے کہ او مارا داد و ہر کارے کہ
او میکند شیخ رحمہ اللہ دریں عبارت شکر بر سراء و ضراء و بر نعماء و بلواء اشارت
کرد کہ بر ہمہ حال شکر او ایں عبارت دلیل بر رضا کند و در صنع او ہم شر است
و در صنع او ہم خیر و نعمت ست و ہم محنت **قوله واشکره علی مایزوی و** ینزوی
یدفع و شکر می گوییم بر آنچہ ناشائستہ را دفع کند و آنچہ نباید کہ برسد آنرا
می پیچد و خیر را بما می رساند **قوله واتوکل علیه واقنع** و توکل بر وی کنم البتہ
خواست کہ اضافت توکل بخود کند کہ امرے مہتم علیہ است معنی توکل نمی نویسیم
اما بابے از آں توکل خواہد گفت ہمانجا بیائے خواہد کرد اینجا زیادتی است کہ
بنویسیم۔ **قوله واقنع** قناعت می کنم قناعت دون توکل است با تقدم
و تاخیرے رعایت سجع کردن یا از اعلی با دنی می آید برائے آنرا نخست قناعت
است بعد ازاں توکل و ہر دو دست دادہ است و او برائے مطلق جمع راست
قوله وارضی بما یعطی ویمنع و راضی می شوم بدانچہ می دہد و بدانچہ باز می دارد
ایں باشارت بالا گفتہ بود اینجا بعبارت صریح گفت **قوله واشهد ان**
لا اله الا الله وحده لا شریك له شهادة موقن بتوحیده مستجیر
بحسن تائیده رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ است ہر خطبہ کہ در و
ذکر شہادت نیست آں خطبہ مرتب نیست کلیہ است شیخ رحمہ اللہ برائے
رعایت آں کلمہ شہادت گفت گواہی میدہم بر یگانگی الوہیت او تعالی دریں
حال کہ او متوحد است یا من دریں گفتار متوحدم میانِ درویشاں توحید

مقام اعلی است یعنی من گواہی می دہم دریں حال کہ من با او متوحدم مقام توحد کہ بندہ با حق متوحد شود اوئی او بروذ و ہویت او باقی ماند این توحد بندہ با خدا است **قوله شهادة موقن** گواہی دادن من گواہی دادنی است کہ شخصے یقین کردہ باشد و بذوق و فہم خویش دانستہ کہ او تعالی بہمہ جہت و نسبت و اعتبارات یکے است **قوله مستجیر حسن تائیده** و شہادت من شہادت کسے است بہ نیکی استوار کردن او باشد مستجیر آنکہ او خواہد کہ پناہ از حرمان او بوجدان او جوید۔

قوله واشهد ان محمداً عبده المصطفی وامینه المجتبی ورسوله المبعوث الی کافة الوری صلی الله علیه وعلی اله مصابیح الدجی وعلی اصحابه مفاتیح الهدی وسلم تسلیماً کثیرا محمد از روے لغت او را گویند کہ ہمہ خصال حمیدہ درو جمع شدہ باشد و اینجا نام رسول اللہ مراد است بریں بیان کہ گفتم محمد از روے لغت چنیں کسے را گویند علی ہذا مصطفی صفت کاشفہ او باشد مصطفی کرا گویند انرا کہ خداوند سبحانہ تعالی او را براے خود برگزیدہ باشد یعنی او را با وے کار باشد و ایں را با وے ایں ازاں او باشد و او ازاں ایں چنانچہ تو انگور مثلی خلاصہ آب او بستانی ایں آب مصطفی باشد ازاں انگور جملہ وجودات را پختہ اند با وجودات انبیا و اولیا زبدۂ ایشاں محمد را ساختہ اند صفتے دگر نگفت عبدہ المصطفی گفت نہ گفت بنیہ مصطفی زیراچہ بعضے انبیاء اقوام ایشاں مبالغت کردہ و بداں مبالغت از حد از دین تجاوز کردہ اند و کافر گشتہ چنانچہ عزیر ابن اللہ و عیسی ابن اللہ اشارت بریں کرد کہ از بندہ برگزیدہ اوست و دیگر اشارت بریں کرد بندۂ خاصہ ازان او باشد کہ با او یکے باشد صفت برگزیدگی دراں بندہ بود **قوله وامینه المجتبی** مجتبی و مصطفی یک معنی است امین اوست کہ ہیچ چیزے از نفس او نزادہ و از خود چیزے بہ کسے نرسانیدہ و جز بسوے

او دعوت نکردہ و با مانت دعوت کرد قولہ رسولہ المبعوث الی کافۃ الوریٰ
ہر پیغمبرے بقومے مخصوص مبعوث بود مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہ بر ہمہ مبعوث
بود بعثت الی الاحمر والاسود ہم بریں معنی اشارت کردہ اکثر الوان ہم بدیں دو
باز می گردد پس بدیں معنی است کہ بر ہمہ مبعوث است قولہ صلی اللہ علیہ
وعلی آلہ علی را باز گردانید قومے باشند علی را ہرگز ذکر نکنند قومے باشند علی گویند
بدیں والاہم او آل باشد الی و در درود ے کہ از مصطفیٰ منقول است ہر دو ہست
باثبات علی ہم و بغیر علی ہم قولہ مصابیح الدجی بغیر ہدایت و دانش رہ دین
ہم تاریکی است و اصحابہ مفاتیح الہدی و یاران او کہ ایشاں کلیدہا و قفلہاء
ہدایت اند یعنی ہدایت شئے مخصوصے خاصے میان مردم مغشوش چنانچہ چیزے
در حجرہ کنند بدارند و قفلے بران نہند اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ورضوان اللہ علیہم اجمعین بر مثال کلید اند کہ قفل حجرۂ ہدایت بدیشاں کشادہ
است وسلم تسلیماً کثیراً بر صلی است خدائے ایشاں سلام گوید سلام گفتنی بسیارے و تمامے

قولہ وھذہ رسالۃ کتبھا الفقیر الی
اللہ سبحانہ ابو القاسم عبد الکریم ابن الھوازن
القشیری الی جماعۃ الصوفیۃ ببلدان الاسلام فی سنۃ
سبع وثلاثین واربعمائۃ ایں جملہ متانفہ افتاد ایں حمدے وثنائے
گفت مقابلہ ایں نعمت بود شیخ را بدیں توفیق داد رسالہ چیزے مکتوبے فرستادن
شخصے بشخصے باشد و اکثر مقاصد او دراں مستور باشد و رسالۃ فعالۃ است
و فعالہ برائے اشتمال راست چنانچہ عمامہ قولہ کتبھا الفقیر شیخ خود را غائب
کردہ میگوید نمی گوید کہ من چنیں کردم و میگوید فقیرے اشارت بریں میکند کہ من
نکردہ ام خدائے کردہ است قولہ اما بعد رضی اللہ عنکم فقد

جعل اللہ تعالیٰ ھذہ الطائفۃ صفوۃ اولیاءہ وفضلھم
علی الکافۃ من عبادہ بعد رسلہ وانبیائہ صلوات اللہ علیھم
اجمعین وجعل قلوبھم معادن اسرارہ واختصھم من بین
الائمۃ بطوالع انوارہ شیخ رح نخست عقیدہ می آموزد تا این عقیدہ نباشد
کہ ایشاں برگزیدگاں خدا اندو از ایشاں کسے در برگزیدگی بیشتر نیست از حال و
مقال ایشاں نصیبے نگیرد قولہ وفضلھم و ایشاں را تفضیل دادہ است بر جملہ
خلائق و تفضیل ایشاں پس تفضیل انبیا و رسل ست تفضیل متحد است اما تقدمے
و تاخرے اعتبار دارد متاخر ہم برا انجامی رسد کہ متقدم رسیدہ است اما شرف
تقدم او وارد ہر آئینہ بعدہ آید قولہ جعل قلوبھم معادن دلیل می گویند
چہ را ایشاں صفوہ اند زیرا چہ دلہاے ایشاں را معدن اسرار
خویش گردانیدہ است معدن کانے را گویند کہ از وے زرے و نقرہ و آنچہ
مانند اوست بیروں آید قولہ واختصھم از جملہ پیشوایان دین کہ ایشاں مخصوص
اند کہ طالع انوار باری تعالیٰ بر ایشاں باشد و دلہاے ایشاں را معدن اسرار
گفت یعنی خزانۂ اسرار باری تعالیٰ دلہا ایشانست اگر سرے طلبند از آنجا طلبند
و اگر سرے بیروں آید از آنجا بیروں آید چنانچہ انبیا و ائمہ ہرچہ گویند باستدلال
گویند و بر نظر گویند بقیاس انی و لمی اثبات کنند ایشاں آنچہ بر ایشاں از حق لائح
شود و بنور حق بر ایشاں ظاہر گردد ایشاں آں گویند فعلی ہذا در فہم ایشاں و در گفتار
ایشاں و ہم خطاے و خللے نباشد قولہ فھم الغیاث للخلق والدائرون
فی عمومٍ احوالھم مع الحق بالحق صفاھم من کدورات البشریۃ
ورقاھم الی محال المشاھدات بما تجلی لھم من حقایق الاحدیۃ
فریاد رسانند مر خلقے را کہ ایشاں طالب دین و وجدان یقین اند قولہ والدائرون

فی عمومه و در عموم احوال ایشاں دائرباحق بحق اند چنانچہ درین بیت اشارت می‌کند شعر.

کیف مادارت الزجاجت درنا یحسبون الجاهلون اناجننا

قوله صفاهم خداوند سبحانه و تعالی ایشاں را از بشریت کہ آں معدن شر کدورت است و مرکز بلا است پاک و صاف کردہ است قوله ورقاهم الی محال المشاهدات ہر کہ را تصفیہ کردند ہمو را ترقی بمشاہدہ شد طریق صاف کردن شیخ قدس اللہ روحہ بیان خواہد کرد ہماں جا معلوم خواہد شد قوله بما تجلی بداں تجلیاتے کہ ہر تجلی موجب علمے و ہر تجلی موجب تصفیہ تجلی معنی او بگویم اما شیخ رح خواہد گفت من چہ گویم قوله و وفقهم للقيام بآداب العبودية واشهدهم مجاری احكام الربوبية با ایں ہمہ کہ تجلی کردہ است و تصفیہ کردہ است ایشاں را توفیق دادہ است کہ راسخ و واثق بعبادت باشند قوله واشهدهم مجاری و ایشاں را حاضر کردہ است یعنی مطلع کردہ است بر مجاری احکام ربوبیت ربوبیت با عبودیت مندرج است و عبودیت با ربوبیت مندمج شیخ بہر دو اشارت کردہ است قوله فقاموا باداء ما عليهم من واجبات التكليف وتحققوا بما منه سبحانه لهم من التقليب والتصريف ہمانکہ عبودیت گفتہ بود بسندہ بود اما تصریح میکند کہ قوام بعبودیت اینست و دیگر میان عبودیت و مواجب تکالیف خصوصی و عمومی است عبودیت اطلاع است بر حدوث و فنا و احتیاج ضروری اداے تکلیفات ہمانچہ دانستہ آں چیزے از عبودیت باشد کہ بیان کردم قوله وتحققوا بما منه و آنچہ خداوند سبحانہ و تعالی ایشاں را بداں میگرداند و کار ایشاں را فرو بالا می کند ادانستہ را دانستہ میکند و دانستہ را نادانستہ سازد تا شاید منکرے باشد در فہم مردم ناداں و آں چیزے است کہ عین مقصد

ومطلب توم است ایں چنیں تقلیبے وتصریفے وارد تعالی وتقدس باآنکہ بعضے از محققاں
راکہ ایشاں از تقلیب وتصریف خبرے دادند ایشاں را پرکالہ پرکالہ کردند ودیگر چنانچہ
ایشاں رامی گرداند ایشاں باوے میگردند خفتہ باشد بہر پہلوے کہ گردد با وے
گردد تتجافی جنوبھم عن المضاجع ہر مضجعہ از مضجعہ دیگر تجافی دارد وجنوب ایشاں
باوے متقلب ومتصرف بیتے کہ بالا نبشتہ ام دوم مصراع او بایں سخن نسبتے دارد
قولہ ثم رجعوا الی اللہ بصدق الافتقار بایں ہمہ تجلیات بایں ہمہ تحقق
بایں ہمہ تصریف وتقلیب بخدا بازگشتند دریں حال کہ بصدق معلوم کردند بہیچ طورے
احتیاج از خدا خاستنی نیست چنانکہ گفتہ اند العبودیۃ احتیاج ذاتی قولہ ولم
یتکلوا علی ماحصل لھم من الاعمال آں عملہائے کہ ایشاں کردند براں
عمل تکیہ نکردند عقیدہ برمن نکردند عمل موجب قبول حق است وسبب درجات وثواب
است یا اثرے دارد بذاتہ کہ آں اثر نہادہ کسے نیست عمل کردند ودانستند وعقیدہ
براں داشتند اگر عمل ما را او اثر دہد ایں را اثر باشد ولانہ ناسخ ومنسوخ حکایت ہم ازیں
کردہ است عملے بر قومے میان مسلماناں مستحسن بود وبراں ثواب می یافتند آں نسخ
شد وعملے خلاف آں فرمودند آنکہ اثر از اول دور کردند وآں اثر مردوم را دادند قولہ
اوصفالھم من الاحوال علما منھم بانہ یفعل ما یرید ویختار
من یشاء من العبید واحوالے صافی کہ ایشاں را بود براں اتکا نکردند قولہ
لایحکم علیہ خلق ہیچ مخلوقے را نرسد کہ بروے حکمے کند یا قابل آں باشد
قولہ ولا یتوجہ علیہ لمخلوق حق ومخلوقے را بر حق تعالی حقے متوجہ نیست
چنانچہ آں ظالم معتزلی می گوید بیچارہ او ہرچہ کرد کردہ وہرچہ خود را دانست دانست
از ولایت حق محروم ماند قولہ ثوابہ ابتداء فضل نعمتے ودرجہ جنتے وزینتے
کہ او تعالی بندہ را بخشد نہ بسبب عبادت او وسبب مشقت ومحنت او بلکہ فضلے محضے

و لطفے صرفی است و وہبے خالصے۔ **قولہ** وعذابہ حکم بعدل و آنرا کہ او عذاب کندبا ہمہ طاعت کہ بجا آوردہ باشد آں عذاب کردن او براں شخص عدلے راستے باشد حکایت بعضے کہ با ہمہ فضل و ورع بے ایمان رفتند چنانچہ بلعم باعور مناسب باشد **قولہ** وامرہ قضاء فصل یعنی امر او قضا ئے قطعی است و محققی است و فصل آنست کہ درو شائبہ ناحقی باشد و مفصول است و مقطوع است کہ البتہ ہمچناں می باید کردن کہ او امر کردہ است و امر کار او آں کار است آں مقضی است کہ قطع یقین است کہ شدنی و بودنی است غیر آں نبود۔

قولہ ثم اعلموا رحمکم اللہ ان المحققین من ہذہ الطائفۃ انقرض اکثرہم ولم یبق فی زماننا ہذا من الطائفۃ الا اثرہم کما قیل۔ شعر

اما الخیام فانہا کخیامہم　　وأری نساء الحی غیر نسائہا

شیخ قدس اللہ روحہ از عزت ایں کار و عظمت ایں طائفہ دریں حکایت متضمن مذمت وصیت قومے بے انصافے کہ ایشاں نابودہ برخود بندند و بداں نابودہ اعمانے ناشنودہ کنند اکنوں عزیز من یکے اندیشہ کن کہ مرا با خود ہمیں اندیشہ است شیخ قدس اللہ روحہ خود تاریخ بیان کرد کہ از تاریخ ہجرت چہار صد و سی ہفت گذشتہ بود میان آں قوم ایں فترۃ زاد کہ در ہر یک لفظ شیخ تامل کن ہمیں کہ چہ حد بلا زادہ است مسکین **محمد حسینی** سلمہ اللہ تعالیٰ کہ امروز تاریخ ہجرت ہشتصد و ہفت شد نماند نشانے ازیں قوم آں دہاں ہم نماند اکنوں ایں بیچارہ چہ گوید اما در خیال خود بوہمے و گمانے چیزے کہ مرا دریں کار محقق است می نویسم خود برائے کہ مینویسم اما چہ کنم ہمت حمیت بریں می آرد انچہ حقیقت کار ست بروں می باید دادن تحمل از جملہ کوراں یکے را خدا چشمے دہد از جملہ کراں کسے را گوشے بخشد حکایت عمیان و فیل شنیدہ باشی چنانچہ میان آں کوراں یکے چشم یافت شاید میان ایں کوراں و کراں کسے چشمے یابد برائے تشخیص و تعیین ایں

قوم لیمیز الخبیث من الطیب وتشخص المنافق من المازق البتہ خواستم کہ کسر نفس ایشاں
شود و صدق ایشاں معلوم شود گفتم کسے را تلقین کنم کہ او نفس خود را چنیں خوار کند
کہ ہیزمے بر سر کشد بیاز دو جاروب زند و بدل ہائے کند از ملک بروں آرد خود مردمانے
آمدند ایں کار کردند من برائے آں کردم کہ کسر نفس ایشاں شود ایشاں را خود ہمیں
سبب شد برائے تکبر و دروغ گفتن و نابودنیہا بر خود بستن اللہم اللہم اللہم
اجرنا من النار یا مجیر میخواہم کہ بکلی ایں گرد آرم اما باز می دانم مگر کسے باشد کہ از آنہا
بیروں آید امروز وقتے است اگر کسی نام خدا بتزویر می ستاند مارا ہماں غنیمت است
اکنوں چند گویم زباں گردمی باید آورد ترجمہ کلمات شیخ قدس اللہ روحہ را متعلق می باید شد
قولہ ثم اعلموا شیخ چو خود شیخ است بر حسب خویش می گوید ثم اعلموا کہ ہمہ
متلمذاں او اند قولہ انقرض اکثرھم در زمانہ او آں بودہ است کہ اکثرے رفتند
از زمانہ ما اگر گویم کل رفتند بحقیقت ہمیں باشد ولکن الفیض غیر منقطع از شیٔ ای
و از شخصٔ ای خالی نبودہ باشد انقرض انقطع منقرض شدند نماندند قولہ ولم
یبق و ازیں طائفہ در زمانہ ما نماندہ است مگر اثر ایشاں یعنی آنچہ ایشاں کردند حکایت
از آں کار ماند و اعتقاد بر آں کار ماند بعضے را قولہ اما الخیام چنانچہ شاعر می گوید ایں
خیمہا ہماں خیمہا ست چنانچہ بود و آں خوبانے کہ دراں خیام بودند آں نیند قولہ حصلت
الفترۃ فی الطریقۃ در طریقت فترۃ شد سستی افتاد یعنی طالبان نماندند سست
شدند بلکہ نیست نابود شدند از بس قلت کار بریں کشید اگر قلیل را عدیم گویم شاید
قولہ لا بل اندرست الطریقۃ بالحقیقت ایں اندراس ہم بداں معنی
کہ گفت قولہ مضی الشیوخ الذی کان بہم اھتداء آں پیراں کہ بسبب
ایشاں ہدایت می یافتند براہ راست می رفتند آں پیراں رفتند شیخ رحمہ اللہ
گفت اندرست الطریقۃ بالحقیقت دو معنی احتمال دارد طریقت بحقیقت،

شدند پس شد نہ ایں ماندونہ آں و دیگر مردمے خودرا بحقیقت رسیدہ دانستند
و آداب طریقہ را بکلی گوشہ نہادند پس آں حقیقت سبب شد برائے اندراس طریقت
را بطریقت طلب حقیقت است چوں کسے با خودرا سخت گرفت کہ بحقیقت رسیدم
ہر آئینہ طریقت گذاشت **قولہ قل الشبان الذین لھم بسیرتھم وسنتھم**
اقتداءٌ آں جواناں رفتند کہ بسیرت پیراں اقتدائے کنند و دیگراں طالبان جواناں
رفتند کہ ایشاں چہ می کردند تا طالب و مسترشد دیگر اقتدا بداں کنند کہ ایں باید کرد
قولہ زال الورع وطوی بساطہ تقویٰ رفت تورع رفت قومے کہ از مشتبہ محزون
شوند و در مباح تاملے کنند و البتہ جہد دراں باشد کہ ورک حلال شود آں صفت رفت
وطوی بساطہ و بساط ورع بپیچیدند **قولہ** واشتد الطمع وقوی رباطہ
طمع ضد ورع است بمبالغہ چو ورع زائل شد ہر آئینہ طمع قوت گرفت و سخت شد
و بنیاد خانہ طمع و سرائے طمع محکم شد **قولہ** وارتحل عن القلوب حرمۃ
الشریعۃ فعد و اقلۃ المبالاۃ بالدین اوثق ذریعۃ حرمت الشریعۃ
شریعت از دلہا رحلت کرد رفت **قولہ** فعدوا اقلۃ المبالاۃ و دانستند عدم
التفات بدیں استوارترین وسیلت است عدوا را بمعنی علموا گفتم زیرا چہ آں عد بعد
علم است و حاصل عد ہیں علم است عدوا شمردند شمردن بعد دانستن است **قولہ**
و رفضوا التمییز بین الحلال والحرام ودانوا بترک الاحترام طرح
الاحتشام آنچنانے بے باک گشتند کہ ترک آوردند کہ میان حلال و حرام فرقے نہند
قولہ ودانوا بترک الاحترام و دین ایں ساختند کہ احترام شریعت را و آنچہ
مواجب ایں کار است و احترام مرداں ایں کار را ترک کردند **قولہ** واستخفوا
باداب العبادات واستھانوا بالصوم والصلوۃ آداب عبادات را
خوار کردند مثل ترک تعدیل ارکان و امثال ایں کنند و بداں مبالات نکنند

دیا در مسجد در آیند و وضو نباشد این آداب شریعت مرداں این را خوار کردند قوله
واستهانوا نمازوروزہ راہمان کردند خوار کردند استخفوا واستهانوا ہر دو
قریب المعنی اند قوله وارکضوا فی میدان الغفلات وارکنوا الی اتباع
الشہوات وقلت المبالاة بتعاطی المحظورات و در میدان غفلت
جنبیدند وآں عبارت از دلیری و دلاوری است یعنی در مخالفت شریعت دلیر شدند
قوله وركنوا ومیل سوئے آرزوہائے نفس کردند قوله وقلة المبالاة ومباشرت
نامشروعات التفاتے نماند قوله والارتفاق بما یاخذ ونه من السوقة
والنسوان واصحاب السلطان ورفقے گرفتن برخود آسان کردند فتوح گرفتند
از اہل بازار و از زنان و از امراء وملوک شیخ رحمه الله این ۳ طائفہ را در یک
سلک راند گر مقر و مستقر ہر سہ یکے است زیراچہ اکثر این طائفہ در اتباع ودینداری
سست باشند وفتوح از عورت گرفتن و در رفق با او بودن از سستی و دنارت
نفس است اما اینجا این دشوار باشد اگر رد این چنین مسکینہ کند بندۂ خدا است
شاید دوست خدا ہم باشد دشوار شود واین طائفہ اکثرے کم ہمت باشند
واہل سوق اکثرے مردم اجلاف باشند ہم ایشان قاصر وعقول ایشان ناقص.
ونفوس ایشان ناکص اکنوں از اینچنین ناکسان گرفتن حمیت ومروت نباشد
واصحاب سلطان مردم اہل نفوس اند خود بینان اند ہر کرا چیزے بدہند دانند که
او را پروردیم وبرآوردیم حق احیا داریم درباب او و دیگر وجوہات ایشان مغشوش
است سلطان من عند نفسه درباب یکے مرحمتے کرده چند ہزارے داده واو
از روئے استحقاق تا چہ قدر لایق باشند و دیگر آنکه میان ایشان اہل
عمل باشد یحتمل که جز حق او از ره دیگر ہم چیزے در آید این طائفہ مذموم اند واخذ
فتوح ایشان و در رزق ایشان بودن کم ہمتی باشد اکنون نگوییم مرد صوفی یا کسے وارد

بداں سر بُرد کنند مزدوری و کسبے دیگر بعضے بقدر ضرورت گدائی ہم کردہ اند
خصوص کہ بعد بسہ روز باشد تا آں یاران آں شہبازاں خود را دوست دہندہ
و آرندہ را در راہ وئیہ فنا ساقط و دیدہ اند ایشان آنانند کہ بلاکت ایشان نماندہ است
و چیزنے در ملک ایشان در نیاید و اگر سلطان و اگر اصحاب او یا سوقہ و نسوان فتوح
آورند و خدمتے کنند خدا ہر بندہ را کہ ہست عبادت و بندگی کہ او را دوست دارد
دوستان خدا ہم ہمیں صفت دارند کہ ایشان متحد بصفت او بیند و اصری سخنے نازکے
است شیخ قدس اللہ سرہ کہ نالیدہ ہم از ایشان نالید و کہ ایشان از ایشان
بودہ و خود را از ایشان شمردہ بدیں بے التفاتی و بے باکی خود را داشتہ **قولہ**
ثم لم یرضوا بما تعاطوہ من سوء ھذہ الافعال حتی اشاروا الی اعلی
الحقایق والاحوال وادعوا انھم تحرروا عن رق الاغلال و تحققوا
بحقایق الوصال وانھم قائمون بالحق تجری علیھم احکامہ وھم
محو چو بے التفات شدند سر آئینہ بدینہا باکے نماند بدیں رضا و خوشی این کار را
کنند و آنرا مقصد و مقصود دانند قولہ حتی اشاروا تا آنکہ اشارت بدیں
اعلی احوال کردند چہ باشد این آنچہ ندانند اشارت بدان چونہ کنند این را دو
معنی است یعنی ایشان چنین کنند و اشارت بدیں باشد کہ حقایق و معارف
ہمیں است و دیگر مردے باشند صحبت این صوفیاں و بسیار بودن با ایشان
از ایشان کلماتے و حکایتے صادر شود این سامعان گمان برند کہ این مراد است
مثلاً شیخ قدس اللہ سرہ فرمود کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ است خدا تعالی
سبحانہ بر اہل بدر بجمال رحمت تجلی کرد و ایشان را فرمود اعملوا ما شئتم فقد
غفرت لکم ہر چہ خوش آید کنید کہ من شما را آمرزیدم آں سامع این گمان برد
کہ ایشان ہر چہ خوش آید کنند خواہ حلال خواہ حرام مباک شود و خلق را دعوت کند

نعوذ باللہ من شرہ و شر من اتبع بہ و دریں رہ تعلیمے و تعلمے ہم نہادہ اند و تعلیم ایشان راجز ایں نیا موز کہ اباحت و الحاد و نہایت رسیدن و غایت مرتبہ او باشد قولہ وادعوا وایشان دعوی حریت کردند کہ حر گشتیم یعنے تکلیفے بر ما نماند مطالبات از ما بکلی ساقط شد قولہ و تحققوا برین گمان کہ ما بحقیقت وصال رسیدیم میان ما بیگانگی نماند قولہ وانہم قائمون و دعوی کردند کہ ما بخدا قائم بخدا ایم خود نہ ایم بر ما کارے می رود و در مظہر ما آنچہ خدارا خوش می آید می کند ما درمیان نہ ایم عارف محقق درمیان نیست خداوند سبحانہ در مظہر او ہرچہ خواہد کند و نکند جز حسنات و مبرات زندیق و ملحد خداوند سبحانہ در مظہر او جز شر را نیافریند قولہ لیس للہ علیھم فیما یؤثرونہ او یذرونہ عتب ولا لوم وانھم کوشفوا باسرار الاحدیۃ و اختطفوا عنھم بالکلیۃ و زالت عنھم احکام البشریۃ و بقوا بعد فناءھم عنھم بانوار الصمدیۃ القائل عنھم غیرھم اذا نطقوا والنائب عنھم سواھم فیما تصرفوا بل صرفوا وایشان این گمان دارند کہ ہرچہ ما می کنیم فردا بر ما ملامتے و طعنے نیست و مارا نہ تعبے و نہ عیبے قولہ بانھم کوشفوا وایشان از میان رفتہ اند بدیں کہ اسرار احدیت بر ایشان کشف است چون کشف احدیت شود چیزے درمیان نماند قولہ و اختطفوا و ایشان را از ایشان بکلی بردہ اند قولہ و زالت عنھم و تکلیفات از ایشان بکلی خاست و بقولہ بعد فنائھم وایں دعوی دارند ایشان از خود رفتہ اند و بانوار صمدیت باقی اند قولہ القائل عنھم ہرچہ ما می گوئیم ما نمی گوئیم دیگرے میگوید قولہ والنائب عنھم و آنچہ ما می کنیم ما نمی کنیم دیگرے می کند ما نائب کار او ئیم چنانکہ بعضے لعابان لعبتے می سازند و در پائے و دست و کمرگاہ و در ہر بند کہ او ریسمان می بندند و لعبت می کنند و چنانچہ خوش می آید ایں لعاب می جنباند رقص می کنانند دستک می زنانند و خود محتجب و رازہ

ایشان ست ناداں گماں برد کہ ایشان خود متحرک اند و عارف داند کہ محرک ایشان دیگرے
است قولہ بن ضرفوا چنانچہ او میگرداند ہمچناں میگردند قولہ ولما طال الابتلاء
فیما نحن فیہ من الزمان بما لوحت ببعضہ من ھذہ القصۃ وکنت
لا ابسط الی ھذہ الغایۃ لسانا لانکار غیرۃ علی ھذہ الطریقۃ ان
یذکر اھلہا بسوء او یجد مخالف لثلبہم مساغا اذ البلوی فی
ھذہ الدیار بالمخالفین فی ھذہ الطریقۃ والمنکرین علیہا شدیدۃ
چوں ابتلا بسیار شد دراز کشید در چیزے کہ ازیں قصہ ہاے تلویح کردم وگفتم وحال
من ایں بود کہ نمی خواستم کہ زبان دراز کنم چیزے بگویم از سبب غیرتے کہ در باب ایں طائفہ
است کہ اہل تصوف را بچیزے بدے ذکر کنم اما تنبیہ کردن ضروری است تا کسے مغرور
نشود قولہ او یجد مخالف ایشاں را مخالفے رہ در آمدیا بد قولہ اذ البلوی زیرا چہ
آں بلائے سختے است کہ مرداں در دیار ما ایں طائفہ بسط لسانے و مذمت میکنند
اگر من ہم کنم ایں بلائے سختے است قولہ ولما کنت اومل من مادۃ ھذہ
الفترۃ ان ینحسم ولعل الحق سبحانہ یجود بلطفہ فی التنبہ لمن
حاد عن السنۃ المثلی فی تضیع آداب ھذہ الطریقۃ چوں من از آنہا ام
کہ امید داریم کہ ایں فترت ازیں طائفہ برود چیزے رشدے ورہ ایں کار پیدا
شود و بقدر وسع و امکان حسم ایں شود یعنی ایں برود قولہ ولعل الحق و شاید
خداوند سبحانہ وتعالی بکرم خویش بخشد مر کسے را کہ او معرض است از سنتے حسنہ کہ محقق و
معلوم است قولہ ولما ابی الوقت الا استصعابا و اکثر اھل العصر بھذہ
الدیار الا تمادیا فیما اعتادوا و اغترارا بما ارتاد و اشفقت علی القلوب ان تحسب ان ھذا الامر
بنی ھذہ الجملۃ بنی قواعدہ وعلی ھذا النحو سار سلفہ و نت ایں تقاضا
کرد البتہ ازیں گفتار تعجبے باشد و اکثر ایں دیار نیست مگر آنکہ تمادی دارند و غلو دارند

در انکار این طائفہ وبداں عارۃ دارند و عزو لیے دارند قولہ اشفقت علی القلوب
شفقت کردم بر دلہا و لطف و رحمت کردم کہ ایشاں بدانند بنا ر قواعد این کار بر اینست
قولہ دعلی ھذا النخو کار ایشاں ہم بریں رفتہ است وسلف ایشاں ہم بریں
بودند یعنی شفقت کردم بر ایشاں تابدانند کہ مذہب سلف چہ بود و ایشاں برچہ بودند
قولہ تعلقت ھذہ الرسالۃ الیکم اکرمکم اللہ وذکرت فیہا بعض
سیر شیوخ ھذہ الطائفۃ فی آدابھم واخلاقھم ومعاملاتھم
وعقایدھم بقلوبھم وما اشاروا الیہ من مواجیدھم وکیفیۃ
ترقیھم فی بدایتھم الی نھایتھم پس ایں رسالہ را بشما تعلیق کردم
وذکر بعضی سیر مشایخ کردم واز حقایق ایشاں ومعارف ومواجید ایشاں وکیفیت
بدایت ونہایت ایشاں گفتم قولہ لتکون لمریدی ھذہ الطریقۃ قوۃ ومنکم
لی بتصحیحہ شہادۃ ولی فی نشر ھذہ الشکوی سلوۃ ومن اللہ الکریم
فضل ومثوبۃ تاباشد مر طالبان ایں راہ را قوتے وبصارتے قولہ منکم
لی و مرا دریں گفتار شہادتے از کتاب واز حدیث رسول اللہ وسیر مشائخ ہست
یعنی از خود نگفتہ ام از علم و تجربہ گفتہ ام قولہ ولی فی نشر وایں شکوی را من آشکارا کردم
دریں مرا سلوتے و تسلیے میشود ودل را آرامے است واز خدای تعالیٰ امید ثوابے ودرجہ
قولہ واستعین باللہ سبحانہ فیما اذکرہ واستکفیہ واستعصمہ من
الخطایا فیہ واستغفرہ واستعینہ وھو بالفضل جدیر وعلی
ما یشاء قدیر تعلق بخدا کرد واستعانت واستعصام ازو کرد چنانچہ شرط عبادت
وطریق علما باللہ است۔

فصل

فی بیان اعتقاد هذه الطایفة فی مسائل الاصول

درین فصل بیان عقاید ایشاں واصول دین انچہ ایشاں براں ہستند ورفتند
وبراں بودند آں را بیان خواہد کرد تا معلوم شود کار ایشان براصل است وانچہ باید
وشاید ایشاں آں دارند شیخ ازجہت آں این فصل را مقدم کرد در مقدمے میگوید در
معتقدات و مذہب ہر طائفہ بحقہ آں مرد مذہب صوفیاں این میگوید کہ ایشاں
میگویند کہ خدا میاں دو ابروے مرد است لاحول ولاقوۃ الا باللہ خدا از
شر این سخن واز کسے کہ معتقد این سخن است وکسے کہ این نسبۃ نگاہ دارد محققاں
وعارفان وپاکبازان ایشان را این سخن گویند زہے گمرہی وبے رہی وزہے بے دینی
قوله اعلموا رحمكم الله ان شيوخ هذه الطايفة بنوا قواعدهم على اصول
صحيحة فى التوحيد صانوا عقائدهم عن البدع ودانوا بما وجدوا
عليه السلف واهل السنة من توحيد ليس فيه تمثيل ولا تعطيل
ولا تشبيه وعرفوا ما هو حق القدم وتحققوا بما هو نعت الموجود عن
العدم معلوم ومحقق است صوفیان را درمیان توحید تعطیلے وتشبیہے نیست سلف ہم برین رفتند
وخلف ہم برین اعتقاد دارد قوله عرفوا ما هو آنچہ صفت قوم است آنرا تحقیق دارند
وآنچہ حادث وممکن است بشرط آنرا نیز دانستند قوله ولذلك قال سيد فى
هذه الطريقة ابو القاسم الجنيد رحمه الله التوحيد هو افراد القدم
من الحدث جنید را کہ سید طائفہ گویند ومرشد القوم نامند او گفتہ است توحید
چیست کہ قدم را از نعت حدث کلا وجملۃ جدا گانہ کنند میان واجب الوجود ومیان ممکن الوجود

ے این لفظ در ہر نسخہ ہمچنیں نوشتہ شدہ است بظاہر نام کے از تصانیف حضرت ابوالقاسم قشیری است

نقیضے درستے است قوله واحکموا اصول العقاید بواضح الدلائل ولائح الشواهد محکم و استوار کرده اند بدانچه دلائل بر ایشان لائح گشت و بتحقیقت مشاهد معلوم گشت قوله کما قال ابو حاتم السجستانی رحمه الله یقول سمعت ابا نصر الطوسی السراج رحمه الله یحکی عن یوسف بن الحسین قال ابو محمد الحریری من لم یقف علی علم التوحید بشاهد من شواهده زلت به قدم الغرور فی مهوات من التلف یرید بذلك ان من رکن الی التقلید ولم یتامل دلائل التوحید سقط عن سنن النجاة و وقع فی اسر الهلاك ومن تامل الفاظهم وتصفح کلامهم وجد فی مجموع اقاویلهم ومتفرقاتها مایثق بتامله بان القوم لم یقصروا فی التحقیق عن شاو ولم یعرجوا فی الطلب علی التقصیر ونحن نذکر فی هذا الفصل جملا من متفرقات کلامهم فیما یتعلق بمسائل الاصول ثم نحرر علی الترتیب بعدها ما یشتمل علی ما یحتاج الیه فی الاعتقاد علی وجه الاختصار ان شاء الله عز وجل حریری رحمه الله گفته است بدین سندے که شیخ قدس الله روحه گفت که از یوسف حسین رحمه الله شنیدم که قدم هر که بمشاهده نباشد و دراں باب او عقیده کند او البته در بادیهٔ ہلاک ضایع شود قوله بشاهد من شواهده شواهد توحید نداند یعنی بشهود ذوق خود ندانند سر آئینه با وہام وظنون سخنے گوید و آں موجب ہلاکت و ضایع شدن او باشد قوله یرید بذلك شیخ قدس سره ہمیں قدر فرمود دلیلے استوارے بایدبا گفتیم باین دلیل شهودے باشد آنگاه استے کام را شاید قوله من تامل و ہر که در الفاظ ایشاں اندیشه کند و در غور آں تاملی کند بداند در مجموع گفتار ایشاں و آنچه متفرق با ہر کسے گفته اند ثقه شود چیزے که ایں قوم در بیان نهایت دین تقصیرے نکرده اند قوله ولم

نیز جوا و در طلب میلے بتقصیہ نکردہ اند قوله يقول سمعت الشيخ ابا عبد الرحمن محمد بن الحسين السلمي رحمه الله يقول سمعت عبد الله بن موسى السلامي رحمه الله عليه يقول سمعت الشبلي يقول حق الواحد المعروف قبل الحدود وقبل الحروف هذا صريح من الشبلي ان القديم سبحانه لاحد لذاته ولاحروف لكلامه عبد اللہ موسی رحمہ اللہ این معتقد فرمود و تحقیقت ہمین است کہ او فرمودہ بے نیاز است آن یکے کہ شناختہ است کہ وجود او پیش از حدود او حروف است حروف حدود مخلوق او ہر آئینہ خالق قبل مخلوق باید و ہمین سخن از شبلی رحمہ اللہ ظاہر گفتہ است ذات او را حدے نیست یعنی ابتداے و انتہاے ندارد و سخن او از اصوات و حروف منزہ مشکل سخنے است این اگر در بیان این شروع میکنم سخن دراز می شود امادر مجموع بیان شاید فہیمے فہم کند قوله سمعت ابا حاتم الصوفي يقول سمعت ابا نصر الطوسي رح يقول سئل رويم عن اول فرض افترض الله على خلقه ما هو فقال المعرفة لقوله جل ذكره وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونَ قال ابن عباس رضي الله ليعرفوني از ابو محمد رویم پرسیدند اول فریضہ کہ خدا تعالی بر بندگان کرد چہ بود گفت معرفت او بود زیرا چہ او گفتہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ الی آخرہ نیافریدم جن و انس را مگر کہ او را بہ پرستند از یعبدون یعرفون کجا فہم شود زیرا چہ ابن عباس رحمہ اللہ تفسیر یعبدون یعرفون کردہ است و از عبادت کہ معرفت بدان ماند کہ سبب گویند و مسبب مراد دارند و دیگر عبادت نباشد تا معبود معلوم نباشد چو بینہما ملازمت بود مر آئینہ یعبدون گوید یعرفون مراد دارد قوله وقال الجنيد ان اول ما يحتاج اليه من عقد الحكمة معرفة المصنوع صانعه

والمحدث کیف کان احداثه فیعرف صفة الخالق من المخلوق وصفة القدیم من المحدث ویذل لدعوته ویعترف بوجوب طاعته فان لم یعرف مالکه لم یعترف بالملک لمن استوجبه جنید رحمہ اللہ گفت اول چیزے کہ در حکمت خلقت است کہ مخلوق را شناخت خالق باشد ومحدث بشناسد کہ بکدام کیفیت صنع آں مصنوع کردہ است یعنی مباشرتے وامتزاجے بود چنانچہ مصورے را می بینی کہ صورتے می سازد یا بغیر مباشرت وملاقات چوں ایں دانستہ باشد صفت خالق را بداند کہ او ممتاز است وصفت قدیم از محدث شناسد ہرچہ ورا محدثات رود تا آنجا کہ سہو وہم باشد محقق گردد کہ محدث از قدیم متاخر می باید عقلاً ووہماً ووجوداً ہرچہ گوئی گوئی تقدم علت از معلول بدیہیست قوله ویذل لدعوته چوچنیں بود کہ گفتیم ایں آید کہ طوق ذل طاعت در گردن نہد وبحقیقت شناخت بداند کہ طاعت او واجب باشد قوله من لم یعرف ہرکہ مالک را نشناسد نداند کہ مملوک ور ذل طاعتست ومعترف بندگی اوست گفتہ اند العبودیة احتیاج ذاتی قوله اخبرنی محمد بن الحسین قال سمعت محمد بن عبد اللہ ابا الطیب المراغی یقول للعقل دلالة وللحکمة اشارة وللمعرفة شهادة فالعقل یدل والحکمة تشیر والمعرفة تشهد ان صفاء العبادات لا ینال الا بصفاء التوحید) ابوطیب رحمہ اللہ گفت عقل را بر وجود ووحدانیت او دلالتے است زیراچہ شئی خود بخود نتواند شد از آنچہ ممکن دو طرف دارد وطرفے از طرفے دیگر ترجیح بلا مرجح باشد ضرورت آمد کہ ایں موجود را موجدے ہست قوله وللحکمة اشارة چو شئی خود بخود نتواند شد ہر آئینہ کسے دیگر ہست کہ ایں را ساختہ است او چونکہ کسے باید قادر باید عالم باید حی باید وفاعل ومختار باید ومنزہ از شریک باید کہ وقت فعل او را کسے مزاحم نباشد حکمت را چندیں اشارتیست بعضے گفتم باقی را

ہمبریں قیاس بر قوله والمعرفة شهادة ومعرفت را شهود باید این سخن بحسب اعتبار است یعنی آں را که تو شناختی بعقل وحکمت او را شاہد بینی وحاضر بینی پس آنکه با این صفات او را شناخته باشی و دیده و دانسته باشی این را معرفت گویند قوله والمعرفة تشهد وبصفاء عبادة نرسند مگر بصفاء توحید وصفاء توحید چیست که شایبه کدورتے از شرک خفی باوے نباشد و ہر چند که تو ئی تو باتست و تو ئی تو از تو رفتنی نیست این صفاء توحید دست ندہد اما بحصته وقسمة قوله سئل الجنید عن التوحید فقال افراد الموحد بتحقیق وحدانیته وبکمال احدیته انه الواحد الذی لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ بنفی الاضداد والانداد والاشباه بلا تشبیه ولا تکییف ولا تصویر ولا تمثیل لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ جنید رحمه الله را پرسیدند از توحید گفت مر موحد واحد فرد حقیقی را جداگانه کند بتحقیق وحدانیت باری تعالی یا بتحقیق یگانگی خود چنان او وے یگانه گشته است که خود را از خودی جداگانه میکند یگانگی شو بقوله بکمال احدیته بکمال احدیت چیست که از احدیت او اگر خواہی حکایت کنی این کنی ھو ھو لا ھو الا ھو چرا زیرا او تعالی واحدیست یکے است با خود یکے است نه آنکه از دو سه عدد یکی او ست چو چنیں باشد ہمیں آید که لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ درین گفتار موحد نفی اضداد کرد نفی انداد کرد نفی اشکال و امثال کرد یک لطیفه دگر ست بدانی که نفی ضد نیست تا نفی شکل و مثل نیست قوله لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ہیچ مثل او کسے نیست از نفی مثل مثل نفی مثل میشود شے در محل نکره افتاده است عموم تقاضا کند یعنی شی مای بنسبت مای ہیچ مثل او نیست اینجا این نیز باید دانستن قوله وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ہمو سمیع است و ہمو بصیر است ویس در معقول میگویند وجود اولی واقدم وجود غیر اولی واقدم در گفتار وهو السميع البصير این اشارت کرد که

غیر وجود اولی واقدم وجود ندارد ہمیں یک وجود اولی واقدم است وھو السمیع البصیر
کلامے است کہ حصر تقاضا کند چنانچہ گوید زید ھو المنطلق **قوله** اخبرنا محمد بن
احمد بن محمد بن یحیی الصوفی رحمۃ اللہ علیہ قال اخبرنا عبد اللہ
بن علی التمیمی الصوفی یحکی عن الحسین بن علی الدامغانی قال سئل ابو بکر
الزاھد الکلاباذی عن المعرفۃ فقال المعرفۃ اسم ومعناہ وجود
التعظیم فی القلب یمنعک عن التعطیل والتشبیہ وقال ابو الحسین
البوشنجی رحمہ اللہ التوحید ان تعلم انہ غیر مشبہ بالذوات
ولا منفی الصفات ابو بکر کلاباذی علیہ الرحمہ را از معرفت پرسیدند گفت تعظیم
باری تعالی در دل تو شاہد و موجود گردد و ایں مانع باشد ترا کہ اورا مانند بچیزے
کنی یا اورا بیکار کنی چنانچہ حکمای یونانی گفتہ اند احتمال معنی دگر آں تعظیم در دل تو آید کہ تو
اورا ہیچ مانند نہ کنی و آں تعظیم او معطل جوارح تو نیفتد آں شناخت موجب
تعطل نباشد موجب تعبد باشد چنانچہ گفتہ اند من عرف السبق تعطل **قوله**
التوحید آں تعلم ایں سخن ہمہ نبشتم کہ از قسمت تشبیہ منزہ است و نہ آنچنانکہ معطلہ گفتہ
اند او صفتے ندارد گفتہ اند ذات غیر صفت **قوله** اخبرنا الشیخ ابو عبد الرحمن
رحمہ اللہ قال سمعت محمد بن محمد غالب رحمہ اللہ قال
سمعت ابا نصر احمد بن سعید الاسبنجانی رحمہ اللہ یقول
قال الحسین بن منصور علیہ الرحمۃ والغفران الزم الکل الحدث
لان القدم لہ ہمہ را صفت حدث ملازم دار یعنی ہمہ وجودات صفت حدوث
دارند افلاک و عناصر و سیارگان ہمہ محدث اند زیرا چہ قدم خاصۂ اوست تعالی آنکہ
قومے خواستند صفات را نفی کنند ورنہ قدیمات آید علی ہذا ایں صفات اضافی باشد
جواب گویم فلیکن ایں قدیمات در قدم آں قدیم زیادتی ندارد شئ واحد موصوف بدیدہ

اوست اوست دیگرے رانمی گویم قدیم قوله فالذی بالجسم ظهوره فالعرض
یلزمه از یں کلیہ کہ گفتم چند سخنے مرتب ظاہر میشود آنکه او بتن خود ظاہر شده است بضرورت
آں جسم را عرضے باشد قوله والذی بالادلة اجتماعه فقواها تمسکه وآنکه
تو دلیل گوئی بداں او را جمع کنی پس قواے کہ او دارد آں قوی او را ممسک است
اگر یک قوی برود آں ممسکہ است قوله والذی یولعه وقت یفرقه وقت
وآنکہ او وقتے مولف اوست یعنی آں وقت ایں تقاضا کرد کہ وجودے شود ووقت
آں تقاضا کرد کہ وجود او را تفرقہ شود ایں تفریق وتالیف محتاج باشد بمفرقے ومولفے
قوله والذی یقیمه غیره فالضرورة تمسه وآنکه قوام او بغیر اوست ضرورت
باشد ذلت اوست وجودے ضروری یعنی وہمی وخیالی قوله والذی الوهم
یظفر به فالتصویر یرتقی الیه آنکه وہم بر وغالب می آید یعنی آنکه واہمہ باخود دارد
صفت وہمی در وہست پس تصویر البتہ ایں باشد کہ او را مصورے صورت کرده
است تا آنکه ہر کہ ایں دارد کہ وہم بر وغالب است او را وہم تصویری رود قوله
ومن آواه محل ادرکه أین آنکه او را جائے فرود آمدنی جاے داده است
پس مکان مدرک اوست در زمینے ومکانے کہ توشتہ تمام او را توفرو نگرفتہ او ترا
فرو گرفتہ است قوله ومن کان له جنس طالبه الکیف وآنکه او را جنسے است کیف
فرض کنیم جنس حیوان از و پرسند چون است چگونہ است یعنی مریض یا صحیح طویل
یا قصیر سمین وعجیف قوله انه سبحانه لا یظله فوق ولا یقله تحت ولا یعلہ
یقابله حد ولا یزاحمه عند ولا یاخذه خلف ولا یحده امام
ولم یظهره قبل ولم یفنیه بعد ولا یجمعه کل او تعالی بالاوا و یقله
چیزے نہ وفرو درا و چیزے نہ و بعد او چیزے نہ یکے دو سہ چہار سازند چیزے
کنند او ایں نہ قوله ولا یفنیه بعد نہ اینچنیں است کہ او را بعدے است

وے فانی نکند بلکہ نہ اورا بعد است نہ فنا قوله ولم يوجده كان ايمنين نيست
کہ نبود شد قوله ولم يفقد ليس نفی او تصور ندارد این بود ہے است کہ البتہ
نابود شدنی نیست قوله وصفه لا صفة له صفت او نیست کہ صفت او با صفت
ا برابر نیست چنانچہ گویند ذات او منزہ از ذات ہا ہمچناں صفات او منزہ از صفات
ا قوله وفعله لا علة له يفعل ما يشاء ہرچہ خواہد کند صنع اورا موجبے نباشد
موجب ہر شئے صنع او ست قوله وكونه لا امد له تنزه من احوال خلقه
وجود اورا نہایتے نہ قوله تنزه عن احوال خلقه احوالے کہ مرخلق راست مرضے
وصحتے زوالے وفنائے وزیادتی وکمی او ازاں منزہ است قوله ليس له من
خلقه مزاج اورا در خلق خویش امتزاجے نیست میان ایشاں مختلط نیست قوله
ولا في فعله علاج کارے کہ او کند مثلاً تصویرے کند بمعالجتے نیست قوله
باينهم بقدمه كما باينوه بحدوثهم بود وبا ایشاں بصفت قدم است
یعنی چنانچہ بود وبود وبود اورا با این محدثات تبدلے وتغیرے نہ وبود محدثات باوے
ہم بصفت حدوث اند حدوث ایشاں را با صفت قدم او مزاحمتے نیست قوله
ان قلت متى فقد سبق الوقت كونه اگر پرسی او کے باز است کے عبارت
از وقت است وقت مخلوق او وقت نبوده او بود قوله وان قلت هو
فالهاء والواو خلقه غايات اشارات ہو است واین ہا و وا و مخلوق او
مخلوق بخالق چہ اشارت تواند کرد قوله وان قلت این هو فقد تقدم
المكان وجوده خدا کجاست واین عبارت از مکان است ومکان مخلوق است او
پس چوں تواں گفت این ہو قوله فالحروف آياته وحروف علامات شناخت
او ست حرفے وسخنے میگوئی کہ بداں بشناسد این علامت شناخت او ست قوله
وجوده اثباته ووجود او عین اثبات او ست وحی این نیست کہ چیزے مثبت

او افتاد بلکہ عین ذات او مثبت اوست **قوله** ومعرفته توحیدہ وشناخت او ہمین توحید اوست یعنی اور ا یکے وبیگانگی شناسی ہمیں رفت اوست الامکا ہو ہو معرفت او تر اممکن نیست **قوله** وتوحیدہ تمیزہ من خلقه وتوحید او ہمین است کہ او را از خلق جداگانہ کنی یعنی صفت قدم بحقہ ہمو را اثبات کنی وصفت حدوث بشرط محدثات را اثبات کنی **قوله** ما تصور فی الاوهام فهو بخلافه ہرچہ وہم تصور کند او خلاف آنست **قوله** کیف یحل به ما منه بدأ ویعود الیه ماهو انشاء چونہ ممکن باشد چیزے بدو حلول کند کہ ہم از و پیدا آید وہم بدو بازگردد چیزے کہ او انشا کردہ است **قوله** لا تماقله العیون مقلہ نکند عیون او را چنانچہ مقلہ با مقلہ برابر می شود او را می بیند این تیا دروے **قوله** ولا تقابله الظنون ظنون باوی مقابلہ تواند کرد یعنی البتہ این نباشد کہ ظنے باوے مقابل شود **قوله** قربه کرامته قرب او عبارت از منست بندہ را اکرم بقرب خویش کند یعنی او را عرفان قرب دہد عرفان قرب حیثیت اللہ مع کل شئ لا بمقارنة وغیر کل شی لا بمزائلة **قوله** وبعده اهانته وبے راکہ از خود دور کند یعنی عرفان بقرب خود ندہد او را اہانت کند وبندہ را اہان کردہ باشد **قوله** علوه من غیر سفل او این نیست کہ بہ نسبت کہ از جاے بجاے آید **قوله** ومجیئه من غیر تنقل گویند جاء ربك نہ اینست کہ از جاے بجاے آمد **قوله** هو الاول والآخر والظاهر والباطن القریب البعید الذی لیس کمثله شئ وهو السمیع البصیر مجموع حاصل این گفتار ہمین باز آمد اول وآخر او باعتبارے قریب وباعتبارے بعید واو چنانچہ بود ہم چنان است وہو سمیع است وہو بصیر **قوله** لیس کمثله شی این معنی بالا گفتہ ام **قوله** سمعت اباحاتم السجستانی رحمه الله یقول سمعت ابانصر الطوسی

السراج علیہ الرحمۃ یحکی عن یوسف بن الحسین رحمہ اللّٰہ
قال قام رجل بین یدی ذی النون المصری فقال اخبرنی عن التوحید
ماھو فقال ھو ان تعلم ان قدرۃ اللّٰہ تعالی فی الاشیاء بلا مزاج
وصنعہ للاشیاء بلا علاج وعلۃ کل شیء صنعہ ولا علۃ لصنعہ ولیس
فی السمٰوات العلی ولا فی الارضین السفلی مدبر غیر اللّٰہ وکل
ما تصوّر فی وھمک فاللّٰہ بخلاف ذلک این ہمہ ترجمہ بالا گفتہ
ام بازچہ تکرار کنم قولہ وقال الجنید التوحید علمک واقرارک بانّ اللّٰہ
تعالی فرد فی ازلیتہ لا ثانی معہ ولا شیء یفعل فعلہ جنید رح گفتہ است
توحید چیست کہ معلوم تو باشد کہ فرد ازلی است یعنی تا او ہست بود و باشد
بصفت فردانیت باشد قولہ واقرارک یعنی اقرارے یا علمے محققے چنانکہ گفتہ
اند تصدیق و اقرار باید فرد ازلیت ہمان است کہ لا شی معہ و او آن کند
کہ کسے نکند یعنی فعل او بغیر معالجتے و ملاقات شئے است و فعل دگرے بمعالجت
است قولہ وقال ابو عبد اللّٰہ بن خفیف رح الایمان تصدیق
القلوب بما اعلمہ الحق من الغیوب ایمان حقیقی چیست کہ علم غیب برو
مشاہدہ شود دل آن را تصدیق کند قولہ وقال ابو العباس السیّاری
رحمہ اللّٰہ عطاؤہ علی نوعین کرامۃ واستدراج فما ابقاہ
علیک فھو کرامہ وما ازالہ عنک فھو استدراج فقل انا مؤمن
ان شاء اللّٰہ تعالی وابو العباس السیّاری رح کان شیخ وقتہ ابو العباس
سیاری علیہ الرحمہ میگوید عطار او بر دو نوع است یکے کرامت است آنچہ حق است
و ثابت است و بودنی و ماندنی است ترا بدان اطلاع دہد این عطا کرامتست
و چیزے کہ نماید نہ آنچنان باشد و یا آنکہ نماید و با تو نماند آن استدراج است بلعم

با عورا چیزے نمو و ند و آں با وے نماند آں استدراج بود قولہ فقال انا مومن
چو اینچنیں بودہ باشد کہ عطاے او را احتمال استدراج است برای بقا و ثبوت او
را گوانا مومن ان شاء اللہ تعالی پس اگر شخصے را باوجود ایمان و معرفت در
آخر الامر خللے در وافتد آں ایمان استدراج بود نہ ایمان حقیقت بر من این سخن
مشکل است کسے کہ او را بعقل و فہم ہمہ چیز شناخت کہ او خداے تعالی با جمیع صفات
است بعد آں ضد او شود و از و سلب شود بعد آنکہ دل را چیزے محقق و کشف شد
بمشاہدہ و ذوق و دانست پس آں از و چونہ زائل می شود آرے و اللہ علی کل
شیٔ قدیر و ابو العباس در وقت خویش شیخے معتبرے و بر قول او اعتماد کلی است
قولہ سمعت الاستاذ ابا علی الحسن بن علی الدقاق علیہ الرحمہ
یقول غمز رجل رجل ابی العباس السیاری علیہ الرحمہ فقال تغمز
رجلا ما نقلتها قط فی معصیۃ اللہ تعالی ابو علی دقاق علیہ الرحمۃ حکایت
کرد پاے عباس سیاری را علیہ الرحمہ شخصے مغمزے میکرد سیاری فرمود پاے
را مغمزے می کنی کہ ہیچ وقتے براے معصیت را قدمے نزدہ است این حکایت
براے آں آورد کہ او مردے بزرگ ممتاز بود سخن او معتبر و حجت باشد قولہ
وقال ابو بکر الواسطی رحمہ اللہ من قال انا مومن باللہ حقا قیل
لہ الحقیقۃ تشیر الی اشراف و اطلاع و احاطۃ فمن فقدہ بطل
دعواہ فیہا یرید بذلک ما قالہ اہل السنۃ ان المومن الحقیقی
من کان محکوما لہ بالجنۃ فمن لم یعلم ذلک من سر حکمہ تعالی
فدعواہ بانہ مومن حقا غیر صحیح ہر کہ این سخن گوید و دعوی کند کہ من مومنم
حقم ثابتم او را چیزے می گویند تو گفتی مومن حقم و حقیقت معلوم شود یعنی او را ایمان
شدہ باشد او مومن بحقیقت بود و حقیقت اطلاع ان شاء اللہ تعالی کسے را دہند

آن ہم متخیل نیست نقش انگشتری زین العابدین رضی اللہ عنہ این منقش بود انا
قال ولی اللہ او شاید کہ گوید انا مومن حقا قولہ عمر بن احمد بن سلیمان
رحمہ اللہ من قال انہ مومن حقا صحیح الزمن شک فی ایمانہ فدعواہ
بانہ عارف غیر صحیح ہمان سخن است ولکن این یک طرف گرفتہ است کہ ہر کہ
گوید انا مومن حقا شاید کہ اورا اطلاع شدہ باشد **قولہ سمعت الشیخ
ابا عبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت منصور بن عبد اللہ
یقول سمعت ابا الحسین العنبری یقول سمعت سہل بن عبد اللہ
التستری علیہ الرحمۃ یقول ینظر الیہ المومنون بالابصار من غیر
احاطۃ ولا ادراک نہایۃ** یعنی فردا چنین باشد مومنان اورا فردا ببینند
بدین بصر ببینند اما احاطتے نباشد و دریافت او تمام نباشد چو احاطت در میان
نباشد ایمان حقیقی وا ان کلی مشکل باشد **قولہ وقال ابو الحسین النوری
علیہ الرحمۃ شاہد الحق القلوب فلم یر قلبا اشوق الیہ من
قلب محمد صلی اللہ علیہ وسلم فاکرمہ بالمعراج تعجیلا للرویۃ
والمکالمۃ** خداوند سبحانہ بجملہ دلہا مطلع شد و شاہد ایشان گشت ہیچ دے را مشتاق تر
از دل محمد صلی اللہ علیہ وسلم ندید از سبب این خواست محمد از دیگران تعجیل تر ببیند
محمد را صلی اللہ علیہ وسلم از ہستی او عروج کردہ تا مکالمت و رویت او از دیگران بیشتر
باشد و مکالمت با خدا اینست تو با خدا سخن گوئی و خدا انرا جواب گوید و گہے باشد
خدا سخن گوید تو جواب گوئی عظیم حالتے است تا کدام نیک بختے را برین رسانند ہم چنین
گویند خلیل صلوات اللہ علیہ گفت رب ارنی باز سوے ادب دید از ین التفات
کرد گفت کیف تحی الموتی او گفت اولم تومن ترا این مشاہدہ نشدہ است
گفت بلی شدہ است وے می خواہم مکرر تجلی شود دل ہر بارے از جہت آن

مضطرب و متعلق است تجلی مکرر تا از قلق و اضطراب اطمینان شود این ہم دلیل
بر آں شد کہ محمد از ہمہ مقدم است و تجلی او از ہمہ بیشتر **قوله سمعت الامام ابا بکر
محمد بن الحسین بن فورك رحمه الله عليه يقول سمعت
محمد المحجوب خادم ابی عثمان المغربی علیه الرحمة يقول قال
لی ابو عثمان المغربی یوما یا محمد لو قال لك احد این معبودك
ایش تقول قال قلت اقول حیث لم یزل قال فان قال فاین کان
فی الازل ایش تقول قال قلت حیث هو الآن یعنی انه لما کان و
لا مکان فهو الآن کما کان قال فارتضی منی ذلك ونزع قمیصه
واعطانيه** ابو عثمان مغربی قدس الله سره از خادم خود محمد محجوب پرسید اگر ترا
کسے گوید معبود تو کجاست تو چہ گوئی گفت آنجا گویم کہ بود ہمیشگی است گفت اگر گوئی
از ازل پرسد گفت آنجنانکہ این ساعت است اشارت بدیں معنی آمد کہ بود
و باشد و ہست و چنانچہ بود و ہست و چنانچہ بود باشد او را نحوے نیست شیخ
خوش شد پیراہن خود کشید آں خادم خود را پوشاند **قوله سمعت الامام
ابو بکر بن فورك رضي الله عنه يقول سمعت ابا عثمان المغربی
رحمه الله علیه يقول كنت اعتقد شيئا من حديث الجهة
فلما قدمت بغداد زال ذلك من قلبی فكتبت الى اصحابنا بمكة
انی اسلمت جديدا** عجب در خیال او مگر صفت حدوثی مزاحم بود سے بہ بغداد
آمدم از صحبت صوفیان و عزیزاں از من زائل شد عجب خطرہ است این مگر آنکہ
تنوعات تجلیات را او حدوث گماں برد در بغداد آمد از مشائخ این تحقیق کرد کہ ایشاں
گفتند این تغیر و تحول نیست با حدوث نسبتے ندارد او چنیںہا نماید و نہ آنچناں باشد
او چنانچہ ہست بعد این فہم آں درویش از سر مسلمان شد **قوله سمعت**

اباعبدالرحمن محمد بن الحسین رح یقول سمعت اباعثمان المغربی رحمہ اللہ یقول وقد سئل عن الخلق فقال قوالب و اشباح تجری علیهم احکام القدرۃ از وجودات و رشواہد پرسیدہ شد گفت نیز ہستند وقالبے ہستند و ہر چہ خوش می آید در آں تصرف می کنند قولہ وقال الواسطی علیہ الرحمۃ لما کانت الارواح والاجساد قامتا باللہ وظهرتا بہ لا بذواتها کذلک قامت الخطرات والحرکات باللہ لا بذواتها اذ الحرکات والخطرات فروع الاجساد والارواح صرح بهذا الکلام ان اکساب العباد مخلوقۃ للہ تعالی وکما انہ لا خالق للجواهر الا اللہ فلذلک لا خالق للاعراض الا اللہ تعالی واسطی علیہ الرحمہ فرمودہ است سبحانہ چنانچہ قوالب وارواح را آفریدہ است حرکتے وفعلے کہ ازیں قوالب وشواہد ظاہر می شود آں نیز مخلوق خدا است خدا در قالب ایشاں می آفریند ایں خوش مشاہدہ است اگر کسے را دست دہد بسیارے از غیوب بر وکشف شود از گفتار واسطی علیہ الرحمہ ایں صریح معلوم چنانچہ بندہ مخلوق است افعال بندہ نیز مخلوق است قولہ سمعت الشیخ اباعبدالرحمن رحمہ اللہ یقول سمعت محمد بن عبداللہ یقول سمعت اباجعفر الصیدلانی رحمہ اللہ یقول سمعت اباسعید الخراز رحمہ اللہ یقول من ظن انہ ببذل الجهد یصل فهو متعن ومن ظن انہ بغیر الجهد یصل فهو متمن ابوسعید خراز قدس اللہ سرہ فرمود ہر کہ ایں گمان برد کہ صرف طاقت خویش میکنم بدیں رسم او رنج بین است بمقصود رسیدنی نیست و آنکہ ایں او گمان برد کہ بغیر جهد برسد او مرد تمنی است ہرگز بداں آرزو نرسد حاصل الکلام ایں باشد صرف طاقت خود در کار خدا کند بدیں

یقین کہ خداوند سبحانہ در مظہر من آں افعال می افزاید کہ رضاء اوست امید وار باشم
قوله وقال الواسطی ؒ اقسام قسمت ونعوت اجریت کیف تستجلب بالحرکات اوتنال بالسعایات واسطی علیہ الرحمۃ والغفران میگوید نصیبہا قسمت شدہ است وصفت خیری وشری بر کسے راندہ اند کہ آں می رود ومعنی دیگر نہ آنکہ او میکند بلکہ خدا میکند با آنکہ اجریت وقسمت میگوید چوا ہمچنین بودہ باشد کارے دیگر کسند صفتے وفعلے کہ زاید از وزاید اکنوں بسعایت توچہ غرض حاصل شود
قوله وسئل الواسطی علیہ الرحمۃ عن الکفر باللہ اوللہ فقال الکفر والایمان الدنیا والاخرۃ من اللہ والی اللہ وباللہ وللہ من اللہ ابتداءً وللہ وانتہاءً والی اللہ مرجعاً وانتہاءً وباللہ بقاءً وفناءً وللہ ملکاً وخلقاً
ازواسطی رحمہ اللہ پرسید ند کفر باللہ چہ باشد وگفت کفر من اللہ والی اللہ وباللہ وللہ وکفر باللہ چیست کہ سبب کفر اوست وکفر باللہ یعنی وجود کفر بدوست وکفر من اللہ ایں بود کہ از وآمدہ است ومخلوق اوست وکفر للہ این است کہ مالک کفر وخالق کفر اوست وکفر الی اللہ کہ بازگشت کفر سوے اوست ازیں بیان این معلوم شود کہ کفر ہم از دست وبا ایں ہم سوز وظلم نباشد ایں سخن در رسالہ استقامت مرتب گفتہ ام **قوله** وقال الجنید سئل بعض العلماء عن التوحید فقال ھو الیقین فقال السائل بین لی ما ھو فقال ھو معرفتك ان حرکات الخلق وسکونھم فعل اللہ تعالی وحدہ لاشریك لہ واذا فعلت ذلك فقد وحدتہ بعضے علما از توحید پرسیدہ شدند وجنید علیہ الرحمہ ایں عنایت از نفس خویش میکند آں عالم گفت توحید ہمیں یقین است اورا گفتند ایں را شرحے وبیانے کن گفت چوں یقین کنی کہ حرکات وسکنات خلق فعل خدا است فعل خلق نیست یقین کردہ باشی یعنی ہمہ کارہا بخدا حوالہ کن بریں قرار

کن مثیں آنکہ توحد باشی قوله وسمعت محمد بن الحسین رح یقول سمعت
عبد الواحد بن علی رحمه الله یقول سمعت القاسم بن القاسم علیه الرحمة
یقول سمعت محمد بن موسی الواسطی علیه الرحمة یقول
سمعت محمد بن الحسین الجوهری یقول سمعت اباحاتم
السجستانی رح یقول سمعت ذا النون المصری قدس الله روحه
یقول وقد جاءه رجل فقال ادع الله لی فقال ان کنت قد أیدت
فی الازل فی علم الغیب بصدق التوحید فکم من دعوة مجابة
سبقت لك والا فانّ النداء لا ینقذ الغرقی مردے از ذوالنون
قدس الله سرہ العزیز التماس کرد براے مرادعاے کن ذوالنون گفت اگر اینچنین
است تو در علم غیب درازل مویّدی بصدق توحید چند خواست و دعاے
مستجاب باشد بنام تو وآں از تو سابق است یعنی ظہور تو در جہاں نبود وآں دعا بنام
تو مستجاب بود واگر اینچنین نیست براے تو سابق نرفتست آنکہ او غرق میشود فریاد
کردن از غرق شدن او باز نخواہد داشت حاصل حکایت ایں آمد کہ کارہا درازل
سابق اضطراب وتردد از جہل است قوله وقال الواسطی رحمه الله
علیه ادعی فرعون الربوبیة علی الکشف وادعت المعتزلة علی الستر
یقول ما شئت فعلت واسطی علیه الرحمہ میگوید فرعون لعنہ اللہ دعوی بیت بو
کرد آشکارا انا ربکم الاعلی ومعتزلہ ہم دعوی ربوبیت کردند ولے پوشیدہ
معتزلی میگوید ہرچہ مرا خوش آید کنم وایں محض دعوی الوہیت است قوله
وقال ابو الحسن النوری رح التوحید کل خاطر یشیر الی الله تعالی
بعد ان لا یزاحمه خواطر التشبیه توحید چیست ہر خاطرے کہ بلا الٰہ الا
اللہ انتقامت اید بشرط آنکہ تشبیہے درمیان نباشد قوله اخبرنا الشیخ

ابو عبد الرحمن رحمہ اللہ قال سمعت عبد الواحد بن
ابی بکر رحمہ اللہ یقول سمعت هلال بن احمد علیہ الرحمۃ
یقول سئل ابو علی الرود باری رح عن التوحید فقال التوحید
استقامۃ القلب باثبات مفارقۃ التعطیل وانکار التشبیہ
والتوحید فی کلمۃ واحدۃ کل ما صورہ الاوهام والافکار فاللہ
تعالی بخلافہ لقولہ تعالی لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ رود باری
را رحمۃ اللہ علیہ از توحید پرسیدند گفت استقامت قلب بریکے باشد واز تعطیل
وتشبیہ مجتنب از تعطیل وتشبیہ یعنی نفی صفات ازو نکند واو را بچیزے مانند نگرداند
و توحید مرجع او بیک چیز باز میگردد و ہرچہ ترا پیش آید و ہرچہ تو بینی و بدانی کہ او خلاف
انیست و غیر اوست قولہ وقال ابو القاسم النصر آبادی رح الجنۃ باقیۃ
بابقائہ وذکرہ لک ورحمتہ ومحبتہ لک باق ببقائہ فشتان
بین ما هو باق ببقائہ وبین ما هو باق بابقائہ وهذا الذی قالہ
الشیخ ابو القاسم النصر آبادی هو غایۃ التحقیق فان اهل
التحقیق قالوا صفات ذات القدیم سبحانہ باقیات ببقائہ تعالی
فنبّہ علی هذہ المسئلۃ وبیّن ان الباقی باق ببقائہ خلاف ما قالہ المسئلۃ
مخالفوا اهل الحق وهم المعتزلہ بہشت موجودے وممکنے است وممکن چیست
ما استوی طرفاہ باشد پس بہشت مستوی الطرفین است ولکن اللہ سبحانہ
بارادت خویش باقی میدارد و فنا بر روا نمی دارد و نمی خواہد کہ فانی شود پس بہشت
باقی بابقاء وی است و ذکرے کہ مر ترا است و محبتے و رحمتے کہ مر ترا ست آں بقائے
است ببقاء او بسیار فرق است میان کسے کہ باقی ببقاء اوست و میان کسے کہ باقی بابقاء اوست
• پس آں مر متصف بصفات او و صفات او باقی پس آں ہم باقی باقی ببقاء صفت او و معتزلہ علیہم

مایستحقه میگویند بنده باقی بقا را ونیست باقی بفعل خود است تا آنکه قائل با حترام
آجال شدند نفی قول ایشان کرد قوله اخبرنا الشیخ ابو عبد الرحمن
رحمة الله علیه قال سمعت النصرآبادی علیه الرحمة یقول
انت متردد بین صفات الفعل وبین صفات الذات فکلاهما
صفته علی الحقیقة فاذا هیمک فی مقام التفرقة قرنک بصفات
فعله واذا بلغک مقام الجمع قرنک بصفات ذاته وابو القاسم
النصرابادی علیه الرحمة والغفران شیخ وقته تو مترددی میان
صفات ذات ومیان صفات فعل صفات ذات حیوة و قدرت وعلم وکلام وسمع
وبصر وصفات فعل احیا واماتت ورزق وخلق تو میان دو صفت مترددی وهر دو
در حال یکی اند صوفی را این صفت است اگر تفرقه افتد در صفات فعل افتد
واگر جمع افتد در صفات ذات افتد در هر دو صفت هم بدو متعلق است از
خدا چیزے بخواهد در تعبد وطلب نجات تو خواسته باشی از این خواسته
باشد از این خواسته در تفرقه افتد وجمع شدن بدو وخود را بدو وگذاشتن این
جمع باشد قوله سمعت الاستاذ الامام ابا اسحق الاسفراینی
رحمة الله علیه یقول لما قدمت من بغداد کنت ادرس
فی جامع نیسابور مسئلة الروح واشرح القول فی انها مخلوقة
وکان ابو القاسم النصرابادی رحمه الله قاعدا متباعدا عنا
یصغی الی کلامی فاجتاز بنا یوما بعد ذلک الیوم بایام قلائل
فقال لمحمد الفراء اشهد انی اسلمت علی ید هذا الرجل
واشار الی ابو اسحق اسفراینی رحمه الله علیه میگوید در مسجد جامع نیشابور درس میکردم
در مسئله روح سخن میگفتم که مخلوق است وابو القاسم نصرآبادی رحمه الله از ما دور

نشستہ گوش نہادہ سخن می شنید پس آں بعد چند روزے بما گذشت و محمد فرآء علیہ الرحمہ
را گفت گواہ شو کہ من بدست آں مرد مسلمان شدم و اشارت بسوے من کرد
مگر در خاطر او آں بود کہ روح غیر مخلوق است غرض آں دارد در معتقدات یکے
مسئلہ روح است کہ او مخلوق است بعضے را غلط افتادہ است کہ مخلوق نیست
وصحیح اینست کہ مخلوق است **قولہ** سمعت محمد بن الحسین رحمہ الخبر
قال الله يقول سمعت محمد بن عبد الواحد بن بكر رحمه الله
عليه يقول حدثني احمد بن على البردعى رحمه الله قال حدثنا
طاهر بن اسمعيل الرازى رحمه الله قال قيل ليحيى بن معاذ الرازى
رحمه الله اخبرنى عن الله فقال اله واحد فقيل له كيف هو
فقال ملك قادر فقيل اين هو قال لبالمرصاد فقال السائل لم
اسالك عن هذا فقال ما كان غير هذا كان صفة المخلوقين
فاما صفته فما اخبرتك عنه از یحیی معاذ رازی قدس الله سرہ العزیز
پرسیدند از خدا خبر دہ گفت آفریدگارے یکے است گفتند صفت او چیست گفت
صفت کیفیت او ہمین است پادشاہے بر ہمہ چیزے قادر گفتند کجاست
گفت او بمرصاد باشد یعنی ہر چہ تصور کنی و تعقل کنی او از ان
بالاتر است او از آں پاکتر است وصاف تر است سائل گفت من از یں

۱؎ در رسالہ قشیریہ قلمی و مطبوعہ ایں عبارت زیادہ است کہ در شرح غالباً از سہو کاتب شامل نیست
"سمعت محمد بن الحسین السلمی یقول سمعت ابا حسین الفارسی یقول سمعت ابراهیم بن فاتك
یقول سمعت الجنید یقول متی یتصل من لا شبیه له ولا نظیر له بمن له شبیه ونظیر
هیهات هذا ظن عجیب الا بما لطف اللطیف من حیث لا درك ولا وهم ولا احاطة الا اشارة
الیقین وتحقیق الایمان"

نمی پرسم گفت ہر صفتے کہ جز این است صفت مخلوقات است قوله اخبرنا محمد بن الحسین رحمه الله قال سمعت ابا بكر الرازی رح يقول سمعت ابا علی الرود باری رحمه الله يقول كل ما توهم متوهم بالجهل انه كذلك فالعقل يدل انه بخلافه ابو علی رودباری رحمۃ اللہ علیہ فرمودہ است ہر وہم برندہ وگمان برندہ بسبب جہلے کہ با وے است گمان برد او تعالی برین وہم و برین تصور ہست خدا تعالی خلاف آنست یعنی غیر آنست وعقل حکم کند کہ غیر آنست اینجا مشکلے است بسیار الہیات باشد کہ عقل را آنجا حکمے نیست پس فالعقل یدل علی خلافه چونہ درست آید متشابہات ہم ازین متشابہ است کہ در عقل وفہم در نمی آید وہر کہ کشف وتجلی دارد او داند کہ اینجا چہ سر است قوله وسأل ابن شاهين الجنيد رحمهما الله عن معنى مع فقال مع على معنيين مع الانبياء بالنصرة والكلاءة قال الله تعالى اِنَّنِيْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى ومع العامة بالعلم والاحاطة قال الله تعالى مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ فقال ابن شاهين مثلك يصلح دالا للامة على الله ابن شاہین علیہ الرحمہ از جنید رح پرسید از معنی مع کہ در کتاب اللہ آمدہ جائے گفتہ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ جائے گفتہ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ این معیت چہ معنی دارد جنید علیہ الرحمہ گفت باعتبار مختلف است چو گوئی مع الانبیاء یعنی بالنصرة والكلاءة ایشان را ناصر است وحافظ است اِنَّنِيْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى موسی وهارون علیهما السلام گفتہ بودند کہ فرعون چنین وچنیں کسے است ما چونہ رویم بر وگفت اِنَّنِيْ مَعَكُمْ این معیت بمعنی نصرت وحفظ است ومع العامة با جملہ وجودات بعلم واحاطہ است یعنی ہمہ معلوم او اند ومحاط او اند او بہمہ محیط است قال اللہ

تعالی مَا یَکُوْنُ مِنْ نَجْوٰی ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ رابع بذات نیست ہیچ جمعے نیست کہ او تعالی آن جمع نیست یعنی محیط ہمہ است و عالم ہمہ است و مبقی ہمہ است، ابن شاہین رحمہ اللہ گفت جنید رحمہ اللہ علیہ را گفت تو شاید کہ رہ نمائے امت محمد علیہ السلام باشی با تو سخنے گویم علما بسیار در مسئلہ معیت خلافے و اختلافے کردہ اند از من یک سخنے جامع و شامل یاد دار کہ جملہ خلافات و اختلافات بیک قف پریدہ است معیت باری تعالی با اشیا اعتباری و معنوی است یا حسی اگر حسی گوئی باجماع ادیان و عقل خلاف گفتہ باشی و اگر اعتباری و معنوی گوئی خود جز این نیست ہمین است فعلی ہذا الاعتبار خواہ معیت بذات گو خواہ بصفات اما لطیفہ ہست اینجا ہر کہ بذات میگوید شوق و ذوق او غالب تر است و احتمال اباحتے والحادے ہم دارد درویشی درویشانست و اگر بعلم و قدرت گوئی ازین ہر دو بدور باشی **قوله** وسئل ذوالنون المصری علیہ الرحمة والغفران عن قوله تعالی اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی فقال اثبت ذاته ونفی مکانه فهو موجود بذاته والاشیاء موجودة بحکمه کما شاء ذوالنون مصری علیہ الرحمہ را از معنی اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی پرسیدند گفت ذات خویش را اثبات کرد و نفی مکان کرد زیرا چہ رحمان گفت صفت رحمانیت مستوی بر عرش است و او تعالی ورای آنست پس اوثبوت ذات کرد و نفی مکان کرد **قوله** فهو موجود بذاته او خود بخود موجود و صفت رحمت او بر اشیا محیط زیرا چہ عرش محیط اشیا و اللہ تعالی محیط عرش پس اثبات ذات آمد کہ او مدبر است و او محیط محیط است **قوله** وسئل الشبلی رحمة اللہ علیہ عن قوله اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی فقال الرحمن لم یزل والعرش محدث والعرش بالرحمن استوی شبلی اَلرَّحْمٰن

پرسیدند از معنی اَلرَّحمٰنُ عَلَى الْعَرشِ اسْتَوٰى حاصل سخن شبلی اینست
او تعالی لم یزل و لا یزال است بر صفتے کہ بود و ہست باشد استوار او برعرش
تغیرے و تحولے در ذات او بدیں نشدہ یعنی کہ او مستوی نبود شد ایں صفت
درو نیست چو او محیط بمحدثات شد و قوام محدثات بدو کش پس ایں سخن شبلی
آید والعرش بالرحمٰن استوی

قوله وسئل جعفر بن نصیر رحمه الله عن قوله اَلرَّحْمٰنُ عَلَى
الْعَرْشِ اسْتَوٰى فقال استوى علمه بكل شئ فليس شئ اقرب
اليه من شئ جعفر بن نصیر علیہ الرحمۃ والغفران گفت کہ علم او بہمہ اشیا مستوی
است پس ہیچ چیزے قریب تر بدو از شئے دیگر نیست **قوله** وقال جعفر
الصادق رضى الله عنه من زعم ان الله تعالى من شئ او فى
شئ او على شئ فقد اشرك اذ لو كان على شئ لكان محمولا ولو
كان فى شئ لكان محصورا ولو كان من شئ لكان محدثا ہر کہ گمان برد
کہ خدا از چیزے است یا در چیزے یا بر چیزے او بخدا شرک آورد زیرا چہ اگر گوی
بر شئے پس آں شئے حامل باشد و ایں محمول باشد و حامل قدیم باید پس
شرکے در ستے کہ ثابت شود اگر گوئی در چیزے است پس ایں چیز محیط باشد
و آں محاط و آں ظرف نباشد و او مظروف پس ہماں آید کہ گفتم و اگر گوئی از چیزے
است فعلی ہذا محدثے باشد کہ اورا ابتداے و انتہاے لازم آید **قوله** وقال
جعفر الصادق رضى الله عنه فى قوله ثُمَّ دَنٰى فَتَدَلّٰى من
توهم انه دنا بنفسه جعل ثم مسافة انما التدلى
انه كلما قرب منه بعد عن انواع المعارف اذ لا دنو ولا بعد درین
آیۃ قولہ ثم دنی فتدلی جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرمودہ است ہر کہ گمان برد

کہ او قریب بنفسِ خویش بحق باشد یا حق بذات خویش قریب بدو شد پس
در مقام دنو و تدلیّ اثبات مسافتے کردہ باشد تدلیّ کہ ہرگاہ قریب بدو شد
از انواع معارف دور افتاد زیراچہ او قریب نہ آں قربے کہ تو با خویش راست
میگیری و تو قریب دانی نہ آنکہ از ہمہ معارف دور افتی زیراچہ در حضرت تعالی
دنوے و بعدے نیست زیراچہ آں دنو و بعد از امور اضافی است و التوحید
قطع الاضافات پس اگر دنو و قریب با خویش راست گرفتہ مراد داری از ہمہ
معارف دور افتی **قوله** قال رضی اللہ عنه ورائیت بخط الاستاذ
ابی علی رح انہ قیل لصوفی این اللہ فقال اسحقك اللہ تطلب مع
العین این شیخ ابو القاسم قشیری رح میفرماید بخط استاذ ابی علی دقاق نبشتہ دیدم
گفتہ شد مر صوفی را این اللہ گفت ہلاک گرداند خداے تعالی ترا تو با مشاہدہ
معائنہ می طلبی و در شدت ظہور و تواز نہایت غیبت سوال کنی نہ آنکہ مستحق آں شوی
کہ ترا گویند اسحقك اللہ **قوله** اخبرنا الشیخ ابو عبد الرحمن
السلمیّ رحمه اللہ قال سمعت ابا العبّاس بن الخشاب البغدادی
رحمه اللہ یقول سمعت ابا القاسم بن موسی رحمه اللہ
یقول سمعت محمد بن احمد رحمه اللہ یقول سمعت الانصاری
یقول سمعت الخراز یقول حقیقة القرب فقد حس الاشیاء
من القلب وهدوّ الضمیر الی اللہ تعالی ابو سعید خراز رحمہ اللہ
گفت حقیقت قرب عبارت ازین است کہ نفقدان وجود ات حیات شود بدانچہ
شود عقلاً وہماً وحساً شہود آنہ آئینہ ہمہ روند او ماند تعالی قرب عبارت ازین مقرر
اوست قریب بدو اوست کہ نزدیک او نفقدان ہمہ اشیا شدہ است
ہو آئینہ ہمو ماندہ است این اطلاع این عرفان عبارت از قرب است و تعبیر

قرب نگفته ام الاطلاع علی سرائره مع کل شیء لا بمقارنته وغیر کل شیء لا بمزائلته **قوله** سمعت محمد بن الحسين رحمه الله يقول سمعت عمر بن على الحافظ يقول سمعت ابا معاذ القزويني رحمه الله يقول سمعت علی الدلال رحمه الله يقول سمعت ابا عبد الله بن فهرمان رحمه الله يقول سمعت ابراهيم الخواص رحمه يقول انتهيت الى رجل وقد صرعه الشيطان فجعلت اوذن فی اذنه فنادانی الشيطان فی جوفه دعنی اقتله فانه يقول القران مخلوق ابراهيم خواص رحمة الله علیه میگوید نزدیک مردے رسیدم می بینم او بیهوش افتاده است او را شیطان بیهوشانه کرده است در گوش او بانگ نماز گفتن گرفتم شیطان از شکم او با من گفت بگذار تا این را بکشم زیرا چه این قرآن را مخلوق میگوید بدبختی شیطان را نظاره شومی خواند که او تنبیه کند که قرآن غیر مخلوق است میخواهد که تا او بهمیں عقیده بمیرد۔ **قوله** وقال ابن عطا رحمه الله ان الله لما خلق الاحرف جعلها سر اله فلما خلق آدم عليه السلام بث فيه ذلك السر ولم يبث ذلك السر فی احد من ملائكة فجرت الاحرف على لسان آدم عليه السلام بفنون الجريان وفنون اللغات فجعلها الله تعالى صوراً لها فصرح القول ابن عطا رحمه الله بان الحروف مخلوقة ابن عطا رحمه الله گفت الله تعالی حروف را آفرید و سر خویش را در ان حروف نهاد یعنی سر خفایا و کمین سرے را که خواست بیان بحروف کرد و این حروف بتمام آدم را علیه السلام تعلیم کرد تا آنکه آدم علیه السلام بانواع لغت تکلم کرده است مقصود این سخن این آورد که ابن عطا رحمة الله علیه صریح کرده که این حروف مخلوق است **قوله** وقال

سهل بن عبد الله رحمه الله ان الحروف لسان فعل
لا لسان ذات لانها فعل في مفعول وهذا ايضا صريح
بان الحروف مخلوقة سہل بن عبد اللہ رحمہ اللہ گفت حروف ترجمان فعل است
نہ ترجمان ذات یعنی ذات او بدیں حرف سخن نگفت ایں حروف آفرید آں
علمے کہ در نفس او ست علم نفسی را در لباس ایں حروف در پردۂ ایں حروف
گفت و آنکہ گویند او تعالی متکلم بکلام واحد است ہمبدیں معنی باز گردد در نفس او
تعالی در ذات او سبحانہ علمے بود کہ آں علم نہ نہی دارد نہ صیغہ امر دارد و نہ انشا و نہ
جز خواست آں علم را اظہار کند مثلاً صیغہ امر آفرید دراں علمے کہ در ذات
او بیان کرد کذلک باقیات الصالحات ایں سخن را بسیار با خود تکرار کن و
بداں متکلم بکلام واحد چہ باشد متکلماں و دیگراں چیزے چیزے بیان کردہ اند
قوله وقال الجنيد في جوابات مسائل الشاميين التوكل
عمل القلب والتوحيد قول القلب وهذا اقوال اهل
الاصول ان الكلام هو المعنى الذى قام بالقلب من معنى الامر
والنهي والخبر والاستخبار مگر شامیاں سوالہا از جنید علیہ الرحمہ کردہ
واو جوابہا فرمودہ یکے ازاں اینست جنید رح در جواب شامیان گفتہ است
توکل عمل قلب است یعنی دل بریں قرار گیرد اتکال بریں کند ہرچہ شود او
کند تعالی و قائل از دیاد و نقصان نباشد در جملہ چیز در رزق و در اجل
و در محنت و مصیبت ہرچہ شود ازو شود دافع و جاذب و جالب جز او نیست
و توحید قول دل است دل مبیند یشد جز یکے را بالوہیت اثبات نکند
اینجا مشکل شود میان آن قول و میان آن عمل چہ تفرقہ است مگر ایں تفرقہ
گویند توحید یکے کردن یکے دانستن است این بیان نسبت بقول می نہ

و دل را براں داشتن و براں قرار دادن این عمل دل است گفتم فرقے
بار یکے دارند و الاّ اینہا چنداں تفرقہ نیست و در توحید یکے گفتن است و در
توکّل دل را بر قدرت او و برخواست او داشتن است بریں تفرقہ میشود
و اگر در بحث استقصا میکنی آں یکے میشود و این سخن اہل اصول است آنکہ در
علم کلام سخنے گویند و معرفت حق بعلم بیانے کنند شیخ قدس اللہ روحہ
گوئی عذرے خواست کہ سخن صوفیان نیست سخن متکلّمان است آنکہ گفت توحید
نسبت بقول دارد آں قول ہم قائم بدل است تفرقہ مشکل باشد **قوله** و
قال الجنيد رحمه الله في مسائل الشاميين تفرد الحق
بعلم الغيوب فعلم ما كان وما يكون وما لا يكون ان
لو كان كيف كان يكون و این سخن ہم ازاں جوابات شامیان است
حق تعالی بعلم غیب متفرد است یعنی جز او کسے نیست عالم باشد ہرچہ ہست
و شود او داند ہرچہ قابل نیست کہ شود او داند ہرچہ پیش از موجودات بود
او داند و پس وجودات چہ شود او داند و ہرچہ امروز در میان موجودات
میشود او می داند و آنکہ کسے را از کان یکون علمے شود آں علم بذات نیست ان
بتعلم اللہ است **قوله** وقال الحسين بن منصور الحلاج من عرف الحقيقة
في التوحيد سقط عنه لم وكيف ہر کہ توحید را بحقہ شناخت لم وکیف
از سینہ او برود چرا چنین کرد و این چونہ شد ایں از وے نزاید **قوله** اخبرنا
محمد بن الحسين رحمه الله قال سمعت منصور بن عبد الله
رحمه الله يقول سمعت جعفر بن محمد رحمه الله يقول قال
الجنيد قدس الله روحه اشرف المجالس واعلاها الجلوس
مع الفكرة في ميدان التوحيد جنید علیہ الرحمۃ گفت بہترین کارہا و شریفترین

نشستہا آنست کہ بفکرت توحید نشینی و ہرچند اندیشہ شود سیر را نہایتے نباشد
قوله وقال ابو الواسطی رحمة الله علیه ما احدث الله شیئا اکرم من الروح صرح بان الروح مخلوقة واسطی علیه الرحمة گفتہ است ہیچ چیزے خدائے تعالی شریف تر و مکرم تر از روح خلقت نکردہ است این سخن صریح ہست از واسطی کہ روح مخلوق است **قوله** وقال الاستاذ الامام زین الاسلام ابو القاسم رحمه الله دلت هذه الحکایات علی ان عقائد مشائخ الصوفیة یوافق اقاویل اهل الحق فی مسائل الاصول وقد اقتصرنا علی هذه المقدار خشیة خروجنا عما آثرناه من الایجاز والاختصار استاذ ابو القاسم علیه الرحمة میگوید این حکایتہا کہ گفتم از ان مشائخ دلیل برین میکند کہ عقاید ایشان موافق قول صحابہ و مرتضی و مصطفی است رضوان الله علیهم و معتقد مصطفی و مرتضی بود علیهما السلام و بسیار ہیچ تفاوتے نیست میان ایشان اما این مقدار تفاوت است کہ اہل ظواہر بر ظاہر رفتہ اند و ایشان ہم بر ظاہر و بر باطن مطلع اند۔

فصل

قوله قال الاستاذ الامام وهذه فصول یشتمل علی بیان عقایدهم فی مسائل التوحید ذکرناها علی وجه الترتیب قال شیوخ هذه الطریقة ما یدل علیه متفرقات کلامهم ومجموعاتها ومصنفاتهم فی التوحید ان الحق سبحانه قاهم فاطر موجود قدیم واحد حکیم جواد حلیم قادر رحیم مرید

سمیع مجید رفیع متکلم بصیر متکبر قدیر حی احد باق صمد وانه عالم بعلم قادر بقدرة مرید بارادة سمیع بسمع بصیر ببصر متکلم بکلام حی بحیوة باق ببقاء وله یدان هما صفتان یخلق بهما من یشاء علی التخصیص وله الوجه الجمیل وصفات ذاته مختصة بذاته لا یقال هی هو ولا هی اغیار له بل هی صفات له ازلیة ونعوت سرمدیة وانه احدی الذات لیس یشبه شیئا من المصنوعات ولا یشبهه شی من المخلوقات لیس بجسم ولا جوهر ولا صفاته اعراض ولا متصور فی الاوهام ولا یتقدر فی العقول ولا له جهة ولا مکان ولا یجری علیه وقت وزمان ولا یجوز فی وصفه زیادة ولا نقصان ولا تخصه هیئة وقد ولا یقطعه نهایة وحد ولا یحله حادث ولا یحمله علی الفعل باعث ولا یجوز علیه لون ولا کون ولا ینصره مدد ولا عون ولا یخرج عن قدرته مقدور ولا ینفک عن حکمه مفطور ولا یعزب عن علمه معلوم ولا هو علی فعله کیف یصنع وما یصنع ملوم لا یقال له این ولا حیث ولا کیف ولا یستفتح له وجود فیقال متی کان ولا ینتهی انتاء فیقال استوفی الاجل والزمان ولا یقال لم فعل ما فعل اذ لا علة لافعاله ولا یقال ما هو اذ لا جنس له فیتمیز بامارا عن اشکاله یری لا عن مقابلة وبعلامات ویری لا علی مقابلة ویصنع لا بمباشرة ومزاولة له الاسماء الحسنی والصفات العلی یفعل ما یرید ویذل بحکمه العبید لا یجری فی سلطانه الا ما یشاء ولا یحصل فی ملکه غیر ما سبق به القضاء ما علم انه

له بقاء

بامارة

ویری غیره لا علی مقابلة

یکون من الحادثات اراد ان یکون وما علم انہ لا یکون مما جاز ان یکون اراد ان لا یکون خالق اکساب العباد خیرھا وشرھا ومبدع معانی العالمین من الاعیان والاثار قلیلھا وکثیرھا ومرسل الرسل الی الامم من غیر وجوب علیہ ومتعبد الانام علی لسان الانبیاء علیھم السلام بما لا سبیل لاحد الیہ باللوم والاعتراض علیہ ومؤید نبینا صلی اللہ علیہ وسلم بالمعجزات الظاھرۃ والایات الزاھرۃ بما ازاح بہ العلل واوضح بہ الیقین والنکر وحافظ بیضۃ الاسلام بعد وفاتہ صلی اللہ علیہ وسلم بخلفائہ ثم حارث الحق وناصرہ بما یوضحہ من حجج الدین علی السنۃ اولیائہ عصم الامۃ الحنیفیۃ عن الاجتماع علی الضلالۃ وحسم مادۃ الباطل بما نصب من الدلالت وانجز ما وعد من نصرۃ الدین لقولہ تعالی لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ فھذہ فصول نشیر الی اصول المشائخ علی وجہ الایجاز وباللہ التوفیق شیخ قدس اللہ روحہ آنچہ معتقد دین بود بتمام بیان فرمود مرد مومن خصوص متعلم ایں قدر فریضہ دین او ست شاید ہر کسے داند و بدین شناسد اگر ہر یکے را ترجمہ میکنیم سخن زیادہ میشود اگر کسے را مشکل میشود از متعلمے پرسد از آنہا مشکل نیست کہ محتاج بیان است

باب

قولہ باب فی ذکر مشائخ ھذہ الطریقۃ وما یدل من سیرتہم واقوالہم

علی تعظیم الشریعۃ

اعلموا رحمکم اللہ ان المسلمین بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یتسم افاضلہم فی عصرہم بتسمیۃ علم سوی صحبۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ لا افضلیۃ فوقہا فقیل لہم الصحابۃ فلما ادرک اہل العصر الثانی سمی من صحب الصحابۃ التابعین وذلک اشرف سمۃ ثم قیل لمن بعدہم اتباع التابعین ثم اختلف الناس وتباینت المراتب فقیل لخواص الناس ممن لہم شدۃ عنایۃ بامر الدین الزہاد والعباد ثم ظہرت البدع وحصل التداعی بین الفرق وکل فریق ادعوا ان فیہم زہادا فانفرد خواص السنۃ المراعون انفاسہم مع اللہ الحافظون قلوبہم من طوارق الغفلۃ باسم التصوف واشتہر ہذا الاسم لہولاء الاکابر قبل المائتین من الہجرۃ ونحن نذکر فی ہذا الباب اسامی جماعۃ من شیوخ ہذہ الطائفۃ من الطبقۃ الاولی الی وقت المتاخرین منہم ونذکر جملا من سیرہم واقاویلہم بما فیہ تنبیہ علی اصولہم وادابہم ان شاء اللہ تعالی

(حاشیہ: صحابۃ)

شیخ قدس اللہ سرہ نخست ذکرا قوا مے کرد کہ ایشان اعلام دین اند و ہداۃ و دعاۃ اہل اسلام اند اوّل صحابہ اند رضوان اللہ علیہم اجمعین ایشان بودہ اند آنچہ بودہ اند ہیچ شرف ایشان شارف تر و ہیچ فضل ایشان فاضل تر از صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبود ہر آئنہ با شرف نسبت ایشان را خواندند گفتند صحابہ صحابی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و آنکہ رسول اللہ را ندید صحابہ را یافت اورا تابعین نام کردند و آنکہ از ایشان پستر شد بیک مرتبہ ایشان را تبع تابعین نام کردند پس ایشان مردم صلحا را زہاد و عبّاد نامیدند بعد آں جہالات و بدع و اہویہ سر بر کرد

ہماں شد فیفشوا الکذب ہر قومے برائے خویش معتقدے ومذہبے ودینے
اختیار کردند وآنرا گزیدہ تر شناختند دریں چنین ایام ہر طرفے فتن وآفات وبدع
وجہالات بہم برکردہ است مردمے بمبالغت و بقدر وسع وطاقت خود در کار
دین بذل مجہود کردند وآنچہ استقصاء آن بود بداں رسانیدند اہتمام دریں کردند
البتہ نفس ایشان جز اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم در جزوی وکلی نباشد
وبواطن ایشان جز بحق مستغرق نبود البتہ نخواستند کہ طرفۃ العین دل ایشان
طرفے متعلق شود جز طرف حق وخطرہ در دل ایشان درآید جز خطرۂ خدا از جملہ اکساب
واجہان منقطع ومنفرد ی گشتند وتمام خود را بدیں دادند ایشاں را صوفی نامیدند
ازآنچہ از ہمہ صافتر وپاکتر آمدہ اند وایں از خود نکردند وخود باختیار خویش چیزے پیش
نگرفتند سرور ایشاں مرتضی است کہ از دیار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ملازم تر ونزدیک تر کسے نبود وبر سیر ظاہری وباطنی جز او کسے مطلع نبود تا آنکہ برائے
ایں سند را شجرہ وعنعنہ اثبات کردند یعنی ما از خود پیش نگرفتہ ایم آنکہ او اخص
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بود از و گرفتہ ایم از و اشارات وعبادات بخبر
صحیح بدیشاں رسید وصول راہ وشہود را امرے امکانی دیدند ومسلک وطریق را
ہم از وے یافتند آں کار کردند کہ کرد ہمانچاکہ مرتضی کرم اللہ وجہہ بود ہم بدانجا رسیدند
جنید رحمہ اللہ گفتہ است کہ علی کرم اللہ وجہہ فرمودہ است لو کشف الغطاء ما
ازددت یقیناً اگر ایں سخن از و نبودے ما بچہ اقتدا می کردیم وما را چہ دستگیر
بودے وہم گفت لم اعبد رباً لم ارہ وہم گفت اطفی المصباح فقد
طلع الصباح چو ایشاں بدیں دولتے ممکنی قریب الحصول یقین کردند ویقین
دانستند آں کار کردند کہ مرتضی علیہ السلام کردہ بود وہمہ آنجا رسیدند کہ مرتضی
علیہ السلام رسیدہ بود شیخ قدس اللہ روحہ نخست سروراں ایں قوم را ذکر

کردکہ از ایشاں احوال ومقامات صورت اثبات یافتہ است

بو اسحٰق ابراہیم ادہم

قوله فمنهم ابو اسحٰق ابراهيم بن ادهم بن منصور من كورة بلخ وكان من ابناء الملوك رحمه الله فخرج يوما متصيدا واثار ثعلبا او ارنبا وهو فى طلبه فهتف به هاتف الهذا خلقت ام بهذا امرت ثم هتف به هاتف من قربوس سرجه والله ما لهذا خلقت ولا بهذا امرت فنزل عن دابته وعقد التوبة مع الله عزوجل وصادف راعيا لابيه فاخذ جبة الراعى من صوف فلبسها واعطاه فرسه وما معه من السلاح ثم انه دخل البادية ثم دخل مكة وصحب بها سفيان الثورى رحمه الله والفضيل بن عياض رحمه الله ودخل الشام ومات بها وكان ياكل من عمل يده مثل الحصاد وحفظ البساتين وغير ذلك وانه راى فى البادية رجلا علمه اسم الله الاعظم فدعا به بعده فراى الخضر عليه السلام فقال انما علمك اخى داؤد عليه السلام اسم الله الاعظم شیخ قدس اللہ روحہ نخست ذکر سلطان ابراہیم ادہم علیہ الرحمۃ کرد اگرچہ از وے مشائخ بسیاران مقدم اند زیرا چہ عظیم القدر وجلیل الشان است وآنچہ میان ایشان او را دست داد کسے را نداوہ است شیخ قدس اللہ روحہ او را از ابناء ملوک فرموداو خود پادشاہ بود از جد و پدر ایشان را از سلاطین سامانیہ گویند سلطان ابراہیم ادہم علیہ الرحمۃ تا ہفدہم جا پادشاہ و پادشاہ زادہ است شیخ رہ سبب توبہ او ہمیں قدر گفت کہ او در شکار بود دنبال شکارے کردہ تیر بار کردہ خواست بگذرد از آں شکارے بعضے روباہ گویند وبعضے ارنب گویند آواز شنید

و از ہمہ زین آواز خاست راست میگوید گوئندہ کہ برائے آن آفریدہ نہ و بدین
ماموریہ این سخن در دل شیخ رح اثرے تمامے داد تا آنکہ از اسپ فرود آمد و داد
آنچہ با خود داشت لباسے و سلاحے و ثیابے بود از ان پدر او این اسپ
و ہمہ اسباب بدو داد و جامہ گلیم او در بر کردہ بادیہ گرفت سالہا در بادیہ بود پس
آن در مکہ آمد و صحبت فضیل بن عیاض و سفیان رح ثوری علیہ الرحمۃ والغفران چند
گہ ماند مسلک و مقصد از ایشان تحقیق کرد تمام قصہ نمی نویسم شیخ رحمہ اللہ بعض
موجب توبہ او گفت این ہیوم تنبیہ است دو بار پیش ازین بود اگر نویسم دراز
می شود قولہ وکان یاکل وا و کسبے کردے ازان چیزے خوردے و بعضے اوقات
بعد سہ روز حالت مخمصہ گدای ہم کردے قولہ وانہ رای شخصے را در بادیہ دید
او تعلیم اسم اعظم کرد اسم اعظم عظیم سرے است ہر کرا بران اطلاع دہند
مجمع خیرات در خفیہ او گرد آوردہ باشند قولہ فدعا بہ بسوے خداوند تعالی
بدان اسم اعظم دعا کردے و خواندے یا خضر علیہ السلام ملاقات شد خضر علیہ السلام
این فرمود آنکہ او ترا اسم اعظم تعلیم کرد او داود پیغمبر صلوات اللہ علیہ بود ازانجا
این معلوم میشود ارواح را تعلیمے و تلقینے و ارشادے ہست اگرچہ کشف ارواح را صوفیان
اندک مرتبہ گفتہ اند اما مجمع خیرات و احوال اخراوی بغیر تمثیل و تاویل تحقیق میشود
بسیاران دست و پازدہ اند حتی بمعنوی آوردہ اند تحقیق را بتاویل نمودہ اند
و در کشف ارواح اگر تاویل است و اگر تمثیل است و اگر تحقیق است ہم بکشف
و عیان معلوم میشود قولہ ثم اخبرنی بذلک الشیخ ابو عبد الرحمن
السلمی رحمہ اللہ قال حدثنا محمد بن الحسین بن الخشاب
رحمہ اللہ تعالی اخبرنی ابو الحسن علی بن محمد البصری
قال حدثنی ابو سعید الخراز رح قال اخبرنی ابراھیم بن

بشار رح قال صحبت ابراھیم بن ادھم رح فقلت اخبرنی عن
بدو امرك فذکر ھذا وکان ابراھیم رح کبیر الشان فی باب
الورع یحکی عنه انه قال اطب مطعمك ولا علیك ان لا
تصلی باللیل والصوم بالنھار ابراھیم بشار گفتہ است کہ صحبت با ابراہیم
ادہم کردم واز آغاز کار او پرسیدم آں حکایتے کہ گفتہ شد ابراہیم علیہ الرحمۃ
ہم ازاں خبر داد و ابراہیم رحمہ اللہ در قسم ورع جلیل الشان عظیم القدر بود حکایت
کردند از وے کہ او گفت مطعم و ماکول خویش حلال کن و بر تو نیست کہ ہمہ شب
بیدار باشی و روز روزہ داری او از اہل ورع خبر دارد قوله وقیل کان
عامة دعائه اللھم انقلنی من ذل معصیتك الی عز طاعتك
وچنیں گویند عظیم ترین دعا نزدیک او ایں دعا گفتے قوله اللھم انقلنی
اے بار خدائے مرا از ذل معصیت خود ببر و بعز طاعت خود رساں قوله
وقیل لابراھیم بن ادھم رحمه الله ان اللحم قد غلا
فقال ارخصوه بالترك ای لا تشتروا ابراہیم ادہم رحمہ اللہ را گفتند
گوشت گراں شد گفت شما ارزاں کنید چوں ترک آوردید ارزاں شد قوله
اخبرنا محمد بن الحسین رح قال سمعت منصور بن عبد اللہ رح
قال سمعت محمد بن حامد رح یقول سمعت احمد بن
خضرویه رح یقول قال ابراھیم بن ادھم علیه الرحمة لرجل
فی الطواف اعلم انك لا تنال درجة الصالحین حتی تجوز
ست عقبات اوله تغلق باب النعمة وتفتح باب الشدة و
الثانی تغلق باب العزة وتفتح باب الذل والثالث تغلق باب
الراحة وتفتح باب الجھد والرابع تغلق باب النوم وتفتح

باب السّہر والخامس تتعلق باب الغنی وتغلق باب الفقر والسادس تتعلق باب الامل وتفتح باب الاستعداد للموت احمد خضرویہ رح میگوید ابراہیم ادہم رحمہ اللہ در وقت طواف شخصے را این پند داد آنکہ تو درجہ صالحان نرسی تا نگذری از چند عقبات عقبہ گویند آنکہ ترا از کار خدا پس اندازد و مانع راہ تو باشد اول اینست ہر نعمتے وآسائیے کہ بر تو باشد دراں ببندی و در سختی بکشائی و دوم عزتے کہ میان دل داری دراں عزت ببندی و در خواری نفس خویش بر خود بکشائی وآنکہ گویند لا یحل لامرء ان یذل نفسہ یعنی مرد عاقل را نشاید کہ نفس خود را بمعصیت خدا خوار کند و سوم در راحت بندی و مشقت بکشائی ہمان سخن است کہ گفت اینچنین تکرّرات در سخن ناصح میشود و برائے اظہار تنبیہہ را وچہارم اینست کہ در خواب بر بندی و در بیداری بکشائی و در خواب بربستن بچہ باشد بتقلیل طعام بتقلیل آب و اہتمام برائے بیداری کلی اینست و پنجم اینست در توانگری بر بندی و در فقر را بکشائی کسبے بکنی بچاکری دنبال کسے نہ شوی و ہر چہ باشد بہ بندگان خدا ایثار کنی ہر آئینہ در غنا بستہ شود و ششم امیدے کہ در حیات بربستہ رہ آں در بر بندی و استعداد برائے موت را کنی آنکہ امل دراز وسیگوید امروز خواہیم کرد زیراکہ امید دارد کہ خواہیم زیست و استعداد او برائے موت را جز این نباشد کہ وقت خود را یک ساعت ضائع نکنی بدانی کہ این ساعت ختم ہم مرد و یا زمانے دگر **قولہ** ابراہیم ادہم رحمہ اللہ یحفظ کرما فمر بہ جندی فقال اعطنی من ہذا العنب فقال ما امر بہ صاحبہ فاخذ یضربہ بسوطہ وطاطأ رأسہ وقال اضرب رأسا طال ما عصی اللہ تعالیٰ فاعجز

الرجل ومضی سلطان ابراہیم ادہم رح تاک انگورے رانگہ می داشت شخصے لشکری
می گذشت از وے انگور طلبید سلطان ابراہیم علیہ الرحمہ گفت صاحب این مالک این
مرا این کار نفرموده است کہ ازین چیزے بدہم آن مرد طالب عنب غضب کرد تازیانہ
بدست گرفت و بر سر سلطان می زد سر فرود کرده گفت بزن سرے کہ بسیار بے فرمانی خدا
کرده است مرد عاجز شده وباز گشت عاجز شد از بسیار زدن یا سلطان را شناخت عاجز گشت
ازان زدن قولہ وقال سهل بن ابراهيم رحمه الله صحبت ابراهيم
بن ادهم رحمه الله فمرضت فانفق علی نفقته فاشتهيت شهوة
فباع حماره وانفق علی فلما تماثلت قلت يا ابراهيم اين الحمار فقال بعته
فقلت فعلی ماذا اركب فقال يا اخی علی عنقی فحملنی ثلاثة منازل سهل بن ابراہیم
علیہ الرحمۃ والرضوان میگوید سلطان ابراہیم را علیہ الرحمۃ والمغفرۃ مصاحب شدم بعده
رنجور گشتم او بر من انفاقے می کرد روزے شہوتے را آرزو کردم لاشہ داشت آنرا
فروخت انفاق بر من کرد گشتم دیدم می بینم خر نیست پرسیدمش دراز گوش چہ شد
گفت فروختم گفتم تو او را فروختی من بر چہ سوار خواہم شد گفت بر گردن من سہ روز بر خود سوار
کرده بوده است .

ابوالفیض ذوالنون المصری

قولہ ومنهم ابو الفيض ذو النون المصری رح واسمه ثوبان
بن ابراهيم وقيل ابو الفيض بن ابراهيم وابوه كان نوبياً توفی
فی سنة خمس واربعين ومائتين فايق فی هذا الشان واوحد
وقته علما وورعا وحالا وادبا سعوا به الی المتوكل فاستحضره المتوكل
من مصر فلما دخل عليه وعظه فبكی المتوكل ورده مكرما وكان
المتوكل اذا ذكر بين يديه اهل الورع يبكی ويقول اذا ذكر اهل
الورع فحی هلا بذی النون المصری وكان رجلا نحيفا تعلوه حمرة ليس

با بیض اللحیۃ و بعضے ازاں مشائخ کہ قول و فعل او حجت است ذوالنون مصری است
علیہ الرحمہ ابو الفیض کنیت او ست و نام او ثوبان و نام پدر او ابراہیم بیدپوت
بود کہ بسرخی زردے یگانہ وقت خویش بود دراں زماں ہیچ او کسے کم بود متوکل خلیفہ
آں وقت بود سعایت ذوالنون کردند ہرگاہ او را حاضر کردند وعظے می گفت متوکل خلیفہ
بگریست پس آں باعزاز و اکرام بازگردانید بعدہ وقتے کہ ذکر اہل ورع افتادے
ذوالنون علیہ الرحمہ را یاد کردے وگریستے **قولہ** سمعت احمد بن محمد
یقول سمعت سعید بن عثمان یقول سمعت ذا النون رحمہ اللہ
یقول مدار الکلام علی اربع حب الجلیل و بغض القلیل و اتباع التنزیل
و خوف التحویل ذوالنون علیہ الرحمۃ فرمودہ است کہ کلام بر چہار چیز می گردد یعنی مقر
او چہار چیز است بدیں چہار چیز تمام او باشد حب الجلیل آنکہ بزرگ باشد او را طالب
باشی و خواہان و آنچہ سفلی و فرومایہ باشد و افتادہ و قلت باشد ازو رو بگردانی و دل
بدو ندہی و آنچہ کتاب اللہ فرمودہ است و در کتاب اللہ است ہماں گوئی و خوف آں
باشد از آنچہ توئی ازاں بگردانند و آنچہ گفتہ شاید خلاف آں باشد بر گفت کسے
اعتماد نکند چو اعتماد نہ کند ہر آئینہ بمبالغت در تحقیق آں کوشد **قولہ** سمعت محمد
بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت سعید بن احمد بن جعفر
یقول سمعت محمد بن سہل یقول سمعت سعید بن عثمان
رحمہ اللہ یقول سمعت ذا النون المصری رحمہ اللہ یقول من
علامات المحبۃ للہ تعالی متابعۃ حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم فی افعالہ و اخلاقہ و اوامرہ و سننہ نشان محبت خدا آنست کہ متابعت
محبوب او کنی یا متابعت محب او کنی محب ہرچہ کند برائے رضائے محبوب کند
محبوب ہرچہ کند بداند ہرچہ میکنم مرضی او ست چو ایں محب بودہ باشد یا محبوب

بودہ باشد دیگرے کہ اورا دوست دارد سلوک محبان بشنود او ہم ہماں کند امید باشد کہ از آنجا کہ او رسیدہ است این ہم ہمانجا برسد **قوله** وسئل ذو النون المصری رحمه الله عن السفلة قال من لا یعرف الطریق الی الله تعالی ولا یتعرفه ذو النون علیه الرحمہ را از سفلہ پرسیدند یعنی فرومایہ کیست گفت ہر کہ رہ خدا نداند و او را تعرفے بداں نباشد ہماں سفلہ است **قوله** سمعت الشیخ اباعبد الرحمن السلمی رح یقول سمعت ابابکر محمد بن عبد الله بن شاذان رحمه الله یقول سمعت یوسف بن الحسین رحمه الله یقول حضرت مجلس ذی النون یوما وجاء سالم المغربی زائرا فقال له یا ابا الفیض ما کان سبب توبتك قال عجب لا تطیقه قال بحبوبك بمعبودك الا اخبرتنی قال ذو النون رحمه الله اردت الخروج من مصر الی بعض القری فنمت فی الطریق فی بعض الصحاری ففتحت عینی فاذا انا بقنبرة عمیاء سقطت من وکرها علی الارض فانشقت الارض فخرج منها سکرجتان احدیهما ذهب والاخری فضة وفی احدیهما سمسم وفی الاخری ماء فجعلت تاکل من هذا وتشرب من هذا فقلت حسبی قد تبت ولزمت الباب الی ان قبلنی سالم مغربی رحمه الله بزیارت ابوالفیض آمد و پرسید سبب توبہ تو چہ بود گفت بگویم و بے طاقت فہم تو نیست گفت سوگند محبوب تو بر تو باشد گر آنکہ خبر کنی کہ سبب توبہ تو چیست ذو النون رحمه الله گفت از مصر بروں آمدم خواستم در دیہے بروم پس در بعض صحاری خفتم پس از خواب بیدار شدم چشم کشودم دیدم پرندہ خردے ضعیفے کورے از بالائے درخت بر زمین افتاد زمین پارہ شد دو سکورہ بیروں آمد یکے از اں زر و یکے از اں نقرہ

در یکجا کنجد و در یکے آب کنجد را چیدہ آب را آشامید و آں سگ جہا از پیشم او غائب شد از ینجا دانستم خدا قادر است بغیر کسب کسے از غیب رزقے دہد و خدا قادر است بریں کہ زمین را پارہ کند و از وے چنیں اعجوبہ بیروں آرد پس من باز گردم بخدا اے خود مرا رزق بے واسطہ بدہد و عجائب قدرت مرا نماید آمدم در بستم بخدا اے خود مشغول شدم آنکہ او مرا قبول کرد قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت علی بن عمر الحافظ رحمہ اللہ یقول سمعت ابن رشیق رحمہ اللہ یقول سمعت ابا دجانۃ رح یقول سمعت ذاالنون المصری رحمہ اللہ یقول لا تسکن الحکمۃ معدۃ ملت طعاما ذوالنون مصری رح فرمودہ است شکمے کہ پر از طعام باشد دراں شکم حکمت نگنجد قولہ وسئل ذوالنون رح عن توبۃ فقال توبۃ العوام من ذنوب وتوبۃ الخواص من الغفلۃ ذوالنون را از توبہ پرسیدند گفت توبہ عوام از گناہ است و توبہ خواص از غفلت اگر یک ساعتے از خدا غافل شوند گوئی گناہ کبیرہ کنند۔

ابو علی فضیل بن عیاض

قولہ ومنہم ابوعلی الفضیل بن عیاض خراسانی من ناحیۃ مرو وقیل انہ ولد بسمرقند ونشا بابیورد مات بمکۃ فی المحرم سنۃ سبع وثمانین ومائۃ سمعت محمد بن الحسین رحمۃ اللہ علیہ یقول اخبرنا ابوبکر محمد بن جعفر رحمہ اللہ قال اخبرنا الحسین بن عبداللہ العسکری رحمہ اللہ قال حدثنا ابن اخی زرعۃ رحمہ اللہ قال حدثنا محمد بن اسحق بن راھویہ قال حدثنا عمار عن الفضل بن موسی رحمہ اللہ قال کان الفضیل شاطرا یقطع الطریق بین ابیورد وسرخس

وکان سبب توبتہ ان عشق جاریۃ فبینما ھو یرتقی الجدران الیھا سمع تالیا یتلو الم یان للذین اٰمنوا ان تخشع قلوبھم لذکر اللہ فقال یا رب قد آن فرجع فاواہ اللیل الی خربۃ فاذا فیھا رفقۃ فقال بعضھم نرتحل وقال بعضھم حتی نصبح فان فضیلا علی الطریق یقطع علینا فتاب الفضیل و آمنھم وجاور الحرم بعضے ازاں مشائخ معتبر و متبع کہ در قول و فعل او اعتبارے است خواجہ فضیل است رحمہ اللہ از خراسان بود از نواحی مرو گفتہ اند مولد او در سمرقند بود و منشار او در ابیورد و در مکہ و در حرم کعبہ مرد فضیل بن موسی رحمہ اللہ حکایت کند سبب توبہ فضیل چہ بود گفت فضیل مردے شاطر یعنی بازندہ یا وہ گرد چنانچہ جوانان می باشند عورتے بود برو ابتلائے داشت شبے بر دیوار او می رود چنانچہ رسم این طائفہ است در اثنار این ندا شنید کسے این میخواند الم یان للذین اٰمنوا ان تخشع قلوبھم ہنوز وقت آن نیامدہ است آن کسان کہ ایمان آوردند کہ خاشع شود دل ایشان بذکر خدائے گفت یا رب ذلک آن اے پروردگار من آمدہ است بازگشت و مجاور حرم کعبہ شد و بانجام در شب بازگشت بورد خویش مشغول بود ناگاہ دران مرحلہ ای شنود قومے کہ مسافر اند ایشان میگویند بگذریم تعجیل ترسے اینجا فضیل مزاحم است بعضے می گوید صبح شود بگذریم فضیل میگوید مترسید من توبہ کردم در بعضے کتب سلوک حکایتے بریں نمط نوشتہ اند فضیل عیار بود و دم دہان عیاریا خود یار داشت و خود در بادیہ بعبادت مشغول بودے یاران او استعانت او رہزنی میکردند عورتے داشت در مرو کہ با وے در ابتلاش بود ہرچہ حاصل کردے با وے خرچ کردے شبے قافلہ دران جائے کہ مقطع فضیل است میگذشت

کاروانیان با خود گفتند فضیل رحمہ اللہ رہ زنے خدا ترس است مقری خوش آواز بے را برشتر در نشانیم او قرآن را بالحان خوش بشنود و بدان متعلق شود ما بگذریم مقری را برشتر نشاندند و او باواز بلند و صوت حسن قران را میخواند آنجا رسیدہ بود اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ آمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِکْرِ اللّٰہِ فضیل رحمہ اللہ این آیت بشنید فریاد برآورد آمدہ است وقت آمدہ است از ایشان روے گردانید رہ شہر گرفت یکے میان کاروانیان میگوید تعجیل بگذر بر کہ این مقام فضیل است فضیل رحمہ اللہ گفت بخاطر جمع بروید چنانچہ شما از فضیل میگریختید فضیل از شما می گریزد **قوله** وقال الفضیل بن عیاض رح اذا احب اللّٰہ عبدا اکثر غمہ واذا ابغض عبد اوسع علیہ دنیاہ فضیل رحمہ اللہ گفتہ است چون خداے تعالی بندہ را دوست دارد غم خویش در دل او بسیار کند و چون بندہ را دشمن دارد دنیا بروے فراخ کند **قوله** وقال ابن المبارک رحمہ اللہ اذا مات الفضیل ارتفع الحزن ابن مبارک رحمہ اللہ گفتہ است چون فضیل رحمہ اللہ مرد حزن از جہان رفت گوئی تمام حزن جہان ہمو داشت اسباب حزن بسیار است اگر بنویسم کتاب دراز شود **قوله** وقال الفضیل رحمہ اللہ لو ان الدنیا بحذافیرھا عرضت علیّ ولا احاسب بھا لکنت اتقذرھا کما یتقذر احدکم الجیفۃ اذا مر بھا ان تصیب ثوبہ فضیل گفت رح اگر تمام دنیا بمن دہند و گویند ترا بمقابلہ این حساب نخواہد بود و ترا برین حساب نباشد چنان ازو ننگ دارم چنان ازو بپرہیز باشم چنانچہ یکے از شما مردار را بپرہیز کند ازو ننگ دارد و چون یکے از شما بگذرد بترسد کہ نباید جامہ

بدان مردار برسد ہر چند دنیا ترا دہند و بران حساب نباشد اما تشتت وقت در خرج و دخل نقد وقت او باشد قولہ وقال الفضیل رحمہ اللہ لو حلفت انی مراءٍ احب الیّ ان احلف انی لست بمراءٍ و قال ترک العمل لاجل الناس ھو الریاء والعمل لاجل الناس ھو الشرک فضیل رحمہ اللہ گفتہ است این کہ من سوگند خورم برین کہ مرائی ام بہتر باشد نزدیک کہ من کہ سوگند خورم برین کہ مرائی نہ ام ریا صفت نفس است ہر چند کہ ازو دور کردہ باشی ولیکن دروایں تمیز باشد البتہ خواہد کہ نماید قولہ وقال ترک العمل فضیل رحمہ اللہ فرمودہ است اگر کسے ترک عمل کند برین کہ کسے او را مرائی نگوید این ترک عمل او ریا بود و اگر مباشر عمل شود بریا آں شرک است قولہ وقال ابوعلی الرازی رحمہ اللہ صحبت الفضیل رحمہ اللہ ثلثین سنۃ ما رأیتہ ضاحکا ولا متبسما ولا منبسطا الا یوما مات ابنہ علیٌّ فقلت لہ فی ذلک فقال ان اللہ تعالی احب امرا فاحببت ذلک ابوعلی رازی رحمہ اللہ علیہ میگوید سی سال صحبت فضیل رحمۃ اللہ علیہ بودم او را خنداں و متبسم و منبسط ندیدم مگر آں روز کہ پسر او علی نام بود مرد آں روز خوشحال دیدم پرسیدمش گفت خدا کارے دوست داشت من ہم موافق او دوست داشتم قولہ وقال الفضیل رحمہ اللہ انی لاعصی اللہ تعالی فاعرف ذلک فی خلق حماری وخادمی گفے باشد خدا را گناہ کنم خرے کہ دارم و خادمے کہ دارم اطاعت من نکنند سوء خلق در ایشان ظاہر شود و آں اثر شومئ معصیت من باشد

ابو محفوظ معروف بن فیروز الکرخی

قولہ ومنہم ابو محفوظ معروف بن فیروز الکرخی رحمہ اللہ کان من المشائخ الکبار مجاب الدعوۃ یستشفی

بقبرہ یقول البغدادیون قبر معروف رحمہ اللہ تریاق مجرب
وہو من موالی علی موسی الرضا رضی اللہ عنہ مات سنۃ
مائتین وقیل احدی ومائتین وکان استاد السری السقطی
رحمہ اللہ وقد قال لہ یوما اذا کانت لک الی اللہ حاجۃ
فاقسم علیہ بی و بعضے ازان معتبران ومعتمدان خواجہ معروف
فیروز کرخی است واو مجاب الدعوۃ بود تا آنکہ ہر کسے حاجتے بتربت او گوید
حاجت او برآید تا آنکہ بغدادیاں گویند قبر خواجہ معروف رحمہ اللہ تریاق مجرب
است و او از موالی علیؓ رضا است رضی اللہ عنہ و تاریخ مائتین گذشتہ بود
کہ او وفات یافت علی ہذا او ہم تبع تابعین است و شیخ سری رحمہ اللہ گفتہ
است اگر حاجتے از خدا خواہی خدا را سوگند دہ بمن یعنی چنانچہ میگویند
الٰہی بحرمت دوستان خویش الٰہی بحرمت النبی و آلہ ہمچناں گو الٰہی بحرمت
خواجہ معروف کرخی و از عربیت ایں معنی آید چنانچہ یکے دیگرے را گوید اے
فلاں بسر فلاں چنیں کارے کن و اینجا آن مراد داشت کہ گفتم ایں اقسام دلیل
بریں کند کہ معروف علیہ الرحمہ از محبوبان بود پس این اقسام محبوبی باشد
قولہ سمعت الاستاذ اباعلی الدقاق رحمہ اللہ یقول کان
معروف رحمہ اللہ ابواہ نصرانیین فسلموا معروفا الی
مؤدبہم وہو صبی وکان المؤدب یقول قل ثالث ثلاثۃ
ویقول المعروف بل ہو الواحد فضربہ المعلم یوما ضربا
مبرحا فہرب معروف رحمہ اللہ وکان ابواہ یقولان
لیتہ یرجع الینا علی ای دین شاء فنوافقہ ثم انہ اسلم
علی یدی علی بن موسی الرضا ورجع الی منزلہ فدق الباب

فقیل من بالباب فقال معروف فقالوا علی ای دین فقال
علی الدین الحنیفی فاسلم ابواه شیخ قدس اللہ روحہ میگوید از
استاد ابو علی دقاق رحمہ اللہ شنیدم مادر و پدر معروف رحمہ اللہ نصرانی بودند او را
باستاد نصرانی تسلیم کردند استاد او را تعلیم کرد گفت بگو هو ثالث ثلثة معروف
رحمہ اللہ گفت بل هو الواحد بلکہ او یکی است استاد نصرانی بزدش و سخت بزدش
از و گریخت پیش علی رضا رضی اللہ عنہ آمد اسلام آورد و بر مادر و پدر رفت در نزد
ایشان گفتند کیستی گفت معروف گفتند بر کدام دینی گفت بر دین اسلام
مادر و پدر در وی طلبیدند و خود هم مسلمان شدند قوله سمعت محمد بن
الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت ابا بکر الرازی رحمہ اللہ
یقول سمعت ابا بکر الحرمی رحمہ اللہ یقول سمعت سرّی
السقطی رحمہ اللہ یقول رائت المعروف الکرخیّ رحمہ اللہ
فی النوم کانہ تحت العرش فیقول اللہ تعالی الملئکة من
هذا فیقولون انت اعلم یارب فیقول هذا معروف الکرخی
سکر من حبی فلا یفیق الا بلقائی سرّی رحمہ اللہ میگوید معروف علیہ الرحمہ
را بعد نقل در خواب دیدم گوئی او در زیر عرش ایستاده است خداوند تعالی
از فرشتگان می پرسید این کیست گفتند الٰہی تو بہتر میدانی گفت این
معروف کرخیّ است رحمہ اللہ مست دوستی من است ہشیار نشود جز بلقاء
من مگر میگوید کہ این مستے است کہ ہیچ وقتے ہشیار نشود قوله وقال معروف
رحمہ اللہ قال لی بعض اصحاب داؤد الطائی ایاک ان
تترک بسرک العمل فان ذلک الذی یقربک الی رضا مولاک
فقلت وما ذلک العمل فقال دوام الطاعة لربک وحرمة

المسلمین والنصیحۃ لہم معروف کرخی رحمہ اللہ گفتہ است بعضے اصحاب داود طائی رحمہ اللہ مرا گفتند زینہار عمل را ترک نیاری بسبب صفائے سرے کہ ترا با خدا است زیرا چہ این اعمال مقرب بسوے خدا است و رضاء خدا بذل است معروف کرخی رحمہ اللہ پرسید آن عمل چیست گفت ہمارہ طاعت خدا کنی و مسلمانان را حرمت داری و ہمارا نصیحت ایشان کنی ہمانچہ گفتہ انما التعظیم لامر اللہ والشفقۃ علی خلق اللہ و در بعض نسخ لفظ بسرک نیفتادہ است معنی درست ہمان است و اگر باشد آن معنی ہم عنایت کردم و اگر بسترک باشد یعنی خواہی از مردمان بپوشی و ترک آری نہ از سبب این ترک میار قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت محمد بن عبد اللہ الرازی رحمہ اللہ یقول سمعت علی بن محمد بن عبد اللہ الدلال رحمہ اللہ یقول سمعت محمد بن الحسن رحمہ اللہ یقول سمعت ابی رحمہ اللہ یقول رأیت المعروف الکرخی رحمہ اللہ فی النوم بعد موتہ فقلت ما فعل اللہ بک فقال غفر اللہ لی فقلت بزھدک او ورعک فقال لا بقبولی موعظۃ ابن السماک رحمہ اللہ ما قال معروف کنت مارا بالکوفۃ فوقفت علی رجل یقال لہ ابن السماک وھو یعظ الناس فقال فی خلال کلامہ من اعرض عن اللہ بکلیتہ اعرض اللہ عنہ بجملتہ ومن اقبل علی اللہ بقلبہ اقبل اللہ برحمتہ الیہ واقبل بجمیع وجوہ الخلق الیہ ومن کان مرۃ ومرۃ فاللہ یرحمہ وقتا وقتا علیہ فوقع کلامہ علی قلبی واقبلت

علی اللہ تعالی وترکت جمیع ما کنت علیہ الاخدمت مولای
علی بن موسی الرضا علیہ السلام وذکرت ھذا الکلام
لمولای فقال یکفیک بھذا موعظۃ ان
اتعظت محمد بن الحسین رحمۃ اللہ علیہ میگوید معروف کرخی را رحمہ اللہ
بعد مردن او در خواب دیدم پرسیدمش خدا با تو چہ کرد معاملہ گفت بیامرزید
گفت بسبب زہد و ورع گفت نہ نصیحت ابن سماک را قبول کردم و
آنرا بعمل داشتم خدا بیامرزید وآں نصیحت چہ بود در راہ می گذشتم
ابن سماک رحمہ اللہ مردماں را پند می دادے این سخن گفت ہر کہ از
خدا بہ تمامی خویش اعراض کند خدا نیز بجملت از و اعراض کند
و ہر کہ بدل بکلیہ خویش سوے خدا اقبال کند خدا بدل او برحمت خویش
اقبال کند ضمیر بجملتہ یا باللہ باز گردد یا بدان معرض خدا بجملتہ رحمت خویش
از و اعراض کند ایں سخن پند آوردم بر مولای خویش علیؑ رضا رضی اللہ
عنہ او گفت اگر بدین سخن پند گیری بسندہ باشد ترا ایں موعظت پندے
دگر احتیاج نماند قولہ اخبرنی بھذہ الحکایۃ محمد بن الحسین شیخ قدس اللہ
سرہ میگوید ایں حکایت بر من محمد بن حسین گفتہ است قولہ قال
سمعت عبد الرحیم بن علی الحافظ ببغدادی رحمہ اللہ
یقول سمعت محمد بن عمر بن الفضل رحمہ اللہ
یقول سمعت علی بن موسی رحمہ اللہ یقول سمعت
السری السقطی رحمہ اللہ یقول سمعت معروفا یقول
ذلک وقیل لمعروف فی مرض موتہ اوص فقال اذا
مت فتصدقوا بقمیصی ھذا فانی اریدان اخرج من الدنیا

عریانا کما دخلتہا عریانا و مرّ بسقاء یقول رحمہ اللہ من یشرب ہذا الماء وکان صائما فتقدم و شرب فقیل لہ الم تک صائما فقال بلی ولکنی رجوت دعاءہ معروف را رحمہ اللہ گفتند در مرض موت وصیتی کن گفت پیراہن مرا صدقہ دہید بدرستیکہ برہنہ آمدہ ام از دنیا برہنہ روم و روزے معروف رحمہ اللہ بر سقا گذشت تا سقا شخصے معروف معتقد بہ بود یا خود بہ سقا کہ بود سقا گفت رحمت کند خدائے تعالیٰ کسے را کہ ایں آب خورد و معروف صائم بود آں آب خورد و گفتند تو صائم بودی گفت آرے ولکن دعا را اورا امید داشتم۔

ابوالحسن السری بن مغلس السقطی

قوله ومنہم ابوالحسن السرّی بن المغلس السقطی رحمہ اللہ خال الجنید واستاذہ وکان تلمیذ معروف الکرخی کان اوحد زمانہ فی الورع والاحوال السّنیة وعلوم التوحید بعضے از ان مشائخ سری السقطی است بزرگ وآں رحمہ اللہ تعالیٰ بعید است و استاد جنید و شیخ سری سقطی شاگرد معروف کرخی بود رحمہ اللہ یگانہ روزگار بود و در ورع و احوال و مقامات عالیہ و اسرار توحید **قوله** سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت عبداللہ بن علی الطوسی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا عمرو بن علوان یقول سمعت ابا العباس بن مروق رحمہ اللہ یقول قال بلغنی ان السری السقطی رحمہ اللہ کان یکون فی السوق وہو من اصحاب معروف الکرخی رحمہ اللہ فجاءہ معروف یوما ومعہ صبیّ یتیم فقال اکس ہذا الیتیم قال سری فکسوتہ ففرح بہ معروف وقال بغض اللہ الیک الدنیا

وارا حلک مما انت فیہ قال فقمت من الحانوت ولیس شئ ابغض الیّ من الدنیا وکل ما انا فیہ من برکات معروف رحمہ اللہ سری رحمہ اللہ در بازار بدکان نشستہ بود و معروف رحمہ اللہ باکودکے یتیمے آمد معروف سرّی را گفت این کودک را بپوشان اگر اندامش برہنہ بود سری بپوشانید معروف رحمہ اللہ علیہ دعا کرد و گفت خدائے تعالی دنیا را بر تو دشمن گرداند یعنی دل تو دنیا را دشمن دارد و از آنچہ تو در آنی برہاند ارا حک را منقوط ہم درست آید و غیر منقوط ہم سری رحمہ اللہ علیہ میگوید از دکان خاستم و ہیچ شیٔ نزدیک من دشمن تر از دنیا نبود و ہر چہ مرا ہست از برکت دعائے معروف است **قولہ** سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا بکر الرازی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا عمر الانماطی رحمہ اللہ یقول سمعت الجنید رحمہ اللہ یقول ما رأیت اعبد من السرّی رحمہ اللہ اتت علیہ ثمان وتسعون سنۃ ما رُئی مضطجعا الا فی علۃ الموت جنید رحمہ اللہ میگوید ہیچ یکے را عابد تر از سرّی ندیدم رحمہ اللہ نود ہشت سال بر وگذشت ہیچ وقتے او را در تکیہ ندیدم مگر در علّت موت کہ او بغلطید **قولہ** ویحکی عن السرّی رحمہ اللہ انہ قال التصوف اسم لثلثۃ معانی وھو الذی لا یطفئ نور معرفتہ نور ورعہ ولا یتکلم بباطن فی علم ینقضہ علیہ ظاھر الکتاب ولا تحملہ الکرامات علی ھتک استار محارم اللہ مات السری سنۃ سبع وخمسین ومائتین سری گفت رحمہ اللہ تصوف نام است مر معنی را یعنی وقتے کہ آں سہ معنی جمع شود انگہ تصوف باشد و آں سہ معنی چیست

رأیٔ

نور معرفت او نور ورع او را فرو نشاند و سخنے نگوید در علم معرفت و حقیقت کہ آنرا نہ نشاند ظاہر کلام اللہ مخالف باشد و اگر خارقے ازو پیدا باشد ایں نباشد کہ خوارق او ہتک استار محارم اللہ کند ہتک محارم جہت تعظیم او را ترک آرد و بر مواجب او نرود و اگر در نفس او چیزے زاید بداں چنداں التفاتے نکند قولہ مات السری رحمہ اللہ سری از ہجرت دو بیست پنجاہ ہفت سال مرد پس او تبع تابعین نباشد مگر ازیں جہت کہ معروف را دریافتہ بود ہر چہ در مایۃ است تابعین است ہر چہ در دو بیست است تبع تابعین بعد آں تبع تابعین نماند قولہ سمعت الاستاد ابا علی الدقاق رحمہ اللہ یحکی عن الجنید رحمہ اللہ انہ قال سالنی السری رحمہ اللہ یوما عن المحبۃ فقلت قال قوم ھو الموافقۃ وقال قوم الایثار وقال قوم کذا وکذا فاخذ السری جلدۃ ذراعہ ومدھا فلم یمتد ثم قال وعزتہ لو قلت ان ھذہ الجلدۃ یبست علی ھذا العظم من محبتہ لصدقت ثم غشی علیہ فلون وجھہ کانہ قمر مشرق وکان السری رحمہ اللہ بہ ادمۃ ابو علی دقاق رحمہ اللہ از جنید علیہ الرحمہ حکایت میکرد گفت روزے سری علیہ الرحمہ مرا از محبت پرسید جنید علیہ الرحمہ گفت قومے عبارت از طاعت کردہ اند و موافقت و قومے از ایثار و بذل سری رحمہ اللہ دست بر پوست بازوے خود زد و پوست بر استخواں دست چناں خشک متصل شدہ بود کہ بر نیامد سری رحمہ اللہ گفت اگر گویم پوست من بدیں استخواں من بمحبت او خشک شدہ راست گفتہ باشم ایں سخن گفت بیہوش شانہ افتاد و رنگ روے او ہمچو نور مہ درخشندہ گشت و او برنگ اصل خویش سبز رنگ بود قولہ یحکی عن السری علیہ الرحمہ انہ قال

منذ ثلثین سنة فی الاستغفار عن قولی الحمد لله مرة قیل
وکیف ذلک قال وقع ببغداد حریق فاستقبلنی احد فقال
لی نجا حانوتک فقلت الحمد لله فمنذ ثلثین سنة انا
نادم علی ما قلت حیث اردت لنفسی خیرا مما للمسلمین سری رحمۃ اللہ
گفتہ است سی سال استغفار کردم از آنکہ یکبار الحمد للہ گفتم پرسیدند چوں باشد
گفت یکبارے در بازار آتش افتاد دکانہا سوخت کسے مرا گفت دکان
تو سلامت است من گفتم الحمد للہ اکنون پشیمانم بدانچہ مسلماناں را زیان باشد
ومن خود را بہتر از ایشان دانستم وگفتم الحمد للہ قوله قال سمعت ابا بکر الرازی
رحمه الله یقول سمعت ابا بکر الحربی یقول سمعت السری انه
قال انا انظر فی انفی فی الیوم کذا مرة مخافة ان یکون قد اسود
وجهی خوف من الله لو ان یسود صورتی لما اتعاطاه سری میگوید
رحمہ اللہ روزے چند بار روے خود را بینم خوف آنکہ نباید سیہ شدہ باشد
سبب کارے کہ از من می آید انف گفتہ است وجہ مراد داشتہ است
معلوم است کہ انف را تحفہ روے گویند مقصود ایں دارد بدان حد خوف وبدال
حد متحفظ و متفحص وقت خود بودے کہ آں قدر خوف داشت ایں بدانی ہر کہ
با خدا مقرب است از بیہا در روے بسیار باشد قوله سمعت محمد
بن الحسین الخشاب رحمه الله یقول سمعت جعفر بن
محمد بن نصیر رحمه الله یقول سمعت الجنید یقول سمعت
السری رحمه الله یقول اعرف طریقا مختصرا قصدا الی الجنت
فقلت له ما هو فقال لا تسأل من احد شیئا ولا تاخذ
من احد شیئا ولا یکن معک شئ تعطی احدا جنید رحمۃ اللہ

میگوید از سری علیہ الرحمہ شنیدم گفت راہے مختصرے نزدیک سوے
بہشت میدانم گفت چیست آن گفت از کسے چیزے مخواہ و از کسے چیزے
مگیر و اگر کسے چیزے خواہد باتو آن نباشد کہ چیزے دہی **قوله** سمعت
عبد الله بن یوسف الاصفهانی رحمه الله یقول سمعت
ابا نصر بن السراج الطوسی رحمه الله یقول سمعت جعفر بن
نصیر رحمه الله یقول سمعت الجنید یقول سمعت السری
رحمه الله یقول اشتهی ان اموت ببلد غیر بغداد فقیل
له ولم ذاك فقال اخاف ان لا تقبلنی قبری فافتضح جنید
رحمہ اللہ میگوید از سری علیہ الرحمہ شنیدم کہ میگفت آرزو دارم کہ غیر بغداد
جاے میرم می ترسم کہ زمین گور من مرا قبول نکند و مرا برون
اندازد و میان اقران و اہل خویش فضیحت شوم **قوله** سمعت عبد الله
بن یوسف الاصفهانی رحمه الله یقول سمعت ابا الحسن
بن عبد الله بن طوسی الطرطوسی رحمه الله یقول سمعت
الجنید رحمه الله یقول سمعت السری رحمه الله یقول
اللهم مهما عذبتنی بشیء فلا تعذبنی بذل الحجاب جنید
رحمہ اللہ میگوید از سری علیہ الرحمہ شنیدم کہ می گفت الہی بہر چہ عذاب کنی
مرا لیکن بگر بذل حجاب عذاب مکنی ہر حجاب شد ذل شد و ہیچ عذاب بالاتر
ازین نیست کہ از محبوب خویش محجوب ماند **قوله** سمعت عبد الله
بن یوسف الاصبهانی رحمه الله یقول سمعت ابا بکر
الرازی رحمه الله یقول سمعت الحریری رحمه الله یقول
سمعت الجنید رحمه الله یقول دخلت یوما علی السری

عبد الله بن

القوطی الطرطوسی

وھو یبکی فقلت ما یبکیک فقال جاءتنی البارحۃ الصبیۃ فقالت یا ابت ھذہ لیلۃ حارۃ وھذا الکوز اعلقہ ھھنا ثم انہ حملتنی عینای فنمت فرائت جاریۃ من احسن الخلق قد نزلت من السماء فقلت لمن انت قالت لمن لا یشرب الماء المبرد فی الکیزان وتناولت الکوز فضربت بہ الارض قال الجنید رحمہ اللہ فرائت الخزف المکسور لم یرفعہ ولم یمسہ حتی عفی علیہ التراب جنید رحمہ اللہ میگوید بر سری علیہ الرحمہ رفتم می نیم می گریید از سبب گریہ پرسیدم گفت دخترے آمد دریں معلقہ این کوزہ را آویخت گفت ہوا گرم است آب سرد شود وقت سحر بخوری خفتم در خواب رفتم دیدم دخترے درغایت حسن وجمال از آسمان فرود آمد اورا پرسیدم برائے کہ فرود آمدۂ گفت برائے کسے کہ کوزہ در معلقہ ننہد تا آب سرد شود و در سحر بخورد ایں سخن گفت وکوزہ را بر زمین زد بشکست پرکالہا کوزہ شکستہ در زمین ماند تا آنکہ خاک بر آن پرکالہا افتاد پوشیدہ شد این احتمال دارد کہ او بخدا چنان مشغول است کہ پروائے آن ندارد کہ آنرا دور کند یا برائے تنبیہ خویش را دور نمی کرد۔

ابو نصر بشر بن حرث حافی

قولہ ومنھم ابو نصر بشر بن الحرث الحافی اصلہ من مرو وسکن بغداد ومات بھا وھو ابن اخت علی بن خشرم مات سنۃ سبع وعشرین ومائتین وکان کبیر الشان وکان سبب توبتہ انہ اصاب فی الطریق کاغذا مکتوبا علیھا اسم اللہ تعالی وطئتھا الاقدام فاخذھا واشتری بدرھم کان معہ غالیۃ فطیب

بها الكاغذ وجعلها فی شق حائط فرای فیما یری النائم کان
قائل یقول له یا بشر طیبت اسمه لاطیبن اسمك فی الدنیا
والآخرة بعضے کہ قول وفعل ایشاں متبع است ابونصر بشر بن الحرث حافی است
اصل او از مرو است ومسکن او بغداد ست وہم در بغداد مردہ است و او شریف
بود زیرا پہ مادر بشر خواہر علی خشرم است رحمہ اللہ واو سیدے حسنی است غرض دارد
کہ او را نسبتے با اہل بیت است و دروے یک شرف ایں ہم است دویست
بست ہفت سال از ہجرت بود کہ مردہ است ایں ہم قرین تبع تابعین باشد
چنانچہ سری رحمہ اللہ در کار دین و ورع وتقوی بس مرتبہ بلند داشت وسبب توبۂ
او میگویند در رہ کاغذ افتادہ بود در پائمال مرداں آں را برگرفت درمے با وے
بود غالیہ خرید وبداں کاغذ انداخت و در شق دیوارے داشت شب را در
خواب دید کہ نام ما را تو خشبوے کردی ما نام ترا در دنیا و آخرت خشبوے کردیم بیدار
شد و در آنچہ بود توبہ کرد بخداے مشغول شد وسبب توبۂ او نوع دگر ہم نویسند
او کاغذے یافت دراں نام خدا بود و او پائمال می شد او را برگرفت وخوشبوے
کرد و در گوشہ داشت دوم روز آں خمارہ نشستہ با یاراں دراں کار بود شخصے
آمد بر در بشر آواز داد بشر پاے برہنہ بیروں آمد او گفت خدا تعالی گفتہ است تو
نام ما را خوشبوے کردی وتعظیم داشتی ما نام ترا در دنیا و آخرت معظم کردیم وخوشبوے
کردیم او ہمانجا استادہ پا برہنہ توبہ کرد و بخدا مشغول شد والبتہ بعد از ان
پا افزار نپوشید گفت مرا ہماں حال خوش می آید کہ با خدا آشتی کردم **قوله** سمعت
الاستاذ اباعلی الدقاق رحمة الله علیه یقول مر بشر ببعض
الناس فقالوا هذا الرجل لا ینام باللیل کله ولا یفطر الا فی
کل ثلثة ایام مرة فبکی بشر فقیل له فی ذلك فقال انی لا اذکر

انی سهرت لیلة کاملة ولا انی صمت یوما لم افطر من اللیلة ولکن الله سبحانه یلقی فی القلوب اکثر مما یفعله العبد لطفا منه سبحانه وکرما ثم انه ذکر ابتداء امر کیف کان علی ما ذکرنا؛ ابو علی دقاق رحمہ اللہ گفت بشر علیہ الرحمہ ببعض مردمان می گذشت" ایشان گفتند این مردے است کہ تمام شب بیدار می باشد و بعد سہ روز افطار می کند بشر علیہ الرحمہ این سخن بشنید و می گریست سبب گریہ پرسیدند گفت خدا وند سبحانہٗ در دل مردمان القا می کند بیش از آنکہ بندہ می کند سبب لطفے و کرمے کہ دارد پس آں شب اصلا نخفت و بعد سوم روز افطار می کرد **قوله** سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی یقول محمد بن عبد الله الرازی یقول سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن بن ابی حاتم رحمه الله یقول بلغنی ان بشر ابن الحرث الحافی رضی الله عنه قال رائت النبی صلی الله علیه وسلم فی المنام فقال لی یا بشر اتدری بم رفعك الله من بین اقرانك قلت لا یا رسول الله قال باتباعك بسنتی وخدمتك للصالحین ونصیحتك لاخوانك ومحبتك لاصحابی واهل بیتی بلغك منازل الابرار شبے در خواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم با بشر رحمہ اللہ گفت میدانی خدا است تو ترا بمرتبہ بلند بچہ رسانید گفت نمی دانم یا رسول اللہ صلی اللہ وآلہ وسلم رسول علیہ السلام فرمود بسبب آنکہ پس روی سنت من کردی و مردمان صلاح را حرمت داشتی و با یاران ہم کار صحبت کردی و یاران مرا دوست داشتی واہل بیت مرا دوست گرفتی و در بعض نسخ افتادہ است ونصیحتك لاخوانك ہم معنی درست ولائق است ہمیں کار بود کہ ترا مقام ابرار رسانید **قوله** سمعت محمد بن

الحسین رحمه الله یقول سمعت محمد بن عبد الله الرازی یقول سمعت بلال الخواص رحمه الله یقول کنت فی تیه بنی اسرائیل فاذا رجل قام عندی فتعجبت ثم الهمت انه الخضر فقلت له بحق الحق من انت فقال اخوك الخضر فقلت ان اریدان اسالك فقال سل فقلت ما تقول فی الشافعی رحمه الله قال هو من الاوتاد فقلت ما تقول فی احمد بن حنبل قال رجل صدیق قلت فما تقول فی بشر بن الحرث فقال لم تخلق بعده مثله فقلت بای وسیله رایتك فقال ببرك بامك بلال خواص رحمه الله میگوید درتیه بنی اسرائیل بودم ناگاه مردے بشر آمد پس عجب پنداشتم که یکایک که آمد بعده در دل افتاد که این خضر است گفتم بحق حق راست گو تو کیستی گفت برادر تو ام خضر رحمه الله گفتم مراخوش می آید که از تو چیزے پرسم گفت بپرس گفتم در حق شافعی چه میگوئی او چه مرتبه دارد گفت او مرتبۂ اوتاد دارد گفتم درباب احمد حنبل رحمه الله چه می گوئی گفت او مردے صدیق است گفتم درباب بشر چه می گوئی گفت بعد او مثل او نباشد نادره است گفتم کدام کار نیک کردم که با تو ملاقات شدم گفت بما درخود بار بودۂ بدین ملاقات شدی

قوله سمعت الاستاد ابا علی رحمه الله یقول اتی بشر الحافی باب المعافی بن عمران فدق علیهم الباب فقیل من انت فقال بشر الحافی رحمه الله فقالت بنیة من داخل الدار لو اشتریت نعلا بدانقین لذهبت عنك اسم الحافی اخبرنی بهذا الحکایة محمد بن عبد الله الشیرازی

المعافی

رحمہ اللہ گوید بشر حافی بر در معاف عمران آمد در کوفت گفتند کیستی تو گفت
بشر حافی دختر معاف از درون خانہ گفت اگر بدو دانگ نعلین خریدی ایں اسم
حافی از تو بردد و ایں حکایت را بشر خود می گفت کہ آں دختر مرا ایں سخن گفت
و ایں دلیل بر شکستگی بشر و قبول سخن حق باشد **قولہ** قال حدثنا عبد الغزیز
بن الفضیل رحمہ اللہ قال حدثنی محمد بن سعید رحمہ اللہ قال
حدثنی محمد بن عبد اللہ قال سمعت عبد اللہ المغازلی رحمہ اللہ یقول سمعت
بشراً یذکر ھذہ الحکایۃ وسمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ
یقول سمعت ابا الحسین الحجاجی رحمہ اللہ یقول سمعت المحاملی
یقول سمعت الحسن مسوحی یقول سمعت ابا الفضل العطار
رحمہ اللہ یقول سمعت احمد بن علی الدمشقی رحمہ اللہ یقول
قال لی ابو عبد اللہ بن الجلاء رحمہ اللہ علیہ رایت ذا النون
وکانت لہ العبارۃ ورایت سھلا وکانت لہ الاشارۃ ورایت
بشر بن الحرث وکان لہ الورع فقیل لہ فالی من کنت تمیل فقال بشر بن الحرث استاذنا
عبد اللہ جلاء میگوید ذوالنون را رحمہ اللہ دیدم او مرد صاحب عبارت بود یعنی سخنے کہ ازو پرسیدندے بعبارت
بیان کردے و سہل را رحمہ اللہ دیدم او صاحب اشارت بود حقائق و معارف
را اشارت کردے بعبارت بیان نکردے و بشر را رحمہ اللہ دیدم ورع مختص
او بود پرسیدندش میان ایں ہر سہ میل بکہ داری گفت بشر استاد ماست
قولہ وقیل انہ اشتھی الباقلی سنین فلم یاکلہ فرؤی
فی المنام بعد وفاتہ فقیل لہ ما فعل اللہ تعالی بک فقال
غفرلی وقال کل یا من لم یاکل لاجلنا واشرب یا من لا
یشرب لاجلنا بعد مردن او در خواب دیدند گفتند خدا با تو چہ کرد گفت مرا

باقلی داشتم وبرائے خدایرا نخوردم ایں ہوس وشہوت نفس دشمن خداست خداوند تعالی بیامرزید مرا و گفت ہرچہ خوش آید بخور اے کسے کہ ہرچہ خوش آمد از کردۂ ما نخوردی بیا شام آں قدر کہ خوش آید و آنچہ خوش آید شیر و شہد و شراب اے کسے کہ از کردۂ ما نیاشامیدی سخن درماکول بود مگر آب ہم نفس را سیراب بہوائے نفس نداوہ است قوله اخبرنا الشیخ ابو عبد الرحمن السلمی قال اخبرنا عبد الله بن عثمان بن یحیی رحمه الله قال حدثنا ابو عمرو ابن سماك قال حدثنا محمد بن عباس رحمه الله قال حدثنا ابو بکر بن بنت معاویة رحمه الله قال سمعت ابا بکر بن عفان رحمة الله علیه یقول سمعت بشر بن الحرث رحمه الله یقول انی لاشتهی الشواء منذ اربعین سنة ما صفا لی ثمنه وقیل لبشر رحمه الله بای شیٔ یاکل الخبز فقال اذکر العافیة واجعلها ادامك بشر حافی رحمه الله گفت چہل سال آرزوے بریاں داشتم مرا وجہے بے شبہ نشد کہ آں را بخرم بخورم قوله وقیل لبشر گفتہ شد مر بشر را ناں بچہ خورند گفت ناں از وجہ حلال کن و عافیت را ناں خورش ساز ومعنی دگر ناں برائے چہ خورند برائے قوام بنیہ را یا برائے چہ خورند بشر رحمہ اللہ گفت عافیت را یاد کن و آنرا ناں خورش ساز چنانکہ گرسنہ را گویند ناں خشک درکلہ انداز و چنداں بخا کہ آں ناں نا نخورش شود قوله اخبرنا محمد بن الحسین قال اخبرنا عبد الله بن عثمان رحمه الله قال حدثنا ابو عمرو ابن السماك رحمه الله قال حدثنا عمر بن سعید

قال حدثنا ابن ابی الدنیا قال قال رجل لبشر الحکایة و
قال بشر لا یحتمل الحلال السرف بشر رحمہ اللہ گفتہ است
حلال احتمال نکند اسراف را یعنی در محل خرچ شود قولہ رئی بشر
علیہ الرحمة فی المنام فقیل لہ ما فعل اللہ بک فقال غفر لی
واباح لی نصف الجنة وقال لی یا بشر لو سجدت لی علی الجمر
ما ادیت شکر ما جعلت لک فی قلوب عبادی وقال
یا بشر لا یجد حلاوة الآخرة رجل یحب ان یعرفہ الناس
بشر را رحمہ اللہ در خواب دیدند گفتند خدا با تو چہ کرد گفت نیمے بہشت مرا مباح
کرد و گفت اے بشر اگر بر آتش مرا سجدہ می کردی شکر آنکہ گردانیدم من
ترا در دلہائے بندگان بجا نمی آوردی قولہ وقال یا بشر مردے کہ در دل او آن باشد
کہ مردمان او را بشناسند حلاوت آخرت نیابد۔

ابو عبداللہ بن الحرث المحاسبی

قولہ ومنہم ابو عبد اللہ بن الحرث بن اسد المحاسبی
رحمہ اللہ عدیم النظیر فی زمانہ علما وورعا ومعاملة وحالا بصری
الاصل مات ببغداد سنة ثلث واربعین ومائتین قیل
انہ ورث من ابیہ سبعین الف درہم فلم یاخذ منہ شیا
لان اباہ کان یقول بالقدر فرأی فی الورع ان لا یاخذ من میراثہ
شیئا وقال صحت الروایة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لا
یتوارث اہل ملتین شیئا بشیء بعضے از آن معتبران ومعتمدان کہ قول و
فعل ایشاں در دین حجت است حرث محاسبی است علیہ الرحمہ والغفران مبالغے
در ورع داشت پدر او مرد هفتاد ہزار درہم گذاشت حارث میراث نگرفت مگر
پدر او معتزلی بودہ است زیرا چہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گفتہ است القدری

مجوس ہذہ الامۃ حارث گفت در اختلاف دین میراث نیست قول رسول است
صلی اللہ علیہ وسلم لا یتوارث اہل ملتین و ملت مختلف یکدیگر میراث نہ برند
قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت الحسین
بن یحیی رحمہ اللہ یقول سمعت جعفر بن محمد بن نصیر
رحمہ اللہ یقول سمعت محمد ابن مروق یقول مات الحرث
المحاسبی رحمہ اللہ وھو محتاج الی درھم وخلف ابوہ ضیاعاً
وعقارا فلم یاخذ منہ شیئاً ابن مروق میگوید حارث رحمہ اللہ مرد
و او محتاج یک درم بود پدرا و میراث گزاشتہ بود ہیچ ازاں برنگرفت قولہ
سمعت الاستاذ ابا علی الدقاق رحمہ اللہ یقول کان الحرث المحاسبی
علیہ الرحمۃ اذا مدّ یدہ الی طعام فیہ شبھۃ تحرک علی اصبعہ
عرق قال ابو عبد اللہ رحمہ اللہ فکان یمتنع منہ شیخ قدس اللہ روحہ
از ابو علی دقاق شنید کہ حارث علیہ الرحمہ دست بطعامے بردے و اگر دراں
طعام شبہتے بودے رگے در دست وے بجنبیدے او دانستے کہ ایں شبہتے
وارد دست گرد آوردے جائے دگر نبشتہ اند در حلق نرفتے و جائے دیگر میگویند
انگشت او ایستادہ شدے ماندے برائے لقمہ گرد آوردن میسر نشدے
قولہ وقال ابو عبد اللہ بن خفیف رحمہ اللہ اقتدوا بخمسۃ
من شیوخنا والباقون سلموا لھم حالھم الحرث بن اسد المحاسبی
والجنید بن محمد و ابو محمد رویم و ابو العباس بن عطا و عمرو
بن عثمان المکی رحمھم اللہ لانھم جمعوا بین العلم والحقائق
عبد اللہ خفیف رحمہ اللہ گفتہ است بہ پنج نفر از مشائخ ما اقتدا کنید و باقیاں
اگرچہ حال ایشاں سنیہ است اما چو جمع نکردہ اند با علم ظاہر عموم خلق را ازیشاں نفع

نباشد و آن پنج مشایخ حرث محاسبی و جنید و ابو محمد رویم و ابو العباس عطا و عمرو بن عثمان مکی رحمہ اللہ علیہم زیراچہ ایشان میان علم ظاہر و حقایق و معارف تطبیقے دادہ اند حقایق را بر صورتے بیان کردہ اندکہ ہیچ مر ظاہر را مخالف نباشد یعنی دیگر حقایق را بر حقایق داشتہ اند و ظاہر را بر ظاہر و دیگر حقایق را اصول شناختہ اند و ظاہر را بر آں فروع نکردہ اند چنانچہ شیخ محی الدین ابن اعرابی **قوله سمعت الشيخ اباعبد الرحمن السلمي رحمه الله يقول سمعت عبد الله بن على الطوسى رحمه الله يقول سمعت جعفر الخلدي رحمه الله يقول سمعت ابا عثمان البلدى رحمه الله يقول قال الحرث المحاسبي رحمه الله من صحح باطنه بالمراقبة والاخلاص زين الله تعالى ظاهره بالمجاهدة واتباع السنة** حارث رحمہ اللہ فرمودہ است ہر کہ تصحیح باطن کرد یعنی باطن را راست و درست بریں آورد کہ کار او جز برائے خدا را نیست طلب او جز خدا چیز دیگر نیست چو ایں درویش مستقیم است ہر آئینہ مراقبہ لازم حال او باشد از آنچہ ہمارہ محبوب در محضر محب است و ہما و خیالاً و تصوراً بہر چہ گوئی گوئی البتہ او در محضر می باید اینچنین کسے را خداوند سبحانہ و تعالیٰ بیاراید ظاہر او را بمجاہدہ نفس و باتباع سنت مصطفی صلی اللہ علیہ والہ وسلم مجاہدہ بر صفتے کنند کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و علی آلہ کردہ است **قوله ويحكى عن الجنيد رحمه الله انه قال مر بي يوما الحرث المحاسبي رحمه الله فرايت فيه اثر الجوع قلت يا عم تدخل الدار وتناول شيا فقال نعم فدخل الدار وطلبت شيا اقدمه اليه وكان في البيت شئ من طعام حمل من عرس قوم فقدمته اليه فاخذ لقمة وادارها في فمه مرات ثم انه قام والقاها**

فی الدھلیز و مر فلما رایتہ بعد ذلک بایام قلت لہ فی ذلک فقال انی کنت جائعا و اردت ان اشرک باکلی و اجفظ قلبک و لکن بینی وبین اللہ علامۃ ان لا یسوغنی طعاما فیہ شبھۃ فلم یمکننی ابتلاعہ فمن این کان ذلک الطعام فقلت لہ انہ حمل من دار قریب لی من العرس ثم قلت تدخل الیوم فقال نعم فقدمت الیہ کسیرۃ کانت لنا فاکل وقال اذا قدمت الی فقیر شیئا فقدم مثل ھذا جنید علیہ الرحمہ میگوید روزے حارث رحمہ اللہ بمن گذشت اثر گرسنگی در روے وے دیدم گفتم درخانہ در می آئی و چیزے میخوری گفت آرے حارث رحمہ اللہ درون خانہ در آمد چیزے درخانہ طلبیدم تا پیش او آرم و درخانہ طعامے بود کہ از عروسی کسے آمدہ بود لقمہ ازاں در دہان انداخت و چند بار در دہن گردانید پس آں حرث رحمہ اللہ خاست و آن لقمہ در دہلیز از دہن انداخت و رفت پس آں بعد چند گہے دیدم و ازاں حال پرسیدم چہ بود کہ لقمہ انداختی و رفتی گفت من گرسنہ بودم خواستم با تو بلقمہ شریک شوم و دل تو نگاہ دارم کہ تو می طلبی براے خاطر تو آمدم ولیکن طعامے کہ در وشبہ باشد در حلق من نرود ابتلاع او مرا ممکن نشد کہ او را فرو برم بگو از کجا بود آن طعام درخانہ تو این چنیں طعام چہ نسبت گفت درخانہ ہمسایہ عروسی بود و آں طعام ازاں خانہ آمدہ بود باز گفتم امروز میخواہی درون در آئی گفت آرے پس پر کالۂ نانے بود پیش او آوردم او خورد و گفت اگر پیش فقیرے طعامے آری مثل ایں طعام بیار اینجا شکلے می آید اگر علامت آں بود کہ رگے جنیدے خود در دہن چرا گرفت تا عدم امکان ابتلاع علامت شود براے شبہ را اللہ اعلم مگر آنکہ گہے چنیں بود و گہے چناں یا آنکہ براے خاطر جنید رحمہ اللہ ابتداءً امتناع

نکرد چو در دہن انداخت وآن امکان ابتلاع نہ ضرورت پیش اونیز انداخت بیرون آمد و دہلیز انداخت تا آنکہ بالا گفتہ است داحفظ قلبک ۔

ابوسلیمان داود بن نصر الطائی

قولہ ومنہم ابو سلیمان داود بن نصر الطائی رحمہ اللہ وکان کبیر الشان اخبرنا الشیخ ابو عبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ قال اخبرنا ابو عمرو بن مطر رحمہ اللہ قال حدثنا محمد بن المسیب رحمہ اللہ قال حدثنا ابن خبیق رحمہ اللہ قال قال ابو یوسف ورث داود الطای عشرین دینارا فاکلہا فی عشرین سنۃ بعضے ازاں مشائخ کہ شائستہ اقتدا اند داود طائی است رحمۃ اللہ علیہ ابویوسف فقیہ علیہ الرحمہ گفتہ است داود طائی رضی اللہ عنہ بیست دینار از پدر میراثش رسیدہ بود بیست سال زیست در ہر سالے یکان دینار خرچ کردہم چنین معلوم می شود ایں بست دینار بود سائل وضیف را وخرچ را ہمبریں اقتصار میکرد صوفی می تواند چندروزے گرسنگی اختیار کند **قولہ سمعت الاستاذ ابا علی الدقاق رحمہ اللہ یقول کان سبب زہد داود الطائی رحمہ اللہ انہ کان یمر ببغداد یوما تنحاہ المطرقون بین یدی حمید الطوسی فالتفت داود رحمہ اللہ فرای حمید فقال داود رحمہ اللہ اف لدنیا سبقت بہا حمید فلزم البیت واخذ فی الجہد والعبادۃ** شیخ قدس اللہ سرہ العزیز گفتہ است از استاذ ابوعلی دقاق رحمہ اللہ شنیدم سبب زہد داود علیہ الرحمہ چہ بود روزے در بغداد می رفت تنحیہ کردند اورا یعنی چنانچہ رسم است پیش ملوک چند نفر ہمچناں میگفتند دور شوید داود علیہ الرحمہ سر پیش کرد دید کہ حمید است گفت اف لدنیا خواری باد مرد دنیا را کہ حمید

سابق شدہ است اورا یعنی مالک شدہ است اورا و در ملک او درآمد پس لازم
گرفت خانہ را شروع کرد در کوشش عبادت چو دنیا را بدیں خواری دیدہ
ہمچو حمید بے راہ و ہست و بودہ است ہمت حمیت مرد نباید کہ متوجہ این چنین
شئے شود مرد مومن را خصوص عاقل را نشاید دست درآں زند کہ دیگرے با او
شرکت بر خصوص زنیلے ذلیلے کہ در حسابے در نیاید اورا بیند کہ بے وفا درست
فالحذار والحذار ایہا الاحرار قولہ وسمعت ببغداد بعض الفقراء
یقول ان سبب زھدہ انہ سمع نائحۃ تنوح بای خدیک
تبدی البلی وای عینیک اذن سالا شیخ رحمہ اللہ میگوید از بعض
فقراء بغداد شنیدم سبب زہد داود ایں بود عورتے نوحہ گری میکرو مرتبہ
ایں بود بای خد یک بکدام دو خد تو کہ بلی ظاہر خواہد شد یعنی گداخت خواہد
ریخت وبکدام دو چشم تو کہ خواہد ریخت یعنی کدام رخسارہ است و کدام چشمے
است یعنی بدیں حسن و بدیں جمال کہ خواہد ریخت داود شنید ایں فکر در دلش
او نمود البتہ در ہر چہ باشی باش نہایت کار فنا و زوال باشد مرد عاقل و ہوشمند
بفانی و زائل متعلق نشود قولہ وقیل کان سبب زھدہ انہ کان
یجالس ابا حنیفہ رضی اللہ عنہ فقال لہ ابو حنیفۃ یوما
یا ابا سلیمان اما الاداۃ فقد احکمناھا فقال لہ داود فای شئ نفعل
فقال العمل بہ قال داود رحمہ اللہ علیہ فنازعتنی نفسی الی
العزلۃ فقلت لنفسی حتی تجالسہم ولا تتکلم فی مسئلۃ قال
فجالستہم سنۃ لا اتکلم فی مسئلۃ وکانت المسئلۃ تمر بی
وانا الی الکلام فیہا اشد نزاعا من العطشان الی الماء البارد
ولا اتکلم بہ ثم صار امرہ الی ان ماصار وچنیں ہم گفتہ اند سبب انقطاع

و اختیار تعبّد و انزوائے داود علیہ الرحمہ چہ بود وقتے امام رضی اللہ عنہ باداود
رحمۃ اللہ علیہ فرمودہ است اقرار را استوار چنانچہ باید کردیم داؤد علیہ الرحمہ
گفت پس ایں چہ کنیم امام رضی اللہ عنہ فرمود دست اقرار را در عمل آریم
دانستیم چہ باید کرد چہ نباید کرد کردنی را بکنیم و ناکردنی را ترک آریم از لازمہ ایں
سوال و جواب ایں سخن درست آید برائے چہ کنیم گویند برائے نجات را گویند
برائے درجات را برائے قربات را گویند برائے تجلیات را ہمیں مقالات و
ہمیں حالات دامن گیر داود علیہ الرحمہ شد حتی اختار الخلوۃ والعزلۃ
والانزواء عن الناس خواستم من این اختیار کنم نفس من بامن منازعت
کرد نمی خواہد کہ از مردم اللہ فی اللہ گوشہ گیر د پس گفتم نفس خود را ترا ایں قدر
بسندہ باشد بیارم میاں مرداں بنشانم و در گفت و شنید با ایشاں شریک
نباشی و چنیں بودے یک سال و سخنے بر من گذشتے و برائے سخن گفتن درآں
مرا سخت ترازاں دل کشیدے کہ تشنہ را سوئے آب و بر نفس من ایں سخت
ترین مجاہدہ ہا بود تا آنکہ کار او گشت تا آنجا کہ گشت اما ابتدائے او ایں بود **قولہ وقیل حجم**
جنیدؒ الحجام داود طای رحمہ اللہ فاعطاہ دینارا فقیل ھذا
اسراف فقال لا عبادۃ لمن لا مروۃ لہ جنید حجامے بود داود طائی
رحمہ اللہ را حجامت کرد داود علیہ الرحمہ او را ایک دینار داد مگر ہاں حجام گفت کسی
برائے ایں کار را دینار دادن اسراف است داود علیہ الرحمہ گفت او را عبادت
درست نباشد کہ او را مروتے نباشد گوئی منع کرد کہ ایں اجرت نیست کہ
تو اسراف نام نہی ایں مروت است **قولہ وکان یقول فی اللیل الٰھی**
ھمک عطل علی ھموم الدنیویۃ الاسباب وحال بینی وبین الرقاد شھابا غا
ایں را زدرمیاں نہادے اے خدائے من اے آفریدگار من، قصد تو جملہ مقاصد

؎ یعنی حجامے بود کہ جنید نام داشت — ع ح

را وجملہ اسباب ہر مقصدے را بر من بیکار گردانیدہ است یعنی مرا
از ہمہ بیکار گردانیدہ است۔ نظم

باغم تو الفت ہمخانگی است ازدگراں وحشت وبیگانگی است

تا ایں ہم را ہر کسے بگمان خود چہ معنی گوید دقیق ترین آن معانی این باشد

نظم

عجبے نیست کہ سرگشتہ شود طالب دوست عجب اینست کہ من واصلم و سرگردانم

واصلم و سرگردانم

قوله سمعت محمد بن عبد الله الصوفي رحمه الله قال حدثنا
محمد بن يوسف رحمه الله قال حدثنا سعد بن عمرو قدس الله
سره قال حدثنا علي بن حرب الموصلي رحمه الله قال حدثنا اسمعيل
بن زياد الطائي رحمه الله قال قالت داية داود الطائي رحمه الله
لداود اما تشتهي الخبز فقال ما بين مضغ الخبز وشراب الفتيت
قراءة خمسين آية دایہ داود رحمہما اللہ بر داود گفت میخواہی نان بخوری
گفت میان خائیدن نان وریزہ کردہ فرو بردن و یا آب خوردن پنجاہ آیت
تواں خواند یعنی قرآن خاندیم یا نان و آب خورم چہ بہتر یعنی نان نخورم و وقت را بخواندن
قرآن مشغول دارم **قوله** ولما توفي راه بعض الصالحين في المنام وهو
يعدو فقال له مالك فقال الساعة تخلصت من السجن فاستيقظ
الرجل فارتفع الصياح مات داود الطائي رحمه الله چنین گویند آں
شبے کہ داود علیہ الرحمۃ مرد بعضے صالحاں درخواب دیدند دریں حالت کہ او می دود
اورا پرسیدند سبب چیست کہ ہمی دوی گفت ایں زمان از بندیخانہ خلاص یافتم
شخص بیدار شد و گریاں شد کہ داود علیہ الرحمہ مرد **قوله** وقال له رجل اوصني
فقال عسكر الموتى ينتظرونك مردے داود علیہ الرحمہ را گفت وصیت
ن الموت

لشکر مردگان ترا منتظر اند یعنی البتہ بمیری فعلی ہذا وقت را غنیمت دار و کارے مکن کہ بعد مردن پشیمانی آرد **قوله ودخل بعضهم عليه فجعل ينظر اليه فقال اما علمت انهم كانوا يكرهون فضول النظر كما يكرهون فضول الكلام** وبعض مردم بر داود رحمہ اللہ آمدند و شخصے بسیار طرف او می دید گفت چنانچہ بسیار گفتن مکروہ است ہمچناں بسیار دیدن مکروہ ہست **قوله ودخل بعضهم عليه فرای جرة ماء انبسطت عليها الشمس فقال له الا تحملها قال حيث وضعتها لم يكن شمس وانا استحيي ان يراني امشي لما فيه حظ نفسي** سبوے در صحن نہادہ بر اں آفتاب آمد و آب گرم می شد شخصے گفت این را در سایہ نداری گفت وقتے کہ من اینجا نہادم آفتاب نبود مرا شرم از خدا می آید کہ خدا مرا بیند درین حال کہ من بہواے نفس چند گامے بزنم **قوله اخبرنا عبد الله بن يوسف اصفهاني رحمه الله قال اخبرنا ابو اسحق ابراهيم بن محمد بن يحيى المزكي رحمه الله قال حدثني قاسم بن احمد رحمه الله قال سمعت ميمون الغزال رحمه الله قال قال ابو الربيع الواسطي رحمه الله قلت لداود الطائي اوصيني فقال صم عن الدنيا واجعل فطرك الاخرة وفر من الناس كفرارك من الاسد** ابو الربیع واسطی رحمہ اللہ داود علیہ الرحمہ را گفت مرا وصیت کن گفت از دنیا امساک کن و آخرت را افطار خود ساز در حدیث است صوموا الرؤية وافطروا الرؤية مردم محدث ضمیر رویت را بر شہر دارند یعنی شہر رمضان ببینند روزہ دارند شہر شوال بینند افطار کنند محققان چنین گویند ضمیر راجع سوی اللہ است یعنی صوموا الرؤية الله وافطروا الرؤية الله داود علیہ الرحمہ میگوید از دنیا امساک

کن وافطار بردیت خدا کن و از مرداں بگریز و متنزوی شو و معاملت با ایشان بکن وہمچنین گریزاز ایشان چنانچہ می گریزی تو از شیر۔

قوله ومنهم ابو علی شقیق بن ابراهیم البلخی رحمه الله

ابو علی شقیق بن ابراهیم البلخی

من مشائخ خراسان له شان فی التوکل وکان استاذ حاتم الاصم رحمه الله بعضے از مشائخ شقیق بلخی است و در مقام توکل شانے وبیانے دارد و استاد حاتم اصم است **قوله** قیل کان سبب توبته انه کان من ابناء الاغنیاء خرج للتجارة الی ارض الترک وهو حدث فدخل بیتا للاصنام فرای خادما للاصنام فیه حلق راسه ولحیته ولبس ثیابا ارجوانیة فقال شقیق للخادم ان لك صانعا حیا عالما فاعبده ولا تعبد هذه الاصنام التی لا تضر ولا تنفع فقال ان کان کما تقول فهو قادر علی ان یرزقك ببلدك فلم تعبت الی ماهٰهنا للتجارة فانتبه شقیق رحمه الله واخذ فی طریق الزهد سبب توبہ او گویند کہ او از ابنا ء اغنیا بود و جوان بود کہ در تجارت بروں آمد در خانۂ کہ بتاں می پرستند در آمد دید شخصے خادم بتان سر و ریش حلق کردہ بتاں رامی پرستید شقیق رحمہ اللہ گفت ترا آفریدگارے صانعے ہست کہ نفع و ضر تو از دست چرا این رامی پرستی کہ نہ ترا زیان تواند کرد و نہ نفع بت پرست گفت اگر چنیں است کہ نفع و ضر از دست تو برائے تجارت را ۶ او

چندیں رنج چرا دیدی این سخن در دل من اثر کرد و زہد را پیشہ ساخت **قوله** وقیل کان سبب زهده انه رای مملوکا یلعب ویمرح فی زمان قحط وکان الناس یهتمون من الحزن والقحط فقال له شقیق ما هذا النشاط الذی فیك اما تری ما فیه الناس من الحزن

والقحط فقال ذلك المملوك وما عليّ من ذلك ولمولاي قرية خالصة يدخل منها ما نحتاج نحن اليه فانتبه شقيق رحمه الله وقال ان كان لمولاه قرية مملوكة ومولاه مخلوق فقير ثم انه ليس يهتم لرزقه فكيف ينبغي ان يهتم المسلم لاجل الرزق ومولاه غني

و اینچنین هم گویند سبب توبه او آن بود در بلخ قحط افتاد همه خلق در اندوه و غم بوده است شقیق در بازار میگذشت مملوک شخصے بازی و مراح می کند یا بمرح خوشحال می رود شقیق رحمہ اللہ باوے گفته است چیست این خوشی و نشاط تو مردمان همه در غم اند او گفت خوندکارے دارم که دیهے مملوک اوست ازاں دیه آں قدر بر و می رسد که مارا خوش می گذرد شقیق رحمہ اللہ با خود گفت خوندکار او دیه مملوک دارد و خود هم مملوک این را چندیں خوشی و نشاط براں و ترا خوندکارے که مالک الاملاک است و قادر بر همه تو چرا چنین غمگین قوله فکیف ینبغی غمگینی پس چونه شاید کسے را که غم خورد و مولاے او غنی قوله سمعت الشيخ ابا عبد الرحمن السلمي رحمه الله يقول سمعت ابا الحسين بن احمد العطار البلخي رحمه الله يقول سمعت احمد بن محمد البخاري يقول قال حاتم الاصم رحمه الله كان شقيق بن ابراهيم عليه الرحمة موسرا وكان يتفتى ويعاشر الفتيان وكان علي بن عيسى بن هامان امير بلخ وكان يحب كلاب الصيد ففقد كلبا من كلابه فسعى برجل انه عنده وكان الرجل في جوار شقيق رحمه الله فطلب الرجل فهرب ودخل دار شقيق رحمه الله مستجيرا فمضى شقيق رحمة الله الى الامير وقال خلوا سبيله فان الكلب عندي ارده

الیکم الی ثلثۃ ایام فخلوا سبیلہ وانصرف شقیق مھتما لما ضع فلما کان الیوم الثالث کان رجل غائبا من بلخ رجع فوجد کلبا فی الطریق علیہ قلادۃ فاخذہ وقال اھدیہ الی شقیق رحمہ اللہ فانہ یشتغل بالتفتی فحملہ الیہ فنظر شقیق رحمہ اللہ فاذا ھو کلب الامیر فسربہ فحملہ الی الامیر وتخلص من الضمان فرزقہ اللہ الانتباہ وتاب مما کان فیہ وسلک طریق الزھد شقیق علیہ الرحمہ مردے بایثار بود وکارجوانان کردے وبا ایشان معاشرت کردے واگر تیفتی باشد یعنی سگان داشتے وباسگان بازی کردے وامیر بلخ سگان صید را دوست داشتے وبدلشیان شکار کردے روزے یکے سگے ازاں ادگم شد شخصے درجوار شقیق رحؒ بود سعایۃ کرد کہ سگ بر وبیست اورا گرفتند بردند وبرجانیدند ونگہ داشتند شقیق رحمہ اللہ برور فت کہ سگ تو برمن است سہ روز مرا فرصت بدہ بیارم برسانم واورا بگذار وشقیق رحمہ اللہ اندوہگیں بازگشت کہ چہ کردم بعد سہ روز سگ را کجا خواہم یافت روز سوم کہ روز وعدہ بود کہ سگ برسانم مردے بود از بلخ غائب بود در شہر می آمد درراہ سگے را یافت باقلادہ واورا گرفت وشخصے را واد ایں سگ را بشقیق رحمۃ اللہ علیہ کہ او درکار جوانان مشغول است واگر تفتی است در نسخہ یعنی درصید سگ مشغول است پس شقیق دید کہ ایں کلب امیر است خوش شد وبرامیر برد واز ضمانیت خلاص یافت ددیں ضمان شدن وغمگین شدن وخلاص یافتن ازاں اورا انتباہے شد وتائب شد ورہ زہد را پیش گرفت۔ **قولہ**

وحکی حاتم الاصم رضی اللہ عنہ قال کنا مع شقیق رحمہ اللہ فی مصاف نحارب الترک فی یوم لا یری الا رؤس تندر و رملح

تنقصف وسوف تنقطع فقال لی شقیق رحمہ اللہ کیف تری نفسک یا حاتم فی ھذا الیوم تراہ مثل ما کنت فی اللیلۃ التی زفت الیک امرأتک فقلت لا واللہ قال لکنی واللہ اری نفسی فی ھذا الیوم مثل ما کنت تلک اللیلۃ ثم نام بین الصفین ودرقتہ تحت راسہ حتی سمعت غطیطہ
حاتم اصم رحمہ اللہ حکایت میکند با ترکان جنگے بود با شقیق حاضر بودم سہ روز در جنگ گذشت تیغہا شکست نیزہا شکست شقیق رحمہ اللہ با حاتم گفت نزدیک تو امروز بداں شب ماند کہ عورت را زفاف کردہ بودی حاتم گفت رحمہ اللہ لا واللہ ہیچ بداں نمی ماند شقیق رحمہ اللہ گفت مرا امروز آں شب برابر است از اسپ فرود آمد در میان آں دو صف و مرا فرمود فرود آی غلطید و من زانوی خود را زیر سر او نہادم قلیلولہ کرد و خفت و آواز خفتن او در گوش من افتاد و باز بیدار شد و صف کرد دوگانہ گذارد **قولہ** وقال شقیق رحمہ اللہ ان اردت ان تعرف الرجل فانظر الی ما وعدہ اللہ تعالی ووعد الناس بایھما یکون قلبہ اوثق شقیق رحمہ اللہ گفتہ است اگر خواہی مرد را بشناسی کہ با خدائے تو جہے و رستنے دارد یا نہ نظر کن در معاملہ او برائے او را چیزے خدا وعدہ کردہ است و چیزے مردمان وعدہ کردہ اند دل او بکدام استوار تر ہست بہر طرفے کہ دل او استوار تر است ہماں مرد است **قولہ** وقال شقیق علیہ الرحمۃ یعرف تقوی الرجل فی ثلثۃ اشیاء فی اخذہ ومنعہ وکلامہ شقیق رحمہ اللہ گفتہ است تقوی و پارسائی مرد در سہ چیز باشد اگر چیزے از کسے بستاند بحق ستدن باشد والبتہ بداند چونہ آورد و از چہ وجہ آورد و اگر

اگر منع کند برائے خدا را کند بهوائے نفس نباشد و کلا فضول کلام است کلام

ابویزید طیفور بن عیسی البسطامی

قولہ ومنهم ابو یزید طیفور بن عیسی البسطامی رحمه الله وكان جده مجوسيا اسلم وكانوا ثلثة اخوة آدم وطيفور وعلى كلهم كانوا زهاداً وعباداً وابو يزيد كان اجلهم حالا قيل مات سنة احدى وستين ومائتين وقيل اربع وثلاثين ومائتين وبعضے ازاں اہل اقتدا و اتباع ابویزید طیفور بسطامی است وجد ابویزید مجوسی بود و اسلام آورده بود و بایزید رحمہ اللہ با دو برادر خود سہ برادر بودند یکے را آدم نام بود و دوم را علی و سوم را طیفور و ہر سہ برادر زاہد و عابد بودند و ابویزید میان ہر سہ برادر بالاتر و بلند تر مرتبہ داشت چنین گویند دویست شصت و یکسال و نزدیک بعض دویست سی و چہار سال از ہجرت گذشتہ بود کہ بایزید رحمہ اللہ مرد قولہ سمعت محمد بن الحسين رحمه الله يقول سمعت ابا الحسين الفارسی رحمه الله يقول سمعت الحسن بن علی يقول سئل ابو يزيد رحمه الله بای شئ وجدت هذه المعرفة فقال ببطن جائع وبدن عار

بایزید را رحمہ اللہ پرسیدند بدیں معرفت و مرتبہ بچہ رسیدی گفت بدیں کہ شکم را گرسنہ داشتم و تن را برہنہ داشتم قولہ سمعت محمد بن الحسين رحمه الله يقول سمعت منصور بن عبد الله رحمه الله يقول سمعت عمی البسطامی رحمه الله يقول سمعت ابا يزيد رحمه الله يقول عملت فی المجاهدة ثلثين سنة فما وجدت شيئاً اشد علی من العلم ومتابعته ولولا اختلاف العلماء لتقيت فاختلاف العلماء رحمة الا فی تجريد التوحيد

وقیل لم یخرج ابویزید رحمہ اللہ من الدنیا حتی استظهر
القرآن کلہ طیفور رحمہ اللہ گفتہ است سی سال مجاہدہ کردم ہیچ چیزے
سخت تر از متابعت علم و بر اثر آن رفتن ندیدم واگر اختلاف علما نبودے و
ہمیں اتباع یک فقیہ بودے سخت دشوار شدے و من از کار می ماندم و از
مقصود محروم می شدم و اختلاف علما رحمت است ہمیں اختلاف مراد نگیر
شدہ مگر در تجرید و توحید کہ آنجا اختلاف را اعتبارے نیست اگر آنجا اختلاف
شود یک طرف کفر بود ہمہ جا اختلاف را اعتبار ہست مگر در تجرید توحید
توحید را تخلیص می کنند تا آنکہ جز فرد حقیقی ہمہ اعتبار باقی نماند ہم از ابا یزید آمد
رحمہ اللہ بعد نقل او را در خواب دیدند از معاملت او را پرسیدند گفت خدا
مرا پرسید چہ آوردہ در درگاہ ما گفتم توحید صرف گفت اما تذکر لیلۃ
اللبن مگر شبے شیر خوردہ بود و بامداد آن شکمش می پیچید از و پرسیدند موجب
پیچش شکم چیست گفت شیر خوردہ بودم ہمیں کہ صورت اضافت بسوے
شیر کردہ بود عتاب آمد ہم ازیں جا قیاس کن تجرید و توحید چہ باشد قولہ وقیل
لم یخرج بایزید بایزید از دنیا نرفت تا آنکہ مستظہر تمام قران نشد استظہار
چہ معنی دارد یکے ہمیں کہ چنانچہ شرط است ہم چناں حافظ قران شد یا مستظہر
بقران یعنی تمام حقایق و معارف خویش مقابل بقرآن کرد ہمہ برابر یافت
دگر بقرآن مستظہر شد یعنی بر ہمہ اسرار اطلاع یافت تا آنکہ واقف متشابہات
شد و حکایت معراج او کہ گویند ہمبریں دلیل کرد مستظہر بقرآن شد یعنی آنچہ
در قرآن باشارت و بعبارت و بصریح و کنایت از کار و اعمال مذکور ہست
او بداں متصف بود قولہ اخبرنا ابوحاتم السجستانی رحمہ اللہ
قال اخبرنا ابونصر السراج رحمہ اللہ قال سمعت طیفور البسطامی

رحمہ اللہ یقول سمعت المعروف بعمی البسطامی رحمہ اللہ یقول سمعت ابی یقول قال ابو یزید رحمہ اللہ قم بنا حتی ننظر الی ھذہ الرجل الذی قد شھر نفسہ بالولایۃ وکان رجلاً مقصوداً مشھوراً بالزھد فمضینا فلما خرج من بیتہ ودخل المسجد رمی بزاقہ تجاہ القبلۃ فانصرف ابو یزید ولم یسلم علیہ وقال ھذا غیر مامون علی ادب من اداب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکیف یکون مامونا علی ما یدعیہ

شخصے را در ایام بایزید رحمہ اللہ بفضل و تقوی ذکر کردند تا آنکہ او مقصود و مشہور گشت بایزید رحمہ اللہ با اصحاب خویش گفت خیزید برویم بہ بینیم کہ آں مرد نفس خویش را بولایت شہرۃ کردہ است با اصحاب بروے رفت اتفاقاً او از مقام خود بیروں آمدہ بمسجد می شد آب دہن خود را طرف قبلہ انداخت بایزید رحمہ اللہ با اصحاب فرمود کہ ایں مرد ادبے از آداب رسول مامون نیست ومتصف بداں نیست چوں استوار داریم بداں چیزے کہ او دعوی میکند الفاظ بایزید "شہر نفسہ" دلیل میکند کہ او باشراق باطن وانستہ بود کہ او از اولیاء اللہ نیست مدعی است قولہ وبھذا الاسناد قال ابو یزید رحمہ اللہ لقد ھممت ان اسال اللہ تعالی ان یکفینی مونۃ الاکل ومونۃ النساء ثم قلت کیف یجوز ان اسال اللہ ھذا ولم یسالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم ان اللہ تعالی کفانی مونۃ النساء حتی لا ابالی استقبلتنی امراۃ او حائط

ہم بداں اسنادے کہ ان حکایت فرمود شیخ ایں حکایت را ہم بداں اسناد گفت بایزید گفتہ است قصد کردم کہ از خدا خواہم از نفس من اہتمام

اکل بر ود و احتیاج بزنان نباشد گفتم چونہ شاید مرا این خواستن کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نخواستہ است ازخواست ممتنع شدم ازبرکت آن کہ نظر براتباع
مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کردم کہ او نخواست من ہم نخواہم مرا نا خواستہ خواست
من رسید تا کار بجاے است عورتے پیش آید یا دیوارے پیش آید نزدیک من
ہردو برابر باشد قولہ سمعت الشیخ اباعبدالرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت الحسن بن
علی یقول سمعت عمی البسطامی یقول سمعت ابی یقول سالت ابایزید رحمہ اللہ عن ابتدائہ
و زھدہ فقال لیس للزھد منزلۃ فقلت لماذا فقال لانی کنت
ثلثۃ ایام فی الزھد فلما کان الیوم الرابع خرجت منہ فالیوم
الاول زھدت فی الدنیا وما فیھا والیوم الثانی زھدت
فی الاٰخرۃ وما فیھا فلما کان الیوم الثالث زھدت فیما سوی اللہ
تعالی فلما کان الیوم الرابع لم یبق لی سوی اللہ تعالی فھمت فسمعت
ھاتفاً یقول یا ابا یزید لاتقوی معنا فقلت ھذا الذی ارید فسمعت
قایلا یقول وجدت وجدت بزرگے از بایزید رحمہ اللہ پرسید از
ابتداء کار و زہد او بایزید رحمہ اللہ گفت زہد را منزلتے بلندے کارے با طولے
و عرضے نیست زہد یا در دنیا باشد یا در آخرت یک روز در دنیا و آنچہ در دنیا
است از لذا ئذ و حظوظ او وہمی و حسی ترک آوردم روز دوم آخرت و آنچہ در
آخرت است و قصور و ازباغ و رضوان حور و ازانہا رو غلمان ترک آوردم روز
سوم ماسوی اللہ را گذاشتم یعنی از وجود خود بدر شدم ترک دنیا و آخرت
کردہ بود پس او بود ترک وجود خود کرد از خودی خود بدر شد سرآئینہ ترک ماسوی
شد بعد انکہ روز چہارم شد جز خدا دگرے نماند او رفتہ بود اوی او با او باقی بود
آن روز کارش شد اوی او ہم خاست جز او دگرے نماند بالا کہ گفتہ بودم تجرید

توحید اینجا استقامت یافت و دیگر توان گفت روز چہارم آنچہ در روز سیوم رو نمود
بود استقامت یافت و در تملک و ضبط آمد ہمچنین شد کہ ہمہ او شد جز او کسے
نماند باوے تنہا شدم با من چیزے نماند موانست و مصاحبت از ہمہ خاست
اندوہگین شدم ہاتفے آواز داد بایزید تو با او بودن نتوانی آرے او فرد حقیقی او
خود با خود از جملہ خطائظ و ازو دائے تصور توان کرد و از ان دور و تو از عالم دوم انکہ
چہ میگو تو بی نوا ز نور نفتی ہست شدہ نزد و گفتہ اند خدا تو اند بندہ را از بندگی
معذور کند گویند ان اللہ لا یوصف بالمحال و بایزید رحمہ اللہ گفت من
ہمیں میخواہم تفرقہ با جمعے و جمعے با تفرقہ گہے من و گہے او من شنیدم قائلے گفت انی
یا فتی یعنی مقصود ہمین است ای عرفت عرفت **قوله** وقیل لابی یزید رحمہ اللہ
ما اشد مالقیت فی سبیل اللہ فقال لا یمکن وصفہ فقیل ما
اھون مالقی نفسک منک فقال اما ھذہ فنعم دعوتھا
الی شئ من الطاعات فلم تجبنی فمنعتھا الماء سنۃ از ابایزید رحمہ اللہ
پرسیدہ شد سخت ترین چیزا کہ تو کردہ درین راہ چہ چیزست بایزید علیہ الرحمۃ
گفت از وے حکایت نتوان کرد گفتند آسان کارہا چہ بود کہ تو کردی بایزید علیہ الرحمۃ
گفت اما این را بگویم یکبار نفس را بکارے دعوت کردم اجابت نکرد یک سال
آب را از وے منع کردم تا آنکہ اجابت کرد در کتب سلوک دگرمی نویسند شبے
برائے تہجد خاست وقت خاستن نفس چنان کاہلیش چہ بود معلوم کرد ہماں شب کہ
کاہلی کرد یک قدح آب زیادہ خوردہ بود سوگند خورد کہ نفس را یک سال آب ندہم
و بعضے شش ماہ گفتہ اند **قوله** وکان ابو یزید رحمہ اللہ یقول منذ
ثلثین سنۃ اُصَلّی واعتقادی فی نفسی فی کل صلوۃ کانی مجوسیّ
ارید ان اقطع زناری ابو یزید رحمہ اللہ گفتے سی سال نماز گذاردم و اعتقاد

من درخود ایں بود چنانستے کہ من مجوسی ام میخواہم کہ زنار خود را ببرم شرک خفی مرد موحد در نفس خویش احساس کند خود را مشرک داند ہر آئینہ گمان مجوسیت رود کارے کنی وبدانی کہ از تو کارے سزید جز شرک محض نباشد **قوله** سمعت محمد بن الحسین رحمه الله يقول سمعت عبد الله بن علی رحمه الله يقول سمعت موسى بن عيسى رحمه الله يقول قال لی ابی قال ابو يزيد رحمه الله لو نظرتم الى رجل اعطی من الكرامات حتى يطير فی الهواء فلا تغتروا به حتى تنظروا كيف تجدونه فی الامر والنهی وحفظ الحدود واداء الشريعة بایزید رحمہ اللہ گفتہ است مردے را بینید در ہوا می پرد و بر آب می رود بدو مغرور مشوید تا آنکہ بدانید کہ او در نہیات و مامورات و معاملات چہ معاملہ می کند اگر بر سنن و روایت می رود تحمل بہ پسندید شد **قوله** وحكی عمی البسطامی رحمه الله عن ابيه انه قال ذهب ابو يزيد رحمه الله ليلة الى الرباط ليذكر الله على سور الرباط فبقی الى الصباح لم يذكر فقلت له فی ذلك فقال تذكرت كلمة جرت على لسانی فی حال صبای فاحتشمت ان اذكره سبحانه وتعالى عمی بسطامی میگوید شبے بایزید سوے رباط آمد تا بذکر خدا مشغول شود و ہمہ شب بود البتہ بذکر مشغول نشد پرسیدم گفت در کودکی سخنے بر زبان من رفتہ بود احتشام ذکر خدا و حشمت آن کلمہ یاد آوردم ذکر خدا گفتہ نشد و در بعض سلوک ہمچنیں افتادہ است خواست نماز گذارد و تحریمہ بندد کلمہ در کودکی گفتہ بود یاد آمد تحریمہ بستن میسر نشد و نماز گذارد بریں تقدیر لیذکر الله بمعنی لیصلی الله باشد۔

ابو محمد سہل بن عبداللہ التستری

قوله ومنهم ابو محمد سهل بن عبد الله التستري رحمه الله احد ائمة القوم ومن لم يكن له في وقته نظير في المعاملات والورع وكان صاحب كرامات لقي ذا النون المصري رحمه الله بمكة سنة خروجه الى الحج توفي لما قيل سنة ثلاثة وثمانين ومائتين وقيل ثلث وسبعين

و بعضے ازان مشائخ کہ قدوہ و اسوہ اند سہل بن عبداللہ تستری است کرامات بسیار دارد احوال و معاملات صادق داشت و درزمان او ہمچو او کم بود دران سالے کہ در مکہ بیرون آمد براے حج را با ذوالنون رحمہ اللہ ملاقات شد و بر سر دویست ہشتاد سہ یا ہفتاد سہ فرمان یافت البتہ شیخ اہتمام دارد کہ تاریخ وفات می نویسد مقصود دارد کہ تا بعین است وفلان تبع تابعین و دیگرے مجاور ایشان و قریب بدیشان آید **قوله و قال سهل** رح كنت ابن ثلاثة سنين وكنت اقوم بالليل انظر الى صلوة خالي محمد بن سوار رحمه الله وكان يقوم الليل فربما كان يقول يا سهل اذهب فنم فقد شغلت قلبي سہل گفتہ است رحمہ اللہ سہ سالہ بودم شب بیدار می بودم و نظر می کردم سوی نماز خال خویش محمد سوار مگر او متعبد و شب بیدار بودے و بارہا گفتے اے سہل برو خواب کن کہ دل مرا مشغول می داری دوم شخص مزاحم است میخواست تا بفراغ مشغول باشد **قوله سمعت محمد الحسين** رحمه الله يقول سمعت ابا الفتح يوسف بن عمر الزاهد رحمه الله يقول سمعت عبد الله بن عبد الحميد يقول سمعت عبيد الله بن لؤلو رح يقول

سمعت عمر بن واصل المصری یحکی عن سہل بن عبد اللہ رحمہ اللہ
قال قال لی خالی یوما الا تذکر اللہ الذی خلقک فقلت
کیف اذکرہ فقال قل بقلبک عند تقلبک فی ثیابک ثلث
مرات من غیر ان تحرک بہ لسانک اللہ معی اللہ ناظری
اللہ شاہدی فقلت ذلک ثلث لیال ثم اعلمتہ
فقال قل فی کل لیلۃ سبع مرات فقلت ذلک ثم اعلمتہ
فقال قل فی کل لیلۃ احدی عشر مرۃ فقلت ذلک فوقع
فی قلبی حلاوۃ ولما کان بعد سنۃ قال لی خالی احفظ
ما علمتک ودم علیہ الی ان تدخل القبر فانہ ینفعک فی
الدنیا والآخرۃ فلم ازل علی ذلک سنین فوجدت لہا
حلاوۃ فی سری ثم قال لی خالی یوما یا سہل من کان اللہ
معہ وہو ناظر الیہ وشاہد علیہ کیف یعصیہ ایاک
والمعصیۃ وکنت اخلو فبعثانی الی الکتاب فقلت
انی لاخشی ان یتفرق علی ہمی ولکن شارطوا المعلم انی
اذہب الیہ ساعۃ فاتعلم ثم ارجع فمضیت الی الکتاب
وحفظت القرآن وانا ابن ست سنین او سبع سنین
وکنت اصوم الدہر وقوتی خبز الشعیر اثنی عشر سنۃ فوقعت
لی مسئلۃ وانا ابن ثلث عشر سنۃ فسألت ان یبعثونی
الی البصرۃ اسال عنہا فجئت البصرۃ وسالت علماءہا فلم
یشف عنی احد شیئا فخرجت الی عبادان الی رجل یقال
بابی حبیب حمزۃ بن عبد اللہ العبادانی رحمہ اللہ فسألتہ

عنها فاجابني فاقمت عنده مدة انتفع بكلامه واتادب بادابه ثم رجعت الى تستر فجعلت قوتي اقتصارا على ان يشترى لي بدرهم من الشعير الفرق فيطحن ويخبز لي فافطر عند السحر كل ليلة على اوقية واحدة بغير ملح ولا ادام وكان يكفيني ذلك الدرهم سنة ثم عزمت على ان اطوى ثلث ليال ثم افطر ليلة ثم خمسا ثم سبعا ثم خمسة وعشرين ليلة وكنت عليه عشرين سنة ثم خرجت اسيح في الارض سنين ثم رجعت الى تستر وكنت اقوم الليل كله

سہل میگوید رحمہ اللہ خال من روزے مرا گفت میخواہی خدارا ذاکر باشی گفتم چونہ ذکر گویم گفت بدل خود بکن بغیر آنکہ بزبان سخن رانی مراقبہ می آموز د چون خواہی کہ از پہلو بہ پہلو بگردانی سہ بار بدل بگو خدا با من است خدا مرامی بیند و خدا حاضر وقت من است این سہ کلمہ را سہ بار بدل بگو چند شبے ہمچنین گفتم و او را خبر دادم کہ من این کار می کنم گفت در تقلب ہر شبے ہفت بار بگو از ین ہم اعلام کردم بعد ازیں یازدہ بار بگو بعد ازین حلاوت این کلمہ کہ بخیال و بدل میگفتم در دل من افتاد بعد آنکہ سہ سال گذشتہ بنیا، من مرا گفت آنچہ ترا تعلیم کردم یاد دار و بداں مداومت کن تا آنکہ بمیری زیرا چہ این آن کارے است کہ نفع کند ترا در دنیا و آخرت در دنیا از ہمہ بے نیاز گرداند و از گناہان باز دارد و در آخرت بدرجات قربات رساند سالہا بدیں کار بودہ ام تا در دل و سر خویش ذوق این کار یافتم روزے خال من گفت اے سہل ہر کہ بداند خدائے مطلع است و ناظر است احوال اورا او چونہ گناہ کند بر تو باد یا کہ طرف ہیچ صغیرہ میل نکنی پس مرا بر نویسا نندہ فرستادند مرا در دل آمد کہ در آمد شد بر کتاب نباید من متفرق

شود ہے کہ بریکے بستہ ام متفرق گردد و مادر و پدر کہ او را می فرستادند ایشاں را
گفت من می نہ سم کہ ہم من متفرق شود شرط کنید با استاد تا ساعتے بروم و باز گردم
بر معلماں رفتم و حفظ قرآن کردم و دراں ایام من شش سالہ یا ہفت سالہ بودم و صوم
دوام داشتم و دوازدہ سالہ قوت من نانِ جو بود مسئلہ مرا اشکل شد و من سیزدہ سالہ
بودم بر مادر و پدر خود گفتم مرا در بصرہ فرستید ازاں مسئلہ پرسم در بصرہ آمدم و علما بصرہ را
پرسیدم اشکال مرا ہیچ یکے حل نہ کرد و ماندگی مرا شفا نشد در عباداں رفتم بر مردے
کہ او را حبیب نام بود ازاں مسئلہ پرسیدمش او جواب داد مرا مدتے بر وماندم و استفادہ
از سخن او می گرفتم و آداب او را می گرفتم پس آں در تستر آمدم قوت خویش گردانیدم
بریں اقتصار کہ بیدرم را فرق بخرم فرق پیمانہ است وقت سحر یک اوقیہ افطار می کردم
بغیر نمک و نان خورش و یکدرم مرا یکسال بس میکرد بعد عزیمت بریں کردم بعد سہ
روز بخورم از سہ بہ پنج و از پنج بہ ہفت تا آنکہ بست و پنج شب کردم ہمچنیں گفتہ اند بعد
ماہے یک لوزینہ خوردے و بریں صفت بست سال بودم بعدہ سالہا سیاحت
کردم پس باز گشتم بہ تستر و ایں صفت بود کہ ہمہ شب بیدار می بودم **قولہ سمعت**
محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت ابا العباس البغدادی
رحمہ اللہ یقول سمعت ابراھیم بن فراس رحمہ اللہ یقول
سمعت نصر بن احمد یقول قال سھل بن عبد اللہ رحمہ اللہ
کل فعل یفعلہ العبد بغیر اقتداء طاعۃ او کان معصیۃ فھو
عیش النفس و کل فعل یفعلہ بالاقتداء فھو عذاب علی النفس
نصر بن احمد رحمہ اللہ میگوید از سہل رحمہ اللہ شنیدم گفت ہر عملے کہ بندہ کند
و بغیر اقتدا پیغمبر علیہ السلام و سلف صالح بودہ باشد از فعل طاعت باشد
یا معصیت نسبت حال او باشد از لذت نفس بودہ باشد و زندگی نفس بداں

باشد مثلاً مردے صدقہ بدہد و آن بہوا نفس بودہ باشد مطلوب شاد باشی
و نام و آوازہ میان خلق یا از دادن خود را باز دارد و آن سبب شحّ او در جبلت نفس
است سبب آن بودہ باشد پس آن لذت نفسانی باشد و زندگی نفس ہم بدان
بود و ہر فعلے کہ بندہ کند و آن باقتدار رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و پس روی
سلف صالح باشد آن عذابے بر نفس است

ابوسلیمان دارانی

قولہ ومنہم ابو سلیمان عبد الرحمن بن عطیۃ الدارانی رحمہ اللہ
و داران قریۃ من قری دمشق مات سنۃ خمس عشرۃ و
مائتین و بعضے از ان معتمدان و مقتدایان ابوسلیمان دارانی است و داران دہے
است از دیہاء دمشق و از تاریخ ہجرت دویست پانزدہ سال گذشتہ بود کہ او
فران یافتہ است قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ
یقول سمعت عبد اللہ بن محمد الداری رحمہ اللہ یقول اخبرنا
اسحٰق ابراھیم بن ابی حسّان رحمہ اللہ یقول سمعت احمد
بن ابی الحواری رحمہ اللہ یقول سمعت ابا سلیمان رحمہ اللہ
یقول من احسن فی نہارہ کُفی فی لیلتہ ومن احسن فی لیلہ کوفی (کوفی فی لیلہ)
فی نہارہ من صدق فی ترک شہوۃ ذہب اللہ بہا من قلبہ
واللہ تعالی اکرم ان یعذب قلبا بشہوۃ ترکتہا لہ احمد ابوالحواری رحمہ اللہ
میگوید کہ من از ابوسلیمان رحمہ اللہ شنیدم ہر کہ در روز کارے نیکے کند در شب
او را آن احسان کفایت باشد و ہمچنین اگر در شب نیکی کند در روز او را کفایت
کند یعنی روز در حمایت شب است و شب در حمایت روز است کہ در روز
عملے نیکے کرد البتہ در شب ہم موفق بعمل نیک شود و ہر کہ در شب نیک کرد در روز
ہم موفق بعمل نیک شود و معنی دیگر ہر کہ در روز احسانے کرد در شب از وے

تقصیرے رفت آن احسان روز مکافات تقصیر شب کند و کذلک الطس احسان چیست چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود الاحسان ان تعبد اللہ کانک تراہ یعنی ہر عملے کہ او بحضور دل کردہ باشد آں عمل مکافی تقصیر عمل دیگر باشد و ہر کہ آرزوے نفس را براے خدا ترک آوردہ باشد خداوند سبحانہ وتعالیٰ آں آرزو از دل و ببرد خداوند کریم برتر ست کہ عذاب کند بندہ را کہ براے او ترک آرزوے ہوا نفس کردہ باشد او را بداں مواخذہ کند یا جزاء او بدوند ہد **قولہ وبہذا الاستاذ قال اذا سکنت الدنیا القلب ترحلت منہ الآخرۃ** ہم بدیں سندے کہ سخن بالا بود ابو الحواری رحمہ اللہ از دارانی ایں روایت کرد در ہر دے لے کہ دنیا قرار گرفت از اں دل آخرت رفت آرے ضدان لا یجتمعان بلک نقیضان لا یجتمعان ولا یرتفعان **قولہ سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت الحسین بن یحیی رحمہ اللہ یقول سمعت جعفر بن محمد النصیر رحمہ اللہ یقول سمعت الجنید رحمہ اللہ یقول قال ابو سلیمان الدارانی رحمہ اللہ ربما یقع فی قلبی النکتۃ من نکت القوم ایاما فلا اقبلہ منہ الا بشاہدین عدلین الکتاب والسنۃ** جنید رحمہ اللہ میگوید کہ ابو سلیمان دارانی رحمہ اللہ گفتہ است اگر نکتۂ از طائفہ صوفیہ و لطیفہ از حقایق و معارف در دل من جاے گیرد من ہرگز آن را قبول نکنم مگر کہ دو گواہ عادل براں گواہی دہند کتاب اللہ و سنت رسول اللہ ہر دو یکے اند اما بحکم آنکہ کتاب اللہ و سنت رسول اللہ است بدیں حکم دو گواہ می شود ہر چہ کتاب اللہ گواہی داد ہمانست کہ رسول اللہ صلی اللہ وآلہ وسلم گواہی داد و ہر چہ رسول اللہ گواہی داد ہمانست کہ کتاب اللہ گواہی داد **قولہ وقال ابو سلیمان**

رحمہ اللہ افضل الاعمال خلاف ھوی النفس قال ولکل شیٔ علمٌ وعلم الخذلان ترک البکاء وقال لکل شیٔ صدا ٔ وصدا ٔ نور القلب الشبع وقال ما شغلک من اللہ من اھل او مال و ولد فھو علیک مشوم بہترین عملہا خلاف ہوا نفس است یعنی ہرچہ نفس آرزو کند مرد سالک را خلاف آن باید کرد قولہ ولکل شیٔ علم ہر چیزے را علامتے ہست و علامت آنکہ خدا ے کسے را از در خویش راندہ باشد اینست گریہ کہ برائے خدا بود میکرد ترک آن گریہ کند و بفرح باشد من قیدے گرفتہ ام و درین قید ردّ مشکلے کردہ ام زیرا چہ خواجہ حسن بصری رحمہ اللہ فرمودہ است گریہ شردہ نوع است ہفدہ بہ نفاق است یکے بصدق قولہ وقال لکل شیٔ صدا ٔ و دارانی رحمہ اللہ گفتہ است ہر چیزے را مانعے و موجب تاریکی ہست و موجب تاریکی دل و بازماندن نجل است زنگ در دلے افتد کہ او چفسندہ گیرندہ باشد و شع چفسندہ و گیرندہ دل است ہر آئینہ زنگ دل ہمان باشد چو در دل شع افتاد بدل ہوا رنفس نتواند کرد صفا نپذیرد از جاہ و مال نتواند خاست از نقد خاستن با مید وعدہ نتواند پرداخت و ہمبرین آنچہ باقیات نفس است قیاس کن قولہ وقال ما شغلک و گفتہ است ہرچہ ترا از خدا باز دارد ہمہ شومت تو باشد اگرچہ اہل باشد و ولد باشد الکلام فی بعض الطاعات والحسنات اگر کسے را زہد مطلوب باشد و ہم بر آن ماند ہمہ شوم او شد و باقی مقامات ہم برین منوال است و در بعضے نسخ بجای شع شفیع افتادہ است آں نیز معنی ظاہر دارد قولہ وقال ابو سلیمان رحمہ اللہ کنت فی لیلۃ باردۃ فی المحراب فاقلقنی البرد فخبات احدی الیدین من البرد وبقیت الاخری ممدودۃ فغلبتنی عینی فھتف بی ھاتف یا ابا سلیمان قد وضعنا فی ھذہ

نحدید

ما اصابها لو كانت الآخرى لوضعنا فيها فاليت على نفسي
ان لا ادعو الا بيدى خارجتان حر الكان او بردا و ابو سلیمان دارانی رحمہ اللہ
گفتہ است شبے ہوائے سردے در محراب بودم ہر دو دست کشودہ از خدا حاجت
میکردم سردی ہوا مرا مزاحمت کرد کہ از ودر قلق افتادم یک دست را پوشیدم
گرد آوردم پس آں خواب بر من غلبہ کرد ہاتفے آواز داد ہر چہ تو میخواستی دستے
کہ فراز بود آں بداں دست دادیم وآں دستے کہ گرد آوردی ازان او باز داشتیم
سوگند با خود خوردم بہر موجبے کہ باشد سرما یا گرما ہیچ دستے را گرد نیارم اینجا گویند
ہر دو دست فراز ند برائے ہر چہ خواہی خواستند آنچہ برائے دست دراز
بود دادیم وآں دستے کہ پنہان کردی ازان او باز داشتیم چہ معنی دارد اینجا گوئیم
مراد ازیں کلام آنچہ دادیم موفر تمام نبود و اگر ہر دو دست بودے موفر بودی **قوله**
وقال ابو سليمان رحمه الله نمت عن وردى فاذا انا بحوراء تقول
لی تنام وانا اربی لك فی الجنة منذ خمس مایة عام ابو سلیمان رحمہ اللہ
فی الخدور
گفتہ است وقتے وردے معہودے کہ داشتم خواب غلبہ کرد خفتم ازاں ورد باز
ماندم ناگہان در خواب خود را بحورائے یافتم آن حورا با من گفت تو می خسپی و پانصد
سال باشد کہ مرا برائے تو می پرورند پرورش حورا عبادت از ازدیاد جمال وحسن
و پیرایۂ او باشد تا ازیں حورا دارانی علیہ الرحمۃ چہ عنایت کرد تحمل مراد ازیں تمثل
قدسی باشد تمام اشارت بریں کنند ورنہ نوم با آنکہ او را می پرورند چہ مزاحمت
کنند یعنی تو می خسپی و از جمال محروم می مانی چہ گوئی اکثر روایات را باسند گفت وچند
بغیر سند بران مثال باشد چنانچہ در احادیث مسایند و مراسیل می کنند **قوله**
چنانچہ
اخبرنا عبد الله بن يوسف الاصفهانى رحمه الله قال اخبرنا
ابو عمرو الحواسنى رحمه الله قال اخبرنا محمد بن اسمعيل رحمه الله

قال حدثنا احمد بن ابی الحواری رحمہ اللہ قال دخلت علی ابی سلیمان یوما وھو یبکی فقلت لہ ما یبکیک. فقال یا احمد ولم لا ابکی اذا جن اللیل ونامت العیون وخلا کل حبیب بحبیبہ افترش اھل المحبۃ اقدامھم وجری دموعھم علی خدودھم وتقطرت فی محاریبھم اشرف الجلیل تعالی فنادی یا جبرئیل بعینی من تلذذ بکلامی واستراح الی ذکری وانی لمطلع علیھم فی خلواتھم اسمع انینھم واری بکاءھم فلم لا تناوی فیھم یا جبرئیل ما ھذا البکاء ھل رأیتم حبیبا یعذب حبیبا ام کیف یحمل بی ان آخذ قوما اذا جنھم اللیل تملقوا الی فبی حلفت اذا وردوا علی القیامۃ لاکشفن لھم عن وجھی الکریم حتی ینظروا الی وانظر الیھم احمد ابو الحواری رحمہ اللہ میگوید روزے بر ابو سلیمان در آمدم او می گریست از موجب گریہ پرسیدمش گفت ای احمد چرا نگریم چون شب افتد وچشمہا بخسپد وہر دوستے بدوست خویش تنہا شود اہل محبت پا دراز کنند بغلطند آب چشم ایشان بر رخسار ہا ایشان روان شود واز قطرہا چشمہاء ایشان در محلہا سجدۂ ایشان بیفتد قولہ اشرف الجلیل خداوند سبحانہ وتعالی بر ایشان مطلع است وبعد اطلاع بر جبرئیل ندا کند گوید اے جبرئیل بسوگند خود ہر کہ بسخن من لذت گرفت واستراحت او منتہی بذکر من شود یعنی ہمہ استراحت او بذکر من باشد وحال اینست بتحقیق کہ بر حالات ایشان من مطلع ام وحال ہا ایشان من نکو می دانم من نالہ ایشان می شنوم وگریہ ایشان می بینم پس اے جبرئیل چرا با ایشان ندا نمی کنی کہ این گریہ چیست از عذاب می ترسید ہیچ دوستے را دیدہ اید کہ دوست خود را عذاب کند چگونہ نیک آید بکرم من کہ من بگیرم طائفہ

راکہ چوں شب بر ایشان تاریک شود تملق بمن کنند چاپلوسی من کنند و در من گریہ کنند سوگند خوردہ ام چو روز قیامت بر من فرود آیند سر پردہ کہ ہست از وجہ جمال خویش آں پردہ را برگیرم تا ایشان جمال من بہ بینند و من ایشان بینم درین حکایت چند سخنے ہست اگر طالب این گوید کہ وعدۂ دیدار فردا کردی کجا فردا وکجا این روز من طالب جمال تو بنقد وقتم و آنکہ گفت لا اعذب این عذاب جز عبارت از ذل حجاب نباشد و آنکہ گفت من ایشان را بینم او ہمہ وقت ناظر است چہ باشد کہ من ایشان را بینم یعنی آں مکاشفہ و مواجہ باشد چنانچہ ہر یکے مر دیگرے را بیند ہمچناں باشد و اگر بعینی را قسم نداریم یعنی ایشان ہمہ بحضرت من اند و بیان آن این کہ کلام ایشان می شنوم الی آخرہ ۔

حاتم بن یوسف الاصم

قولہ ومنہم ابو عبد الرحمن حاتم بن عنوان یقال حاتم بن یوسف الاصم من اکابر مشائخ خراسان وکان تلمیذ شقیق استاذ احمد بن خضرویہ قیل لم یکن اصمّ وانما تصامم امراۃ فسمی بہ وبعضے از مشائخ کہ متبع و مقتدا است حاتم اصم است رحمہ اللہ و او از متلمذان و شاگردان شقیق بلخی بودہ است علیہ الرحمہ از کبار مشائخ خراسان بود و شیخ و پیر احمد خضرویہ بود و چنین گویند او کر نبود از سبب عورتے خود را کر ساخت **قولہ سمعت الاستاذ اباعلی الدقاق رحمہ اللہ یقول جاءت امراۃ فسالت حاتما عن مسئلۃ فاتفق انہ خرج منہا فی تلک الحالۃ صوت فخجلت فقال حاتم رحمہ اللہ ارفعی صوتک فاری من نفسہ انہ اصم فسرت المراۃ بذلک وقالت انہ لم یسمع الصوت فغلب علیہ اسم الصمم** و چنین گویند حاتم اصم نبود عورتے بر وے آمد و او را مسئلہ می پرسید مگر بادے از وے جدا شد او خجل

گشت دانست مگر حاتم شنید حاتم رحمه الله گفت سخن بلند گو تا بشنوم آن عورت
در خویش گمان برد که مگر حاتم کر است وخوش شد که آواز نه شنید ہمبدین این
نام بروے افتاد ورا حاتم اصمؒ خواندند قوله اخبرنا الشیخ ابو عبد الرحمن
رحمه الله قال سمعت ابا علی سعید بن احمد رحمه الله یقول
سمعت ابی یقول سمعت محمد بن عبد الله رحمه الله یقول سمعت
خالی محمد بن اللیث رحمه الله یقول سمعت حامد اللفاف
رحمه الله یقول سمعت حاتم اصم رحمه الله یقول ما من
صباح الا والشیطان یقول لی ما تاکل وما تلبس واین تسکن
فاقول اکل الموت والبس الکفن واسکن القبر حاتم رحمه الله میگفت
نفس شیطان ہر صباحے با من این گوید چه خواہی خورد چیزے نداری چه خواہی پوشید
که وجه جامه با تو نیست وکجا خواہی بود که خانه نداری ومن با این نفس شیطان گویم مرگ
خواہم خورد کفن خواہم پوشید ودر گور خواہم بود ہر کرا این مستقیم شد که البته مردنی
بنقد است از جمله ہواہا وآرزوہا بازماند وجمله لذتہا از دل وے رفت ووقت
خویش را مصروف جز بطاعت وے نه کرد قوله وباسناده قیل له الا تشتهی
قال اشتهی عافیة یوم الی اللیل فقیل له الیست الایام کلها عافیة فقال ان عافیة
یومی ان لا اعصی الله فیه حاتم را رحمه الله پرسیدند چیزے را آرزو نمی کنی
یعنی متمنی تو چیست گفت مشتهی ومتمنی من اینست که روز تا شب بعافیت باشم
مردان گمان بردند مگر صحت بدن واصابت رزق این عافیت است گفتند نه آنکه در ہمه
ایام تو ہمه عافیتی با صحتی ومرزوقی گفت عافیت روز من اینست که دراں روز
بے فرمانی خدا نکنم سہو تو مے عصیانے دارد عصیان اہل محبت رغبت ایشان بغیر
خدا باشد بلکه توہم وجود غیر خدا در دل ایشان شود قوله وحکی عن حاتم رحمه الله انه قال

كنت في بعض الغزوات فاخذني ترك واضجعني للذبح فلم يشتغل به قلبي بل كنت انظر ماذا ايحكم الله فبينا هو يطلب السكين من خفه اصابه سهم غرب فقتله وطرحه عني وقمت وحاتم رحمہ اللہ گفتہ است روزے مرا ترکے گرفت وغلطانید تا ذبح کند در خاطر من نظر جز بحکم خدا نبوده است ہم میان این کہ قصد ذبح من کرده بود وکارد را در موزہ خود می جست تیرے گذرنده کہ معلوم نباشد کہ آن تیر را کہ انداخت بدو رسید او مرد من خاستم و رستم ازوے **قوله** سمعت عبد الله بن يوسف الاصفهاني رحمه الله يقول سمعت ابا نصر منصور بن احمد بن ابراهيم الفقيه يقول سمعت ابا محمد جعفر بن محمد بن نصير رحمه الله يقول روى عن حاتم انه قال من دخل في مذهبنا هذا فليجعل في نفسه اربع خصال من الموت موتا ابيض وهو الجوع وموتا اسود وهو احتمال الاذى من الخلق وموتا احمر وهو العمل ومخالفة الهوى وموتا اخضر وهو طرح الرقاع بعضها على بعض حاتم رحمہ اللہ میگوید ہر کہ درین رہ درآید چہار خصلت را برنفس خویش ملازم کند یکے موت سپید وآن گرسنگی است گرسنگی را مرگ سپید نامید ازانچہ او موجب صفا و نور است وآن نسبت سپیدی دارد دوم مرگ سیاه وآن مرگ سیاه این است کہ خلق بروجفا کند واو آن را تحمل کند این را مرگ اسود نام نہاد زیرا چہ یکے بر تو ترفع میکند و باستہانتے و طعنے وتشنیعے پیش آید و تو آن را بر خود می گیری وآن بار را برمی داری این تحمل تو بدان اہانتے کہ او میکند آنچنان باشد گوئی تو آنچنانی کہ او برتو می کند این ہمان

کس داند کہ این راتحمل می کند ہر آئینہ این را مرگ اسود نامند و سیوم مرگ سرخ و آں عبارت ازین است کہ تو عملے کنی و آں مخالف ہوا نفس تو باشد این راموت احمر خوانند زیراچہ خلاف ہوا کردن بسیار نے خون خوردن است چوں در خون خوردن بسیار باشد و خون نسبت باحمر دارد ہر آئینہ اورا موت احمر گویند و چہارم مرگ سبز و آن پکالہ برپکالہ دوختن خرقہ است و این را موت اخضر خوانند زیرا چہ پکالہ از ہر جنسے دوختن انواع رنگہا جمع می آید مثال بادیہ باشد کہ درو از ہر جنس گیاہی رستہ باشد۔

ابوبکر زکریا یحییٰ بن معاذ رازی

قوله ومنهم ابو زكريا يحيىٰ بن معاذ الرازي رحمه الله الواعظ في زمانه نسيج وحده في وقته له لسان في الرجاء خصوصاً وكلام في المعرفة خرج الى بلخ واقام بها مدة ورجع الى نيشا پور ومات سنة ثمان وخمسين ومائتين یکے ازان صوفیہ یحییٰ بن معاذ رازی است کنیت او ابوزکریا واعظے بود مردماں را پند دادے برمنبر بر رفتے سخنے گفتے و درفن وعظ نادرۂ وقت خویش بود سخنے خصوص در رجا گفتے مگر مقام رجا بر و غالب بود و در بیان معرفت خدا سخنے بلندے داشت سوے بلخ رفت و مدتے آنجا بود و نیشا پور باز گشت از تاریخ ہجرت دوبست پنجاہ ہشت سال گذشتہ بود کہ اورا مراجعت شد **قوله** سمعت محمد بن الحسين رحمه الله يقول سمعت عبد الله بن محمد بن احمد بن حمدان العكبري رحمه الله يقول سمعت احمد بن محمد السترى رحمه الله يقول سمعت احمد بن عيسى رحمه الله يقول سمعت يحيىٰ يقول كيف يكون زاهداً من لا ورع له تورع عما ليس لك ثم ازهد فيما لك احمد عیسیٰ رحمہ اللہ میگوید

کہ من از یحییٰ رضی اللہ عنہ شنیدم کہ او گفتے کسے کہ در ورع نباشد از مشتبہات محترز نگردد او چگونہ شاید کہ زاہد باشد در جملہ سلوک نشستہ اند زہد بعد استقامت ورع است آنچہ ازان تو نیست وترا بدان نسبت نباشد ازاں ترک آری ورع است وآں حلالے کہ در ملک تست آن را ترک آری این زہد است **قولہ وبهذا الاسناد قال جوع التوابین تجربة وجوع الزاهدین سیاسة وجوع الصدیقین مکرمة** وہمدین اسناد کہ سخن بالا گفتہ است این سخن ہم گفت گرسنگی کہ تائب را باشد تجربہ باشد یعنی بواسطہ جوع او را تجربہ شود کہ کسر نفس جز بجوع میسر نشود تجربہ باشد کہ بجوع صفائی وزکائی میسر است وتجربہ باشد کہ جوع بسوے گناہان نفس را مائل شدن ندہد وگرسنگی کہ زاہد را باشد از موجب سیاست نفس او بود سیاست حفظ است یعنی حفظ زہد او بجوع شود چو زہد کرد ہر آئینہ قلت لازمہ حال اوست وجوع لازمہ وقت اوست زیرا چہ ترک حلال کرد بر و نقدے نماند جوع اختیاری شد حفظ زہد ہم بدان مستقیم گشت وگرسنگی صدیقان مکرمت است موجب عزت وسبب کرامت واستقامت صدق وصفاے اوست **قولہ وقال یحیی رحمہ اللہ الفوت اشد من الموت ان الفوت انقطاع عن الحق والموت انقطاع عن المخلوقین** ویحییٰ رحمہ اللہ گفتہ است فوت وقت فوت مقصود وفوت ذوق سخت تر از موت است زیرا چہ فوت دور شدن از حق است وموت دور شدن از خلق است وانقطاع از حق سخت تر از انقطاع از خلق است **قولہ وقال یحیی رحمة اللہ علیہ الزهد ثلثة اشیاء القلة والخلوة والجوع** سہ چیز لازمہ زہد است قلت اندک چیزے بدو باشد ستر عورت سد جوعے وخلوت از خلق تنہا بودن چو ترک حلال

حلال کرو ترک صحبت ہم شود زیرا چہ از صحبت استقامت بر ترک نشود
وسیوم گرسنگی لابدی است اگر جوع اختیار نشود زہد کجا استقامت شود
قوله وقال یحیی رحمۃ اللہ لا تربح علی نفسك بشیٔ اجل من
ان تشغلها فی کل وقت بما هو اولی بها بر نفس ہیچ چیزے
سود مند نشوی مگر آنکہ اورا بداں بداری کہ بہترین کارہا ست قوله و
قیل ان یحیی بن معاذ رحمہ اللہ تکلم ببلخ فی تفضیل الغنا
علی الفقر فاعطی ثلثین الف درهم فقال بعض المشائخ
رحمہ اللہ لا بارك له فی هذا الحال فخرج الی نیشا پور فوقع
علیه اللص واخذ ذلك المال وتمام حکایت یحییٰ معاذ رحمہ اللہ
این است کہ بر وصد ہزار درم قرض شد وخرچ آں قرض برائے فقراو
غزات بودہ است وایشان مطالبہ مال کردند یحییٰ رحمہ اللہ متعلق شد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم را در خواب دید رسول اللہ علیہ السلام باوے
فرمود کہ خداوند سبحانہ وتعالیٰ ترا سبب صفا دلہا آفریدہ است تو در سفر شو وبا خلق
خدا سخن گو ترا بکجا صد ہزار درم رسد در بلخ سخن گفت وآنجا غنارا بر فقر
ترجیح داد وواقعہ خود را بر خلق گفت ہر کسے شیخ را چیزے داد تا آنکہ آں درم
حاصل شد کسے سی ہزار کسے چیزے تا آنکہ بصد ہزار درم رسید مشائخ شنیدند
یحییٰ علیہ الرحمہ غنا را بر فقر ترجیح داد وواقعہ خود را بر خلق گفت ہر کسے شیخ را
چیزے داد تا آنکہ آن درم حاصل شد کسی سی ہزار کسی چیزے تا آنکہ بصد
ہزار رسید مشائخ شنیدند یحییٰ علیہ الرحمہ غنا را بر فقر ترجیح دادہ است واین
قدر مال او را دست دادہ است شیوخ فقرا رحمہم اللہ دعا بد کردند گفتند
لا بارك اللہ تعالیٰ فی ماله دزد افتاد تمام مال او برد وبیشتر شد در

نیشاپور آمد آنجا نیز وعظے کرد چند مردم دراں مجلس از سخن او از جان خود بیرون شدند جنازہ چندے شد و آنکہ بیہوش گشتند و جامہا پارہ کردند خدا داند تا چہ قدر وآں خواب گفت چند مردم آن مال قبول کردند از اول واقع گفت مرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یکجا فرمودہ است آمد و بہر بو آنجا وعظے کرد چند بذل روح کردند و بسیارے تائب وبیہوشانہ گشتند وآں واقع وخواب را گفت دختر وزیر حاضر بود او گفت شیخ رحمک اللہ ہماں شب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ترا خواب نمود کار خیر من بود پدر من از ہیرایہ داوانی زر ونقرہ بسیارے دادہ بود ہماں شب رسول اللہ را صلی اللہ وآلہ وسلم در خواب دیدم با من گفت کہ آرزوے آں داری کہ فردا شفاعت من بتو رسد گفتم یا رسول اللہ کیست کہ این آرزو ندارد گفت اگر می خواہی شفاعت من بتو رسد یحییٰ بن معاذ را صد ہزار درم قرض بر رفتہ است ادمی آید ایں مالے کہ بر تست صد ہزار درم اورا بدہ فردا من شفاعت کنم گفت شیخ التماس دارم کہ یکبار دگر وعظ بگوید شیخ رحمہ اللہ بار دگر وعظ گفت او او انی زر ونقرہ کہ از پدر یافتہ بود آں مقدار کہ صد ہزار درم شود بشیخ سپرد وخلق دگر ہم خدمتے کردند شیخ رحمہ اللہ ہفتاد شتر پر نقرہ از ہر بو بیرون آورد باقی حکایت نمی گویم کہ مرا ازاں گفتار ملالت می افزاید **قولہ اخبرنا** عبد اللہ بن یوسف الاصفہانی رحمہ اللہ قال حدثنا ابو القاسم عبد اللہ بن الحسین ابن بالویہ الصوفی رحمہ اللہ قال سمعت محمد بن عبد اللہ الرازی رحمہ اللہ یقول سمعت الحسین بن علویہ رحمہ اللہ یقول سالت یحیی بن معاذ الرازی رحمہ اللہ یقول من خان اللہ فی السر ھتک اللہ سرہ فی العلانیۃ ہر کہ خدا را در نہانی طاعتے کہ موجب تعظیم او باشد نکرد بسبب ترفعے وتنعمے کہ در نفس او

افتادہ است چنانچہ بعض صوفیان را می باشد البتہ خداے تعالی اورا در ملاء عام خوار کند قولہ سمعت عبد اللہ بن یوسف رحمہ اللہ قال سمعت ابا الحسین محمد بن العزیز المؤذن رحمہ اللہ یقول سمعت محمد بن محمد الجرجانی رحمہ اللہ یقول سمعت علی بن محمد رحمہ اللہ یقول سمعت یحیی بن معاذ یقول تزکیۃ الاشرار ھجنۃ بک وحبھم لک عیب علیک وھان علیک من احتیاج الیک تزکیہ اشرار کنی چنانچہ بعض مردم از جہت مصلحتے بعض ملوک وظلمہ راکہ البتہ اشرار اند تزکیہ کنند آن نقصان تو باشد وآن عیب تو باشد وآں سوء حال تو باشد وانیکہ تو ایشان را دوست داری البتہ فردا بواسطہ این ترا عتابے باشد محبت تقاضا چنیست کرد وایشان معائب تو ہم معائب باشی وھان علیک وہمان کس کہ محتاج است ترا خوار وسہل دارند۔

قولہ ومنھم ابو حامد احمد بن خضرویہ البلخی رحمہ اللہ من کبار مشائخ خراسان صحب ابو تراب النخشبی رحمہ اللہ قدم نیشابور وزار اباحفص علیہ الرحمہ وخرج الی بسطام فی زیارۃ ابی یزید البسطامی قدس اللہ سرہ العزیز وکان کثیرا فی الفتوۃ یکے از ایشان کہ قول وفعل ایشان متبع باشد احمد خضرویہ است رحمہ اللہ بعضے از بزرگان پیران بزرگ خراسان بود با ابو تراب نخشبی رحمہ اللہ علیہ صحبت داشت در نیشابور آمد وزیارت ابوحفص حداد کرد وزیارت بایزید رحمہ اللہ ہم کردہ است ودر فتوت کارسے بزرگے داشت قولہ و قال ابوحفص رحمہ اللہ مارایت احدا اکبر ھمۃ ولا اصدق

ابو حامد احمد خضرویہ بلخی

حالا من احمد بن خضرویہ علیہ الرحمۃ والرضوان ابو حفص
حداد رحمہ اللہ فرمودہ است ہیچ یکے را بلند ہمت تر از احمد خضرویہ علیہ الرحمہ
ندیدم و ہم چنیں ہیچ کسے را صادق تر از وے نیافتم صدق حال عبارت از
وفق اعمال بحسب حال است ہمانچہ گفتہ اند چو معاملت نباشد سخن آشنا
ندارد و حال عبارت از حالاتے است کہ بر مردم طاری شود حال محبت گویند
و حال معرفت گویند و حال زہد و ورع و تقویٰ گویند و کذالک الباقیات
فقر و غنا و صحت و مرض یکے از احوال باشد قولہ وکان ابو یزید رحمہ اللہ
یقول استاذنا احمد رحمہ اللہ ابو یزید رحمہ اللہ گفتے احمد علیہ الرحمہ
استاذ ما است مگر سخنے و معاملتے لطیفے پیش با یزید رحمہ اللہ ظاہر شدہ است
بداں با یزید رحمہ اللہ اورا استاد میخواند قوم صوفیہ از ہر کہ یک سخنے گرفتہ شد
و بفعلے و قولے و عملے از وے نفعے یافتہ باشند اورا استاد گویند شنیدہ باشی
جنید میگوید کہ مراقبہ از گربہ آموختم قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول
منصور بن عبد اللہ یقول سمعت محمد بن حامد رحمہ اللہ یقول کنت جالسا
عند احمد خضرویہ علیہ الرحمۃ وھو فی النزع وکان قد
اتی علیہ خمس و تسعون سنۃ فسالہ بعض اصحابہ عن
مسئلۃ فدمعت عیناہ وقال یا بنی باب کنت ادقہ منذ
خمس وتسعین سنۃ ھو ذا یفتح لی الساعۃ لا ادری
بالسعادۃ ام بالشقاوۃ انی لی اوان الجواب قال وکان علیہ
سبعمائۃ دینار دین وغرماؤہ عندہ فنظر الیھم وقال اللھم
انک جعلت الرھون وثیقۃ لارباب الاموال وانت تاخذ
عنھم وثیقتھم فادّ عنھا قال فدق داق الباب وقال این

غرماء احمد علیه الرحمة تقضی عنه ثم خرجت روحه مات سنة اربعین ومائتین محمد حامد رحمه الله گفته است که نزدیک احمد علیه الرحمه نشسته بودم واو درحالت نزع بود وعمر او نود وپنج ساله شده بود وبعض یاران او از مسئله پرسیدند چشمها او روان شد وگفت درے را نود وپنج سال کوفته ام آں در پیش من می آید نمی دانم اورا بسعادت کشانید ویا والعیاذ بالله منه بشقاوت کشانید مرا چه جاے آنست که درجواب شروع کنم آرے تجلی جدید است تا بکدام صفت تجلی کند وبر احمد علیه الرحمه هفصد دینار دین بوده است وصاحبان دین نزدیک او بودند بسوے ایشان دید وگفت اے بار خدایا تو گردانیده رهنها را معتمد خداوندان مال چنانچه معتاد مردم است رهنے می نهند ما سے شناسند از جهت من آن مال را تو اداکن واین سخن گفت پس آن شخصے آمد در اورا کوفت گفت دائنان احمد کجا اند آں قدر مال که بروے بود اداکرد بعد آن روح او از تن او بیرون آمد وتقل او بر شرود بیست چهل سال از تاریخ هجرت است قال وقال احمد بن خضرویه رحمه الله لا نوم اثقل من الغفلة ولا رق املك من الشهوة ولو لا ثقل الغفلة لما ظفر بك الشهوة احمد گفته است رحمه الله هیچ خوابے گران غلیظ تر غافل کننده تر از غفلت نفس نیست که نفس از حق واز کار حق غافل باشد وهیچ چیزے نفس را مالک تر از شهوت نیست اگر ثقل غفلت نبودے شهوت بر تو غالب نیامدے هرکه بر وخواب غالب است۔

قوله ومنهم ابو الحسن احمد بن ابی الحواری رحمه الله من اهل دمشق صحب ابا سلیمان الدارانی رضی الله عنه وغیره ومات سنة ثلثین ومائتین وکان الجنید

ابوالحسن احمد ابن ابی الحواری

علیہ الرحمۃ والرضوان یقول احمد بن ابی الحواری ریحانۃ
الشام احمد بن ابی الحواری صحبت با ابوسلیمان و با مشایخ دگر ہم داشت و
از تاریخ دو بیست سی سال گذشتہ بود کہ بحضرت بازگشت قولہ وکان الجنید
یقول جنید رحمہ اللہ گفتہ است احمد ابی الحواری علیہ الرحمہ در شام ہمچو گلے
خوشبوے باشد قولہ سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی
علیہ الرحمہ یقول سمعت ابا احمد الحافظ رحمہ اللہ یقول
سمعت سعید بن عبد العزیز الحلبی یقول سمعت احمد
بن ابی الحواری رحمہ اللہ یقول من نظر الی الدنیا نظرۃ ارادۃ
وجب لہا اخرج اللہ نور الیقین والزہد من قلبہ احمد گفتہ است
رحمہ اللہ ہر کہ طرف دنیا بنظر رغبت دید نور یقین و زہد از دلش رفت گوئی بحنیں
میگوید کہ اگر او را یقینے بودے و زہدے بودے بطرف دنیا نظر رغبت
نکردے فعلی ھذا من نظرہا ظفرہا معنی ایں باشد ہر کہ نظر کردہ است
نور ایمان یقین از دلش بردہ است قولہ وبھذا الاسناد یقول من
عمل بلا اتباع سنۃ فباطل عملہ ہم بدیں اسنادے کہ سخن بالا بود
این کلام است ہر عملے کہ بغیر اتباع سنّت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
باشد باطل باشد یعنی معتدّ بہ نباشد و مقبول حضرت نبودا اے عزیزا از
عمل مشایخ صوفیہ از متقدمان و متاخران ترا اشکالے شود کہ مگر بہ اتباع سنت
نیست اللہ علیک از من پرس جزئیات وکلیات ایشاں بروفق اتباع
ترا نمایم بلکہ اشارتے و عبارتے از کتاب اللہ ہم باشد قولہ وبھذا
الاسناد قال احمد رحمہ اللہ افضل البکاء بکاء العبد علی
ما فاتہ من اوقاتہ علی غیر الموافقۃ وہم بدیں اسناد رسیدہ است احمد

گفتہ است بہترین گریہ ہا آنست کہ بندہ بگرید بسبب وردے کہ از وے فوت شدہ باشد و بسبب کارے کہ از وے رود کہ آں موافق اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نباشد یعنی کار کرد و آں بر وفق اتباع نبود و سخن با لا ازاں ما بود و سخن احمد علیہ الرحمۃ آنچہ ما فرو ترجمہ کردہ ایم و سخن ما میان سخن احمد نیست فافہم قولہ وقال احمد رحمہ اللہ ما ابتلی اللہ عبدا بشیء اشد من الغفلۃ والقسوۃ ہیچ بلائے خدا را بر بندہ ازیں بدتر نیست کہ بغفلت و بسختی دل مبتلا کند قسوۃ از غفلت زاید و غفلت از قسوۃ آید۔

قولہ ومنہم ابو حفص بن عمر بن سلام الحداد من قریۃ یقال لہا کورا باد علی باب مدینۃ نیشاپور علی طریق بخارا احد الائمۃ والسادۃ مات سنۃ نیف ستین ومائتین

ابو حفص عمر بن سلام الحداد ن کورہ آباد

و بعضے ازاں مشائخ معتبر و معتمد و مقتدی و مرشد ابو حفص حداد است نام او ابو حفص است و بداں مشہور است و پدر او عمر سلام نام و نزدیک نیشاپور و در رہ گذر بخارا قریہ است کورا باد نام مسکن شیخ آنجا بود یکے از اماماں و سروراں ایں قوم است دو بیست شصت چند سال گذشتہ بود او برحمت پیوست قال ابو حفص رحمہ اللہ المعاصی برید الکفر کما ان الحمی برید الموت ابو حفص رحمہ اللہ گفتہ است معصیت خدا کردن نشان کفر است و کشندہ بکفر است و برندہ بکفر است و منتہی بکفر است چنانچہ تپ نشان مرگ است شیخ قدس اللہ روحہ معصیت را نشان کفر گفت ازیں رو کہ گناہ است نمایت یکے اکبر اگر ایں کبیرہ با عدداں و با صرار و بعدم مبالات کشد قرین کفر شود آئینہ نخست بر روے وے اندک اضطلاے شود قدرے

صفا او را کم کند اگر مردم ادراک آن نکند ہر طرفے مورچہ افتد و اگر آنرا
در نیابد مورچہ بسیار افتد در آئینہ چنانچہ تمام را زنگ گرفت، و اگر این را نیز اہمال
کرد ثم و ثم کار بجائے کشد تیغان گرد و پس معصیت برید کفر درست باشد اے
مرد مسلمان نیز اندیشہ می باید ایمان است کفر است این ثالث کہ او را فسق نامی
این بہ سبب شد کہ او بہر دو طرف نسبت دارد بہر طرفے کہ غالب خواہد آمد او را ہمان
سو خواہد برد **قولہ وقال ابو حفص رحمہ اللہ اذا رایت المرید یحب السماع**
فاعلم ان فیہ بقیۃ من البطالۃ ابو حفص رحمہ اللہ گفتہ است اگر مرید را
بینی کہ میل بسرودے میکند بدانکہ درو بقیہ بطالت ہست نیکو سخنے است این
قصد مرید آنست کہ بقیہ او را شود و سماع شنود تا آن بقیہ نقیہ گردد و اگر مردم این را بر معنی
ظاہر برند چنانچہ در بعض سلوک ہمبران معنی اند منہم الشیخ شہاب الدین
السہروردی رحمۃ اللہ علیہ از ردے ترجمہ ظاہر ہمین آید اما نا دام کہ در مرید ہوار
نفس باقی است او را طالب مرید نتوانند بعد آنکہ کسے ہمہ ہوا ہا را پشت دہد
و طلب خدا در سرش افتد او را مرید گویند در کتب دیگر این سخن نسبت بہ جنید
کردہ اند رحمۃ اللہ علیہ **قولہ وقال حسن الظاہر عنوان حسن ادب**
الباطن ابو حفص گفتہ است رحمۃ اللہ علیہ ہر کہ در ظاہر عبادات ادبے کہ
آمدہ است مراعات کند نشان آن باشد کہ باطن او بحسن ادبے کہ دارد
قولہ وقال الفتوۃ اداء الانصاف و ترک مطالبۃ الانصاف و او
گفتہ است جوانمردی چیست انصاف از خود دہی و ترک طلب انصاف
از دیگرے کنی و ورود این سخن نیز حکایتے دارد اگر می گویم کتاب دراز می شود
قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت ابا
الحسن بن محمد بن موسی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا علی

الثقفی رحمۃ اللہ علیہ یقول کان ابوحفص رحمہ اللہ یقول من لم یزن افعالہ واحوالہ فی کل وقت بالکتاب وسنۃ ولم یتہم خواطرہ فلا تعدہ فی دیوان الرجال واستاد ابوحفص رحمہ اللہ فرمودہ است ہرکہ احوال خود را بکتاب وسنت نسنجد چنانچہ در ترازو سنگے در پلہ نہند وچیزے در پلہ دیگر بدان سنگ بسنجد ہمچنیں اعمال واحوال خود را بکتاب وسنت وزن نکند ومتہم خواطر خود نباشد اتہام در خواطر چیست ہر خاطر حقانی کہ اورا در دل گذرد ہرچند کہ صادق الفراست بودہ باشد وہرچند کہ منبع و منبت را بداند با این ہمہ جواز آں سومی آید اعتماد دراں نشاید واگر ایں آیت خواندہ باشد ومعنی را فہم کردہ باشد وَمَکَرُوا وَمَکَرَ اللّٰہُ وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ ایں سخن را نیکو فہم کن واو لا بعدہ کسے کہ چنین نبود ما اورا از مردان راہ ومردان کار نشمریم۔

ابوتراب عسکری حصین النخشبی

قولہ ومنہم ابوتراب عسکر بن حصین النخشبی رحمہ اللہ صحب اباحاتم الاصم واباحاتم العطار البصری رحمہ اللہ مات سنۃ خمس واربعین ومائتین وبعضے ازان مردان دیندار ورہ روان ایں کار ابوتراب عسکر نخشبی بودہ است باحاتم اصم صحبت داشت وباحاتم عطار نیز صحبت داشت واز تاریخ ہجرت دویست چہل پنج گذشتہ بود کہ او ازیں جہاں انتقال کردہ است **قولہ** وقیل مات بالبادیۃ نہشتہ السباع وچنین گویند موت او در بادیہ بود درندگان اورا دریدہ اند **قولہ** قال ابن الجلاء صحبت ستمائۃ شیخ مالقیت فیہم مثل اربع اولہم ابوتراب النخشبی محمد بن جلا رحمہ اللہ گفتہ است کہ ششصد پیر را صحبت کردہ ام ہمچو ایں چہار کسے ملاقات نشد مقدم ایشان وسر ایشان

ابوتراب است علیہ الرحمۃ قوله قال ابوتراب رحمه الله الفقیر قوته ما
وجد ولباسه ماستر ومسکنه حیث نزل ابوتراب گفتہ است
رحمہ اللہ قوت فقیر ہرچہ یابد اگرچہ برگ درختے باشد ولباس او ہمانچہ ستر
عورت او کند ودافع حر وقر او باشد ومسکن او بود ہرجا کہ فرود آید قوله
قال ابوتراب رحمه الله اذا صدق العبد فی العمل وجد حلاوته
قبل ان یعمله فاذا اخلص فیه وجد حلاوته وقت مباشرة العمل
ابوتراب رحمہ اللہ گفتہ است کہ بندہ عملے بصدق کند رغبت وحلاوت ولذت
آں عمل در دل خویش یابد پیش ازانکہ کند یعنی بہ نشاط وبذوق وفرح کند و
چوں دراں عمل مخلص باشد وعملے باخلاص کند در حالت مباشرت عمل
حلاوت یابد میان صدق واخلاص تفرقہ گفتہ اند صدق اول حال اخلاص
است سخن بسیار است جائے گفتار نیست کہ اکثار کلام میشود قوله سمعت
الشیخ اباعبد الرحمن السلمی رحمه الله یقول سمعت جدی
اسمعیل بن نجید رحمه الله یقول کان ابوتراب اذا رای من
اصحابه مایکره زاد فی اجتهاده وجدد توبته ویقول بشومی
دفعوا الی ما دفعوا الیه لان الله عزوجل یقول اِنَّ اللّٰهَ لَا
یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ نجید گفتہ است رحمہ اللہ
کہ ابوتراب چوں دیدے در اصحاب خویش چیزے راکہ اورا کارہ بودے یعنی
تجاوزے از حد تعبد وترک احسن ادبے یا تقصیرے در عملے یا والعیاذ باللہ
میلے بناشایستہ در مجاہدہ خویش ازدیاد کردے وتوبہ را از سر تجدید کردے و
گفتے از شومت من است کہ اصحاب من بچنیں چیز مبتلا شدہ اند زیرا کہ
خداوند تعالیٰ فرمودہ است بتحقیق خدا نعمتے را از قومے نگرداند تا آنکہ ایشان

آں معاملہ با خدا دارند آں معاملہ را نگر دانند اینجا این سخن آید اگر صاحبے متغیر شد خدائے تعالیٰ تغیر حال او کرد بر شیخ چہ آید اما شیخ قدس اللہ روحہ خود را یکے از ایشان می شمرد تغیر ایشاں تغیر خود می داند گفتہ اند الفقراء کنفس واحد **قولہ** قال وسمعتہ یقول لاصحابہ من لبس منکم مرقعۃ فقد سال ومن قعد فی خانقاہ او مسجد فقد سال ومن قرأ القرآن من المصحف او لما یسمع الناس فقد سال ہر کہ مرقعہ پوشید یعنی ژندہ وخرقہ در بر کرد پس بتحقیق از مرداں خواستے کرد کہ او را چیزے بدہند و بچیزے پرسند و ہر کہ در خانقاہ و مسجدے نشست فقد سال و ہر کہ قرآن را دست گرفت و بدین مرداں خواند و بآواز بلند خواند فقد سال و نیز یکے از سائلان باشد **قولہ** وکان ابو تراب رحمہ اللہ یقول بینی و بین اللہ عھد ان لا امد یدی الی حرام الا وقصرت یدی عنہ ابو تراب رحمہ اللہ گفتہ است میان من وخدا عہدے است بسوئے ہر حرامے طعامے یا چیزے دست فراز کنم و خواستم بستانم دست من کوتاہ شود یعنی بدو البتہ نرسد وقادر بر ان نتوانم شد **قولہ** ونظر ابو تراب رحمہ اللہ یوما الی صوفی من تلامذتہ قد مد یدہ الی قشر بطیخ وقد طوی ثلثۃ ایام فقال لہ ابو تراب رحمہ اللہ تمد یدک الی قشر بطیخ انت لا یصلح لک التصوف الزم السوق ابو تراب رحمہ اللہ دید صوفی را کہ از مسترشدان او بودہ دست سوئے پوست خربزہ فراز کردہ است و او سہ روز برآمدہ بود کہ طی کردہ است گفت کہ تو لائق تصوف نہ تو صوفی نیستی برو ملازم بازار باش مدیدہ می گوید این مد بطریقہ سوال بود یا پوست بطیخ بود دست فراز کرد تا آنرا بستاند ہمچنین گمان می رود مگر او برغبت خواست پوست

خربزہ را بستاند بلیسد یا کسے می داد او دست فراز کرد تا بستاند ہمہ
احتمالات شایع می آید قوله سمعت محمد بن الحسین رحمه الله
یقول سمعت ابا العباس البغدادی رحمه الله یقول سمعت
اباعبدالله الفارسی رحمه الله یقول سمعت ابا الحسن الرازی
رحمه الله یقول سمعت یوسف ابن الحسین رحمه الله یقول
سمعت ابا تراب النخشبی رحمه الله یقول ما تمنت نفسی علی
قط الا مرة تمنت علی خبزا و بیضا وانا فی سفری فعدلت عن
الطریق الی قریة فوثب رجل وتعلق بی وقال کان هذا مع
اللصوص فبطحونی وضربونی سبعین جلدة فوقف علینا رجل
فصاح وقال هذا ابو تراب النخشبی فخلونی واعتذروا الی وادخلنی
الرجل منزله وقدم الی خبزا وبیضا فقلت کلها بعد سبعین
جلدة یوسف حسین رحمه الله میگوید ابو تراب علیه الرحمه میگوید من در سفر بوده
ام از رہ سوے دیہے شدم شخصے دایہ را گم کردہ بود دایہ خود را می جست مرا گرفت
و بخود متعلق داشت و گفت این مرد یکے از ان دزدان است کہ دایہ مرا بردہ
اند مرا زدند و کوفتند ہفتاد دوال بر پشت من زدند شخصے مرا شناخت فریاد
کرد کہ ابو تراب است مرا گذاشتند و عذر این کوفتن و بستن خواستند
من اعتذار ایشان را قبول کردم مرا در خانہ بردند نان سپیدے و بیضہ پیش من
آوردند و نفس من ہیچ وقتے آرزوے نکردہ بود ہمین نان و بیضا را آرزو کردہ
بود با نفس گفتم ہر بارکہ آرزو کنی ہفتاد دوال بخوری آرزوے تو بتو دہند قوله
وحکی ابن الجلاء رحمه الله قال دخل ابو تراب رحمه الله مکة
طیب النفس فقلت این اکلت ایها الاستاذ قال اکلت اکلة

عبداللہ بن
الفارسی

ن
خشبة
ن
فصح

بالبصرة واكلت بالنباج واكلت ههنا ابن جلامی گوید دیدم ابوتراب را رحمہ اللہ در مکہ نیک خوشان با نور وصفا دانستم کہ او طعاما کردہ باشد وطعام گذاشتہ باشد این صفا از انست پرسیدمش طعام کجا خوردہ بودی گفت یک لقمہ در بصرہ خوردم ویک لقمہ در نباج خوردم موضعی است میان مکہ وبصرہ ویک لقمہ در مکہ از بصرہ در آمد جز سہ لقمہ نخوردلیک دو زیرا چہ سیوم لقمہ ہمان ست کہ در مکہ خوردہ است۔

قوله ومنهم ابو محمد عبد الله بن خنبق من زهاد المتصوفة صحب يوسف بن اسباط كوفي الاصل ولكنه سكن انطاكيه بعضے از ان پیران بزرگ ومشائخ کہ لایق اقتدا اند ابومحمد عبداللہ خنبق از زہاد صوفیان است ومصاحب یوسف اسباط بود ومولد او ومولد آباء او کوفہ بود ودر انطاکیہ اند قوله سمعت محمد بن الحسين رحمه الله يقول سمعت ابا الفرج الورثاني رحمه الله يقول سمعت ابا الازهر الميافارقيني رحمه الله يقول سمعت فتح بن شخرف رح يقول سمعت عبد الله بن خنبق اول ما لقيته قال يا خراساني انما هي اربع لا غير عينك ولسانك وقلبك وهواك فانظر عينك لا تنظر بها الى ما لا يحل لك وانظر لسانك لا تقل به شيئا يعلم الله خلافه من قلبك وانظر قلبك لا يكون فيه غل ولا حقد على احد من المسلمين وانظر هواك لا تهوى شيئا من الشر فاذا لم يكن فيك هذه الاربع من الخصال فاجعل الرماد على راسك فقد شقيت فتح شخرف رحمہ اللہ از ارکان تصوف پرسید ابن خنبق گفت جز این چہار نیست عملے در چشم است وعملے در زبان است

ابومحمد عبداللہ بن خنبق

حدثنی

و عملے در قلب است و عملے در نفس است نظرے در چشم خویش کن زینی جز
سوے چیزے کہ دیدن او ترا حلال باشد یعنی نظر بسوے اجنبیہ نبود و نظر
بسوے زخارف دنیا نبود و نظر بسوے چیزے کہ ترا مہلّی از حق واز کار حق باشد
نبود و نظرے زبان را کن بزبان آن نگوئی کہ دل مخالف آں باشد و در دل میل
بہوا باشد و تو بزبان سخن از ترک ہوا گوئی و دل راغب بسوی دنیا باشد
بزبان سخن از ترک دنیا گوئی انداحوال و مقامات گوئی کہ دل تو بدان متصف
و متحلی نیست و نظرے دل را کن در وغلے و حقدے و حسدے نباشد
آنرا کہ مرداں متصوف غیرت و رشک نامند صوفی باشد یکے را دیدن نتواند
بسبب حالے و مقامے و قبولے کہ او را پیش آمدہ است ایشان این را حسد
نامند و غل خوانند و این نوعے از غش باشد و ہوائے خود را بیں کہ ہیچ بلاے
را غوا ہاں نباشد ہرچہ جز خدا و کار خدا بود آں شر بود بلکہ ازیں شرے بدتر
نباشد اگر در تو این چہار چیز نباشد خاکستر بر سر خود انداز بتحقیق کہ تو بدبختی **قولہ**
وقال ابن خفیق رحمہ اللہ لا تغتم الا من شئ یضرك غدا
ولا تفرح الا بشئ یسرك غدا غم مخور مگر چیزے را کہ ترا فردا غمگین کند
و خوش مباش مگر بچیزے کہ ترا فردا خوش کند ازیں غدا یا قیامت مراد باشد
یا امروز غم مخور چیزے کہ فردا زیان کند و امروز شاد مباش مگر چیزے کہ
فردا شاداں باشی بارہا گفتہ ام مرد عاقل آن عمل کند کہ چوں کار آخر رسد
او با خود حسابے کند کہ عمر درچہ گذشت اگر بچیزے ممدوحے مقبولے موجودے
بود ہم این قدرے بیابد در دل آنچہ بایستے کردم و قبول من اللہ است
بارے آنچہ بایستے کردم نباید و نشاید بسر کہ در دلش این آید بد انچہ کار گذشت
نا بایستہ و ناشائستہ بود اکنون کار آخر آخر رسید جائے عذر نماند جز فسوس

جز دریغ در دامن او نہ بستند زہے خسران و زہے خذلان نعوذ باللہ من
امثال ھذہ الاعمال **قولہ** وقال ابن خنبق رحمہ اللہ وحشۃ
العباد عن الحق اوحش منھم القلوب ولو انھم آنسوا
بربھم لاستانس بھم کل احد ہر کہ از خدا وحشت دارد دلہائے
ہمہ از و موحش اند و ہر کہ با خدا موانست دارد قلوب با او مونس باشند
نیکو سخنے است این اما کلی نیست محتمل کہ چنین باشد اگر موانست با حق
موجب موانست با خلق باشد این نوع شئی مخوفے باشد اگر فرد آشنا
این را جزء عمل او دارند چہ توان کرد **قولہ** وقال انفع الخوف ما حجزک
عن المعاصی وانفع الرجاما سھل علیک العمل لابدی است مرد مومن
را میان خوف و رجا بودن نافع ترین خوفہا اینست کہ ترا از معاصی باز دارد و نافع
ترین رجا چیست کہ عمل بر طاعت تو آسان گرداند بارہا گفتہ ام خوف اینست
کہ با ہمہ طاعت کہ تو بجا آری خوف در دل تو آں بود کہ نباید او قبول نکند و رجا آنست
کہ ہمہ طاعت ہا بجا آری وامید داری کہ گر قبول کند بریں سخن من در کلام
این صوفے اشارتے ہست **قولہ** وقال طول الاستماع الی الباطل
یطفی حلاوۃ الطاعۃ من القلب بسیار گوش داشتن بسوے
چیزے کہ آں نسبت ببطلان دارد حلاوت طاعت از دل برد نشاط عباد
از و برود چو بسیار گوش دارد علامت اینست کہ بدان تلذذے میکند
و او را آں خوش می آید چو باطل خوش آید ہر آئینہ لذت طاعت برود
و شیخ قدس اللہ روحہ در صدر ذکر آں بزرگوار را از زہاد متصوف
نامیدہ است و کلمات و اشارات او حکایت ہم از یں کرد کہ از زہاد متصوفہ
بود۔

ابو علی احمد بن عاصم الانطاکی

قوله ومنهم ابو علی احمد بن عاصم الانطاکی رحمه الله من اقران بشر بن الحرث والسری والحرث المحاسبی رحمة الله عليهم كان ابو سليمان الدارانی رحمه الله عليه يسميه جاسوس القلب لحدة فراسته بعضے ازان صوفیان که بر سنن اتباع رفته اند قول و فعل ایشان حجت و متبع است احمد انطاکی است رحمه الله از اقران بشر حارث و سری و حرث محاسبی بود رحمه الله علیهم و ابو سلیمان دارانی رحمه الله او را جاسوس قلب گفتے بموجب صدق فراستے که در وے بود فراستے تیز سے داشت که ظاہر مردم را باطن آن فراست کردے که البته خطا نبودے و ابو الحسن نوری را رحمه الله نیز جاسوس قلب گویند چنین گویند که او بر خطرات دل مردم مطلع گشتے قوله وقال احمد بن عاصم رحمه الله اذا طلبت صلاح قلبك فاستعن عليه بحفظ لسانك واحمد رحمه الله گفته است چوں خواہی که دل تو صلاح باشد یعنی کدورتے و ظلمتے البته بر و طاری نشود استعانت بنگاه داشت زبان خود کن حفظ لسان عبارت از نگاه داشت او باشد از فحش و غیبت و تصنع و حفظ لسان عبارت ازان باشد که بزبان آن نگوید که در دل نیست و حفظ لسان عبارت ازین باشد البته آنچه در دل است بزبان نیارد و دیگر حفظ لسان عبارت ازین باشد هر چه عیوب و رمان مطلع شود ازان حکایت نکند و حفظ لسان عبارت ازین بوده باشد که از معارف و حکایت سخن نگوید و حفظ لسان عبارت از سکون کلی باشد سخن گفتن خصوصا بسیار دل را سیه کند قوله وقال احمد بن عاصم رحمه الله قال الله تعالى اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ونحن نستزيد من الفتنة احمد رحمه الله گفته است خدا فرموده است

اموال شما واولاد شما فتنہ شما ست یعنی شمارا از مقصود شما
ہم ایشان باز می دارند و ما ہمیں فتنہ را زیادت می کنم اولاد فتنہ است
زیراچہ دل مردم را متعلق بخود می کنند اولاد فتنہ است زیراچہ سبب ایشان
بسیار محالے کہ صوفیہ از ان محترز باشند شمردہ کنند اولاد فتنہ است
زیراچہ البتہ برین آرد کہ مرد صاحب ولد ذخیرہ کند چنانچہ گفتہ اند الولد مبخل
ومدین ومجین غمر را کنند ہمت بلند را پست سازد بہ سبب جبانتے کہ او را طاری
شدہ است اگر مرد دلاور است گاہ جمال فرزند را یاد کند کہ اگر من کشتہ شوم
او ضائع گردد جبانتے در دل او آید و فتنہ است زیراچہ ولد مبخل است دو
درمے در گرو باشد مرد فرزند را یاد کند نخواہد بکسے دہد و شرح اموال ظاہر
است۔

قوله ومنهم ابو السرى منصور بن عمار من اهل مرو من قرية دندانقان يقال انه من بوشنج واقام بالبصرة وكان من الواعظين الاكابر و بعضے از ان مقتدایان دین ومتبعان اہل
تحقیق وطلب منصور عمار است رحمہ اللہ خلق مرو بود و مولد او از دیہ دندانقان
گردیہے از دیہ ہاے او است وہمچنیں گویند کہ او بوشنجی بود ومقیم در بصرہ
بود یکے از واعظان اکابر بود درمیان واعظان او را در مرتبہ بلند شمردہ اند گر واعظے بود بر منبر بر رفتے
خلق را پندے گفتے قوله وقال منصور بن عمار رحمه الله من
جزع من مصائب الدنيا تحولت مصيبته فى دينه ہر کہ از سبب
معیبت دنیا و زیان جزعے با فراطے کرد زیانے کہ در دنیا شدہ بود آن
جزع او سبب آن شد کہ آں مصیبت در دین افتاد او را صبر بایستے کرد چو صبر نکرد
جزع کرد مصیبتے نقدے در دین است قوله وقال منصور بن عمار

ابو السری منصور بن عمار

رحمہ اللہ احسن لباس العبد التواضع والانکسار واحسن لباس العارفین التقوی قال اللہ تعالی وَلِبَاسُ التَّقْوَىٰ ذٰلِكَ خیر ومنصور گفتہ است بہترین لباسہای بندگان خدا تواضع و انکسارست وبہترین لباس عارفان تقوی است درلباس زینت نفس است و بہترین زینت ہا تواضع و انکسارست خود را مردم با ہمہ فضل وشرف در مرتبہ فرو دنہد بہترین لباس ہاے او باشد و لباس پوشیدنست بزرگی خود را بتواضع پوشیدن بہترین لباس ہا است تواضع تفاعل است تکلف در چیزے است کہ تو خواہان آن نباشی او خود را بستم ہر چند کہ خواہان آن نیست کہ فرو د کسے باشد سبب پوشیدن عزت وعظمت خویش را او تواضع میکند و نمیخواہد کہ وضیع باشد تواضع برائے خدا را با ہمہ شرفے کہ خدا در و نہادہ است وعزتے وعظمتے کہ او را دادہ است او را محبوب خود نامیدہ است و او را گفتہ افعل ما شئت فانک معفو با این ہمہ در حضرت او مسکنت وعبودیت وبیچارگی را بر پا می دارد خود را از جملہ طالبان و روندگان کمتر و پستر می دارد این مرد را بہترین لباسہا باشد و ہمبرین لباسہا باشد و ہمبرین چند سخنے کہ گفتم دیگر ہم ہست اما تو برین قیاس کن وبہترین لباسہاے عارفان تقوی است مرد عارف باللہ متقی باشد در قول و فعل وعمل وصحبت خویش این بہترین لباسہا باشد وہیچ لباسے برائے پوشیدن معرفت ازین بہتر نبود بیکے را تجلی شود بر صورت نامحمود او تقوی را انکار دارد بحسب آن تجلی مباشر نشود دالصبر عن اللہ من اشد الصبر این بہترین لباسہا باشد فہم کن چہ میگویم چہ دانم تو فہم خواہی کرد یا نہ وگفتہ اند بہترین زینت ہا تقوی دعبادت خدا است جوارح را بعبادت خدا مشغول داشتن و نفس را بتقوی بہترین زینت، ہا باشد و عارف را بہتر ازین زینت نیست کہ متقی بود و چہ میگوئی با ہمہ معرفت نفس را آرایش بتقوی وظاہر جوارح را بعبادت

زیبا ترین زینت ہا بود یانہ **قوله** وقیل سبب توبته انه وجد فی الطریق رقعة مکتوبة علیها بسم الله الرحمن الرحیم فاخذها فلم یجد لها موضعا فاکلها فاری فی المنام کان قائلا قال له فتح علیک باب الحکمة باحترامک لتلک الرقعة وچنین گویند سبب توبہ او یہ کاکہ کاغذے دررہ افتادہ یافت ودرو بسم الله الرحمن الرحیم نبشتہ جائے گہے نیافت کہ کاغذ را آنجا دارد یا خود عزت واحترام نام خدا این تقاضا کرد کہ سینہ خود را وحلق وکام خود را بدان متخلط ومتمزج دارد آں کاغذ خائید و فرو برد واورا در خواب نمودند گوئندہ می گوید تو نام خدا را احترام کردی در حکمت بر تو کشادند **قوله** سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی رحمه الله یقول سمعت ابا بکر الرازی رحمه الله یقول سمعت ابا العباس الفاصر رحمه الله یقول سمعت ابا الحسن الشعرانی رحمه الله یقول رایت منصور بن عمار رحمه الله فی المنام فقلت ما فعل الله بک فقال قال لی انت منصور بن عمار قلت بلی یا رب قال انت الذی کنت تزهد الناس فی الدنیا وترغب فیها قلت قد کان ذلک ولکنی ما اتخذت مجلسا ابدأت بالثناء علیک وثنیت بالصلوة علی نبیک صلی الله علیه وآله وسلم وثلثت بالنصیحة لعبادک فقال صدقت قال الله تعالی الملئکة ضعوا له کرسیا یمجدنی فی سمائی بین ملائکتی کما تجدنی فی ارضی بین عبادی ابو الحسن شعرانی رحمہ اللہ گفت منصور بن عمار را رحمہ اللہ بخواب دیدم پرسیدمش خدا با تو چہ کرد گفت، خدا مرا گفت تو منصور عماری گفتم بلے یارب گفت تو آنی کہ مردم را دربن می آوردی کہ ترک دنیا کنند وخود را در دنیا رغبت می کردی گفتم

صدقت
یمجدنی

آرے یارب بود چنین و لیکن من ہیچ تبرک مجلسے را نگرفتہ ام مگر آنکہ آغاز بحمد وثنا ر تو کردہ ام و دوم ثنا بر پیغمبر تو گفتہ ام پس آں سیوم مرتبہ خلق را پند دادہ ام خداوند فرمود راست میگوئی خداوند سبحانہ فرشتگان را فرمود کرسی بنہد برای منصور کہ او حمد من در آسمان من میان فرشتگان من بگوید چنانچہ در زمین من میان بندگان مرا بہ بزرگی یاد کردہ است و حمد و ثنا ر کردہ است۔

ابو صالح حمدون بن عمارۃ القصار النیسابوری

قولہ ومنھم ابو صالح حمدون بن عمارۃ القصار النیسابوری رحمہ اللہ منہ انتشر مذھب الملامتیۃ بنیسابور صحب سلیمان الفارسی وابا تراب النخشبی رحمہ اللہ علیھم مات سنۃ احدی وسبعین ومائتین و بعضے ازان مشائخ کہ ایشان را علمے پسندیدہ وصنعے گزیدہ بود حمدون قصار است رحمہ اللہ مذہب ملامت ازو منتشر شد مصاحب سلیمان فارسی بود و ابو تراب نخشبی رحمہ اللہ و دویست ہفتاد یک از ہجرت گزشتہ بود کہ حمدون قصار لباس حیات نود را آفرین جہان پاک تر شستہ است **قولہ سئل حمدون رحمہ اللہ متی یجوز للرجل** ان تکلم علی الناس فقال اذا تعین علیہ اداء فرض من فرائض اللہ فی علمہ او خاف ھلاک انسان فی بدعۃ یرجوان ینجیہ اللہ تعالی منھا از حمدون رحمہ اللہ پرسیدند کے شاید کہ مردم سخن با خلق گوید گفت وقتے کہ بروفریضہ شود بہ تشخص و تعین کہ البتہ این سخن بباید گفتن یا بہ بیند کسے بمعصیت خدا ہلاک میشود و از دین ہاو شدہ و ببدعتے مبتلا گردد و امید دارد کہ این چنین کسے را از معصیت خداوند تعالی نجات دہد **قولہ وقال من** ظن ان نفسہ خیر من نفس فرعون فقد اظہر الکبر و حمدون گفتہ است رحمہ اللہ ہر کہ در خود این گمان برد کہ نفس من از نفس فرعون بہتر است پس تحقیق اظہار کبر

کردہ باشد شیخ قدس اللہ سرہ می فرماید خود را خود چیزے دانستن و او را
مرتبہ و وزنے نہادن جز از صفت کبر نباشد این مرد در خود این گمان برد کہ من
بہتر از فرعونم نظر شش از فعل حق غافل شد ندانست کہ مرا توحید و ایمان آراست
کہ آراستہ خدا او را کہ کافر کرد خدا کرد تو کیستی کہ نظر بر فعل خود کنی وحکایت بایزید و سگ
گرگین قریب بدین است قولہ وقال مذ علمت ان للسلطان فراسۃ
فی الاشرار ماخرج خوف السلطان من قلبی وقصار گفتہ است
رحمہ اللہ از اں گہے کہ دانستم کہ پادشاہ را فراستے ہست کہ بداں مرد ماں شریر را
شناسد ہیچ وقتے ترس سلطان از من نہ رفت خود را شریر میدانست ترس
داشت کہ سلطان بفراست بر شر من مطلع گردد قولہ وقال اذا رایت
منکرا فتمائل لئلا تبغی علیہ فتبتلی بمثل ذلک وحمدون گفتہ است
علیہ الرحمہ چوں منکرے بہ بینی منکر شدہ طریقت یا منکر اہل معرفت
از و بگذر بسوے دگر شو تا تو بداں نمانی کہ تو ہم بداں مبتلا گردی قولہ
وقال عبد اللہ بن منازل رحمہ اللہ قلت لابی صالح رحمہ اللہ
اوصنی فقال ان استطعت ان لا تغضب بشی من الدنیا فافعل
عبد اللہ منازل رحمہ اللہ گفتہ است کہ ابو صالح حمدون را گفتم مرا وصیت
کن گفت اگر توانی کہ براے دنیا بر کسے بغضب نشوی پس بکن کہ این نیکو
کارے است غضب کردن براے دنیا دلیل بر رغبت و خواست اوست
قولہ ومات صدیق لہ وھو عند راسہ فلما مات اطفاء
حمدون السراج فقالوا فی مثل ھذا الوقت یزاد فی السراج
فقال الی ھذا الوقت کان لہ ومن ھذا الوقت صار الدھن
للورثۃ یارے از ان حمدون مرد او بر سرا و حاضر بود ہیں کہ او مرد چراغ

ے در نسخہ منقول عنہ الفاظ را کرم خوردہ است پس بیاض گزاردہ شد

را کشت گفتند این وقت آنست کہ چراغ را فروزند تو چرا کشتی گفت تا او زندہ بود ملک او بودہ است چوا و مرد ملک ورثہ شد اکنوں بوجہ کہ سوزند قولہ وقال حمدون رضی اللہ عنہ من نظر فی سیر السلف عرف تقصیرہ وتخلفہ عن درجات الرجال وقال لا تفش علی احد ماتحب ان یکون مستورا منک وحمدون گفتہ است رحمہ اللہ ہر کہ نظر در سیرت سلف کند و اعمال و افعال و اقوال ایشان بیند تقصیر خویش را بشناسد کہ ہرچہ کردم کردم از ایشان پس آمدم و بدیشان نسبت ندارد و از ایشان تخلف کردم و تجاوز کردم قولہ وقال لا تفش آنچہ تو خواہی کہ در تو آن پنہان ماند آن چیز را بر دیگرے فاش مکن و معرفت خدا سریست از اسرار و قصد براسرار اخاف است اگر آشکارا کنی سر خویش را فاش کنی۔

ابوالقاسم جنید بن محمد

قولہ ومنہم ابو القاسم الجنید بن محمد سید الطایفہ وامامہم اصلہ من نہاوند ومنشاءہ ومولدہ العراق وابوہ کان یبیع الزجاج فلذلک یقال لہ القواریری وکان فقیہا علی مذہب ابی ثور صحب السری والحرث المحاسبی ومحمد بن علی القصاب رحمہ اللہ علیہم مات سنۃ سبع وتسعین ومایتین یکے از ان شہبازان و سروران متبعان و مقتدایان ابوالقاسم جنید محمد است رحمہ اللہ او را سید الطائفہ گویند رئیس القوم گویند امام الصوفیہ گویند اصل او از نہاوند است و منشاء و مولد او عراق است و بغداد داخل عراق ست بریں نسبت او را جنید بغدادی گویند و پدر او شیشہ فروشی کردے ہم ازان او را قواریری خوانند و جنید رحمہ اللہ ہمیں کار کردہ است و او فقیہ بود بر مذہب ابوسفیان ثوری بودہ است

سرّی مربّی و استاد او بود و خال او بوده است و با حارث محاسبی مصاحبت و مصادقت بود و مصاحبت با محمد علی قصاب ہم داشت و بر سر دویست نود و ہفت سال اتفاق باز گشت کرد **قوله سمعت محمد بن الحسین رحمه الله یقول سمعت محمد بن الحسین البغدادی رحمه الله یقول سمعت الفرغانی رحمه الله یقول سمعت الجنید رحمه الله یقول وقد سئل من العارف قال من نطق عن سرك وانت ساکن** فرغانی رحمه الله میگوید از جنید علیه الرحمه پرسیدند عارف کیست گفت آنکه سخن از سر تو گوید و تو قایل ان سر نباشی نطق از چیست حقیقتی که ترا ست که آن بر تو نہان ست او سخن ازان حقیقت تو گوید و تو آں را عارف باشی یا نباشی ولیکن مبین تو نباشی سر ایشان اشارت بدانست که در کلمات قدسی است خداوند تعالیٰ فرمود الانسان سری روح را ہم گویند سر معنی دل را ہم گویند معنے که در جوز است آں سر جوز است خلاصه که با انسان متعلق است آں سر انسان ست سر دیگر معنی دگر ہم گویند یعنی ہر چه در دل تو چنیں میگذرد و چنین ہست **قوله سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی رحمه الله یقول سمعت محمد بن عبد الرحمن الرازی رحمه الله قال سمعت ابا محمد الحریری یقول سمعت جنید رحمه الله یقول ما اخذنا التصوف عن القیل والقال لكن عن الجوع وترك الدنیا وقطع المالوفات والمستحسنات** حریری میگوید رحمه الله از جنید علیه الرحمه شنیدم که می گفت ما تصوف را از دوستی و تعلمی و تعلیمی نگرفتیم تصوف را از گرسنگی و ترک دنیا و ترک علایق کردیم و ہر چه مالوف ما بود و مستحسن ما بود آں را ترک کردیم تصوف

حقیقته

را ازیں گرفتیم یعنی بریں طریق سلوک کردیم شکم را گرسنہ داشتیم توجہ بخدا کردیم
حقیقت امر بدیں مسلک ما را مفہوم گشت آنرا التصوف نامیدیم یا خود ایں
مسلک را التصوف خواندیم و مقصود بشیر است قولہ سمعت محمد
بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت ابا بکر الرازی رحمہ اللہ
یقول سمعت الحریری رحمہ اللہ یقول سمعت الجنید رحمہ اللہ
یقول لرجل ذکر المعرفۃ قال اہل المعرفۃ
باللہ یصلون الی ترک الحرکات من باب
البر والتقرب الی اللہ تعالی فقال الجنید رحمہ اللہ ان
ہذا قول قوم تکلموا باسقاط الاعمال وہو عندی عظیم
والذی یسرق و یزنی احسن حالا من الذی یقول ہذا
وان العارفین باللہ اخذوا الاعمال عن اللہ والیہ رجعوا
فیہا ولو بقیت الف عام لم انقص من اعمال البر ذرۃ
الا ان یحال بی دونہا حریری میگوید رحمہ اللہ مردے نزدیک جنید
علیہ الرحمہ سخن معرفت میگفت جنید علیہ الرحمہ فرمود عرفا باللہ می رسند
بخدا و غایت رسیدن ایشان بریں می آرد ہر عملے نیکے کہ ایشان کردند
آنرا بخود اضافت نکردند آں اضافت را ترک دادند نسبت بخدا کردند
آنجا وہم سخنے ہست مرداں این سخن بریں وہم می برند کہ اہل معرفت بر را
ترک می آرند اما ایں سخن محققان نیست لفظ موہم اما مراد اینست کہ ما
گفتیم ایں گفتار آں قایل بود کہ لفظ موہم آں بود اما جنید علیہ الرحمہ ہماں گفت
کہ ما عنایت کردیم جنید رحمہ اللہ مر آں قایل را گفت ایں سخن قومے
است کہ قایل باسقاط اعمال اند و نزدیک من ایں سخنے عظیم ستا

نشاید کہ اہل معرفت را ایں صفت باشد آنکہ زنا کند و دزدی کند بہتر ازاں کس باشد کہ معتقد او ایں بود احسن حالا چرا است زیرا چہ آں قایل سخنے گفتہ است کہ از دائرۂ اسلام بیرون آمدہ است سارق و زانی خود را فاسق داند و قصد توبہ دارد و آں کسے کہ ابواب بر را بر بستہ است و ترک اعمال کردہ است از دائرہ دین بکلی خارج است و جنید رحمہ اللہ گفت صفت عارفان بہ تحقیق انیست عمل از خدا گرفتند یعنی اعمال یعنی آنچہ خدا فرمود فرمان کردند یا آنچہ من اللہ اذن شد بداں متصف شدند و باز گشتند مگر بسوے خدا یعنی اعمال از و گرفتند و باز گشت ہم بدو کردند و گفت اگر من ہزار سال زندہ مانم ذرۂ از اعمال بر کم نکنم مگر آنکہ حائلے آید میان من و اعمال من و ایں حائل عبارت از چہ باشد یعنی من میرم و قدرت بر عمل نماند یا از من شعور رود و عقل مذہول شود یا آنکہ مانعے باشد ہر گہ خواہم عمل کنم او بیاید مرا باز دارد و عنایتے کہ جنید کرد و ندہم در گفتار قایل عنایتے کردہ ام اگر قایل آں عنایت کردے جنید انکار نکردے تا آنکہ جنید ہم بداں بازگشت کرد **قوله وقال الجنيد رحمه الله ان امكنك ان لا يكون آلة بيتك الا خزفا فافعل** جنید گفتہ است رحمہ اللہ اگر ترا میسر آید آنچہ در خانہ تست کہ بداں امور معاش متمشی میشود مثلا سبوے و کوزہ و آوندے نباشد مگر گلیں فافعل بکن ایں کار کہ نیکو کارے است و ہم بدین سخن جبدار رحمہ اللہ سری پند دادہ است کہ ولیکن اوانی بیتک من جنسک یعنی تو از گلی و آوند ہم از گل باشد **قوله وقال الجنيد رحمه الله الطرق كلها مسدودة على الخلق الا على من اقتفى اثر الرسول صلى الله عليه وسلم** جنید گفت رحمہ اللہ علیہ ہمہ راہہا بربستہ است مگر رو پس روی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گفتہ اند الطرق الى الله شتى و گفتہ الطرق الى الله بعدد انفاس الخلق اما اینکہ بحقیقت رسند

کہ شائبہ وکدورتے درمیان نباشد آن جز باتباع مصطفےٰ نیست صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم وبرخورداری وآرام وقرار جز بدان نیست قولہ سمعت محمد
بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت منصور بن عبد اللہ یقول
سمعت اباعمرو الانماطی رحمہ اللہ یقول سمعت الجنید
رحمہ اللہ یقول ولو اقبل صادق علی اللہ تعالی الف سنۃ
ثم اعرض عنہ لحظۃ کان مافاتہ اکثر مما نالہ اگر ہزار در ہزار سال
صادقے بخدا اقبال کرد ولحظۂ اعراض ازو کرد آنچہ ازو فوت شد بیش ازان
زیان کار تر ازانست کہ او رسیدہ بود آنچہ او گم کرد تجربہ اینست کہ بازنیابد
اگرچہ گوئی در توبہ رسد ونیست مثالش اینست سنگے را آتش زنند بپزند
نرم لطیف سازند وآن را چونہ نامند چنانکہ نازک ولطیف شود کہ برلطیف ترین
چیزہا او راضم کنند بخورند واطبا ازچونہ مرہمے سازند شخصے کہ او سوختہ شدہ باشد
آں چونہ را بران سوختگی مالند او را راحتے وخنکی شود کہ ہمہ کس داند کہ او واجد شدہ است
واگر برین چونہ آب برسد تر شود ونرم شود بعد آن خشک شود لاقابل گردد ہرچہ کنی
کنی بازآمدنی نیست وہیچ کار نیاید قولہ وقال الجنید رحمہ اللہ
من لم یحفظ القرآن ولم یکتب الحدیث لایقتدی بہ فی
ھذا الامر لان علمنا ھذا مقید بالکتاب والسنۃ وقال الجنید
رحمہ اللہ علمنا ھذا مشید بحدیث رسول اللہ صلی اللہ　مذھبنا
علیہ وسلم ہرکہ حفظ قرآن نکردیعنی یاد نگرفت قرآن را یک معنی　مقید
ہمین است　　اینست کہ در اعمال وافعال محافظت کلام اللہ نباشد
وعالم بسنن وآثار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نباشد در کار تصوف بدان
شخص اقتدا نکند زیرا چہ علم تصوف مقید بکتاب وسنت است اگر آن معنی

مراد داریم کہ حفظ لفظاً و اکثر صحابہ حافظ کلام اللہ نبودہ اند از مجموع صحابہ جز ہفت
نفر حافظ نبودند و کتاب احادیث اگر بظاہر رود کرا میسر است علی ہذا در تصوف
بستہ شود قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت
ابا نصر الاصفہانی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا علی الرودباری
رحمہ اللہ یقول سمعت عن الجنید رحمہ اللہ مذہبنا
ہذا مقید باصول الکتاب والسنۃ بیان سخن بالا از آن در روشنست
ترجمہ چہ کنم قولہ اخبرنا محمد بن الحسین رحمہ اللہ قال
سمعت ابا الحسین بن فارس رحمہ اللہ یقول سمعت ابا الحسن
علی بن ابراہیم الحداد رحمہ اللہ یقول حضرت مجلس ابی
العباس بن شریح رحمہ اللہ فتکلم فی الفروع والاصول بکلام
حسن اعجبت بہ فلما رای اعجابی قال اتدری من این ہذا
قلت یقول القاضی فقال ہذا برکۃ مجالستی ابا القاسم الجنید
رحمہ اللہ ابراہیم حداد رحمہ اللہ میگوید در مجلس ابوالعباس شریح رحمہ اللہ
حاضر بودم او سخنے در قسم سلوک و معارف و حقایق میگفت بس عزیز و لطیف
کلام بود گفتار او مرا شگفت آورد بعد آنکہ ابوالعباس رحمہ اللہ در عجب آمدن
من دید گفت میدانی کہ این سخن گفتم قاضی فرماید گفت این برکت
آنست کہ با ابوالقاسم جنید رحمہ اللہ نشستہ ام از و سخن شنیدہ ام قولہ
وقیل للجنید رحمہ اللہ من این استفدت ہذا العلم
فقال من جلوسی بین یدی اللہ تعالی ثلثین سنۃ تحت تلک
الدرجۃ واومی الی درجۃ فی دارہ از جنید رحمہ اللہ پرسیدند
این علمے کہ تو داری از کجا گرفتی و استفادت از کہ شد گفت مستفید بدین علم

ازیں عمل شدم کہ سی سال بحضور خدا بودہ ام ونشست من بداں حضور زیر این درختے است کہ دریں خانہ است **قولہ** سمعت الاستاد ابا علی الدقاق رحمہ اللہ یحکی عن ذلک سمعتہ یقول رئی فی یدہ سبحۃ فقیل لہ انت مع شرفک تاخذ بیدک سبحۃ فقال طریق بہ وصلت الی ربی لا افارقہ تسبیح بردست جنید بود رحمہ اللہ وآنرا می گردانید گفتند این شرف معرفتے وعزت درجے کہ تراست چیست کہ بدیں سبحہ متعلق میشوی گفت برہے کہ بخدا رسیدم آنرا نگذارم ازاں دور نشوم جدا نگردم خدا پرستان برانواع اند یکے برسم وعادت پرستند ودیگرے برائے نجات پرستند وسہ دیگرے برائے حسنات ودرجات پرستند وکسے بالنظر من حیث انہ الھنا ونحن عبیدہ پرستند قطع نظر از بہشت ودوزخ واز قبول ورد ویکے برائے دیدار پرستند نقداً اطلبد یا بوعدہ قرار گرفتہ است ودیگرے بحق وفا ومروت پرستند ہرچند احتیاج بتعبد ظاہر نماند از زیادتی نوافل فارغ شد اما ایفاءً بحقہ واداءً لرعایت المروۃ خدارا پرستند جنید رحمہ اللہ بدین اشارت کرد اگرچہ احتیاج بدین نیست اما برہے کہ با خدا رسند مروت وفا این تقاضا نکند کہ آن را نگذارند **قولہ** وسمعت الاستاد ابا علی رحمہ اللہ یقول کان الجنید یدخل کل یوم حانوتہ ویسبل الستر ویصلی اربعمائۃ رکعۃ ثم یعود الی بیتہ استاد ابو علی دقاق رحمہ اللہ گفتہ است جنید علیہ الرحمہ در دوکان خود پردہ فروہشتے وچہار صد رکعت نماز گذاردے بعدہ بخانہ بازگشتے دکان شستے وقارورہ فروختے **قولہ** وقال ابوبکر العطوی رحمہ اللہ کنت عند الجنید علیہ الرحمہ حین مات ختم القرآن ثم ابتدأ من البقرۃ سبعین آیۃ

ثم مات رحمه الله ابوبکر رحمہ اللہ میگوید وقت نقل جنید رحمہ اللہ حاضر بودم ختم قران کرد باز از سر آغاز کرد و ہفتاد آیت از سورۂ بقر خواند جان بحق تسلیم کرد۔

ابوعثمان سعید بن اسمعیل الحیری

قوله ومنهم ابوعثمان سعيد بن اسمعيل الحيري المقيم بنيشابور وكان من الري صحب شاه الكرماني ويحيي بن معاذ رحمهما الله ثم ورد نيشابور مع شاه الكرماني على ابي حفص الحداد رحمه الله واقام عنده وتخرج به وزوجه ابوحفص ابنته مات سنة ثمان وتسعين ومائتين وعاش بعد ابي حفص نيفا وثلثين سنة و بعضے ازان مشائخ کہ قول و فعل ایشان حجت است ابوعثمان حیری است رحمہ اللہ او در نیشاپور شاہ شجاع کرمانی و یحیی معاذ و ابوحفص حداد را مصاحب بود نخست در صحبت یحیی بود بعد مصاحب شاہ شجاع بود بعد صحبت ابی حفص حداد کرد و نزدیک او ماند و بعد ابوحفص رحمہ اللہ سی و چند سال زیست قوله سمعت محمد بن الحسين يقول سمعت اباعمرو بن حمدان يقول سمعت ابا عثمان رحمه الله يقول لا يكمل ايمان الرجل حتى يستوي قلبه اربعة اشياء المنع والعطاء والعز والذل ابوعثمان رحمہ اللہ گفتہ است مرد کامل نشود تا این چہار چیز در دل و مساوی نباشد منع و عطا اگر کسے او را منع آید یا کسے او را چیزے بدہد یا کسے او را عزیز دارد یا کسے او را خوار دارد ہر چہار برابر باشد و دیگر منع و عطا عز و ذل ہر چہ از خدا آید نزدیک او برابر باشد و این سخن اشارت برضا است و میان صوفیان بدوام رضا جز او سخن نگفتہ است قوله سمعت محمد بن الحسين رحمه الله يقول سمعت عبد الرحمن بن عبد الله رحمه الله يقول سمعت بعض اصحاب ابي عثمان

رحمہ اللہ یقول سمعت اباعثمان یقول صحبت اباحفص رحمہ اللہ
وانا شاب فطردنی مرۃ وقال لا تجلس عندی فقمت ولم اولہ
ظھری وانصرفت الی ورائی ووجھی الی وجھہ حتی غبت عنہ
وجعلت فی نفسی ان احفر علی بابہ حفرۃ لا اخرج منھا الا
بامرہ فلما رای ذلک ادنانی وجعلنی من خواص اصحابہ بعض مصاحبان
ابوعثمان رحمہ اللہ گفتند کہ ابوعثمان گفت سی سال با ابوحفص علیہ الرحمہ
مصاحب بودم یک روز مرا گفت نزدیک من منشین خاستم وپس پا می رفتم
روسوے او نہادہ وپشت پس ناکردہ آن قدر دور رفتم کہ از نظر غائب شدم
با خود گفتم پیش در او کوے کاوم وران کوک فروشوم والبتہ بروں نیایم مگر بامر او
چو او حال مرا بدین صفت احساس کرد مرا نزدیک خود طلبید از خواص اصحاب
خویش گردانید قولہ وکان یقال فی الدنیا ثلثۃ لا رابع لھم ابو
عثمان بنیشابور والجنید ببغداد وابوعبد اللہ بن الجلاء بالشام
وہمچنین گویند در دنیا سہ نفر بودند ابوعثمان حیری در نیشاپور جنید در بغداد وابو
عبد اللہ جلاء در شام رحمۃ اللہ علیہ وعلی اسلافہ رحمۃ واسعۃ قولہ
وقال ابوعثمان رحمہ اللہ منذ اربعین سنۃ ما اقامنی اللہ تعالی
فی حال فکرھتہ ولا نقلنی الی غیرہ فسخطتہ وابوعثمان گفت چہل سال بر
ہر جائے کہ مرا خدائے داشت من از ان کارہ نبودم وبسوے غیر مقصود من
انداخت من آزاد شوار نداشتم این کلام بدان اشارت میکند کہ منع وعطا
عز وذل برابر است واین دوام رضا ست ہمہ صوفیاں رضا را از احوال گفتہ اند
وقول ابوعثمان رحمہ اللہ اشارت بدین کرد کہ رضا از مقامات است قولہ سمعت
الشیخ اباعبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت عبد اللہ

بن محمد الشعرانی رحمہ اللہ یقول سمعت اباعثمان یذکر ذلک
ولما تغیر علی ابی عثمان الحال مزق ابنہ ابوبکر رحمہ اللہ قمیصاً
علی نفسہ ففتح ابوعثمان رحمہ اللہ عینیہ وقال خلاف السنۃ
یا بنی فی الظاہر علامۃ الریاء فی الباطن ابوعثمان را رحمہ اللہ علیہ آخر
وقت شد متغیر شد چنانچہ یکے نزدیک مرگ شد پسر او ابوبکر پیراہنے کہ در تن
او بود بخائید تا پارہ کرد چشم کشود پسر را بریں حال دید گفت اے پسرک من خلاف
سنت کردن در ظاہر نشان ریائے باطن است قولہ سمعت محمد
بن الحسین یقول سمعت اباالحسن الوراق رحمہ اللہ
یقول سمعت محمد بن احمد الملامتی رحمہ اللہ یقول سمعت
اباعثمان رحمہ اللہ یقول الصحبۃ مع اللہ بحسن الادب ودوام الہیبۃ
والمراقبۃ والصحبۃ مع الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باتباع
سنتہ ولزوم ظاہر العلم والصحبۃ مع اولیاء اللہ تعالی بالاحترام
والخدمۃ والصحبۃ مع الاہل بحسن الخلق والصحبۃ مع الاخوان
بدوام البشر مالم یکن اثماً والصحبۃ مع الجہال بالدعاء لہم و
الرحمۃ علیہم محمد ملامتی رحمہ اللہ روایت کرد کہ ابوعثمان رحمہ اللہ فرمودہ است
صحبت باخدا بدیں صفت است چو او مصاحب باشد وبا او صحبت باشد
او عظیم جلیل با وے حسن ادبے باید کہ چو او عظیم است وقہار است ہیبت
لابدی است در صحبت وے قولہ والمراقبۃ وبانتظار کشف وتجلی باشد اینجا
دو احتمال دارد یکے اینکہ صحبت با وے ہمیں است و دوم صحبت با وے
است ولے با ایں سہ صفت بارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باتباع سنت
او باشد و ظاہر حدیث وسخن دلیل کردہ است ہمیں آں رود اگر ہر دو

ن: سمعت محمد بن احمد الملامتی یقول سمعت اباالحسن الوراق

روح رسول چیز اینجا رعایت کنیم تا در حق صحابہ درست آید صوفی کہ او
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بودہ باشد و صحبت با اولیای خدا بشرط احترام و خدمت
باشد و صحبت با اہل و ولد بحسن خلق مدارات با ایشان و لطف و شفقت کردن
و آنچہ نفع و ضرر دین ایشان باشد بطریق بہتر ایشان را بران داشتن و
ازان باز آوردن و با اصحاب و با برادران دین صحبت بگشادگی روی بخلق
نیک ہرچہ ایشان گویند با ایشان بخوشی باشد مگر در کاری کہ دران اثم
باشد و صحبت نادانان اگر افتد رحمی و شفقتی بر ایشان کند کہ مسکینان
بکدام چیزی مبتلا اند و دعا کند کہ خدای تعالیٰ از ایشان در گذرد **قولہ**
سمعت عبد اللہ بن یوسف الاصفہانی رحمہ اللہ یقول
سمعت ابا عمرو بن نجید رحمہ اللہ یقول سمعت اباعثمان
رحمہ اللہ یقول من امر السنۃ علی نفسہ قولا و فعلا نطق
بالحکمۃ و من امر الھوی علی نفسہ نطق بالبدعۃ قال اللہ
تعالی وَإِنْ تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا و ابوعثمان رحمہ اللہ گفتہ است ہرکہ
سنت را بر نفس خویش امیر گرداند یعنی آنچہ سنت تقاضا کرد بران رفت
السنۃ سنت رسول اللہ و سنت صحابہ و سیر سلف صالح تحری سخن او حکمت
باشد و ہرکہ ہوا را بر نفس خویش امیر کرد سخن بدعت گفت یعنی آن کرد کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بر آن نیست و صحابہ بر آن نشیند و سیر سلف صالح
نیست زیرا کہ خدای گفتہ است اگر طاعت کنند و اطاعت ہمین است
کہ بر اتباع سنت رسول اللہ و صحابہ روید رضوان اللہ علیہم رہ راست یابید

ابوالحسن احمد بن محمد النوری

قولہ و منہم ابو الحسین احمد بن محمد النوری
رحمہ اللہ بغدادی المولد و المنشاء بغوی الاصل صحب السری

وابن ابی الحواری وکان من اقران الجنید رحمہ اللہ مات سنۃ خمس وتسعین ومائتین وکان کبیر الشان حسن المعاملۃ واللسان و یکے از مشائخ کبار و علماے با اللہ عارفان ز بغداد ابو الحسن نوری است رحمہ اللہ در بغداد زادہ اند و نشو و نما ہم در بغداد یافتہ است و ما در و پدر او بغوی بودند صحبت با سری و با احمد ابی حواری داشت و از یاران جنید بود رحمہ اللہ اقران یا جمع قرین گویا جمع قرن ہر دو صالح است در تاریخ دویست نود و پنج انتقال کرد از دار فنا بسراے بقا پیوست و در کار فصیح و معانی بلیغ اشارت کردے قولہ وقال النوری رحمہ اللہ التصوف ترک کل حظ النفس وسخن نوری است کہ تصوف عبارت ازین است کہ ہمہ حظوظ نفس ترک کنی قولہ وقال النوری رحمہ اللہ اعز الاشیاء فی زماننا شیئان عالم یعمل بعلمہ وعارف ینطق بحقیقتہ نوری گفتہ عن حقیقتہ است رحمہ اللہ نادرہ ترین چیزہا در زمانہ ما دو چیز است عالمے کہ عمل بمقتضی علم کند و عارفے کہ سخن حقیقت خویش گوید یعنی خود را خود شناختہ باشد و سخن از ان معروف خود فرماید شیان گفت شئی لفظے عام است بر ہمہ اشیا اطلاق تواں کرد اما اینجا شخصان مراد است یا از عالم و عارف علم و عرفان معلوم شد یعنی علمے کہ بعمل معروف باشد، عرفانے کہ از حقیقت نشان دہد است قولہ سمعت ابا عبد اللہ الصوفی رحمہ اللہ یقول سمعت احمد بن احمد البردعی رحمہ اللہ یقول سمعت المرتعش رحمہ اللہ یقول سمعت النوری یقول من رایتہ یدعی مع اللہ تعالی حالۃ تخرجہ من حد العلم الشرعی فلا تقربن منہ مرتعش رحمہ اللہ میگوید از نوری علیہ الرحمہ شنیدم کہ

میگوید ہر کرا بینی با خدا دعوی حالتے میکند کہ بداں دعوی از حد علم شرعی بیرون
می آید پس بداں مردے نزدیک مشو نگفت کہ او مرد و دغیر مقبول است گفت
کہ تو نزدیک مشو یعنی اگرچہ او را حالتے و صدقے بود اما ترا سود مند نبود
و از حد علم شرعی چہ مراد ست انچہ کتاب اللہ و سنت رسولہ بعبارۃ و دلالۃ
و اشارۃ بداں ناطق نشدہ نہ آنکہ مولانا فقیہ فلان الدین کہ عداوت با این طائفہ
محققاں و عارفاں و علما ربانی دارد و بحسب گمان خویش اقبہا ساد کردہ
کہ احتمال خطا و صواب دارد بلکہ محض خطا ست کہ تو آنرا گوئی مخالف قول
مجتہد است لا حول ولا قوۃ الا باللہ **قولہ سمعت ابا عبد الرحمن
السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا العباس البغدادی رحمہ اللہ
یقول سمعت علی الفرغانی رحمہ اللہ یقول سمعت الجنید
مدمات النوری رحمہ اللہ لم تخبر عن حقیقۃ الصدق**
احمد فرغانی رحمہ اللہ گفتہ است از جنید رحمہ اللہ شنیدم کہ گفت تا آنکہ
نوری علیہ الرحمہ مرد از حقیقت صدق ہیچ یکے خبر ندارد و مردم ہر یکے داند
کہ من در عمل و قول و فعل صادق و از حقیقت کہ در کمین نفس است ندانند
الا ان یطلع اللہ علیہ پس باید ہر چہ تو دانی کہ صدق است آنچنانکہ بایستے
نوری علیہ الرحمہ بداں نشان واجے قال اللہ تعالی **لِيَسْأَلَ الصَّادِقِينَ
عَنْ صِدْقِهِمْ** ایں صدق انبیا ست از ایشان پرسند میدانی کہ صدقے
کہ تو دانی انبیا ازان عاری بودند ولکن صدق دقیقے دارد ہماں کہ گفتم الا
ان یطلع اللہ علیہ اما کلی بدانی تا توی تو باتست صدق کما ھو حقہ ترا دست
وادنی نیست تو یک سیر کنجد را وزن کنی دو کنجدے و سہ کنجدے کہ کم و بیش
است ترا قابل نیست کہ بران مطلع شوی اما اگر ازاں وزن و ازان سہم

و آنچہ بوزن نسبت دارد تو نیست کردی ہر چہ ہست ہست تو از اں بیرونی صادق
و درستے و راستے باشی **قوله وقال ابو احمد المغازلی رحمه الله**
ما رأيت اعبد من النوری رحمه الله قيل ولا الجنيد قال ولا
الجنيد ابو احمد مغازلی رحمہ اللہ گفتہ ہیچ کسے را عابد و پرستندہ تر
از نوری علیہ الرحمہ ندیدم گفتہ شد جنید را ہم گفت آرے جنید را ہم ندیدم
قوله وقال النوری رحمه الله كانت المراقع غطاء على الدر
فصارت مزابل على جيف نوری رحمہ اللہ گفت است مرقع پوشیدن
یعنی ژندہ کہ صوفیان پوشند پر کالہ دوز ند برین مثال بود چنانچہ وقتے درصدفے
باشد ژندہ می پوشید و مردان نظر حقارت می دیدند و آن نورے
وصفائے کہ در ایشان بود بہ ان پوشیدہ ماندے نوری رحمہ اللہ میگوید در
ایام من ہمچنیں شد مردارے را مزبلہ پوشند **قوله وقيل كان يخرج**
كل يوم من داره ويحمل الخبز ثم يتصدق به فی الطريق و
يدخل مسجدا يصلی الی قريب من الظهر ثم يفتح باب حانوته
ويصوم وكان اهله يتوهمون انه ياكل فی السوق واهل السوق
يتوهمون انه ياكل فی بيته فبقی علی هذا فی ابتدائه عشرين
سنة وچنین گفتہ اند ہر روزے کہ از خانہ بیرون آمدے نانے از
خانہ برائے قوت را برگرفتے و آن را در راہ صدقہ دادے و در مسجد در رفتے
نماز گذاردے تا نماز پیشین بعدہ آمدے دوکان را کشادے نشستے
و خود صائم ماندے خلق خانہ می دانستند در بازار می خورد و اہل بازار می دانستند کہ در خانہ
می خورد و بدیں طریق بیست سال بود و ایں در آغاز کار او بود۔

قوله ومنهم ابو عبد الله احمد بن يحيی الجلاء

ابو عبد اللہ احمد بن یحیی الجلاء

رحمه الله بغدادی الاصل اقام بالرملة ودمشق من اکابر
مشائخ الشام صحب ابا تراب وذا النون وابا عبید البسری
واباه یحیی بن الجلاء رحمه الله۔ و بعضے از دوستان حضرت رب العزت
ومتبعان حضرت رسالت ابو عبداللہ احمد جلاء رحمه اللہ و با در و پدر او از بغداد
در دمشق از بزرگان پیران شام بود و صحبت با ابو تراب و با ذاالنون مصری
و با ابو عبید بسری و با پدر خود یحیی بن جلا داشت رضی اللہ عنہم **قوله** سمعت
محمد بن الحسین رحمه الله یقول سمعت محمد بن
عبد العزیز الطبری رحمه الله یقول سمعت
ابا عمر الدمشقی رحمه الله یقول سمعت ابن
الجلاء رحمه الله یقول قلت لابی وامی
احب ان تهبانی لله عز وجل فقالا قد وهبناك لله تعالی
فغبت عنهم مدة فلما رجعت کانت لیلة مطیرة فدققت
بالباب فقال ابی من ذا قلت ولدك احمد قال کان لنا ولد
فوهبناه لله ونحن من العرب لا نسترجع ما وهبنا ولم
یفتح الباب ابن جلاء رحمه اللہ میگوید با در و پدر گفتم مرا خوش می
آید کہ مرا بخدا بخشید یعنی مطالبہ ادائے حقوق خویش از من نکنید مرا بکارے
ندارید و مرا بکارے نفرمائید ہرچہ مرا خوش آید آن کنم با در و پدر ہم او
را بخدا بخشیدند پس از ما در و پدر مدتے غائب شدم بداں کارے کہ
مرا مطلوب بود آں کار کردم ہرگاہ کہ باز گشتم آمدم بر در ما در و پدر در کوفتم
و آں شب باراں می بارید پدر گفت کیست آنکہ در می کوبد گفتم منم فرزند تو
احمد پدر او گفت مارا فرزندے بود بخدا بخشیدیم و ما قوم عربیم ہرچہ بخشیدہ باشیم

بازنگردیم پدرایں سخن گفت ودر نگشاد اینجا معلوم نیست کہ بربخش نگشاد یا بدیں نگشاد کہ ترا بخدا دادیم از ما رفتی بازچہ برما آمدی فعلی نداہمت پدر بالاترازابن جلا رعلیہ الرحمہ بود **قوله** وقال ابن الجلاء رحمه الله من استوى عنده المدح والذم فهو زاهد ومن حافظ على الفرائض يعني اول مواقيتها فهو عابد ومن راى الافعال من الله فهو موحد وابن جلا علیہ الرحمہ گفتہ است ہرکہ نزدیک او بدگفت مردمان ونیک گفت ایشان برابر باشد زاہد اینچنیں کسے باشد یعنی تارک اوبود از مدح وذم فارغ باشد وہرکہ محافظت فرائض کند یعنی اول وقت فرض را محافظت کند یعنی نہ آنکہ ہمہ وقت را محافظت کند بلکہ اول وقت را محافظت کند چہ بانتظاروچہ ساختگی وتعلق پس اینچنیں کسے را عابد گویند وہرکہ اعتقاد کند وبیند افعال از خدائے پس اوموحد باشد ہرچہ می کنم از خدا میکنم فاعل آن بحقیقت باری تعالی است او موحد باشد **قوله** ولما مات ابن الجلاء رحمه الله نظروا اليه وهو يضحك فقال الطبيب انه حي ثم نظر الى نبضه فقال انه ميت ثم كشف الثوب عن وجهه فقال لا ادري هو ميت ام حي وكان في داخل جلده عرق على شكل الله آن وقتے کہ ابن جلا رحمہ اللہ فرمان یافت روے او دیدند میخندید طبیب دید گفت زندہ است دست در نبض او نہاد واحساس ولمس او کرد گفت مردہ است روے او می بیند میگوید زندہ است تن او می بیند میگوید مردہ است ودرتن او رگے بودہ است نقش اللہ بود اینجا ایں احتمال می رود کہ بعد مردن دیدہ آں رگ یا دایم دیدہ شدے **قوله** قال ابن الجلاء رحمه الله كنت امشي مع استاذي فرايت حدثا جميلا فقلت يا استاذي ترى يعذب الله هذه الصورة فقال

ان نظرت ستری غبتہ قال فنسیت القرآن بعدہ بعشرین سنۃ
این جلار رحمہ اللہ گفتہ است با استاد خویش در رہ می رفتم جوانے امردے
خوبصورتے دیدم با استاذ گفتم چہ اعتقاد می کنی اینچنیں صورتے را خدا خواہد سوخت
استاد فرمود زبان این تحقیق بینی گفت تا بست سال قرآن از من فراموش شد

ابو محمد رویم بن احمد بغدادی رحمہ

قولہ ومنھم ابو محمد رویم بن احمد بغدادی
من اجلۃ المشائخ مات سنۃ ثلث وثلثمائۃ وکان مقریا فقیھا
علی مذھب داؤد رحمہ اللہ و بعضے ازان محققان و عالمان با ستد
ومتبعان دین ملت احمدی ابو محمد رویم است رحمہ اللہ از بزرگان مشائخ بود بعد سیصد
وسہ سال دنیا را خالی کردہ است ومقری بود قرآن را خواندے وخواناییدے
و بر مذہب داؤد طائی بود رحمہ اللہ قولہ قال رویم رحمہ اللہ من
حکم الحکیم انہ یوسع علی اخوانہ فی الاحکام ویضیق علی نفسہ
فیھا فان التوسعۃ علیھم اتباع العلم والضیق علی نفسک من
حکم الورع از حکم حکیم اینست یعنی مردے کہ حکیم باشد حکم او برین صفت است
در مسئلہ عزیمتے است ورخصتے است رخصت بر برادر مومن بیان کند
وعزیمت بر نفس خود گیرد آنچہ مردم را فرمودی و مطالب از ایشان کردی آنچہ
آسان تر بود و ہرچہ بر خود گرفتی تنگ تر وسخت تر گرفتی مثلاً امام فرمودہ است
وراشر بہ دلیل اباحت آنچہ بود گفتم اما ہرگز قطرہ ازاں نوشیدم گویند بعد
عشا ادائے فریضہ خواب مباح است گویم ہر کہ بخسپد بخسپد اما خود تمام شب بیدار
بودے وگفت توسیع بر اخوان بظاہر علم است وتنگ گرفتن بر نفس خود کار
متورعانست قولہ سمعت الشیخ ابا عبدالرحمن السلمی رحمہ اللہ
یقول سمعت عبداللہ بن بکر رحمہ اللہ یقول سمعت ابا عبداللہ

الخفیف رحمہ اللہ یقول سألت رویما رحمہ اللہ فقلت اوصینی فقال ماھذا لا امر الا ببذل الروح فان امکنک الدخول فیہ مع ھذا والا فلا تشتغل بترھات الصوفیۃ عبد اللہ خفیف رحمہ اللہ رویم گفت مرا وصیتے کن فرمود این کار تو نیست مگر خواستن از سر جان اگر ممکن باشد دریں کار درآئی بذل روح بس نیکو کارے است بکن والا فلا تشتغل بترھات الصوفیۃ اگر توانی کار کردن بدیں مشغول مشو ترہات عبارت از سخنانے است کہ مرداں بداں عجب کنند کہ این سخنان ست کہ معنی ندارد و در محل دیگر بدیں عبارت است ان قدرت علی بذل الروح والا فلا تشتغل بترھات الصوفیۃ قولہ قال رویم رحمہ اللہ قعودک مع کل طبقۃ من الناس اسلم من قعودک مع الصوفیۃ فان کل الخلق قعدوا علی الرسوم وقعدت ھذہ الطایفۃ علی الحقایق فطالب الخلق کلھم انفسھم بظواھر الشرع وطالب ھولاء انفسھم بحقیقۃ الورع ومداومۃ الصدق فمن قعد معھم وخالفھم فی شیٔ مما یتحققون بہ نزع اللہ نور الایمان من قلبہ رویم رحمہ اللہ گفتہ است با ہر طبقۂ از مرداں کہ نشستی ترا زیانکار نیاید و سالم ترا باشد ازیں کہ با طائفہ صوفیاں نشینی زیرا چہ ہمہ خلق برسم و عادت نشستہ اند و این طائفہ صوفیان بر حقایق و معارف اند خلق انفس خویش را مطالب بظواہر شرع کردہ اند و مطالبہ این قوم با نفوس خویش بحقیقت ورع و ہمارہ بر صدق بودن پس ہر کہ با ایشان نشیند و آن چیز کہ محقق است نزدیک ایشان بینے مائی خلاف کند خدا وند سبحانہ نور ایمان را از دل ایشان بیرون کشد حقیقت ورع چیست نزدیک محققان کہ جز خدا و طلب خدا

نباشد و جز خطرۂ حق در دل خویش آمدن ندہد و در دل جز یک وجود حق رسماً و
عادتاً و وجوداً و وہماً خاطراً از معدوم و منفی گویند مرد متزہد و متفقہ و عامی کہ با ایشان
نشیند ہر آئینہ انکار ورزد و آن مقصود ایمان عاقبتش ہماں شود کہ نور ایمان از
دل ایشان بیرون آید ہمہ ایں نمط گفت آید کتب محققان مطالعہ نباید کردن و آں
پیش نباید داشتن سخنے کہ مذکران بر منبر گویند فقیہاں
درس گویند آن سخن عامی را نافع باشد **قولہ وقال رویم رحمہ اللہ
اجتزت ببغداد وقت الهاجرة ببعض السكك وانا عطشان
فاستسقيت من دار ففتحت صبية بابها ومعها كوز فلما راتني
قالت صوفي يشرب بالنهار فما افطرت بعد ذلك قط** ابو محمد
رویم رحمہ اللہ میگوید در بغداد میگذشتم در کوچہ می رفتم تشنہ بودم از خانۂ
آب طلبیدم دخترکے کوزہ آب آورد آن آب آشامیدم آں دخترک آغاز
کرد صوفی و آب در روز خورد و بعد از ان ہیچ وقتے افطار نکردم و جاے
دیگر چنین ست کہ آں دخترک فریاد کرد کہ قیامت نزدیک رسید کہ صوفی در
روز آب خورد **قولہ وقال رویم رحمہ اللہ اذا رزقك الله
تعالى المقال والفعال فاخذ منك المقال وابقى عليك الفعال
فانها نعمة واذا اخذ منك الفعال وابقى عليك المقال فانها
مصيبة واذا اخذ كلاهما فهو نقمة** رویم رحمہ اللہ گفتہ است چوں
خداوند سبحانہ دو چیز روزی کند مقال و فعال یعنی سخن میگوی و موافق آں
کارے میکنی اگر چنیں ستد سخن از تو استد و علمے کہ مقتضاے آن میکردی
آں با تو داشت ایں صفتے نعمتے عظیمے بر تو و اگر از تو ستد کارے کہ بحسب
علم میکردی از آں باز داشت و آن مقال را باقی داشت سخن میگوی و بر حسب

آن کار نمیکنی این نوع مصیبتی باشد که خدا ترا بدان مبتلا کرده است اگر نه مقال
ماند و نه فعال ماند این نقمتی است و عذابی نقدی است بدتو که خدای تو
بدان مبتلا کرده است

قوله ومنهم ابو عبد الله محمد بن الفضل البلخی ساکن سمرقند بلخی الاصل اخرج منها فدخل سمرقند ومات بها سنة تسع وعشر وثلثمائة صحب احمد بن خضرویه وغیره کان ابو عثمان الحیری رحمه الله یمیل الیه جدا بسبب المذهب

ابو عبد الله محمد بن فضل البلخی

و بعضی از جمله مشائخ و از اعزر رسیدگان و متبع ملت دین اسلام محمد فضل بلخی است اصل او در بلخ بود خلق بلخ بر و جفا کردند از انجا بیرون کردند در سمرقند آمد همانجا سکونت کرد و همانجا مرد بتاریخ سیصد و نوزده سال و مصاحب احمد خضرویه بود و جز او مشائخ دیگر ابو عثمان حیری رحمه الله میل بسوی او کردی سبب آنکه مذهبی صافی داشت البته بر اتباع سنت بود قوله سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی رحمه الله یقول سمعت محمد بن احمد الفراء رحمه الله یقول سمعت ابا بکر عثمان رحمه الله یقول کتب ابو عثمان رحمه الله الی محمد بن الفضل رحمه الله یسأله ما علامة الشقاوة فقال ثلثة اشیاء ترزق العلم وتحرم العمل وترزق العمل وتحرم الاخلاص وترزق صحبة الصالحین ولا تحترم لهم ابو عثمان حیری رحمه الله مکتوبی فرستاد متضمن بدین معنی علامت بدبختی چیست او در جواب نبشت سه چیز علم نصیبه شود و از عمل محروم ماند و عمل نصیبه شود و از اخلاص محروم ماند و صحبت صلحا و صوفیان روزی شود و از احترام ایشان محروم ماند

ن ییرزق
ن یحرم

قوله وكان ابو عثمان الحيري رحمه الله يقول محمد بن الفضيل سمسار الرجال ابوعثمان رحمہ اللہ گفتے محمد بن فضل دانندہ قیمت مردان است یعنی قدر ہر یکے چنانچہ ویست او داند خدا وند سبحانہ او را این معرفت دادہ بود قوله سمعت محمد بن الحسين رحمه الله يقول سمعت محمد بن عبد الله الرازي رحمه الله يقول سمعت محمد بن الفضل رحمه الله يقول الراحة في السجن من اماني النفوس محمد بن عبد اللہ رازی رحمہ اللہ از فضل شنید علیہ الرحمہ کہ در زندان باشی در راحت طلبی جز آرزوہاے نفس نباشد آرے دنیا زندان خانہ محنت کہ دسراے رنج و بلا در اینچنین موضع ہر کہ راحت جوید نہ آنکہ آرزوہاے نفس باشد آرزو کنند ولے بدان آرزو نرسد قوله سمعت محمد بن الحسين رحمه الله سمعت عبد الله الرازي يقول سمعت محمد بن الفضل رحمه الله يقول ذهاب الاسلام من اربعة لا يعملون بما يعلمون ويعملون بما لا يعلمون ولا يتعلمون ما لا يعلمون ويمنعون الناس من التعلم فضل رحمہ اللہ گفت کمال اسلام بر چہار چیز رود یکے آنکہ بدانند عمل نکنند بدانند کہ دنیا و حاصل او مانع راہ حق است و مع ہذا در طلب دنیا باشند و دیگر علمے بیاموزند کہ درین عمل بدان نیست چنانچہ منطق اقلیدس ہندسہ ہئیت محی نجوم ریاضی و دوم عمل کنند بدانچہ نمی دانند یعنی ہواے نفس ہر چہ خوش آید کنند و آن را از عمل دین دانند و سیوم آنچہ نمی دانند در تعلم آن نشوند نمی دانند سلوک چیست و مسلک چیست و مقصود چیست این را تعلم نکنند و چہارم مردمان را از تعلم باز دارند مسکین رہ و سلوک ندانند

مقصود را نشناسد یکے از جہال صوفیہ او را ازین مانع آید بدین چہار چیز ذہاب
کمال اسلام باشد قوله وبهذا الاسناد قال العجب ممن يقطع
المفاوز ليصل الى بيته ويرى آثار النبوة كيف لا يقطع نفسه
وهواه ليصل الى قلبه فيرى آثار ربه فضل رحمہ اللہ گفتہ است
عجب از کسے کہ بیابانہا و بادیہا را بسپرد این چنین راہہاے مہالک را
قطع کند تا آنکہ بیت اللہ را رسد و آنچہ نبی اللہ آنجا کردہ بود آن محال
ومقال را بیند چگونہ باشد کہ قطع نفس نکند از قطع رہ نفس بدل رسد
ومشاہدۂ آثار قدرت کند قوله وقال اذا رأيت المريد يستزيد
من الدنيا فذلك علامات ادباره چون طالبے مریدے را بینی
کہ جنس دنیا را زیادت میکند جاہے می افزاید نامے بر نامے آرد این وصف
علامات ادبار او ست کہ البتہ از حق باز ماند بدین استزادت غنی نشود اما مدبر
گردد قوله سئل عن الزهد فقال النظر الى الدنيا بعين النقص
والاعراض عنها تعززا وتظرفا او را از زہد پرسیدند گفت نظر بدنیا کند
بچشم نقص یعنی دنیا را اکثر و ناقص تر بیند و او را بدین شناسد کہ او خسیسے
است خلقے است مردارے است با این نظر نقص اعراض از دنیا کند
از سبب تعزز کہ نفس را بنقصان چہ دہم و ظرافت این نفاضا کند کہ خلقے خسیسے
نزارے را اعراض میکنند و پشت می دہند۔

ابوبکر احمد بن زقاق الکبیر

قوله ومنهم ابوبكر احمد بن الزقاق الكبير كان
من اكابر مصر و بعضے از ان صوفیان کہ داد دین بو اجبی دادہ اند و قدم
صدق بر اتباع مصطفیٰ نہادہ ابو بکر زقاق است از قرینان جنید بود و از بزرگان
مشائخ مصر بودہ است قوله سمعت محمد بن الحسين رحمه الله

یقول سمعت الحسین بن احمد رحمہ اللہ یقول سمعت
الکتانی رحمہ اللہ یقول لما مات الزقاق انقطع حجۃ الفقراء فی
دخلو ھم مصر کتانی رحمہ اللہ گفتہ است تا ابوبکر زقاق مرد در آمد فقرا در
مصر منقطع شد یعنی فقرا از گردہ او آمدند او مرد بر کہ آیند قولہ وقال
الزقاق رحمہ اللہ من لم یصحبہ التقی فی فقرہ اکل الحرام المحض
ہر فقیرے را کہ مصاحب او تقوی نباشد ضرورت را حرام محض خورد ہر کہ
بیارد بخورد نداند از کجا آورد قولہ سمعت الشیخ عبد الرحمن السلمی
رحمہ اللہ یقول سمعت محمد بن عبد اللہ بن عبد العزیز
رحمہ اللہ یقول سمعت الزقاق رحمہ اللہ یقول تھت
فی تیہ بنی اسرائیل مقدار خمسۃ عشر یوما فلما وقعت
علی الطریق استقبلنی انسان جندی فسقانی شربۃ من
ماء فعادت قسوتھا علی قلبی ثلثین سنۃ زقاق رحمہ اللہ گفتہ است
کہ من در بادیہ بنی اسرائیل بودہ ام مقدار پانزدہ روز بعد انکہ در رہ افتادم
لشکری ملاقات شد قطرہ آبے خورانیدہ قسوت او بر دل من سی سال
بماند اول صفا باید بعد آں قسوت معلوم شود۔

ابو عبداللہ عمر بن عثمان المکی

قولہ ومنھم ابو عبد اللہ عمر بن عثمان المکی رحمہ اللہ
لقی ابا عبد اللہ النباجی وصحب ابا سعید الخراز وغیرہ شیخ
القوم وامام الطائفۃ فی الاصول والطریقۃ مات
ببغداد سنۃ احدی وتسعین ومائتین و بعضے از ملازمان
اتباع رسول اللہ و متابعان سنت ابو عثمان مکی است رحمہ اللہ ملاقات
با عبد اللہ نباجی داشت و مصاحب بوسعید خراز بود رحمہ اللہ و مشائخ

دیگر را ہم پیرو امام صوفیان بود در طریقت وحقیقت و در بغداد رحلت از وار فنا بدار بقا کرد تاریخ دویست نود ویک سال قوله سمعت محمد بن الحسن رحمه الله يقول سمعت محمد بن عبد الله بن شاذان رحمه الله يقول سمعت ابا بكر محمد بن احمد رحمه الله يقول سمعت عمرو بن عثمان المكى رحمه الله يقول كل ما توهمه قلبك اورسخ فى مجارى فكرتك اوخطر فى معارضات قلبك من حسن اوبهاء او انس اوضياء اوجمال اوشبح اونور اوشخص اوخيال فالله تعالى بعيد عن ذلك الا تسمع الى قوله لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ وقال لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ . ابوبکر محمد رحمہ اللہ گفتہ است شنیدم از عمرو بن عثمان مکی کہ می فرمود ہر چیزے کہ در دل تو وہم برد کہ آں چیز اوست تعالی یا روشن شود در مجاے کہ فکر میکنی یا معارضاتے پیش می آید در دل تو یا خطراتے کہ در تقلب دل تو پیش می آید معارض یکدیگر از حسنے زیباے یا چیزے خوبے یا چیزے روشنے یا انسی یا چیزے شخ باشد ذاتے نماید شخصے نماید یا نورے باشد ہر نورے کہ ہست زردے وسپیدے وسرخے وسیاہے نورے کہ روز یکے نباشد یا خیالے آید پیش تو کہ آنرا در حقیقت وجود نیست پس خداوند تعالی از ان دور ست از ان بیزار است بارہا گفتہ ام انہ سبحانہ وراء کل وراء کلام اللہ نشنیدہ کہ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَلَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ نیکو سخنے است کہ علما گفتہ شی لا کا شیاء قوله وبهذا الاسناد قال العلم قايد والخوف سابق والنفس حرون بين ذلك جموح خداعة رواغة فاحذرها وراعها بسياسة العلم وسقها بتهديد الخوف

یتمیز لک ما ترید وبدین اسناد کہ گفتہ بود عثمان فرمودہ است علیہ الرحمہ علم قائد است می کشد ترا بسوے حق وحقیقت وخوف اللہ تعالیٰ ترا سابق است البتہ بدانچہ رضاے خدا است ترا آن سو میراند ونفس حرونی دارد حرونی اسپے راگویند درآن طرفے کہ راکب براند دران طرف نرود وسرکش است خداع بسیار دارد ترا چیزے نماید ومراد غیر آن بودہ باشد وترا ترسانیدہ است کہ اگر چنین کنم چنیں برآید وچنین زیان دارد پس حذر کن اور آنگاہ دار اورا بحفظ علم ترا علمے باید دقیق کہ آنرا علم باللہ نامند نگاہ داشت او بدان علم شود بران او را تازیانہ خوف وسخت کن او را بخوف علم باللہ بدانی آنچہ اوست تہدید کنی کہ اگر روی چنین چنین کنم یا خدا چنین چنین کند آنچہ میخواہی ترا حاصل تمام وکمال شود قولہ رح قال لا یقع علی الوجد عبارۃ لانہ سر اللہ عند المومنین وگفتہ است وجد را بیانے نیست زیرا چہ ان سر اللہ کہ از غیب می آید صورت بیانے ندارد از کجا آمد وچہ چیز است من وجد صرف

سمنون بن حمزہ

قولہ ومنہم سمنون بن حمزہ وکنیتہ ابو الحسن و یقال ابو القاسم صحب السری وابا احمد القلانسی ومحمد بن علی القصاب وغیرہم رحمۃ اللہ علیہم و بعضے از اولیاء خدا و دوستان حضرت عزت ابو الحسن سمنون حمزہ است رحمہ اللہ وبعضے گویند ابو القاسم سمنون مصاحب سری و ابو محمد بن علی قصاب رحمہ اللہ بود وبا درویشان دگر ہم صحبت داشت وقیل انہ انشد ؎

لیس لی فی ہواک حظ فکیف ماشئت فاختبرنی

فاخذہ الاسر من ساعۃ فکان یدور علی المکاتب ویقول للصبیان ادعوا لعمکم الکذاب وگویند انشاد وست لیس لی فی سواک الی آخرہ اے جز تو مرا در جہان حظے نیست پس آنچہ میخواہی بداں امتحان کن این بیت خواند وہم درآن ساعت بول گرفت ومضطر کرد ودرماندہ در جمع مکاتب جاے

کہ کودکان میخواندند میگشت ومیگفت این عم کذاب خودرا دعائے کنید او دعوی
کردہ بود کہ چنانچہ خواہی بیازمائی چو آزمودن او آمد سر آئینہ کہ توانم تحمل کردن
کار بدین کشید کہ در مکاتب می گشت قولہ وقیل قد انشد ھذہ الابیات
فقال بعض اصحابہ لبعض سمعت البارحۃ وکنت بالرستاق
صوت استاذنا سمنون رحمہ اللہ یدعوا اللہ ویتضرع الیہ
ویسال الشفا فقال آخر وانا ایضا کنت سمعت ھذا البارحۃ
وکنت بالموضع الفلانی فقال ثالث ورابع مثل ھذا فاخبر
سمنون رحمہ اللہ وکان قد امتحن بعلۃ الاسر وکان یصبر
ولا یجزع فلما سمعھم یقولون ھذا ولم یکن ھو قد دعا ولا
نطق بشی من ذلک علم المقصود منہ اظھار الجزع تادبا بالعبودیۃ
وستر الحالۃ فاخذ یطوف علی المکاتب ویقول ادعوا لعمکم الکذاب
وایں حکایت کہ ازان سمنون رحمہ اللہ گفت تمام حکایت او برین جملہ است
این بیت خواند اصحاب او یکے مرد یگرے را گفت کہ شب دوشین شنیدم
ومن بیرون بودم در رستاق شاید از بغداد چند کروہے صوت استاد خویش
سمنون علیہ الرحمہ شنیدم دعا میکند وتضرع بسوے خدا میکند
وشفا می طلبد آنکہ بر وحکایت میکرد او ہم گفت آرے من چنین
شنیدم وسیوم وچہارم گفتم کہ ما ہم شنیدیم سمنون خبر کرد کہ بعلت اسر ممتحن
گشتہ ام واگر فاخبر مجہول است یعنی دران رسانیدہ شد کہ سمنون بدین علت
باسر بول ممتحن شدہ است وصبر میکرد وجزع نمیکرد پس ہر کہ شنید سمنون
رحمہ اللہ کہ ایشان چنین میگویند کہ صبر میکند ودعا برائے خود نمیکند وہیچ سخنے
ازان نمیکند ومعلوم شد ایں کہ در مکاتب میگشت مقصود اظہار عبودیت وعجز

خویش وستر حال خود **قوله** سمعت محمد بن الحسين رحمه الله
يقول سمعت ابا العباس محمد بن الحسين البغدادی رحمه الله
يقول سمعت جعفر بن نصير الخلدی يقول قال لی ابو احمد
المغازلی كان ببغداد رجل فرق على الفقراء اربعين الف درهم
فقال لی سمنون رحمه الله يا ابا احمد اما ترى قد انفق هذا
وما قد عمله ونحن ما نجد شيئا فامض بنا الى موضع نصلی
فيه بكل درهم انفقه ركعة فمضينا الى المداين فصلينا اربعين
الف ركعة مردے در بغداد بود چهل ہزار درہم بفقراء آورده سمنون رحمہ اللہ
گفت می بینی ای احمد کہ این مرد چند انفاق کرد وچہ عمل کرد وما چیزی نیابیم کہ
انفاق کنیم پس بیا تا در مقامے بدل ہر درمے یک رکعتے بگذاریم پس در
مدائن گشتیم چہل ہزار رکعت نماز گذاردیم **قوله** وكان سمنون رحمه الله
ظريف الخلق اكثر كلامه فی المحبة وكان كبير الشان مات قبل
الجنيد كما قيل وسمنون رحمہ اللہ خلقے نیک داشت وسخن او بیشترے
در محبت بودے تا آنکہ سمنون محب نامند چو سخن محبت گفتے ہر آئینہ شانے
بزرگے داشت ومرتبۂ بلندے وپیش از جنید رحمہ اللہ در پردہ شد

ابو عبيد البسری

قوله ومنهم ابو عبيد البسری رحمه الله من
قدماء المشائخ صحب ابا عثمان النخشبی وبعضے ازانکہ در عداد ے
واعتقادے در دین ودینداری اند ابو عبید بسری است از مشائخ متقدم بود
با ابو تراب نخشبی رحمہ اللہ صحبت داشت **قوله** سمعت محمد بن
الحسين رحمه الله يقول سمعت عبد الله بن علی رحمه الله
يقول سمعت السرقی رحمه الله يقول سمعت ابی الجلاء

رحمہ اللہ یقول لقیت ستمایة شیخ ما رایت مثل اربعة ذی النون المصری وابی تراب النخشبی وابی عبید البسری رحمہ اللہ میگوید ششصد پیر را ملاقات شدہ ام ہمچو این چہار پیر ندیدہ ام ہمچو ذوالنون مصری و ابو تراب نخشبی و ابو عبید بسری ذکر چہارم جلا گفتہ است از جہت آن چہارمی را نگفت قولہ سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت احمد بن محمد بن البغوی ن الشعری سمعت محمد بن معمر رحمہ اللہ یقول سمعت ابا زرعة الحسنی ن الحسنی ن الجبنی رحمہ اللہ یقول کان ابو عبید البسری رحمہ اللہ یوما علی جرجر یدوس قمحالہ وبینہ وبین الحج ثلثة ایام اذا اتاہ رجلان فقال ایا اباعبید تنشط للحج فقال لا ثم التفت الی وقال شیخک علی ھذا اقدر منھا یعنی نفسہ دیدم ابا عبید را رحمہ اللہ کہ بر جر منی استادہ گندم را میکوبد و میان او و میان حج سہ روز ماندہ بود و نفرے بروآمدند گفتند براے[1] خلق دیہ را میکنی گفت نہ بعد آن سوے من شد گفت شیخ تو برین قادر تر است از ایشان یعنی نفسہ یعنی این شخص کہ منم از ینہا بسیار تو انم کرد

شاہ بن شجاع الکرمانی

قولہ ومنھم ابو الفوارس شاہ بن شجاع الکرمانی رحمہ اللہ وکان من اولاد الملوک صحب ابو تراب النخشبی وابا عبید

---

[1] "براے خلق دیہ را میکنی"۔ معنی این الفاظ واضح نیست ولیکن عبارت متن است تنشط للحج تنشط از نشط است و معنی نشط آب کشیدن از چاہ پس این معنی متبادر میشود کہ آن دو مردان از بسری رحمہ اللہ پرسیدند کہ زمان حج قریب است آیا تو براے خلق آب از چاہ خواہی کشید۔ ع۔ ح

البسری رحمہ اللہ واولئک الطبقة وکان من احد الفتیان کبیر الشان مات قبل ثلثمائة وقبرہ بسیر کان و بعضے ازاں معتبران و بلند ہمتان ابو الفوارس ابن شجاع کرمانی است رحمہ اللہ واز ابناء ملوک بود مصاحب ابوتراب و ابوعبید علیہما الرحمة بود وبا دیگران از طبقہ صحبت داشت ویکے ازاں جوانمردان است و در تصوف شانے عظیمے داشت پیش ازانکہ سی صد سال بگذرد روے بنقاب گرد آورد و قبر او بموضع شیرکان است قولہ وقال شاہ علامة التقوی الورع وعلامة الورع الوقوف عند الشبہات علامت تقوی ورع است وورع ہمین ست کہ از مشتبہات محترز باشد وورع را شناسد ہمیں کہ محترز از شبہات باشد قولہ وکان یقول لاصحابہ اجتنبوا الکذب والخیانة والغیبة ثم اصنعوا ما بدالکم و اصحاب خویش را گفتے دروغ مگوئید ہر کارے کہ خواہد کہ اضافت بخود کند آں دروغ گفتہ باشد آں بحقیقت اضافت او بسوے خداست اجتناب از خیانت کنید اسرار باری سبحانہ امانة اللہ نزدیک بندہ است کہ آنرا افاش کند و برنا اہلے گوید خیانت کردہ باشد برحسب این قوم می گویم و آنچہ فقیر گفتہ است آن ظاہر است و چیزے کہ نقد وقت تو نباشد واز تو غائب بود حکایت ازاں کنی این غیبت باشد چنانکہ گویند ذکر الغائب غیبة و بعضے اصحاب را ویا آنکہ آنچہ در نفس تو است ازان حکایت کنی کہ نفس بدان راضی نیست این غیبت باشد ترا ستر واجب است و آنچہ مرد مذکر متعلم ترجمہ گوید آں ہر عامی و غلام و کنیزک بداند کہ ازان اجتناب باید کرد الکلام فی الاجابة اما بحسب این طائفہ صوفیان عنایت کردیم قولہ ثم اصنعوا چوں این سہ چیز نقد وقت شما باشد ہرچہ خوش آید در دین

از حلالات و مباحات بکنید چندان زبان تاں نباشد قوله سمعت الشیخ ابا عبدالرحمن السلمی رحمه الله یقول سمعت جدی من جهته الامام ابن نجید رحمه الله یقول قال شاه من غض بصره عن المحارم وامسك نفسه عن الشهوات وعمر باطنه بدوام المراقبة وظاهره باتباع السنة وعود نفسه اكل الحلال لم تخطي له فراسته شاه رحمه الله گفته است هر که چشم را از دیدن محارم باز دارد و از شهوات نفس او را از عبادات و معاملات باز دارد و باطن خویش را بدوام مراقبه معمور دارد و ظاهر را معمور باتباع سنت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم وصحابه رضوان الله علیهم اجمعین و سیر سلف صالح کند و نفس خویش را عادت بر اکل حلال کرده باشد البته او را در فراست خطا نیفتد فراست چیست از ظاهر حال استدلال کند باطن وے چیست در کلمه که بالا نسبت بسخن عامیانه است عنایتے در شتے است که نسبت با حوال صوفیان دارد نمی گویم خوف اکثار و اطالت یکد و جا گفته ام تو بران قیاس کن آنکه شیخ دوام مراقبه گفته است اگر این معنی میسر آید که حضور بر دوام است خود از جمله مشتبهات و منکرات و محرمات بطبیعت بغیر قصد او را اجتناب پیش آید۔

یوسف بن حسین

قوله ومنهم یوسف ابن الحسین شیخ الری والجبال في وقته وكان نسيج وحده في اسقاط التصنع وكان عالما اديبا صحب ذا النون المصري وابا تراب ورافق ابا سعيد الخراز رحمه الله مات سنة اربعة وثلثمائة ویکے ازان بندگان دین که لایق اقتدا و پس روی اند یوسف حسین رحمه الله است و شیخ ری و جبال بود یعنی در وقت خویش شیخ ری و جبال او بود مردم اقتدا بدو داشتند

و در وقت خویش یگانۂ روزگار بود در اسقاط تصنع بے نظیر بود کدام صوفی باشد کہ اسقاط تصنع ندارد اما کسی قسمے مبالغ است بنا بر اں او را نسبت آں می کنند و مردے عالم بود و ادب بے بہا لغت داشت کہ از دیگران ادب گیرند و باذوالنون و بوتراب رحمہ اللہ مصاحب بود و با ابوسعید خراز رحمہ اللہ یاری داشت و در سیصد و چہار سال جہانرا بجہان آفرین سپردہ است

قولہ قال یوسف بن الحسین رحمہ اللہ لان القی اللہ بجمیع المعاصی احب الی من ان القاہ بذرۃ من التصنع و یوسف حسین گفتہ است اگر بخدا با جمیع گناہان پیوندم دوست دارم ازین کہ با تصنع پیوندم تصنع از معنی شرک آید و از غلبۂ غفلت و خود نمائی باشد و تصنع قرین ریا و نفاق فعلی ہذا از جملہ معاصی بدتر باشد قولہ قال یوسف بن الحسین رحمہ اللہ اذا رایت المرید یشتغل بالرخص فاعلم انہ لا یجیئ منہ شئی یوسف حسین رحمہ اللہ گفتہ است چوں طالب راببنی کہ عمل بر رخصت میکند تو بداں کہ از وی ہیچ کارے نیاید قولہ وکتب الی الجنید رحمہ اللہ لا اذاقک اللہ طعم نفسک فانک ان ذقتہا لا تذوق بعدہا خیرا ابدا

یحیٰی

قولہ وقال یوسف بن الحسین رحمہ اللہ رایت آفات الصوفیۃ فی صحبۃ الاحداث ومعاشرۃ الاضداد ورفق النسوان یوسف حسین رحمہ اللہ گفتہ است آفات صوفیان درچند چند دیدم یکے آنکہ صحبت با احداث یعنی کودکان امرد زیرا چہ خوف فتنہ است و مرداں را در فتنہ انداختن است والصحبۃ تو نیز احداث را چہ عقل و چہ فہم خواہد بود و چوں تو در صحبت ایشاں باشی عجب نباشد

سہ در نسخہ منقول عنہ شرح ایں عبارت متن تا خیرا ابدا مرقوم نیست و بیاض گذاشتہ شدہ است ۱۲ ع ح

کہ کم عقلی و کم فہمی در تو ہم اثر کنند و دوم با مردے کہ کار او ہم مذہب و ہم مطلب تو نباشد با ایشان صحبت و معاشرت کنی درین ہم آفت صوفی است با مرد متعلم صحبت کند مضر باشد و سوم در رفق زنان یعنی در مونت ایشان نباشد رفق نسوان ہرچہ ایشان کنند او با ایشان نرمی از سر ایشان بگذرد و دیگر ناز و کرشمہ کہ ایشان کنند آنرا با خود گیر دو دیگر آنچہ ایشان طلبند برائے آں ہر طرفے بدود از ہر جا کہ باشد حاصل کند ایشان را بدہد و رفق نسوان دیگر است ہم اما اندکے کہ گفتم تو باقی بریں قیاس کن۔

قوله ومنهم ابو عبد الله محمد بن علي الترمزي رحمه الله　محمد بن علی الترمذی من كبار الشيوخ وله تصانيف في علوم القوم صحب اباتراب النخشبي واحمد خضرويه وابن الجلاء غيرهم رحمه الله ومردے از مردان دین سرورے از سروران اہل اسلام متبع و مقتدی از کبار مشائخ ابو عبد اللہ حکیم ترمذی است مصاحب ابو تراب نخشبی و احمد خضرویہ و محمد بن جلاء وجز آن و مشائخ دیگر بود رحمہ اللہ و قرین ایشان بود و در حقایق و معارف و در سلوک و مسلک قوم تصانیف دارد کہ معتمد علیہ است قوله سئل محمد بن علي رحمه الله عن الخلق فقال ضعف ظاهر ودعوى عريضة ابو علی ترمذی رحمہ اللہ را از صفت خلق پرسیدند گفت ضعف ظاہرے کہ در ایشان پیدا ست احتیاج در ہر چیزے و دعوی فراخے دراز نہ اندازہ عہد خود قوله وقال محمد بن علي رحمه الله ما صنفت حرفاً عن تدبير ولا لينسب الى شئ منه ولكن كان اذا اشتد علي وقتي اتسلى به محمد علی رحمہ اللہ گفتہ است کہ من حرفے را تصنیف نہ کردہ ام از تدبیر خویش و برائے آں نکردہ ام کہ نسبت بمن کنند کہ این تصنیف اوست ولیکن وقتے باشد کہ دل من گرفتہ

گرفتہ شود یا وقتے باشد کہ از ہمہ وحشت گرفتہ باشم و دل من بچیزے قرار نگیرد چیزے از احوال روزگار خود بنویسم و آنچہ شاید و باید آں را در قلم آرم و بداں مرا تسلی شود و بعمری دریں مقال اشارتے بروزگار حال من باشد

ابوبکر محمد بن عمر الوراق الترمذی

قولہ ابوبکر محمد بن عمر الوراق الترمذی رحمہ اللہ

اقام ببلخ وصحب ابن خضرویہ وغیرہ ولہ تصانیف فی الریاضیات و یکے ازاں کہ قول و فعل ایشاں حجت باشد ابوبکر محمد وراق ترمذی است مقیم بلخ بود و مصاحب احمد خضرویہ وجز او از صوفیان دیگر را بود و ابوبکر وراق رحمہ اللہ در ریاضت صوفیان مصنفات دارد ابو محمد علی را رحمہ اللہ تصانیف در علوم قوم گفت واز عبادت و از حقایق و معارف از مجموع علم این قوم است اما علم ریاضت علمے مخصوصے است قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ

محمد بن محمد البلخی

یقول سمعت محمد بن علی بن محمد البلخی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا بکر الوراق رحمہ اللہ یقول من ارضی الجوارح بالشہوات غرس فی قلبہ شجر الندامات ہر کہ جوارح را چشم را و زبان را و کام را و دست را و پا را بحسب لذت ایشاں در کار داشت این شخص درخت پشیمانی را در دل خویش نہال کرد یعنی البتہ آں پشیمانی در دل او باشد و محکم کہ قلع آں مشکل شود قولہ سمعت الشیخ اباعبد الرحمن رحمہ اللہ یقول سمعت ابوبکر البلخی رحمہ اللہ یقول سمعت ابابکر الوراق یقول لو قیل للطمع من ابوک قال الشک فی المقدور ولو قیل ماحرفتک قال اکتساب الذل ولو قیل ما غایتک قال الحرمان فرمودہ است اگر فرض کنیم کہ گفتہ شود مطمع را از چہ زاد طمع گوید آنچہ من اللہ برائے من مقدور است رسد ہم نرسد پس طمع کند مگر ازیں طرف برسد و اگر از طمع پرسند کار تو چیست گوید خواری و اگر گویند غایت تو چیست گوید حرمان

نومید شود بشنید طمعے کرد و آں میسر نشد آخرالامر حرماں پیش آمد قولہ وکان
ابوبکر الوراق رحمہ اللّٰہ یمنع اصحابہ عن الاسفار والسیاحات یقول
مفتاح کل برکۃ الصبر فی موضع ارادتک الی ان تصح لک الارادۃ
فاذا صحت لک الارادۃ فقد ظھر علیک اوائل البرکۃ ابوبکر رحمہ اللہ
مسترشدان خویش را از سفر منع کردے و فرمودے کلید ہر برکتے و خیرے
کہ منتظر و متوقع تست کہ ملازمت و حبس نفس در موضعے کنی کہ خدا تعالیٰ ترا آں سجادہ
ارادت نصیب کردہ است آرے از موضع ترا خیرے و برکتے رسید
انتظار خیرات و برکات ہمانجا کن کہ فتح باب ترا ہمانجا شدہ است تاآں زماں
ملازمت کنی کہ صحت ارادت ترا مستقیم شود بشرائطے کہ او راست تاآنکہ نام یابد
کہ ارادتے صحیح شدہ است بتحقیق فتح اوائل برکات و خیرات باشد

مسترشدان

قولہ ومنھم ابوسعید احمد بن عیسی الخراز

ابوسعید احمد بن عیسی الخراز

من اھل بغداد صحب ذاالنون المصری والنباجی واباعبید
البسری والسری وبشرا وغیرھم مات سنۃ سبع سبعین
ومائتین و بعضے از مشائخ کبار و سروران نامدار ابوسعید احمد خراز است
و او از اہل بغداد است و بسیار مشائخ را مصاحب بود چنانچہ ذوالنون و
ابوعبداللہ نباجی و بشر حافی و آں ایام کہ در پردہ شد از تاریخ ہجرت دوست
ہفتاد ہفت سال گذشتہ بود قولہ وقال ابوسعید الخراز رحمہ اللّٰہ
کل باطن یخالفہ ظاھر فھو باطل ابوسعید رحمہ اللہ گفتہ است ہر باطنے کہ ظاہر مخالف
او باشد آں باطن باطل باشد و بران رفتن و امضا کردن و بران دعوت
کردن روا نباشد در باطن سالکے تجلی شود ظاہر شرع آں را مباین است
امضا آں رفتن بران خطائے محض باشد اینجا سالکان ظاہربین و متعلمان

کہ متعلق بحرفے وصوتے اند اینجا گویند ہرچہ درباطن مردم باشد از وہمیات و خیلات شیطانی و نفسانی کہ مرد فقیہ آں را انکار کنند آں باطل باشد **قوله** سمعت محمد بن الحسین رحمه الله يقول سمعت ابا عبد الله الرازي رحمه الله يقول سمعت ابا العباس الصياد رحمه الله يقول سمعت ابا سعيد الخراز رحمه الله يقول رأيت ابليس في النوم وهو يمر عني ناحية فقلت تعال فقال ايش اعمل بكم انتم طرحتم عن نفوسكم ما اخادع به الناس قلت وما هو قال الدنيا فلما ولى عني التفت الي فقال غير ان لي فيكم لطيفة قلت ماهي قال صحبت الاحداث ابو سعید رحمہ اللہ میگوید ابلیس را در خواب دیدم او از من میگذشت گفتمش بیا گفت بر شما بیایم چہ کنم بدانچہ مردماں را مکر میکردم و در شہوت می انداختم شما آنرا بکلی ترک آوردید گفتم آں چیست گفت دنیا دریں ترک آوردن دنیا زخارف اوداہ و اعتبار و نام و ہرچہ او را غیر اللہ نامند آں دنیاے صوفیاں باشد بعد آنکہ مرا پشت داد و رواں شد سوے من التفات کرد و گفت یک لطیفہ است مرا بر شما کہ بداں فرحہ مرا مدخلے بر شما ہست گفتمش آں چہ چیز است ابلیس گفت با جواناں امرد بودن گفتہ ام اصحاب ایں شواب بسیار آفات و بلیات را اکتساب شود اگر فرض کنم کہ بدیں مصاحب پاک و صاف است اما دیگراں را بسیار زیاں کند **قوله** وقال ابو سعيد الخراز رحمه الله صحبت الصوفية فما وقع بيني وبينهم خلاف قالوا لم قال لاني كنت معهم على نفسي ابو سعید گفتہ است رحمہ اللہ با صوفیاں صحبت کردم میان من و میان ایشاں ہیچ خلافے نبود گفتند چرا گفت زیرا چہ من چناں با نفس خود بودم و چناں مشغول بودہ ام کہ ہمیں نظر بکسے نمیکردم۔

قوله ومنهم ابو عبد الله محمد بن اسمعيل المغربي　ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل المغربی

رحمہ اللہ استاذ ابراهیم بن سلیمان رحمہ اللہ وتلمیذ علی بن
رزین رحمہ اللہ عاش مائۃ وعشرین سنۃ ومات سنۃ تسع و
تسعین ومائتین وکان عجیب الشان لم یاکل مما وصلت الیہ ایدی
بنی آدم سنین کثیرۃ وکان یتناول من اصول الحشیش اشیاء تعود
اکلھا و بعضے ازان داعیان دین اسلام کہ بقول وعمل خویش بندگان خدا را دعوت
کردہ اند ابو عبداللہ مغربی است رحمہ اللہ و استاد ابراہیم بن سلیمان بود و از مسترشدان
وشاگردان علی رزین است صد و بست سال زیستہ است و در سر دویست نود نہ
از جہان سفر کردہ است و بسیار کارہائے او عجیب بود و سالہائے بسیار آنچہ مصنوع
آدمی کہ دست آدمی بداں رسیدہ آں نخوردہ است گیاہ ہائے کہ بر زمین آمدہ
است بغیر کسب کسے و بغیر زرع آن آن خوردے و نفس را ہم بریں عادت کردہ
بود عجیب حیاتے طول عمر را حکما تدبیر نبشتہ اند از اں ہم تدبیرہا بیروں اکلے بے عیبے
وحیاتے از نیبے قولہ وقال ابو عبداللہ المغربی افضل الاعمال عمارۃ
الاوقات بالموافقات بہترین عمل صوفیان این است وقت بموافقت
اتباع معمور داری و دیگر عمارت وقت بحسب اقتضاے او باشد نیکو سخنے است
این قولہ وقال اعظم الناس ذلا فقیر داھن غنیا وتواضع لہ واعظم
الخلق عزا غنی یذلل للفقراء وحفظ حرمتھم ای از ہمہ ذلیلان خواران
از ہمہ خواران فقیرے کہ مداہنت غنی کند ہر چہ از و آید این ساکت باشد راضی
بداں باشد چنانچہ مرداں را بمبی مدح و ثنائی کنند آنرا خواجہ گوئی و عظیم ترین مردم
و عزیزترین ایشان در عزت و مکرمت غنی کہ مر فقیر را تذللے کند با ایشان تواضعے کند
و خود را خوارتر دارد و احترام فقرا کند و نگاہ داشت مرتبہ ایشان کہ عند اللہ بزرگ اند مرتبہ نگاہ
دارد، در ہر دو جملہ اعظم گفتہ است در جملہ ثانیہ انسب است و در جملہ اول صنعت مشاکلہ کردہ است والا آنجا

واحقر مناسب است۔

ابو العباس احمد بن محمد بن مسروق

قوله ومنهم ابو العباس احمد بن محمد بن مسروق من اهل طوس سكن بغداد صحب الحرث المحاسبي والسري السقطي رحمه الله توفي ببغداد سنة تسع وتسعين ومائتين

و بعضے از مشائخان شہباز کباران احمد مسروق است رحمہ اللہ از اہل طوس بود و در بغداد ساکن شد ہمانجا وفات یافت مصاحب حرث محاسبی و سری سقطی بود وفاتش در بغداد بود در تاریخ دو دویست نود نہ بود **قوله** قال ابن مسروق رحمه الله من راقب الله في خطرات قلبه عصمه الله في حركات جوارحه ہر کہ در خطرات دل خویش مراقب خداوند سبحانہ و تعالیٰ باشد او را در حرکات جوارح او عصمت کند و آنچہ ناشائستہ و ناباستہ باشد خداوند سبحانہ نخواہد کہ از جوارح او آں صادر شود **قوله** راقب الله في خطرات قلبه یعنی ہر لحظہ کہ در دل او بیاید در آں خطرہ خدا یرا مراقب باشد و ہر خطرہ کہ می آید آں را دفع نمیکند و دل را ہم بر مراقبہ خدائی دارد و دیگر مراقب الله في خطراته یعنی خطرات او ہمیں مراقب خدا شوند و بس مراقبہ ہمیں خطرہ است لیکن خطرہ حق و دیگر در ہر خطرہ کہ او را تغلب می شود و دراں تغلبات ہم با خطرہ خدا متغلب میشود و دیگر در ہر خطرہ کہ می آید شراً و خیراً و آنرا خطرہ خدا میداند چند سخنے نازک است اما تراز فہمے دہد **قوله** وقال تعظيم حرمات المؤمنين من تعظيم حرمة الله تعالى وبه يصل العبد الى محل حقيقة التقوى تعظیم حرمت بندگان خدا تعظیم خداست و بریں تعظیم بندہ بحقیقت تقویٰ برسد تعظیم حرمات مومنین چنانچہ مادر و پدر و استاد و آنکہ از و بزرگ شد در علم و تقویٰ و پارسائی حقیقت تقوی چیست از غیر خدا پرہیز کند پرہیز از غیر خدا چہ باشد کہ جز او را نطلبد جز او را نخواہد جز بجمال او تسلی نگیرد جز او را نشناسد و نداند و نہ بیند

قوله وقال شجرة المعرفة تسقى بماء الفكرة وشجرة الغفلة تسقى بماء الجهل وشجرة التوبة تسقى بماء الندامة وشجرة المحبة تسقى بماء الاتفاق والموافقة درخت معرفت را آب فکر و اندیشه پرورید و برآرید و فکرت بچند معنی باشد یکے ہمیں کہ متعلم مفسر و محدث در کلام اللہ و حدیث رسولہ فکرے و اندیشہ کند بداں اورا شناخت خدا شود بما یلیق بفکرته و دیگر شخص متکلم قضایا منطق و اصول کلام و از برہان انی و لمی اثبات وحدانیت او کند استقرائی و استصناعی و باقی قضایا کہ ہست گفتن مناسب مقام نیست و دیگر مرد طالب صوفی در مراقبہ ملازمت کند حضور او را فصیب المعنی تصور کند و ازاں تجلیاتے و کشوفاتے او را روے نماید بداں عرفان خدا شود و ازاں تجلیات فکرتے دیگر کند کار منتشر شود القصہ بطولہا قوله وشجرة الغفلة و درخت غفلت آب جہل پرورده شود یعنی ہرکہ جاہل باشد غفلت بروطاری شود قوله شجرة التوبة درخت توبہ آب پشیمانی پرورده شود یعنی کارے کند و آں پشیمانی بار آرد و توبہ کند آں توبہ پرورش آب پشیمانی یابد چنانکہ گفتہ اند التوبة ان لاتنسی ذنبک ہر بار گناہ خویش را یاد می کند و ازاں پشیمان می شود و توبہ قوت میگیرد قوله وشجرة المحبة و درخت محبت آب موافقت محبوب و آب اتفاق کہ در راه محبوب کنندے بداں درخت محبت برآید بار و گل نماید و بیخش قوی گردد اگر بجاے اتفاق باشد مرادف موافقت باشد یعنی چوں بینہما موافقت باشد محبت قوت گیرد قوله وقال متی طمعت فی المعرفة ولم تحکم قبلها مدارج الارادة فانت فی جهل ومتی طلبت الارادة قبل تصحیح مقام التوبة فانت فی غفلة عما تطلبه و دیگر ابن مسروق رحمہ اللہ گفتہ است ہرگاہ کہ طمع در معرفت بری یعنی خواہی کہ مرد عارف گردی و آنچہ مدارج و مقام ارادت ست آنرا محکم نکرده باشی پس تو در نادانی و جہلے مفرطے باشی ہمیں آید خواست تو ارادتے

کہ تو با خدا واری آں محکم نشدہ اطلاع بر اسرار خدا و عرفان چونہ دست دہد بہ جہل

نادانی و نادانی باشد و ہر گاہ کہ تو طالب باشی خواہی کہ طلب خویش خدا روزی کند

و ہنوز توبہ استقامت نکردہ باشی و آں نصیحتے کہ باندیشیدہ باشد پس تو در غفلتی

نمیدانی کہ چہ باید تا دولت ارادت نصیبہ او شود۔

ابو الحسن علی بن سہل الاصفہانی

قوله ومنهم ابو الحسن علی بن سهل الاصفهانی

رحمه الله من اقران الجنيد رحمه الله قصده عمرو بن

عثمان مکی فی دين ركبه فقضاه عنه وهو ثلاثون الف درهم.

لقی ابا تراب النخشبی رحمه الله والطبقة و بعضے ازاں مرتاضان

و راضیان بقضا و قدر رحمن تعالی و متبع دین احمد ابو الحسن سہل اصفہانی است

از یاران جنید بود اقران یا از قرین است یا از قرن است ہر دو معنی درست

است عمرو عثمان مکی قصد او کرد از کردہ دین کہ بر سہل اصفہانی بر رفتہ بود آنرا ادا

کرد و آں سی ہزار درم بود و ابو تراب نخشبی را رحمہ اللہ ملاقات کردہ بود و از مشائخ

طبقات غیر اوہم قوله سمعت محمد بن الحسين رحمه الله يقول

سمعت ابا بكر محمد عبد الله الطبری يقول سمعت علی بن

سهل رحمه الله يقول المبادرة الى الطاعات من علامات التوفيق

والتقاعد عن المخالفات من علامات حسن الرعاية ومراعات

الاسرار من علامات التيقظ واظهار الدعاوی من رعونات

البشرية ومن لم يصح مبادی الارادة لايسلم فی منتهی عواقبه

شتافتن بطرف طاعات نشان آنست کہ خدا وند سبحانہ او را توفیق طاعت دادہ است

ے ایں لفظ در نسخہ منقول عنہ ہمچنیں نوشتہ شدہ است و معلوم نشد کہ صحیح چہ لفظ

است ولیکن ترجمہ لفظ "مبادرت" است ۔ ع ح

یا دہد اینجا سخنے ہست المبادرۃ من الحدی علامۃ التوفیق ایں کہ مبادرت کردہم بتوفیق کرد اگر توفیق نہ بودے مبادرت نکردے قولہ والتقاعد واز تقاعد باز ماں علامت اینست کہ خداوند سبحانہ در باب او حفظے و عصمتے دارد اینجا ہم ہماں سخن است تقاعد آں مخالف ہم عصمت باری است مگر آنکہ ابتدا و استقامت بداں گیرند قولہ و مراعات الاسرار سرّے کہ میان خدا و بندہ است آں را نگاہ دارد بر سرالٰہی وملاحظہ نگوید نشان آنست کہ تیقظے و تحفظے در کار او دارد قولہ واظہار الدعاوی گفتہ است اما اگر چنین اتفاق افتد کہ من چنین کسے ام و چنین ام خبر از رعونت و خودنمائی نفس بیت اظہار دعاوی گفتہ است اما اگر چنین اتفاق افتد حکایت الیقین کند برائے ارشاد را یا برائے مصلحتے دیگر آں ازیں خارج سرکہ در تصحیح مبادی و آغاز کار خویش نکرد در انتہائے کار خویش نماند در عاقبت یا در عافیت

ابومحمد احمد بن محمد بن الحسن الحریری

قولہ ومنہم ابو محمد احمد بن محمد بن الحسن الجریری رحمہ اللہ من کبار اصحاب الجنید علیہ الرحمۃ وصحب سہل بن عبد اللہ رحمہ اللہ اقعد بعد الجنید فی مکانہ وکان عالماً بعلوم ہذہ الطائفۃ کبیر الحال مات سنۃ احدی عشر و ثلثمائۃ و سرے از سروران دین و بزرگے از بزرگان ملت اسلام ابومحمد احمد حریری است رحمہ اللہ از بزرگان اصحاب جنید بود رحمہ اللہ و مصاحب سہل عبد اللہ بود و بعد جنید در مقام او ابومحمد حریری نشست رحمہ اللہ و معلوم ایں طائفہ و با سرار وحقایقے و معارفے کہ ایں طائفہ دارند عالم بود سر آمینہ چو از اصحاب جنید بود و در مقام جنید نشست چنین باشد و حالے بزرگ داشت بتاریخ سیصد و یازدہ سال اختیار استتار کرد قولہ سمعت اباعبد اللہ الشیرازی رحمہ اللہ یقول سمعت احمد بن عطاء الروذباری رحمہ اللہ یقول مات الحریری

الهیئۃ رحمه الله سنة الهیئۃ فجزت به بعد سنة فاذا هو مستند جالس ورکبته الی صدره وهو مشیر الی الله باصبعه احمد عطا میگوید رحمه الله بعد وفات حریری رحمه الله یکسال بر تربت او گذشتم نشان تربتش نمانده بود دیدمش نشسته زانوها بصدر گرفته چنانچه نشست مراقبه صوفیان است برین هیئت نشسته وانگشت شهادت برآورده اشارت بوحدانیت باری میکرد واین دلیل اشارت بکشف ارواح باشد یا خود قالب او نیز نخیته است ولیکن این نشست او برین هیئت از کرامات اوست **قوله** سمعت محمد بن الحسین رحمه الله یقول سمعت ابا الحسین الفارسی رحمه الله یقول سمعت ابا محمد الحریری رحمه الله یقول من استولت علیه النفس صار اسیرا فی حکم الشهوات محصورا فی سجن الهوی حرم الله علی قلبه الفوائد فلا یستلذ بکلام الحق ولا یستحلیه وان کثر تردادہ علی لسانه لقوله تعالی سَاَصْرِفُ عَنْ آیَاتِیَ الَّذِیْنَ یَتَکَبَّرُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ بر هر که نفس استیلا یافت او اسیر شهوات خود گردد و در بند هواے نفس چنان باشد که کسے را در زندانے کنند خداوند سبحانه فواید حقایق ومعارف در دل او حرام کند یعنی اورا ازان محروم دارد او را بسخن لذتے نباشد وحلاوت این نگیرد اگرچه زبانے دراز دارد دران وسخنے فراخ گوید اما استلذاذ وحلاوت نیابد زیراچه خداوند سبحانه گفته است تحقیق بگردانم از حقایق ومعارف خویش آنان را که در زمین بغیر استحقاق خویش خود را بزرگ دانند او حق کلام ندارد وبگفت از کلام قوم خود را بزرگ میدارد پس تحقیق باشد که خدائے تعالی اورا نصیبے ازان ندهد اما **قوله** وقال الحریری رحمه الله رویة الاصول باستعمال الفروع وتصحیح الفروع بمعارضة الاصول ولا

سبیل الی مقام مشاهدة الاصول الا بتعظیم ما عظم الله من الوسائط والفروع اصول حقایق و معارف را نظر کند و معارضهٔ آن بفروع کند وحال این باشد که تصحیح فروع بمعارضه اصول کند او را بدان صحت و بهره نیست که کسے بشهود اصول رسد مگر بتعظیم چیزے که خداوند سبحانه او را معظم داشته است و رعایت وسائط بحق تعظیم این سخن را بعبارات خویش بیان کنم هر که اصول را کرد و مسایل شرع را بران مقابله و معارضه کرد جز حرمانے عظیمے او را پیش نیامد او از جمله قابلیت لا قابل شد زندقه و اباحت و الحاد نقد بدل خرقه وجود او بربستند یکے سخنے که اندکترین و اول احوال اصول است گوئی الله خالق افعال العباد کما هو خالق لاعیانهم کسے را که خدا تعالی خواهد از مشاهده غیوب محروم گرداند این سخن را اصل سازد و مسایل بران فروع سازد گوید هر چه کنم من نکردم او کرد کار بجاے کشد چنانچه قوم قلندر و حیدری و مُوَلّه دیده اقوال و افعال ایشان مردم با مروت صیانت لسان ازان کند نگوید اے عزیز مرد طالب خداے را بخدا بسپار او است هر چه میخواهد او میکند چیزے با تو میگویم آن اسرار است کسے را انبیا اولیا را مار دشمار را آن کار نیست شرک و کفر و زندقه و اباحت و الحاد را آفرید او کرد نخه هر که بریں رود آنچه کتاب الله بدان ناطق دوزخ نقد او و او را خائب و خاسر خوانده این آیت را وَمَكَرُوا وَمَكَرَ اللهُ وَاللهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ قصه حسین منصور شنیده انا الحق را قایل او خود بود و در مظاهر بندگان این آفرید که او را انکار کنند و سنگسار و بر کار بر کار کنند خدائی است خدائی او را بخدا سپارند کسے را انجا مدخل نیست چه کنم اگر واصلے و عارفے بودے که او را مشاهده غیوب هست با وے میگفتم که بود و فتنے چنین که ترا او تعالی بغیر واسطه کسے گفت اینچنیں و آنچنان چرا می کنی منم آخر از چنین دوستے چرا محروم می مانی از کنی ترکسی

تا کدام نیکبختی باشد تا کدام کسے بود کہ حرفے از نقطۂ نبوت در دل او نقش گرفتہ است او فرماید او کند اگر کسے را در خاطر افتد کہ او می فرماید بی فرمانی او خوف کنند آن احمق نمی داند آن مقام آن مقام است ہر چہ این کند او کند ہر چہ این را خوش آید آن کند و ہر چہ خوش نیاید نکند فافہموا واغتنموا انشاء اللہ تعالی خدا تا الضعیفہ کند بدین معاینہ رسی۔

ابو العباس احمد بن محمد بن سہل بن عطار الادمی

قولہ ومنہم ابو العباس احمد بن محمد بن سہل بن عطاء الادمی من کبار مشائخ الصوفیۃ وعلمائہم وکان الخراز یعظم شانہ وھو من اقران الجنید وصحب ابراھیم المارستانی مات سنۃ تسع وثلثمائۃ یکے از ان دعات و ہدات متبع و مشدا احمد عطا است رحمہ اللہ از بزرگان مشائخ و علمائے صوفیہ بود و ابو سعید خراز رحمہ اللہ تعظیمش کردے و او تعظیم ایشان داشتے و او از یاران جنید بود و مصاحب ابراہیم مارستانی بود در تاریخ سیصد و نہ سال پردۂ حجاب را بر روئے خود کشیدہ است **قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت ابا سعید القرشی رحمہ اللہ یقول سمعت ابن عطاء رحمہ اللہ یقول من الزم نفسہ باداب السنۃ نور اللہ قلبہ بنور المعرفۃ ولا مقام اشرف من مقام متابعت الحبیب فی اوامرہ وافعالہ واخلاقہ** ابن عطا رحمہ اللہ گفتہ است ہر کہ نفس خویش را التزام آداب سنت کرد البتہ ہمبران داشت دل او را خداوند سبحانہ بنور معرفت خویش روشن گرداند و ہیچ مقامے اِلا انہ از ان نباشد پس روئی دوست خدا کنی یا پس روی دوست خود کنی محب را چہ بہتر کہ پس روئی محبوب کند و طالب را چہ بہتر انچہ محبوب خدا است پس روی کند **قولہ وقال ابن عطا رحمہ اللہ**

اعظم الغفلة غفلة العبد عن ربه عز وجل وغفلته عن اوامره وغفلته عن آداب معاملته ابن عطا رحمه الله گفته است بزرگترین غفلتها غفلت بنده است که از خدا غافل شود یعنی کارے برائے او نکند کارے بحضور او نکند و او را ساعةً فساعةً حاضر و ناظر خویش نداند قوله وغفلة عن اوامره این هم غفلت از خدا ست اما انواع غفلت بیان می کند و دیگر خدا را حاضر داند و ادب حضور او نگاه ندارد و معاملت با وامر و نواهی او نکند و ادبے که در ان اوامر و نواهی آمده است آنرا نگاه ندارد قوله سمعت اباعبد الله الشیرازی رحمه الله یقول سمعت اباعبد الرحمن بن احمد الصوفی رحمه الله یقول سمعت احمد بن عطاء رحمه الله یقول کل ما سئلت عنه فاطلبه فی مفازة العلم فان لم تجده ففی میدان الحکمة فان لم تجده فزنه فی التوحید فان لم تجده فی هذه المواضع الثلثة فاضرب به وجه الشیطان ابن عطا رحمه الله گفته است از هرچه ترا پرسند سؤال را در مفاوزهٔ علم طلب کن یعنی علمے که ترا حاصل است از شرائع و سنن آنجا طلب کن آن علم او از انها ست که کتاب الله بدان ناطق و رسول الله مباشر او ست و اگر آنجا نیابی نظر در حکمت کن که بحکمت دارد و اگر در حکمت هم نیابی با توحید برابر کن یعنی از ان سخنانے هست که موحدان گویند و بتوحید نسبتے دارند و اگر آن سؤال نسبتے برین یکے ازین سه ندارد آن سخن هم بر روے آن سائل زن که آن سائل شیطانے است که ازین هر سه دائره بیرون است آنچنان سائل را شیطانے نام کرد از بس سخن شیطانت که از وزاد

قوله ومنهم ابواسحاق ابراهیم بن احمد الخواص

ابواسحق ابراهیم بن احمد الخواص

رحمہ اللہ من اقران الجنید والنوری ولہ فی التوکل والریاضیات حظ کثیر مات بالری سنۃ احدی وتسعین ومائتین کان مبطونا وکان کلما قام توضأ وعاد الی المسجد وصلی رکعتین فدخل مرۃ الماء فمات رحمہ اللہ و بعضے ازمحبان صادق و واصلان حق ابو اسحٰق ابراہیم خواص است از اقران جنید و نوری بود رحمہم اللہ در لفظ اقران دو احتمال می باشد یکے قرین اوست یعنی ازیاران اوست و دیگر ازمسترشدان وتلمذان مثلاً گویند فلاں ازیاران شیخ است یعنی از تلمذان ومسترشدان و دیگر یا گویند ازیاران شیخ است یعنی ہم خرقہ او وہم قدم او من جا بجا اشارت بدیں کنم کہ می روم اینجا ابراہیم رحمہ اللہ ازیاران جنید علیہ الرحمہ یعنی ہم سران اوست داو را خاصہ در ریاضت و توکل بسیار حظ است یعنی ذوق توکل آں قدر گرفتہ است کہ آنرا بسیار نامند وکذلک ریاضت نقل در ری بود در تاریخ دویست نود و یک او را علت شکم بود یعنی کناک داشت ہربارکے تقاضا شدے وضو کردے در مسجد درآمدے دوگانہ گزاردے یکبارے چنین بود در آب درآمد ہمانجا جان را بجانان سپرد این حکایت را بریں جملہ نبشتہ اند عادت او بود ہر بارکہ او را وضو حاجت شدے غسل کردے و آمدے دوگانہ گزاردے ہمقام بارچنین بود وہمانجا غسل کرد وکارش تمام گشت قولہ سمعت محمد بن الحسین یقول سمعت ابا بکر الرازی رحمہ اللہ یقول سمعت الخواص رحمہ اللہ یقول لیس العلم بکثرۃ الروایۃ انما العلم من اتبع العلم واستعملہ واقتدی السنن وان کان قلیل العلم گفتار ابراہیم است رحمہ اللہ کہ او گفت اگر شخصے را با نواع علوم حوالت شود و در اتباع درست نباشد او را عالم نخوانند عالم نباشد مگر آنکہ بمقتضائے علم عملے کند و بر اتباع مصطفی و صحابہ وسیر سلف

صالح باشد و اگرچہ علم او اندک تر باشد قوله وسمعت محمد بن الحسين
يقول سمعت احمد بن على جعفر رحمه الله يقول سمعت
الازدى رحمه الله يقول سمعت الخواص رحمه الله يقول
دواء القلب خمسة اشيا قراءة القرآن بالتدبر وخلاء البطن
وقيام الليل والتضرع عند السحر ومجالسة الصالحين ابراهيم خواص
رحمہ اللہ گفتہ است تصفیہ دل بہ پنج چیز شود تلاوت قرآن بشرط تدبر و تفکر
و بشرط حضوری کہ لایق تلاوت کلام اللہ است و شکم از بسیاری طعام خالی باشد
آنرا نام بصوم نباشد در غذا تقلیل باشد و سخن تقلیل با خود چنانچہ صوفیان چندگان
روزہ طی کنند و مقام ہمین تقاضا می کند و لایق ہمین است و بیداری شب
بتلاوت و بذکر و مراقبہ و وقت سحر التجا بحضرت و تضرع کند بشرط تعلق بحضور کسے کہ
برو تضرع و تملق میکنی یک آیت اینست کہ تضرع کنند خدا تعالی بر در رحمت
کند دل او را روشن سازد و دیگر ہمین تضرع نفس مصفی دل است درین وقت
دل گرم می شود حضور تمام دست مید ہد و این ہر دو مصفی دل اند و دیگر نشست
با صالحان باشد ہر آئینہ چون صحبت با صالحان شد و ایشان ہر چہ گویند
و ہر چہ کنند ہمہ در امر صلاح دین باشد و آن صلاح مصلح دل گردد

قوله ومنهم ابو محمد عبد الله بن محمد الخراز من
اهل الرى جاور بمكة صحب ابا حفص وابا عمران الكبير وكان من
المتورعين ومات قبل العشر وثلثمائة و بعضے ازان کہ اتباع بذیل او
کردہ اند ابو محمد عبد اللہ است رحمہ اللہ از ساکنان ری بود مجاور مکہ شدہ
بود و ابا حفص و ابا عمران کبیر را مصاحب بود و مردے متورع بود زہد و ورع
با فراط داشت و پیش ازانکہ سیصد و دہ سال بگذرد بر روے او پشت روے

زمین را وداع کرد و شکم زمین را منزلے آبادان ساخت حاصل عبارت این معلوم شد کہ سیصد چند سال نہ و ہشت ہفت وفات یافت **قولہ** سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا نصر الطوسی رحمہ اللہ یقول سمعت الرقی یقول دخلت علی عبد اللہ الخراز ولی اربعۃ ایام لم اکل فقال تجوع احدکم اربعۃ ایام فیصیح ینادی علیہ الجوع ثم قال ایش یکون لو ان کل نفس منفوسۃ تلفت فیما تؤملہ عن اللہ تری یکون ذلک کثیر ارقی علیہ الرحمہ گفت برا بر عبد اللہ خراز رفتم چہار روز بود کہ چیزے نخوردہ بودم گفت چونہ باشد یکے چہار روز فاقہ کند واگر اثر گرسنگی در وظاہر گردد یعنی ضعیفی ونزاری وزردی در وظاہر شود پس خراز گفت رحمہ اللہ چہ باشد وچہ اعتبار دارد چہ زیان کند تلف نفس بنا بر کارے کہ طالب آنست وآنرا امید میدارد از خدای تعالی **قولہ** قال عبد اللہ الخراز رحمہ اللہ الجوع طعام الزاھدین والذکر طعام العارفین. عبد اللہ الخراز رحمہ اللہ گفتہ است گرسنگی طعام زاہدانست وذکر طعام عارفان یعنی زاہدان بجای طعام گرسنگی کردہ اند علی ہذا اگر گرسنگی طعام ایشان باشد و دیگر در جوع قوت روح زیادت می گردد و صفاے دل وتزکیۂ نفس بکمال می باشد فعلی ہذا جوع طعام زاہدان باشد و دیگر ہرکرا اعتبار بر جوع شد ونفس بدان اطمینان گرفت اگر او طعامے خورد ضعفے درو آید سستی برو غلبہ کند مرد اکوال راآن قدر گرسنگی نباشد کہ او را بسیری باشد اگر کسے اعتبار ترک طعام کرد چندگہ و بعد آن خورد واگر زید عجیب باشد بیگانہ دوازدہ سال طعام نخورد وبعد از دوازدہ روز کبر خوردے وبعد یکساعت قے کردے آن دانہا کبر بیرون افتادے با چیزے بلغم درونی

ہم دوازدہ سال بریں بود والبتہ حرکتے وسکنتے نبودے بغمی وشادی متعلق نشدے
و دیگرے ہم ہمیں کار کرد دو سال بریں بود اہل ولد او ورا مزاحمت کردند او را
طعام خورانیدند خورد بمارکہ دوم روز آن مرد الجوع طعام الزاھدین درست
آید و ذکر نقدے دارد کہ آن نقدے بجاے طعام باشد ذکر مذکور بر شہود مذکور غذا نفس
و غذا روح باشد مردمانے باشند سالہا بشہود مذکور ماندہ و از طعامے و آبے
ایشان را شعور نبود

قوله ومنهم ابو الحسن بنان بن محمد بن الحمال واسطي ابوالحسن بنان رح
**الاصل اقام بمصر ومات بها سنة ست عشرة وثلثمائة كبير الشان
صاحب الكرامات** و بعضے ازان رہروان دین و رہبران اہل اسلام ابوالحسن
بنان است اصل او واسط بود و اقامت بمصر کرد و ہم در مصر این جہان را
وداع کرد بتاریخ سیصد و شانزدہ مرد بزرگ بود و خوارق بسیار داشت **قوله
سئل بنان رحمه الله عن اجل احوال الصوفية فقال الثقة
بالمضمون والقيام بالاوامر ومراعاة السر والتخلي من الكونين**
ازابوالحسن پرسیدند رحمہ اللہ بہترین اعمال صوفیہ چیست گفت آنچہ خداوند
سبحانہ در علم ازلی خویش مضمون کردہ است یعنی آنچہ در ازل تقدیر کرد بودن
آنرا چنانستے کہ ضمان شد لذتے و لبطے ردے و قبولے ہجرو وصالے دل را
بدان ثقہ باشد قوله والقيام بالاوامر آنچہ خداوند فرمود دران بحق آن باشد
یعنی آنرا بجاآرد و بشرط آن بسر برد باین صفت کہ ثقہ باللہ باشد قوام او با وامر امرے زیادتے باشد
صوفی را باین قوام با وامر بشرط بسر برد قوله ومراعاة السر وآن سرے کہ بینہ وبین الرب تعالی
است نگاہ دارد یعنی افشاء آن نکند و دیگر ہرچہ سر فرماید بدان رود و دیگر او را مکدر و مضطلم شدن ندہد تا باصفا
صفا و جلاسے او بکار دارد قوله والتخلي من الكونين وازین جہان وازان جہان

دل و نفس خویش را خالی دارد یعنی تعلق بر ایشان نکند و رغبتے ازیں جہاں و
ازان جہاں بر نفس خویش روا ندارد مرد صوفی این جہان را دیدہ است
و بدیں مباشر و متعلق است تخلی کرد و آں جہاں را کہ ندید جز آنکہ حکایتے شنید
و بداں بقینے بست از وے چہ تخلی کند چنیں ہم می باشد صوفیان را احوال
قیامت و بہشت و لذائذ و نعیم او مشاہدہ میشود کار بجائے باشد حوران بیایند
با وے درافتند چنانچہ عورت طالب آں کار مرد فحل را خواہد کہ رغبتے شود دران
حالت آں طالب صادق را و عاشق جمال حضرت را التفاتے بدیشاں نشود
و اگر شود خط طعن بر رقم طلب او کشند و بنام او در دیوان ایں طائفہ تاملے
رود عنایت از احوال و اعمال کردیم از انچہ احوال میان محققان آنچہ از تجلیات
و تقلبات تجلیات نقد وقت ایشان شود و ساعۃ فساعۃ بصورتے و ہیئتے دگر تجلی شود
ما این را احوال نامیم قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول
سمعت حسین بن احمد الرازی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا
علی الرودباری یقول القی بنان الجمال بین یدی السبع فجعل السبع یشمہ
ولا یضرہ فلما اخرج قیل لہ ما الذی کان فی قلبک حیث شمک
السبع قال کنت اتفکر فی اختلاف العلماء فی سور السباع چنین
گویند ظالمے بر بنان جمال رحمہ اللہ غضب کرد در حجرہ کہ انواع سباع بودند
اینجا انداخت تا بدرند و پرکالہ پرکالہ کنند دوم روز در آں حجرہ کشودند دیدند جمال
رحمہ اللہ بخدا مستغرق است و آں سباع بعضے بوے او میکردند گرداں
بر اندام او داشتہ می بویند ظالم ازان پشیمان شد شیخ را رحمہ اللہ ازان بیرون
آوردند کسے پرسید کہ دراں حالت کہ ایشان ترا می بوئیدند در دلت چہ می گذشت
گفت اختلاف علما کہ در سور سباع رفتہ است دراں اندیشہ میکردم چنیں

دانم جمال علیہ الرحمہ دراں حالت جمع الجمع بود واگر در جمع بودے گفتے سبحان
کہ بودے کہ ومن کجا نامرا چہ رسید در دولت چہ می گذشت دل کہ ودل کجا من کہ و
من کجا سالہا ست دل و خود را گم کردہ ام و من کیم

قولہ ومنهم ابوحمزة البغدادی البزاز مات قبل الجنيد كان من اقرانه صحب السری والحسن المسوحی وكان عالما بالقراءة فقيها وكان من اولاد عيسى بن ابان رحمه الله وبعضے ازاں مردم کہ اعتقاد اہل دین وملت اسلام ابوحمزہ بغدادی بزاز است رحمہ اللہ واو از اقران جنید یعنی یار وہمسر بود وموت او پیش از موت جنید بود علیہ الرحمہ صحبت با سری وبا حسن مسوحی داشت وعلم قرأت دانستے وفقیہ بود واز اولاد عیسی ابان بود قولہ كان احمد بن حنبل رحمه الله يقول له فی المسائل ما تقول فيها يا صوفی واحمد حنبل رحمہ اللہ در مسائل فقہ از وپرسیدے کہ اے صوفی تو اینجا چہ میگوئی یعنی در مجتہدات ومستنبطات مشورہ باو کردے قولہ وقيل كان يتكلم فی مجلسه يوم جمعة فتغير عليه الحال فسقط من كرسيه ومات فی الجمعة الثانية وچنیں گویند در روز جمعہ در مجلس خویش سخن میگفت در اثنائے گفتن حال بروے متغیر شد چنانچہ از منبر فرود افتاد در روز جمعہ دیگر دنیا را گذشت قولہ وقيل مات سنة تسع وثمانين ومائتين گفتہ اند تاریخ دویست وہشتاد ونہ نقل کردہ بریں روایت موت او پیش از موت جنید علیہ الرحمہ نباشد زیرا چہ موت جنید بر دویست ونود بود قولہ قال ابوحمزة رحمه الله من علم طريق الحق سهل عليه سلوكه ولا دليل على الطريق الى الله الا متابعة رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فی احواله

وا فعاله دا قواله ابوحمزہ رحمہ اللہ گفتہ است ہر کہ راہ حق را دانست سلوک آن زرہ
آسان شود روندہ کہ رہ نداند رہ رفتن بر وآسان نباشد و دیگر علم طریق چیست نمایندہ
کہ رہ نماید و بر طریقہ کہ سلوک فرماید اینچنین کسے را سلوک کردن آسان باشد قوله
ولا دلیل آن سخن بالا گفت ہر کہ رہ داند سلوک بر وآسان شد آنرا بیان کردہ
ولا دلیل علی الطریق بر رہ حق ہیچ رہ نمونے نیست و ہیچ رہ نماے نیست مگر آنکہ
متابعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کنند در احوال او و در افعال او و در اقوال
او و اقوال او آنچہ فرمود چنین کنید و چنین مکنید آنچہ او فرمود بران مباشر باشند و از آنچہ
باز داشت ممتنع باشند اقوال و اشارت بعزیمت ہم بود و برخصت ہم بود
طالب را اخذ بعزایم شود و اگر از ان فرو افتند بارسے برخص و متابعت در افعال
او او شب بیدار بودے وچندگان روز طی کردے و دائم شکم گرسنہ داشتے
والبتہ فقر نزدیک او ممدوح بود وغنا مذموم و بذل و ایثار سیرت و شیمت او بود و
ہمبرین قیاس باقی افعال و اما متابعت احوال نیک مشکل حال امرے
طاری من اللہ بر بندہ نیاید متابعت او چون نشود اما ازین متابعت این مراد
دارند احوال خود را بمیزان احوال نبی بسنجد ہر چہ برابر آید و مانند او باشد قبول کند
وبہان نوع را متابع باشد و ہر چہ خلاف آید از ان اعراض قوله قال ابوحمزة
رحمه الله من رزق ثلثة اشياء فقد نجا من الآفات بطن خال
مع قلب قانع وفقر دائم مع زهد حاضر وصبر كامل مع ذكر
دائم ابوحمزہ گفتہ است رحمہ اللہ ہر کہ را سہ چیز نصیبہ شد از آفات
نفسانی خلاص یافت و مداخل شیطان را بربست شکم خالی از براے طعام و از
گرانی آن ودے قانع یعنی شکم خالی است و دل بدان خوش است و قانع
است و فقری و نیستی باشد در ملک و مال و آن اضطراری نباشد باختیارے

وترکے نقد باشد وصبرے کاملے باشد البتہ اضطرابی واضطراری نباشد
شب وروز با قرار باشد وباآن ذکرے دایمے باشد ، دوام ذکر عبارت
از دو چیز باشد شخصے بود کہ البتہ وقت او ضائع نرود ودریاد خدا باشد بہ تلاوتے
وبذکرے وبصلوتے وتخلل جز بامور بشری ضروری نباشد وذکر دائم عبارت
از ذکر خفی ہم کنند د بدوام ہمان میسر است ودیگر مراقبہ خود دوام چنانچہ حق دوام
است ہمیں بیش نیست زیراچہ کسے را کہ حضور مراقبہ دست داد ذکر دوام بشرط
وحقیقت بجز این نیست در ہر حالتے کہ ہست او میخواہد حضور نباشد وحضور
اورا فرو گرفتہ است ۔

ابوبکر محمد بن موسی الواسطی

قولہ ومنهم ابوبکر محمد بن موسی الواسطی رحمہ اللہ
خراسانی الاصل من فرغانة صحب الجنید والنوری رحمهما اللہ
عالم کبیر اقام بمرو ومات بها بعد العشرین ثلثمائة و بعضے از
متکلمان بحقایق ومعارف وداعیان بحق وحقیقت بشرط متابعت حضرت
رسالتؐ ابوبکر محمد واسطی بودہ است رحمہ اللہ اصل او از خراسان بود وبا جنید
ونوری صحبت داشت بزرگے عالم بعلم لدنی بود اقامت بہ مرو کرد وہمانجا از
عالم تفصیل بعالم اجمال شد بعد مضی سیصد بست سال **قولہ قال الواسطی**
رحمہ اللہ الخوف والرجاء زمامان یمنعان من سوء الادب واسطی
رحمہ اللہ علیہ گفتہ است بیم از خدا وامید از خدا ہر دو مہارے اند کہ در دابہ
نفس کشیدہ اند مردم را از سوء ادب باز می دارند خوف از عظیمے باشد واز
عقاب باشد حضور عظیم نگذارد وامیدوار ہم نتواند کہ سوء ادب کند زیراچہ محتمل
ازان امید نا امید شود بریں عبارت خوف ورجا ہمیں باشد ولکن از خوفے
است کہ از رجا خاستہ است گفتہ ام خوف آنست کہ باہمہ طاعات وحسنات

ومبرات امید آن دارد که عبادت او را قبول فرماید قوله وقال مطالعة الاعواض
على الطاعات من نسيان الفضل یعنی طاعت و عبادت کند و نظر او بر عوض
باشد یعنی چنین کارے کنم و چنین ثوابے و درجہ یابم این نظر از معنی نسیان فضل
حق باشد و ہمش این رفت که طاعت و عمل اثر کند آنکه درجه یابند و اینچنین
نیست که سبب طاعت در بہشت درجه یابند بلکه با وجود ہمہ طاعات و مبرات اگر
فضل کند درجه بہشت دہد و قبول کند و الا نه قوله قال الواسطی رحمه الله
اذا اراد الله هوان عبد القاه الى هولاء الانتان والجيف
يريد به صحبة الاحداث واسطی گفته است رحمه الله چون خدا خواہد
بنده را خوار کند دل او را میل بسوے این گندہا و بسوے این مردارہا دہد یعنی
بسوے امارد پریشان حال و پریشان صورت و زبان پریشان شیخ رحمه الله عنایت
باحداث کرد و اگر حدثے صالحے طالبے باشد و مرشدے عارفے سوے او
میل کند بسبب طالبے که او راست و استعدادے که خدای تعالی او را داده
است ازین دائره خارج باشد جنید رحمه الله کودک بود که مشائخ کبار [illegible] بسوے
او میلے تمامے التزامے داشتند و بسیار مشائخ چنین اند که جنید رحمه الله
گفتم و دیگران ہمه چنانچه عثمان حیری و غیر ان پس ضرورت بہانه که ما کردیم درست
آید قوله سمعت محمد بن الحسين رحمه الله يقول سمعت ابا
بكر محمد بن عبد العزيز المروزي رحمه الله يقول سمعت
الواسطى رحمه الله يقول جعلوا سوء آدابهم اخلاصاً وشره
نفوسهم انبساطاً ودناءة الهمم جلادةً فعموا عن الطريق وسلكوا
فيهم المضيق فلا حيوة تنمو في شواهدهم ولا عبارة تزكو في
محاضرتهم ان نطقوا فبالغضب وان خوطبوا فبالكبر توبيت انفسهم

نبه

ینبی عن ضمائرهم وشرههم فی المأکول یظهر ما فی سویداء اسرارهم قاتلهم الله انّی
یؤفکون واسطی رحمه الله گفته است مردان بے ادبیہا خود را اخلاص امید نشنے برآمده یا وه گویند
که ما مخلصانیم وسخن صدق میگوییم وشره نفس را که دران خوشی نفس است گویند این انبساط
حضرتست وکم ہمتی را جلادت خوانند وناے ہمت دو صفت است میانه در
دل وجلادت در ظاہر بظاہر شوخی تا بر روے یکے برآمده می نماید واو را از دادن
باز میدارد ظاہر جلادت می نماید نخواہم داد براے چه دہم وبدان خیانت دل را می پوشد ظاہر
بخلاے این دنارت ہمت را جلادت نام کردند چنانچه گوییم ظاہر خیانت دارد نمی
تواند بر روے یکے گفتن که ندہم ودل دلاور دارد البته می خواہد که بدہد قوله فعموا
عن الطریق پس از ره حق کور ماندند وسلوک در رہے تنگے کردند انستند
در مضیق کار افتادند حیاتے در ایشان بر باید در مظاہر ایشان ایشان را آن مظہر
نیست گوئی مظہرے مرده ومردارے دارند وعبارتے ندارند اگر سخن گویند
بغضب گویند برآمده گویند دانند که از دہن چه بیرون می آید واگر کسے ایشان را خطاب
کند ایشان بصفت کبر باشند نمی گوییم سخن تو چه لائق این که با تو بگوییم قوله قویت
انفسهم برآمدن انفس ایشان آنچه درون دل ایشان ست ازان خبر میدہد
وقصدے خوشے که در خوردنیہا دارند حکایت میکند آنچه در نہانی دلہا ایشانست
بر اندازند ایشان را خداے تعالی نیست ونابود گرداند چون دروغ بگویند وچه دروغہا
بر خود بر می بندند قوله سمعت الاستاد ابا علی الدقاق رحمه الله یقول
سمعت بعض المراوزة انسانا صید لانیا یقول اجتاز الواسطی
رحمه الله یوم الجمعة بباب حانوتی قاصدا الی الجامع فانقطع
شسع نعله فقلت ایها الشیخ اتاذن لی ان اصلح نعلک فقال
اصلح فاصلحت شسعه فقال اتدری لم انقطع شسع نعلی فقلت

حتی تقول فقال لا نی ما اغسلت للجمعة فقلت یا سیدی ههنا حمام تدخله فقال نعم فادخلته الحمام فاغتسل صیدلانی رحمہ اللہ میگوید واسطی رحمہ اللہ بر دکان میگذشت وقصد سوی مسجد جامع داشت بند نعل او جدا شد گفتم شیخ دستوری میدہید نعل ترا راست کنم گفت راست کن بند نعلین را راست کردم گفت میدانی بند نعل از وصل چرا جدا شد گفتم من نمیدانم تا آنکہ تو گوئی آنکہ بدانم گفت زیرا چہ من برای جمعہ غسل نکردہ ایم گفتم ای سید آنجا حمامی است درمی آئی درو گفت آری اورا در حمام درآوردم او غسلی کرد مقصود ازیں حکایت ایں بود کہ غسل را نسیان کرد تا بوقت چنان مشغول بود بروای غسل نداشت یا خود چنانچہ رسم بعضی متالہہ ہست التفاتی بآثار سنن نکنند یا ازان بود یا عذری بود یا دردی وی داشت کہ غسل مضر با شد او در رہ می رفت بند از موصل جدا شد او اتنبیہہ کرد کہ بایست غسل کن تا غسل کردہ می روی لابد سزای آن تقصیر ایں بود بند نعل شکست اشارت بریں کرد کہ مردست قدمی در رعایت سنن قدمی ثابت نداری ایں قدر تقصیر بریں اسبابی کہ گفتم ایں قوم معذور نیست اگر گوئی نسیان عذرست گوئیم حالت ایشاں حالت تذکار است نسیان بر ایشان عذر نیست و اگر گوئی مرض گفتہ و مرض عذر است راست میگوئی اما ایشان اہل عزیمت اند

قولہ ومنهم ابو الحسن بن صایغ واسمه علی بن محمد بن سهل الدینوری رحمه الله اقام بمصر ومات بها وهو من کبار المشائخ و بعضی از ان درویشان نامور و مشائخ سرور متابع سنت احمد خیر البشر ابو الحسن صایغ است و نام او علی بود و دینوری بودہ است و مقیم در مصر و ہمانجا ظاہر خود را باطن سپردہ است از بزرگان مشائخ بود

ابو الحسن بن صایغ دینوری

قوله قال ابو عثمان مغربی رحمه الله ما رایت من المشائخ انور من ابی یعقوب النهرجوری رحمه الله ولا اکثر هیبة من ابی الحسن بن الصائغ مات سنة ثلثین وثلثمائة ابو عثمان مغربی رحمہ اللہ گفتہ است یکے از مشائخ روشن تر از ابی یعقوب نہر جوری ندیدم چہ انور بود انس با او بیشتر باشد و صورت جمال ظاہر تر و ہیچ شیخے را و ربسیاری ہیبت از ابوالحسن صائغ ندیدم و از دار فنا بسرائے بقا ارتحال بتاریخ سیصد و سی سال کرد قوله سئل ابن الصائغ عن الاستدلال بالشاهد علی الغائب فقال کیف یستدل بصفات من له مثل علی من لا مثل له ولا نظیر او را پرسیدند چونہ باشد کہ چوذات حسی را بر الٰہیات دلیل سازند گفت چونہ استدلال درست آید بصفات چیزے کہ او را مثلے و نظیرے نہ در کتاب اہل کلام دیدہ باشی و شنیدہ باشی بسیار اوصاف انسان را دلیل می آرند برائے اثبات صفات الٰہیہ در بحث سمع و بصر و امثال این و ابن صائغ میگوید این استدلالے بیہودہ و خطائے است این مجعول و مخلوق و منتہی و زائل او را مثلے و نظیرے نہ چوں استدلال صحیح آید زیرا چہ بینہما مباینہ است قوله وسئل عن صفة المريد فقال ما قال الله عز وجل وَضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ او را از صفت مرید پرسیدند کہ مرید چونہ کسے باشد گفت صفت مرید را در کلام مجید اشارتے کردہ است زمین را با آن فراخی کہ دارد بر ایشان تنگ نفوس این طائفہ با آن فراخی کہ دارد بر ایشان تنگ شدہ ہارہ در بند آنند البتہ نفس در مضیق باشد قوله وقال الاحوال کالبروق فاذا ثبتت فهو حدیث النفس وملازمة الموافقة بالطبع و گفتار ابن صائغ است کہ احوال ہم چو برق است یعنی آید

در رود و باقی نماند و اگر باقی ماند آن حدیث نفس باشد یعنی حدیث نفس معتقد بہ نیست
و معتمد علیہ نہ حال سہارہ بود کہ آمد و رفت و آنکہ دوم بار شد و باقی ماند یا موافقت طبع
است یا از ولایت نفس اینجا کسے باشد از اقران شیخ ایں عرضہ دارد اگر سخن این است
کہ شیخ فرمود احوال ہمچو برق اند شیخ چہ می فرماید اگر توانی بر دق شود آں را کہ گفتہ اند
کہ اعراض را بقا نیست اما تجدد و امثال باشد و دیگر ایں سخن راست است
ہر چہ رود باز نیاید اما امثال باشد میان فر و ثم و ثم باشد کہ جز فاصلہ وہمی
نبود و آنکہ شیخ فرمود فاذا ثبتت فھو حدیث النفس یعنی چنانچہ حدیث
نفس متوالی است ساعت فساعت می آید و بغیر اختیار نیاید و ایں موافق طبع است
زیرا چہ متوالی میشود طبع بداں خو گیرد و موافق او باشد اگر حال موافق طبع شود حال
تو ستوالی شود مقام تو بر گردد ۔

ابواسحٰق ابراہیم الرقی

قولہ ومنھم ابو اسحاق ابراھیم بن داود الرقی من کبار مشائخ الشام وکان من اقران الجنید وابن الجلاء وقد عمّر عاش الی سنۃ ست وعشرین وثلثمائۃ و بعضے ازاں رہ روان
صراط مستقیم و رہنمایان ملت خاتم النبیین ابو اسحٰق رقی است رحمہ اللہ از بزرگان
مشائخ شام بود و از ہمسران جنید و ابن جلاء بود رحمہم اللہ و عمر بسیار یافتہ بود اگر
حساب کنند تاریخ را نزدیک پنجاہ سال بعد جنید رحمہ اللہ زیستہ است تا سیصد
و بست و شش سال از تاریخ ہجرت زیستہ است **قولہ وقال ابراھیم الرقی رحمہ اللہ المعرفۃ اثبات الحق خارجا عن کل موھوم**
معرفت اینست کہ حق را اثبات کنی بریں صفت کہ ورائے ہر موہومے است
یعنی با آنکہ وہم سیر دارد و ہیچ چیزے از وہم بیشتر و تیز سیر ندارد و آں وہم موہومے
بیند و اللہ تعالیٰ ورائے موہوم است بحق الحق اثبات شد کہ ہو تعالیٰ وراء

کل وراء قوله وقال القدرة ظاهرة والاعين مفتوحة ولكن انوار البصائر فقد ضعفت وابراہیم رقی رحمہ اللہ گفتہ است حق تقدیر است خویش ظاہر و پیدا ہست و چشمہا ہستند کشادہ کی نشست چشم سر و چشم دل اما نور البصائر ضعیف گشتہ است بدین صفت کہ اگر گویند شاید کورے باشد چشمہا کشادہ دارد و گمان رود مگر می بیند ضعفت گفتہ است اشارۃ برین کردہ است این ضعیف را قوی تواں کرد قوله وقال اضعف الخلق من ضعف عن رد شهواته واقوى الخلق من قوي على ردها وگفتہ است ضعیف ترین مردمان آنست کہ او در رد فع شہوت خویش نتواند شد آرزوے نفس را نمی تواند مغلوب کند و قوی تر او کہ بخلاف این ضعیف باشد قوله وقال علامة محبة الله ايثار طاعته ومتابعة نبيه عليه السلام گفتہ است نشان محبت خدا آنست یعنی اگر کسے را گمان برند کہ او محبت با خدا دارد نشان باشد کہ او فرمان خدا بجا آرد نحیے کہ متابعت پیغمبر باشد صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ۔

ممشاد الدینوری　قوله ومنهم ممشاد الدينوري من كبار مشائخهم مات سنة تسع وتسعين ومائتين و بعضے از اہل صفت کہ با صفا و نور اند و داعیان تہذیب اخلاق واتباع رسول اللہ اند ممشاد دینوری است از بزرگان مشائخ صوفیان بودہ است و نقل او بر دویست و نود و نہ است قوله قال ممشاد رحمه الله ادب المريد في التزام حرمات المشائخ وخدمة الاخوان والخروج عن الاسباب وحفظ آداب الشرع على نفسه کار مرید و راہ او حرمت داشت پیران سنت حرمت پیران بودن بحضرت ایشان با دب و مقدم داشتن ایشان در نشست و خاست و

در داد و ستد و در اکل و شرب و اطاعت و انقیاد ایشان ہر چہ ایشان فرمایند
آنرا بدل وجان گیرند و باید کہ ترک اعتراض باشد **قوله** وخدمة الاخوان و
خدمتهم کار از خویش ہر طالبے مرطالبے دیگر را معاونت در احتیاج بشری و معاونت
در امور دینی یار سے نماز گذارد و البتہ خواہد بے جماعت نگذارد تو او را معاونت
کنی برائے جماعت را و ہمبریں قیاس مذہب مرید انست **قوله** والخروج عن
اسباب و از اسباب ظاہر بیرون شود بیرون شدن و صفت استیکے
آنکہ بسبب متعلق ہست اما سبب را در میان نمی بیند اعتبار و حقیقت خروج باشد
و دیگر صورت کسب در میان نباشد مرد بزانجامہ فروشی گذارد و حفظ مایہ و سرآیہ
بکند و شاید مراد شیخ رحمہ اللہ ہمیں باشد زیرا چہ آنچہ اول گفتیم وظیفہ پیران است
و این سخن در مریدان می رود و مشکل سخنے است یکے بسبب متعلق می باشد و
سبب را در میان نمی بیند دقیقہ و لطیفۂ است ہمان محققان دانند **قوله** و
حفظ آداب الشرع و آداب شرع را بر نفس خویش لازم دارد زیرا چہ این سرہمہ کارہا
ست **قوله** وقال ممشاد رحمه الله مادخلت قط علی احد من
شیوخی الا وانا خال من جمیع مالی انتظر برکات ما یرد علی من
رویته وکلامه فان من دخل علی شیخ بحظه انقطع عن برکات
رویته ومجالسته و ممشاد رحمہ اللہ فرمودہ است بر ہیچ پیران خویش
در نیامدم مگر آنکہ در آن حال ہر چہ مرا بود ازان خالی بودم از ملک و مال خویش
بودم این برائے آن میکردم کہ انتظار می داشتم امید وار آن بودم کہ آنچہ بمن فرود
می آید از دیدن او و کلام او برکت آن گیرم زیرا کہ ہر کہ بر پیرے بہوائے و بحظ خویش
در آید و آنچہ بد و نسبت کنند برکتے از دیدار و کلام و مجالست او بود آں برکت
منقطع گردد این عالم آلہیت است دوی را مساغ نیست یا حظ خود باشد یا برکت

حق باشد قوله ومنهم خير النساج رحمه الله صحب ابا حمزة البغدادي ولقي السري رحمه الله وكان من اقران النوري رحمه الله الا انه عمر طويلا وعاش كما قيل مائة وعشرين سنة وتاب في مجلس الشبلي والخواص رحمه الله وكان استاد الجماعة وقيل كان اسمه محمد بن اسماعيل من سامره وانما سمي خير النساج لانه خرج الى الحج فاخذ رجل على باب الكوفة وقال انت عبدي واسمك خير وكان اسود فلم يخالفه فاستعمله الرجل في نسج الخز فكان يقول يا خير فيقول لبيك ثم قال له الرجل بعد سنين غلطت لا انت عبدي ولا اسمك خير فمضى وقال لا اغير اسما سماني به رجل مسلم بعضے ازان قاعدان مجلس حق وقاعدان موحد صدق ومحققان مقتدا وامام خیر نساج است وصحبت با ابو حمزه بغدادی داشت و باسری ہم ملاقات بود و ازیاران نوری بود رحمہ اللہ ولیکن عمرے دراز یافتہ بود ہمچنین گویند صد و بست سال زیستہ است و در مجلس شبلی رحمہ اللہ و خواص رحمہ اللہ توبہ کردہ است دوجا توبہ کردہ است دو جا توبہ کردن چہ معنی دارد مگر مرد و یکجا بودند یا یکجا توبہ کرد و بدوم ہمان توبہ را تجدید کرد و استاذ جمع مستر شدان و مریدان بود یعنی بسیار کس را تلمذ علم طریقت کردہ است و گویند نام محمد بود و از چہ او را خیر گفتند از آنچہ او طرف حج روان شد از آنجا بازمی گشت یا می رفت بر در کوفہ ایستادہ بود و بعضے گویند بر سر آبے نشستہ بود وضو میکرد مردے نے آمد گرفت و گفت تو بندۂ گفت آرے بندہ ام گفت بندۂ منی گفت ازان تو باشم گوگفت ترا خیر نام است گفت چہ بد خیر باش کو سیہ چردہ بود و کوتہ بالا بود و صورت غلامان داشت پس او را گرفت و رخانہ برد و

درعمل نساجی داشت شعر بافی آموخت دوازده سال در خانۂ او بود زہے معاملت
با ہمہ کہ اوست خوارق وکرامات راست کرده غلام شده زیست تا آنکہ آں مرد از بس
کرده پشیمان شد گفت ظلم کردم بر تو وگفت نہ تو بندۂ منی ونہ نام تو خیر است بعده بشیخ
راگذاشت وعذرے خواست واستغفارے کرد شیخ گفت چہ بد کردی مرا
خیر نام کردی وہنرے آموختی و در بغداد آمد وخود را بتسمیہ خیر شہره کرد وگفت نگردانم
اسمے را کہ مرا مردے مسلمے از غیب نام کرده است قولہ وقال الخوف سوط
اللہ یقوم بہ انفسا قد تعودت سوء الادب خوف تازیانۂ خدا ست
کہ بداں می ترساند نفوسے را کہ بر بے ادبی عادت گرفتہ است یعنی منہی باشد
وتو منہی او را مباشر شوی وبدانی کہ او حاضر است مرا می بیند این را سوء ادب
می نامند ولیکن فاحش ترین معاصی است قولہ سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن
السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا الحسن القزوینی یقول سمعت ابا الحسن المالکی رحمہ اللہ یقول
سألت من حضر موت خیر النساج عن امره فقال لما حضرت صلوة المغرب
غشی علیہ ثم فتح عینیہ وأومی الی ناحیة البیت وقال قف
عافاک اللہ فانما انت عبد مامور وانا عبد مامور وما امرت بہ لا یفوتک وما امرت
بہ یفوتنی ودعا بماء فتوضاء للصلوة وصلی ثم تمدد وغمض عینیہ
وتشہد ومات فرای فی المنام وقیل لہ ما فعل اللہ بک
قال لا تسألنی عن هذا ولکنی استرحت عن دنیاکم الوضرة
مالکی رحمہ اللہ گفتہ است کہ در وقت موت خیر نساج رحمہ اللہ حاضر بود او را
پرسیدم خبر ده از اں کارے کہ دراں وقت گذشت او گفت بیہوش
گشت وچشم بہ بست وقت نماز شام در آمد چشم کشود سوے گوشۂ از گوشہائے
خانہ دید گفت بایست خدا ترا ہمواره بر عافیت دارد آنچہ ترا فرموده اند از تو فوت

نخواہد شد وآنچہ مرا فرمودہ اند از من فوت می شود باز نخواہم یافت آب طلبید وضو کرد و نماز گذارد و پا دراز کرد وغلطید چشم بست و کلمہ شہادت گفت و از دل جان را بدوست سپرد و در خواب دیدند و با او گفتند خدا با تو چہ کرد گفت ازین میپرسید کہ سرے است و خاصے است از خصوصیات الٰہی ولکن این قدر شد کہ ازین دنیا پر زور وضا رخلاص یافتم۔

ابوحمزہ خراسانی

قولہ ومنھم ابوحمزۃ الخراسانی نیشاپوری من محلۃ ملقاباذ من اقران الجنید والخراز وابی تراب النخشبی رحمہ اللہ وکان ورعا دینا ویکے از سران متکلمان در حقایق ودقایق معرفت ابوحمزہ خراسانی است واز محلت مخصوص بود ملقاباد واز ہمسران جنید وخراز ونخشبی بود رحمہم اللہ ومتورعے بود وورعے با فراط داشت و ادیب بود قوم صوفیہ را ادب آموختے ودر بیداری ودیانت بسیارے شہرت بود قولہ وقال ابوحمزۃ رحمہ اللہ من استشعر ذکر الموت حبب الیہ کل باق وبغض الیہ کل فان وہر کہ مرگ را بحق دانستن دانست ہرچہ صفت فنا دارد یا فناے محققی یا فناے امکانی یا فناے کہ نبود شد پس آن باقی ماند متبغض او باشد وآنکہ اورا صفت بقا است ہیچ وجہے فنا در پیرامون او نگردد او محبوب او شود این مقال حکما وعقلا است قولہ وقال العارف یدافع عیشہ یوما بیوم ویاخذ عیشہ یوما لیوم صفت عارف اینست کہ بنقد وقت مشغول باشد عیش خویش را بروزے مدافعت کند امروز با مروز گذارد وفردا بفردا گذارد وروزے بروزے وقتے کسے گفتہ بود بیت

دی رفت گذشت باز ناید فردا آید وگرنہ آید شاید
امروز بنقد وقت خوش باش فردا آید ہر آنچہ آید آید

قوله وقال له رجل اوصینی فقال هیئ زادك للسفر الذی بین یدیك
مردے از وے وصیت طلبید گفت ساختہ شو برائے سفرے کہ البتہ آں پیش آمدنی ست

قوله سمعت محمد بن الحسین رحمه الله یقول سمعت ابا الطیب العکی رحمه الله یقول سمعت ابا الحسن المصری رحمه الله یقول سمعت ابا حمزة الخراسانی رحمه الله یقول کنت قد بقیت محرما فی عباء اسافر فی کل سنة الف فرسخ تطلع علی الشمس وتغرب کلما حللت احرمت توفی سنة تسعین ومائتین سالہا مُحرِم ماندہ ام در یک گلیمے ہر سالے ہزار فرسنگ مسافرت کردمے آفتاب برآمدے وفرو شدے من این کار میکردم ازیں عالم فانی بتاریخ دویست ونود سال بعالم باقی رفتی

ابوبکر دلف بن جحدر الشبلی

قوله ومنهم ابوبکر دلف بن جحدر الشبلی رحمه الله بغدادی المولد والمنشأ واصله من اسروشنه صحب الجنید ومن فی عصره کان شیخ وقته حالا وظرفا وعلما مالکی المذهب عاش سبعا وثمانین سنة ومات سنة اربع وثلثین وثلثمائة وقبره ببغداد وبعضے ازاں دیوانگان حضرت ومبتلایان جمال صمدیت ابوبکر شبلی بود رحمه الله کنیت او ابوبکر ونام پدر او جحدر از مسترشدان جنید رحمه الله بود ومصاحب مشائخ بود کہ در عہد جنید بودند ودر بغداد زادہ اندوہاں جا جہاں را خاکی کردہ است ویگانہ وقت خود بود حالے کہ او داشت وظرفے کہ او داشت وعلمے کہ او داشت نادر وقت بود مذہب مالک رحمه الله داشت ہشتاد وہفت سال زیستہ است واز عالم شہود بعالم غیب رفت سیصد وسی وچہار سال بود ومدفن او ہم در بغداد است ہماں جا برآمد وہمانجا دفن کردند **قوله** ولما تاب الشبلی رحمه الله فی مجلس خیر النساج رحمه الله اتی دماوند وقال کنت والی بلدکم فاجعلونی فی

فی حل وکانت مجاهداته فی بدایته فوق الحد وشبلی رحمه الله توبه کرد پیش خیر نساج رحمه الله و در دنباوند آمد و گفت من والی شهر شما بودم هرچه کردم مرا بحلے کنید و مجاهده هائے که شبلی علیه الرحمة در بدایت کرد نه اندازه بود قوله سمعت الاستاد ابا علی الدقاق رحمه الله یقول بلغنی انه اکتحل بکذا وکذا من الملح لیعتاد السهر ولا یاخذه النوم ولو لم یکن من تعظیمه للشرع الا ما حکاه بکر بن الدینوری رحمه الله فی آخر عمره لکان کثیرا و شبلی رحمه الله چنین گویند نمک بجائے سرمه در کشیدے تا خواب از چشم رود و اعتیاد به بیداری شود قوله ولو لم یکن تعظیمه اگر فرض کنیم که او را در رعایت و محافظت شرع والعیاذ بالله تقصیرے بودے مگر آن دینوری روایتے که وقت نقل او کرده همان بسیار باشد دلیل کند که هیچ دقیقه شرع او فرو گذاشت نکرده است و آن حکایت آن است آخر وقت او را غشی آورده خوے در پیشانی دویده چنانچه در وقت انزهاق روح میشود زبان بانده است قوت سخن ندارد و اشارت بتوضے کرد خادم وضو تمام کنانید و تخلیل لحیه نکرد در آنجا حالت قوتے در و نمانده غشی شده و نزدیک انزهاق شده دست او گرفت تخلیل لحیه کرد قوله سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی رحمه الله یقول سمعت ابا العباس البغدادی رحمه الله یقول کان الشبلی رحمه الله یقول فی ایامه ؎

وکم من موضع لومت فیه　　لکنت به نکالا فی العشیره

شبلی رحمه الله میگفت در آخر ایام خویش چند جا باشد که در آن موضع میرم هر آئینه بر قرابتان و نزدیکان خویش بلاے باشم و عذابے بر ایشان گردم یا از جفاے ایشان می نالد که هرگز من هم راضی نه اند یا حکایت از لطف و شفقت ایشان

اما اول لایق تراست یعنی آنچنان گرانم و آنچناں ذمیم و لئیمم ہرجا کہ میرم بر عشیرہ و قرابہائے خویش گران باشم قولہ وکان الشبلی رحمہ اللہ اذا دخل شہر رمضان جد فی الطاعات ویقول ھذا شہر عظمہ ربی فانی اولیٰ ان اعظمہ سمعت الاستاذ ابا علی رحمہ اللہ یحکی ذلک چون رمضان درآمدے شبلی رحمہ اللہ بجد در طاعت مشغول شدے و گفتے این شہرے است کہ خدا اورا حرمت داشتہ است پس مرا اولی باشد کہ من اورا حرمت دارم

اولٰی من

قولہ ومنہم ابو محمد عبد اللہ بن محمد المرتعش رحمہ اللہ نیشا بوری من محلۃ الحیرۃ وقیل من ملقاباد صحب ابا حفص وابا عثمان رحمہ اللہ ولقی الجنید رحمہ اللہ وکان کبیر الشان وکان یقیم فی مسجد شونیزیہ مات ببغداد سنۃ ثمان وعشرین وثلثمائہ بعضے ازان کہ رہ دین را بسر بردند وطالبان را بمقصد ومقام رسانیدند عبد اللہ مرتعش است رحمہ اللہ نیشاپوری است از محلہ حیرہ و گفتہ اند از محلت ملقاباد صحبت ابوحفص وابوعثمان حیری داشت وجنید را رحمہ اللہ ملاقات کردہ بود و درکار تصوف بزرگے بودہ است از بزرگان ومقیم در مسجد شونیزیہ بودے و در بغداد ازیں جہان اعراض کردہ وا قبال بحضرت آوردہ از تاریخ ہجرت سیصد و بست وہشت سال گذشتہ بود قولہ قال المرتعش رحمہ اللہ الارادۃ حبس النفس عن مراداتہا والاقبال علی اوامر اللہ تعالی والرضا بموارد القضا علیہ مرتعش رحمہ اللہ فرمودہ است ارادت حق آن عمل فرماید کہ نفس را باز دارند از خواست او وا قبال بدانچہ خدا تعالی فرمودہ است وہرچہ از قضا بر مرید افتد دل مرید را بدان رضا باشد چہ او مرید است نظر او در موارد قضا نیست ہرچہ ازان سو آید او طالب

ابو محمد عبد اللہ بن محمد المرتعش

ہمان یک چیز است پس بضرورت او را نقضا رضا باشد و دیگر محب از محبوب ہرچہ یابد تنسخ وقت او باشد و اگر دشنام و اکرام **قوله** وقیل له ان فلانا یمشی علی الماء فقال عندی من مکنه الله من مخالفة هواه فهو اعظم من المشی فی الهواء مرتعش را رحمہ اللہ گفتند فلانہ بر آب می رود گفت اگر خداوند سبحانہ او را قوت آن دہد و بدان موفق گرداند کہ خلاف ہواے خود کند بہتر ازان باشد کہ بر آب رود اینجا سخنے ہست آنکہ بر آب می رود نہ آنکہ نخست قادر بر شکست ہواے خود است تا آنکہ عین روح روحانی گشت پس آنکہ قادر بر مشی آب شدہ است مگر ہمین میگوید او موفق بکسر ہوا است تا متمکن بر مشی آب گشت پس تمکن بر کسر ہوا بالاترآمد از تمکن رفتن بر آب و دیگر اقتدارے کہ بر مشی بر آب نکردے و درین کسر ہواے نفس او شدے این بہتر بودے نہ آنکہ بر آب رفت تا آنکہ مرد مان دانستند

قوله ومنهم ابو علی احمد بن محمد الرّودباری ذکر ابو علی رودباری

رحمه الله البغدادی اقام بمصر ومات بها سنة اثنین وعشرین وثلثمائة صحب الجنید والنوری وابن الجلاء والطبقة اظرف المشائخ واعلمهم بالطریقة وبعضے ازان کہ قدمے ثابت و معاملتے بر جب اتباع سنت داشتند ابو علی احمد رودباری است رحمہ اللہ بغدادی بود نسبت ببغداد داشت مقیم بمصر بود و ہمانجا صورت مراجعت نمودہ است صحبت با جنید و با نوری و با بن جلاء و طبقہ مشائخ دیگر داشت بسیار نظافت و مبالغت در تنزہ داشت و از مشائخ زمانہ خویش بعلم طریقت عالم تر بود **قوله** سمعت الشیخ اباعبدالرحمن السلمی رحمه الله یقول سمعت ابوالقاسم الدمشقی رحمه الله یقول سئل ابو علی الرّودباری رحمه الله عمّن یسمع الملاهی ویقول هی لی حلال لانی قد وصلت درجة

لا یوثر فی اختلاف الاحوال فقال نعم قد وصل ولکن الی سقر
ابو علی رودباری رحمہ اللہ را پرسیدند از شخصے کہ او ملاہی را می شنود و می گوید
کہ ایں خاصہ مرا حلال است زیرا چہ من بدرجۂ رسیدہ ام کہ اختلاف احوال طاعت
وعصیان ورد وقبول ابتدا و انتہا بر من اثر نمیکند یعنی ہمہ مرا برابر است رودباری
رحمہ اللہ گفت آرے رسیدہ ولیکن بعمل بدبختی ابو علی رحمہ اللہ درست فرماید
ہر کہ باشنواے حالات رسیدہ اگر بما لایباح فی الشرع مباشر شد آنکہ چہ شد
بعمل بدبختی رسید اگر چنین بودے بہ بے التفات بودن وہر چہ خوش آید کردن
مزیدے در تجلی وقربت بودے من کہ محمد حسینی ام عالی تر ومبتلا تر
بدینہا من بودم قولہ وسئل عن التصوف فقال ھذا مذھب
کلہ جد فلا تخلطوہ بشئ من الھزل رودباری را رحمہ اللہ از تصوف
پرسیدند گفت این رہے است ہمہ جد است او را مخلوط بہزل مکنید یعنی کل تصوف کل جد است نکنید
کارے جز کارے کہ در آں مزید دین باشد و موجب تصفیہ باشد و آنچہ محبان و عاشقان
کنند و اگر از یشان ہزے زاید ہماں باشد کہ ھزلھم جد وجدھم
جد قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت
منصور بن عبد اللہ رحمہ اللہ یقول سمعت ابا علی الرودباری
رحمہ اللہ یقول من الاغترار ان تسئ فیحسن الیک فتترک

من علامۃ الاغترار

الانابۃ والتوبۃ توھما انک تسامح فی الھفوات وتری ان
ذلک من بسط الحق لک رودباری علیہ الرحمۃ فرمودہ است از غرور
نفس است و از نظر خود بینی است و وہم بریں کہ من چیزے شدہ ام یا چیزے
ہستم کہ سوء ادبی از تو زاید و خدا وند سبحانہ ترا بدان نگیرد بر تو احسان کند
و تو ترک انابت کنی عذرے نخواہی استغفارے و توبہ نکنی کفارتے درمیان

نہی و غود منز جز منکر نگردی بنا بر توہمے کہ در نفس تو باشد کہ خداوند سبحانہ ترا در سوء ادب
تو مسامحت میکند و تو اعتقاد کنی کہ این احسان و مسامحت بسطے است کہ
حق سبحانہ با من میکند اگر محب و محبوب نیکے باشند محب را حفظ ادب و صیانت
سوء ادب واجبی بود و اگر نہ مغروری بود اشارتے بحالتے عزیزے میکند محققان
دانند **قولہ** وقال کان استاذی فی التصوف الجنید رحمہ اللہ و
فی الفقہ ابو العباس بن شریح رحمہ اللہ وفی الادب ثعلب و
فی الحدیث ابراہیم الحربی رحمہ اللہ ابو علی رحمہ اللہ علیہ فرمودہ است
در تصوف استاد من جنید است و در فقہ ابو العباس و در ادب و در حدیث امام ابراہیم حربی رحمہ اللہ

ابو محمد عبداللہ بن منازل

قولہ ومنہم ابو محمد عبد اللہ بن المنازل شیخ الملامتیۃ
واحد وقتہ صحب حمدون القصار وکان عالما کتب الحدیث
الکثیر مات بنیشابور سنۃ تسع وعشرین اوثلثین وثلثمائۃ و بعضے
ازان دینان مخلص و دینداران صادق ابو محمد عبد اللہ منازل است پیر ملامتیان بود
یگانہ وقت بودہ است مصاحب حمدون بود ہر آئینہ حمدون قصار مذہب ملامتہ
باختیار خویش کردہ است برائے ملامت را ہر کسے چیزی گفتہ اند اخلاص و صدق
نفس را از دل خبر نباشد و دل را از روح خبر نباشد و روح را از سر ہمہ دانستم
اما نزدیک من اینست در استتار لذتے و صورتے از عیون اغیار راحتے دارد و آن
ان نشناسد کہ در اظہار ہرگز پیرامون آن لذت نتوان گشت ہر قصہ کہ فاش شد تو بدان
کہ لاشئ شد و عالم بود بسنن و آثار نبی علیہ السلام و حدیث را کتابت کردہ است
و جمع آوردہ است و از اقران و اخوان و از اقارب و عشایر بتاریخ سیصد و بیست و
نہ یا سی از تاریخ ہجرت فرقت و ہجران اختیار کرد در نیشابور **قولہ** سمعت محمد
بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت عبد اللہ المعلم رحمہ اللہ

يقول سمعت اباعبد الله بن منازل رحمه الله يقول لم يضيع احد فريضة من الفرائض الا ابتلاه الله تعالى بتضييع السنن ولم يبتل احد بتضييع السنن الا يوشك ان يبتلى بالبدع ہیچ یکے فریضہ را ضائع و اہمال نکرد مگر آنکہ مبتلا شد بتضییع سنن و ہیچ یکے تضییع سنن نکرد مگر آنکہ مبتلا شد ببدعت قضیہ منعکس میشود ایں بایستے گفت ہر کہ مباشر بدعتے شود او مبتلا بہ تضییع سنن گردد و ہر کہ تضییع سنن کند مبتلا بہ تضییع فریضہ شود ایں محقق است ہر کہ مبتلا بہ تضییع فریضہ شد بے تہاون ترک سنن کرد و ہم مباشر بفعلے بقطع آمد البتہ آنرا باید کرد و رسول آنرا فرمود و خود کرد ایں سخن را گر بدین معنی میگویم درست می آید کہ ہیچ یکے فریضہ را ضایع نکردہ است مگر آنکہ او نخست مباشر بدعتے شدہ است

قوله سمعت الشيخ اباعبد الرحمن السلمى رحمه الله يقول سمعت ابا احمد بن عيسى رحمه الله يقول سمعت عبد الله بن منازل رحمه الله يقول افضل اوقاتك وقت تسلم فيه من هواجس نفسك ووقت يسلم الناس فيه من سوء ظنك فاضل ترین و بہترین وقتہا تو انیست وقتے کہ تو از ہواجس نفس خویش سالم مانی و ہواجس خطرات ردیہ را گویند ہواجس ایں سخن را دو احتمال است یکے آنکہ ترا ہاجسہ باشد و تو اتباع ہاجسہ نکنی دوم سالم مانی از ہاجسہ یعنی ہاجسہ نفسانی ترا نباشد و سخن محققانہ وصوفیانہ ہمین است و سخن متعلمانہ آن است کہ اول گفتم و وقتے دگر آنکہ ترا صفا و جلا باشد و چنان بوقت خویش مشغول باشی کہ ہیچ کسے بر تو سوء ظن نبرد و با تو در چون و چرا و در کن مکن نباشد گمانے مسلم بر تو نیست و ہواجس خطرات مخصوص است کہ آں البتہ ردیہ باشد اما وساوس عام تر است شیطانی باشد ملکی باشد رحمانی باشد مرد دانشمند مجتہد در اجتہاد خویش رد نظرے بے نظرے میکند ایں ہم

وساوس است شنیدہ الذکر باللسان لقلقة والذکر بالقلب وسوسة

قوله ومنهم ابو علی محمد بن عبد الوهاب الثقفی رحمه الله ابو علی محمد بن عبد الوہاب
امام الوقت صحب ابا حفص وحمدون القصار وبه ظهر التصوف
بنیشاپور مات سنة ثمان وعشرين وثلثمائة وبعضے ازان کہ قول وفعل
ایشان حجت باشد و مذہب معتقدا و مذہب مرتضی و مصطفی بود صلی اللہ علیہ
وعلی آلہ ابو محمد ثقفی است رحمۃ اللہ علیہ در وقت خویش پیشوائے اہل دین بود
وصحبت با ابی حفص وحمدون قصار داشت و در نیشاپور کہ تصوف ظاہر گشت
بدو گشت بتاریخ سیصد وبست سال ازین جہان خرامیدہ است و بر حمت باری تعالیٰ
قرار گرفتہ قوله سمعت محمد بن الحسين رحمه الله يقول سمعت
منصور بن عبد الله رحمه الله يقول سمعت ابا علی الثقفی رحمه الله
يقول لو ان رجلا جمع العلوم كلها وصحب طوائف الناس لا يبلغ
مبلغ الرجال الا بالرياضة من شيخ او امام او مودب ناصح ومن
لم ياخذ ادبه من استاذ يبنه عيوب اعماله ورعونات نفسه بيرینه
نفسه لا يجوز الاقتداء به فی تصحيح المعاملات ابو علی ثقفی رحمہ اللہ
گفتہ است اگر مردے ہمہ علوم را عالم شود وطوائف صوفیان را از ہر جنسے صحبت
کردہ باشد باز ہاد وعباد واہل طلب مرتبہ مردان حق نرسد مگر بانواع ریاضت
کہ بارشاد شیخے وبتعلیم امامے یا بتادیب مودبے ناصح شدہ است و ہر کہ ادب
نگیرد از استادے وشیخے کہ اورا از عیوب نفس او تنبیہ کند و اورا از ان
باز دارد در تصحیح معاملات اقتدا بدو کردن روا نباشد کار او خود مغشوش
است و دیگر یرا چونہ تہذیب خواہد کرد اینجا سخنے ہست جز ارشاد تہذیب اخلاق
وطلب اخلاق و وجدان حقایق و معارف جز بارشاد شیخ نیست اینجا شیخ را

خواہ امام یا مودب یا استاد دان **قوله** وقال ابو علی رحمه الله یاتی علی هذه الامة زمان لا تطیب المعیشة فیه لمومن الا بعد استنادہ الی منافق و ابو علی ثقفی رحمہ اللہ گفتہ است بر امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زمانہ بباید کہ معیشت کسے خوش نباشد مگر بتکیہ وجہ بمنافقے کند یعنی کسے کہ باشد کہ حق دینداری بجا نیارد برائے وسعت عیش را بتدبیرے و ترتیبے مشغول باشد ہر کہ آن کار کند کہ او کرد او را معیشت خوش باشد این نوع مشاہدہ شدہ است اگر درین زمانہ ما بر قومے کہ ایشان بعینہ و منہ نسبت دارند مراحمت و مدارات کنند جذب منفعتے از ایشان و طیب معیشت شود نعوذ باللہ من شر زماننا **قوله** وقال اف من اشغال الدنیا اذا اقبلت واف من حسراتها اذا ادبرت والعاقل من لا یرکن الی شیء اذا اقبل کان شغل واذا ادبر کان حسرة زجر باد ابعض اشغال دنیا را اگر کسے را پیش آید و زجر باد امر خطرات طلب دنیا را وقتے کہ رو گردانند اگر آید اف مر او را واگر باز گردد و خطرہ او باقی ماند آن بازگشت او اف مر او را و عاقل کسے است کہ میل نکند بسوئے چیزے کہ چون پیش آید شرے پیش آمدہ باشد البتہ بدی کشد و چیزے از و منتظر بود و چون برود در دل آن مرد حسرت باقی ماند ہمانچہ گفتم خطرہ آن باقی ماند۔

ابوالخیر الاقطع

قوله ومنهم ابو الخیر الاقطع مغربی الاصل سکن تینات وله کرامات کثیرة وفراسة حادة کان کبیر الشان مات سنة نیف واربعین وثلثمائة و بعضے از آنکہ از دنیا بکلی بریدہ اند و اتصال باخرت کردہ اند ابو الخیر اقطع است رحمہ اللہ کہ اصل او از مغرب است و ساکن تینات بود و مر او را کرامات و خوارق بسیار بود و فراستے تیزے داشت البتہ آنچنان بود

اورا تأمل حاجت نبود بظاهر هر که نظر کردے بباطن او آنچنان ره بردے که
البته خطا نباشد کرامت وفراست یک قبیل اند اما کرامت عبارت از
خوارق بسیار باشد وفراست مخصوص است از ظاهر بباطن استدلال
کند ودر کار تصوف بزرگ کسے بود بتاریخ سیصد وچهل چند سال اتفاق نظاره
آن جهان کرده است **قوله قال ابو الخیر ما بلغ احد الی حالة شریفة
الا بملازمة الموافقة ومعانقة الادب واداء الفرائض و
صحبة الصالحین** وابو الخیر رحمه الله فرموده است هیچ کسے بحالتے لطیفه
که مقصود قوم است نرسیده است مگر آنکه ملازمت موافقت صلحا کرده است
وصلاح دین از ایشان گرفته وادب را چنان با خود التزام گرفته باشد که یکے مر کسے را
کناه گیر وادائے فرائض بشرائطها وارکانها ومواجبها [illegible]
شرط آنکه نظر او بر صلاح ایشان باشد آنچه ایشان [illegible]

قوله ومنهم ابوبکر محمد بن علی الکتانی رحمه الله ابوبکر محمد بن علی الکتانی
**بغدادی الاصل صحب الجنید والخراز والنوری وابن العلاء
والطبقة اظرف المشائخ واعلمهم بالطریقة وجاور بمکة الی
ان مات سنة اثنین وعشرین وثلثمائة** ویکے از ان کاملان [illegible] واصلان
وموصلان ابوبکر محمد کتانی است رحمه الله اصل او بغدادی بود ومصاحبت با جنید
وباخراز ونوری وابن جلاء داشت رحمه الله وجز ان که مشائخ طبقات بودند با
ایشان هم صحبت داشت از مشائخ زمانه خویش ظریف تر ونزهت تر بود ودانا تر
به مسالک قوم بود ومجاور مکه بود تا آنکه بتاریخ سیصد وبیست ودو [illegible]
وحیث اوفی اختیار کرد **قوله سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی رحمه
الله یقول سمعت ابا بکر الرازی رحمه الله یقول نظر الکتانی**

رحمہ اللہ الی رجل ابیض الراس واللحیۃ یسال الناس فقال
هذا رجل اضاع حق اللہ تعالی فی صغرہ فضیعہ اللہ فی کبرہ
ابو بکر کتانی رحمہ اللہ شخصے را دید موے سر وریش او سپید شدہ بود از مردماں گدائی
میکرد گفت این مرد کسے است کہ در اول عمر خود آنچہ حق خداے باشد بجا نیاورد
ضایع کرد خداوند سبحانہ در آخر عمر او را ضایع کرد فرو گذاشت صورت ذل وہوان
وقت او داشت قولہ وقال الکتانی رحمہ اللہ الشھوۃ زمام
الشیطان من اخذ بزمامہ کان عبدہ کتانی رحمہ اللہ گفتہ است
مشتہی نفس مہار شیطان است کہ در دہن انسان نہادہ است ہر کرا شیطان
اخذ زمام او شد این شخص ماخوذ بندۂ شیطان باشد ہر جا کہ خوش آید آنجا
برد۔

ابو یعقوب اسحق بن محمد النہرجوری

قولہ ومنهم ابو یعقوب اسحق بن محمد النهرجوری
رحمہ اللہ صحب عمرو المکی وابا یعقوب السوسی والجنید وغیرهم
رحمۃ اللہ علیهم ومات بمکۃ مجاورا سنۃ ثلثین وثلاثمائۃ
وبعضے ازان روندگان راہ دین ومتعمدان ملت اسلام ابو یعقوب نہرجوری است
رحمہ اللہ مصاحب ابو عثمان عمرو مکی وابو یعقوب سوسی وجنید وغیر ایشان رحمۃ اللہ
علیہم بود وبتاریخ سیصد وسی سال دلش ازین جہان ظلمت گرفتہ شد ورہ نور
وصفا گرفت ودر مکہ مجاور بود قولہ سمعت محمد بن الحسین
رحمہ اللہ یقول سمعت ابا الحسن احمد بن علی رحمہ اللہ
یقول سمعت النهرجوری یقول الدنیا بحر والاخرۃ ساحل
والمرکب التقوی والناس سفر نہرجوری رحمہ اللہ گفتہ است دنیا
بدریائے ماند وآخرت کنارۂ این دریا یعنی این تمام شود بآخرت رسند ومرکب

تقوی باید وسلامتی درین سفر بدین مرکب است واگرنہ گذشت ہمہ راست
ورسیدن بآخرت ہمہ راست ولیکن مرکبے کہ اورا سلامت رساند آن تقوی
است تعیین بحر ازان اختیار کرد البتہ درو مہالک ومخاوف بسیار است قولہ
سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت ابابکر الرازی
رحمہ اللہ یقول سمعت النہرجوری یقول رایت رجلا فی
الطواف یفرد عین یقول اعوذبک منک فقلت ماھذا
الدعاء فقال نظرت یوما الی شخص فاستحسنتہ فاذا الطمۃ
وقعت علی بصری فسالت عینی فسمعت لطمۃ بنظرۃ فلوزدت
لزدناک وابو یعقوب رحمہ اللہ گفت در طواف کعبہ دیدم مردے را کہ می گفت
اعوذبک منک پرسیدمش چیست این دعا گفت شخصے را روزے
دیدم وحسن وجمال اورا استحسان کردم دستے از غیب بر چشم من زد چشم من بریخت
وکور شدم آواز شنودم یک طپانچہ بیک دیدن بود اگر زیادت کنی ما ہم زیادت کنیم
اینجا چند سخن پرسند اعوذبک منک درین محل گفتن چہ مناسب باشد
اعوذبک منک در دعاے ماثور درین مقام مذکور است تعوذ از فعل بفعل کرد
گفت اعوذ بعفوک من عقابک وازین ترقی کرد تعوذ از صفت بصفت
کرد گفت اعوذ برضاک من سخطک وازین ترقی کرد تعوذ از ذات
بذات کرد گفت اعوذبک منک این تعوذ دران فعل گفتن چہ نسبت
دارد تحمل قایل ازان مردم است کہ ترقی او از فعل واز صفت شدہ بذات
رسیدہ ہر آئینہ اعوذبک منک گوید این سخن گفتیم اما تمام حکایت نازیبا
سخن آنست زیرا چہ لطمہ بلحظ برین سخن نسبتے ندارد وکذلک لوزدت
زدناک اما تحقیق سخن این باشد کہ تعوذ از فعلے بفعلے واز صفتے بصفتے

بحقیقت تعوذ ہم از وست عفو وعقاب سخت و رضا ہم از ذات اوست چو ہم از وست ہماں گفت کہ اصل و منبع است چنانکہ بادشاہے راگوئی از تو باید ترسید و ترس از عظمت و ہیبت او اخص خواص را باشد اما عوام را از صفت و فعل ایشان گویند از سلطان بترسید قوله وسمعت محمد بن الحسين رحمه الله يقول سمعت احمد بن علی يقول سمعت النهرجوری رحمه الله يقول افضل الاحوال ما قارن العلم بہترین احوال صوفیہ اینست کہ با علم ظاہر قرین باشد و دیگر افضل احوال صوفیہ آں باشد کہ آں را در بیان علم توان آورد و دیگر افضل و اعز احوال آنست کہ مقارن علم باللہ باشد مثلاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ است رأیت ربی لیلۃ المعراج فی احسن صورۃ روندہ را این حال و این روزگار پیش آید مقارن علم باللہ باشد او یعلم باللہ دانستہ است کہ حقیقت معنی رأیت ربی چہ معنی است وازیں چہ مفہوم است ایں علم و ایں مفہوم از خدائے تعالیٰ گرفتہ باشد۔

ابوالحسن علی بن احمد المزین

قوله ومنهم ابو الحسن علی بن احمد المزين رحمه الله من اهل بغداد من اصحاب سهل بن عبد الله وللجنيد والطبقة رحمهم الله مات بمكة مجاوراً سنة ثمان وعشرين وثلثمائة وكان ورعاً كبيرا و بعضے از استاذان ماہر و مصلحات ملت احمدی ابوالحسن علی مزین رحمہ اللہ از یاران سہل بن عبد اللہ تستری و جنید و طبقہ مشائخ دیگر بود رحمہ اللہ و تاریخ سیصد و بست و ہشت سال از ہجرت و صلعم ایں جہان وارستہ با اصحاب احوال و مقامات بجوار رسیدہ دریں حال کہ مجاور مکہ بود و متورعے بزرگے بود یعنی ہر چہ از احوال مقامات او را روئے نمودے انچہ مشتبہ و نسبت با اشتباہ داشت ازاں ورع کردے آنرا وزنے نہادے قوله سمعت الشيخ ابا عبد الرحمن

السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا بکر الرازی رحمہ اللہ یقول سمعت المزین یقول الذنب بعد الذنب عقوبۃ الذنب الاول والحسنۃ بعد الحسنۃ ثواب الحسنۃ الاولی اگر یکے راز سے لتے زاید عقوبت زلت اولی باشد گفتہ اند الذنب یجر الی الذنب والطاعۃ تجر الی الطاعۃ گنہ کرد عقوبت آں گنہ چہ باشد کہ دلش سیہ شد تا آنکہ بار دگر مباشر آں شدہ وحسنہ کہ بعد حسنہ باشد حسنہ ثانیہ ثواب حسنہ اولی باشد ثواب حسنہ صفا و نور آید کہ اول کرو صفاسے ونورسے داشت موجب آں حسنہ در وجود آمد این حسنہ بعد آں در وجود آید ثواب حسنہ اولی باشد حسنات حسنات وہبات با نفسہا بہشت و دوزخ باشند ہر کہ بحسنہ امروز موافق است او بہشتے نقدسے دارد واگر کسے والعیاذ باللہ بچیزے دیگر مبتلا است او دوزخے نقدے دارد این نقد موصل بدان وعدہ ہست قولہ وسئل المزین رحمہ اللہ عن التوحید فقال ان تعلم ان اوصافہ باینۃ لاوصاف خلقہ باینہم بصفاتہ قدما کما باینوہ بصفاتہم حدثا مزین را رحمہ اللہ از توحید پرسیدند گفت قدم را بقدم سپار وحادث را بحدوث حدوث مبائن قدم است واین حدوث ہم ازان قدم حاصل کلام است کہ گفتم اما ترجمہ اینست توحید اینست کہ تو بدانی اوصاف او از اوصاف خلق جدا است یا نسبتے ندارد سمعے داری وبصرے داری وفعلے داری او سمع دارد نہ چنین سمعے کہ تو بگوش می شنوی او بصرے دارد نہ چنیں بصرے کہ تو داری بغولہ وحدقہ می بینی وفعلے داری کہ فعل تو بدان مفعول مباشر وفعل او ازان منزہ قولہ وقال من استغنی باللہ تعالی احوج اللہ الخلق الیہ مزین رحمہ اللہ گفتہ است ہر کہ بخدا غنی شد خلق را محتاج بسوے او کرد یعنی استغنی باللہ عبارت از یکے شدن بندہ با خدا است چوا و با خدا

یکے شد خلق محتاج خدا اند ہر آئینہ محتاج او باشند۔

ابو علی بن کاتب

قوله ومنهم ابوعلی بن کاتب رحمه الله واسمه الحسين بن احمد صحب اباعلی الروذباری وابابکر المصری وغيرهما رحمهم الله كان كبيرا فی حاله مات سنة نيف واربعين وثلثمائة

یکے از ان با زندگان جان وجہان بموجب دریافت رضائے رحمن ابو علی کاتب است رحمہ اللہ ونام او حسین بود با رود باری و با ابو بکر مصری رحمۃ اللہ علیہم و با دیگران جز این دو صحبت داشت در حال خویش بزرگ روزگارے داشت و در تاریخ سیصد وچہل وچند اشتیاق حضرت غلبہ کرد قلب وقالب روح را بتمام خویش بدو سپرد **قوله** قال ابن الكاتب اذا سكن خوف القلب لم ينطق اللسان الا بما يعنيه چوں خوف در دل قرار گیرد زبان گویا نباشد مگر چیزے را کہ معنی ومراد مردم باشد کلامے از جنس حکمت باشد وآنچہ مراد ومقصود قوم است **قوله** وقال ابن الكاتب رحمه الله المعتزلة نزهوا الله من حيث العقل فاخطؤا والصوفية نزهوه من حيث العلم فاصابوا حسین کاتب رحمہ اللہ می گوید معتزلہ تنزیہ خدا بفہم عقل کردند وصوفیہ تنزیہ او بحسب علم کردند صوفیہ را علمے من اللہ بود آنرا کہ علم من لدنی گویند وعلمی کہ از مصطفیٰ وصحابہ وسلف صالح رضوان اللہ علیہم بدیشان رسیدہ بود بدان تنزیہ کردند ہر آئینہ معتزلہ در تنزیہ باری خطا کردند قوم صوفیہ وعلمائے دین را حجرہ وشبہہ نامیدند وصوفیہ چو علم از خدا گرفتند واز مصطفیٰ وصحابہ رضی اللہ عنہم بصواب رسیدند وسخنے درستے آنچہ بودے بایستے آں گفتند بفعل مخلوقے از مخلوقات باری است او را بخالق رہ بردن چنانچہ باید درست نیاید صوفیاں علمائے دیندار اگر تحقیق واگر تقلید ہماں گفتند کہ مصطفیٰ وصحابہ رضوان اللہ

علیہم گفتند و اگر بتقلید و اگر بعیان ہمانچہ بایستے ہمانرا اثبات کردند۔

مظفر قرمیسینی

قولہ ومنہم مظفر القرمیسینی رحمہ اللہ من مشایخ الجبل صحب عبد اللہ الخراز وغیرہ رحمہ اللہ و یکے از ان متخلقان باخلاق اللہ و متصفان بصفت رب تعالیٰ مظفر قرمیسینی است رحمہ اللہ از صوفیان جبل است جبل کوہے است کہ انجا مسکن صوفیان بود چنانچہ گیلان وغیران صحاب عبد اللہ خراز و جزان از صوفیان دیگر بود قولہ وقال مظفر القرمیسینی رحمہ اللہ الصوم علی ثلثۃ اوجہ صوم الروح بقصر الامل وصوم العقل بخلاف الھوی وصوم النفس بالامساک عن الطعام والشراب والمحارم قرمیسینی رحمہ اللہ فرمود صوم بر سہ نوع است یکے صوم روح است کہ امید بود و ماندن بود درین جہان از و منقطع شود این را بدین معنی صوم نامید کہ از حیوات خود رابتیقن خود امساک کرد گوئی روح خود را از حیات باز داشت دیگر صوم عقل است کہ خود را از ہوائے نفس باز دارد عقل این تقاضا نکند کہ بچیزے مباشر شود کہ فانی بود وہر چیزے کہ از معانی معالی باز دارد بدان مشغول شود وصوم نفس عبارت از امساک باشد از طعام و شراب وہر محرمے کہ غذائے او باشد قولہ وقال احسن الارفاق ارفاق النسوان علی ای وجہ کان وبہترین رفقہا کہ مردان کنند و نرمئ و لطفے کہ از ایشان باشد از ارفاق نسوان بود بچند وجہ یکے آنکہ ایشان بطبیعت قومی مخلوق باحتیاج اند و دیگر ضعف در طبیعت ایشان مجبول است و دیگر نظر ایشان جز برہر دم نیست کہ از و چیزے رفقے برسد و طائفہ حرام خوارانند ہرچہ کنی کنی اصطحاب شکرانہ آن بجانیارند بلکہ متصف بصفت کفران گردند و دیگر التزام و اصطحاب با تو دارند وہر کہ با تو اصطحاب و التزام دارد مزورہ است کہ با وے رفقے کنند و دیگر در بسیار امور اعانت مردان کنند

دراں محلے کسے کہ مدخل نباشد اگرچہ پدر و مادر و پسر و دیگر توسیع بر عیال مستحب است و دیگر مرتضی رضی اللہ عنہ فرمودہ است یکدرمے کہ در حق یار خود خرچ کنی بہ ازاں کہ دہ درم در راہ خدا خرچ کنی و یار ہمو است کہ ملازم و مصاحب باشد این ارفاق نسوان اضافت مصدر بود بسوئے مفعول و اگر کسے برعکس گوید آں مقال مخالف قول صوفیان باشد ایشان گفتند صوفی در رفق نسوان نباشد قولہ وقال الجوع اذا ساعدتہ القناعۃ یکون مزرعۃ الفکرۃ وینبوع الحکمۃ وحیوۃ الفطنۃ ومصباح القلب وگفت چوں با گرسنگی قناعت یار باشد آن گرسنگی محل زراعت فکر باشد یعنی فکر آنجا زراعت شود و میوہ وغلہ ازو بروید معانی و موارد و مصادر برآید وچشمہ حکمت باشد یعنی حکمت ازوے برون آید چنانچہ آب از چشمہ چیست قول صواب با علم و عمل و حکمت دانستن ارتباط ملک و ملکوت وجبروت با علم لاہوت قولہ وحیوۃ مرد داناکیش بدان باشد و بران روح قوت گیرد و دل صاف پذیرد و عقل صاف و تیز بین شود و دور اندیش گردد قولہ ومصباح القلب وچراغ دل بود سرچہ دل بشکم خالی و عقل صافی و نفس پاک بیند درست بیند خطا بر و نیفتد قولہ وقال افضل اعمال العبید حفظ اوقاتھم وھو ان لا تقصر وانی امر ولا تجاوز عن حد و بہترین کارہائے بندگان خدا حفظ اوقات ایشان است یعنی ایشان وقت راہ نگاہ دارند کارے بحسب وقت کنند یکے حفظ وقت این باشد وردے و نمازے کہ بروقتے معین دارند ہمت بران دارد کہ وقت ہم بران کار بگذرد و دیگر نگاہ داشت وقت کند وقت چہ تقاضا کرد ہمبراں رود اگر وقت قہر است اتنلاع و انزجار و انحصار و اگر بسط است طلب و دعا بشرط ادب و اگر وقت وجدان است برحسب آن پوید اگر وقت استتار

است بموجب آن بودنی ہم برین قیاس است انواع چہ گویم ہر چہ وقت تقاضا
کند ہمان کند چنانچہ گفتہ اند الصوفی ابن الوقت و قتے دو بیتے گفتہ بودم
بیت

بے درد مباد ہیچ فردے نامرد مباد ہیچ مردے
بے ورد مباد ہیچ وقتے بے وقت مباد ہیچ وردے

این دو بیت جامع ہر دو کلام ست قوله وقال من لم یاخذ الادب
عن حکیم لم یتادب به مرید ہرکہ ادب از حکیمے نیاموخت مسترشدے
از و ادب نگیرد۔

قوله ومنهم ابو بکر عبد الله بن طاهر الابهری
رحمه الله من اقران الشبلی رحمه الله من مشایخ الجبل عالم
ورع صحب یوسف بن الحسین وغیره مات بقرب الثلثین
وثلثمائة و بعضے ازان رسیدگان بمراد ات خود و واجدان مطالب دل ابوبکر
عبد الله ابہری است رحمه الله از یاران شبلی بود رحمه الله و از سکان جبل
عالم بعلم صوفیہ بود و متورع بود و معنی تورع بالا گفتہ ام بازچہ گرد آئم و با یوسف
حسین رحمه الله کہ از اجلہ مشائخ است صحبت داشتہ رہ طریقت از و آموخت
و با مشائخ دیگر غیر او تاریخ سیصد و بست چند سال اختیار مشاہدہ رب خلیل جبار
بتمام خود کرد خواست چنانچہ دل و روح بجمال او محفوظ نفس ہم ازان تصبر تمام
گیرد قوله سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی یقول سمعت
منصور بن عبد الله رحمه الله یقول سمعت ابا بکر طاهر
یقول من حکم الفقیر ان لا یکون له رغبة فان کان ولابد فلا تجاوز
رغبته کفایة بعضے از امور درویش طالب و عارف محقق است کہ اورا

رغبتے بر ہوائے دنیا شد و اگر فرض کنیم کہ او را رغبتے شود باید کہ از حد شرع متجاوز نبود
و این فرمودہ است رغبت او کفایت او را متجاوز نبود یعنی آنچہ لابدی اوست
بے آن او را بودن ممکن نیست ہم بدان کفایت کند مثلاً اگر رغبت بطعام کرد باید
کہ از قدر قوام بنیہ بیشتر نرود و اگر بزوجی واز دواجی محتاج گردد باید ہماں قدر کہ او را
آں میسر و ممکن است حرصے و طلبے دیگر نکند قولہ و بہذا لاسناد قال اذا
احببت اخاً فی اللہ فاقلل مخالطتہ فی الدنیا چوں یکے را برای خدا دوست
گیری پس اختلاط در دنیا با دے کم کن کثرت مخالطت خوف آن دارد کہ بین الشخصین
چیزے زاید کہ در حب تقصیرے رود و نقصانے شود مخالطت بقدر ضرورت
باشد در جزوی و کلی اگر انبساط شود ہم آن باشد از بسیار انبساط یکے از دیگرے
گرفتہ گردد بقاے محبت بشرطہا نشود

ابوالحسین بن بنان

قولہ ومنہم ابوالحسین ابن بنان رحمہ اللہ ینتمی الی ابی سعید
الخراز رحمہ اللہ من کبار مشائخ مصر و کسے کہ از خودی خود بیروں آمدہ
و ہواہائے خویش را وداع کردہ بحق اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایستادہ
ابوالخیر بنان است رحمہ اللہ نسبت بابی سعید خراز کردے رحمہ اللہ یعنی علم قوم
و سلوک طریقہ از و گرفتہ است و یکے از بزرگان مشائخ مصر بودہ است قولہ
وقال ابن بنان رحمہ اللہ کل صوفی کان ھم الرزق قائماً فی
قلبہ فلزوم العمل اقرب لہ ابن بنان رحمہ اللہ علیہ گفتہ است
در دل ہر صوفی کہ قصد رزق ثابت باشد یعنی البتہ ہم رزق در دل اومی باشد او را
متعلق بکسب شدن بہتر باشد قولہ وعلامۃ سکون القلب الی اللہ
ان یکون بما فی ید اللہ اوثق منہ بما فی یدیہ و علامت آنکہ کسے را
قرار دل بمضمون رزق شدہ است اینست آں چیز را کہ او مالک است

وپیش او حاضر است و آنچہ عہد اللہ است ثقہ بدانچہ عند اللہ است بیشتر باشد از آنکہ بدست اوست **قولہ وقال اجتنبوا دنائة الاخلاق کما تجتنبون الحرام** وگفت پرہیزید از خلق دنی چنانچہ می پرہیزید از شئ محرمے خلق دنی مقدمہ مباشرت حرام باشد از موجب وقایہ احتراز کنید تا ببلاے مباشرۃ ممنوعے و محرمے نیفتید

قولہ ومنهم ابو اسحق ابراهيم بن شيبان القرميسي رحمه الله شيخ وقد صحب ابا عبد الله المغربي والخواص وغيرهما رحمهم الله ویکے از ساکنان قبہ غیرت وہمنشینان حضرت عزت ابو اسحق ابراہیم قرمیسینی رحمہ اللہ در وقت خویش شیخ بود وصحبت باعبد اللہ مغربی وخواص داشت **قولہ سمعت محمد بن الحسين يقول سمعت ابا زيد المروزي الفقيه يقول سمعت ابراهيم بن شيبان رحمه الله يقول من اراد ان يتعطل ويتبطل فليلزم الرخص** قرمیسینی رحمہ اللہ گفتہ است ہر کہ میان صوفیان خواہد کہ عطلتے وبطلانے پیش سازد گو عمل بر رخصت کند وعمل بر رخصت کردن نزدیک ایشان از قدم ارادت بسر آمدن است چو از قدم ارادت پیش آید پس آید کارش پیشتر نشود **قولہ وبهذا الاسناد قال علم الفناء والبقاء يدور على اخلاص الوحدانية وصحة العبودية وما كان غير هذا فهو المغاليط والزندقة** علم فنا وبقا دائر بر اخلاص وحدانیت وصحت عبودیت است وہر چہ جز این باشد از مغالیط و زندقہ بود فنا و بقا بعد ثبوت اخلاص وحدانیت وصحت عبودیت نبود فنا و بقا نبود دوم دراین ہر سہ فانی شود نمیگویم اخلاص نماند بجاے او زیاآید نمیگویم وحدانیت برود وبجاے او مشرک شود نمیگویم کہ صحت عبودیت برود وتزلزل وخلل در عبادت شود بلکہ باین ہمہ فانی شود وباقی بخدا گردد بعد ثبوت بقا باللہ اخلاص وحدانیت

و صحبت عبودیت بواجبی بجا شود این فنا و بقا باشد و فنا و بقا و ایرا باشد
بدین ہر سہ و این ہر سہ از میان بصفت فنا و بقا باشد با این ہمہ اگر شیخ این معنی
کہ ما گفتیم میگوید خود کلام بصحت و سداد باشد آنکہ شیخ رحمہ اللہ مُعالبط و زندقہ
نام نہاد برآن صفت کہ کسے گوید کہ من مرد فانی ام چو فانی ام ہر چہ کنم کنم من نمی
کنم باقی بخدا ام او میکند بحسب آن ہر چہ ہوا و ہوس او باشد مباشر آں شود این
زندقہ باشد فانی کہ او با خود نماندہ است و او را از وے بردہ اند باز او را بدو
نمی دہند کار او ورائے این سخن است فنا و بقا حالتے ست کہ صفت
تجرد دارد و حالتے است کہ صفت ثبوت بقا دارد اینجا بیان روے اشکالے
دارد از خود رفتہ ہست بیت

زبادہ چوں کف ساقی تہی نمی گردد کجا دماغ لطیفم زمستی آید باز

قوله وقال ابراهيم رحمه الله السفلة من يعصى الله
عز وجل و ہمیں قول ابوحفص حداد است رحمہ اللہ سفلہ کسے را گویند کہ
کہ او خدا را عاصی شود سفلہ مرد فرو افتادہ را گویند آنکہ از طاعت خدا بمعصیت
افتاد نہ آنکہ از علو بسفل شد او را سفلہ خواندن لایق حالش باشد سفلہ او را
گویند کہ کار دنی کند و ازیں بدتر چہ دنائت باشد کہ عصیان خدا ورزد۔

ابوبکر الحسین بن علی بن یزدان یار

قوله ومنهم ابوبكر الحسين بن على بن يزد انيار رحمه الله
من ارمينية له طريقة يختص بها فى التصوف وكان عالما و
قال ينكر على بعض العراقيين فى اطلاقات والفاظ لهم و بعضے
از مہتمان در کار دین و مقتدایان و طالبان حقیقت ابوبکر حسین است رحمہ اللہ
رسمے خاصہ داشت در تصوف کہ مشایخ وقت او را کمتر بود و او عالم بود بعلم طریقت
و انکار کردے عراقیان را در اطلاقات الفاظ ایشان کہ از ایشان بیرون

افتادہ سخنے گویند درین کار و گمان است یا آن مفہوم شیخ نبود یا این گفتار الطلاقات
روا نداشتے **قولہ** قال ابن یزدان یار رحمہ اللہ ایاک ان تطمع
فی الانس باللہ وانت تحب الانس بالناس ابن یزدانیار رحمۃ اللہ
علیہ گفتہ است احتراز کن ازین طمع کہ ترا انسے باللہ شود و تو دوست
داری انس با مردمان اکنون ازین احتراز و ازین تحذیر این مراد است کہ ممکن
نبود میان این دو انس جمع کنی انس بالناس نگیرد مگر کسے کہ او را وحشت بخدا
باشد و انس بخدا نشود مگر کسے کہ او را وحشت از مردمان باشد انس باللہ چیست
بعضے گویند بطاعۃ اللہ تعالی و بعضے گویند بصفات اللہ و بعضے گویند بذات
اللہ تعالی انس بذات اللہ تعالی چہ معنی دارد کہ تو با او یکے گردی و تفرقہ بر تو محال
باشد انس باللہ تعالی بحقیقت منہی بود انس بطاعۃ اللہ تعالی تفرقہ و تفرقہ است
و انس بصفات اللہ تعالی عبارت از جمع است و انس بذات اللہ تعالی عبارت
از جمع الجمع است گر ہر یکے را گویم سخن زیادت شود ما را غرض ترجمہ است این
سخن زیادتی است کہ نویسانیدم **قولہ** وایاک ان تطمع فی حب اللہ
وانت تحب الفضول و بحذر باش ازین کہ طمع کنی در دوستی خدا و تو فضول
ہوا را دوست داری فضول بسیار است اگر آن می نویسیم سخن فضول می شود
اینجا سخنے ہست موانست باللہ حب فی اللہ نشود و نبود دور کلام ہمی ہذا تقدیم
و تاخرے باشد ہرگز باشد یکے فضول را دوست دارد او را انس باللہ شود
و ہرگز باشد کہ کسی را انس باللہ شد او را طمع فضول باشد در تقدیم افتاد
لو یعلم المشتغلون بذکری ما فاتہم عن انسی لیضحکوا قلیلا ولیبکوا
کثیرا ولو یعلم المشتغلون بانسی ما فاتہم عن قربی لبکوا دما
ولو یعلم المشتغلون بقربی ما فاتہم عنی لتقطعت اوداجہم

قوله وایاك ان تطمع فی المنزلة عند الله وانت تحب المنزلة عند الناس وحذر کن ازین طمع کہ ترا عزتے ومنزلتے عند اللہ شود وتو دوست میداری منزلت میان مردمان شیخ از اعلیٰ با دنی می آید ہر دو طریقہ بیانست از اعلیٰ با دنی آیند واز ادنی با علیٰ روند۔

ابوسعید ابن الاعرابی

قوله ومنهم ابو سعید بن الاعرابی رحمه الله واسمه احمد بن زیاد البصری جاور المسجد الحرام ومات بها سنة احدی واربعین وثلثمائة صحب الجنید وعمرو بن عثمان المکی والنوری وغیرهم رحمة الله علیهم بعضے از مشائخ ماضی کہ درحال واستقبال مردم در صیغۂ امر ونہی اتباع ایشان کردہ اند وایشان در کل امور وشیون خویش متابع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بودند ابوسعید احمد بصری است رحمہ اللہ مجاور مسجد حرام بود وہم در مسجد حرام بتاریخ سیصد و چہل ویک سال از عالم فانی وزائل بجہان باقی ارتحال کرد صحبت با جنید و با عمرو بن عثمان مکی و ابا ابوالحسن نوری وجز ایشان داشت رحمہ اللہ قوله قال ابن الاعرابی رحمه الله اخسر الخاسرین من ابدی للناس صالح اعماله وبارز بالقبیح من هو اقرب الیه من حبل الورید زیان زدہ تر از مردمانے کہ زیان خوردہ اند اوست کہ برائے مردمان اعمال نیک را پیدا کند ومبارزہ ومکابرہ کند بعمل قبیح با کسے کہ بہ رگ گردن او ازو نزدیک تر است عجب شوخے مکابرے است او کہ ایمان برین دارد کہ ہرچہ میکنیم خدا می بیند وہرچہ می گوئیم خدا می شنود وبا این ہمہ عملے کند کہ او بدان راضی نباشد فرمان او وہم بران تو وآن ظالم ہم بے شرم است ہم مکابر است از خلق پنہان دارد بدین کہ ایشان گویند این کارے میکند کہ خدا انفردہ است و

ہموکہ فرمودہ است بحضور او کنند۔

ابو عمرو محمد بن ابراہیم الزجاجی نیشاپوری

قولہ ومنہم ابو عمرو محمد بن ابراھیم الزجاجی النیشاپوری رحمہ اللہ جاور بمکۃ سنین کثیرۃ ومات بہا صحب الجنید وابا عثمان والنوری والخواص ورُوَیماً ومات سنۃ ثمان واربعین وثلثمائۃ و بعضے ازان اولیاء و اصفیا کہ متابع محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم بودند ابو عمرو محمد زجاجی است رحمہ اللہ سالہای بسیار مجاور مکہ بود وکار او ہمانجا تمام شدہ است جنید و ابو عثمان و نوری و ابراہیم خواص و رویم را مصاحب بود بتاریخ سیصد وچہل وہشت سال رسول خدا را اجابت نمودہ است قولہ سمعت الشیخ اباعبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت جدی اباعمرو بن نجید رحمہ اللہ یقول سئل ابو عمرو الزجاجی رحمہ اللہ مالک تتغیر عند التکبیرۃ الاولی فی الفرائض فقال انی افتتح بخلاف الصدق فمن یقول اللہ اکبر وفی قبلہ شیء اکبر منہ او قد کبر شیئا سواہ علی مرور الاوقات فقد کذب نفسہ علی لسانہ پرسیدند چہ موجب است کہ تغیرے در تکبیر اولی در تو ظاہر می شود گفت زیرا چہ افتتاح در فریضہ می کنم در ان خود را بصورت صدق نمی یابم قولہ فمن یقول اللہ اکبر خلاف صدق را بیان کرد ہر کہ اللہ اکبر میگوید و دیگرے در دلش آید از و اکبر است یعنی با این ہمہ کہ تو بلا فی و ترا معتقد باشد کہ جز او اکبرے نیست و بحضرت دیگرے باطاعتے و انقیادے پیدا شود کہ بحضرت آں اکبر نبود نہ آنکہ آں اکبر دانستی یا مثل او دیگران را اکبر کردی از انچہ در حضرت او میکردی ہماں کردی نہ آنکہ این عمل او آنچنان باشد کہ دل با زبان خلاف نمودہ است دروغ کردہ است قولہ علی مرور الاوقات ای فی وقت من الاوقات

اینجا این مشکل می شود کہ تعین فرایض چیست اگر نماز سنت اگر فریضہ است اگر سنت است اگر واجب است و اگر مستحب است ہم تعبد خدا است تعین فریضہ چہ باشد و اگر این گویند کہ فریضہ است از صلوات دیگر اداے او اہم تراست باید کہ بصفت اتم و اکمل ادا شود نیکو سخنے است اما این سخنے دیگر است آن سخنے کہ من گفتم آن باقی است **قوله وقال من تکلم عن حال لم یصل الیها کان کلامه فتنة لمن یسمعه ودعوی یتولد فی قلبه وحرم الله الوصول الی تلک الحال** ہر کہ این سخن از جاے گفت کہ ذایق آن نیست و بدان نرسیدہ است سخن او فتنہ باشد و زیان کار باشد مردے را کہ استماع آن کلام کردہ است و سخن او دعوی باشد کہ در دل او می زاید و خدا وند سبحانہ و تعالی آن متکلم را محروم گرداند از ان حالے کہ بتعبیر ذوق و وجدان آن گفتہ باشد ہر آئینہ ہمیں آید و وجدان مطلوب بے راہ دعوی کرد و از حاصل آن نشان داد پس او خود را بربست و بران راضی شد پس سزاے او ہمین باشد کہ از ان محروم ماند این جاے باشد تکلم او بصفتے باشد کہ گوئی از ذوق و وجدان خویش میگوید و اگر طریقہ حکایتے از بزرگے می کند و میگوید چنین حال واقع است از ین دایرہ بیرون باشد و دیگر اگر شارق ان حال است اگرچہ ذایق آن نشدہ است تکلم بدان روا باشد **قوله جاور بمکة سنین کثیرة لم یتطهر فی الحرم کان یخرج الی الحل یتطهر احترامًا للحرم** بسیار سال مجاور بود در حرم ہیچ وقتے تطہر نکرد یعنی آنجا حاجتے نشد کہ تطہر آنجا کند اگر حاجت شدے از انجا بیرون آمدے تطہر کردے باز آمدے حرمت حرم در دلش بیشتر از ان بود کہ در دل مردمان باشد بشری ضروری است اما او با خود این گرفتہ بود کہ دران موضع این بشری ظاہر نشود بلکہ وقتے دران نخفتہ است

قوله ومنهم ابو محمد جعفر بن محمد بن

ابو محمد جعفر بن محمد بن نصیر البغدادی

نصیر الخلدی البغدادی رحمہ اللہ بغدادی المنشاء والمولد صحب الجنید وانتمی الیہ وصحب النوری ورویما وسمنون والطبقة مات ببغداد سنة ثمان واربعین وثلثمائة و بعضے ازان مستقیمان درمقام عبودیت ومجاوران ملت احمدیہ ابو محمد جعفر خلدی است رحمہ اللہ ہم در بغداد زاد و ہمانجا برآمد مصاحب جنید بود و نسبت ہم با جنید داشت از مسترشدان وملتمذان او بود منتمی با جنید بود رحمہ اللہ وصحبت با نوری ورویم وسمنون وطبقہ مشائخ داشت و در بغداد از وجود وہمی وخیالی بتاریخ سیصد وچہل وہشت سال بوجود حقیقی پیوست قولہ قال جعفر لا یجد العبد لذة المعاملة مع لذة النفس لان اہل الحقایق قطعوا العلائق التی تقطعہم الحق قبل ان تقطعہم العلایق جعفر رحمہ اللہ گفتہ است بندہ لذت معاملت حق نیابد با شہوت نفس معاملہ حق از جملہ بیرون باشد پس بینہما تباین وتضاد باشد زیراچہ اہل حقایق علایقے کہ عوایق حقایق است آن را قطع کردہ اند بعد آن بحقایق رسیدہ اند قولہ سمعت محمد بن الحسن رحمہ اللہ یقول سمعت محمد بن عبد اللہ بن شاذان رحمہ اللہ یقول سمعت جعفر رحمہ اللہ یقول انما بین العبد وبین الوجدان یسکن التقوی قلبہ فاذا سکن التقوی قلبہ نزل علیہ برکات العلم وزال عنہ رغبة الدنیا تحقیق آنکہ میان بندہ و وجدان موصل است آن تقوی است از غیر خدا بپرہیزند نشان رہ خدا یابند چو در قلب بندۂ مومن تقوی قرار گرفت برکت علم فرو آید آنچہ او دانستہ بود اثر آن او را روے نماید و رغبت دنیا از دل او برود۔

قولہ ومنہم ابو العباس السیاری رحمہ اللہ واسمہ ابو العباس السیاری

ابوالقاسم ابن القاسم من مرو صحب الواسطی وانتمی الیه فی علوم هذه الطایفة وکان عالما مات سنة اثنتین واربعین وثلثمائة و بعضے ازاں کہ نفوس ارضی وقلوب سماوی واشباح فرشی وارواح عرشی داشتند ابوالعباس ابوالقاسم سیاری است رحمہ اللہ از شہر مرو بود و مسترشد واسطی رحمہ اللہ بود و نسبت ہم بدو کردے وعلم حقایق ازو گرفتے و عالم بود و بتاریخ سیصد و چہل و دو سال اختیارش افتاد کہ وجود ارضی را با سر سماوی اتحاد دہد او را بروح قدسی یکے گرداند **قوله** سئل ابوالعباس السیاری رحمه الله بماذا یروض المرید نفسه فقال بالصبر علی الاوامر واجتناب النواهی وصحبة الصالحین وخدمة الفقراء پرسیدند مرید نفس خود را ریاضت بچہ دہد گفت نفسے را البتہ بر مامورات ملازم دارد چنانچہ کسے بر کارے محبوس باشد و انچہ منہی است بدور شود و صحبت صالحان کند چو با صالحان کند چو با صالحان باشد نظر بر قول وفعل ایشان کند بران اتباع با سلوک و خدمت فقرا کند فقرا یا ہمین صوفیان باشند یا ہر کجا کہ فقیرے و درماندہ باشد خدمت او کند حاجت او برآرد حاصل کلام او اینست در احکام شرع ملازم باشد و با این ملازمت صحبت صوفیان و خدمت ایشان کند و بدانچہ ایشان فرمایند و بران دارند آن کند و بران باشد **قوله** و قال ما التذ عاقل بمشاهدة الحق قط لان مشاهدة الحق فناء لیس فیها لذة و سیاری رحمہ اللہ گفتہ است ہیچ وقتے طالب بمشاہدہ خلق لذت نگیرد زیرا چہ مضمحل است از انچہ زائل و فانی است اگر یکے بلذت مکدر دنیا مشغول شد و دران حالت در خاطر او آمد کہ این فانی است لذت او تمام نشود و ضائع گردد۔

قوله وقال ابوبکر الدقی رحمه الله المعدة موضع تجمع بالاطعمة فاذا طرحت فيها الحلال صدرت الاعضاء بالاعمال الصالحة واذا طرحت فيها شبهة اشتبه عليك الطريق الى الله عزوجل فاذا طرحت فيها التبعات كان بينك وبين الله عزوجل حجاب

ابوبکر محمد بن داود الدینوری المعروف بالدقی

معدہ محلے ست کہ طعام را جمع میکند چون در موضع حلال اندازی در اعضا صالحہ را تصویر کردہ باشی وآن طعامے کہ در وے شبہ است چون آنرا دران اندازی رہ خدا بر تو مشتبہ شود متردد مانی وچون آنچہ حرام است دران اندازی میان تو ومیان خدا حجاب گردد یعنی بکلی محروم گردی نیکو سخنے است کہ بزرگ فرمود اما ندکرانہ وعامیانہ است سخن مرشدانہ نیست طعام در معدہ ہضم شود اخلاطے کہ ازو متولد شود دمے وصفراے بلغمے وسوداے آنرا طبیعت قسمت کند ہر محلے کہ نسبت بدو دارد آنجا فرستد اخلاطے کہ از طعام حلال متولد شود صاف باشد بے کدورت بود فعلی ہذا باقی اگر ہمبرین قیاس چو برعکس گردد کارہم برعکس شود این نیز سخن حکما واطبا نیست این تقلید در تقلید است اصل در اشیاء اباحت است نہ حرمت واصل در اشیا طہارت ست نہ نجاست واین بحکم شرع یکے را طاہر کردیکے را مباح کردیکے رانجس حرام شارع تو اضع اثر خواص در ہر شئے نہادہ است باجماع حکما اینجا را ہست

کاتب نسخہ منقول عنہ قبل از عبارت " قوله وقال ابوبکر الدقی " این عبارت متن را در کتابت نیاوردہ است " ومنهم ابوبکر محمد بن داؤد الدينوری المعروف بالدقی اقام بالشام وعاش اكثر من مأة سنة مات بدمشق بعد الخمس وثلثمائة صحب ابن الجلاء والزقاق " وعبارت ترجمہ وشرح را ہم در کتابت نیاوردہ ۔ ع ح

مساغ نیست در حلال اثر صفا نهاد و در حرام اثر کدورت نسخ شرایع حکایت هم ازان کرده است دینے شرع نهاده بود و خاصیتے دران کرده وصفاے ونورے دران داشته اند نسخ کرد و ازاله آن خاصیت ازو کرد حکمے دگر خلاف آن فرمود آن خاصیت وروے نهاد جمع بین الاختین در نکاح در وقت یعقوب پیغمبر صلوات الله علیه حلال بود امروز حرام فاحش است۔

ابو عبداللہ بن محمد الرازی

قوله ومنهم ابو محمد عبد الله بن محمد الرازی رحمه الله مولده ومنشاه نیشابور صحب ابو عثمان الحیری والجنید ویوسف بن الحسین ورویما وسمنون وغیرهم رحمه الله مات سنة ثلث وخمسین وثلثمائة و بعضے ازان اخوان صفا وخلان وفا از متبعان مصطفیٰ صلی الله علیه وآله وسلم ابو محمد عبد الله رازی است رضی الله عنه جاے زاد او وجاے برآمد نیشاپور است وا بو عثمان حیری و با جنید و با یوسف حسین و رویم وسمنون وغیرهم مصاحب بود بتاریخ سیصد و پنجاه وسه سال از مبدا بواسطه رسیده نظاره معاد را اختیار کرد **قوله** سمعت محمد بن الحسن رحمه الله یقول سمعت عبد الله الرازی رحمه الله یقول وقد سئل ما بال الناس یعرفون عیوبهم ولا یرجعون الی الصواب فقال لانهم اشتغلوا بالمباهات بالعلم ولم یشتغلوا باستعماله واشتغلوا بالظواهر ولم یشتغلوا باداب البواطن فاعمی الله قلوبهم وقید جوارحهم عن العبادات عبد الله الرازی را رحمه الله پرسیدند چیست این مردمان را عیبهاے خویش می دانند و بازالت آن نمی کوشند گفت زیرا چه ایشان مشغول با فتخار بعلم اند چه در علم افتخارے و جاهے هست وحرف وجوه الناس الیه بشود و نفس را بدان میلے واستراحتے هست و علم شیٔ

شریفے و باستعمال علم مشغول نشد ند باقتضاے آن کارے نکردند کہ نفی آن رذائل بایدکرد و در رفع فضول و زوائد باید کوشید و بعد تخلیہ و تجلیہ لابدی باشد و آنکسانے کہ بعلم مشغول شدند ہم بظاہر علم کارے کردند و از آداب باطن چیزے نیافتند چو اینچنین کردند دلہاے ایشان را کور کردند و جوارح از عبادات مقید و ممنوع گشتند۔

قوله ومنهم ابو عمرو اسمعيل بن نجيد رحمه الله صحب اباعثمان ولقى الجنيد رحمه الله وكان كبير الشان آخر من مات من اصحاب ابى عثمان توفى سنة ست وستين وثلثمائة

ابوعمرو اسمعیل بن نجید

و یکے از ان منتسبان باصحاب صفہ و منتسبان بایاران رسول ابوعمرو اسمعیل است رحمہ اللہ و با ابوعثمان کی صحبت داشت و باجنید رحمہ اللہ ہم ملاقات بود در کار تصوف بزرگ کسے بود و آخر کسے کہ از اصحاب عثمان رحمہ اللہ این جہان را پشت داده روے بدان عالم آورده است او بود حظوظ این جہانی را بتمام و کمال وداع کرده است و ہذا انکہ آخرت رو آورده است تاریخ سیصد و شصت و شش سال بود

قوله سمعت الشيخ اباعبد الرحمن السلمى رحمه الله يقول سمعت جدى اباعمرو بن نجيد رحمه الله يقول كل حال لا يكون عن نتيجة علم فان ضرره على صاحبه اكثر من نفعه ابوعمرو رحمہ اللہ گفتہ است ہر حالے کہ از نتیجہ علم نباشد یعنی آنچہ علم فرماید و مقتضی علم باشد و از و منشا شود آن نیست اگرچہ در نقد حاضر است شریفے و چنیئے صاحب او گمان برد کار بجاے است اما در مآل ضرر او از نفع او بیشتر باشد اگر تجلی بر وقف علم نشد کہ آنچہ علم توحید و تنزیہ اشارت کند از ان بیرون باشد خوف این فتنہ بود کہ مرد از قدم بلغزد **قوله** وقال سمعته يقول من ضيع فى وقت من اوقاته فريضة افترض الله

علیہ حرم لذۃ تلک الفریضۃ الا بعد حین ہر کہ چیزے را کہ خدای تعالی بر و فریضہ کردہ است او بے التفات شود کشف عورت کند پیش کسے کہ ستر از واجب است لذت آن فریضہ بر و حرام شود در اداے آن فریضہ او را برسکنے و وجدان شلیقے و عظیمے بود از ان حرمان شود عبارت ازان حرمان لذت ہمین است لیکن بعد گذشت وقت و زمانی نیست این چنین ہمان زمان نا مشروعے کرد ہمان زمان بعکس آن مبتلا شود و اگر چنین باشد ہمان زمان مبتلا عنب آن شود کسے نکند و ہم اتمام آن کار کند بعد آن مبتلا شود بعین حین باشد با آنکہ معنی قولہ الا بعد حین مگر بعد گذشت وقتے و زمانے او توبہ کند و ازان بازگردد و عذر آن خواہد شاید صفت بغیر برود باز حلاوت طاعت بیابد قولہ قال وسئل عن التصوف فقال الصبر تحت الامر والنھی سمعت محمد بن الحسین یقول سمعتہ یقول ذلک او را از تصوف پرسیدند گفت تصوف تحقق او بتحقق امر و نہی است شخصے مرد طالب امر و نہی را بجا آرد بشرط تقدم طلب و توجہ تام ورنہ مرد متعلم ہم درین داخل آید و سخن در تصوف است کہ تحقق تصوف لجہۃ شود قولہ سمعت السلمی یقول سمعت جدی یقول آفۃ العبد رضاہ من نفسہ بما ھو فیہ گفتہ است آفت بندہ طالب اینست کہ نفس او در انچہ ہست بران از نفس خویش راضی باشد یعنی آنچہ در نفس است در ازالت آن نکوشد و در تزکیہ مشغول نشود کدام آفت بالاتر است کہ نفس را بہواے او گذارند و در ازالت آن نکوشند در تجلیات ترقیات را نہایتے نیست تجلی باشد کہ نفس را بدان لذت است بحسب وقف او ست محروم ماند۔

قولہ ومنھم ابوالحسن علی بن احمد بن سھل البوشنجی رحمہ اللہ احد فتیان خراسان لقی اباعثمان وابن

ابوالحسن علی بن سھل البوشنجی

عطاء والحریری وابا عمرو الدمشقی مات سنة ثمان واربعین وثلثمائة وی یکے از جوانان وجوانمردان وسواران راه دین ابو الحسن علی است رحمہ اللہ ویکے ازان جوانان خراسان کہ در تصوف چالاک بودند و بذل روح ونفس کردند ابو الحسن انست و او ابو عثمان را دیده بود با او ملاقات کرده با بن عطا وباحریری و با ابو عمرو دمشقی نیز و بتاریخ سیصد وچہل وہشت سال مسترشدان وطالبان را دردمند گذاشتہ بدرمان جان خویش پیوستہ **قوله** سئل البوشنجی رحمہ اللہ عن المروة فقال ترك استعمال ما هو محرم علیك. وتعلم انك مع کرام الکاتبین شیخ بوشنجی را رحمہ اللہ علیہ از مروت پرسیدند گفت انچہ برتو حرام است ترک آن کنی یعنی خدا وند سبحانہ بر تو چیزے حرام کرده است وتو بنده ود محضر او ذمربی او ومنعم او چہ میگوئی اگر با این چنین کسے تو خلاف او کنی نہ آنکہ بے مروتی کنی مروت این تقاضا کند کہ یکے بر تو احسان کند تو خلاف او کنی حرمت خدا این تقاضا کرد کہ بحضور او حرام را ترک کنی وحرمت کاتبین ہم این تقاضا کند کہ بحضور ایشان ترک حرام کنی واستعمال المروة احترام الامر الحاضر وکرام الکاتبین نیز حاضر اند بیشان ہم باید **قوله** وقال له انسان ادع الله لی فقال اعاذك الله من فتنتك بوشنجی را مردے التماس کرد مرا دعاے نیک کن گفت خداے تعالی ترا از شر تو نگاه دارد این دعاے است کہ جامع ہمہ دعاہا ست ہیچ دعاے ازین بالاتر نیست بعضے مردم را پارسی تلقین کرده شده است الہی مرا بمن مسپار الہی مرا بمن نگمار الہی مرا بمن نگمار الہی مرا از بلاے من نگہدار **قوله** وقال البوشنجی رحمہ اللہ اول الایمان منوط باخره بوشنجی رحمہ اللہ گفتہ است اول ایمان منوط باخر است یعنی اول باخر پیوست چنانچہ شرط بود بلکہ کامل تر در روشن تر ایمان معتبر ہمان است ودیگر الایمان لایزید ولا ینقص است چہ باخر رسید ہمانست کہ اول بود

باصفت کمال بر تمام وہر وصفے کہ برو افتد کاملتر وروشن تر شود ولیکن ایمان بیان افرار وتصدیق بوصفے زاید اگر کسے بدیں اعتبار یزید وینقص گوید شاید چنانکہ شافعی وقوم متصوفہ رحمہ اللہ علیہم گفتہ اند چنانچہ جمیلے باشد مریض شود آن رنگ سرخی رخسارہ آن تری آب وآن بر آمد کہ چشم از ورفتہ است اگر گوئی نقصان شد شاید واگر ہمان ست شاید۔

ابو عبداللہ محمد بن خفیف الشیرازی

قولہ ومنہم ابو عبد اللہ محمد بن خفیف الشیرازی رحمہ اللہ صحب رویما والحریری وابن عطاء وغیرہم مات سنۃ احدی وتسعین وثلاثمائۃ شیخ الشیوخ واوحد وقتہ و بعضے ازان جوانمردان چالاک وبندگان پاک بیباک عبداللہ خفیف است رحمہ اللہ مصاحب بسیار مشائخ بود یکے ازان ابو محمد رویم وحریری وابن عطا تاریخ سیصد و نود ویک سال اختیار اختفاعن اعین الناس کردہ بحجرۂ خلوت بخدائے خویش یگانہ گشت شیخ شیوخ بود آن مرد بود کہ مشائخ را ارشاد کند صاحب قول بود و سرور طائفہ ویگانۂ روزگار خویش بود قولہ قال ابن الخفیف رحمہ اللہ الارادۃ استدامۃ الکد وترک الراحۃ ابن خفیف رحمہ اللہ گفت ہر کہ مرید وطالب خدا شد کارش جز این نباشد کہ ہمہ کد وشقت را اختیار کرد وہمہ راحتہا را بکلی وداع کند قولہ وقال لیس شیء اضر بالمرید من مسامحۃ النفس فی رکوب الرخص وقبول التاویلات گفت ہیچ شے زیانکار تر مرید را ازین نیست کہ مسامحت بانفس برکوب رخص کند یعنی اختیار رخص کند وبانفس مسامحت کند وقبول تاویل کند یعنی کہ مردمان کنند آنچہ فقیہان کردہ اند در استبرا وزکواۃ وغیر آن ودیگر تاویلات میان صوفیہ است مباشر آن ہم نشود قولہ وسئل عن القرب فقال قربک منہ بملازمۃ الموافقات وقربہ منک ودوام

التوفیق عبد اللہ خفیف را رحمہ اللہ از قرب پرسیدند کہ چہ معنی دارد قرب گفت قرب تو عبارت ازان باشد کہ ملازمت دران کنی کہ درو رضاے اوست و قرب او بتو عبارت ازین ست کہ ترا موفق بعبادات و طاعات کند ملازمت موافقات چہ معنی دارد احتمال میکند یکے ہمین کہ مرد متعلم متفقہ گوید کہ عبادت او کنی و امر و نہی او بجا آری این قرب تو باشد دیگر یکے با یکے موافقت کند چہ باشد یعنی بہتر منقلبی او ترا گرداند تو بدان بگردی و دیگر سبب میگوید سبب مراد میدارد ہر کہ با یکے بجان و تن نزدیک باشد او را موافقت او ضروریست این مراد میدارد کہ او بجان و تن با خود بشہود وجود او نزدیک است و ملازمت موافقت میگوید اینجا سخنے است وریغ ندارم نزدیک من قرب عبارت ازین ست انہ سبحانہ مع کل شیء لا بمقارنۃ وغیر کل شیء لا بمزائلۃ فافہموا غنتم **قولہ** سمعت اباعبد اللہ الصوفی رحمہ اللہ یقول سمعت اباعبد اللہ بن خفیف رحمہ اللہ یقول ربما کنت اقرء فی ابتداء امری فی رکعۃ واحدۃ عشرۃ آلاف مرۃ قل ہو اللہ احد وربما کنت اقرا فی رکعۃ واحدۃ القرآن کلہ وربما کنت اصلی من الغداۃ الی العصر الف رکعۃ واز عمل خویش براے ارشاد مریدان گفتہ است و در اول کار در یک رکعت دہ ہزار بار اخلاص میخواندم و بسا بودے در یک رکعت تمام قران خواندمے و بسا بودے از بامداد تا عصر ہزار رکعت میگذاردم این ہمہ در ابتداے کار بود و بعد آنکہ استقامت یافت تا چہ بود **قولہ** سمعت اباعبد اللہ بن باکویہ الشیرازی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا احمد الصغیر رحمہ اللہ یقول دخل یوما من الایام فقیر فقال للشیخ ابو عبد اللہ بن خفیف رحمہ اللہ بی وسوسۃ فقال الشیخ عہدی بالصوفیۃ یسخرون من الشیطان والان الشیطان

یسخر منھم شخصے بر عبداللہ خفیف رحمہ اللہ گفت کہ مرا وسوسہ ہست گفت
پیش ازان چنین بود کہ شیطان مسخرہ صوفیان بود اکنون صوفیان مسخرہ شیطان گشتند حاصل
سخن او اینست کہ او ہمارہ در تصرف شیطان است شیطان برو تسلط یافتہ است
چو او تسلط یابد ہر آئینہ در نفس وسوسہ بسیار شود تدبیر در دفع او نمود مگر لا قاتلش داست
یا آنکہ اشارت برین کرد کہ تو خود را بکار رسے دادہ آن کارہا میکنی کہ دران مراد شیطان
باشد آن کارہا بگذار تا دست بجا آید قولہ وسمعتہ یقول سمعت ابا العباس
الکرخی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا عبد اللہ بن خفیف رحمہ اللہ
یقول ضعفت عن القیام فی النوافل فقد جعلت بدل کل رکعت
من اورادی رکعتین قاعدا للخبر صلوۃ القاعد علی النصف من صلوۃ
القائم عبداللہ گفتہ است من ضعیف شدم کہ نماز نافلہ را ایستادہ نمی توانم گذارد
بدل ہر رکعتے کہ ایستادہ می گذارم دو رکعت نشستہ می گذارم کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمودہ است صلوۃ قاعد نصف صلوۃ قائم تا جبر نقصان شود

الحسین بندار بن الحسین الشیرازی

قولہ ومنھم ابو الحسین بندار بن الحسین الشیرازی
رحمہ اللہ کان عالما بالاصول کبیرا فی الحال صحب الشبلی رحمہ اللہ
مات بارجان سنۃ ثلاث وخمسین وثلثمائۃ وبعضے ازان شہسواران
میدان عبودیت و سرگردان ہمچو گوے درمحال ربوبیت ابو الحسن بندار شیرازی
است رحمہ اللہ عالم باصول قوم بود و حالے بزرگ داشت علم اصول کرامیگویند
آن علمے کہ بمسلک و مقصد نسبت برد و باستعمال آن علم بمقصود رسند بدانچہ التماس
دل دست دہد این اصول است و علم الیشان را علم اصول گویند مصاحب شبلی
رحمہ اللہ بتاریخ سیصد و پنجاہ و سہ سال خواست بسر سبوح و قدوس متصل گردد
ازقاب قوسین او ادنی نصیبہ یابد و موضع موت او را ارجان بود قولہ قال بندار

بن الحسین رحمہ اللہ لا تخاصم لنفسك فانها ليست لك
دعها لمالكها يفعل بها ما يريد بندار رحمہ اللہ گفتہ است برائے نفس
برائے لذت برائے ابتسار خط او را جاہی و مالی و جنسی و درہمی مخاصمہ مکن زیرا کہ
نفس ملک تو نیست کس تو نیست ترک آر او را و او را بمالک او بسپار ہر چہ خوش
آید بکند قوله وقال بندار رحمہ اللہ صحبت اهل البدع تورث
الاعراض عن الحق با اہل بدعت صحبت کردن البتہ نتیجہ این بار آرد از حق اعراض
کنند اہل بدعت قومے باشند کہ برائے خویش و ہوائے نفس خویش کارے
کنند قوله وقال بندار رحمہ اللہ اترك ما تهوى لما تامل ہر کہ برائے خود
و ہوائے نفس خویش کارے کنی ہر چیزے کہ امید داری یعنی اگر خواہی کہ خدا نصیبہ
شود و وجدان مقصود باشد ہوائے نفس را ترک کن۔

قوله ومنهم ابو بكر الطمستانی رحمہ اللہ صحب ابراهيم ابوبکر الطمستانی
الدباغ رحمہ اللہ وغيره وكان اوحد وقته علما وحالا مات
بنيشابور بعد سنة اربعين وثلاث مائة و بعضے از ان دادوہندگان
ملت احمدی و سربازندگان در پس سنت نبی ابوبکر طمستانی است رحمہ اللہ مصاحب
ابراہیم دباغ رحمہ اللہ بود و جز او مشائخ دیگر او علم صوفیان و حلل ایشان یگانہ روزگار
خویش بود و از نتن این جہان رستہ بروح و ریحان آن عالم بطرب و نشاط پیوستہ
تاریخ سہ صد و چہل سال قوله قال ابو بكر الطمستانی رحمہ اللہ النعمة
العظمى الخروج من النفس والنفس اعظم حجاب بينك وبين الله
تعالى نعمتے عظیم تر است و ورائے ہمہ نعمت ہا است اینست کہ از وجود
وہم ہستی خود برون آئی و تو ئی تو نبود تو ہیچ حجابے میان تو و میان خدا ئے تو
ازین غلیظ تر و بدتر نیست قوله سمعت ابا عبد الله الشيرازی رحمہ اللہ

یقول سمعت منصور بن عبداللہ اصبہانی رحمہ اللہ یقول سمعت ابابکر الطمستانی رحمہ اللہ یقول اذا ھم القلب عوقب فی الوقت

وطمستانی رحمہ اللہ گفتہ است چو از دل اندوہگین شد بسبب من الاسباب کہ آن سبب نسبت بمقصود او ندارد عقوبتے در وقت او شد کہ صوفی را ہیچ عقابے بالاتر از پریشانی وتشتت دل نیست قولہ وقال الطریق واضح والکتاب والسنۃ قائم بین اظہرنا وفضل الصحابۃ معلوم لسبقھم الی الھجرۃ ولصحبتھم فمن صحب منا الکتاب والسنۃ وتغرب عن نفسہ والخلق وھاجر بقلبہ الی اللہ فھو الصادق المصیب و

طمستانی رحمہ اللہ گفت راست رہ پیدا است ورہ رفتن در کتاب وسنت چنانچہ مطلوب است مذکور ومسطور وآن پیش ما وفضل صحابہ معلوم از اولیاے دیگر زیراچہ ایشان در ہجرت از ہمہ سابق اند ہجرت یکے آنکہ از مکہ بمدینہ رفتند ودوم آنکہ از خود بدر شدند وبرہ خداوند تعالی رفتند وبنا برین کہ صحبت با مصطفی داشتند صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر کہ میان ما صحبت کتاب وسنت کرد یعنی آنچہ در کتاب وسنت است

پیروی

برہیزی او ودین را سلوک کرد واز نفس خویش جدا شود از خلق بدل خویش بخدا ہجرت کند ہمانچہ بالا گفتہ ام ہجرد است پس او صادق در رہ سلوک است واو بصواب رسیدہ است در فضل سالکان در سلوک این گفتار چہ معنی داشت این گفتار لایق ذکر ان است حاصل کلام می گویم آنچہ در کتاب وسنت است مرد طالب عامل بدان باشد ومعتقد صحابہ رضی اللہ عنہم ومطیع ایشان بود واز ہواے نفس خویش جدا شدہ ایچنیں کسے را صادق گویند ایچنین کسے را گویند چنانچہ باید ہمچنان در رہ می رود۔

ابوالعباس احمد بن محمد الدینوری

قولہ ومنھم ابو العباس احمد بن محمد الدینوری رحمہ اللہ

صحب یوسف بن الحسین وابن عطاء والحریری رحمه الله وکان عالما فاضلا ورد نیسابور واقام بها مدة وکان یعظ الناس ویتکلم علی لسان المعرفة ثم ذهب الی سمرقند ومات بها بعد الاربعین ثلاثمائة و بعضے ازاں موتمنان ومعتمدان که عمل بحق امانت کردند از مبدء کار تا منتهی کار استقامت یافته ابو العباس احمد دینوری است رحمه الله مصاحب یوسف حسین وابن عطا وحریری بود رحمهم الله وعالم بود بعلوم قوم فاضل بود در زمان خویش در نیشاپور آمد وچند گاہے آنجا ماند وکارش این بود مردمان را پند دادے وسخن در معرفت گفتے نمیدانم در معرفت بیسر نیست بعده در سمرقند رفت وہمانجا بتاریخ سیصد چهل سال از قشر بشریت منسلخ شد وبحق وحقیقت متصف گشت **قوله** قال ابو العباس الدینوری رحمه الله ادنی الذکر ان تنسی مادونه نهایة الذکر ان یغیب الذاکر فی الذکر عن الذکر کمترین مراتب ذکر حیثیت که دون مذکور ترا فراموش شود ونهایت ذکر ذاکر در ذکر از ذکر غائب شود یعنی چوں ذکر گفت ادون مذکور منسی گشت این مرد در عین ذکر از ذکر غائب شد بعین مذکور رسید این نهایت ذکر باشد محققانه می گویدا اگر اینجا این عنایت کند که ذاکر در ذکر از ذکر غائب شود دوم ذکر را بمعنی مذکور دارند در عین ذکر بمذکور رسید واز مذکور غائب شود او با مذکور خود کے گرد زندیقے می مرد کسے اورا گفت بگو لا اله الا الله ان زندیق گفت لا اله الا الله گفتن سهل است لا اله الا الله باید شد مرد کے زندیق است اما سخنے درستے گفته است **قوله** وقال ابو العباس رحمه الله لسان الظاهر لا یغیر حکم الباطن آنچه بظاهر میگوی آں حکم باطن تست آنچه در باطن تست آن بزبان می آید واگر نه سخن میان زبان ودل آید در زبان چیز دگر میگوی ودر دل چیز دیگر میگذرد معنی دیگر یعنی آنچه بزبان گوئی باید که حکم باطن تو

باشد دیگر لا اله الا الله که میگوی باید که آن بشرط خویش در دل تو باشد و بزبان تو
همان رود **قوله** وقال ابو العباس الدینوری رحمه الله نقضوا ارکان
التصوف وهدموا سبیلها وغیروا معانیها باسامی احدثوها
وسموا الطمع زیادة وسوء الادب اخلاصا والخروج عن الحق
شطحا والتلذذ بالمذموم طیبة واتباع الهوی ابتلاء والرجوع الی الدنیا
وصولا وسوء الخلق صولة والبخل جلادة والسوال عملا وبذاءة
اللسان ملامة وما كان هذا طريق القوم دینوری رحمه الله گفته
است ارکان تصوف را از انچه بود نقص کردند و ره طریقت را خراب کردند و
معانی سبیل سلوک را تغییر کردند بنامهاے دیگر که ایشان از خود پیدا کردند **قوله**
وسموا الطمع بیان آن تغییر و نقص را میگوید که طمع را زیادت نام نهادند یعنی قناعت
بود بهر چه بود بران طمع کردند وآن طمع را زیادت نام نهادند که زیادت فراغت باشد و زیادت
وسعت باشد چنین بکسے رسد و سوء آداب را اخلاص نام نهادند بر روے
یکے سخنے زشتے میگوید و آبروے یکے می ریزد و این را اخلاص نام نهادند
وخروج از حق شود بر آمده سخن گوید و این را شطح نامند یعنی چنانچه بایزید سبحانی
ما اعظم شانی گفته است وحسین انا الحق گفت و ایشان را شطح بود دیگرے شائی
هم گوید خروج از حق و شطح نامند و شیٔ مذمومے هست نفس بدان لذت
بگیرد و نام می نهد که طیبت نفس است نفس ملولست قدرے طیبت کنم
تا ملالت برود باز طیبت نفس بخد مشغول شوم و پس روی هوا کنند و گویند
ابتلا من الله است و بدنیا باز گردانند و اسباب دنیا گرد آرند و هوی رانند
و گویند این وصول است ما واصل شدیم هر چه کنیم ما را زیانے نیست خوش باشد
و بدنیا میلے و رغبتے کنند و این را وصول نامند و بدخلقی را جمله دینی گفتند

کہ برای خدای را سخن می گویم و بخیل را و منع عطا را دلاوری نام کردند یعنی نفس کریم و منع جائزہ غزا است اما ازان بخیل دلیر این بخل را دلیری نام کردند و خواست را کسب نام نہادند خواست کنند گویند کسبے است کہ می کنیم ہر چہ خوش آید بگوید بروے سیکے نداند کہ از دہن چہ بیرون می آید این را ملامت نام نہادند گویند برای خدا یرا ملامت میکشم و این رہ این قوم صوفیہ نیست

ابوعثمان سعید بن سلام المغربی

قوله ومنهم ابو عثمان سعيد بن سلام المغربي واحد عصره ولم يوصف مثله قبله صحب ابن الكاتب وحبيبا المغربي وابا عمرو الزجاجي ولقي النهرجوري وابن الصائغ وغيرهم رحمهم الله مات بنيسابور سنة ثلاث سبعين وثلاثمائة واوصى ان يصلي عليه الامام ابوبكر بن فورك رحمه الله و بعضے ازان نرد بازان بساط و پاکبازان اہل معرفت ابوعثمان سعید مغربی است رحمہ اللہ یگانۂ روزگار خویش بود چنانچہ او را صفت کردہ اند در علم حقایق و معارف در زمانۂ او دیگری را نکردہ اند مصاحب ابن کاتب و مغربی و ابو عمرو زجاجی و نہرجوری و ابن الصائغ و غیر ایشان مشائخ دیگر را بودہ رحمہم اللہ و در نیساپور بتاریخ سیصد و ہفتاد و سہ سال از عالم تقیید بعالم اطلاق شد و ہمہ عمر بروفاق سنت و سلف صالح رفت وصیت کردہ بود پس آنکہ از ترک انسانی افتراق کرد و بوصل حقیقت را منزل ساخت کہ ابن فورک رحمہ اللہ برجنازۂ او نماز گذارد **قوله** سمعت الاستاذ ابا بكر بن الفورك يقول كنت عند ابي عثمان المغربي رحمه الله حين قرب اجله وعلى ثم القوال الصغير يقول شيئا فلم تغير عليه الحال اشرنا على علي بالسكوت ففتح الشيخ ابو عثمان عينيه وقال لم لا يقول علي شيئا فقلت لبعض

الحاضرین سلوہ و قولوا علی ما یسمع المستمع فانہ احتشمہ فی تلک الحالۃ فسلوہ فقال انما یسمع من حیث یسمع وکان فی الریاضۃ کبیر الشان ابن فورک میگوید رحمہ اللہ نزدیک ابو عثمان رحمہ اللہ در وقتیکہ قریب بود کارش آخر رسید قوالے بود او را علی صغیر میگفتند پیش او سرودے میگفت بعد ازانکہ حال او متغیر شد یعنی در شرف موت افتاد بر علی قوال باشارت گفتم کہ خاموش شو او عثمان رحمہ اللہ چشم کشاد و گفت علی چرا چیزے نمیگوید چرا ماند پس فورک رحمہ اللہ مر حاضران را گفت بپرسید او را مستمع برکدام چیز سماع می شود یعنی چہ نقد وقت است کہ سماع می شنود من احتشام کردم چہ دراں حالت نتوانستم پرسیدن گفت ما می شنویم ازانچہ می شنوانند یعنی سخن محبوب از محبوب و از محبوب او می میگوید من می شنوم او نمیگوید خدا میگوید من از خدا می شنوم

قولہ وکان فی الریاضۃ یعنی در ریاضت مبالغتے داشت

قولہ وقال ابو عثمان رحمہ التقوی ھو الموقوف علی الحدود ولا تقصروا فیھا ولا تتعدّاھا گفت تقویٰ وقوف بر خداست یعنی ہمان مقدار کہ شارع حدے نہادہ پیشتر ازوی نروی و پیشتر ازوے نمانی و ہرچہ در تقوی مبالغہ کنند ہمان ست کہ ایشان بر حداست قولہ وقال من آثر صحبۃ الاغنیاء علی مجالسۃ الفقراء ابتلاہ اللہ تعالی بموت القلب ہر دلے کہ با صفا و نور شدہ است اگر صاحب او صحبت فقرا گذاشت و صحبت اغنیا اختیار کرد خدا اے تعالی او را ابتلا موت قلب کند عظیم بلائے است موت دل ازین آفتے و فتنہ بدتر نباشد دل ہرکہ مرد صاحبش مردار گشت و دل مردہ باز نزید فردا آمنا و صدقنا حشر اجساد است حشر قلوب نیست دل ہرکہ مرد باز نزید و دل ہرکہ زندہ شد ہرگز نمیرد چنانچہ گفتہ اند سرہا خفتہ دلہا بیدار

قولہ ومنھم ابو القاسم ابراھیم بن محمد النصر آبادی

ابو القاسم ابراہیم بن محمد النصر آبادی

رحمہ اللہ شیخ خراسان فی وقتہ صحب الشبلی واباعلی الرودباری و
المرتعش رحمہم اللہ جاور بمکۃ سنۃ ست وستین وثلاثمائۃ و
مات بہا سنۃ سبع وستین وثلثمائۃ وکان عالما بالحدیث کثیر الروایۃ
وے یکے ازان بزرگان کہ اختیار عادت جز بکل کرد وبا او باہمہ خودے یکے گشت ابو القاسم
ابراہیم نصرآبادی است رحمہ اللہ در وقت خود شیخ خراسان بود باشبلی وبارودباری
وبامرتعش رحمہم اللہ مصاحب بود وشصت وشش سال مجاور مکہ بود وہم در حرم
تاریخ سیصد وشصت وہفت سال ازالہ گداختہ بدریا پیوستہ است وعین دریا
گشت ومرد محدث بود از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بسیار حدیث را زروایت
کردے قولہ سمعت الشیخ اباعبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت
النصرابادی رحمہ اللہ یقول اذا بدألک شیء من بوادی الحق
فلا تلتفت معہا الی جنۃ ولا الی نار فاذا رجعت عن تلک الحال فعظم
ما عظمہ اللہ تعالی نصرآبادی رحمہ اللہ گفتہ است چو بوادی حق پیدا شود یعنی آنچہ از
خدا بہ بندہ می رسد از تجلیات وکشوفات با آن شہود سوے بہشت ودوزخ التفات
نیفدت بعد آنکہ ازان حال باز گردی پس آنچہ خداوند سبحانہ وتعالی
تعظیم کردہ است تو ہم بتعظیم آن باز آئی یعنی حالت بوادی حقیقت حالتے است
آن حالت این تقاضا کرد کہ ہیچ چیزے التفات نیفتد او غرق از حالت است او
جز آن چیزے دیگر نمی بیند وخواہد البتہ بمقتضاے آن باشد چو ازان باز گردد بر حسب
آن رفتن معاملہ عرفانیست آنچہ خدا تعظیم کردہ است آنرا معظم دارد چنانچہ دران وقت
ہیچ التفات نبود چون باز آید بدان بے التفاتی نماند آنرا اصلے نسازد بدان نوعے بنیاد
نہد اگر چنین اتفاق افتد کہ ازان بوادی مراجعت نیست آن زان مرد باخود نیست
زمرہ را صلاحیت تکلیف نماندہ است قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ

یقول قیل للنصرآبادی رحمہ اللہ ان بعض الناس یجالس النسوان ویقول انا معصوم فی رویتهن فقال مادامت الاشباح فان الامر والنهی باق والتحلیل والتحریم مخاطب به ولن یجتری علی الشبهات الا من هو تعرض المحرمات و از نصرآبادی رحمہ اللہ پرسیدند چہ گوئی در باب مردمانے کہ بازنان نشینند گویند کہ ما معصومیم در دیدن ایشان و درما وہم خیلے نماندہ است گفت تا آنکہ این اشباح با ہوش و عقل باقی است و قایم بصفت خویش است پس امر و نہی بر و باقی است و تکلیفات شرعی ثابت و مستقیم است و تحلیلے و تحریمے کہ از شرع آمدہ است او بدان مخاطب است آرے نگوئیم نفس او مزکی است چشم او صاف است امابا این ہم از روے شرع چہ گوئی براجنبیہ نظر رواست اما اگر او محو نیست نابود کردہ است از جملہ بشریت بہمہ وجہ نظر او با وے نماندہ است او نمی بیند و کسے پیش او نمی آید دیوارے است نزدیک او و سنگے است پیش او و حکایت بایزید و فاطمہ نیشاپوری معلوم است دیگر مشائخ رضوان اللہ علیہم اجمعین حکمے می فرمایند انچہ کلی است ان میگویند کہ علی العموم بران مباشر باشند الا اگر در چیزے کسے مخصوص است آن در گفتار نیست و ہیچ کسے بشبہات دلیری نکردہ یعنی موضع کہ وہمے و گمانے ہست مگر آنکہ او متعرض محرمات افتاد قوله وسمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول قال النصرآبادی رحمہ اللہ اصل التصوف بالخلق وملازمة الكتاب والسنة وترك الاهواء والبدعة وتعظيم حرمات المشائخ ورؤية اعذار الخلق والمداومة على الاوراد وترك ارتكاب الرخص والتاويلات نصرآبادی رحمہ اللہ گفتہ است اصل تصوف تخلقے است کہ بدان خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متصف است و بدانچہ کتاب و سنت است ملازمت بران باشد و ترک ہوا و بدعتہا کند ہوا انچہ نفس آرزو دارد و بدعت سلوک بصفتے کہ کتاب و سنت

بدان ناطق نیست دپیران کہ مرشد انند وہا دیانند تعظیم ایشان کنند و ہرچہ کسے کند نظر بر
عذر او کنند او را بدان معذور دارد و ورد سے کہ از ان طالبان و مریدان ماست وانچہ
از پیران تلقین یافتہ است بدان ملازمت و مداومت کند طالب متصوف مرید برین
وصف باشد کہ گفتیم سر انجام صوفی گردد و انچہ مردم رخصت کردہ اند در شرع وحیلہ
وتاویلے ساختہ اند از ان محترز و ممتنع باشد طعام ہر روز خوردن وسیر خوردن مردم مرخص
است شخص متوصل طالب چند روز نخوردو ان روز کہ خورد بتقلیل خورد طالب
متصوف ہرچہ بر نفس او اشق باشد اختیار او ہمانست

قولہ ومنهم ابوالحسن علی بن ابراهیم الحصری البصری رحمه الله سکن بغداد عجیب الحال واللسان شیخ وقته ینتمی الی الشبلی علیه الرحمة مات ببغداد سنة احدی وتسعین وثلثمائة و بعضے از ان جوانمردان و بازندگان این جہان سبعین وآن جہان حضرت رب جبار ابوالحسن علی حصری است رحمہ اللہ ساکن بغداد
بود حالے عجیبے داشت و بیان خوشے شیخ زمانہ خویش بود نسبت بہ شبلی کردے
رحمہ اللہ از مسترشدان او بود علم حال از و گرفتہ بود و ہم در بغداد بتاریخ سیصد و
نود و یک سال خواست از محبس بر ہد از اوصاف حیوانی خلاص یابد بسکون و قرار
در عالم معانی رسد قولہ قال الحصری رحمه الله الناس یقولون
الحصری لا یقول بالنوافل وعلی اوراد من حال شباب لو ترکت
رکعة لعوتبت حصری رحمہ اللہ گفتہ است مردمان چنین گویند حصری بعبادات
نوافل قایل نیست کسے را نمی دہد ہمین فرائض بجامی آرد و بذکر و مراقبہ مشغول می
باشد چنانچہ کبراو یان می کنند و من پیر گشتہ ام در حالت جوانی کہ ورد گرفتہ ام اگر
دوگانہ از ان ترک آرم از خدا بر من عتاب برسد و عتاب بچند معنی است یکے

ابوالحسن علی بن ابراہیم الحصری البصری

ہفتاد

صفائی و ذوقے کہ داشت بدان صفا و ذوق نماند و مقابلہ آن آفتے برسد یا آنکہ خدا بغیر واسطہ او را عتابے کند چہ باشد کہ کارے برائے ما میکردی گذاشتی اگر از من قوم است یا بزبان مریدے و مسترشدے عتابی کنند تا بدو رسد قولہ قال ومن ادعی فی شئ من الحقیقۃ کذبتہ شواھد کشف البراھین هر کہ دعوی کشف حقیقت کرد شیٔ مائی شواہد ظاہر و براہین معاملہ مصدق و گواہان صدق اند اگر برخلاف تقاضا کشف وباشد ایشان تکذیب حال او بوند گفتہ اند چون معاملہ نباشد سخن آشنا ملارد

ابو عبد اللہ احمد رودباری

قولہ ومنھم ابو عبد اللہ احمد بن عطاء الرودباری رحمہ اللہ ابن اخت ابی علی الرودباری رحمہ اللہ شیخ الشام فی وقتہ مات بصور سنۃ تسع وستین وثلاثمائۃ ویکے از ان غریقان بحار حقایق و وارستگان ذوایق و علایق ابو عبد اللہ احمد رودباری است رحمہ اللہ خواہر زادہ علی رودباری در زمانہ خویش بولایت شام شیخ وقت او بود تاریخ سیصد شصت نہ سال عوک دریائے قلزم فرصت آن یافت و سر از دریا بیرون کشد و از نشو و نماے خود حکایتے کند مقید بمطلق پیوند د معلق حکایت خویش بزبان خویش خود گفت قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت علی بن سعید المصیصی رحمہ اللہ یقول سمعت احمد بن عطاء الرودباری رحمہ اللہ یقول کنت راکبا جملا فغاصت رجلا الجمل فی الرمل فقلت جل اللہ فقال الجمل جل اللہ احمد رودباری رحمہ اللہ گفت بر شترے سوار بودم پایہا ء شتر در ریگ رفت خدا یرا بہ بزرگی یاد کردم جمل ہم گفت جل اللہ و خدا یرا بہ بزرگی یاد کرد قولہ وکان عبد اللہ الرودباری رحمہ اللہ اذا دعی اصحابہ الی دعوۃ فی درب السوقۃ ومن لیس من اہل التصوف لا یخبر الفقراء وکان یطعمہم شیئا فاذا فرغوا

السوقیۃ

اخبرھم ومضی بھم فکانوا قد اکلوا فی الوقت ولا یمکنھم ان یمدوا
ایدیھم الی طعام الدعوۃ الا بالتعزز وانما کان یفعل ذلک لئلا یسوء
ظنون الناس بھذہ الطائفۃ فیأثموا بسببھم و ابوعبداللہ رودباری رحمۃ اللہ
چون بطعامے دعوت شدے کسے طلبیدے وآن داعی ازین قوم بودے کسے
از اہل بازار بودے یا از طائفہ دیگر فقرا را ازین دعوت خبر کردے وطعام خود ایشان
را خورانیدے پس آنکہ ایشان طعام بقدر حاجت خود خوردہ می بودند ایشان را
خبر کردے کہ شما را فلان جا طلبیدہ اندروان شوند غرض این داشت چون ایشان
طعام وقت خویش فارغ گردند ایشان دست بدان طعام شہوت و شدت رغبت
نیندازند و اگر یک لقمہ برگیرند بتعذر گیرند تا مردمان را در حق ایشان گمان بد نرود دندانند کہ
مردمانے اند کہ طعام بسیار بشہوت میخورند و بسبب آن ایشان بزہ کار شوند اینجا چند
سخنے ہست چہ باشد سبکے طعام براے تو پخت و تو طعام او نخوری نہ آنکہ پختہ آن بیچارہ
ضائع شود و دیگر مطالب او اینست گرسنہ طعام بخورد و مزید ے او را شود ثواب
زیادہ شود و دیگر مردمانے طعام خوردہ و دست تخیر آن بر طعام دراز نمی کنند و
مردمان دانند کہ اینچنین اند کہ خورانند از بعضے صوفیان چنین شنیدہ ام و دیدہ ام اگر
جاے رفتند در خانہ طعام نمی خورند گفتند آن بیچارہ براے ما طعام پختہ است اگر
طعام او نخوریم او بے دل شود و اگر اینجا بحسب معتاد نخوریم کسے تا چہ گمان برد قولہ
وقیل کان ابوعبداللہ الرودباری یمشی علی اثر الفقراء یوما و لذا کانت
عادتہ ان یمشی علی اثرھم وکانوا یمضون الی دعوۃ فقال انسان
بقال ھؤلاء المستحلون وبسط لسانہ فیھم وقال فی اثناء کلامہ
ان واحدا منھم استقرض منی مائۃ درھم ولم یردھا ولست
ادری این اطلبہ فلما دخلوا دار الدعوۃ قال ابوعبداللہ الرودباری

رحمہ اللہ لصاحب الدار وکان من محبی ھذہ الطایفۃ ایتنی بمائۃ
درھم ان دمت سلوۃ قلبی فاتاہ بہ فی الوقت ثم قال لبعض اصحابہ
احمل ھذہ المایۃ الی البقال الفلانی وقل لہ ھذہ المائۃ التی استقرض
منک بعض اصحابنا وقد وقع لہ فی التاخیر عذر وقد بعثنا الان
فاقبل عذرہ فمضی الرجل وفعل فلما رجعوا من الدعوۃ اجتازوا بحانوت
البقال فاخذ البقال فی مدحھم یقول مثل ھولاء الاسادات الثقاۃ
الامناء الصلحاء ابوعبداللہ را رحمہ اللہ شخصے از محبان او با صحاب استدعا
کرد وعادت او درشیست این بود در پس اصحاب در پے ایشان رفتے یارانش
می رفتند و او عقب شدہ می آمد شخصے بقالے فریاد کرد گفت ایشان قومے
اندکہ محرمات را حلال می پندارند یارے ازین قوم کہ می رفتند صد درم قرض کردہ است
وآن بوعدہ نرسیدہ است بقال بحسب آنکہ خلاف وعدہ شدہ است ایشان
را مستحل میگفت ابوعبداللہ رحمہ اللہ ساکت گذشت در خانہ آن داعی کہ محب
قوم بود رسید در آمد درخانہ او بروے گفت صد درم برائے من بیار اگر سکون
دل می طلبی مرد درحال صد درم پیش شیخ شمرد شیخ بدست یارے داد گفت برو
آن بقال را بدہ بگو کہ این قرض فلانیست بستان چون شیخ ازانجا بازگشت گذر پیش دوکان
آن بقال کرد آن بقال آغاز کرد کہ این قوم امنا وصلحا و دیندار چنین وچنانند غرض
ازین حکایت این بود کہ بترک معاملہ مستحل خوانند وایشان معاملہ امنا وصلحا خوانند
فعلی ہذا رد وقبول خلق را اعتبارے نیست وآن حکایتے کہ من قبل نوشتم نگر ہمین مطلوب
داشت آنکہ این قومے اندکہ ایشان بطرفے می باید گذاشت البتہ نباید گذاشت
کہ ایشان بو ہمے بزہ کار شوند ایشان قومے لا یعبا بہ اند قولہ وما فی ھذا الباب
قال ابوعبداللہ الرودباری رحمہ اللہ اقبح من کل قبیح صوفی

شیخ بود ترین جمله بدان صوفی شیخ است این سخن در کتاب ذکر جنید رحمه الله نسبت کرده اند اکنون با این سخن همان سخن جنید رحمه الله میگفت یا اتفاقی همان سخن جنید رحمه الله این گفت

قوله هذا ذکر جماعة من شیوخ هذه الطائفة کان الغرض فی ذکرهم فی هذا الموضع التنبیة علی انهم مجتمعون علی تعظیم الشریعة متصفون بسلوك طرق الریاضة مقیمون علی متابعة السنة غیر مقلین بشیء من اداب الدیانة متفقون علی ان من خلا من المعاملات والمجاهدات ولم یبتن امره علی اساس الورع والتقوی کان مفتریا علی الله سبحانه فیما یدعیه مفتون هلك فی نفسه واهلك من اغتر به ممن رکن الی اباطیله ولو تقصینا ما ورد عنهم من الفاظهم وحکایاتهم ووصف سیرهم مما یدل علی احوالهم لطال به الکتاب وحصل منه الملال وفی هذا القدر الذی لوحنا به فی تحصیل المقصود غنیة وبالله التوفیق فاما المشائخ الذین ادرکناهم والذین عاصرناهم وان لم یتفق لنا لقیاهم مثل الاستاذ الشهید لسان وقته واوحد عصره ابی علی الحسن بن علی الدقاق والشیخ شیخ وحده فی وقته ابی عبد الرحمن السلمی و ابی الحسن علی بن جهضم مجاور الحرم والشیخ ابی العباس القصاب بطبرستان واحمد الاسود بالدینور وابی القاسم الصیرفی بنیشابور وابی سهل الخشاب الکبیر بها ومنصور بن خلف المغربی وابی سعید المالینی وابی طاهر الخجندی قدس الله ارواحهم وغیرهم فلو اشتغلنا بذکرهم وتفصیل احوالهم لخرجنا عن

المقصود فی الایجاز و غیر ملتبس من احوالھم حسن سیرھم فی معاملاتھم و سننھم و تجری من حکایاتھم طرف فی مواضع من ھذہ الرسالۃ انشاء اللہ تعالی شیخ قدس اللہ سرہ العزیز نخست فرمودہ بود تا دانرا در احوال این طائفہ حیرتی نہ و زبان دراز کردہ چیزی گوید برای آن چیزی ذکر کرد و سیرت و معاملت ایشان در بیان آورد تا معلوم گردد ایشان اینچنین طائفہ اند مردم از برکت اصطحاب ایشان و مواجید و مطالب ایشان باز نمانند نخست آن چندی را گفت و ہمہ را نگفت از جہت آنکہ طال الکتاب و یورث الملال و آنانی کہ در عصر شیخ بودند بعضی ایشان را دریافت و بعضی را شنید اگر ایشان را ہم گوید کتاب دراز گردد و اکنون خواست و شرطی احوالی و مقامی کہ ازان ایشان است بیان کنند شروع دران کرد و باللہ التوفیق۔

دستور در معاملاتھم

باب (۲)

تفسیر الفاظ یدور بین هذه الطائفة وبیان ما یشکل منها

اعلم ان من المعلوم ان کل طائفة من العلماء لهم الفاظ یستعملونها انفردوا بها عن من سواهم وتواطؤا علیها لاغراض لهم فیها من تقریب الفهم علی المخاطبین بها او تسهیل علی اهل تلك الصنعة فی الوقوف علی معانیهم باطلاقها وهذه الطائفة تستعملون الفاظا فیما بینهم قصدوا بها الکشف علی معانیهم بعضهم علی بعض والاجمال والستر علی ما باینهم فی طریقتهم لیکون معانی الفاظهم مستبهمة عن الاجانب غیرة منهم علی اسرارهم ان یشیع فی غیر اهلها اذ لیست حقائقهم مجموعة بنوع تکلف او مجلوبة بضرب تصرف بل هی معان اودع الله سبحانه قلوب قوم واستخلص لحقائقها اسرار قوم ونحن نرید بشرح هذه الالفاظ تسهیل الفهم علی من یرید الوقوف علی معانیهم من سالکی طریقهم ومتبعی سنتهم

شیخ قدس الله سره العزیز بحث الفاظ که میان این قوم دایر است که اطلاقات محاورات خویش میگویند شروع کرد و از گفتارها مقدم داشت زیرا که ایشان همچو مقدمه باشند این علم را چنانچه در هر وقتی مقدمه رفته است در الفاظ چنانچه در اصول فقه خاص گویند عام گویند و در میان محدثان صحیح و سقیم و ضعیف و غریب وکذلک الفاظ دیگر و میان

منطقیان موضوع ومجموع نقیض عکس نقیض ومیان نحویان مبتدا وخبر وغیران در ہر علمے الفاظ وضع کردہ اند کہ بذکر آن الفاظ معہود معلوم شود تسہیل سامع را ومر متکلم را سخنے گویند معلوم سامع شود اما این کہ غیرت متنبہہ گفتہ است این معلوم نمی شود درکار دین غیرت چہ باشد اما بحقیقت سخن اینست شئ از اسرار فہم کسے نیست وہر کہ بشنود جز سنگسار نکنند وطالب بشنود بیش ازانکہ برسد خراب شود طلب از سر او برود یا وہ گردد چنانکہ محی الدین ابن اعرابی کرد ہر کہ فصوص خواند طلب خدا کلی از دل او رخت بربست محاکات ومنازعات ومسامرات ومحادثات ہمہ رخت بربستند مرد عاطل وضائع وفارغ وچہ کارہ شد پس لابد کلماتے گفتند تا بیانے کہ کنند بدان اجابت رہ بیابد حاصل بیان خویش آنچہ شیخ گفت من بعبارت خویش گفتم تو مرد منعلمی این قدر دانستن چہ چیز است۔

وقت **قولہ فمن ذلک الوقت حقیقۃ الوقت عند اہل التحقیق حادث متوہم علق حصولہ علی حادث متحقق فالحادث المتحقق وقت للحادث المتوہم یقول آیا تیک راس الشہر فالاتیان متوہم وراس الشہر حادث متحقق فراس الشہر وقت الاتیان** ازان کلمات ایشان یکے لفظ لفظ وقت است ووقت عبارت ازان است کہ ازغیب طارئ برتو طاری شود آمدن او رفتن او بدست تو نباشد تا تقاضاے او ہیبت بسطے وقبضے انبساطے ونشاطے انحصارے انزعاجے وانزواے ازینجا گفتہ اند الوقت سیف قاطع ای ماضی بحکم سرعیا وجایۃ فجاءۃ آنچہ مفہوم ما بود گفتیم شرح سخن شیخ کنیم حقیقی وقت چیست یعنی معنی درستے ازان او حادثے ازغیب متوہمے یعنی چیزے غیر محسوسے معلوم دل نہ واثران چہ حدوث شے محققے شود وحصول آن حادث متحقق ہم در وقت حادث متوہم

یکے مرید یکے را گفت بر تو سرمہ بیایم پس ایشان حادثے متوہم است و این شہر حادثے متحقق و آن وقت ایشان است قوله سمعت الاستاذ ابا علی الدقاق رحمه الله يقول الوقت ما انت فيه ان كنت بالدنيا فوقتك الدنيا وان كنت بالعقبى فوقتك العقبى وان كنت بالسرور فوقتك السرور وان كنت بالحزن فوقتك الحزن يريد بهذا ان الوقت ما كان الغالب على الانسان وقت آنچہ تو بروی وقت تو ہمان است قوله ان كنت بالدنيا فوقتك الدنيا این بیانے کہ شیخ میفرماید وقت دنیا نیست برائے خدا از شوق و ذوق فرما از دنیا وحکایت دنیا از گوشہ خانہ غیبی کہ کنیزک ترا باشد گو ہمانجا بند بدارند قوله يريد بهذا الوقت گفتم آنچہ غالب برایشان باشد این نہ بلکہ ہمانچہ گفتیم انچہ از غیب بر تو طاری شود و بدست تو نباشد آمدن ورفتن او قوله وقد يعنون بالوقت ما هو فيه من الزمان فان قوما قالوا الوقت ما بين الزمانين يعني الماضي والمستقبل دمباشر باشد کہ وقت عبارت از چیزے بود کہ او در دور زمانست زیراچہ صوفیان گفته اند حادثہ کہ میان ماضی و مستقبل شود ان وقت است بہر عبارتے کہ وقت را بیان خواہد کرد انچہ ما گفتیم مرجع ہمہ برانست قوله آن بین قوله ويقولون الصوفي ابن وقته يريدون بذلك انه مشتغل بما هو اولى به في الحال قائم بما هو مطالب به في الحين آرے سخن اینست کہ شیخ میفرماید اما اولی چو نہ آید از شوق ہیجان خیز دمرد بوقت خویش باید متصرف وغالب بر وقت اوست اما اگر اولی واحسن اختیار کرد این فعل او آمدنہ حرفت وقت یعنی ترجمہ شیخ الصوفی ابن وقته صوفی بنتیجہ وقت خویش مراد قائلان انیست کہ صاحب وقت مشغولست بچیزے کہ در وقت او بہتر و اولی

است ہم توبہ بین این وقت گفتہ است بہ احسن اولی چونہ رود ہمانچہ وقت
اوست ہم بران رود وقایم بماند ہو بدانچہ او مطالب است بتقاضاہاے وقت این
ہم بدان قایم است **قوله** وقیل الفقیر لا یھمه ماضی وقته وآتیه
بل یھمه وقته الذی ھو فیه وہم چنین گفتہ اند آنچہ گذشت غم گذشتہ
نخورد وغم آیندہ نخورد بلکہ در ہر وقتے کہ اوست ہم او ہمان وقت است

رباعی

وی رفت گذشت باز ناید — فردا آیدو اگرنہ آید شاید
امروز بنقد وقت خوش باش — رفتہ رفت است ہرآنچہ آید آید

قوله وقیل اشتغال بفوات وقت ماض تضییع وقت ثان
وگفتہ اند اگر وقت گذشتہ را دل دہند دران وقتے کہ توی آن وقت را
ضایع کردہ باشی یعنی اگر گذشتہ بجائے غیر مراد گذشتہ است اگر در تشویر وفسوس
آن مشغول شوی دران وقتے کہ توی آں وقتے را ضایع کردہ باشی گذشتہ را ہم ضایع
کردی این ہم ضایع کردی کذلک اگر در مدح وثنا وقت گذشتہ باشی **قوله**
وقد یریدون بالوقت ما یصادفھم من تصریف الحق لھم
دون ما یختارون لانفسھم فیقولون فلان بحکم الوقت ای انه
مستسلم لما یبدوا من الغیب من غیر اختیار وھذا فیما لیس لله
علیھم امرا او اقتضاء بحق شرع اذا التضییع لما امرت به واحالة
الامر فیه علی التقدیر وترك المبالات بما یحصل منك من
التقصیر خروج عن الدین وبا باشد کہ ایشان ازین وقت آن مراد دارند
ہرچہ از حق برایشان آید بغیر اختیار ایشان ایشان بحکم آں باشند پس گویند
فلان بحکم وقت است یعنی انچہ از حق وارد است او ہم بدان مشغول است وانچہ

از غیب برو وارد شدہ است نفس او ہم بدان تسلیم کردہ است وہم بدان مسلم است و این در امورے است کہ مطالبہ شرعی بدو متوجہ نیست اگر از آنہا است آن وارد این تقاضا کرد کہ او را تجاوزے از حد شرع شود اینجا تسلیم و استسلام نیست واگر نہ خروج از دین شود و از معاملہ قوم بیرون آید اما این در دل می آید کہ وقت از امور قوم و این طائفہ اند مر در حقانی مستغرق اند آن ہم می باشند کہ خلاف شرع باشد (در موارد) واستعمال آن از شرع تجاوز شود آن کسے کہ در صرف تجلیات است و وقت خود بر وے بحکم تجلی او ست و متجلی مقہور و مقہور و مغلوب را حکمے نیست یقلبہ کیف یشاء خضر علیہ السلام بحکم تجلی کارے کردہ است وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي گفتہ وقت طاری است آید و برود **قولہ ومن کلامہم الوقت سیف قاطع** ای کما ان السیف قاطع فالوقت بما یمضیہ الحق ویجری علیہم غالب صوفیان گفتہ اند الوقت سیف قاطع یعنی وقت ہمچو تیغ برندہ است از حق آید و قطع کارے کند کہ بران آمدہ است و بر و غالب باشد و از و گذشت صورت ندارد و برین معنی کہ الوقت سیف قاطع وفی الوقت السیف القاطع اما الملک و اما الہلک از ان سو واردے آید این را از وے برد غرق بحرے کند کہ ساحلش نیست از ان بحر یا ملکے بر آید یا در ان غرق شود **قولہ وقیل السیف لین مسہ قاطع حدہ فمن لاینہ سلم ومن خاشنہ اصطلم کذا الوقت من استسلم لحکمہ نجا ومن عارض بترک الرضا انتکس وتردی** وگفتہ اند تیغ را دو صفت است یکے آنکہ بینی می نماید روشنی می نماید نقشہا می نماید و دوم صفت او تیزی دارد کہ آن تیزی برندہ است ہر کہ با او ملائمت سد او را بشرط حفظ نگاہ دارد و ہر کہ با او بدرشتی پیش آید ہلاک شود و ضائع گردد و حکم وقت ہم ہمین است ہر کہ با او ملایمت کند یعنی بہ حکم او رود بشرطہ و صفہ او را نجات شود او را از وقت انتفاعے شود و ہر کہ با او معارضہ کند بسہل و برابری کند

خواند بحکم او زود بشکند و ہلاک شود **قوله** وانشدوا ؎

وکالسیف ان لاینته لان مسه   وحداه ان خاشنته خشنان

انشاد شعرے کردہ است درین معنی حاصل او ہمان معنی کہ بالا رفت اگر با او نرمی کنی مساس او ترا نرم باشد یعنی زیان نکند بلکہ نفع باشد اگر با او مخاشنت یعنی درشتی کنی او خود خشنان است یعنی سخت است با وے درشتی کردن از درشتی مزاج نباشد **قوله** ومن ساعده الوقت فالوقت له وقت ومن ناكده الوقت فالوقت عليه مقت واگر وقت برین مساعد آمد بحالتے حسنے و بکارے مستحسنے پس آن وقتست و آنرا وقت نامند واگر بخلاف آید آن وقت نیست آن مقت است وقت ابلیس علیہ اللعنت است این تقاضا کرد کہ آدم را علیہ السلام سجدہ نکند وقت او مقت شد **قوله** وسمعت الاستاذ اباعلی الدقاق رحمه الله يقول الوقت مبرد يسحقك ولا يمحقك يعنی لو محاك وافناك لتخلصت حين فنيت لكنه يأخذ منك ولا يمحوك بالكلية وقت مبردے است محک بروے است بر تو افتد و ترا بساید و بکوبد بر حکم خود بردا ما ترا از خود بکلی نکند کہ اگر ترا سحق کرد صورت فنا گیرد ولیکن تر آن فنا نکرد کہ ترا بکلی بردہستی تو با تو گذارد و اگر ترا فنا کند و بکلی محو کند دگر چہ می بایدا مانی کند و ترا بتو باز میگذارد این سخن گفتہ ام لیکن از کردہ ترجمہ باز گردم **قوله** وكان ينشد ؎

كل يوم يمر يأخذ بعضي   يورث القلب حسرة ثم يمضي

وكان ينشد ايضا ؎

كاهل النار نضجت جلود   اعيدت للشقاء لهم جلود

وفی معناه

ليس من مات فاستراح بميت   انما الميت ميت الاحياء

ہر روزے بمن می گذارد و چیزے از من می ستاند و در دل حسرتے می گرد آرد کہ مرا
تمام از من چرا نبرد و خود می رود یعنی چنانچہ معشوقہ بیاید و بخود مشغول کند و باز بگذارد
برود و تمام او از و نبرد قولہ کاھل النار چنانچہ اہل نار را ہر بار تنہائے ایشان
میگدازد و باز برائے شقائے ایشان را باز جلود دگر شود یعنی تمام ایشان را بکلی نمی برد
تا ایشان از عذاب خلاص یابند قولہ لیس من مات فاستراح مثل این ہمچنین نیست
شخصے مرد از جملہ رنجہا خلاص یافت بلکہ بدان ماند شخصے در شرف موت جانے می کند
ونمی میرد قولہ والکیس من کان بحکم وقتہ ان کان وقتہ الصحو فقیام بالشریعۃ
وکان وقتہ المحو فالغالب علیہ احکام الحقیقۃ دانا کسے است کہ حکم وقت
خویش باشد اگر وقت ہشیاری است یعنی از مستی تجلی وکشف بخویش آمدہ ولذات
سکر باوی باقی بس کار بحکم شرع باشد وظایفے و اورادے کہ آمدہ است بدان مشغول
باشد و اگر وقت او بقضا محو کردہ است کہ او را بد ونگذاشتہ است پس غالب
بر و احکام حقیقت است او مغلوب بر حکم غالب رود اینجا اشکالے می آید این سخن
ہمان سخن است کہ بالا گفتہ است قولہ وقد یریدون بالوقت ما یصادفہم
من تصریف الحق لھم وشیخ اینجا این فرمود کہ اگر موافق شرع است بران رود
واگر مخالف شرع است ترک مبالات بدان کردن خروج از دین است و اینجا ہم چنین
فرمود فالغالب علیہ احکام الحقیقۃ چو غالب حقیقت باشد تا حقیقت بر کدام
چیز دارد و بکدام سو برد شیخ رحمہ اللہ در بیان وقت چند سخنے فرمود و بعض سخن از سخن
دگر غیر آن نمود طالب مسترشد بر چہ قرار گیرد کلی فرمودہ ایم من قبل تمام را ہم بران تطبیق
دہ و ہم بران رو

قولہ ومن ذلک المقام والمقام یتحقق للعبد بمنازلتہ من — مقام
الاداب مما یتوصل الیہ بنوع تصرف ویتحقق بہ بضرب تطلب

ومقاسات تكلف نمقام كل احد موضع اقامته عند ذلك وما
هو مشتغل بالرياضة له وازان كلماتے كہ صوفیہ راست در محاورات ایشان
مقام است ومقام عبارت از کارے وجاے است کہ در تو قرار گیرد ونزا بدان
استقامت شود مراد حق حالات حقانی متجدد شوند آنچنانکہ فرحہ وتفرقہ نماید آنرا مقام نامند
وآنچہ شیخ می فرماید بیان کنیم مقام اینست ہر منزلہ کہ از خدا بر وشود یعنی پے در پے
کہ از خدا آید او بچیزے از تکلف خود او را با خود دارد مقام ہر کسے آن نباشد کہ او در ان
محل ماندہ است وآنرا ثابت بر خود کردہ است این را مقام نامند بنوع تکلف
چہ باشد یعنی ماے بر وطاری شدہ است والبتہ بقصد خویش نمی خواہد آن از و
برود ستم کردہ خود را بران می دارد تا آنکہ باوے ماند قولہ وشرطہ ان لا يرتقي
من مقام الى مقام آخر ما لم يستوف احكام ذلك المقام وشرط مقام نیست
کہ ازان بیشتر نشود تا استیفاے حق او نکند مثلاً یکے را حال توبہ آمد چنانچہ ندم او آن حالت
را متجدد داشت تا آنکہ ندم استقامت یافت توبہ دست داد وبعد آنکہ درین توبہ
خطرہ گناہ از دل رفت لذت گنہ از سینہ او خاست اینجا باشند کہ این مقام توبہ شد
واستقامت این نشود تا آنکہ حال ورع بر و نازل نشود چون حال ورع بر و نازل شود
توبہ مقام گردد اینجا آشکارے می آید تا مادام استقامت توبہ نداشت او ورع نداشت
اگر شئے مائی با او ورع نبود توبہ چونہ شد متعلے شستہ بود او گفت یعنی کمال ورع آن احمق
نداشت کہ ما فیہ گرفتہ ایم اگر شئ مائی ورع نبود توبہ چونہ شد قولہ فان من لا
قناعة له لا يصلح له التوكل من لا توكل له لا يصلح له التسليم وكذلك
من لا توبة له لا يصلح له الانابة شیخ می فرماید نخست قناعت باید تا پس
آن توکل دست دہد زیرا چہ شئ مائی توکل در قناعت ہست اگر شئ مائی توکل در دہ نہ
باشد قناعت نباشد فکذلک التسليم والرضا قولہ ومن لا ورع له لا يصلح

الزھد پس از توبہ بورع آید درع عبادت از چیست کہ احتمال از مشتبہات کند چوں ورع استقامت یابد توبہ مستقیم شود چوں او در ورع باشد ترک مشتبہات را ورع نامیدند حال زہد بر سالک طاری شود یعنی در ورع ترک مشتبہات بود آنجا اندیشہ افتاد در ترک مشتبہات بود مرا نظر باِمعان باید کردن کہ این مشتبہ ہست یا نیست وحالے کہ بدست اوست آنجا نظرے باستقصا می باید آن حال برین آورد کہ ترک کلی باید کرد مشتبہ و حلال را آنگہ ورع دست دہد پس آنکہ این حال متجدد شد و متوالی شد و مرد فاعل آن گشت مقام زہد نامیدند قوله والمقام بضم الميم هو الاقامة كالمدخل بمعنى الادخال والمخرج بمعنى الاخراج شیخ قدس اللہ سرہ بیان لغت مقام میکند یعنی این مصدر میمی است مصدر میمی از ثلاثی بروزن مفعل آید و مفعل بمعنی مصدر ہم آید بمعنی زمان و مکان ہم آید و آن منشعبہ مصدر میمی بروزن مفعول آید و زمان و مکان ہم بروزن او آید المدخل در آوردن و در آوردہ شدہ و زمان در آوردن و مکان در آوردن پس معنی اقامت در مقام چہ باشد مقام فرو آوردن خدا و جای داشتن خداے واگر مقام بفتح میم گویم ہم معنی درست آید و در بعض کتب سلوک بفتح میم کردہ اند آں بدیں معنی باشد قیام آن شخص بموضع کہ وصف او چنین وچنین است توکل وصبر ورضا واین معنی از بیان شیخ مبائن نیست زیرا چہ قام متابع اقام است تو گوی اقمت فقام ہم آنجا کہ خدا خواست او را قرار دہد ہم آنجا مقام و منزل او ساخت قوله ولا يصلح لاحد منازلة مقام الا بشهود اقامة الله اياه بذلك المقام ليصح بناء امره على قاعدة صحيحة و ہیچ یکے را مقامے ثابت و مستقیم نشود مگر آنکہ در دلش محقق و متیقن باشد کہ خداے سبحانہ و تعالیٰ بفضل و کرم خویش مرا این مقام روزی کردہ و مرا بدین دولت رسانیدہ این شہودے کہ شیخ گفت این شہود خیالی و وہمی است نہ شہود عیانی و حقیقی شہود حقیقی شہودے است ... [illegible]

این براے آنرا میگوییم تا کار او بصحت واستقامت باشد ہر آئینہ چو نظر او بر خدا باشد کار او بر استقامت وسداد باشد **قوله** سمعت الاستاذ ابا علی الدقاق رحمه الله یقول لما دخل الواسطی رحمه الله نیسابور سال اصحاب ابی عثمان رحمه الله بماذا کان یامرکم شیخکم فقالوا کان یامرنا بالتزام الطاعات ورویة التقصیر فیها فقال یامرکم بالمجوسیة المحضة هلا امرکم بالغیبة عنها برویة منشیها ومجریها وانما اراد الواسطی رحمه الله بهذا صیانتهم عن محال الاعجاب لا تعرجا فی اوطان التقصیر او تجویزا لاخلال بادب من آداب الله تو این حکایت را در تعرف وغیر آن ابی بکر کتانی نسبت کنند که مریدان ابو عثمان حیری رحمه الله بر آمدند او پرسید شیخ شما شمارا چه می فرماید ایشان جواب دادند شیخ ہم ہمان جواب گفت که مذکور است واسطی رحمه الله در نیسابور آمد مستر شدان ابو عثمان رحمه الله ملاقات کردند واسطی رحمه الله پرسید شیخ شما شمارا چه فرموده و بر کدام کار داشت ایشان گفتند شیخ ما را فرموده است در طاعت خدا ملازمت کنید وخود را در آن مقصر دانید واسطی رحمه الله فرمود شیخ شمارا عبادت مجوسیان فرمود که کارے از خود دانستن مجوسیت محض باشد واسطی رحمه الله گفت شمارا شیخ این نمی فرماید شما ملازمت طاعت کنید ومعتقد شما این باشد که ما را این میسر نشود واین فعل در مظہر ما از ما نمی زاید مبدی ومجری آن وپیدا کننده در مظہر ما خداوند تعالی است شیخ این حکایت براے آن آورد که مقام استقامت نیابد تا این نظر نباشد که این فعل فضل باری است نه بقصد واختیار نفس ما وانچه استاد ابوالقاسم مراد واسطی فرمود عین مراد ابو عثمان حیری است او که انتفاے رویت تقصیر تعوذ فرمود ہم بر موجب این که عابد را در عبادت اعجابے نشود اما دیگرے می گوید که مراد واسطی در گفتار خویش این بود که مرد عابد از خود واز عبادت خود غائب شود فانی گردد تصورًا او حقیقةً این فرمایش

مشائخ باشد و کار مرشدان۔

قوله ومن ذلك الحال و بعضے ازان مصطلح قوم حال است اشتقاق حال آن در لغت تقاضا می کند کہ از حلول و دوم از تحول اگر از حلول باشد حال شدہ باشد بکثرت استعمال تخفیف کردند و قول ایشان الحال نازلة تنزل من الله بین تقاضا کند کہ شئ محل من الله و اگر از تحول باشد گفتہ اند حال را ازان حال نامند کہ صفت تحول دارد آید و رود قرار نگیرد قوله والحال عند القوم معنی یرد علی القلب من غیر تعمد منهم ولا اجتلاب ولا اكتساب لهم من طرب او حزن او بسط او قبض او شوق او انزعاج او هيبة او احتياج فالاحوال مواهب والمقامات مكاسب و حال باصطلاح صوفیان معنی است کہ بر دل فرود آید بغیر اجتذابے و اقتضائے حال خوشے او بستم نیاورد از خدا آید و کذلك الحزن والبسط انچہ شیخ می شمارد حالے کہ خواہد آمدن صاحب حال دران تاملے و تفکرے خواہد کرد اما ورود او نخست بغیر تاملے و تفکرے است پس احوال از مواہب باشد دران تصرف بندہ را مدخلے نیست و مقامات را مکاسب نامند زیرا چہ وسم کسب بندہ و روہست حال آمد از خدا آمد و آن حال مقام گشت و خدا آن حال را مقام گردانید خدا او را بر تجدد و تمکن داشت تا آن مقام شد چو وہم و صورت قصد بندہ بود مقام نام کردند و آن چوں ابتداءً بغیر کسب آمد حال نام کردند ہم مکاسب مواہب اند اما تفرقہ اند کہ گفتم ہمان تفرقہ است قوله والاحوال تاتی من عین الجود والمقامات تحصل ببذل المجهود احوال از عین فضل باری اند و مقامات ببذل جہد شود یعنی خداوند تعالیٰ او را قوتے و توفیقے دہد تا بران استقامت شود این بذل مجهود شد قوله وصاحب المقام ممكن في مقامه وصاحب الحال مترق مبتلى عن حاله مقام ممکن است مکان دادہ شدہ یعنی او را خدائے تعالیٰ تمکن دادہ

نعم ممکن ولکن تمکین اللہ تعالی وصاحب حال مرقی ومبقی است از آنچہ ادست وبر آنچہ
اوست بر آن نداشتہ اند وازان بیشتر بردہ اند **قوله سئل ذو النون المصری**
رحمه الله عن العارف فقال کان ھھنا فذھب ذو النون را رحمہ اللہ از
عارف پرسیدند گفت بود اینجا رفت شیخ این سخن در محل آن می آرد کہ حال باقی نماند بر دو د
این حکایت از حال نگفت از صاحب حال گفت یعنی حال عرفان با وے بود چو از
عارف حال عرفان رفت گوئی او بان حال رفت وعرفان نماند او را کہ عارف نامید
بدین حال عرفان با وے بود چو عرفان رفت عارفیت عارف رفت شیخ عنایت
کردہ این سخن درین محل می آرد حال عرفان بود ورفت اما این قوم کان فذھب
عنایت کردہ اند چو اطلاع بر حقیقت شود وجودات با جمعہا واحوال بجملہا ہم بجنب
حقیقت وبعیان بودند چون حقیقت تجلی کرد این ہم بوہم وخیال رفتند ومعرفت از
احوال نیست از مقامات است چنین ہم باشد کہ زمان من الطف الازمنۃ
معرفت از دل عارف برود نماند استغفر اللہ عرفان عام گیر خواہ خاص گیر خواہ اخص
گیر اما شیخ از تجلی وکشف حکایت کرد کہ تجلی بر دوام نیست وکشف مستدیم نہ چو تجلی
وعرفان رفت او بعین وعیان چیزے می دید آن رفت چون آن رفت آن مشاہدہ
را بحال نسبت کردند چو حال مشاہدہ رفت عارف ہم رفت **قوله وقال المشائخ**
رحمه الله الاحوال کالبرق فان بقی فحدیث نفس مشائخ رحمہ اللہ
گفتہ اند احوال ہمچو برق است یعنی لائح شود ومختفی گردد واگر باقی ماند فہو حدیث
النفس دو معنی احتمال دارد یکے آنکہ آن حال نباشد حکایت نفس است دوم چو حال
متجدد ومتوالی گردد چنانچہ حدیث نفس ہر یکے بسر دیگرے متوالی ومتجدد باشد
آن حال را بدین نسبت حدیث نفس خوانند ودیگر چنانچہ نفس برجا است واحوال
بروطاری میشود ایشان گفتہ اند الاحوال کالبرق برق آید ورود ومرد برجا باشد

اگر برق متجدد و متوالی شود مرد سوختہ و نیست و نابود گردد چنانچہ یکے گفتہ است

نظم

زبادہ چون کف ساقی تہی نمی گردد کجا دماغ لطیفم ز مستی آید باز

قوله وقالوا الاحوال کاسمها یعنی انها کما تحل بالقلب تزول فی الوقت

احوال حاصل و مفہوم او ہمان لغت اوست حال آنست آید و رود یعنی تحول دارد چنانچہ در دل فرود آید ہمچنان برود **قوله** وانشدوا

لو لم تحل ما سمیت حالا وکل ما حال فقد زالا

انظر الی الفیئ اذا ما انتهی یاخذ فی النقص اذا طالا

و ہم بدین معنی کہ حال ثبوتے ندارد صفت او زوال است انشاد شعر کردہ است آنرا کہ تو حال نام نہادہ اگر او فرو نیاید ہر حال کہ بر تو فرود خواہد آمد او خود زائل است **قوله** انظر الی الفیئ بسوے سایہ بین منتہی شود ہرچہ دراز تر میشود او را نقصان میشود **قوله** واشار قوم الی بقاء الاحوال ودوامها وقالوا انها اذا لم تدم ولم تتوال فهی لوائح وبواده ولم یصل صاحبها بعد الی الاحوال فاذا دامت تلک الصفة عند ذلک یسمی حالا بعضے اشارت بدین کنند کہ حال بقا دارد و این را احوال بقا نامند و گفتہ اند دوا روے کہ بیاید اگر نماند او را حال نگویند او را لوائح و بوادہ گویند و چون بماند و ثابت باشد آنگہ حال گویند و اگر ہمین بوادہ و لوایح باشد پس صاحب او ہنوز بحال نرسیدہ است و چون آن بوادہ و لوائح قرار گیرد حال نامند **قوله** وهذا ابو عثمان الحیری رحمه الله یقول منذ اربعین سنة ما اقامنی الله فی حال فکرهته اشار الی دوام الرضا والرضا من جملة الاحوال اینک این ابو عثمان حیری است رحمہ اللہ میگوید چہل سال شد خدای تعالی مرا بر ہیچ حالے نداشتہ کہ من

از ان کارہ بودہ ام اشارت بدوام رضا کرد و رضا از جملہ احوال است اینجا چند
سخنے داریم کہ میگویند نزدیک ابوعثمان رضا از احوال است چرا از مقامات نیست
دیگر من بالا گفتہ ام آمدہ ام کہ حال متوالی تجدد شد او را مقام نامند اکنون حال رضا
چو با عثمان حیری رحمہ اللہ متوالی و متجدد شد مقام شد و قول او ما اقامنی اللہ
فی حال بہ این دلیل کرد کہ ما گفتیم کہ حالے متجدد و متوالی است و اینجا یک اشکالے
دیگر است کراہیت ضد رضا است نہ نقیض رضا است بینہما حالتے تصور توان
کرد کہ نہ کراہیت است نہ رضا است زیرا چہ رضا سرور است پس فی امر من الامور
توان گفت کراہیت نیست رضا نیست قولہ والواجب فی ھذا ان
یقال ان من اشار الی بقاء الاحوال فصحیح ما قال فقد یصیر المعنی
شربا لاحد فیربی فیہ ولکن لصاحب ھذہ الحال احوال ھی
طوارق لا تدوم فوق احوالہ التی صارت شربا لہ فاذا دامت
ھذہ الطوارق لہ کما دامت الاحوال المتقدمۃ ارتقی الی احوال
آخر فوق ھذہ والطف من ھذہ فابدا یکون فی الترقی ہر کہ بقاے
احوال گفتہ است سخنے درستے گفتہ است کسے باشد کہ این حال شرب او
شود یعنی ذوق آن باشد و قوت او گردد و آن شرب این شود پس او آن اعتقاد
کند و مر این شخص را احوالے دگر است کہ آنرا طوارق گویند و آن دایم نماید و آن
بالاتر از ان حوالے کہ شرب اوست وصاف تر و لطیف تر و چون این طوارق
مر آن صاحب حال را مستدیم شد چنانچہ احوال مقدمہ دایم بود از ان بیشتر مرتقی
شود کہ آن ازین صاف تر و بالاتر و لطیف تر و روشن تر باشد پس ہمارہ آن مرد
در ترقی است میگویم این ہمہ شد احوال را دوام ہست یا نیست طوارق نام کن
یا لوایح گو سالک را درین چہ نفع اگر این اختلاف و این اسامی ندا ندا و راچہ زیان

اور ا روزگار پیش آمدہ آن او را ابسر بردنی است قسمہ ماشئت قوله سمعت
الاستاذ الامام ابا علی الدقاق رحمہ الله یقول فی معنی قوله صلی الله
علیه وآله وسلم انه لیغان علی قلبی حتی استغفر الله فی الیوم مئة سبعین
مرة انه کان علیه السلام ابداً فی الترقی من احواله فاذا ارتقی من
حال الی حال اعلی مما کان فیها فربما حصل له ملاحظة الی ما ارتقی عنها
فکان یعدها غیناً بالاضافة الی ما حصل ما فیها فابداً کانت
احواله فی التزاید مرا خواجه ابو علی دقاق رحمہ الله گفت در معنی قول رسول الله
صلی الله علیه وآله وسلم وانی لاستغفر الله کل یوم ازین عبارت چه معنی است
معنی اینست که رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم همیشه در احوال خویش در ترقی
بود چون از جائے ترقی میکرد بجائے دیگر عالی تر از آنکه و بعد از آنکه از آنچه گذشته بود بران
ملاحظه افتاد ازان استغفار کرد پس همه حال در تزاید و ترقی است میلوئیم ملاحظه
شرط نیست بمجرد ازدیاد باعلی رفتن سبب آنکه باشد ازدیاد استغفار نشود اینجا نیز اسبابے
روے می نماید مرد راضی را تجلی الطف ... واجمل واطیب وارغب روے نماید
هر آئینه بدید آنش خوشی افزاید آن خوشی نسبت برضا ندارد آن نسبت بوجدان
مراد باشد مثلاً شخصے محبوب را هر روز خود ببیند و بران راضی و خوش است
واگر محبوب با شهود و حضور خویش چیزے از مواصلات بخشد موجب آن خوشی ور
مرد صاحب رضا آید آن وهب من الغیب آید فضل من المحبوب بود فهم کن که
چه گفته شد قوله ومقدورات الحق سبحانه من الالطاف لا نهایة
لها واذا کان حق الحق العز فالوصول الیه بالتحقیق محالا فالعبد ابداً
فی ارتقاء احواله فلا معنی بوصل الیه الا وفی مقدوره سبحانه ما
هو فوقه یقدر ان یوصله الیه وعلی هذا یحمل قوله حسنات الابرار

سیّات المقربین این سخن بر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم استقامت داد
کہ او ہمیشہ در ترقی بود بعد آں سخنے برائے ارشاد طلاب علی العموم فرمود کہ مقدورات
خداوند سبحانہ منحصر نیست والطاف او را اندازہ نہ ہر کرا ترقی نصیب کرد
ہمارہ او را ادنیٰ باعلیٰ برد ہر اعلیٰ کہ ہست نسبت آنکہ ازو بالاتر ست ادنیٰ است
مرمتجلی را ہمارہ در ترقی می دارد وازادنیٰ باعلیٰ می رود وچوں حق تعالیٰ این آمد کہ البتہ وجدان
آن اندک باشد و دریافت او وشناخت او نادر ووصول بدو کما ہو حقہ محال زیرا کہ
او واجب قدیم لاتیناہی وبندہ ممکن زائل تناہی ادراک آں و دریافت کما ہو حقہ بر بندہ
مستحیل چون چنین باشد ہر آئینہ ابداً در ترقی باشد مثال این بدریاے مانذ یکے
غوطہ خورد وگمان برد کہ بانتہاے ایں دریا رسیدم گمان برد مرا قرار شد ناگہ یکے
فروتر نظر کرد دریاے دید بچند عمیق تر ولطیف تر وصاف تر تا آنکہ انتہاے او گیرم
کار تمام شود دران ہم غوطہ خورد انتہاے او گرفت با خود راست گرفت اکنون
رسیدم جائے کہ باید رسید ناگہان پردہ دیگر از چشم دل او برگرفتند دریاے دیگر احساس
کرد آنچہ گذشتہ بود بجنب این ہیچ نیست با خود دمے سرد سے زد گریہ کرد گفت
در دریائے غرقم کہ ہرگز پایاب رسیدنی نیست تا آنکہ درین جہان باشد ہمچنین باشد
و فردا آمنا وصدقنا ہر جا کہ باشد ہم ہمچنین باشد قولہ وعلی ھذا یحمل
قولھم الخ مرد ہر حسنہ کہ کند او را دین مزیدے وثوابے باشد ومقرب ہر نفسے
در ترقی است ہر زلّے از ادنیٰ باعلیٰ است نہ آنکہ حسنہ او سیئہ این مقرب
است تا آنکہ استغفار وتعوذ میکند و یک معنی دگر ہم احتمال دارد اینجا کہ از مقرب
حسنہ نزاید کہ آن نزدیک ابرار سیئہ نماید خضر علیہ السلام غلام را کشت ان حسنہ
خضر بود علیہ السلام وموسیٰ حسنہ او را سیئہ دانست قولہ وسئل الجنید
رحمہ اللہ عن ھذا اعنی قولھم سیئات المقربین فانشد

ن دیظهر

طوارق انوار تلوح اذا بدت فتظهر کتمانا وتخبر عن جمع

جنید رحمہ اللہ را ازین سخن پرسیدند حسنات الابرار سیئات المقربین چہ باشد گفت چو ہمچنین است طوارقے و انوارے و اطوارے ہست و ترقی از ادنی باعلی ہست و اخیار از جمع ہست و ابرار از طوارق و انوار و از جمع الجمع خبر ندارد این مقرب کشتی او در قعر بحر غرق است مسکین ابرار کشتی در خشکی می راند ہر آئینہ حسنات او سیآت مقرب باشد۔

القبض والبسط

قوله ومن ذلك القبض والبسط و بعضے از ان الفاظے کہ میان قوم قبض و بسط است قبض از روے لغت گرفتن است در مصطلح قوم عبارت از انقباض دل است و آن عبارت از حالتے است از سالک از ادنی باعلی ترقی نتواند کرد یا میکند اما ذوق و لذت آن نمی یابد و ہیچ بلاے بر صوفی بالاتر از قبض نیست و بسط خلاف قبض است و در بسط یکے را باندکے کشادگی دل است و در قبض یکے را با ہمہ چیز گرفتگی دل است مرد واجدا با فاقد ذوق **قوله وهما حالتان بعد ترقی العبد من حال الخوف والرجا** قبض از خوف خیزد و بسط از رجا خیزد چو از ہر دو ترقی شود بموجب رجا کشادگی آید آنرا بسط خوانند و بحسب خوف نیک آمدنی

جیم

کہ در دل شود آنرا قبض نامند پس قبض و بسط فوق خوف و رجا باشد **قوله فالقبض للعارف بمنزلة الخوف للمستانف والبسط للعارف بمنزلة الرجا للمستانف** پس قبض مر عارفان را مرتبہ است کہ خوف مر مبتدی را کذلک بسط مر عارف را ہم چنانکہ رجا مر مبتدی را **قوله ومن الفصل بين القبض والخوف والبسط والرجا ان الخوف من شئ فی المستقبل اما ان يخاف فوت محبوب او هجوم محذور وكذلك الرجا انما يكون بتاميل محبوب فی المستقبل او يتطلع زوال محذور وكفاية مكروه فی المستانف** و بیان تفرقہ کہ میان

خوف و رجا و قبض و بسط است اینست کہ خوف از چیزے باشد کہ آیندہ است یا محبوبے است بدست او فوت او را خایف است و خوف وجدان محبوب او را ایں ہم بوقوع محذوری باز میگردد و چنین ہم باشد محبوب بدست است بدامان و دوام است خوف آں دارد کہ او خود را بتمام نمید با این بتمام او مطلع تواند شدن و این ہمہ کہ گفتیم بزمان آیندہ متعلق است وکذلک الرجا انما یکون بتامیل محبوب فی المستقبل او بتطلع زوال محذور وکذلک الرجا انما یکون بکفایۃ مکروہ فی المستانف و رجا نیز نسبت باستقبال دارد کہ البتہ بر کمال محبوب و بر انتہاے عزت و جلال او مطلع خواہم شد یا با ہمہ تعززے کہ دارد مرا بخود رہ خواہد داد **قولہ واما القبض فلمعنی حاصل فی الوقت وکذلک البسط** اما قبض عبارت از شئے حاصل است در وقت طاری بروے افتادہ است او را منقبض میدارد و ہیچ او را از ان خبرے نہ و ہمچنین بسط **قولہ فصاحب الخوف والرجا تعلق قلبہ فی حالتیہ باجلہ وصاحب القبض والبسط تغیر وقتہ بوارد غلب علیہ فی عاجلہ ثم تتفاوت نعوتہم فی القبض والبسط علی حسب تفاوتہم فی احوالہم** وصاحب خوف وصاحب رجا دل ایشان متعلق است بچیزے کہ در مستانف نباید اما صاحب قبض و بسط را واردے است از انچہ او ست او را بگرداند یا بقبض کشد یا ببسط یا اگر چنین است کہ قبض و بسط از معنی خوف و رجا است پس باید ایشان ہم در مستانف باشند حادثہ کہ در دل افتادہ است آنرا شیخ وارد نام نہادآرے من اللہ آمدہ است شخصے در اثناے وجدان شئ در دلش افتاد کہ بدین شئے اطلاع بتمام و کمال مراد ست نمید ہد بحسب این قبضے شد کہ بدان خوش نیست و لذت از وے نتواند گرفت با او وحشت است و ناخوشی ہست و بسط در اثناے وجدان شئے اگر چہ آن اقل من کل قلیل ہست نفس و دل را

بسطے و فرحتے شد این فرح را نہ متانف گویند و نہ حال گویند اما بیان ہمان قدر کہ شیخ فرمود وارد قبض چہ باشد و دل او را بر آمدہ کند ازان شئے کہ حاصل او ست لذتے و راحتے نتواند گرفت موجب بر آید اگر گوییم ہمین قدر گفتیم دراز می شود دراز تر گردد **قوله فمن وارد یوجب قبضا ولكن فى صاحبه مساغ للاشياء الاخر لانه غير مستوفى** ہمان بیان کہ گفتیم کہ شیخ می فرماید رحمہ اللہ وارد ے باشد کہ موجب قبض آید اما صاحب او احکام آن وارد کہ ازین انتقال کند بشئے دیگر اندازد از انجا و را ازین قبض فرحتے شود و برا ے این را حکایتہا بسیار است کہ از صوفیان منقول ست عذر ہمان ست کہ کتاب دراز شود لانہ غیر مستوفی زیرا چہ وارد او را بتمام استیفا نکردہ است پس او را فرحتے آن ہست کہ از طرفے دگر نجات جوید **قوله ومن هو مقبوض لا مساغ لغير وارده فيه لانه ماخوذ عنه بالكلية بوارده** بعضے ازان آنہا اند کہ او را از و ے بکلی بردہ اند و او بکلی مقبوض است و او را ازان مساغ بیرون آمدن نیست زیرا چہ وارد بر و غالب است شیخ این را مقبوض بدین معنی میگویند چنانچہ شخصے قوی را بندے سختے کنید و چنان ساختہ کہ از و کارے نیاید نالہ این مسکین این باشد از زبان محبوب میگوید نظم

با ہر کہ بیا میزی میدان کہ نیاسائی　　زیر و زبرت دارم زیرا کہ تو ازمائی

قوله كما قال بعضهم انا ردم لا مساغ فىّ این ردم از قبض نیست اما ردم کله یعنی من سختم در من چیزے نفوذ کردنی نیست این از قبض باشد چنانچہ شیخ رحمہ اللہ فرمود و دیگر مرد جائے رسید کہ امکان تغیر رفت از و ے آنچنان تمکن یافتہ است کہ امکان تحول نماندہ است و دیگر یکے بیکے گشتہ است و ثنائی نماندہ و را از و کہ گرداند این سخن اما ردم کلہ فتح موصلی است رحمہ اللہ عمرے در مسجد جامع یک ستون پیش گرفتہ نشستہ بود و البتہ قابل نبود کہ با ہیچ کس انبساطے کند گفتند

قوا ے بیار یم نغمہ سرا ید بیتے گوید قدرے شمارا گشادگی و خوشی باشد گفت انا ردم
کلہ لا یؤثر فی قول من ہاں آنچنان سختم کہ ہیچ در من اثر نکند در یگانگی و یکیئی ذوق
نیست ذوق در دوئی است **قوله وكذالك مبسوط قد يكون بسط**
يسع الخلق فلا يستوحش من اكثر الاشياء ويكون مبسوطا لا يؤثر
فيه شئ بحال من الاحوال چنانچہ قبض را دو حال گفتم ہمچنین بسط را دو حال
است بسا باشد کہ تواند بچیزے دگر پردازد و بسا باشد کہ بسط چنان گرفتہ است
چنانچہ سکران باید باشد اکنون مبسوط اول امکان آں دارد کہ او بچیزے دگر مشغول
شود بسط او برود و مبسوط او برود و مبسوط دوم چنان او را بسط است کہ ہیچ حالے
از احوال در وا اثر نکند ہرچند کہ مواجب قبض او را پیش افتد تا او را از بسط بگرداند
اینجا یک دو عبارتے می نویسم يقبض الله عنك بك و يقبض الله عنك
به و يقبض الله عن مرادانك و يقبض الله بحبس مرادانك عنك
و يقبض الله بحيث لا يبسط لك و ہم برین قیاس سوارو و بسط کن و يبسط
الله بك و يبسطك بسطا و يبسطك بما انت فيك و يبسطك
بمالك منك. انواع قبض را نبشتم و شیخ رحمہ اللہ در بیان خود سخن مضطرب
می راند قبضے کہ گفت کہ آں قبض عنك بك است و آنجا نظرے و مثالے
راند و دیگر گفت و این نظیر راند کہ يقبض الله عنك بك است بہ سبب این
در بیان شیخ اشکالی می شود کلام مضطرب می رود قبض مبتدیانست قبض متوسطانست
قبض منتہیانست اہل ابتدا را مراتب و درجات است مبتدی اول قدم کہ توبہ
کرد مبتدی نام یافت و یکے جملہ مقامات را قطع کردہ است آخر مقام ماندہ است
کہ قطع کند او را ہم مبتدی میگویند ببین کہ چند مرتبہ است یکے ازاں مقامات صبر است
او را چند مرتبہ است ابتدا است وسط است و انتہا است و ہم ہمچنین متوسط

بعد آنکه این مقامات ترقی کرد او را طوارق و بوادہ از آنچه اول لوایح او را روی داد تا آنکه ابتدای قدم تمکن شود بعد آنکه قدم تمکن استقامت گیرد و بوادہ حقیقت تجلی کند تا آنکه در حقیقت رسد با توجه گویم چه تمکن و چند اقلاب در انقلاب و چها و چها و چها است اکنون تر امنتهی ازان می نامند که در مرتبه رسیدی که آن مرتبه تو نهایتی ندارد و تو می روی و می روی و جز نهایت را نهایت نه به حسب هر چیزی قبضی و بسطی هست شیخ قدس الله سره طفل و صغیر و مراهق و بالغ و کهل و شاب و شیخ و شیخ فانی را در یک حلقه می آرد متلمذ را فهم و شوار باشد **قوله** سمعت الاستاد ابا علی الدقاق رحمه الله یقول دخل بعضهم علی ابی بکر القحطی رحمه الله وکان له ابن یتعاطی ما یتعاطاه الشبان فکان ممره هذا الداخل علی هذا الابن فاذا هو مع اقرانه فی اشتغاله ببطالة فرق قلبه للقحطی رحمه الله وقال مسکین هذا الشیخ کیف ابتلا بمقالاة هذا فلما دخل علی القحطی رحمه الله بمقاساة وجده کان لا خبر له عما یجری من الملاهی فتعجب منه وقال فدیت من لا یوثر فیه الجبال الرواسی فقال القحطی انا قد حررنا عن رق الاشیاء فی الازل بعضی صوفیان بر ابوبکر قحطی رحمه الله آمد و قحطی رحمه الله را پسری بود چنانچه بعضی جوانان پریشان حال باشند همچنان بود و این مرد که بر شیخ آمد هم دران ره آمد که پسر شیخ با جوانان بناشایستگی مشغول بود آن مرد که این حال را دید دل او برای شیخ نرم شد که مسکین این شیخ چه مبتلا شده است بچنین بلای سختی کشیدن چون بر شیخ در آمد شیخ را دید گوئی او را هیچ خبری نیست که پسر اینچنین کاره است پس او را عجبی آمد از شیخ رح و گفت ای من فدا باد ترا آن کسی که گرانی کوههای بزرگ در تو در وی اثر نه کند قحطی رحمه الله فرمود که ما از بندگی اشیا از ازل باز آزادیم درین حکایت اشکالی هست یعنی پسر را با علم میگذارد حکایت این دلیل کرد که

علم دارد چہ باشد مع العلم تا ثرے ہم در شیخ پیدا بشود و این تاثر دینی است و مرد صاحب جمع الجمع را ہمہ کارہا در کار است علی رضی اللہ عنہ کہ تیغ نود از انچہ او را در عزق جمع الجمع بود کذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اینجاہا اینچنین گویند مرد بخود مشغول است و او از و مصطلم است او را بدو نگذاشتہ اند و او را بدو نمی دہند ہم بخود گرفتاری دارند در اینچنین حالتے تربیتے و ارشادے و تعلمے و منعے و امرے و نہیے نیست قولہ ومن ادنی موجبات القبض ان یرد علی قلبہ وارد موجبہ اشارۃ الی عتاب او ذم باستحقاق تادیب فیحصل فی القلب لامحالۃ قبض ادنی موجبات قبض انیست کہ واردے در دل او وارد شود اشارت تخویف بدخول نار کند یا عتابے و غیر آن باشد و صاحب را منقبض گرداند چو عتابے آمد و استحقاق ادبے شد ناخوشی ضروری است این نظیر برائے صوفیان را چندان نسبت دارد قبض و بسط از احوال قوم است قبضے از ان سو آید آن نسبت دارد و شیخ رحمہ اللہ ادبے گرفتہ است کہ قبض عام است قولہ وقد یکون موجب بعض الواردات اشارۃ الی تقریب او اقبال بنوع لطف و ترحیب فیحصل للقلب بسط چنانچہ بقبض خوف و رجا آورد و آنکہ اشارتے کرد بواردے و امکان تقرب خدا و ایصال رحمت او این موجب بسط آمد قولہ و فی الجملۃ قبض کل احد علی حسب بسطہ و بسطہ علی حسب قبضہ اگر قبض عوام بسط عوام و اگر قبض خواص بسط عکس او چہ بود بسط او بدان شود قبض او باستتار بود و بسط او بتجلی شود ہم برین قیاس کن قولہ قد یکون قبض یشکل علی صاحبہ سببہ یجد فی قلبہ قبضا لا یدری ما موجبہ وما سببہ بسا باشد قبضے باشد و موجب او معلوم نباشد اینچنین میگویند کہ موجبے ہست اما او را بدین موجب اطلاعے نیست شخصے را

بجاے محبوب او فوت شده است این را قبض شد موجبے ہست اما او را
بدان علم نیست چنانچه قبض دیگر الله یقبض والله یبسط الرزق لمن یشاء
ویقبض در دل یکے خلق قبض کرد و در دل یکے خلق بسط کرد سنے موجبے و سببے
این نیز بسیار باشد قوله فسبیل صاحب هذا القبض التسلیم حتی
یمضی ذلك الوقت لانه لو تکلف نفیه او استقبل الوقت قبل
هجومه علیه باختیاره زاده فی قبضه ولعله بعد ذلك منه سوء
ادب واذا استسلم لحکم الوقت فعن قریب یزول القبض فان
الحق سبحانه قال والله یقبض ویبسط وره خلاص صاحب قبض چیست
ہست تدبیرها گفته اند خواهم گفت بارے بیان شیخ کنم ره صاحب قبض انیست
که دل را بتسلیم دهد و براے دفع را تکلفے نکند زیرا چه او اگر براے رفتن قبض را
تکلف کرد یا استقبال وقت کرد پیش او هجوم ان قبض برود قبض زیادت شود
چو اینچنین کند شاید این را از قسم بے ادبی شمرند شیخ رحمه الله همین فرمود که جز تسلیم
راہے دیگر نیست و کار عرفا بالله است اما برایشان ہم این چنانکه میگوئی ایشان
را استتارے پیش آید بسبب آن قبضے درچنین حالت ایشان را تسلیم و سکون
چگونه متیسر است ایشان گفته اند اصحاب الصحو فی حال صحوهم کالمجتهد
المقلی اینجا ها تدبیر میکنند و اگر از قسم غیب است موجبے ندارد و براے قبض را بظاهر
که حال را مغیر تواند شد دل را و نفس را بچیزے تواند داشت در ان متعلق [بچیزے تواند نشاند]
می شود بسیار بار است که بدان می کشاید و آنکه سوء ادب گویند اینچنین بے ادبیها
از طالب و عاشق بسیار زاید و عند الله و عند القوم معذور باشد شنیده ان
الله لا یواخذ العشاق بما یصدر منهم و دیگر از صفت قهر بصفت
لطف گراید و این تدبیرے خوشے است که میگویم اگر عارف باشد این را بجان

گیرد چو قبض پیش آید ہم در قبض مشغول شود تمام خود را القبض در ہد و در و در شیند کہ
این چہ چنین است و از کجا آمد و این را کہ فرستاد و استتار چہ باشد و چہ الحق بشید
ظہور ہ خفی چہ باشد درین غور غائر غرق شود و اسم اللہ بچیز ہاے ظفر یابد کہ دل بمراد
روشن تر گردد **قولہ وقد یکون بسط یرد بغتۃ ویصادف صاحبہ فلتۃ
لا یعرف لہ سببا یھز صاحبہ ویستفزہ فسبیل صاحبہ السکون
ومراعات الادب فان فی ھذا الوقت لہ خطرا عظیما فلیحذر صاحبہ
مکرا خفیا** و بسا باشد بسطے باشد کہ اورا سببے معلوم نباشد چنانچہ قبض ناگہان
در دل صاحب افتد و صاحب او بنرہ گیرد اورا لذت باشد وان بسط اورا سبک
کند چنانچہ ضابطہ از وگم شود و خوف آن باشد کہ از حد تجاوز کند و از و چیزے
آید کہ از طالب محب متورع و منتظر نباشد و رہ کار او اینست سکونے سکوستے
و انحصارے کرد مراعات ادب ہم خود آمد زیرا چہ در اینچنین بسطے خطرے عظیمہ
است شاید مکرے خفی ہم باشد و دیگر نہ بسط بودن ضرورت وقت و انقباض
نہ وسے انبساطے کہ از حد تجاوز نکند این انبساط عرفا باشد است و کسانیکہ در ظہور
و تجلی اند چنین ہم باشد کہ گو یداصنع ما شئت فانک باعیننا از طرف او
این آمد و از طرف او این تواضع و تخاضع باصورت انبساط و فرح وانا صنع ما
شئت از اقتضاے کلی اینچنین بحس معیشت ماندن ہر طرف نگاہ داشتہ شد انبساط
ہم و مراعات ادب ہم **قولہ کذا قال بعضھم فتح علی باب من البسط
فزللت زلۃ فحجبت عن مقامی ولھذا قالوا قف علی البساط وایاک
والانبساط** و بعضے گفتہ اند مرا انبساطے دا دزنام حفظ مراعات از دست
رفت ناشائستہ از من زاد از ان مقام محجوب شدم و ہم ازینجا است کہ صوفیان
گفتہ اند بر بساط بایست و انبساط مکن آرے این بایستد وانبساط نکند او انبساط میکند بر دست

این بیچارہ چیست مشکل حالتے است شاید بار دگر ہم گفتہ باشم معشوقہ حاضر و بانبساط
و بذل مراد شستہ برین صفت ہرچہ طلبی بدہم و ہرچہ کنی معذور باشی دربن محل
اگر طلب مرادے و صورت انبساطی پیش آورد دشوار نماید گوید بے ادب
است و شوخ است اگرچہ من با او انبساط کردم او را می شاید کہ چنین بے ادبی نکند
و اگر نمی کند حرمانی نقد اوست بار دگر از سوختگی خویش می نالد و عجز و زاری میکند
کہ ہیچ گہے مرا رہے بخود نداد ی او گوید من ترا دادم و انبساط کردم و گفتم ہرچہ ترا خوش
آید بکن اگر تو حرمان اختیار کنی برائے آن من چہ کنم این بلا را تدبیر چیست **قولہ** و
قد عدا اهل التحقیق حالتی القبض والبسط من جملة ما استعاذوا
منه لانهما بالاضافة الی ما فوقهما من استهلاک العبد و
اندراجه فی الحقیقة فقر وضر از حالت قبض و بسط اہل تحقیق استعاذہ
کردہ اند زیراچہ نسبت حالت اہل فنا و واصلات بخدا این قبض و بسط ضروری
باشد و احتیاجے باشد زیراچہ آن برتر ایشان و مطلوب ہاں مرد مستہلک
و منتفی گردد قبض و بسط مشعر بقا باشد **قولہ** سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن
السلمی رحمه الله یقول سمعت الحسین بن یحیی رحمه الله یقول
سمعت جعفر بن محمد رحمه الله یقول سمعت الجنید رح
یقول الخوف یقبضنی والرجاء یبسطنی والحقیقة تجمعنی والحق
یفرقنی اذا قبضنی بالخوف افنانی عنی واذا بسطنی بالرجاء ردنی
علی واذا جمعنی بالحقیقة احضرنی واذا فرقنی بالحق اشهدنی
غیری فغطانی عنه فهو فی ذلک کله محرکی غیر ممسکی وموحشی
غیر مونسی وحضوری لذوق طعم وجودی فلیته افنانی عنی فمتعنی (وانا بحضوری اذوق)
او غیبنی عنی فروحنی جنید رحمہ اللہ گفتہ است اثر خوف مرا قبض میکند و اثر

رجا مرا بسط می کند قبض و بسط فوق خوف و رجا نہ اند اما از آثار و آثرا و اند و حقیقت عبارت از اتحاد اشیا بیکے ست مرا جمع میکند و این جمع ہمین است کہ حق مرا قریب بخویش میکند ہمین کہ او جمع بخود کرد سالک قریب او شد چوں مرا بخوف قبض کرد و مرا با خوف ہم برد مرا از من فانی کرد مرا با خود بردن چہ باشد یعنی مرا فانی کرد چنانچہ جمع عبارت از قرب است اینجا ہمہ جملہ ثانی عبارت از اولی است و چوں مرا بسط با رجا کند بسط با رجا چہ باشد مرا بمن باز گردانند یعنی مرا از من فانی کردہ بود باز بخود باقی کرد چوں مرا حقیقت جمع کرد حقیقت جامع من شد مرا با خود حاضر آورد بعد آنکہ دریں جمع مرا بحق تفرقہ کرد و غیر مرا بر من حاضر آورد بعد آنکہ درین جمع مرا بحق تفرقہ کرد و غیر مرا بر من حاضر کرد و مرا از و پوشید اول عبارت از جمع کرد و عبارت ثانی اشارت بجمع الجمع ہمہ حال در قبض و بسط و در جمع و جمع الجمع محرک و ممسک او اگر مرا در قبض میدارد قابض او و اگر مرا در بسط میدارد باسط او و اگر مرا فانی میکند مفنی من او و اگر باقی میکند مبقی ہمو حضور ہمن بنا بر ذوق طعم وجود من است مرا بمن باز آوردہ اند و مرا بمن دادہ اند وجود من بمن باقی است ذوق وجود از شہود وجود است گفتم اول عبارت از جمع بود و دوم از جمع الجمع و اول از فنا بود دوم عبارت از بقا ای کاش کہ مرا از من بکلی برد ذوقے کہ از شہود وجود شد آن منطمس گردد یا کاشکے مرا از من غایب کند بعد بتغیب تا تروح من میان افناء میان تغیب تفاوتے ہست افنا اعلیٰ مرتبہ است از تغیب گفت اے کاشکے اگر افنا نباشد بارے تغیب میان ہوئے کہ تشخیص شاید مجلدے متغرق شود و ہنوز بحق حقیقت آن بیان نشدہ باشد اما ہو المقصود مختص اندازہ فہم عارفے محقق گفتہ ام من ذاق عرف و در بعض نسخ والحق یغافنی است از حق تقریب ہمین تفریق است تفریق چیست او را از و جدا کرد بخود تقریب کرد

در تقریب تفریق است زیرا کہ قرب یکے بدیگرے است و فرقے درمیان آنست آں ہر دو یکے باز می گردد و شیخ قدس اللہ سرہ با بستے این سخنان جنید رحمہ اللہ را شرحے فرمودے در بیان شیخ اشکالے بلیغ نیست اگر اشکال است ہم در سخنان جنید رحمہ اللہ

قولہ ومن ذلک الهيبة والانس وهما فوق القبض والبسط فكما ان القبض فوق رتبة الخوف والبسط فوق منزلة الرجاء فالهيبة اعلى من القبض والانس اتم من البسط و بعضے ازان الفاظ مصطلع میان ایشان ہیبت وانس است و ہیبت وانس از قبض وبسط بالا تر اند از ہیبت خوف آید اما از خوف ہیبت نیاید چون دوام انبساط شود انس گردد و در ہر دو لمحہ از انبساط و خوف ہست چنانچہ قبض وبسط از خوف ورجا اعلی مرتبہ بود ہمچنان ہیبت وانس اعلی مرتبہ انداز قبض وبسط و سبب اعلی مرتبہ ایشان من بالا دربیان گفتہ ام قولہ وحق الهيبة الغيبة فكل هائب غائب ثم يتفاوتون فى الهيبة حسب تباينهم فى الغيبة فمنهم ومنهم البتہ ہیبت بغیبت کشد یکے را آنچنان غائب کنند کہ اورا کلی شعورے نماند و ہر کہ ہیبت خورد البتہ در وغیبت ہست اما در غیبت تفاوتے ہست یکے بکلی از خود رود و دیگرے ضابطہ کم کند و دیگر کلام وگفتار از وے برود و علی ہذا القیاس احوال الناس قولہ وحق الانس صحو بحق وانس صحوئے بحق است واین محو با صحو است اگر باین محو صحو نباشد ہوا نست نباشد من از خود رفتہ است پس آن اورا بدو باز داده اند آنگہ انیس خود کردہ اند اگر او با خود نباشد انس نباشد اگر اورا از خود نبرند بکلی از آنچہ اوست اورا بخود دانستہ نہ نہند قولہ فكل مستانس صاح ثم يتباينون حسب

تباینهم فی الشرب ہر جا کہ مستانسے است بیک قدم است اما شرب
کہ دارند ہر یکے را بحسب شرب او تفاوتے است ہر بار او را از و بربرند باز
برو دادند باز از و بربرند باز بدو دادند آنگہ او را با خود انس دادند قولہ قالوا
ادنی محل الانس انہ لو طرح فی لظی لم یتکدر علیہ انسہ
ادنی حال مرد مستانس کہ او را انس با خدا است او را در لظی اندازند لظی
نام دوزخے است با آن ہمہ سوختن انسے کہ او را است ان انس او مکدر
نشود چونہ مکدر شود گفتم فانی کردند باقی کردند فانی شد باقی شد باز فانی شد باقی شد چو او را
از خود بربرند ہیچ با وے نماند مکدر چہ باشد با خود انس دارد تکدر از کدام فرجہ درآید قولہ
قال الجنید رحمہ اللہ کنت اسمع السری رحمہ اللہ یقول یبلغ العبد
الی حد لو ضرب وجہہ بالسیف لم یشعر وکان فی قلبی منہ شیٔ حتی
بان لی ان الامر کذلک جنید رحمہ اللہ میگوید از سری رحمہ اللہ شنیدم مردے
باشد چنان بخدا مشغول باشد کہ از و شعور برود اگر تیغ بر روے او زنند او را خبر نباشد
این سخن البتہ از باب انس نیست ذاکرے را چنین شود مراقبے را ہمچنین باشد و شیکے کہ
ساعتے بجمیلے مستغرق باشد او را ہمچنین باشد اگر معشوق یکے بغیبت وتحجاب بر و حاضر شود
او را ہم باشد این در انس لازم نیست اما شیخ رحمہ اللہ بعنایت خویش بر مدعاے
خود حمل میکند والعنایۃ للقایل وجنید رحمہ اللہ این سخن فرمود در دل من خدشہ بودہ است
یعنی چنین ہم باشد مگر ابتداے کار جنید رحمہ اللہ تا آنکہ مرا معلوم شد کہ سخن آنست کہ
سری رح میفرماید قولہ وحکی عن ابی مقاتل العکی رح قال دخلت علی الشبلی
رحمہ اللہ وھو ینتف الشعر من حاجبہ بمنقاش فقلت یا سیدی
انت تفعل ھذا بنفسک ویعود المہ الی قلبی فقال ویلک الحقیقۃ
ظاھرۃ لی ولست اطیقہ فھو ذا ادخل الالم علی نفسی لعلی احس

به فیستنزعنی فلست اجد الالم ولیس یستنزعنی ولیس لی به
طاقة شخصے آمد دید شبلی را رحمه اللہ کہ لب خود را یا ابروی خود را بمقراض می برید
مرد گفت اے خداوند من تو بر نفس خویش این شفقت میکنی و نفس من بدان آزرده
می گردد من نمی توانم دید گفت اے ورا افتاده چه کنم حقیقت بر من ظاہر است
و من تاب او ندارم تا نفس من بدان مشغول شود و از من غائب گردد این سخن
بانس باللہ نسبتے ندارد و از ین ظهور حقیقت که شبلی رحمه اللہ گفته است ازین ان
مراد نیست شئے ہیبیے بلکہ مذہبے مقتضیٔ است کہ او تاب آن ندارد میخواہد از و
محتجب گردد و او بخود باز آید الشیخ رحمه اللہ این را از موانست می آرد و غلبہ
موانست اینست کہ او با خود نباشد و شبلی علیه الرحمه با خود است اما تاب
او ندارد میخواہد از و غائب شود این معنی ہم احتمال دارد بدو او ان حقیقت شده
است امارت و علامات آن پیدا آمده است شبلی رحمه اللہ میخواہد از ان باز گردد
زیرا چه حقیقت کارے فرماید کہ آن در وسع شبلی رحمه اللہ نباشد و بران دارد کہ شبلی
رحمه اللہ آن را بسر بردن نتواند ضرورت میخواہد از ان باز آید تا عبودیت و معاملت
را بر پاے تواند داشت بسیاران از کشتی حقیقت نا لیده اند و خود را خواسته اند
تا در تفرقه دارند ذوق و شوق نعره و سوز ہیہات و ہیہات صوفیان در مقام تقلید
است و در مقام حجاب است بسیاران بحقیقت رسیده اند و گفته دریغا اگر آن تقلید
و آن حجاب با ما بودے زہے کار کہ این حقیقت ہیچ نفع ما نکرد جز وحشت در
وحشت ہیچ زیادت نکرد من سخنے میگویم تو بیابی بدانی کسے گفته است بیت

اینجا کہ منم نہ لاست نے جاے نعم	زیرا کہ ہمہ یکیست نہ افزونست نہ کم
بیزارم از وصال و از ہجران ہم	نے کارم از وجود لذاتست و الم
نے وقت بماند نے ذوق مقام	نے ماندم من نہ او ہمہ گشته عدم

اینجا چہ ذوق جز وحشت در وحشت نیست و این دو حکایت کہ شیخ در بیان انس
آورد مقصود این داشت مدعا رفتہ است کہ متانس اگر دوزخش اندازند وقت
او مکدر نشود برائے آن را این دو حکایت آورد کہ شبلی را چنین بود سری چنین گفتہ
است یعنی متجلی را وقتی باشد کہ از الم شعورے نشود **قولہ** وحال الھیبة
والانس وان جلتا فاھل الحقیقة یعدونھما نقصا لتضمنھما تغیر
العبد فان اھل التمکین سمت احوالھم عن التغیر وھو محوفی
وجود العین فلا ھیبة لھم ولا انس ولا علم ولا حس شیخ
رحمہ اللہ در انس آن بیان کرد و در عبارتے راند بعد آنکہ پس آن میگوید ہیبت
وانس با ہمہ مرتبہ کہ او دارد در نقصانست ما این را در بیان گفتہ ایم و شیخ
رحمہ اللہ ہمین بیان خود کردہ است ہمان بیان کہ در تبیین کردہ است ہم در ان
این بیان شدہ است ہیبت وانس اگرچہ مقامے شریف دارد اما اہل تمکین
این را نقصان شمرند زیرا چہ این عرض تغیر و تحول است اما متمکن را ہیچ چیزے
معتبر نیفتد زیرا چہ متمکن در وجود عین شاہد محو است تغیر بر محو چہ نسبت پس ایشان
را ہیبتے نہ انسے نہ بقائے صبئ و شعورے حسے نہ **قولہ** والحکایة معروفة
عن ابی سعید الخراز انہ قال تھت فی البادیة مرة فکنت
اقول

انبہ فلا ادری من التیہ من انا ... سوی ما یقول الناس فی وفی جنسی
اتیہ علی جن البلاد وانسھا ... فان لم اجد شخصا اتیہ علی نفسی

حکایتے از ابو سعید خراز منقول است معروف است یکبار در بادیہ بزرگے
می گردیدم با خود گفتم **قولہ** اتیہ فلا ادری من کبر می کنم از بس کبر نمی دانم کہ من کیستم جز
آنکہ مردمان میگویند کبر در خویش می کنم و در خویش کنم **قولہ** سمعت ھاتفا

یھتف لی ویقول شعر

ایا من یری الاسباب اعلی وجوده ویعرج بالتیه ادنی وبالانس
فلو کنت من اهل الوجود حقیقة لغبت عن الاکوان والعرش والکرسی
وکنت بلا حال مع الله واقفا یصان عن التذکار للجن والانس

وانما یرتقی العبد عن هذه الحالة بالوجود من این دو بیت انشاد می کردم شنیدم ہاتفے مرا آواز می دہد اے آنکہ اسباب را اعتقاد می کند اعلی وجود اوست وخوش می شود بکبر خویش و بانسے کہ او را بد ان کبر است فلو کنت اگر تو از ان قوم می بودی کہ ایشان را وجود نامند واجد است و وجد است و وجود عبارت از شخصے است کہ او عین وجود ذات سر آئینہ از جملہ اکوان غائب می شدی واز عرش و کرسی ہم و با خدا بغیر حال انس و ہیبت واقف بودی و تو مصئون می بودی از ذکر جنی وانسی قولہ وانما یرتقی العبد یعنی بعد آنکہ بندہ عین وجود گردد ازین احوال ارتقا کند حاصل این ابیات خراند و ابیات ہاتف غیب این معلوم شد خراز را نظر حقیقت وجود افتاد و بدان ہیئتے وفخرے نمود ہاتف غیب این بگفت ہنوز بقیہ باتو باقی است باید کہ تو او باشی واین نظر بود و وجود فانی باشی۔

التواجد والوجد والوجود

قولہ ومن ذالك التواجد والوجد والوجود وہم ازان قبیل مصطلح تواجد و وجد ووجود است تواجد جاسے می گویند مقصود استجلاب وجد دارد و وجد بچند معنی است الوجد یافتن والوجد اندوہگین شدن اینجا مراد یافتن است ستم خواست وجدانی شود ذوقی را وشوقی را وجد شد این را وجد وجدان گویند اما وجود کہ او ہمہ وجدان شود عین وجود گردد **قولہ فالتواجد استدعاء الوجد بضرب** اختیار ولیس لصاحبه کمال الوجد اذ لو کان لکان واجداً وباب التفاعل اکثره علی اظهار الصفة ولیست ذلك ہمانچہ گفتہ بودم شیخ ہمان میفرماید تواجد استجلاب وجد است تا آنکہ واجد شود وصاحب او را کمال وجد نیست زیرا چہ طلب

آن میکند واگر باید ہم کمال نیابد زیرا چہ ستم آوردہ است و باب تفاعل برائے تکلف
را است وے درین چیزے کہ خواہان آن نباشد و اینجا شخص خواہان آن ہست نگر شیخ
نظر بر مجرد تکلف کردہ است قولہ قال الشاعر

اذا تخازرت ومابی من خزر ثم کسرت العین من غیر ما عور

یعنے تکلف کردم و خود را خزر ساختم و کژبین و مرا خزر نبود شیخ تطہیر ہمان آورد کہ شخص
خواہان آن نیست قولہ نقوم قالوا التواجد غیر مسلم لصاحبہ لما یتضمن
من التکلیف و یبعد عن التحقیق قومے گفتہ اند تواجد ممدوح نیست زیرا چہ ستم کاری
می باید کردن و این از قسم تحقیق دور عجب این کاریست کہ آن بزرگان کردہ اند شخصے
تکلف می کند برای وجدان و وجود کہ نوعے لائحہ از وجد و وجود بروے افتد و او
مسگوید نشاید زیرا چہ در وے تکلف است اولی گفت کہ تکلف نیست و کہ گفت
بعد از حقیقت نیست اما برائے کار راست قولہ و قوم قالوا انہ مسلم للفقراء
المجردین الذین ترصدوا الوجدان ہذہ المعانی و قومے گفتہ اند کہ تواجد
شاید کردن مگر فقرائے را کہ مجرد اند از علائق و عوائق ترصد کردہ اند برائے وجدان
این معانی را در سماع موافقت اصحاب کنند دست و پا بجنبانند این چہ از اصحاب وچہ
از نفس خویش و دیگر تکلف برائے کارے کہ با جماع قوم ممدوح است آنرا کسے انکار
نکند قولہ واصلھم خبر الرسول علیہ السلام ابکوا فان لم تبکوا فتباکوا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است در مصیبت نفس یا تلاوت قرآن
بگرئید و اگر گریہ نیاید تکلف کنید بگرئید قولہ والحکایۃ المعروفۃ لابی محمد الجریری
رحمہ اللہ انہ قال کنت عند الجنید وھنالک ابن مسروق رحمہ اللہ
وغیرہ وثم قوال فقام ابن مسروق رحمہ اللہ وغیرہ والجنید
ساکن فقلت یا سیدی مالک فی السماع شئ فقال الجنید وترى

الجبال تحسبها جامدة وهي تمر مر السحاب ثم قال وانت يا ابا محمد ما لك في السماع شئ فقلت يا سيدي انا اذا حضرت موضعا فيه سماع وهناك محتشم امسكت على نفسي وجدي فاذا خلوت ارسلت وجدي فتواجدت فاطلق في هذه الحكاية التواجد ولم ينكر عليه الجنيد رحمة الله عليه مجلسے بود قوسے صوفیہ ومشائخ حاضر بودند میان ایشان ابن مسروق هم بود وغیر هم وآنجا قوالے انشاد شعرے کرد ابن مسروق رحمہ اللہ خاست و دیگر اصحاب کہ حاضر بودند وجنید علیہ الرحمہ بر قرار بود پس گفتم ای خوند کار من ترا در سماع جنبشے نیست گریہ کردن ودست وپا جنبانیدن جنید گفت این گمان بر کہ من با قرار ایستادہ ام کوہ را ایستادہ بیند و او همچنان تیز می رود چنانچہ ابر وجنید رحمہ اللہ مر جریرا علیہ الرحمہ گفت ترا چیزے نمی بینم در سماع جریری رحمہ اللہ جواب داد اگر من در مجلسے باشم وآنجا سماع باشد ومحتشمے حاضر باشد خود را بحرکت سماع ندهم بدارم وچون تنہا باشم خود را بگذارم وجد کنم وجنید رحمہ اللہ تواجد را انکار نکرد فعلی هذا تواجد شئ مستحسن است ازین حکایت چند چیز معلوم یکے آنکہ تواجد امرے ممدوح مقبول صوفیان و دیگر اگر محتشمے ومحترمے باشد کسے کہ از وے او دون حال بود او را نشاید پیش او بجنبد و دیگر صوفیان را در سماع نہ این چنین است کہ بے خبر می باشند با خود هستند اما علے هست میان ایشان این بدین حرکت و بدین استماع ایشان مزیدے دارند آئی دانی وتحمل آن شخص را از وے یک ساعت برند کہ او را شعورے نماند و دیگر البتہ در خلوت مزیدے باشد سامع را کہ در حضور مردم نیست اینجا حاجت نبود کہ شیخ فرماید ولم ینکر علیہ الجنید زیرا چہ قول وفعل ابن مسروق رحمہ اللہ هم حجت است وقول وفعل جریری رحمہ اللہ این گفتار در حالت سماع بود یا بعد آن همچنین می نماید کہ بعد آن و دیگر ازین معلوم شد کہ کسے را

در سماع ذوقی باشد بکمال و او را نہ جنبشی باشد و نہ گریہ و اضطرابی و دیگر اہل سماع
را ہست میسر مصلحتی فریابی خود را در سماع ندارند و دیگر وقت خویش را خوش کنند
قوله سمعت الاستاد ابا علی الدقاق رحمه الله يقول لما راعى ادب
الاكابر في حال السماع حفظ الله عليه وقته لبركات الادب حتى يقول
امسكت على نفسي وجدي فاذا خلوت ارسلت وجدي فتواجدت
لانه لا يمكن ارسال الوجد اذا شئت بعد ذهاب الوقت وغلبانه
ولكنه لما كان صادقا في مراعاة حرمت الشيوخ حفظ الله عليه وقته
حتى ارسل وجده عند الخلوة این حکایت را شیخ ابو علی رحمه الله سرّ و
معنی فرمود مر آنگاه که جریری رحمه الله دید که نگاه داشت ادب اکابر باید کرد در حالت
استماع خداوند سبحانه ببرکت ادبی که او نگاه داشت حفظ وقت وی بر وی
کرد تا آنکه او میگوید وقت خویش بر نفس خویش امساک کردم و چون در خلوت شدم
ارسال کردم زیرا چه وقتی که هجوم کرده بود آن وقت بار دگر کجا یابند تا ارسال کنند
لکن چون او در مراعات ادب اکابر صادق بود خدای تعالی حفظ وقت او کرد تا در خلوت
ذوق آن وقت گرفت نکو معنی و سری شیخ ابو علی دقاق فرمود رحمه الله اگر چنین
بودی که جریری رحمه الله : جنید رحمه الله پرسیدی او جواب دادی که من این دم نگاه
میدارم وجد را برای احتشام تو او ثانی حال وقت خلوت شود ارسال نفس کنم
بتواجد اگر چنین باشد معنی شیخ راست آید لکن او میگوید مرا این صورت است
اگر محتشم باشد من چنین می کنم حاصل سخن جریری رحمه الله انست که من پیش بزرگان
احتشام ایشان را نجنبم چو تنها باشم سماع نشنوم نه آنکه ایشان سماع را در خلوت ارسال
کنم **قوله** فالتواجد ابتداء الوجد على وصف الذي جرى ذكره
وبعد هذا الوجد ای آنچه شیخ گفته بود حاصل و نتیجه آن میگوید که تواجد استجلاب وجد است

وتکلف وبعد این تواجد وجد شود قوله والوجد مما یصادف قلبك
ویرد علیك بلا تعمد وتکلف وجد انیست وارد سے از غیب بر دل
اوفتد بغیر اختیار تو وبغیر عمل وتکلف تو قوله ولهذا قال المشائخ الوجد
الصادقة والمواجید ثمرات الاوراد فکل من ازداد وظائفه
ازداد من الله تعالی لطائفه ومشائخ رحمه الله گفته اند وجد ہمین یافتن است
واین یافت از دولت اینست که رعایت اوراد وحفظ اوقات بشرطها آنکه آمده
است بکند این مواجید در دل او برکت آن افتد وہر چند که بیشتر وظائف
کند بیشتر مواجید شود قوله سمعت الاستاد الامام ابا علی رحمه الله
یقول الواردات من حیث الاوراد من لا ورد له بظاهره لا
وارد له فی سرائره وکل وجد فیه من صاحبه شئ فلیس بوجد
وابو علی دقاق رحمه الله میگفت واردات بحسب اوراد است ہر کرا در ظاہر اورا
نباشد بسر او وارد نباشد وہر که در وجد او اختیار سے وبقیه چیزے ہست
پس آن وجد معتدبه نیست زیرا چه در تعریف وجد انیست که بغیر اختیار او چیزے
آیده در تن چیزے اختیاری می نماید اینجا دقیقه ہست مردے که صاحب ورد
است ورد برائے چه بجا می آرد مقصود وروش چیست نه آنکه او طالبے است
از پی مطلوب خویش این مشقت برخود نہاده وحفظ وقت کرده پس در بین بجا
آوردن ورد وانتظار او کرد برین مداومت لابد ازان سوہم برائے اورا در کے
شود چو او بتوجه انتظار کرده است بر در مقصود ایستاده جانش بیرون می آید چوں
آن توجه وانتظار بالتزام شود واگر کسے بغفلت بر طریق رسم وعادت بجا می آرد
برائے اورا این وارد نیست واگر کسے را بغتة وفجاءة بے آنکه انتظارے کرده
باشد وبے آنکه وردے بجا آورده باشد برائے او مصادقه شود این جذبه نامند

قادر بقدرت خویش یکے را بجاے برد این کارے دگر است اما سخن در عمل
صوفیان است قوله وکما ان ما یتکلفه العبد من المعاملات الظاهرة
یوجب له حلاوة الطاعات فما ینازله العبد من احکام
باطنه یوجب له المواجید وگاہ کہ بندہ طالب در معاملات ظاہر خویش
تکلف میکند تم نہادہ عملے ظاہر بجا می آرد البتہ این عمل او ثمرات می افتد
مرد طالب در عبادت خویش حلاوت یابد عبادت در دلش شیرین بود و آنچہ
احکام باطن و معاملہ باطن را بندہ مباشر شود و بحسب آن نگاہ دارد آن ثمر مواجید
افتد قوله فالحلاوة ثمرات الطاعات والمعاملات والمواجید
نتائج المنازلات این کہ مردم در طاعات حلاوت یابد از ثمرہ عبادت ظاہر
است و مواجید نتائج منازلہ است اما سخن اینست اگر عبادات بی منازلات است
یعنی مورث حلاوت باشد من ہمچنین دانم تا حضور زاید برین صورت این آید
حلاوت مواجید منازلات است قوله واما الوجود فهو بعد الارتقاء
عن الوجد اما وجود بعد آنکہ از وجد ارتقا شود کار بیشتر شود وجود شود وجود عبارت از چیست بالا
گفتہ ام کہ شخص عین وجود شود و وجود او عین مقصود شد وجود مقصود عین وجود این شد این را
وجود گویند وجد یافتن بود تواجد کارے بستم کردن براے یافتن را براے یافتن
چیزے کہ تواجد بود و یافتنی کہ آنرا وجدان میگویند وجدان چیزے است کہ براے
آن را تواجد بود این سخن عین آن وجدان شد چہ بود او عین وجود او شد این را
وجود گویند و سفتے دو بیتے کسے گفتہ بود مناسب اینجا است رباعی

ہستیم ولیک نیست نا بود   نا بود ولیک بود را بود
نا بود چو بود بود را بود   نا بود چہ بود عین مقصود

قوله ولا یکون وجود الحق الا بعد خمود البشریة لانه لا یکون للبشریة بقاء عند

ظهور سلطان الحقيقة و وجود حق نباشد مگر آنکه آتش بشریت بکلی خمود یافته باشد یعنی کشته شده بود چوں بشریت رفت یا بشریت ہست اما خاص گشت بر وظهور سلطان حقیقت شود چوا او بر دگر دد و ہیچ وجود ے را بود نماند ہمہ بود دیگر نه قوله وهذا معنى قول ابى الحسن النورى انا منذ عشرين سنة بين الوجد والفقد اذا وجدت ربي فقدت قلبي واذا وجدت قلبي فقدت ربي و براین سخن اشارت نوری رحمہ اللہ او گفتہ است بست سال کہ میان فقد و وجدم چون حق را بام دل را گم کنم وچون دل را بام حق را گم کنم چنانچہ سنائی گفتہ است علیہ الرحمہ بیت

بی منت او تا سنائی با منست با سنائی زین قبل در ماندہ ام

اینجا سخنے مشکل ہست اشارتے بدان کنم اگر مدققے بیند فہم کند نوری رح میگوید اگر دل را گم کنم اگر این معنی است کہ شیخ بیان کرد گاہے چنین و گاہے چنان اما ہمچنین معلوم می شود از سخن نوری رحمہ اللہ اگر وجدانست بعد آن فقدان نیست ن وجدان بر وجدان خویش است وآن فقدان بر فقدان است ہم وجدان علی ہذا حکایت از طریان حال باشد نہ از بیان حقیقت قوله وهذا معنى قول الجنيد رحمه الله علم التوحيد مباين لوجوده ووجوده مباين علمه ہمان سخنے را و وجود او مباین است مر علم او را یعنی علم قائم است وبدان علم بدان معلوم چو حقیقت تجلی شود نہ علم ماند نہ عالم ماند ہمہ معلوم باشد پس علم مباین شد وجود را و وجود مباین باشد مر علم را پس ہمان سخن اثبات می یابد کہ علم توحید مباین است مر وجود او را خواہ وجود شخصے گو خواہ وجود حق گو ہر دو رست است علم او مباین وجود او و وجود او مباین علم او بعد آنکہ آن وجود خیزد شف حقیقت شود پس علم مباین وجود آمد زیراچہ علم دوئی تقاضا میکرد چو وجود آمد دوئی

خواست پس علم مبائن وجود باشد کہ علم دانستن است وعلم توحید یکے کردن است واین ہر دو مبائن یکے است کہ آنجا دانستن وکردن نیست ہمان سخنے کہ ما عنایت کردہ بودیم جنید قدس اللہ سرہٗ ہمان اثبات کرد قولہ وفی ھذا المعنی انشدوا

شعر

وجودی ان اغیب عن الوجود بما یبدو علی من الشھود

وجود من چون از وجود من غائب شود بسبب شہودے کہ برمن شاہد است قولہ فالتواجد بدایۃ والوجود نہایۃ والوجد واسط بین البدایۃ والنہایۃ تواجد اول کار است وجد وسط است ہر دو طرف نسبت دارد ووجود انتہائے کار است قولہ سمعت الاستاذ الامام ابا علی الدقاق رح یقول التواجد یوجب استیعاب العبد والوجد یوجب استغراق العبد والوجود یوجب استہلاک العبد فھو کمن شھد البحر ثم رکب البحر ثم غرق فی البحر تواجد آن می شود کہ تمام وقت بندہ فروگیرد چو تکلف می کند آن قدر وقت کہ گیر دگیرد و وجد موجب استغراق است یعنی چیزے یافتہ است وبدان مشغول ومستغرق است و وجود موجب استہلاک بندہ است او برود وبدو باقی شود استہلاک بندہ شود استیفائے حق شود و بدان ماند چنانچہ کسے از دور دریا را بیند ہمچنان تواجد از دور وجد را نظارہ می شود و وجدان بدان ماند کہ کسے بدریا سوار شود و وجود بدان ماند کہ کسے در دریا غرق وموم او غرق شد ونیست نابود شد ہمان دریا ماند محمد حسینی گوید تواجد بدان ماند کہ کسے درکنارہ دریا ایستد وساختہ می شود تا در دریا افتد و وجدان بدان ماند کہ شخصے در دریا افتد وآشنا کردہ و وجود بدان ماند کہ غرق در دریا شود و بدنا گداز دو مین دریا گردد قولہ وترتیب ھذا الامر قصود ثم ورود ثم شھود

ثم وجود ثم خمود و ترتیب این حال کہ گفتم اینست اول این کار قصد است بعد آن فرود آمدن در آنجا کہ قصد کردہ اند بعد ازان از آنجا کہ ورود شد شہود شود بعد ازین شہود وجود شود این شہود بیابد وجودے نو بخشد او را بعد ازین وجود مخمود شود می گویم شریعت عبارت از گفت انسان کامل است طریقت عبارت از کرد انسان کامل است حقیقت عبارت از دید انسان کامل است حق الحقیقت عبارت از بود انسان کامل است و حقیقت الحق عبارت از بود نابود انسان کامل است اینجا ہمان بیان شد قصود بمقابلہ شریعت بیان شد و ورود بمقابلہ طریقت بیان شد و شہود بمقابلہ حقیقت بیان شد و وجود بمقابلہ حق الحقیقت بیان شد و خمود بمقابلہ حقیقت الحق بیان شد اینجا یک سخنے مشکل است شیخ رحمہ اللہ گفتہ بود اول خمود بشریت شود بعد آن وجود شود اینجا خمود بعد وجود گرفت آن خمود شہود وجود بود اینجا خمود بعد وجود گرفت شہود شد سبب شہود خمود بشریت شد بعد آن وجود شد بعد ازین وجود خمودے دگر شد این وجود کہ بعد خمود بشریت شدہ بود این وجود را ہم خمود شد **قولہ و بمقدار الوجود تحصل الخمود** و بمقدار وجود حصول خمود است اینجا گفتہ بود بمقدار خمود وجود است اینجا بمقدار وجود خمود است **قولہ و صاحب الوجود لہ صحو و محو** سبحان اللہ وجودے کہ بعد خمود کس و بعد ثبوت این وجود ہم خمود شد صحو و محو او را کجا ماند صحو و محو وجود شخص را تقاضا کند و اینجا خمود آن وجود شد صحو و محو چہ گنجد گذر دارد اما اینچنین میگوید وجودے است ہمہ وجہ خمود دارد او را نشانے دگر شد بودے بنابود شدہ با این کہ بروے احوال افتد و مع ہذا او وجود در خمود بودہ باشد سخن مشکل می رود تا کدام نیک سخت باشد کہ این را بحقیقت فہم کند و اینجا بیختن بمبالغت مصلحت تقاضا نمیکند و غیرہ کار ہم دامن گیر می شود و ہم در تیغ ندایم اما ہر چند بیشتر شرح خواہم کرد

مشکل تر خواہد شد قولہ فحال صحوہ بقاءہ بالحق وحال محوہ فناءہ بالحق
وھاتان الحالتان ابدا متعاقبتان علیہ این دو حالت است این شخص
را خود بخود وجود شد و از محو گشت وجودے دیگرے شد کہ آن بود نا بود لبودہ است
بران وجود دو حال ملازم باشد صحو و محو از خود بخود با خود آید صحو نامیم از خود بخود با خود
رود محو نامیم و این ہر دو بران شخص متعاقب باشد یکے برود دیگرے بیاید
بیان ظاہر شیخ رحمہ اللہ این تقاضا کرد یکے برود دیگرے بیاید اما حقیقت سخن
اینست کما صحا محا و کما محا صحا الصحو فی المحو والمحو فی الصحو قولہ فاذا
غلب علیہ الصحو بالحق فبہ یصول وبہ یقول قال صلی اللہ علیہ
والہ وسلم فیما اخبر عن الحق فبی یسمع وبی یبصر چون صحو بحق غلبہ شود
بحق رسد و بحق گوید این نیست کہ تو بدو رسیدی اوست کہ خود بخود رسید
این نیست کہ تو میگوئی اوست کہ خود بخود میگوید قولہ قال علیہ السلام فیما
اخبر چہ باشد نیست کہ این بدو می شنود بلکہ اوست خود بخود می شنود وکذلک
ینطق ویمشی قولہ سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی رح یقول سمعت منصور
بن عبد اللہ رحمہ اللہ یقول وقف رجل علی الشبلی رحمہ اللہ
فسالہ ھل یظھر آثار صحۃ الوجود الواجدین فقال نور یزھر
مقارنا لنیران اشتیاق فیلوح علی الھیاکل آثارھا کما قال ابن المعتز

شعر

وامطر الکاس ماء من اباریقہا ۔۔۔ فانبت الدر فی ارض من الذھب
وسبح القوم لما ان راوا عجبا ۔۔۔ نورا من الماء فی نار من العنب
سلافۃ ورثتھا عاد عن ارم ۔۔۔ کانت ذخیرۃ کسری عن اب فاب

نکو حکایتے و نکو سخنے است اما فیما نحن فیہ مناسبتے ندارد شخصے بحضرت

شبلی رحمہ اللہ استاد پرسید اینچنین ہست بہ واجدان صحت وجود ہست یعنی او
را ثبوتے دا اور اقیامے و اعتدادے ہست شبلی رحمہ اللہ جواب گفت این
حکایت کہ حجب وجود را پرسیدی برین مثال ہست نورے روشن میگردد با نوار
اشتیاق مقابل میشود پس آثار آن نیران بر ہیاکل ظاہر میشود یعنی وجود بعد خمودی خویش
چنانچہ ہست ہست یعنی وجودے بعد خمودے و خمودے بعد وجودے
نورے روشنے بر آتش اشتیاق این وجود مقابل میکند بر ہیاکل اثر او ظاہر و روشن
می شود و وجود بصحت خویش چنانچہ ہست ہست اما این احوال بر وے افتد نورے
از ان سوظاہر می شود بر نار این می افتد نور در نور می شود و وجود چنانچہ ہست ہمچنان
است قولہ فاطرح لکاس ماء الی آخرہ ریختہ است کاس آب را از ابریقہا
خویش پس انبات کرد درے را از زمین زرد قوم تعجب کردند و سبحان اللہ گفتند ہر گاہ کہ
عجبے دیدند نورے از آب دیدند و نارے از تپ دیدند و [illegible] شوا [illegible] ست از [illegible]
عاد میراث رسیدہ است و ذخیرہ از کسرے انداب وجدا کنون این شعرے کہ گفت
حکایت ازین کرد آبے بود کہ در شد عنبے بود کہ مے شد این شدن عنب مے
نہ آنکہ چیزے خارجے آورد بلکہ ہمان عنب بود کہ مے شد و ہمان آب بود کہ در شد
و ہمان وجود بصحت خویش بوجود است این تغیرات و تحولات از ان ذات او
بدوست کہ خود بخود می گردد قولہ وقیل لابی بکر الدقی رحمہ اللہ ان
جهم الدقی علیہ الرحمہ اخذ شجرۃ بیدہ فی حال السماع فی ثورانہ
فقلعها من اصلها فاجتمعا فی دعوۃ وکان الدقی کف بصرہ فقام جهم
الدقی رحمہ اللہ یدور فی هیجانہ فقال الدقی رحمہ اللہ اذا قرب
منی ارونیہ وکان الدقی رحمہ اللہ ضعیفا بمرۃ فلما قرب منہ قالوا
لہ هذا هو فاخذ الدقی ساق جهم رحمہ اللہ فوقفہ فلم یمکنہ

ان یتحرک فقال جہم رحمہ اللہ یا الشیخ التوبۃ التوبۃ فخلاہ بر
ابوبکر دقی رحمہ اللہ حکایت کردند کہ جہم دقی رحمہ اللہ در سماع بود در رختے را از بیخ برکرد
اتفاقی ہر دو جہم ہم وابوبکر در دعوتے جمع شدند دقی مکفوف البصر شد حاضر از اگفت کہ
جہم در رقص نزدیک من آید مرا خبر کنید چو او نزدیک آمد گفتند این آن جہم است
ابوبکر رحمہ اللہ ضعیف مکفوف شدہ ساق جہم را رحمہ اللہ گرفت گفت اکنون بر و جہم
ایستادہ ماند قوت رفتن نبود گفت اے شیخ التوبۃ التوبۃ بعد ازین خودنمائی نہ کنم حکایت
در تواجد ووجد صوفیان افتادہ است حکایتے کہ مناسب آنست شیخ در میان میگوید
میرود ودیگر اگر تطبیق دہندرہ آن ہم ہست از خود رفتہ کارے از ایشان در وجود می آید
نہ آنکہ ایشان می کنند دیگرے است کہ در نظر ایشان کارے میکند **قولہ وقال**
الاستاذ الامام زین الاسلام رضی اللہ عنہ وکان ثوران جہم
رحمہ اللہ فی حق وامساک الدقی رحمہ اللہ بساقہ بحق ولما علم
جہم ان حال الدقی رحمہ اللہ فوق حالہ رجع الی الانصاف واستسلم
وکذا من کان بحق لا یستعصی علیہ شئ وہمان سخنے کہ ما برائے تطبیق را گفتہ
بودیم شیخ ابوعلی رحمہ اللہ ہمان میگوید جہم رحمہ اللہ ہم بحق بود اما ابوبکر رحمہ اللہ اعلیٰ تر است
او را وجودے بود بعد خمود واین را خمود ... است بعد وجود **قولہ واما اذا**
کان الغالب علیہ المحو فلا علم ولا عقل ولا فہم ولا حس وچو محو غالب
شود صفت این باشد نہ او را علم و نہ عقل و نہ حس و نہ فہم و در صحو محو باشد اما احساس
باقی باشد ازین سخن چہ فہم کردی لا علم ولا حس این گمان بردی حس
برود شیرین و تلخ نداند و علم برود چہ تمیز از شئے بہ شئے نکند لا واللہ علم باشد
لکن علم او علم او نباشد وحس حس او نباشد وعقل او عقل او نباشد **قولہ سمعت**
الشیخ اباعبدالرحمن السلمی رحمہ اللہ یذکر باسنادہ ان ابا

عقال المغربي رحمه الله اقام بمكة اربع سنين لم يأكل ولم يشرب الى ان مات ودخل بعض الفقراء على ابي عقال فقال له سلام عليكم فقال ابو عقال وعليكم السلام فقال الرجل انا فلان فقال ابو عقال انت فلان كيف انت وكيف حالك وغاب عن حالته فقال هذا الرجل فقلت سلام عليكم فقال وعليكم السلام كانه لم يرني قط فقلت انا فلان فقال انت فلان كيف انت وكيف كنت وغاب كانه لم يرني ففعلت مثل هذا غير مرة فقلت ان الرجل غايب فتركته وخرجت از

ابو عبد الرحمن رحمه الله شنیدم با سناد خویش میگفت ابو عقال مغربی رحمه الله چهار سال بمکہ مقیم بود نه خورد نه آشامید این سخن از ذہاب حس نیست و این کار از صفت محو نیست ما دیده ایم مردمان را احمد بہاری دوازده سال نخورد نه آشامید این را از اعتیاد بود و ہرکہ اعتیاد کند اورا شود قوله ودخل بعض الفقراء الى آخره شیخ رحمه الله برای آن کہ وجودے قایم بغیرے باشد و ذہاب حس شود این حکایت آورد و قومے بر ابو عقال رحمه الله آمدند سلام علیکم کردند او جواب سلام کرد مرد گفت کہ من فلانم مگر آن شخصے بود کہ او را می شناخت شیخ گفت تو فلان باشی چونست حال تو و نام دیگرے میگفت ہمچنین سہ بار بود و شیخ غائب می شد شخص گفت من بعد آن بیرون آمدم دانستم کہ این مرد از خود غائب است این حکایت شیخ برای آن آورد کہ مرد را عقل گم شده است و حس با وے نمانده اما اینجا این سخن است مرد بچیزے مشغول است دل بدان متعلق است در نظارۂ آن مشغول است ہرچہ گوئی او حکایت مرتب نتواند گفت این عبارت از محو نیست اما شاید برای آن می آرد کہ چنین ہم باشد کہ حس برود و تحمل عند البعض این صورت نیز محمود باشد ضد ابعلہ ہرچہ رود از کشف تجلی باشد وغیر آن قوله سمعت محمد بن الحسين رحمه الله يقول سمعت عمر

بن محمد بن احمد رحمہ اللہ یقول سمعت امراۃ ابی عبد اللہ الترو غندی رحمہ اللہ تقول لما کان ایام المجاعۃ والناس یموتون من الجوع دخل ابو عبد اللہ الترو غندی رحمہ اللہ بیتہ فرای فی بیتہ مقدار منوین حنطۃ فقال الناس یموتون من الجوع وفی بیتی حنطۃ فخولط فی عقلہ فما کان یفیق الا فی اوقات الصلوۃ یصلی الفریضۃ ثم یعود الی حالتہ فلم یزل کذلک الی ان مات دلت ھذہ الحکایۃ علی ان ھذہ الرجل کان محفوظا علیہ اداب الشریعۃ عند غلبات احکام الحقیقۃ وھذا ھو صفت اھل الحقیقۃ زن عبد اللہ رحمہ اللہ حکایتے می کند ایام قحطے بود و مردمان از بس گرسنگی می مردند ابو عبد اللہ رحمہ اللہ در خانہ خود درآمد در خانہ خود مقدار دو من گندم دید گفت مردمان بگرسنگی می میرند و در خانہ من گندم باشد در عقل او خبطے و غلطے شد پس آن ہیچ چیزے نبود چنانکہ فریضہ گزارد ے باز چنانچہ بود در بے ضبطی ہمچنان شدے و ہمچنیں بود تا آنکہ مرد است این حکایت دلیل برین کند شخص از خود رفتہ چو وقت فریضہ شود بخود باز آید پس این قوم از آن ہا اند کہ از خود رفتہ اند و در اوقات مخاطبہ شرع محفوظ اند خدا وند سبحانہ ایشان را در اوقات مخاطبہ شرع باز بخود می آرد و این حکایت نیز از محو نیست از بے ضبطی است پس ایشان محفوظ اند در وقت غلبہ حقیقت در آداب شریعت وصفت اہل حقیقت ہمین است **قولہ** ثم کان سبب غیبتہ عن تمیزہ شفقتہ علی المسلمین وھذہ اقوی سمۃ لتحققہ فی حالہ عن تمیزہ شیخ رحمہ اللہ غیبت او فرمود بعدہ سبب غیبت او میگوید از تمیز اشیا شفقت او بر مسلمانان متغیر عقل او افتاد این قوی ترین حال باشد زیرا چہ او در امور خویش متحقق بود این مرد کہ غائب شدہ است از کبار صوفیہ است و مواجد و حفظ ادا بو علی دقاق رحمہ اللہ

می فرماید و دیگرے را مجال دخلے نباشد ولیکن کسے اینجا چنین گوید بعد آنکہ این شد
خولط فی عقلہ مجال و مساغ تحقیق و تمیز نماند و آنکہ شیخ قدس اللہ سرہ میفرماید قمت
صلوٰۃ بضبط خویش آمدے و نماز گزاردے دیوانگان باشند کہ بسیار کارہا کنند و خلق بدآنند
گر مردے عاقل است حکایتے مرتب کنند و شعرے درست گویند و در وقت اینہا
دیوانگان بانتہا باشند دیوانہ از ہر جا کہ باشد از ہجوم وغیر آن [illegible] خانہ شناسند و زن
و دختر و مادر را شناسند ماکل و مشرب خود را شناسند مردے سالہا عمر او در نماز [illegible]
گزشتہ است وقت آن می آید بعبادت خود باز می گردد و این کہ شفقت بر مسلمانان
مذہب عقل افتد مشکل کاریست در فہم ہر عاقل نگنجد برائے ذہاب عقل را شئے ہیبتے
باید [illegible] رعایت حسن و جمال باشد رحمت و شفقت بر مسلمانان موجب ذہاب عقل نیست
خصوص در درویشی درویشانست این حکایت [illegible] بعضے دنیا
شود بعض مردم را شنیدہ ایم و دیدہ ایم قومے اند عمرے در [illegible]
و شب بیدار بودن و شب [illegible] تا آنکہ [illegible]
را فراموش کردند [illegible] متوجہ است [illegible]
دگر ہم ہست بود ہم از کبار کسے باہمہ صحو و محو داشتند بے شبہ اما در جزئیات امور
از جملہ حکما دانا تر عاقل تر وضعے مستقیم تر کردہ اند۔

الجمع والفرق

قولہ ومن ذلک الجمع والفرق لفظا الجمع والتفرقة يجري فی کلامهم کثیرا یکے ازان الفاظ مصطلح کہ در حکایات و محاورات ایشان است
جمع و فرق است لفظ جمع و تفرقہ در سخن ایشان می رود **قولہ وکان الاستاذ ابو علی رحمه الله يقول الفرق ما نسب اليك والجمع ما سلب عنك** فرق عبارت از آنست آنچہ نسبت بتو دارد آن تفرقہ است و آنچہ از
امور بشری است اکلے و شربے و صومے و صلوتے و تلاوتے این ہمہ تفرقہ است و جمع

چیست آنچه او ست لبشری او مسلوب گردد بحق جمع شود این جمع است قوله معناه
ان ما یکون کسبًا للعبد من اقامة العبودیة وما یلیق باحوال البشریة
فهو فرق وما یکون من قبل الحق من ابداء معانی وابتداء لطف و
احسان فهو جمع هذا ادنی احوالهم فی الجمع والفرق لانه فی
شهود الافعال وشیخ همین گفت که ما گفتیم اما شیخ ابوالقاسم رحمه الله بیان بسلب
نگفت بیان آنکه حاصل از سلب هست آن گفت و این جمع و این تفرقه ابتدای
حال ایشانست زیرا چه در شهود افعال اند اما تعیین شهود افعال شیخ می کند بتعیین خویش
که این شهود افعال ما هرچه از طاعات او را بخود دارد و از دو بیند آن جمع است و یکی
از آن شهود افعال است قوله فمن اشهده الحق سبحانه وتعالی
افعاله من طاعاته ومخالفاته فهو عبد بوصف التفرقة این که
خلق را اثبات ایشان بذات وصفات و افعال ایشان کنی الی قوله ومن
اشهده الحق سبحانه ما یولیه من افعال نفسه سبحانه فهو عبد
بشاهد الجمع و هر کرا خدای شاهد کند با فعال خویش و او را از و برد این بنده را
گویند بوصف تفرقه است و اگر اینچنین است که آن شخص را خداوند سبحانه بشهود خویش
او را از و برد و او بوصف طاعت و عبودیت مستقیم مانده این را جمع نامست قوله
ما یولیه من افعال نفسه یعنی بنده نمی کند خداوند سبحانه در مظهر او فعل خویش میکند
قوله فاثبات الخلق من باب التفرقة واثبات الحق من نعت الجمع
این که خلق را اثبات ایشان بذات وصفات و افعال ایشان کنی این تفرقه است
و این که ایشان را ازین افعال و اقوال و صفات بدر بری و نگوئی که خداوند میکند
این جمع است ایشان را از ایشان برون کند و وجود ایشان را محو بیند و اثبات
وجود باری شود بحقیقت این جمع شود قوله ولابد للعبد من الجمع والفرق

فان من لا تفرقة له فلا عبودیة له ومن لا جمع له لا معرفة له چاره نباشد مرد عارف را ازین هردو فرق باید هم جمع باید فرق باید تا اجزاے عبودیت واستقامت آن بر پاے دارد و جمع باید تا بشهود و عیان بمعرفت توحید و مرد عارف متصف بصفات الله باشد اگر تفرقه نباشد زندقه باشد و اگر جمع نباشد معرفت بشهود و عیان نباشد **قوله** فقوله ایاک نعبد اشارة الی الفرق وقوله ایاک نستعین اشارة الی الجمع ایاک نعبد حق عبودیت است و ایاک نستعین حق ربوبیت است اشارت اول بتفرقه آید و دوم بجمع **قوله** واذا خاطب العبد الحق بلسان نجواه اما سائلا او داعیا او مثنیا او شاکرا او متنصلا او مبتهلا قام فی محل التفرقة چون بنده خطاب حق بزبان راز خویش کند این که خطاب کند یا چیزے را خواهنده باشد یا داعی او باشد او را میخواند یا معیب است یا شاکر است یا بدو متصل است یا از هم ابتهال کرده بدو بازگشته است این بنده در محل تفرقه قایم است مگر با وجود اتصال چو نجوی در میانست هر آینه تفرقه باشد و او بدوست و داعی است و سائل است این هم چنان تفرقه است فعلی هذا ایاک نستعین هم تفرقه باشد **قوله** واذا اصغی بسره الی ما یناجیه مولاه واستمع بقلبه ما نخاطبه به فیما ناداه وناجاه او عرف معناه او لوح لقلبه واراه فهو بشاهد الجمع و چون همچنین باشد که این بنده بسر خویش گوش نهد بسوے چیزے که مولی او او را ندا میکند و بدانچه با وخطاب میکند این بدل خویش با او بجمع آمده است در چیزے خداوند سبحانه باوے نداکرده است یا رازے گفته است یا معنی خطاب را یا مراد خود را تعریف کرده است و دل او را تا ی محیی کرد و او را نجو و نمود یا او را آن معنی نمود پس این بنده بشاهد جمع باشد حاصل کلام شیخ این شد هر چه نسبت

همچنان

بہ بندہ است تفرقہ است و ہرچہ نسبت برب تعالی است جمع اما مفہوم آنست
کہ اگر تفرقہ با جمع است معتدبہ است این تفرقہ از معلومات قوم باشد اما جمع این تفرقہ
را بحق جمع کند این جمع کند باشد تفرقہ مخصوصہ کہ بیان کردہ است تفاریق بیاک
است شیخ تشخیصے تعیینے کردہ است و اگرنہ درجملہ افعال و اقوال بندہ تفرقہ
وجمعے ہست قولہ سمعت الاستاذ ابا علی رضی اللہ عنہ یقول انشد
القوال بین یدی الاستاذ ابی سہل الصعلوکی رحمہ اللہ
جعلت تنزہی نظری الیکا وقلبی الدھر یتکل علیہا
وکان ابو القاسم النصرابادی حاضر فقال الاستاذ ابو سہل
رحمہ اللہ جعلت بنصب التاء فقال استاذ بل جعلتُ بضم
التاء فقال الاستاذ ابو سہل الیس عین الجمع ، ثم فسکت النصرابادی
رحمہ اللہ وسمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ ایضا
یحکی ھذہ الحکایۃ علی ھذہ الوجہ (قال الاستاذ ابو القاسم
القشیری) ومعنی ھذا ان من قال جعلتُ بضم التاء یکون اخبارًا
عن حال نفسہ فکان العبد یقول ھذا واذا قال جعلتَ بالفتح
فکانہ یتبرا من ان یکون ذلک بتکلفہ بل یخاطب مولاہ فیقول
انت الذی خصصتنی بھذا لا انا بتکلفی در لفظ جعلت میان این بزرگوار
اختلاف رفتہ است در نصب تا و در رفع تا اگر جعلت نصب گوئی جمع آید و اگر
رفع گوئی تفرقہ آید جعلتُ برفع اضافت بنفس متکلم است وجعلتَ بنصب اضافت
بسوے حق است قولہ فالاول علی خطر الدعوی والثانی بوصف
التبری من الحول والاقرار بالفضل والطول اکنون بے نظیر لیکن این کہ
شیخ دعوی میفرماید دعوی چہ گذر دارد دعوی مناسب نیست میان طائفہ

سفیان وهو چه نسبت [illegible] تقوّل [illegible] فرق [illegible] من یقول شهدنی عبدک
وبین من یقول بفضلک ولطفک اشهدک فرق است میان کسی
که گوید من چنین کاری میکنم بجهد خویش و میان کسی که گوید بفضل تو و قوت تو من میکنم
تو میکنی جهدی اضافت بسوی خود میکند بفضلک اضافت بحق است **قوله**
وجمع الجمع فوق هذا وجمع جمع برتر از جمع است و در جمع الجمع جمع و تفرقه است
جمع الجمع عبارت از این است با جمیع تفاریق و با همه نسب و اضافات و با همه مباشرت
با فعال و حرکات مرد چنین نماید که از همه پریشانان پریشان تر و از همه دور افتادگان دور
افتاده تر با این همه او یکی است این جمع الجمع است این مشکل حالتی است مزلهٔ اقدام
بسیاران است و بسیاران واماندگان دعوی اشارت کرده اند و خود را از قوم جمع الجمع
دانسته نعوذ بالله من شرهم مزلهٔ اقدام و مظنهٔ دعوی بسیار است اینجا عورتی با جنید
رحمه الله گفت چه باشد این که اسرار خدا با عوام میگوی این اشارهٔ جمع بود و جنید رحمه الله
جواب فرمود که ما اسرار خدا با خدا میگوییم این جمع الجمع است **قوله ثم تختلف الناس**
[illegible] الجملة على حسب تباين احوالهم وتفاوت درجاتهم
فمن اثبت نفسه [illegible] الخلق ولكن شاهد الكل قائما بالحق فهذا
هو جمع همین سخنی که بالا گفتیم شیخ همین سخن میفرماید طریقهٔ شرح سخن را می شنود و مردم
مختلف اند در این جمع الجمع بحسب اختلاف درجه و مرتبه که دارند و کلی این است هر که
اثبات نفس خویش کرد هر آینه چو اثبات نفس خویش کرد اثبات خلق هم شد اما شیخ رح
بصریح میفرماید تا آنکه اثبات نفس و خلق کرده اند این نظر و این مشاهده دارد که خلق قائم
بحق اند این جمع الجمع است **قوله واذا كان مختطفا عن شهود الخلق مصطلما**
عن نفسه ماخوذا بالكلية عن الاحساس بكل غير بما ظهر واستولى
من سلطان الحقيقة فذلك جمع الجمع وقتی که چنین باشد که او را از وبرده اند

وبکلی از احساس غیر حق ماخوذ شود بموجب ظهور سلطان حقیقت واستیلاء آن این را جمع الجمع
نامند قوله فالتفرقة شهود الاغیار لله سبحانه والجمع شهود الاغیار
بالله وجمع الجمع الاستهلاك بالكلية وفناء الاحساس بما سوى الله
عند غلبات الحقيقة شیخ بعبارت مختلف برای تفهیم مخاطب را اطناب میکند
محل مشکل است سخن دقیق ولطیف است بسبب آن عبارت میکند مگر کسی فهم کند
حاصل تفرقه این باشد اغیار شاهد اند اما شهود ایشان بنا بر خدا است اگر او تصویری
شود کرد در ان تصویر عکس جمال الهی کرد هم شهود بالله شهود واگر شکلی و تمثیلی نمود هم شهود لله باشد
واگر گوئی همه را خدا آفریده است هم شهود لله باشد واگر گوئی ثبوت ایشان وقوام ایشان
بخدا است هم شهود لله باشد وجمع چیست شهود اغیار بخدا باشد این را این معنی
باشد شهود ایشان شهود ایشان نیست آن شهود خدا است وجمع الجمع اینست که استهلاك
بکلی شود واز ان او را او بکلی نماند یعنی بنده کلا وجملة با همه اشیا استهلاك فانی رسما و
حقیقة وخیالا ووهما فانی شود شیخ رحمه الله شهود لله بالله را تفرقه داشت واستهلاك
بالکلیه را جمع الجمع وما بالا بیان کرده ایم قوله وبعد هذا حالة عزيزة يسميها
القوم الفرق الثاني وهو ان يرد الى الصحو عند اوقات اداء الفرائض
فرایض ليجري عليه القيام بالفرائض في اوقاتها فيكون رجوعا لله بالله سبحانه
لا للعبد بالعبد فالعبد يطالع نفسه في هذه الحالة في تصريف
الحق يشهد مبداء ذاته وعينه بقدرته ومجري افعاله واحواله
عليه بعلمه ومشيئته وبعد این جمع که استهلاك کلی است حالتی عزیز است
واین اینست که او را باز گردانند بصحو نزدیک اوقات آن واین را صحو نامند
واین رجوع بخدا بخدا است نه آنکه بنده ببنده آمده است آنرا که رجوع از وبدو شده
است صفت این مرد اینست درین حالت مطالعه نفس خویش هست ومی بیند

کہ در تصریف حق است چنانچہ خوش می آید می گرداند و مبدی ذات او را و صفات او را شاہد است کہ او بقدرت خویش او را بخود می دارد و او را باید و نمی دہد و افعال خویش و احوال خویش را بمشیت او می گذارد یا خدا افعال خویش و مشیت خویش بر و می گذارد یا بندہ افعال خویش و مشیت خویش بخدا می گذارد و ہر دو یک معنی است عبارت مختلف **قولہ** واشار بعضہم بلفظ الجمع والفرق الی تصریف الحق جمیع الخلق فجمع الکل فی التقلیب والتصریف من حیث انہ منشی ذواتہم ومجری صفاتہم و بعضے جمع و تفرقہ را صوبیت نگفتہ اند و ہمین گفتہ اند جمع و فرق کہ ہمہ خلق در تصریف حق اند یفعل اللہ بہم ما یشاء و یمضیہم بقدرتہ الی ما شاء پس جمع کرد کل را کہ در تصرف و تصریف او اند و منشی ذوات و مجری صفات ایشان او ست این جمع و تفرقہ است و ہر دو متعلم ہمین خواہد گفت ہر چہ تو گفتہ او ہم و یا ہم بدین باز خواہد آورد **قولہ** ثم فرقہم فی التنویع ففریقا اسعدہم وفریقا ابعدہم وفریقا ہداہم وفریقا اضلہم واعماہم وفریقا حجبہم وفریقا جذبہم وفریقا آنسہم بوصلتہ وفریقا ایئسہم من رحمتہ وفریقا اکرمہم بتوفیقہ وفریقا اصطلمہم عند ورود حقیقتہ وفریقا صحاہم وفریقا محاہم وفریقا قربہم وفریقا غیبہم وفریقا ادناہم واحضرہم ثم اسقاہم فاسکرہم وفریقا اشقاہم واخرہم ثم اقصاہم واجہم وانواع افعالہ لا یحیط بہا حصر ولا یاتی علی تفصیلہا شرح و ذکر کلیۂ اینست و تفصیل شرح فرمود یکے را میخواند یکے را می راند یکے را مقرب میکند یکے را از خود دور میکند یکے را اکرام می کند یکے را مصطلم می کند یکے را صحو میکند و یکے را محو میکند و ہمبرین قیاس افعال باری ہمہ این جمع و تفرقہ عام است و انواع افعال او در حصر و شرح

نیاید **قوله** انشد الجنید رحمه الله فی معنی الجمع والتفرقة ؎

وتحقیقک فی سری فناجاک لسانی فاجتمعنا لمعانی وافترقنا لمعانی

ان یکن غیبک التعظیم عن لحظ عیانی فلقد صیرک الوجد من الاحشاء دانی

در معنی جمع وتفرقه جنید را دو بیت گفته اند تحقیقک فی سری و اثبات کردم ترا در سر خود وزبان من با تو راز میگوید باعتبار یکی جمع شدیم و باعتبار تفرقه شدیم پس معانی شاید شد آنرا جمع گویند و معانی دیگر باعتبار آنرا تفرقه گویند **قوله** ان یکن غیبک اگر تعظیم تو غائب کند مرا از لحظ عیان من پس وجد از احشای من تو نزدیک است اول تفرقه گردد دوم جمع و این تفرقه و جمع بحسب عامه است چنانچه شیخ گفت **قوله** وانشدوا ؎

اذا ما بدا لی تعاظمته فاصدر فی حال من لم یرد

جمعت وفرقت عنی به ففرد التواصل مثنی العدد

وقتی که او ظاهر شود و او را بزرگ دانیم و تعاظم کنیم از و یابد و فرو آئیم در جای که کسی فرو نیاید جمع شدم و خود را از خود تفرقه کردم و بدو جمع شدم و بدو تفرقه کردم پس تو وصل که جدا شود مثنی عدد شود تواصل را شمری مثنی العدد و باشد یکی یکی است دو چون شود که یکی را دو جا نہی و سیوم جا کنی سه شود و همچنین هر اعداد را جمع کنی و بازگشت همه یکی است آن الوف تفرقه است این یکی جمع شیخ در بیان منا هم نسبتی نیا ورده است در بیان کلمات صوفیه هم نسبتی نهاده است نگفته است این حال بالا است این فرو است چنانچه آمده است گفته است

قوله ومن ذلک **الفناء والبقاء** یکی از آن الفاظ فنا و بقا است چنین گفته اند که چند لفظ است میان این صوفیه مصطلح و مرجع آن همه بیک معنی می شود حضور و غیبت فنا و بقا جمع و تفرقه الفاظ مختلف است و معنی متحد عبدالله خفیف رحمه الله

الفنأ والبقاء

حضور وغیبت گوید خراز علیہ الرحمہ فنا وبقا گوید وجنید رحمہ اللہ جمع وتفرقہ گوید
وتو در بیان با معانی نظرے کن اندک تفرقہ نیست میان ایشان اگر توانی دریافت
تفرقۂ باریکے ہست **قولہ** اشار القوم بالفناء الی سقوط الاوصاف
المذمومة واشاروا بالبقاء الی قیام الاوصاف المحمودة بعضے از
فنا وبقا این عنایت کردہ اند ذمیمہ برود وبجاے آن حمیدہ شود این را فنا و
بقا گویند شیخ در فنا وبقا بحسب تعدیہ لفظ میگوید تعدیہ فنا بعد است عن
الاخلاق المذمومة موقتی عن رغبة این فنا وبقا لغوی است مصطلح ایشان
نیست آنچہ در منتہاے کلام خود خواہد گفت باید ابتدا ایمان را گوید واگر نہ این
ہمہ مشوش ومتردد می گردد وگمان می رود این ہمہ فنا است اما بعضے مردم دیدہ
خود را سالک گویند وگویند ما معنی می دانیم چون از ایشان پرسند ایشان ہمین معنی
فنا وبقا گویند **قولہ** واذا کان العبد لا یخلو عن احد ہذین القسمین
فمن المعلوم انہ اذا لم یکن احد القسمین کان القسم الآخر لا
محالة فمن فنی عن اوصافہ المذمومة ظہر علیہ الخصال المحمودة
ومن غلب علیہ الخصال المذمومة استترت عنہ الصفات المحمودة
البتہ یکے ازین دو صفت در بندہ باشد اگر ذمیمہ فنا شد لابد صفت حمیدہ
بقا شد ہر دو ضد ونقیض اند اگر یکے برود دوم لا محالہ باشد **قولہ** واعلم
ان الذی بہ العبد افعال واخلاق واحوال فالافعال تصرفاتہ
باختیارہ والاخلاق جبلت فیہ ولکن بتغیر بمعالجة علی مستمر العادة
بندہ بدانچہ اوست ونسبت بدو دارد از افعال واخلاق جبلی اوست اورا
با آن آفریدہ اند بدین قابلیت آفریدہ است اگر زمانے رود بہ کارست در تبدیل
آن استمرار کند بران آن برود وضد آن آید غضب برود حلم آید **قولہ** والاحوال

یرد علی العبد علی وجہ الابتلاء لکن صفاؤھا بعد زکاء الاعمال فھی کالاخلاق من ھذا الوجہ لان العبد اذا نازل الاخلاق تقلبہ فینفی بجھدہ سفسافھا من اللہ سبحانہ علیہ بتحسین اخلاقہ و احوال غضب و شہوت و حرص و ہوا این احوال است بر وجہ ابتلا بر بندہ افتد و صفاے او بچہ باشد بزکاے اعمال باشد چو صفا و زکا پذیرد ہست بمثال اخلاق باشد چو بندہ اخلاق بد خویش منازلہ کرد و بران اطلاع شد دانست حمیدہ چیست و ذمیمہ چیست و چہ باید و چہ نباید پس بجہد و طاقت خویش انچہ ردی است انرا نفی کند بحسن خلق خویش. قولہ فکذلک اذا واظب علی تزکیۃ اعمالہ ببذل وسعہ من اللہ سبحانہ علیہ بتصفیۃ احوالہ بل بتوفیۃ احوالہ چنانچہ بریں استمرار کرد و در صفاے آن کوشید و زکا دست داد در اعمال ہم کذلک وسعی کہ خدا اورا دادہ است بدل آن وسع کند آن ہم قابل است کہ شود تصفیہ احوال کند بلکہ توفیہ کند یعنی چنانچہ حق اوست ہمچنان بجا آرد قولہ فمن ترک مذموم افعالہ بلسان الشریعۃ یقال انہ فنی عن شھواتہ فاذا فنی عن شھواتہ بقی بنیتہ و اخلاصہ فی عبودیتہ ہرکہ بحکم شرع ہرچہ ذمیمہ در شرع است انرا انتفا کند از شہوت ناشایستہ فانی شد بر محل شہوت براند و از غیر محل احتراز کند این فنا عن شہوۃ باشد چون شہوت برود باقی شود بنیت صالح و اخلاص در عبادت اول بقا و دوم بقا قولہ ومن زھد فی دنیاہ بقلبہ یقال فنی عن رغبتہ فاذا فنی عن رغبتہ بقی بصدق انابتہ ومن عالج اخلاقہ فنفی عن قلبہ الحسد و الحقد و البخل و الشح و الغضب والکبر و امثال ھذا من رعونات النفس یقال فنی عن سوء الخلق فاذا فنی عن سوء الخلق بقی بالفتوۃ و الصدق ومن شاھد

جریان القدرة فی تصاریف الاحکام یقال فنی من حسبان الحدثان من الخلق این ہمہ در معنی واحد ست وجہت آن ترجمہ تکرار کردہ نشد قوله فاذا فنی عن توهم الآثار من الاغیار بقی بصفات الحق ومن استولی علیه سلطان الحقیقة حتی لم یشهد من الاغیار لا عیناً ولا اثراً ولا رسماً ولا طللاً یقال انه فنی عن الخلق وبقی بالحق چو ازین فانی شد کہ چیزے از غیر او سر زد یا بغیر وجود او وجودے باشد این را از جوانب فنا شمرند نسبتے بفناے قوم دارد فنا مصطلح اینست سلطان حقیقت برو تجلی کند کرد وجودی عینی واثری از ہمہ فانی شود این را گویند کہ از وجود خود واز جملہ وجودات او ہمی فانی گشتہ وبحق باقی شدہ این فنا واین بقا قوله ففناء العبد عن افعاله الذمیمة واحواله الخسیسة بعدم هذه الافعال وفناؤه عن نفسه وعن الخلق بزوال احساسه بنفسه وبهم فاذا فنی عن الافعال والاخلاق والاحوال فلا یجوز ان یکون ما فنی عنه من ذلك موجوداً واذا قیل فنی عن نفسه وعن الخلق فنفسه موجودة والخلق موجودون ولکنه لا علم له بهم ولا به ولا احساس ولا خبر فیکون نفسه موجودة والخلق موجودین ولکنه غافل عن نفسه وعن الخلق غیر محس بنفسه وبالخلق فنا ے کہ معلوم است بگوئیم تا بود ہر وجود فانی شود از ہمہ وجودات بجملتہا ایشان شاہد باشند با ہمہ اوصافے کہ ایشان راست مرد فانی باشد نہ آنکہ علم نباشد وخبر وحس نباشد علم باشد وخبر وحس باشد با این ہم مرد فانی باشد وانچہ شیخ رح میفرماید کہ حس نماند وعلم نماند وخبر نماند کہ بحسیم اند او کجا بعلم ادراک کند او کجا کہ او را خبر باشد پروانہ خود را بر شمع زند این سوخت فانی شد این کہ

نور او با شمع ماند شمع را می بیند و بداند و ہمہ را فانی یا بد پس او نیز ہمین صفت باشد ازانکہ او با شمع یکے شدہ است خداوند سبحانہ گوید لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار کلام ازلی دائمی وابدی ست باشہود وجود ہمہ اغیار او میگوید للہ الواحد القہار و کلام ابدی ازلی البتہ منقطع نہ واو دائم قائل این وم کہ من وتو در حکایتیم با وجود ہمہ وجودات او میگوید للہ الواحد القہار و فانی را کہ بدو قایم است ہمین صفت است کسے ہم میان ایشان چنین گفتہ است نظم

من رفتہ ام از خویش درون و برون نہ ام	از من مطلب تو کہ من کنون نہ ام
با دوست چنان یکے شدہ ام چیست بجز دو	ہستم ہمانکہ بودم زان کم فزون نہ ام
چون بحر دو چشم شدہ است مرا عشق تو بلک	من مغز و استخوان و دگر پوست و خون نہ ام
کس با پیوند از کس ساحری چگونہ	بے چون بچگون چہ گوید چونم چگونہ ام

این فنا و این بقاست ازین بیشتر سخنے در فنا و بقا نباشد قولہ وقد تری الرجل یدخل علی ذی سلطان او محتشم فیذہل عن نفسہ وعن اہل مجلسہ ون ہائبہ ذہل عن ذلک المحتشم حتی اذا سئل بعد خروجہ من عندہ عن اہل مجلسہ وہیئات ذلک الصدر وہیئات نفسہ لم یمکنہ الاخبار عن شی شیخ رحمہ اللہ میفرماید برائے فنا را و برائے ذہاب حس وخبر را شخصے بر سلطان جلیل القدر عظیم الخطر درآید مرد را از نفس خویش ذہول شود کہ ہنا باشد در میان آن مرد و بسیار چہ بود و کہ بود وچہ گفتند وچہ شنیدند و بسا باشد ازان معظم و محتشم ہم شعور نماند این مثال فنا و بقا نیست برائے حضور و غیبت را این مثال نیک موافق باشد شیخ رحمہ اللہ برائے آن آورد ہیاکل موجود و آن شخص موجود مع ہذا احساس وخبر رفتہ این ازمضعف عقل است و سستی طبیعت ارد نفس است با فنا نسبتے دارد قولہ قال اللہ عزوجل فلما رأینہ اکبرنہ و

قَطَّعْنَ اَیْدِیَهُنَّ لم یجدن عند لقاء یوسف علیه السلام علی توهله المقطع الایدی وهن اضعف الناس وَقُلْنَ مَا هٰذَا بَشَرًا ولقد كان بشرا وقلن اِنْ هٰذَا اِلَّا مَلَكٌ كَرِیْمٌ ولم یکن ملکا فهذا تغافل مخلوق عن احواله عند لقاء مخلوق فما ظنك بمن یکاشف بشهود الحق سبحانه فلو تغافل عن احساسه بنفسه وابناء جنسه فای اعجوبة فیه فمن فنی عن جهله بقی بعلمه ومن فنی عن شهوته بقی بانابته ومن فنی عن رغبته بقی بزهادته ومن فنی عن منیته بقی بارادته وكذلك القول فی جمیع صفاته واذا فنی العبد عن صفته بما جری ذکره یرتقی عن ذلك بفنائه عن رویة فنائه

صواحب زلیخا وصدائق او یوسف را علیه السلام باجمالے کہ او داشت آراستہ تردید ند بجمال او مشغول شدند از خود غائب گشتند دست را از ترنج واز سبب تفرقہ کردن نتوانستند این نظرے از حضور وغیبت است اینجا مرد فانی از خود نیست فانی از شعور خود است این مخلوقے بہ مخلوقے در آید او از خود بود اشعورے نماند پس چہ گمان بری برکے کہ او را کشف شہود حق سبحانہ شود او از خود بیرود در اشعورے نماند چہ اعجوبہ است این را کے اعجوبہ نداند اعتباریکہ از فنا کردیم اشکال دران است و نزدیک محققان آنست اول کسے کہ تکلم بفنا و بقا کرد ابوسعید خراز است رحمہ اللہ و فنا و بقا کرد تا گفتیم موافق بیان اوست قوله والی هذا اشار قائلهم ؎

وقوم تاه فی ارض بقفر	وقوم تاه فی میدان حبه
فافنوا ثم افنوا ثم افنوا	وابقوا بالبقا من قرب ربه

فالاول فناء عن نفسه وصفاته ببقائه بصفات الحق ثم فنائه عن صفات الحق بشهود الحق ثم فنائه عن شهود فنائه باستهلاکه فی وجود الحق قومے در زمین خیالی گم شدند و قومے در میدان حب او گم شدند

پس ایشان فانی گردند فا فنوا اول فنائے افعال شد و بعد آن فنائے صفات بعد آن فنائے ذات از افعال خود فانی شد و بعد با فعال او باقی شد از صفات خود فانی شد بصفات او باقی گشت و از خود فانی شد برب باقی گشت این بیت کہ آورد ہماں فنا کہ ما گفتیم ہم بدان اشارتے در ستے کرد شیخ این سہ فنا گفت فنا از فعل و فنا از صفت و سیوم استہلاک از ان فنا در وجود حق

الغیبۃ والحضور

قولہ ومن ذلک الغیب والحضور و بعضے از ان کلمات مصطلح غیبت وحضور است **قولہ فالغیبۃ غیبۃ القلب عن علم ما یجری من احوال الخلق لاشتغال الحس بما ورده علیہ ثم قد یغیب عن احساسہ بنفسہ وغیرہ بوارد من تذکر ثواب او تفکر فی عقاب** غیبت عبارت ازین است دل او غائب شود از علم چیزے کہ بر خلق میرود زیراچہ حس او مشغول است بوارد ے کہ بروے شدہ است از تذکر ثوابے و تفکر عقابے والبتہ محتمل کہ از خویش غائب شود و از خلق ؎ بسببے کہ بالا گفتم تذکر ثوابے و تفکر عقابے والبتہ این منحصر بر نظیر ثواب و عقاب نیست جلال و جمال ہم منفیت شعور شخص اند **قولہ کما روی ان ربیع بن خیثم کان یذہب الی ابن مسعود رضی اللہ عنہ فمر بحانوت حداد فرای الحدید المحماۃ فی الکیر فغشی علیہ ولم یفق الی الغد فلما فاق سئل عن ذلک فقال تذکرت کون اھل النار فی النار فھذہ غیبۃ زادت علی حدھا حتی صارت غشیۃ** ربیع بن خیثم رحمہ اللہ بر دکان حدادے گذشت می بیند آہن گرم کردہ اند و میکوبند او راغشی شد تا دوم روز بعد آنکہ بہوش آمد پرسیدند چہ بود گفت اہل نار را یاد کردم پس این غیبتے است کہ زیادت شدہ است

منفی

؎ در نسخہ منقول عنہ عبارت را کرم خوردہ است بنا بران بیاض گذاشتہ شد۔ ع ح

ازحد خود تا آنکہ غشی شدہ است شیخ رحمہ اللہ موجب غیبتے موجب مخصوصے فرمود وحکایتے مخصوص آورد برائے مثال آں را وغیبت درفہم ما انیست ہر چہ مغیب افتند تذکر بارے عقاب تو یے رویت شئے ہیبتے چینے دیدن ہیبتے عظیمے ہر چہ بیند و دل آنرا بیند وتحمل نکند آنرا غیبت نامند **قولہ** وروی عن علی بن الحسین رضی اللہ عنہما انہ کان فی سجودہ فوقع حریق فی دارہ فلم ینصرف عن صلوٰۃ فسئل عن حالہ فقال الہتنی النار الکبری عن ہذہ النار نظیرے دگر میگوید علی بن حسین رضی اللہ عنہما در سجدہ بود وآتشے درسرائے او افتاد او از سجدۂ خویش باز نیامد از وے پرسیدند گفت آتش بزرگ از آتش خورد مرا باز داشت خیال آتش کبری بروغالب آمد احساس این آتش صغری بر و محو کرد تا کبری بدین نسبت باشد این نار را صفت بارشتہ اند ہر آئینہ این صغری باشد آں کبری و دیگر نار کبری نَارُ اللّٰہِ الْمُوْقَدَۃُ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَی الْاَفْئِدَۃِ این عنایت کنند آتش عشق آتش طلب چوں دردے افروزد این راکہ آتش صغری میگویند باآن آتش کبری کہ مردمان عنایت کردہ اند از ہمہ شعور واحساس برود **قولہ** وربما تکون الغیبۃ عن احساسہ بمعنی یکاشف بہ من الحق سبحانہ وبسا باشد کہ از حق بروچیزے کشف شود بدان او غائب شود نورے افتد کہ شعاع ان نور جہا نرا بسوزد این از ہیبت آن از خود رود وتجلی قہر شود این ہم ازان قبیل است تجلی لطف شود او در جمال او چنان مستغرق شود کہ از خود غائب شود این در آغاز کار است چوں مرد منتہی شود وآن چیز ہا برو بسیار افتد عادت شود این چیز ہا مغیب ومغیر نیفتد واگر بر سر نماینده مطلع شود کہ ورائے این کیست کہ این می سازد ہم مغیر ومغیب نیفتد **قولہ** ثم انہم مختلفون فی ذلک علی حسب احوالہم ہر آئینہ ہمی آید کہ ایشان مختلف اند برحسب احوال خویش کسے راچہ مغیب افتد وکسے راچہ

قوله ومن المشهور ان ابتداء حال ابی حفص النیسابوری الحداد فی ترکه الحرفة انه کان علی حانوته فقرأ قاری آیة من القرآن فورد علی قلب ابی حفص رحمه الله وارد تغافل ان احساسه فادخل یده فی النار واخرج الحدید المحماة بیده فرای تلمیذ له ذلك فقال یا استاذ ما هذا فنظر ابوحفص رحمه الله الی ما ظهر علیه فترك الحرفة وقام من حانوته ابتداء سبب توبه ابوحفص حداد رحمة الله علیه این بود عورتے آمد خریدن قفلے دل شیخ باوے بربست دکان گرد آورد و دنبال عورت روان شد تا در خانه او رسید عورت آن عورتست که البته مراد طلب این بدامان آن نرسد حداد را سوختند و گرمی دل شعله زد تاب نیاورد مجوسی شهره بود در سحر بر و رفت حال سوختگی خویش بروے عرضه کرد مجوسی گفت تو مسلمانی احمدی انچه فرمایم تو آن نکنی حداد گفت من در کوره غم افتاده بے سوزم و میدم آتش عشق را حسن آن معشوق در فروزی می آرد هر چه فرمائی کنم بخیل معشوق در دامن افتد گفت چهل روز هیچ طاعتے نکن و کلمه کفرے که من تلقین می کنم البته آن بزبان میگو و میگو همچنان قبول کرد چهل روز برین کار بود اثر سحر پیدا نشد آمد باز بران مجوس گفت انچه گفتی کردم معشوقه هم بر ستیزه کاری خویش است آتش سحر تو اثرے نکرد دل آهن او را نرم نساخت من همچنان بزنجیر محبت گرفتارم مجوس گفت هرگز نباشد اینچنین تو طاعتے کرده باشی درمیان و اگرنه سحر من آن چنان نیست که هرگز خلاف شود اندیشه کرد جمله حرکات و افعال خویش را تا چهل روز یاد میکرد یاد آورد هیچ طاعتے نکرده ام مگر آنکه سنگریزه تیزے در ره افتاده بود آن را در گوشه کردم مجوس گفت شرم دار از خدائے که چهل روز متصل او را بر نجانی و کفر ورزی و طاعتے نکنی تا آنکه یک طاعتے کمترین طاعتها کردی خدائے آن را قبول کرد تا سحر مرا اثرے نشد ابوحفص همان ساعت

توبہ کرد دلش ازان عورت باز آمد و بحداد مشغول شد اما حرفہ حدادی کردے و
موجب ترک حرفت آن بود کہ شیخ رحمہ اللہ بیان کرد در دوکان نشستہ آہن
در کورہ انداختہ گرم کردہ آسیتیے از قران شنید اللہ اعلم آیت رجا بود یا آیت
خوف از خود غائب شد دست در آتش انداخت آہن را دست گرفت بیرون آورد دوست
را آزارے نبود شاگردے از ان شیخ بود یا تلمیذ تصوف بود یا تلمیذ در کار حدادی
او دید پس شیخ چیست این ابوحفص رحمہ اللہ این دید کہ بر من چنین ظاہر شد
اکنون چہ در دوکان نشستہ بر من چنین ظاہر می شود بودن در دوکان بہتر نباشد
از دوکان خاست وگوشہ گرفت و ترک آن حرفت کرد **قولہ وکان الجنید**
رحمہ اللہ قاعد وعندہ امرانہ فدخل علیہ الشبلی رحمہ اللہ
فارادت امرانہ ان تستتر فقال لہا الجنید رحمہ اللہ لا خبر
للشبلی عنک فاقعدی فلم یزل یکلمہ الجنید حتی بکا شبلی فلما
اخذ الشبلیؒ فی البکا قال الجنیدؒ لامرانہ استتری فقد افاق
الشبلی من غیبتہ جنیدؒ نشستہ بود زن او نزدیک او بود شبلی علیہ الرحمہ درآمد
عورت خواست پنہان شود جنید گفت بنشین کہ شبلیؒ از تو خبر ندارد ہمچنان او
نشستہ بود جنیدؒ با وے سخن میگفت شبلی علیہ الرحمہ گریست جنیدؒ گفت زن
را پنہان شو کہ شبلی علیہ الرحمہ با خود آمد دانستن جنید شبلی را علیہ الرحمہ کہ او با خود آمد
ہماں احساسے کہ میان ایشان ست واگر گریہ دلیل نکند کہ او با خود آمد چونہ بود
کہ با این بے خبری رہ دانست و بر جنید علیہ الرحمہ آمد پس معلوم شد کہ ایشان از
خود غائب اندو افعال از ایشان جاری است بحسب عادت **قولہ وسمعت**
ابا نصر المؤذن رحمہ اللہ بنسا وکان رجلا صالحا فقال کنت
اقراء القران فی مجلس الاستاذ ابی علی الدقاق رحمہ اللہ وقت کونہ

هناك وكان يتكلم في الحج كثيرا فاثر في قلبي كلامه وخرجت الى الحج تلك السنة وتركت الحانوت والحرفة وكان الاستاد ابوعلى الدقاق خرج الى الحج ايضا في تلك السنة وكنت مدة كونه بنسا اخدمه واظب على القرأة في مجلسه فرايته يوما في البادية يطهر وينسى قمقمة كانت بيده فحملتها فلما عاد الى رحله وضعتها عنده فقال جزاك الله خيرا حيث حملت هذا ثم نظر الىّ طويلا كانه لم يرني قط وقال رايتك مرة من انت فقلت المستغاث بالله صحبتك مدة وخرجت عن مسكني ومالي بسببك وتقطعت في المغازة بك والساعة تقول رايتك مرة ابونصر موذن رحمه الله میگوید که ابوعلی دقاق در مسجد من بود چهار ماه و در فضیلت حج می گفت تا بگفت او مرا هم اشتیاق حج شد بصحبت او برون آمدم و حانوت و حرفت راگذاشتم بحج برون آمدم پس دیدم او را در بادیه تطهر و وضو کرد او قاروره را ہما نجا گذاشت من دانستم فراموش کرده است پس آنرا گرفتم و چوں او برحل خویش بازگشت نزدیک او نهادم گفت خدا بر تو رحمت کند که این را برگرفتی آوردی بعد آن سوی من بسیار دید چنانستے که مرا ہرگز نه دیده است وگفت من ترا یک بار دیده ام تو کیستی گفتم بخدا فریاد کنم از دست تو مدتے در صحبت تو بودم و در صحبت تو خانمان خراب کردم خانه و دوکان راگذاشتم بسبب تو جنگلها را بدیدم این زمان تو میگوی یک بارے ترا دیده ام در عبارت در بعضے سخنان زیادت کرده ام نبشته ام چنانچه حکایت مرتب دیده ام ہماں نبشته ام این غیبتے که شیخ را شد یا ہیبت مبتلاسے حق بود یا ہماں وقت که ورود آں وقت غیبے شده بود چو از وقت غیبت شد از گذشته و حال شعور رفت آرے دل چو بکارے متعلق باشد و آن مور کار ہجوم آرد که البته فرصت نمید ہد ایچنیں غیبتها شود قوله واما الحضور فقد

یکون حاضرا بالحق لانہ اذا غاب عن الخلق حضر بالحق علی معنی ان
یکون کانہ حاضر وذلک لاستیلاء ذکر الحق علی قلبہ فھو حاضر
بقلبہ بین یدی ربہ فعلی حسب غیبتہ عن الخلق یکون حضورہ
بالحق فان غاب بالکلیۃ کان الحضور علی حسب الغیبۃ فاذا قیل
فلان حاضر فمعناہ انہ حاضر بقلبہ لربہ غیر غافل عنہ ولا ساہ مستدیم
لذکرہ؟ برین بیان میان حضور وغیبت ملازمتے آمد غیبت بحضور است وحضور دعیبت
است وآن غیبتے کہ بغیر حضور حق باشد آن معتدبہ نیست اما وجودے ولذتے وارد
بعرف من ذاق اکنون ایجاد وسخن است غیبت بحضور یا حضور بعد غیبت سیکے
انیست غایبے بدو شاہد شد بحسن او بجمال او یا از عظمت او وعزت او دل مستغرق و
مشغول گشت سر آئینہ از چیزہائے دیگر غائب شد این غیبتے بسبب حضور باشد وانچنیں ہم
باشد نخست خود را تکلف بحضور کند چنانچہ مرد مراقب از پس تصور آں غائب این
مرد از احساس خویش غائب شود اینجا غایب حاضر آید این حضوری بعد غیبت باشد
مردم مراقب وذاکر این سخن را بدانند ایشان خلوت گیرند دل را بتصور حضور حق بدہند
وکذلک ورذکر این تصور آن غائب از خود غائب شوند دران حالت بر ایشان
تجلی شود نورے بینند نارے بینند تا چہ پیش آید بحسب ہر کسے این حضور از غیبت
است وچون تکلف درین حضور دست داد وغیبت تحقیق شد کار بجاے کشد
کہ غیبت مبتلاے حق گرد وحضور حق شود یا نشود غیبت اورا دست داد ہم دران
غیبت اورا مسامراتے ومحاکاتے است مناجات ومکالمات ومتعلقات دیگر
ہم درین میرود با حق او دران مشغول واز حق غائب ودرین غیبت حکایت کسے
بدانند وبروا قعات ووجودات مطلع شوند واین بلائے است برجان آن شخص کہ
جز حضور حق پیش او می آید قولہ لانہ غاب عن الخلق لازم نیست شاید حضور

شود وغیبت نباشد وشاید غیبت باشد وحضور نباشد قوله فهو حاضر بقلبه
اینکہ شیخ میفرماید تمام حکایتے من گفتہ ام درست ترجمہ است بیندیش ببین قوله
فاذا قیل فلان حاضر شیخ مسئلہ میگوید اگر گویند فلان حاضر است شیخ سخنے زیادتے
میفرماید برائے تشریح وفہم مخاطب قوله ثم یکون مکاشفاً فی حضوره
علی حسب رتبته بمعان تخصه الحق سبحانه بها یعنی او از ہمہ غائب شود
وخدا بدو حاضر آید چہ باشد یعنی پردہ کہ بر چشم دل او بود آن پردہ برگیرد ورنہ او ہمواره
حاضر است درین حالت او از خود غائب شد وخدا وند سبحانہ وتعالی وجود را بدو
حاضر نمود بدان اندازہ و مرتبہ کہ آن شخص دارد از معانی واسرارے او را اطلاع دہند
یا آن معانی واسرار او را لکشف اطلاع دہند یا ازان حکایت کند حق تعالی بر وے اطلاع
بر اسرار افعال دہد چیزے را پیش او بیافرینند او بداند کہ آفرینش بدین صفت است
یا حکایت از آفرینش خویش کند کہ آفرینش من بدین صفت است ملاقاتے نیست
مباشرتے نیست چنانچہ صانعے ومصورے را می بینی بمباشرتے ومعالجے صنعتے
کند اینچنین نیست واگر بحضور او صورت مباشرت وملاقات نماید این را دو چیز باشد
یا ازان قبیل است وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ مباشرت نیست
معالجت نیست ممارجت نیست اما چنین نماید ویا خود حکایت از تمثل است
تمثیلے کردہ است مباشر شدہ است واز تمثل این توقع است ہرچہ از متمثل ہمہ آید
از متمثل ہمان آید وہمان کند این دریاے عمیقے است بحر لا ساحل له اما برائے
خدائے را تو مجرد شنیدن این سخنان خود را ذایق و واقف این ندانی وبرین نمط
سخن نہ کنی کہ من ذایق این ہستم واز دید وذوق خود می گویم ودیگر برا سرار و مرادات
کلام اللہ از کلمات متشابہ کہ علما آنجا نطق درکشیدہ اند خدا وند سبحانہ او را بران
اطلاع دہد او گوید اینجا این مراد است صوفی پیش خواجہ من قدس اللہ سره العزیز این

آیۃ را مَا تَرٰی فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفَاوُتٍ معنی میگفت شیخ آنرا تحسینے
واستحسانے میکرد وآن معنی جز این معنی است کہ در تفاسیر است تجلی افعال
گفتم وحکایت از مسامراتے ومحاکاتے گفتم اگر تجلی صفات وذات می نوسیم
کتاب دراز می گردد اگر تو مرد فہیمی وزیرکی خواہی دانست **قولہ وقد یقال**
لرجوع العبد الی احساسہ بحال نفسہ واحوال الخلق انہ حضر ای
رجع عن غیبتہ وبسا باشد وازان غیبت باز آید گرد خویش بیاید وگرد احوال
خلق بہ آید اورا گویند او حاضر شد یعنی غیبتے کہ بود ازاں رجوع کرد بخلق حاضر شد
اگر اینجا عاد ورجع وغاب گویند درست آید اما شیخ لفظ حضر اختیار کرد زیرا چہ
امور نسبی است از چیزے غائب شدن بچیزے حاضر شدن غاب وعاد درست
آید **قولہ فہذا یکون حضوراً بالخلق** پس این را دو اعتبار شد حضور بحق
وحضور بخلق از حق غائب شد حضور بحق شد آنجا ہم این سخن درست آید غیبت
بحق وغیبت بخلق **قولہ والاول حضوراً بالحق اکنون** اول وآخر نیست ہر یکے
پس دیگرے می آید ہر کرا اعتبارے کنی آن اول باشد اما شیخ اورا اول
فرض میکند **قولہ وقد یختلف احوالہم فی الغیبۃ فمنہم من لا**
تمتد غیبتہ ومنہم تدوم غیبتہ گفتیم اگر غیبت متجدد ومتلاحقہ شود
خود غیبت دایم است واگر غیبت می شود باز حاضر می آید این غیر دائم است
اما غیبتے کہ در کشوفات وتجلیات است البتہ متلاحقہ ومترادفہ باید این کہ حکایت
باشد وسخنے باشد واطلاع باشد زمانے بیتدی باشد در غیبت آنکہ اورا برین اطلاع
شود وبسا چنین ہم باشد کہ شخص بمقدار پلک زدنی غائب شود بدان مقدار
اسرار وانوار مطلع شود کہ اگر بنویسد مجلدے شود وتمام کلام اللہ چنانچہ یک حرفے
گوئی خواندہ شود یا او تعالی خواند یا این خواند **قولہ وقد حکی ان ذا النون**

المصری رحمہ اللہ بعث انسانا من اصحابہ الی ابی یزیدؒ لینقل الیہ صفۃ ابی یزید فلما جاء الرجل الی بسطام سال عن دار ابی یزید رحمہ اللہ فدخل علیہ فقال ابو یزید ما ترید فقال ارید ابا یزید فقال من ابو یزید واین ابو یزید انا فی طلب ابی یزید فخرج الرجل وقال ھذا مجنون فرجع الی ذی النون فاخبرہ بما شھد فبکی ذوالنون وقال اخی ابو یزید ذھب فی الذاھبین الی اللہ عزوجل ذوالنون رحمہ اللہ شخصے را بر ابو یزید رحمہ اللہ فرستاد تا چیزے از احوال او و اقوال او احساس کند بیاید برہ ذوالنون علیہ الرحمہ بگوید شخص حاسر پرسندہ بر طیفور رحمہ اللہ رفت وطیفورؒ غایب بحضور بود بایزید رحمہ اللہ پرسید چہ میخواہی تو و کرا میخواہی تو او گفت بایزیدؒ را میخواہم بایزیدؒ گفت ابو یزید کیست و کجاست ابو یزید و من در طلب ابو یزیدم کہ نمی یابم آن مرد از ابو یزیدؒ بیرون آمد گفت این مرد دیوانہ است و بر ذوالنونؒ رفت و حکایت کرد ذوالنون بگریست وگفت برادر من ابو یزید رفت با رفتگانے کہ بسوے خدا رفتہ اند یعنی او با خود نماندہ است و از خود رفتہ نمی دانم چہ گویم و من کجا ام کجا طلبم این سخن دو معنی احتمال می برد یکے آنکہ شیخ حکایت از غیبت میکند چنانچہ گفتم او از خود غائب است بخدا حاضر است شعورے و خبرے از خود و از وجود دیگران ندارد دوم بایزیدؒ با خود است حکایت از حقیقت حق میکند و من کہ و تو کہ و بایزید کہ من کجا و تو کجا و بایزید و ذوالنون کہ او ست او ست تعالی دیگرے کیست سخن اول از تجلی و استتار است و سخن دوم از عالم تحقیق و تحقق باری تعالیٰ است این مرد متمکن و او متلون این محقق و او محقق و آنکہ ذوالنونؒ گفت ذھب مع الذاھبین الی اللہ دلیل برین کند سخنے کہ ما تحقیق کردیم سخن ہمان ست آنجا ذہاب بکلی نیست اما اینجا ذہاب بکلی است

ہمان ابیات کہ بالا نویسانیدہ ایم اینجا مناسب است نظم

من رفتہ ام زخویش درون و برون نہ ام از من مرا طلب تو مکن من کنون نہ ام

الصحو والسکر **قولہ ومن ذلک الصحو والسکر** یکے ازان الفاظ مصطلح قوم

صحو وسکر است سکر عبارت از ابتہاجے از دیدن جمال و حسنے کہ دل را پیش آید

آن ابتہاج بدان کشد او را مستان کند و او چنان بسکر و لذت آن شاہد خویش

مشغول است کہ از ضرر و نفع اشیا غائب است وصحو عبارت از ہوشیاری

کہ بعد ازیں سکر باشد با بقاے لذت سکر چنانکہ مدمنے مے دادم نوشد و ہوشیار

باشد و نفع و ضرر ہر چیزے را شناسد اما خوشان و سکران باشد و صحوے

وسکرے کہ اینچنین نیست لا یعتد بہما **قولہ الصحو رجوع الی الاحساس**

بعد الغیبۃ صحو عبارت از ہوشیاری است کہ بعد غیبت شود اول غائب

بود بعد آن ہوشیاری شود **قولہ والسکر غیبۃ بوارد قوی** وسکر عبارت

از غیبت احساس بواردے قوی نحسنے وجمالے وغیر آن واکثر او بلطفے وبہائے

نسبت دارد **قولہ والسکر زیادۃ علی الغیبۃ من وجہ وذلک**

ان صاحب السکر قد یکون مبسوطا اذا لم یکن مستوفیا

فی سکرہ وسکر بوجہے زیادہ از غیبت است غیبت از رویت نارے باشد

ونورے باشد اما سکر غلبے مخصوصے وآن زیادت چیست کہ صاحب سکر مبسوط

ومنبسط باشد و خوشان باشد وقتے کہ در سکر متوفی بتمام نشدہ است یعنی

سکر آنچنان غلبہ نکردہ است کہ ذہولے پیش آید شیخ رحمہ اللہ فرمود مزید سکر

را از غیبت وقتے باشد کہ این سکر تمام اورا استیفا نکردہ باشد اگر اینچنین

اتفاق افتد کہ این سکر تمام اورا استیفا کرد این سکر خود معتد بہ نیست این را

سکران مایتے خوانند واگر او از آنہا است کہ ذوقے دارد وخوشی دارد ولذ

دارد و بعض حرکات و سکنات مستان دارد از خطرۂ اشیا و از اشیا غایب
است این سکر معتدبہ است صحوے کہ درو سکر نباشد و سکرے کہ درو صحو
نباشد ہردو معتد بہ نہ اند قوله وقد يسقط اخطار الاشياء عن
قلبه فى حال سكره وتلك حال المتساكر الذى لم يستوفه
الوارد فيكون للاحساس فيه مساغ ہرآئینہ ساقط شود خطرۂ اشیاء
وقت مستی است و اگرنہ مست کہ و این حال سکری است کہ استیفاے
وارد ے کردہ است اشیا را احساس باقی است و ہمین مطلوب است
قوله وقد يقوى سكره حتى يزيد على الغيبة فربما يكون صاحب
السكر اشد غيبة اذا قوى سكره ہمان سخنے کہ گفتہ بودیم در ابتداءً
سکر او ہم ہمان گفت و بسا سکر قوی شود تا آنکہ زیادہ شود بر غیبت اکنون این
غیبت بکلی شدہ است یا من وجه دون وجه خود سخن ہمانست
مگر این گویند اینجا ہمین غیبت است و اینجا طرفے و خوشیٔ على هذا برین
معنی غیبتے بصفتے زیادت باشد قوله وربما يكون صاحب الغيبة
اتم فى الغيبة من صاحب السكر اذا كان متساكرا غير مستوف
ہرآئینہ تساکرے کہ معنی فی غیبت غیبت کہ بکلی باشد از ان اتم باشد قوله
والغيبة قد تكون للعباد بما يغلب على قلوبهم من موجب
الرغبة والرهبة ومقتضيات الخوف والرجا والسكر لا يكون
الا لاصحاب المواجيد وغیبت شاید زاہد و عباد را ہم باشد بر ایشان
امیدے و خوفے غلبہ کند اما سکر جز اصحاب مواجید را نباشد قوله
فاذا كوشف العبد بنعت الجمال حصل السكر وطرب الروح
وهام القلب چون جمال ازلی بر کسے تجلی کند لطف و جمال است ہرآئینہ مرد

مستان گرددو جان خوش شود و دل از بس راحت ولذت ہا گم گردد یا وہ
گردد شخصے بمحبوب بے جمیلے رسد ہر آئینہ نفس در ترفع شود روح خوشان گردد
وقت با روح و راحت باشد چو اینچنین بہ و زور آرد مستان شود چنانچہ کسے
گفتہ است: نظم

من مست می عشقم ہشیار نخواہم شد خفتہ بر معشوقم بیدار نخواہم شد

قولہ وفی معناہ انشدوا۔ شعر

فصحوک من لفظی ھو الوصل کلہ وسکرک من لحظی یبیح لک الشربا
فما مل ساقیہا وما مل شارب عقار لحاظ کاسہ یسکر اللبا

یعنی صحو تو از لفظ من است۔

قولہ وانشدوا

فاسکروا القوم دور کاس وکان سکری من المدیر

اصحاب و یاران از دور شراب مست شدند و مستی من از کسے است کہ شراب
می گرداند یعنی از ساقی **قولہ وانشدوا**

لی سکرتان وللندمان واحدۃ شیٔ خصصت بہ من بینہم وحدی

مراد و مستی است و مرندمان را یک مستی است ندماں یا ندیم است یا نام شخصے
است و این چیزے است کہ من بدان مستم کہ بمن مخصوص است کسے بدان
شرکت ندارد **قولہ وانشدوا**

سکران سکر ھوی وسکر مدامۃ فمتی یضیق فتی بہ سکران

سکران سکر دو سکر است یکے از عشق آید و وم از شراب شود پس جو انے
کہ بعشق اوست او کے ہوشیار گردد **قولہ واعلم ان الصحو علی حسب**
السکر فکل من کان سکرہ بحق کان صحوہ بحق ومن کان سکرہ نمن کان

بحظ مشوبا کان صحوہ بحظ مشوبا و اعتبار صحو باعتبار سکر است اگر او خالص بحق بود صحو او ہم خالص بحق است و ہر کہ سکر او بحظے با وے باقی بود در صحو او ہمچنان باشد این سخن چندان مفہوم نمی شود در سکر او حظ باقی چہ باشد قولہ ومن کان محقا فی حالہ کان محفوظا فی سکرہ ہمان است کہ سکر او بحق باشد و سکر بحق ہمان کہ محفوظ باشد این دوم ہیت قولہ والسکر والصحو یشیران الی طرف من التفرقۃ و سکر و صحو نسبتے بتفرقہ دارند اگر عنایت کنند کہ اشیا را می داند و خطر اشیا را می داند و مع ہذا از ضرر و نفع ایشان غایب است وچنان مشغول است کہ از ایشان خبر ندارد آرے تفرقہ باشد و اگر آن عنایت کنند کہ مرد سالک کہ او را سکر استیفا کردہ است و سلطان سکر برو غالب شدہ است این را نمی دانم تفرقہ نامند یا نہ قولہ واذا ظہر من سلطان الحقیقۃ علم ان صفۃ العبد للثبور والقہر وچون سلطان حقیقت بسلطنت خویش ظاہر شود بندہ را جز نیست شدن و گداختن چارہ نباشد قولہ ومعناہ انشدوا

اذا طلع الصباح لنجم راح تساوی فیہ سکران وصاح

چون سکر طالع شود یا ستارہ روشنی کہ می دارد بر آمدنی کہ او دارد و تلالو کہ او می نماید او را بنجم نسبت کرد آنجا ہوشیار و مست برابر باشند یعنی ہمہ را از دست برد و بیخود گرداند اگرچہ سکران است یا صاحی است کہ بعد سکر سکر شدہ است قولہ قال اللہ تعالی فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ھذا مع رسالتہ خر صعقا وھذا مع صلابتہ وقوتہ ظل دکا منکسرا از ظہور سلطان حقیقت این حکایت آورد حق تعالی تجلی بر جبل کرد عکس انوار حقیقت الوہیت بر جبل افتاد کوہ با ہمہ شکوہ و بزرگی

وغلظت کہ او وارد ذرہ ذرہ گشت بر موسی عکس عکس افتاد موسیٰ علیہ السلام
بیہوش گشت تجلی سلطان حقیقت را این اثرا ست کہ در حکایت موسیٰ علیہ السلام
شیخ آورد موسیٰ صلوات اللہ علیہ را این نمود ندکہ نور رویت می طلبی وصفت
رویت این است کہ عکس جمال بر جبل افتاد ذرہ ذرہ شد نمی دانیم ذرہ ذرہ
نمود موسیٰ علیہ السلام را یا ہم چنان ذرہ ذرہ گشت تا پدید شد موسیٰ علیہ السلام
اگرچہ تُبْتُ گفتہ است و مراجعت کردہ است نمی دانیم بعد آں ہمبران مستقیم
ماند یا نماند یا بمقصود خود رسید عاشق وطالب را چنین باشد صد بار توبہ کند
و باز از غرض خود ماندنی نیست این بیت گویند مردان نظم

صد بار رفتہ ایم نکردہ است ما قبول بی ننگ عاشقیم و دگر بار می رویم

قولہ والعبد فی حال سکرہ یشاھد الحال وفی حال صحوہ یشرط العلم الا انہ فی حالہ محفوظ لا بتکلفہ وفی صحوہ مستحفظ بتصرفہ والصحو والسکر بعد الذوق والشرب وبندہ طالب در
حال سکر با شاہد حال است حالے کہ بر و شاہد شدہ است بدان مست
است وجود در حالہ صحو آمد بشرط علم است یعنی آنچہ مشاہدہ در وقت سکر
بود آں شی کہ او را مسکر افتادہ بود علم بد و باقی اگر در صحو آمدہ و از ذوق سکر
خالی نہ مردے ہمہ شب در بر معشوق خسپد و بمراد خود باشد چو روز شود آن
معاملتے کہ با معشوق در شب گذشتہ بود دل ہمہ آنرا عالم باشد این ساعت
آن شخص وآں مضاجعت وآں معانقت نیست اما خیال او و یاد او چناں
شوق وذوق مستی می راند کہ اندازہ نیست عشقے تازہ تر از سر می بازد شخصے
ازیں حال خبر دادہ است نظم

خوشا عاشق کہ با معشوق پیوست وانگہے او عشق را از سر گرفت

این حکایت با زندگان می رو دا ما او در سکر است خدا او را محفوظ می دارد
آنچہ وظائف و اوراد او ست و مواجب شرع است آنجا بجامی آرد اما صاحب
متحفظ و متصرف باختیار خود است و اختیار را و اختیار او ست در سکر نظارہ
بود شاہدے بود او را بحسب آن آن شاہد طرفے دعوت می کند این محفوظ
او را بدان نمی گذارد چنان بجمال خویش مشغول می دارد کہ او را ممکن نیست کہ بخلاف
او تعلق مائی کند و در صحو آن مشاہدات و آن تجلیات بکارے می کشد و کارے
میفر ماید او متحفظ و متیقظ این را اختیارے داد ند و اختیار او کردند اما او را
اختیار نداد ند ولکن محفوظ و معصوم داشتند و صحو و سکر بعد ذوق شراب است
اول ذوق شراب باشد بعد آن صحو و سکر شود۔

الذوق والشرب **قوله ومن ذلك الذوق والشرب** ذوق حالتے را گویند
کہ مرد طالب بدان محظوظ شود و دل را اہتزازے یا سکونے و قرارے
باشد میان شرب و ذوق اندک تفاوت است یکے عام است در معاملات
دوم خاص است در مصادقات **قوله ومن جملة ما یجری فی
کلامهم الذوق والشرب ویعبرون بذلك عما یجدونه
من ثمرات التجلی ونتائج الکشوفات وبوارد الواردات و
اول ذلك الذوق ثم الشرب ثم الری** شیخ قدس اللہ سرہ العزیز
نکرد تعریف را بیان کرد اما موجب آن را گفت کہ ذوق و شرب از کجا می خیزد
آنچہ از ثمرات تجلیات لطفی و بہائی و یا جلالی و قہری اگر اعتیاد بران شدہ
باشد خوشیٔ و فرحتے و لذتے کہ در دل شود آن را ذوق نامند اگر اول حال
باشد ذوق و اگر تکرر شود شرب و اگر قرار گرفت ری **قوله فصفاء
معاملاتهم یوجب لهم ذوق المعانی ووفاء منازلاتهم**

یوجب لھم الشرب ودوام مواصلتھم یقتضی لھم الری صفائے معاملت کہ ایشان دارند و معاملہ دو است یک معاملہ با خلق است و دوم معاملہ با حق است معاملہ با خلق راستی و درستی و رد مظالم و آنچہ بدین ماند و معاملہ با حق صدق محبت و رعایت مواجب آن کہ محبت و عاشق را لحظہ جز بمعشوق نباشد و جز خیال او و یاد او و ذکر او نباشد بخلوص این و صفائے این ذوق معانی دست دہد در محبت انسے است و وصلتے است و فرحے است و مانند این از ہر یکے معنی مستفاد است بصفائے آن این پیش آید و معانی آن دست دہد و آنچہ بر ایشان منازلات می شود و آن بوفای کشد حق آن بجا آوردہ شود آن را شرب می نامند نسبت لغوی ظاہر وجدانے در دل خویش می یابد آنرا ذوق می نامد و چنانچہ چیزے بیاشامد و کشیدہ شود شرب نامند و اگر این منازلات بدوام کشد و مواصلات شود آن دوام مواصلات بری کشد ری سیرابی است چو دوام مواصلات شود ری نامند یعنی دوام مواصلات موجب ری است اما اگر یکے را ہر چند دہند سیراب نشود آن جہانے دگر است **قولہ** فصاحب الذوق متساکر وصاحب الشرب سکران وصاحب الری صاح صاحب ذوق بدان ماند چنانچہ کسے چیزے آشامیدہ باشد و اندک سکرے باشد و صاحب شرب بدان ماند کہ یکے آن قدر خوردہ است کہ مستان شدہ است و صاحب ری متساکر بود سکران مدمن گشت چو مدمن گشت صاحی نامیدند **قولہ** وان من قوی حبہ تسرمد شربہ فاذا دامت بہ تلک الصفۃ لم یورثہ الشرب سکرا فکان صاحبا بالحق فانیا عن کل حظ لم یتأثر بما یرد علیہ ولا یتغیر عما ھو بہ ہر کہ دوستی

او و محبت او قوی و بیشتر است شرب او بیشتر است ہر آئینہ آنکہ در محبت
قوی است از ناز و کرشمہ معشوق ذوقے میگیرد و از خشم و بر آمدگی او ذوق میگیرد
و از زجر و قہر او و از طرب و غضب او ہر چہ از و زاید و آید و عشق را می باید و
چوں بسیار باشد شرب او را مسکر نیفتد ہر آئینہ چو مدمن شود سکر نیارد ہر چہ
با لاگفتہ بود کہ مستوفی عنہ عن احکام البشریۃ حیث لا حس و لا عقل و لا
فہم و لا شعور اینجا آمد اثبات کرد کہ ہمہ باشد و او صاحی باشد چنانچہ
مدمن خمر است پس او ہوشیار بحق است و از جملہ حظہا فانی است با این کہ
از ہیچ چیز حظہا میگیرد ذوق با او ہست شرب با او ہست اما ازین ذوق و ازیں شرب
فانی است ہر چہ برو وارد می شود بداں متاثر نمی گردد ہر چہ ہست جلال و جمال
قہر و لطف فرہیچ مغیرے متغیر نمیگردد صواحب زلیخا دست ہا بریدند بدین
جمال یوسف علیہ السلام ایشان را شربے و ذوقے شد زلیخا صحو داشت
بجمال یوسف علیہ السلام بدیدن یوسف علیہ السلام او متاثر نشد متغیر نشد
از خود نرفت او جمال یوسف را علیہ السلام آشامیدہ است و می آشامد
ساعت فساعت او را جمال یوسف علیہ السلام کجا مغیر افتد و لیکن این
صاحی آرزوہا دارد کہ سکران و منسا کر گردد **قولہ و من صفا شربہ**
لم یتکدر علیہ الشرب اگر شرب صافی باشد شرب منکدر نگردد
قولہ و من صار الشراب لہ غذاء لم یصبر عنہ و لم یبق
دونہ و ہر کہ شراب غذاے او شد او از شراب نتواند ماند و از شراب
نتواند گذشت **قولہ و انشدوا**

انما الکاس رضاع بیننا فاذا لم نذقہا لم نعش

شراب ما را بجاے شیرے کہ دایہ طفل را دہد و قتے کہ نخوریم نزئیم **قولہ**

[margin: م شرب]

وانشدوا .

شربت الحب کاساً بعد کاس فما نفذ الشراب ما رویت

شراب دوستی را متوالی ومتجدد آشامیدم وحال برین جملہ است نہ شراب کم شد ونہ من سیر شدم اینجا عجائب کارے باشد کہ ری عبارت از سیرابی است سیر لتی چہ معنی دارد ہمین قدرے کہ مخبر و معبر نیست **قولہ** ویقال کتب یحیی بن معاذ الرازی رحمہ اللہ الی ابی یزید البسطامی رحمہ اللہ ھٰھنا من شرب کاسا فلم یظماء بعدہ فکتب الیہ ابو یزید رحمہ اللہ عجبت من ضعف حالک ھٰھنا من یحسا بحار الکون وھو فاغر یستزید حکایت نویسد یحیٰی معاذ رضی اللہ عنہ بر ابو یزید رحمہ اللہ نبشت چہ گوئی مر کسے را کہ یک قدحے نوشید مست است گشت وبعد آن تشنہ نمی شود بایزید رحمہ اللہ در جواب نبشت این کار کار زاہد نام مکن اینجا کسے است کہ قدح شراب ازل وابد می نوشد ونعرہ ھل من مزید می زند این حاصل کلام شیخ نبشتہ ام ترجمہ نیست **قولہ** واعلم ان کاسات القرب تبدو من الغیب ولا تدار الا علی اسرار معتقۃ وارواح عن رق الاشیاء محررۃ بدانکہ کاسہاے عشق از غیب پیدا می آید وہر کہ قطرہ ازان کام کسے نچکانند مگر بر اسرارے کہ از بندگی وجود آزاد شدہ است وارواحے کہ از قید شہود ہستی آزادی یافتہ است دستے از غیب آید آن دست را قبضے وبسطے کفے وظہرے نیست قدحے بران کف باشد او را لونے ورنگے وجہتے نہ آن دست غیب این شربے کہ بلاریب ولا ریب ولا غیب است بدست طالب دہد یا در کام او چکانند اگر مرد صاحی است بدستش دہد واگر مرد ساکر است در کامش چکانند مقصود اینست کہ ذوق وشرب وری جز اصحاب

(حاشیہ: تبدو / ابدو)

مواجید واہل محبت را نبود۔

المحو والاثبات

قوله ومن ذلك المحو والاثبات ویکے از ان الفاظ محو واثبات است محو واثبات نزدیک بفنا وبقاست ونزدیک بصحو وسکر است

۲ فرقے

اما اندک فرقی است میان ایشاں **قوله** المحو رفع اوصاف العادة والاثبات اقامة احکام العبادة محو عبارت از رفع عادت است آنچہ عادت بشری بود آں منمحی شود واثبات عبارت ازین است کہ احکام عبادت را ثابت کند عادت بشریت برین می آرد البتہ از عبادت بکلی وبکاسلی باشد رفع این عادت شود این نباشد در واین ہست واو دوری دارد این بکلی رود از وے واثبات این است کہ عادت عبادت گردد چنانکہ یکے را نے غذا نے آبے میسر نیست البتہ او را معیشت نباشد جز برین عبادت شخصے برین صفت شود ہرچہ کنند بر وے او نتواند از عبادت باز ماندن **قوله** فمن نفی عن احواله الخصال الذمیمة وانی بدلها بالافعال والاحوال الحمیدة فهو صاحب محو واثبات ہم شود محو بکلی نشود اما اعتدال پذیرد ہمیں معتدل شدن محو ذمیمہ است شہوت نزود اما معتدل شود این شخص بر و قاہر غالب باشد وآں مقہور ومغلوب شود اگر شہوت برود طلب برود واگر حرص برود طلب معالی برود ایشان ہمہ می یابند اما بصفت اعتدال چنانچہ گفتہ ام کہ شرف ایشان فی محلہ باشد نشاید نا مشروعے بینند ومدامن گردد وہمبرین قیاس ودیگر محو ایشان بکلی میسر نیست زیرا چہ جبلی است لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ اما السبب امہاتی واصطحابی صفت افراط گرفتہ بود بمجاہدہ وریاضت بصفت اعتدال گردد یکے صفت غضب را از خود دور کرد صفت شہوة از وے سر بر کرد تا آنکہ این را دور کنند صفتے دیگر سر بر کردہ ہمچنین روزگا

گذرد و غرضے حاصل نباشد قوله فمن نفی ہر کہ از اوصاف ذمیمہ بدر شد
و متصف بصفات حمیدہ شد ایں را محو و اثبات گویند شیخ رحمہ اللہ ایں لفظ
محو و اثبات در معاملات و عبادات و محو اوصاف ذمیمہ و اثبات حمیدہ آورد
اگر در الٰہیات حرف کند نیک بر محل و مجیز افتد و قوم صوفیہ بیان کردہ اند بعض
کتب محققان را نظارہ شو انچہ من می گویم ہمانست قوله سمعت الاستاد
ابا علی الدقاق رحمه الله يقول قال بعض المشائخ لواحد ایش
تمحو وایش تثبت فسكت الرجل فقال اما علمت ان الوقت
محو واثبات من لا محو له ولا اثبات له فهو معطل مهمل دقاق
رحمہ اللہ فرمودہ است یکے را چہ چیز است کہ از خویش اثبات میکنی مرد خاموش
ماند ابو علی رح گفت نمی دانی تو وقت موجب محو است و موجب اثبات است
ہر کہ را محو اثبات نیست پس او معطل است و مہمل است این سخن
بدو چیز می کشد یکے آنکہ او ذمیمہ را محو نکرد و حمیدہ را اثبات نکرد او معطل و
مہمل است دیگر ہر کہ خود را محو نہ کرد و مقصود را اثبات نکرد کہ محو ایں اثبات
او نمی شود پس معطل و مہمل است ہر چہ ہست شو گو بے این چہ کار می آید قوله
وينقسم المحو الى محو الزلة عن الظواهر ومحو الغفلة عن الضمائر
ومحو العلة عن السرائر ہمانچہ من گفتہ بودم کہ محو و اثبات با حقائق و معارف
نسبتے دارد و ہمانجا مناسب تر است شیخ رحمہ اللہ ہماں میفرماید و ہم بدان
اشارت میکند یکے محو انیست زلتے کہ از و در وجود می آمد آنرا محو کند کہ
باز خطرۂ آن در دلش نماند تا آنکہ گویند التوبه ان تنسى ذنبك و دیگر غفلتے
کہ در دل است آن بیقظہ بدل گردد و البتہ غفلت در دل وی نماند ایں محو
غفلت باشد قوله ومحو العلة عن السرائر در سرائر علت چیست

قید وجود او و ہم ہستی او این علت اوست این وہم و این خیال برود این
محو علت سرائر باشد قوله ففی محو الزلة اثبات المعاملات در محو زلت
اثبات معاملہ است یعنی معاملہ این باید کہ در نفس شخص زلتے نیاید قوله
وفی محو الغفلة اثبات المنازلات چوں غفلت برود قلب و روح
بتمام خویش متوجہ بحضرت باشند اثبات منازلات شہود منازلات عبارت
ازین است از اں سو بیاید و ازین سو تقبیل شود تا چہ آید قوله وفی محو علة
اثبات المواصلات و در محو علت اثبات مواصلات است ساعت
فساعت وصلے متجددے و رسیدنی عزیزے علت از سرایر برود و دوام
مواصلت شود حجاب ہمان بود چو حجاب خاست دوام باشد اثبات مداومت
تقاضا کند اثبات ثابت کردن شئے است و ثابت این باشد کہ دران
تزلزلے نباشد و تجاوزے نباشد قوله وهذا محو واثبات بشرط العبودية این
محو اثباتے کہ گفتیم بشرط بندگی ایشان است و معاملتے کہ ایشان را باشد
قوله فاما حقيقة المحو والاثبات فصادران عن القدرة فالمحو
ما ستره الحق ونفاه والاثبات ما اظهره الحق وابداه والمحو
والاثبات مقصوران على المشية قال الله عز وجل يَمْحُو اللهُ
مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ حقیقت محو آن ست کہ او تعالی آنرا محو کند و اثبات
آنست کہ او تعالی آنرا اثبات کند و محو و اثبات بمشیت خدا است نیکو
سخنے است اما چہ گفتار است این در فنا و بقا ہم بمشیت خدا است در صحو
و سکر ہم اما سخن در جحود یا نست قوله وقيل يمحو عن قلوب العارفين
ذكر غير الله ويثبت على السنة المريدين ذكر الله عز وجل و
محو الحق لكل احد واثباته على ما يليق بحاله و عنایت کردہ ازین

محو و اثبات خداے تعالی از دلہاے عارفان یا دغیر خود را محو کند و در زبان مریدان اثبات ذکر خویش کند چرا ہر دو را محو و اثبات را نسبت بدل نکرد چرا نگفت یمحو اللہ عن قلوب العارفین ذکر غیر اللہ و یثبت التوجہ والتعلق بتجلیاتہ فی قلوبہم و محو حق ہر یکے راست و اثبات او ہر یکے را مناسب حال او محو و اثبات منتہیان این دم تمام کرد **قولہ ومن محاہ الحق سبحانہ عن شاھدہ اثبتہ بحق حقہ** ہر کرا خداوند سبحانہ محو ان شاہد او کرد نقدے وارد حاضرے وارد وجودے دارد ہر کرا از نہا محو کرد او را حق بثبوت خویش اثبات کرد او را متصف بصفت خویش گردانید **قولہ ومن محاہ الحق عن اثباتہ بہ ردہ الی شھود الاغیار و اثبتہ فی اودیۃ التفرقۃ** اثباتے کہ بحق حق بود ہر کرا ازان اثبات محو کرد او را بشہود اغیار باز گردانید او را بدان بلا ابتلا کرد او را در وادی تفرقہ انداخت **قولہ وقال رجل للشبلی رحمہ اللہ مالی اراک قلقا الیس ھو معک وانت معہ فقال الشبلی رحمہ اللہ لو کنت انا معہ لکنت انا ولکنی محو فیما ھو** شخصے با شبلی رحمہ اللہ گفت چیست من ترا قلق و مضطرب می بینم نہ آنکہ او باتست و تو با اوی شبلی رحمہ اللہ گفت اگر من با او باشم من باشم و وجود من و بود من باشد کہ من با او ہستم ولکن در آنچہ او ست من در او وجود محکم یعنی بود من با من نیست بود من نابود شدہ است در چیزے کہ او در انست در جلال او و در جمال او و عزت او و در بود ہستی او کہ جز او بودے نیست **قولہ والمحق فوق المحو لان المحو یبقی اثرا والمحق لا یبقی اثرا** و محق از محو بالاتر است محو چیزے راست است دور کرد و محق آنست کہ آن را نیست و نابود کرد زیرا چہ محو البتہ اثرے باقی دارد

معنی نیست و نابود کند قوله وغایة همة القوم ان یمحقهم الحق عن شاهدهم ثم لا یردهم الیهم بعد ما محقهم عنهم ونهایت همت قوم اینست که من نیست و نابود گردم او باوی خویش ماند از متمنیات این طائفه است نظم

کے بود ما زما جدا مانده   من و تو رفته وخدا مانده

چو محق نیست و نابود گشت او را بدو باز نگردانند۔

الستر و التجلی

قوله ومن ذلك الستر والتجلی و بعضے ازان الفاظ ستر و تجلی است تجلی عبارت از ظهور غیبی است نورے و نارے و صورت ملیح یا کریه و یا غیرآں و ستر و استتار ان تجلی که کرده باشد آن حجاب شود قوله العوام فی غطاء الستر والخواص فی دوام التجلی هم چنین باید سخن العوام فی دوام الستر والخواص فی دوام التجلی مگر بذکر یکه دوام دوم را ترک آورده است قوله وفی الخبر اذا تجلی الله لشیء خشع له ازین خبر همین معلوم شد که تجلی هست اما از دوام و غیر دوام ساکت است و شیخ میفرماید عوام چنین صفت اند و خواص چنین قوله وصاحب الستر ابدا یوصف شهوده وصاحب التجلی ابدا بنعت خشوعه آنکه او صاحب ستر است و آن وظیفهٔ عوام کرده است همواره بشهود نفس خویش است و صاحب تجلی همواره در خشوع است هر آئینه چو برو تجلی شود و همواره در تجلی باشد بصفت خشوع باشد قوله والستر للعوام عقوبة و ستر بر عوام عقوبت است بر ایشان ایشان را رانده اند و هجر کرده اند بر ایشان این عقوبت است قوله وللخواص رحمة اذ لولا انه یستر علیهم ما یکاشفهم به لتلاشوا عند سلطان الحقیقة ولکنه کما یظهر لهم یستر علیهم و استتار

مرخواص را رحمت است زیرا چہ اگر استار البتہ نباشد سلطان حقیقت برایشاں
تجلی کند ایشان متلاشی شوند ایشان نمانند برائے انبقائے ایشان را و برائے
آنرا ز ماناً فرماناً ساعۃً فساعۃً بہ کشفے جدیدے و تجلی جدیدے محفوظ کردند اگر
یکبار پروانہ سوختہ شود و نیست و نابود گردد و باز بصورت خود نگردد لذت از
نور شمع و ذوق تطوافی کہ گرد آں میکند و وجدان حرارتے کہ نزدیک شمع می یابد
آں پروانہ دیوانہ ہر بار کہ شمع نزدیک می شود چیزے سوختہ می گردد بدان شوقش
غالب تر می شود تا چند بار ذوق وجدان حرارت گیرد بعد آن کار بسوختگی کشد
و سوختن تا چند این ہم ذوق در ذوق است و وجدان در وجدان اما اگر ہمہ
یکبارگی سوخت و رفت از چندیں تنوعات کہ ذوق می گیرد علی ہذا استتار
بر صوفی رحمت باشد و سبب مزید حب او میگردد و معنی زر غبّاً تزدد حبّاً
فہم کردہ باشی قولہ سمعت منصور بن المغربی رحمہ اللہ یقول
وافی بعض الفقراء حیا من احیاء العرب فاضافہ شاب فبینا
الشاب فی خدمت ہذا الفقیر اذ غشی علیہ فسال الفقیر
عن حالہ فقالوا الہ بنت عم و قد علقہا فمشت فی خیمتہا
فرای الشاب غبار ذیلہا فغشی علیہ فمضی الفقیر الی باب
الخیمۃ و قال ان للغریب فیکم حرمۃ و ذماما و قد جئت
مستشفعا الیک فی امر ہذا الشاب فتعطفی علیہ فیما بہ من
ہواک فقالت المراۃ انت سلیم القلب انہ لا یطیق شہود
غبار ذیلی کیف یطیق صحبتی این حکایت را مرد مان مجنون نسبت کنند
فقیرے میگوید در بعض دیہا ہائے عرب میگشتم در وے آمدم جوانے مرا
مہمان داشت او در خدمت و ضیافت من مشغول بود دیکایک بیہوش شدہ

افتاد خلق را پرسید کہ چہ افتاد ایں جوانرا خلق اورا گفتند اینجا عورتے است کہ ایں مشغوف بدوست ایں شنید برخاست درخانۂ آن عورت رفت گفت غریب فقیر را شما حرمتے دارید و او را بر شما حقے باشد گفت آنکہ چہ میگوئی گفت آمدہ بر تو بشفاعت ایں جوانے کہ مبتلاے تست عورت گفت بتعجب کہ سبحان اللہ تو مردے سلیم القلبی یعنی تو مردے نیکی از حالت عشاق ترا خبرے نباشد او غبار نعل من و انچہ از دامن من گردے خیزد او تاب آن ندارد صحبت من کے تو انداشت **قوله** وعوام هذه الطائفة عيشهم في التجلی وبلاؤهم في الستر وعوام طائفہ صوفیان خوشی و ذوقی ایشان تجلی است وبلاے ایشان در ستر است **قوله** واما الخواص فهم بين عيش وطيش اذا تجلی لهم طاشوا واذا ستر عليهم ردوا الی الحظ فعاشوا واما خواص در عیش وطیش اند وقتے کہ تجلی کرد ہلاک گشتند و وقتے کہ استتار شد حظے و نصیبے از خویش گرفتند عیش یافتند گفتہ اند کہ جملہ پیران در تمناے مقام مریدانند عموم مریدان در تمناے مقام پیران پیران می گویند شاید مارا بما دہند تا از خود بدو حظے و لذتے گیریم و مریدان درآنند کہ شاید مارا از ما برند تا مارا ازو نصیبہ شود **قوله** وقيل انما قال لموسی عليه السلام وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَا مُوسٰى ليستر عليه ببعض ما يعلله بعض ما اثر فيه من المكاشفة بفجأة السماع وچنین گویند خداوند سبحانہ وتعالی با موسی علیہ السلام گفت وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَا مُوسٰى ازیں سوال و پرسش حکمت ایں بود کہ اورا زمانے بخویش میدارند در سوالے و جوابے می دارند تا آن خطابے کہ بر و می آید و آن تجلی کہ برو میشود او با خود باشد آنرا تحمل تواند کرد و فہم خطاب را

تواند گرفت آنچہ فجاۃ وبغتۃً چیزے بروافتادہ است محل آنست کہ او مبتلاے شئے شود امابراے ابقا او را بسواے وجوابے داشتند قولہ وقال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ لیغان علی قلبی حتی استغفر اللہ فی الیوم سبعین مرۃ والاستغفار طلب الستر لان الغفر ھو الستر ومنہ غفر الثوب والمغفرۃ وغیرہ فکانہ اخبر انہ یطلب الستر علی قلبہ عند سطوات الحقیقۃ اذ الخلق لا بقاء لھم مع وجود الحق حدیث می آرد و آنرا بمعنی خویش درست می برد کہ بر دل من غین می آید از آنچہ ہستم بد آنچہ ہستم البتہ میخواہم آن پوشیدہ شود تا باعلی و احسن آن رسم و انی لاستغفر اللہ طلب ستر است زیرا چہ غفر از روے لغت ستر است یعنی بد آنچہ من این دم ہستم این ستر شود تا ازان بیشتر شوم چو سطوات حقیقت میشود و طلب ستر میکند تا باعلی ازان محظوظ شود زیرا چہ چو وجود حق آمد خلق را بقا نباشد و معنی دیگر ہم گفتہ اند دراین انہ لیغان علی قلبی در آنچہ ہستم ازان دل من گرفتہ میشود در خود غینے می یابم یعنی غینے بر عین حقیقت می یابم استغفار می کنم تا محو این نقطہ شود من بمقصودے اعلی ازین برسم قولہ وفی الخبر لو کشف عن وجھہ لاحرقت سبحات وجھہ ما ادرک بصرہ و براے این را چون تجلی شود شخص مبتلاے شئے شود این حدیث می آرد حجابے کہ بر وجہ اوست اگر آن حجاب از وجہ دور کند سبحات وجہ او تا انکہ ادراک بصر او کند ہمہ را بسوزد حدیثے طویلے است تتمہ حدیث اینست حجابہ النور لو کشف لاحرقت سبحات وجھہ ما انتھی الیہ بصرہ من خلقہ

المحاضرۃ والمکاشفۃ والمشاہدۃ

قولہ ومن ذلک المحاضرۃ والمکاشفۃ والمشاھدۃ

قال المحاضرۃ ابتداء والمکاشفۃ بعدہ ثم المشاہدۃ و بعضے
ازان الفاظ مصطلح میان قوم این الفاظ است محاضرہ عبارت ازانست
کہ تو با او در حضور باشی و او با تو حاضر و مکاشفۃ عبارت ازین است پردہ
کہ میان تو داد ست آن حجاب از میان کشف شود و مشاہدہ عبارت
ازین کردہ اندران اصطلاحے کہ شیخ خواہد فرمود کہ تو شاہد او شوی و او شاہد
تو باشد یعنی چنان بحضور او باشی گوئی کہ او شاہد است کانک تراہ حکایت
ہم ازین کرد قولہ فالمحاضرۃ حضور القلب وقد یکون بتواتر
البرھان وھو بعد وراء الستر وان کان حاضرا باستیلاء سلطان
الذکر ثم بعدہ المکاشفۃ محاضرہ حاضر شدن دل و این کہ دل با خدا
حاضر شود بتواتر برہان شود اینجا یکون بایستے قد یکون چہ باشد اگر صورت
دیگر فرمودے قد یکون راست آمدے و این محاضرہ ہنوز وراے ستراست
پردہ ازمیان نخاستہ است و اگرچہ بسلطان ذکر دل حاضر شدہ است و بعد
ازمحاضرہ مکاشفہ است قولہ وھو حضورہ بنعت البیان غیر
مفتقر فی ھذہ الحالۃ الی تامل الدلیل وتطلب السبیل ولا مستجیر
من دواعی الریب ولا محجوب عن نعت الغیب و انجا بنعت
البرہان بود و اینجا مزید کرد بنعت البیان گفت اینجا شے مائی بر وظاہر شدہ است
آنکہ بصفت بیان است و اگرنہ ہمان برہان باشد و این حالتے است
کہ بتامل دلیلی و طلب برہانی درمیان نیست زیرا چہ شے مائی بر وظاہر شدہ
است و این جا ہا از صورت نیست کہ ریبے در ود ر آید تا ازینجا کسے تواند
ازان بیرون آید و آنچہ از غیب است بر وحجاب نیست چون حجاب نباشد
ریب نباشد قولہ ثم المشاہدۃ وھی وجود الحق من غیر بقاء

تہمۃ بعد ان سیوم مشاہدہ است و مشاہدہ اینست کہ وجود حق ظاہر شود و
تہمتے درمیان باقی نماند و ہم شے درمیان نماند قولہ فاذا اضحی سماء السر
عن غیوم الستر فشمس الشھود مشرقۃ عن برج الشرف چوں آسمان
سر روشن گردد از ابرے کہ او را پوشد پس ہم چنین آید کہ شمس شہود برآمد و روشن
است و اشراق او از برج شرف است قولہ وحق المشاھدۃ ما
قالہ الجنید رحمہ اللہ وجود الحق مع فقد انك جنید رحمہ اللہ
گفتہ است مشاہدہ اینست کہ تو گم شوی و او تعالی بوجود خویش موجود باشد
قولہ فصاحب المحاضرۃ مربوط بآیاتہ وصاحب المکاشفۃ مبسوط
بصفاتہ وصاحب المشاھدۃ منفی بذاتہ پس صاحب محاضرہ
مرتبط بآیات او باشد زیراچہ او آیات او را دلیل و برہان برائے حضور وجود
و شہود او کردہ است وصاحب مکاشفہ مبسوط بصفات اوست کہ صفات
او حجاب اوست بسط او ہم دران صفات اوست وصاحب مشاہدہ منفی
است بذات او ذات او مشاہدہ کرد وجود او منفی شد چنانچہ جنید رحمہ اللہ
گفتہ است وجود الحق مع فقد انك قولہ وصاحب المحاضرۃ یھدیہ
عقلہ وصاحب المکاشفۃ یدنیہ علمہ وصاحب المشاھدۃ
یمحوہ معرفتہ وصاحب محاضرہ ہادی او عقل اوست زیراچہ عقل را دلیل
ساختہ است بر وجود و شہود او وصاحب مکاشفہ علمے کہ صفات او شد
او را بخدا نزدیک میگرداند وصاحب مشاہدہ معرفتے کہ او را بخدا شد سلطان
حقیقت تجلی کرد او بدان عرفان شد محو گشت قولہ ولم یزد فی بیان
تحقیق المشاھدۃ احد علی ما قالہ عمرو بن عثمان المکی رضی اللہ
عنہ ومعنی ما قالہ انہ یتوالی انوار التجلی علی قلبہ من غیر ان

یتجلّیٰ لها ستر وانقطاع کما لو قدرنا اتصال البروق فکما ان اللیلة الظلماء بتوالی البروق واتصالها اذا قدرت تصیر فی ضوء النهار فکذلک القلب اذا دام به دوام التجلی متع نهاره فلا لیل ودر بیان مشاہدہ انچہ عثمان مکی رحمہ اللہ گفتہ است بران مزید نیست ومعنی آن سخن اینست انوار تجلی بردل طالب متوالیہ شود بغیر انکہ میان او سترے انقطاعے متخلل شود برین مثال شود کہ اگر فرض کنیم در شب تاریک برقے لمعان کند وآن برق متصلاً ومتجدداً باشد چنان روشن گردد کہ روز نماید ہم ہمچنین دل چوں بر دوام تجلی شود پس ہمچنین شد کہ روز روشن وشب نماند قولہ وانشدوا

لیلی بوجهك مشرق وظلامه فی الناس ساری

شب من بروے تو روشن است وتاریکی آں شب میان مردم ساری است قولہ :-

والناس فی سدف الظلا م ونحن فی ضوء النهار

مردمان درتاریکی اند وما در روشنی ایم یعنی ما در کشف وتجلی ایم ومردمان در غطا وحجاب اند قولہ وقال النوری رحمه الله لا یصح للعبد المشاهدة وقد بقی له عرق قایم نوری رحمہ اللہ گفتہ است مشاہدہ درست نباشد برین صفت کہ یکے رگے از وجود او باقی ماندہ باشد اکنون تا سلے کن میگوید تا شئے مائی انو باقی است اورا مشاہدہ درست نیست انکہ اورا از وے با او چیزے نماندہ است دنیا وآخرت اورا برابر شدہ است خداوند سبحانہ وتعالی خود با خود تجلی کند اکنون آن تجلی ہم در دنیا ہم درآخرت پس این مشاہدہ این قوم راچہ دنیا وآخرت پس اینجائی آنجائی باشد آنجائی اینجائی باشد دریغ آیدم ازین فقیہ وازین محدث ومفسر مردم نادان فکرتے ایشان کنند می نویسند تجلی باکسے نیست نہ

اینجا نہ آنجا آنکہ میگوید اینجا دیدم این نمی گوید کہ من دیدم ولیکن این میگوید
برین حالت کہ او خود برخود متجلی است مرا شعورے دادہ است **قولہ**
وقالوا اذا طلع الصباح استغنی عن المصباح وصوفیان ہمچنین گفتہ اند
وقتے کہ صبح طالع شود احتیاج بچراغ نماند می باید دانست انسان دراصل خلقت
کوراست فیض خارج گیرد بدان بیند روز رافیض از روشنی آفتاب گیرد بدان
بیند وشب رافیض از روشنی چراغ گیرد و بدان فیض بیند ہم ہمچنین او برخود
تجلی کند بصیرت طالب آن نور تجلی او فیض گیرد بدان فیض او را بیند آفتاب
بنور آفتاب می بینی **قولہ** وتوھم قوم ان المشاھدۃ تشیر الی
طرف من التفرقۃ لان باب المفاعلۃ فی العربیۃ بین
الاثنین وھذا وھم من صاحبہ فان فی ظھور الحق
ثبور الخلق وباب المفاعلۃ جملتھا لا یقتضی مشارکۃ الاثنین
نحو سافر وطارق وامثالہ و بعضے گمان برند کہ مشاہدہ خالی از تفرقہ
نیست یعنی در مشاہدہ دوئی ہست زیراچہ مشاہدہ مفاعلہ براے مشارکت
است و در مشارکت دوئی لابدی است شیخ میفرماید این سخن کلی
نیست ہرگہ مفاعلہ باشد مشارکہ تقاضا کند چنانچہ عاقبت اللص و
طارقت النعل آنکہ شیخ گفت سافر از مسافر است مع ہذا شرکت نیست
سافر ثلاثی ندارد سفر نیامدہ است وسافر اول صفت آنچہ گفتیم و بدانچہ اشارت کردیم
کہ او خود با خود تجلی کردہ است مشاہدہ مفاعلہ است مشارکت مشارکتے
درست صحیح و آنکہ گفتیم آفتاب را بفیض نور آفتاب می بینیم وخدا را بفیض
نور خدا می بینیم اینجا اتفاقیت ہست وے لقیت کہ مطلوب ہمہ جہان است
قولہ وانشد –

فلما استبان الصبح ادرج ضوءہ باًنواره وانوار ضوء الكواكب
يجرعهم كاساً لو ابتلى بها لظى بتجريعه طارت كأسرع ذاهب

ہرگاہ کہ صبح ظاہر شد نور او نور کواکب را مندرج و منطمس کرد و شرابے در کام ایشان می چکانند اگر آتش دوزخ بدان مبتلا شود کہ در کام او میچکانند از ہمہ روندگان پیشتر رود یعنی آتش دوزخ نماند و منطفی گردد قوله كاس وای كاس تصطلهم عنهم وتفنيهم وتخطفهم منهم كاس وتبقيهم لا تبقي ولا تذر شرابے ہست و کدام شراب است آن اینچنین شرابے است کہ یک جرعۂ آن شراب را از وی می برد یعنی او را فانی میگرداند چنانچہ پرندہ دانہ می چرد و در حوصلۂ او ہضم می شود نیست و نابود می گردد ہمچنان می گرداند و ایشان را از ایشان می برد و ایشان را با ایشان باقی نمیدارد آن کاس کاسے است ہیچکس را باقی نمیدارد آن کاس ندارد و ہیچ کس را نگذارد قوله تمحو بالكلية ولا تبقي شظية من آثار البشرية كلية طالب را محو میکند و ہیچ چیزے با او نمی گذارد قوله كما قال قائلهم ساروا فلم يبق لا رسم ولا اثر ایشان رفتند و اثرے و رسمے از ایشان باقی نماند خدا وند چہ روز بدے است این چہ روز نیک است این بیچارہ طالب ببلاے گرفتار او را روزگارے پیش افتاد نہ او را با خود تواند داشت و نہ او را از خود دور تواند کرد و نہ بے او تواند ماند

اللوائح والطوالع واللوامع

قوله ومن ذلك اللوائح والطوالع واللوامع هذه الفاظ متقاربة المعنى لا يكاد يحصل بينهما كبير فرق و بعضے ازان کلمات مصطلح لوایح و طوالع و لوامع است این لوایح و لوامع و طوالع الفاظے است کہ معانی ایشان قریب است و این حال ابتدا است

بعضے ایشان را در عیان ذکر کردہ اند و بعضے در معانی مثلاً نور لوائح گویند نور طوالع
گویند نور لوامع گویند این در عیان است و گر گویند نور اللوائح بنجوم العلم و نور
الطوالع ببیان الفہم و نور اللوامع بزوائد الیقین استعمال این در معانی است آن
فہم را آن بیان را نور میخوانند **قوله** وهی من صفات اصحاب البدایات
فی الترقی بالقلب واین سیرت مبتدیانست ترقی کہ ایشان را میشود لائحہ
شد نورے پیش افتاد این را نور لائح گویند و کذلک الطوالع واللوامع این سخن
میان صوفیانست کہ گویند نورے را دیدم کہ تمام حجرہ منور شدہ است پیر
ایشان را گوید این نور وضوے تست این سخن متعلمانے شنیدہ ام کہ سخن
درانست کہ ایشان پنج گنج[1] فہم نکنند ضرورت ایشان ہمیں گویند **قوله** فلم
یدم لهم بعد ضیاء شموس المعارف لكن الحق سبحانه یوتی
رزق قلوبهم فی كل حین كما قال تعالی وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا
بُكْرَةً وَّعَشِيًّا یعنی ازان اہل ابتدا بعد آنکہ آفتاب معرفت طلوع کرد این
لوائح ولوامع وطوالع دائم نباشد زیرا چہ در طلوع آفتاب چراغے نماید روشنی
احساس نشود اما ہر یکے را خداوند سبحانہ نصیبہ ورزقے می دہد دان اورا قوام باشد
نورے بیند لائحہ ولامعہ بیند بدان بقاے او وقیام او باشد وطلب او
زیادہ شود او بداند کہ مرا آن کارے پیش آمد نزدیک رسید کہ بمقصود رسم زیرا چہ
شہود غیبے مرغیبے دگر را مدد و مسلم می افتد براے آنکہ خداوند تعالی رزق ہر کسے
می دہد این آیت آورد وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا شب و
روز رزق می دہد **قوله** فكلما اظلم علیهم سماء القلوب بسحاب
الحظوظ سنح فیها لوائح الكشف وتلألأ لوامع القرب وهم

[1] پنج گنج نام کتابے است در صرف کہ طالب علمان در ابتدا میخوانند۔ ع ح

فی زمان سترھم یرقبون فجاۃ اللوائح بیان آن میکند کہ طالب را
لوائح ولوامع بمثابہ رزق ایشان است وبدان بقا وزیادت طلب ایشان
است ہرگاہ کہ آسمان دل ایشان تاریک شود بسبب خطے کہ گرفتہ است کہ
آن بہ ابرے سیاہے ماند کہ میان آفتاب درآید ولوائح کشف درو برآید
آن ابر سیاہ کہ حجاب بود اورا تیز کند آسمان دل ایشان بہ روشنی باز آید
ولوامع قرب روشن برآید میان لوائح ولوامع شیخ رحمہ اللہ فرقے مینماید
در لوائح مثال این وکشف گفت ودر لوامع تلالؤ قرب گفت شیخ این
فرق درمیانہامی نماید ووقتے کہ ایشان را سترے پیش آید فجاۃً لوائح
را انتظارے میکند او بباید این پردہ از میان خیزد **قولہ** فھم کما قال
القایل

یا ایھا البرق الذی یلمع   من ای اکناف السماء تسطع

اے آن برق کہ روشن می شوی از کدام کنارہاے آسمان است کہ تو بر
می آئی تعجب می کند وآرزو میکند یعنی باشد ہم روزے کہ تو برآئی **قولہ**
فیکون اولا لوائح ثم لوامع ثم طوالع بریں بیانے کہ من کردم
لوائح درمحلے گفتم ولوامع درمحلے گفتم معلوم شد کہ اول لوائح است بالا ازاد
لوامع وطوالع **قولہ** فاللوائح کالبروق ماظھرت حتی استترت
پس لوائح ہمچو برقے باشد پیدا شود وپنہان گردد **قولہ** کما قال القایل

افترقنا حولا فلما التقینا   کان تسلیمہ علی وداعا

چنانچہ شاعرے گفتہ است یک سالے جدا بودہ ایم وہرگاہ کہ ملاقات
شد ہمان سلام ملاقات سلام وداع بود پیوستن ہمان وبازماندنی ہمان
این لوائح بدین ماند نمود در بود شیخ این در افتراق فرمود کہ یک سالے فراق

بود بعد آنکہ ملاقات شد حالت این بود ہمان سلام ہمان وداع ودیگرے باشد کہ سالہا اورا با وے اتصال باشد بعد آنکہ افراق شود آن وصال سالہا اورا بدین ماند ہمان سلام ہمان وداع براے این سخن ہم ابیاتے وظمے ونثرے ہست اما چہ آرم سخن اوراز می شود **قوله وانشدوا**

یاذا الذی زار وما زارا   کانہ مقتبس نارا

مر بباب الدار مستعجلا   ماضرہ لودخل الدارا

اے آنکہ زیارت کردی گوئی زیارت نکردی گوئی شخصے آمدہ بود اقتباس نارے کرد رفت بدر سراے شتاب رفت اوراچہ زیان بودے اگر دران دار درآمدے اورا زیانے نکردے اگر زمانے وقفہ کردے بہانۂ آتش ایستادہ ماندے اوراچہ زیان کردے **قوله واللوامع اظهر من اللوائح وليس زوالها بتلك السرعة فقد تبقى وقتين وثلثة** ولوامع از لوائح ظاہر تر است مثالے گویم بر شخصے نور چراغ می افتد ولوامع اظہر باشد کہ آن نور چراغ پیش او آید ونیست این لوامع کہ بسرعت زائل شود دو دو سہ وقتے ماند **قوله ولكن كما قالوا والعين باكية لم تشبع النظرا** وگفتیہ اند چشم در گریہ و دروی دن سیر نشد دو معنی دارد یعنی چنان آب چشم چشم را فرو گرفتہ بود کہ بسیری نتوانستم دید ودیگر چشم می گیرید زیراچہ بسیری ندیدم **قوله وكما قالوا**

لم تزد ماء وجهه العين الا   شرقت قبل ريها برقيب

یعنی چون بجمال معشوق دید گریہ اشش فرو گرفت غبار گریہ چشم را از رویت جمال او مانع آمد چون ازان خلاص یافت چشم روشن شد رقیب معشوق از پیش رفت مانع وحجاب در نظر آمد **قوله فاذا لمع قطعك عنك وجمعك به لكن لم يسفر نور نهاره حتى كر عليه عساكر الليل** بعد آنکہ

حقیقت روشن شد ترا از خویش ببرد تا آنکہ لشکرہائے شب بروحملہ آورد قولہ فھولاء بین رَوح ونوح لانھم بین کشف وستر پس این طائفہ در راحت باشند و در نیاحت و نوحہ باشند وقتے کہ واجد شوند در راحت باشند و بعد آنکہ گم کنند در نیاحت باشند زیراچہ ایشان میان کشف وستر اند وقتے کہ کشف باشد راحت باشد و وقتے کہ ستر شدہ نیاحت باشد قولہ کما قالوا:۔

فاللیل یشملنا بفاضل بردہ والصبح یلحفنا رداءً مذھبا

شب در میگرد مارا بفاضل بردِ خویش وصبح می رساند بمار داے زراندود را یعنی روشن و پیدا خوب منظر قولہ والطوالع ابقی وقتا واقوی سلطانا وادوم مکثا واذھب للظلمة وانفی للتھمة لکنھا موقوفة علی خطر الافول لیست برفیعة الاوج ولا بدائم المکث طوالع بیشتر ماند و سلطان او قوی تر باشد و از ایشان دیر تر ماند و کدورت و تاریکی را بیشتر برد و تہمت را نافی و دور کنندہ تر است اما اینچنین ہست کہ این طوالع افولے دارد برآید فرو رود اوج و بلندی ندارد ہمیشہ نماند قولہ شماوقات حصولھا وشیکة الارتحال واحوال افولھا طویلة الاذیال وقت حصول طوالع زود روندہ است واحوال افول او طویل الذیل است یعنی دیر برآید وچون فرو می رود ذیلے درازے دارد قولہ وھذہ المعانی ھی اللوائح واللوامع والطوالع تختلف فی القضایا واین معانی لوائح ولوامع وطوالع در قضایا اختلافی دارند لوائح بنجوم علم گویند ولوامع بیان فہم گویند وطوالع بزیادت یقین گویند در قضایا این اختلاف است قولہ فمنھا ما اذا فات لم یبق

عنها اثر کالشوارق اذا فلت فکان اللیل کان دایما ومنها ما یبقی عنه اثر فان زال رقمه بقی المه وان غرب انواره بقی آثاره بعضے ازیں سه از آنہا باشد وقتے کہ برود اثرے نماند چنانچہ سارقہ برآید فرو رود چو نمود رفت و نماند گوئی شب دایم است و بعضے از آنہا است کہ او برود و اثر او باقی ماند اگر رقم او رفت ثبوتے کہ یافتہ بود نماند یک المہ باقی ماند و اگر انوار او فرو رفت آثار آن انوار باقی **قوله فصاحبه بعد سکون غلباته یعیش فی ضیاء برکاته فالی ان یلوح ثانیا یرجی وقته علی انتظار عوده ویعیش بما وجد فی حین کونه** پس صاحب آنکہ برآمد فرو رفت و اثر او باقی ماند بعد آنکہ طلوع او برود عیش او بدان برکات او باشد پس تا آنکہ باز لائح شود انتظار عود او را باشد و در امکان وجود او را عیشے باشد یعنی آن امکان وجود دارد میداند باز خواہد شد بدان خوش می باشد **محمد الحسینی** میگوید اگر ایں لوائح و طوالع و لوامع در تجلیات قہریات و لطفیات استعمال کنند وجہے بر صواب باشد ہم از ان منتشی بود کہ لا یتجلی فی صورة مرتین

ولا یتجلی فے صورة الاثنین یکبار کہ برآمد دوم بار کسے رویش ندید بیچارہ گرفتار

قوله ومن ذلك البواده والهجوم و بعضے از ان الفاظ مصطلح بواده و ہجوم است بواده عبارت از انست از ان سو فجأةً بغتةً چیزے آید کہ ترا در خیال و وہم و گمان نباشد و ترا از و چاره نہ و ترا از و باز ماندن و دفع کردن از خود میسر نہ و ہجوم چیزے را گویند کہ ترا آں آید کہ ترا بقہر و غلبہ و سلطان خود گیرد و ترا بخود آمدن و او را از خود دفع کردن میسر نہ **قوله**

البوادہ ما یفجاء قلبک من الغیب علی سبیل الوھلۃ اما موجب فرح او موجب ترح ما گفتیم شیخ ہمان در تعریف او می گوید ترا چیزے افتد بغتۃً در فع آن ممکن نہ واگر ترا با خوشی کشد یا بغم **قولہ والھجوم** ما یرد علی القلب بقوت الوقت من غیر تصنع منک وتختلف فی الانواع علی حسب قوۃ الوارد وضعفہ وہجوم یکایک بغلبۂ وقت چیزے در تو در آید کہ ترا تصنع تصنعے و تعملے نباشد و اختلاف انواع بحسب وارد است کہ بنیہ قوی وارد ضعیف اگر بنیہ ضعیف دارد قوی بر حسب آن اختلاف باشد **قولہ** فمنھم من تغیرہ البوادہ وتصرفہ الھواجم ومنھم من یکون فوق ما یفجاہ حالا وقوۃ اولئک سادات الوقت بعضے ازان ہا اند کہ در تصریف بوادہ اند و در تصرف ہواجم و بعضے ازان ہا باشند آن بادے کہ برو فجاۃً آمدہ است از روے حال و قوت سخت تر است یعنی آن مورد و غلبہ آن وارد قوی تر است این طائفہ کہ فجاۃً در آید و او قوی این طائفہ کہ فجاۃً در آید و او قوی تر باشد ایشان خداوندان وقت اند و مالکان وقت اند در ایشان فلجۂ بادے اثر نکند **قولہ** کما قیل۔

لاتھتدی نوب الزمان الیھم ولھم علی الخطب الجلیل لجام

زمانہ سوے ایشان نیفتد و ایشان را سوے خود نبرد و ایشان را در کارہاے بزرگ لجام است یعنی کارہاے بزرگ نتواند کہ ایشان را از دست برد۔

التلوین والتمکین

قولہ ومن ذلک التلوین والتمکین و یکے ازان الفاظ تلوین و تمکین است تلوین چیست حالتے بیاید و حالتے برود و وقتے زیادہ

شود وقتے کم گردد چنانچہ ماہتاب غرہ ہر روزے روشنی میگیرد و زیادہ میشود تا آنکہ بچہاردہ و پانزدہ رسد بعد آن کم شود این تلوین است **قوله التلوين صفة ارباب الاحوال** گفتہ ایم زیادہ و کم می شود حال از تحول گرفتہ اند چو از جاے بجاے میگردد این صفت ارباب احوال باشد **قوله والتمكين صفة اهل الحقايق** و تمکین کار اہل حقیقت است بجاے رسیدہ بکارے رسیدہ اند کہ قابل تحول و تغیر نیست ہر آئینہ ارباب تمکین ایشان باشد **قوله فما دام العبد في الطريق فهو صاحب تلوين** تا آنکہ در رہ می رود چیزے می آید چیزے می رود و زیادہ و کم میشود این صاحب تلوین است چنانچہ صفت مہ گفتم **قوله لانه يرتقي من حالة الى حالة وينتقل من وصف الى وصف ويخرج من مرحل الى مرحل ويحصل في مربع فاذا وصل تمكن** گفتیم زیرا چہ از صفتے بصفتے میشود و از مرتبہ حالے بجاے این تلوین در رہ بود چون رسید متمکن شد قرار گرفت آرام یافت اینجا از رہ روش ماند ما در ان منزلے کہ او رسید و در ان مقامے کہ او قرار گرفت و در ان دریاے کہ غرق شد عجائب و غرائب او نہایتے ندارد ابدالاباد در ان سیر ہست و نہایت ندارد **قوله وانشدوا**

مازلت انزل في ودادك منزلا فتحير الالباب دون نزوله

ہمیشہ در دوستی تو در منزلے فرود می آیم کہ خرد ہا پیش نزول او حیران است یعنی آن نزولے است کہ در ان نزول الباب متحیر میشود **قوله وصاحب التلوين ابدا في الزيادة** و صاحب تلوین در زیادت است زیادت بنسبت نقصان است تا آنکہ بمقصد رسد ہر روز در زیادت است **قوله وصاحب التمكين وصل ثم اتصل** و صاحب تمکین رسیدہ است

وبعد وصول اتصال شدہ است وصول است و اتصال است بر شرط دریا رسید گویند بدریا رسید در دریا در آید دریائی گویند بدریا متصل شد درین بیان اتصال بالاتر از وصول باشد اما در بیان دگر وصول بالاتر از اتصال گفتہ اند و قولہ تعالی لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ طالبا واصلا ثم واصلا ثم متصلا ہر طبقے بالامی رود قولہ وامارۃ انہ اتصل انہ بالکلیۃ بکلیۃ عن کلیۃ بطل ونشان آنکہ او صفت اتصال یافتہ باشد کہ بکلیہ مطلوب رسیدہ است واز کلیہ خویش باطل شدہ است قولہ وقال بعض المشائخ انتھاء سیر الطالبین الی الظفر بنفوسھم فاذا ظفروا بنفوسھم فقد وصلوا یرید بہ انحناس احکام البشریۃ واستیلاء سلطان الحقیقۃ فاذا دام نعبد ھذہ الحالۃ فھو صاحب تمکین بعض مشائخ گفتہ اند سیر سلوک تا آنجاست کہ ز ظفر بر نفس خویش شود یعنی او مقہور و ماسور گردد بلک محو و منفی گردد از و جزو ہیچ باقی نماند پس آنکہ این ظفر دست داد حصول وصول در دامن او بر بستند قایل مطلوب ازیں اثر وارد ہا نچہ گفتیم بشریت از و بر رود و سلطان حقیقت بسلطنت خویش بر و استیلا یابد پس کسے را کہ ایں حال دائم شود او را صاحب تمکین گویند او را متمکن نامند میان بندہ و خدا حجابے نیست جز و ہم دوئی چوں بتلقین ملقنے و بارشاد مرشدے برین حالت شعور باشد این وصول گویند قولہ وکان الاستاد ابو علی الدقاق رحمہ اللہ یقول کان موسی علیہ السلام صاحب التلوین فرجع من سماع الکلام واحتاج الی ستر وجھہ لانہ اثر فیہ الحال ونبینا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان صاحب تمکن فرجع کما ذھب لانہ لم

در آید

بالکلیۃ

ان الشیخ

یوثر فیہ ما شاهد تلك الليلة وكان يستشهد على هذا بقصة يوسف عليه السلام ان النسوة اللاتی رأين يوسف عليه السلام قطعن ايديهن لما ورد عليهن من شهود يوسف عليه السلام على وجه الفجأة وامراة العزيز كانت اتم فی بلاء يوسف عليه السلام منهن ثم لم تتغير عليها شعرة ذلك اليوم لانها كانت صاحبة تمكين فی حديث يوسف عليه السلام ابو علی رحمہ اللہ میگوید موسی علیہ الصلوۃ والسلام صاحب تلوین بود سماع کلام شد او را وعکس تجلی بروافتاد وآن بظاہر روے اثر کرد لمعانے وبراقتے وملاحتے درروے موسی علیہ السلام شد کہ چشمے دیدن آن براقت تحمل نداشت بیچارہ برقع برروے افگندہ بودے قصہ صفورا وموسی علیہ السلام شنیدہ باشی وپیغمبر ما محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صاحب تمکین بود چنانچہ رفت ہمچنان بازگشت وہیچ اثرے بظاہر او پیدا نشد یکے کہ وقتے شراب نخوردہ یک پیالہ کہ نوشد اثر آن برروپیدا شود رخسارہا سرخ گردد چشمہا برآمدہ بہا خشک رد سینہ کشادہ ہذیان گویان سکران بگردد وآن مدمنے متمکنے کہ ہست سبوہا بیاشامد کہ ہیچ کسے نداند کہ او شراب خوردہ است اما شراب خواران از بوے دہان او شناسند وشیخ ابو علی دقاق رحمہ اللہ استشہاد بقصہ یوسف علیہ السلام وزلیخا وصدایقے کہ ازان زلیخا بودند بدان استشہاد میکرد وآن عوراتے کہ یوسف را دیدند علیہ السلام دستہا بریدند میان دست وترنج تفرقہ نکردند سبب آنکہ یوسف را علیہ السلام دیدند ازان تعلق کہ با او کردند از احساس دست غافل گشتند وزلیخا زن عزیز ہیچ دیدن یوسف علیہ السلام درروے اثر

نکرد او از وست نرفت باآنکہ او عاشق تر بود زیرا چہ صاحب تمکین بود او را
بسیار دیدہ بود اعتیاد گرفتہ بود زیرا چہ عمرے با وے بودہ است نکو سخنے است
کہ ابو علی رحمہ اللہ فرمود موسی علیہ السلام صاحب تلوین بود و پیغمبر ما صلی اللہ
علیہ وسلم صاحب تمکین اما اینجا سخنے ہست شیخ از احوال قوم و صوفیان میگوید
کسے میان ایشان صاحب تلوین و کسے صاحب تمکین و صاحب تمکین از
صاحب تلوین بسیاری بالاتر و بلند تر مسلم موسی را علیہ السلام صاحب تلوین
گوئید و از امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم یکے صاحب تمکین باشد پس او بر موسی
علیہ السلام بالاتر باشد بسیاری قوله واعلم ان التغير الذی یرد علی
العبد یکون لاحد لامرین اما بقوة الوارد او بضعف صاحبه
والسکون من صاحبه لاحد امرین اما لقوته او لضعف
الوارد شیخ قدس اللہ سرہ میگوید کہ تغیر یکے ازین دو سبب باشد وارد قوی باشد
و مورود علیہ ضعیف یا مورود علیہ قوی باشد وارد ضعیفے نیکو سخنے است این
اما امور نسبتی است شاید وارد ضعیفے بر بنیہ ضعیفے او را از دست بر د وارد
قوئے بر بنیۂ قوئے او را از دست نبرد و بعد گفتن تلون موسی علیہ السلام
و تمکن پیغمبر ما صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم این سخن زیادتی باشد وہم رود کہ تمکن محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنا برین بود محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم قوی بود و وارد
ضعیف و تلوین موسی علیہ السلام بنا برین بود کہ بنیۂ موسی ضعیف بود و وارد
قوی سخن در تلوین و تمکین بود این سخن اینجا زیادتی است مرد متمکن را ہر وارد ے
کہ ہست باشکوہ او می آشنا مد واردات را ہر چوں کہ ہست باشد و لفظ وارد
گفتن بروز زیادتی باشد قوله سمعت الاستاد ابا علی الدقاق
رحمه الله یقول اصول القوم فی جواز دوام التمکین یتخرج

علی وجھین احدھما لا سبیل الیہ لانہ قال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لو بقیتم علی ما کنتم علیہ عندی لصافحتکم الملائکۃ ولانہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ غیر ربی اخبر عن وقت مخصوص قال رحمہ اللہ والوجہ الثانی انہ یصح دوام الاحوال لان اھل الحقایق ارتقوا عن وصف التاثر بالطوارق والذی فی خبر انہ قال لصافحتکم الملائکۃ فلم یعلق الامر فیہ علی امر مستحیل ومسافحۃ الملائکۃ دون ما اثبت لاھل البدایۃ من قولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان الملائکۃ لتضع اجنحتھا لطالب العلم رضا بما یصنع وما قال لی وقت فانما قال علی حسب فھم السامع وفی جمیع احوالہ کان قائما بالحقیقۃ ابو علی دقاق رحمہ اللہ میگفت اصل این طائفہ مرتبط بجوارد دوام تمکین است وآن بدو طریق معلوم شود یکے از آنہا است کہ بدو ہیچ رہے نیست چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باصحابہ گفت براینچہ شما نزدیک من بودید اگر بران باشید میان راہہا با شما فرشتگان مصافحہ کنند قصہ این صحابہ بحضرت رسول اللہ علیہ السلام گفتند نافقنا یا رسول اللہ انفاق کردیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پرسید از کجا میگوئید کہ نفاق کردیم گفتند بعد آنکہ پیش تو می باشیم چنین وچنین می باشیم یعنی بوصفے کہ مطلوب باشد بعد آنکہ بیرون می آئیم بر آن نمی مانیم بعد آن فرمود چنانچہ شما نزدیک من می باشید اگر ہمچنان باشید ملائکہ باشما مصافحہ کنند اکنون این نیست کہ آن حال باقی ماند پس فلا سبیل الیہ باشد زیراچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گفتہ است مرا با خدا وقتے خاصے است کہ دران وقت جز اخدا نباشد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از وقتے مخصوص خبر کرد و دوام اینست
کہ او بدوام احوالے می رسد یعنی متجدد و متوالی می باشد زیرا چہ
ارباب احوال ازان وصف ثانی کہ آں بالا گذشتہ است باہم ازین
کہ فیما نحن فیہ در بیان اوئیم طوارقے کہ برایشان است بدان طوارق
ازین بالاتر رفتہ اند اگر تمکین است این ارتقا عبارت از تنوعات ادراکات
اوست واگر بدین معنی کہ از حالے بحالے ترقی میکند آنکہ او متلون است
متمکن نیست طریقہ جواب وسوال میگوید وآں سخنے کہ لصافحتکم الملائکۃ
گفتہ است آں سے کارے عجیبے نیست و مصافحہ ملائکہ از انچہ
اہل بیت را گفتہ است ازان فرو است زیرا چہ برائے اہل ابتدا
گفتہ است ان الملائکۃ تضع اجنحتھا لطالب العلم وآنکہ گفتہ است
لی مع اللہ وقت برائے فہم سامع را است والا مرتبہ او بلند است این حکایت
از تکوین است ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در جمیع احوال قائم بحقیقت
بود مخصوص گفتن چہ حاجت بود ایں از کجا ازین سخن آید کہ دوام نیست
وقتے ہست و وقتے نیست چرا معنی سخن این نیست کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم میفرماید مرا وقتے است خاصے ازان من کہ شما آنجا نرسید
وشما بدان متصف نتوانید شد کہ جز خدائے من دران وقت دیگرے نیست
یعنے منم اوست اوست منم غیر او نیست شما تا اینجا نرسید **قولہ** والاولی
ان یقال ان العبد ما دام فی الترقی فصاحب تلوین تصح فی
نعتہ الزیادۃ فی الاحوال والنقصان منھا فاذا وصل الی
الحق بانخناس احکام البشریۃ مکنہ الحق سبحانہ بان

لا یرده علی معلولات النفس فهو ممکّن فی حاله علی حسب محله واستحقاقه ثم ما یتحفه الحق سبحانه فی کل نفس ولا حد لمقدوراته فهو فی الزیاده متلون بل ملوّن و فی اصل حاله ممکن فابداً یتمکن فی حاله اعلی مما کان فیها قبله ثم یرتقی عنها الی ما فوق ذلک اذ لا غایة لمقدورات الحق فی کل جنس ایها الشیخ رحمک الله این سخن چند بار مکرر کرده ایم مکرر را چند نحو ترجمه کنم و عذر مکرر چند خواهم و دیگر برین بیان اصلا متمکن نباشد هرجا که متمکنی است او متلون باشد اما متمکن را این شناخته ایم که مرد متمکن هرچه بروا فتد مزیدے باشد نه آنچنان مزیدے که در تمکن او مزید تمکن کرده اما بتنوع تجلیات انواع علوم را ادراک شود چنانچه دریا هر آبے که هست از دریا است باز هم در دریا پیوند د از دریا برون آمد و دریا ازان کم نشد و باز بدریا پیوست و دریا بدان زیادت نشد تو احساس کن به بین اما اگر گوئی چرا زیاده و کم نشد چو ازان چیزے برون آمد و چون چیزے در آمد آرے اما آنچنان زیاده و کم نشد که احساس شود **قوله** واما المصطلم عن شاهده المستوفی عن احساسه بالکلیة فللبشریة لا محالة حد فاذا بطل عن جملته ونفسه وحسه وکذلک عن المکونات باسرها ثم دام به هذه الغیبة فهو محو فلا تمکین اذاً ولا تلوین ولا مقام ولا حال آنکه او از شاهد خویش مصطلم است شاهدے هست اورا واو را ازو برده اند از شاهد خویش یعنی از شهود وجود خویش واحساس او را استیفا کرده اند یعنی هیچ احساس او را با او نگذاشته اند و بشریت را لا محاله حدے است او تا

اینجا بود کہ نیست و نابود گشت و چون کارے بجائے کشد کہ او از حس خویش و از اشیا مضمحل و منفی و مطموس و ناچیز گردد پس تا آنکہ باوے این حال باقی ماند پس او ممحوق اینجا تمکنے نیست تلوینے نیست مقامے نیست حالے وجودے نیست شہودے نیست فنا فی فنا محو فی محو طمس فی طمس رمس فی رمس محق فی محق آنگہ چہ شد ہو ہو لا ہو الا ہو شعر

فالبحر بحر علی ما کان فی قدم ان الحوادث امواج و انہار

وہیہات وہیہات رفت خویلات بخویلات رفت او بہ اوئی او باقی ماند

قولہ وما دام بہذا الوصف فلا تشریف ولا تکلیف اللہم الا ان یرد بما تجری علیہ من غیر شیٔ منہ فذالک متصرف فی ظنون الخلق مصرف فی التحقیق قال اللہ تعالیٰ وتحسبہم ایقاظا وہم رقود ونقلبہم ذات الیمین وذات الشمال چو او در وصف محق است بر و تقنعے و تشریفے و تکلیفے نیست ہمانکہ فقیہ میگوید بقا ذمہ نماندہ است تکلیف برکہ مگر آنکہ اینچنین باشد کہ ایشان را بدیشان باز گردانند آن ازیشان نباشد ازیشان بدو باشد فعلے از مظہر ایشان ظاہر شود و فاعل آن ایشان نہ میان مردم ہمچنین نماید کہ او خود کارے میکند در واقع او کارے نمیکند در مظہر او دیگرے میکند او متصرف نماید و در واقع آنرا ہیچ وجودے نہ و نزدیک تو یکے محققے و لقمے اندیشہ کن کہ خدا ازین قادر تر است می نماید کہ او کارے میکند او نمی کند دیگرے میکند قال اللہ تعالیٰ وتحسبہم ایقاظا وہم برقود گمان بری کہ ایشان بیدارند و در واقع ایشان خفتہ اند و منقلبے ہست کہ پہلو بہ پہلو میگردانند

القرب والبعد

قولہ ومن ذلک القرب والبعد و بعضے ازان

کلمات مصطلح قرب است وبعد است نزدیک ما قرب عبارت ازین
است کہ بندہ واقف شود بر سرّ این انہ مع کل شی لا بمقارنۃ وغیر کل
شی لا بمزائلۃ وبُعد عبارت ازین است کہ بندہ بہ ثبوت وہم دوئی خود
خود را از حق بدور دارد **قولہ** اول رتبۃ فی القرب القرب
من طاعتہ والاتصاف فی دوام الاوقات بعبادتہ و
اما البعد فھو التدنس بمخالفتہ والتجافی عن طاعتہ یک
قرب عبارت ازین باشد کہ طاعت او کنی ومنصف بصفت طاعت او
باشی چنانچہ فقیہان ومحدثان ومفسران گفتہ اندو اما البعد عند القرب
بامر او نباشد آنچہ منہی ومعاصی است بدان متصف شود **قولہ** یا اول
البعد بعد عن التوفیق ثم بعد عن التحقیق بل البعد عن
التوفیق ھو البعد علی التحقیق اول بعد توفیق از خدا نیا بد و از طاعت
بعید باشد چو بعد از توفیق شود بُعد از تحقیق شود زیرا چہ تحقیق بعد توفیق است
قولہ قال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مخبرا عن الحق سبحانہ
ما تقرب الی المتقربون بمثل اداء ما افترضت علیھم ولا
یزال العبد یتقرب الی بالنوافل حتی تحبنی واحبہ فاذا
احببہ کنت لہ سمعا وبصرا فبی یسمع وبی یبصر الخبر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکایتے از قدسی میکند آنکہ قرب من خواہد ہیچ رہے
اورا نزدیک ازین نیست کہ آنچہ من بروفریضہ کردہ ام آنرا بجا آرد
سخن درین است عبارت قرب است یعنی موجب قرب است
برائے آنرا یک قدسی آورد و یک قدسی دگر اینست کہ لا یزال عبدی
و ہر دو عبارت ازین است کہ تقرب بعبادت شود ہمیشہ بندۂ من بمن

بنوافل برسد بعبادتے کہ از فریضہ زاید است تاآنکہ او مرا دوست دارد ومن اورا دوست دارم چو اورا من دوست داشتم سمع او من باشم وبصر او من باشم دست او من باشم پس ہر چہ او می بیند من می بینم وہرچہ او می شنود او نمی شنود ومن می شنوم یا عکس آں شنیدن من شنیدن او ودیدن من دیدن او **قوله فقرب العبد اولاً قرب بایمانه وتصديقه ثم قرب باحسانه وتحقيقه** اول قرب او کہ ایمان آورد بدو بعد آن قرب کہ احسان کرد وعبادت کرد **قوله وقرب الحق سبحانه من العبد ما يخصه اليوم به من العرفان** وخدا کہ گویند بہ بندہ قریب شد یا بندہ مقرب خدا باشد عبارت ازین است کہ امروز عرفانے خاصے کہ غیر این قوم طائفہ دگر ندارد ایں را مقرب گویند اکنوں عرفان بر انواع است فکرے بکن تو دریا را بوصف او شنیدی کہ چنین وچنین است کہ ہرچند قریب بدو می شوی بر ہوا ومزاج او مطلع میگردی چو بدریا رسیدی بر شطے از شطوط او بر روی دریا را نظارہ شد بکشتی سوار شدی در میانہ شدی ازان کشتی بدریا افتادی غرقہ شدی پس آنکہ غرق شدی ریختی ہیچ با تو نماند با دریا وانچہ در دریاست با ایشان یکے گشتی اکنون عرفان اورا برین قیاس کن ہر یکے عرفانے دارد اما عارف ہمانست کہ دروافتاد ریخت ونیست ونابود گشت وبا او یکے گشت پس اورا دید بدو پیوست تاآنکہ خود را تمام بدو داد نیست ونابود گشت پس اورا تاآنکہ خود را تمام بدو داد نیست نابود در وی گشت اکنوں مراتب عارفان اینست جز این را عارفان نخوانند آنکہ محققان علی الاطلاق مرد عارف گویند این مراد است **قوله وفي الآخرة**

بکرمہ بہ من الشہود والعیان کرامے خاصے وعطائے خاصے آنچہ آنجا عطائیے بود بود آنجا جز این صورت باشد الاہی واجل واحسن واضوو اظہر چہ آنجا ہم مردمان باشند اہ را بران صفتے کہ گفتیم نبینند و معہذا مطلع بر اسرار او نباشند و ایشان عارف نباشند عارف در عموم رویت داخل اما بخصوص اطلاع وعرفان از ایشان ممتاز قولہ وفیما بین ذلک بوجوہ اللطف والامتنان وما این ہمہ کہ گفتیم بر ایشان وجود لطف و امتنان و انواع لطف و احسان است چیزے می دہند و منت می نہند قولہ ولا یکون قرب العبد من الحق الا ببعدہ عن الخلق وھذا من صفات القلوب دون احکام الظواھر والکون و بندہ بخدا نزدیک نباشد مگر آنکہ از خلق جدا شود یکے از ان خلق نفس اوست و روح اوست از ین ہمہ بدر آید بخدا نزدیک شود خدا را نزدیک باشی اگر از خلق بدر گردی قرب خدا نباشد کسے را مگر از خلق بدر باشد این دور بودن چہ معنی دارد اگر طالب است اختلاط و آمیزش و نشست وخاست و برسوم و عادت ایشان بودن و بر رضاے ایشان ماندن از ینہا ہمہ بدور باشد و اگر متوسط است کو در مذاہب خلق و از انچہ ایشان مستقبح و مستحسن داشتہ اند و از رسوم و عادات بکلی بروں آید البتہ عادت پرستی درو نباشد و اما بعد منتہیات از خود رفتہ بخدا یکے گشتہ و این قربے کہ بیان کردیم حکایت اہل دل است نہ حکایت ارباب ظواہر قولہ وقرب الحق بالعلم والقدرۃ عام للکافۃ وبا للطف والنصر خاص بالمومنین ثم بخصائص التانیس مختص بالاولیاء قال اللہ تعالیٰ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ وَقَالَ ھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ وَقَالَ مَا یَکُوْنُ مِنْ نَّجْوٰی ثَلٰثَۃٍ اِلَّا ھُوَ رَابِعُھُمْ و قرب حق

تعالیٰ با ہمہ اشیا بعلم و قدرت است و بلطف و رحمت و نصرت و توفیق
صحابہ خاص مومنان است دگر با این ہمہ خاص صفات ذات او ست
ایشان را بدان اطلاع میدہد ایشان را انس بدان می شود این خاصہ اولیا
است اینجا عاقلے اندیشہ بکند کہ قرب بعلم و قدرت شد با ہمہ اشیا شد
و صفت رحمت و کرم با مومنان شد دیگر چہ خاصہ است دو صفت آمد یکے
عامہ یکے خاصہ اخص خصوص ہم باید چہ ماند باقی مگر انکہ قرب بذات می شود این فکر
آن عاقل را دیوانہ می سازد اکنون آن عاقل را کہ این اندیشہ دیوانہ میکرد
کہ قرب بذات چیست شیخ آن را در بیان آورد فرمود نَحْنُ اَقْرَبُ
اِلَیْہِ مِنْکُمْ ما بداں کس از شما نزدیک تر ایم و ایشان متصل بدو اند تو مجاز
انگیز ا ا ظاہر کلام را نظارہ کن نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ بدو
از رگ گردن او نزدیک تر او ہمہ او او را در گرفتہ و رگ گردن شے ائی
از و اکنون این تمام را محیط است اقرب باشد بدو از رگ گردن او و او
دل را محیط و جان را ہم محیط است پس او بندہ از رگ گردن او نزدیکتر
باشد و قال وَهُوَ مَعَكُمْ وَهُوَ ضمیر راجع بر ذاتست و معیت مقارنت
و مصاحبت تقاضا کند و قال مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ میان سہ
نفر رازے نباشد مگر آنکہ چہارم ایشان او ست تعالیٰ اینجا ہم ھُوَ است
راجع بسوے ذات تعالیٰ سہ گفت دو رانگفت زیرا چہ رازے سہ نفر نشود
یکے گوید و یکے شنود و ازان کسے گویند شنوند دو نفرے گویند راز گویند
و راز خدا گویند سامعے ہست و متکلمے ہست و راز خدا کہ یکدیگر میگویند
میان عاشقان و میان عارفان و محبان تفحص کن کہ بے سہ نفر راز نیست
قولہ و من تحقق بقرب الحق فادونہ دوام مراقبتہ ایاہ

ہر کہ بقرب حق متحقق شد یعنی او را با خود دانست دوام مراقبہ او را دست داد بضرورت و تجبر او را این حضور باشد سخنے کہ شیخ فرمود و خصوصیت عرفان گفت و گفت اولیا را قرب ذاتست درین سخن مردمان زبان دراز کردہ چیزے چیزے بخیال خود گفتہ و دست و پا زدہ اما میگوئیم اینجا اندیشہ کند این قرب حسی است چنانچہ عینی بعینی بیا ید بہ پیوند دیا قرب اعتباری و معنوی اینچنین قربے کہ این بدو متصل نہ و از وے دور نہ و در مکانے نہ بدین معنی کہ او مبقی و حافظ و محیط اوست چو قرب اعتباری شد حسی با جماع نیست اکنون خواہ بصفات گو خواہ بذات گویا مولانا فقیہ تو قرب ذات را انکار می کنی آنکہ این خواہی گفتن کہ او از ایشان دور است و این توانی گفتن کہ این صفت اجسام است و اینجا انتقال و ارتحال آید پس ضرورتست کہ بگوئی لا قرب ولا بعد ولا بعید ولا قریب یعنی متصل و ممتزج نیست ولا بعید یعنی محجوب و ممنوع نیست و قرب مکانی نہ **قوله** لان علیہ رقیب التقوی ثم علیہ رقیب الحفاظ والوفاء ثم رقیب الحیاء زیرا چہ با وے کسے است کہ او را با وفا و حیا و در حفظ می دارد یعنی چو قرب خدا با وے است او را متحفظ و با وفا و حیا می دارد **قوله** وانشدوا

کان رقیبا منک یرعی خواطری	وآخر یرعی ناظری لسانی
فما رمقت عینای بعدک منظرا	لسوءک الا قلت قد رمقانی
ولا بدرت من فی دونک لفظۃ	لغیرک الا قلت قد سمعانی
ولا خطرت فی السر بعدک خطرۃ	لغیرک الا عرجا بعنانی
واخوان صدق قد سمعت حدیثہم	وامسکت منہم ناظری ولسانی

وما النّزهة اسلی عنهم غیر انّنی وجدت تلك شهودی بكل مكانی
نگاہ بانے از جهت تو بر من ہست خواطر ترا بر من نگاہ می دارد خواہد کہ خاطرے
کہ بہ لایق تو باشد آن در دل من باند و بہان رقیب باعتبار ے وگر با من
این می کند چشم وزبان من نگاہ می دارد جز سوے تو دیدن نمی دہد و جز ذکر
تو بزبان ذکر دیگرے کردن نمی گذارد قوله فما رمقت عینای بعدك منظراً تو چشم
من ننگریست منظرے را کہ دران منظر عیب تو باشد و ترا آن منظر بد باشد
مگر آنکہ گفتہ است کہ مرا ضعیف کردہ است و پلک زدنی ماندہ است
قوله ولا بذرت من فی دونك وسخن نادرہم از دہن من بیرون نیامدہ
است برا ے غیر تو مگر آنکہ تو گفتہ کہ مرا شنوانیدہ است قوله ولا خطرت
بعدك در دل من ہیچ خطرہ نگذشتہ است بغیر تو مگر آنکہ تعریج کردہ اند
بعنان من یعنی عنان من ازان خطرہ گردانیدہ اند قوله واخوان صدق
قد سمعت یاران صادق اند با من و من ملول شدہ ام از حکایت ایشان
و نگاہ داشتہ ام از ایشان چشم خود وزبان خود نمی خواہم کہ روے ایشان بینم
وسخن با ایشان گویم قوله وما النزهة اسلی و نیست این کہ ترک وہم و سلوت
شود از ایشان غیر آنکہ ہر جا کہ ہستم تو در دل من حاضری حاصل شعر اینست
خداوند سبحانہ و تعالیٰ با من قریب از رگ گردن است بمن از من نزدیک
و بمن محیط من محاط سخن جز با او نگویم و جز او را نہ بینم قوله وكان بعض
المشائخ یخص واحداً من تلامذته باقباله علیه فقال
اصحابه له فی ذلك فدفع الی كل واحد منهم طیراً وقال
اذبحوه حیث لا یراه احد فمضی كل واحد وذبح الطیر بمكان
خال وجاء هذا الانسان والطیر معه غیر مذبوح فسأله

الشیخ فقال امرتنی ان اذبح بحیث لا یراہ احد ولم یکن موضع الا والحق سبحانہ یراہ فقال الشیخ بھذا اقدم ھذا علیکم الغالب علیکم حدیث الخلق وھذا غیر غافل عن الحق

این حکایت را من از زبان شیخ خود قدس اللہ سرہ شنیدم وشیخ قدس اللہ سرہ این حکایت را نسبت بہارون رشید میکرد گفت کہ ہارون را دو پسر بودند یکے از زبیدہ کہ حرم او بود ودوم از جاریہ ہارون پسر کنیزک را دوست داشتے وکارہاے بسیار اورا فرمودے شبے در بستر زبیدہ رفتہ بود زبیدہ گلہ کرد کہ تو پسر کنیزک را از پسر من دوست تر میداری این دلیل برین کند کہ مادر او نزدیک تو از من دوست تر است گفت این چنین نیست پسر او لائق آنست کہ اورا دوست دارم گفت بچہ گفت فرداشود ترا برہان نمایم بامداد گذارد با زبیدہ شست ہر دو پسر را طلبید کاردے وکبوترے بردست پسر زبیدہ داد وکاردے وکبوترے بردست پسر کنیزک داد وگفت جائے بروید وذبح کنید کہ کسے نہ بیند پسر زبیدہ شتاب ترے درگوشۂ حجرہ رفت در حجرہ را بست ذبح کرد آورد کہ در حجرہ بستہ کسے نمی بیند پسر کنیزک بعد دیرے متغیر ومتحیر شدہ کبوتر زندہ بردست وکارد بردست آورد پیش ہارون داشت گفت چرا ذبح نکردی گفت شما گفتہ بودی کہ جائے ذبح کنید کہ کسے نمی بیند ہر جا کہ رفتم خدامی بیند این حکایتے کہ گفتم عین آنست کہ شیخ نقل کردہ است تو مقابلہ کن بہ بین اگر یک دو لفظ تفاوت باشد شیخ ہر طائفہ طالب مبتدی را ومتوسط ومنتہی را مراقبہ آموخت ہر کہ این کارہ است از انجا سخن استنباط کند بداند من چہ نویسانم کتاب دراز می شود قولہ ورویۃ القرب حجاب عن القرب چہ قرب بذات

این گفتیم کہ تو مصطلم و مستہلک باشی او بشہود وجود خویش باشد این چنوئے را اگر نظر بر قرب او افتد حجاب او باشد بارے افتد قولہ فمن شاھد لنفسہ محلا و نفسا فھو ممکور بہ ہر کہ در خود نفسے را از خود واندیا غیر وجود او را وہے بر داو مکور باشد مقرب نبود قولہ ولھذا قالوا اوحشک اللہ من قربہ ای من شھودک لقربہ ہم اینجا گفتہ اند یکے مر دیگر یراد عا میکند خدائے تعالی ترا از قرب وحشت دہد یعنی این کہ ترا زوئیت قرب باشد خدا ترا ازین وحشت دہد نکو عنایتے تمامے باید اما حدیث قدسی برین حکایت میکند کہ از قرب وحشتے تمامے باید قال عزوجل لو یعلم المشتغلون بذکری ما فاتھم عن انسی لیضحکوا قلیلا ولیبکوا کثیرا ولو یعلم المشتغلون بانسی ما فاتھم عن قربی لبکوا دما ولو یعلم المشتغلون بقربی ما فاتھم عنی لتقطعت اوداجھم آنکہ مشغول بقرب است ہر آئینہ او را باید بذات رسد اگر او را وحشت از قرب نباشد ہمانجا ماند قولہ فان الاستیناس بقربہ من سماۃ الغرۃ بہ اذ الحق سبحانہ وراء کل انس وان مواضع الحقیقۃ توجب الدھش والمحو زیراچہ بقرب او ماندن نشان آنست کہ او مغرور بقرب است زیراچہ او تعالی وراے ہر انسے است زیراچہ مواضع حقیقت موجب دہش است و موجب محو است آرے دہش باشد اما لازم نیست و دیگر شما دہش گفتید آخر مقابل انس است اینجا ہم از محو گو دہش مقابلہ انس است اما دہش ہمچنان ست انس ہمچنان ست اینجا محو می باید گفت انہ وراء کل انس و دھش ہا یکے را در یکے ضرب کنیم ہمان یکے آید دہش چہ معنی دارد انس چہ صورت بندد شعورے و فہمے و ملتیے و نابودے دہش چہ باید

قوله وفی قریب من هذا قالوا

قربکم مثل بعدکم فمتی وقت راحتی

قرب شما مثل بعد شما اگر قریبیم ہمان ہست کہ بعیدم پس مرا راحت کے باشد وہرگز قابل نباشد کہ میان دو شخص قرب کلی شود قوله وکان الاستاد ابو علی رحمه الله کثیرا ما انشد شعر

ودادکم هجر وحبکم قلی وقربکم بعد وسلمکم حرب

وانتم بحمد الله فیکم فضاضة وکل یسیر من امورکم صعب

دوستی شما فراق است یکے کہ مریکے را دوست دارد بیشک دوئی میان ایشان است این استقامت وداد ہم بدانست وحب شما بر شما بریان شدہ است اکنون با این حبکم ہمان تغییر ودادکم ہست یا آنکہ حب لطیف تر از وداد است حب را از حبت الماء گرفتہ آند آو ندی کہ پر از آب باشد آنچنانکہ اگر قطرۂ در و اندازند بریزد پس حب بالاتر ودا باشد قوله وقربکم بعد وقربے کہ با شما شود آن بعد است ہرچند کہ بدو نزدیک تر است چو دوئی بینہا باقی است از و دور تر است اقربکم ابعدکم وسالمت وآشتی کہ شما می کنید آن عین حرب است قوله وانتم بحمد الله فیکم فضاضت در شما بفضل خدا سختی است وہر اندک چیزے وآسانے نزدیک شما دشوار است یعنی اندکے وسبکے برائے من بر تو گران است قوله ورای ابو الحسن النوری رحمه الله بعض اصحاب ابی حمزة رحمه الله فقال انت من اصحاب ابی حمزة الذی یشیر الی القرب اذا لقیته فقل له ان ابا الحسن النوری یقرئک السلام ویقول قرب

القرب فیما نحن فیہ بعد لبعد فاما القرب بالذات فتعالی اللہ الملک الحق فانہ متقدس عن حدود الاقطار والنہایۃ والمقدار وما تصل بہ مخلوق ولا انفصل عنہ حادث مسبوق جلت الصمدیۃ عن قبول الوصل والفصل

ابو الحسن نوری را رحمہ اللہ ملاقات با یاران ابی حمزہ علیہ الرحمہ شد گفت تو از یاران حمزہ کہ او اشارت بقرب میکند او را سلام من رسان و بگو قرب قرب نزدیک ما بعد بعد ست اما قرب بدان گوئیم یعنی تو باشی و بخدا نزدیک شوی چنانچہ یکے بیکے پیوند متصل شود تعالی اللہ عن ذلک من این را بالا گفتہ ام قرب اعتباری و معنوی میگویدایں صورت قربے کہ گفتم اقتران ذاتین واتصال ذاتین این نسبت بد و تعالی ندارد، ہیچ مخلوقے بدین صفت بد و نرسیدہ است و ہیچ حادثے کہ خدائے تعالی او را آفریدہ است او بدین صفت متصل نیست صمدیت است یکے بیکے است فصل و وصل با او چہ گذرد اردلا قرب ولا بعد ولا فقد ولا وجد ولا فصل ولا وصل کلا بل ہو اللہ الواحد الفقہا رالقرب بعد والبعد قرب والفصل وصل والوصل فصل

قولہ فقرب ہو فی نعتہ محال وھذا تلاقی الذوات وقرب ہو واجب فی نعتہ وھو قرب بالعلم والرویت وقرب ہو جائز فی وصفہ یخص بہ من یشاء من عبادہ وھو قرب الفضل باللطف قربے است کہ آں محال است و آن قرب در ذات است ہمانچہ گفتیم اقتران ذاتین باشد و آن در ذات باری تعالی محال و قربے است واجب کہ آن صفت ترا البتہ باید و آن قرب بعلم و رویت است بداند کہ او محیط ہمہ اشیا است و قربے است جائز

یعنی یکون فی موضع ولایکون فی موضع وآن آنست کہ بر کسے لطفے کند قرب بلطفہ ہر کہ را خواہد
لطف ورحمت کند قرب بحسب تنوعات مختلف است قرب بمخلوقات
یکے است اما قرب عامہ کہ علم بدیشان دارد وقرب خاصہ کہ لطف ورحمت
برایشان دارد اما آن قرب یکے است۔

الشریعت والحقیقت

قولہ ومن ذلك الشریعة والحقیقة وبعضے از ان
الفاظ مصطلح شریعت وحقیقت است شریعت آنچہ حق سبحانہ وتعالی
برائے انتظام امور عباد را درین جہان کردہ است بے آن انتظام میسر
نباشد وبمباشرت این فرد اجزائے وثوابے وبا امتناع این ملامتے
وعقابے وحقیقت عبارت از انست کہ مبدا ومعاد ہمانست وبے او
بودے نیست **قولہ الشریعة امر بالتزام العبودیة والحقیقة
مشاهدة الربوبیة** شریعت عبارت از آنست کہ التزام عبودیت
یعنی امتثال امر وانتہا از منہی او بوصف ملازمت این شریعت است

منتہی یعنی منہی عنہ

التزام عبودیت دو معنی دارد یکے کہ بندگی او کنند نماز گذارند وتماشا
نکنند وحق کسے فرونگیرند ورد مظالم کنند وآنچہ بدیشان ماندہ دوم التزام
عبودیت کہ ہمارہ بصفت بندگی باشند آنچہ لایق بندہ وبندگی است ہمان
را مباشر وملازم باشند بندگی این ہرگز نرود چنانچہ خدائی او ہرگز
نرود وحقیقت نظر کردن ربوبیت است مشاہدہ ہمیں تصور واعتقاد
ویا شاید کسے را ہا نچہ صریح مراد اوست چنانچہ گفتہ اند شریعت عبارت
از گفت انسان کامل است وطریقت عبارت از کرد انسان کامل است
وحقیقت عبارت از دید انسان کامل است **قولہ وکل شریعة
غیر مویدة بالحقیقة فغیر مقبول** ہر شریعتے کہ باوے حقیقت تائیدے

ندارد یعنی نسبتے با حقیقت ندارد چنانچہ معتزلی ظالم میگوید آن شریعت را
عند اللہ قبولے نیست قولہ وکل حقیقۃ غیر مقیدۃ بالشریعۃ فغیر
محصول وہر حقیقتے کہ معتد بشریعت نیست یعنی حقیقت ہست واجرا
بر معاملت شرع نیست چنانچہ مردمان حقیقت را اصلے ساختہ اند ومائل
ہوائے نفس را بد و اعتبار دادہ اند اینچنین حقیقت حاصلے ندارد واز
حقیقت برخوردنی نیست آرام قرار ندارد مومن مباشر طاعات باشد
بجد و احتمال با این ہم داند کہ فاعل این بحقیقت خداوند تعالی است این
شریعت با حقیقت بجمع است و دیگرے گویند ہرچہ میکند خدا میکند این
حقیقت است اما منضم با شریعت نیست قولہ فالشریعۃ جاءت
بتکلیف الخلق شریعت بتکلیف خلق آمدہ است یعنی اللہ تعالی تکلیف
بر ایشان کردہ کہ چنین بکنید وچنین مکنید وچنین باشید وچنین مباشید
این شریعت است قولہ والحقیقۃ انباء عن تصریف الحق
وحقیقت اثبات این کرد ہرچہ در شریعت کسے می کند آن بتصریف
حق تعالی است و ہرچہ در جہان می شود بفعل او می شود قولہ فالشریعۃ
ما یجوز علیہ النسخ چو شریعت برائے انتظام امور عباد راست
وبمقابلہ آن ثواب وعقابے فعلی ہذا نسخ در ورود اباشد زیرا چہ او تعالی فاعل
مختار چیزے فرماید و را نسخ کند خیر آن فرماید قولہ والحقیقۃ ما
لا یجوز علیہ النسخ وحقیقت آنست کہ نسخ بروے روا نیست حقیقت
آنست کہ قوام اشیا بدوست داو ازلی وابدی ودائمی است و بیک
صفت است لا یتغیر ولا یتحول صورت ما را قوام وبقا جز بحقیقت
نیست اما ایذائے او واہلاک کہ در مظہر او ظاہر شود آن صفت قہر اوست

که حقیقت دران مظهر او بدین صفت ظاهر شده **قوله** فالشریعة ان تعبده والحقیقة ان تشهده شریعت این تقاضا کند که عبادت کنی و حقیقت اینست که اورا شاهد بینی یعنی عبادت کنی و بدانی که قیام عبادت من بشهود او **قوله** والشریعة قیام بما امر والحقیقة شهود لما قضی وقدر واخفی واظهر شریعت عبارت از شهود چیزے که آنرا تقدیر کرده است یعنی بدین اعتقاد کنی و این شهود تو باشد که آنچه مفید است آن بما می رسد و هرچه حکم کرده است در مظهر همان پیدا می شود و انچه درما پیدا آورده است و اخفا کرده است بحقیقت همان است و آنکه او تقدیر کرده است و قضا میکند و آنکه او اخفا میکند حقیقت اوست **قوله** سمعت الاستاذ ابا علی الدقاق رحمه الله یقول اِیَّاكَ نَعْبُدُ حفظ الشریعت وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ اقرار بالحقیقت یعنی ایاك نعبد اشارت بشریعت کرد و ایاک نستعین اشارت بحقیقت کرد ایاک نعبد جز ترا نپرستم این شریعت است ایاک نستعین که در عبادت جز بد و استعانت نکنم که عبادت مرا استعانت تو درست آید و در هر کارے که هست بارے جز از تو نخواهم این حقیقت است **قوله** واعلم ان الشریعت حقیقة من حیث انها وجبت بامره والحقیقة ایضا شریعة من حیث ان المعارف به سبحانه ایضاً وجبت بامره اگر نظر کنند برین که شریعت هم از و آمده است علی هذا شریعت حقیقت باشد و اگر نظر برین کنند که عارفان افعال ایشان بحکم شریعت است علی هذا حقیقت شریعت باشد اینجا سخنے میگویم تو این را نگو بگوش

دل بشنوی و مایہ روزگار خویش سازی مردان گویند شریعت امرے ظاہر است
حقیقت سر است محمد حسینی ادام اللہ الملک الغفار شآبیبہ
مادار الفلک الدوار میگوید حقیقت ظاہر است اما شریعت سر است
زیراچہ حقیقت پیدا ظاہر بغیر خفاے تا آنکہ طوائف انسان را صحبت کنی با جمعہم
قایل بحقیقت باشند آن مقدار کہ مردم ہستند مغان و مجوس و یہود و ہنود این
ولایت با جمعہم گویند اوست او می کند پس این ظاہر آمد پیدا آمد کشادہ آمد تا آنکہ ہیچ
کسے نیست کہ قایل بدین نباشد اما شریعت ثبوت او و وجود او با شہود
حقیقت سرے عظیمے حقیقت این تقاضا کرد کہ ہرچہ خوش آید کند و شریعت
این تقاضا کردہ کہ مفید باشد و جز آنکہ او فرمودہ است آن مکند پس سرے
عظیمے است اگر خلاف آن کند زیان کار دل منظلم وقت مکدر مرد بدنام سنگسار
شہودے کہ بود کہ سخن احتجاب ۔

النفس قولہ ومن ذلک النفس یکے از آن کلمات مصطلح نفس است ونفس النفس
در اصطلاح ما عبارت ازین باشد ترویح القلوب بمشاهدة الغیوب
مقترنا بالنفس یعنی کہ از مردم برآید دل کشادہ می شود و در اصطلاح سر نفسے
کہ از و برآید خوشی دل آن نفس بمشاہدہ غیب بودہ باشد قولہ النفس
ترویح القلوب بلطایف الغیوب ہمانچہ ما گفتیم شیخ ہمان فرمود
اما مقترنا بالنفس ! بیتے قولہ وصاحب الانفاس ارق
وصفا من صاحب الاحوال صاحب نفس را لطیف تر وصاف تر
از حال صاحب احوال است زیراچہ در انسان ہر چیزے اسرع و الطف
و اروح از نفس نیست قولہ فکان صاحب الوقت مبتدیا و
صاحب الانفاس منتھیا وصاحب الاحوال بینھما فالاحوال

وسایط والانفاس نهایة الترقی ہر آئینہ بس صاحب وقت
آنچہ گفتیم وقت آید و رود و دوام نباشد این مبتدیان را است این نیست
کہ در منتهیان نباشد اما نسبت بمبتدیان دارد و صاحب احوال متوسط است
زیراچہ در وے تحوّلے ہست و صاحب نفس منتهی است زیراچہ توالی و
تجدد بسرعت در وے است و این صفت انتہا است البتہ مشاہدہ
غیب از ایشان محتجب نشود و احوال وسائط است و انفاس نہایت است
قوله والاوقات لاصحاب القلوب والاحوال لارباب
الارواح والانفاس لاهل السرائر اوقات مراہل دل را است
قلبی بقلبی دارد و وقت آید و رود البتہ نماند پس وقت نسبت باہل دل دارد
و احوال مر ارباب ارواح راست زیراچہ محبت نسبت با رواح دارد و در
محبت حالتہاے مختلفہ پس حال نسبت بصاحب ارواح دارد **قوله**
والانفاس لاهل السرائر و آن کسانیکہ اطلاع بر سر دارند و برامرے خفی
رسیدہ اند انفاس مر ایشان راست مراقبہ را دو صفت است یک مراقبہ
این کہ حبس نفس بکلی شود و دل را بر یک چیز قرار باشد و بعضے ہمین حبس اختیار
کنند نفس را بست و دل را خالی گذاشت از ہمہ چیز دوم طریقہ مراقبہ
حضور را با نفس متوالی کنند آنجا کہ نفس بر آید برا کو حضور را دی متوالی است برآن گو
قوله وقال افضل العبادات عدّ الانفاس مع الله تعالی
ایشان گفتہ اند بہترین عبادتہاے شما انفاس است یعنی ہیچ نفسے بغیر حضور
نرود و اگر در نماز است و اگر در تلاوت است و در کارے دیگر ہست
نفس می آید و او در حضور است **قوله وقالوا خلق الله القلوب**
وجعلها معادن للمعرفة وخلق الاسرار وراءها وجعلها

محل للتوحید فکل نفس حصل من غیر دلالۃ المعرفۃ واشارۃ
التوحید علی بساط الاضطرار فهو میت وصاحبہ مسئول
عنہ خدائے تعالی دلہا را آفرید و آنرا محل و مسکن معرفت خویش کرد ورائے
دل اسرار را آفرید و آن محل و مسکن توحید کرد سخن در نفس بود شیخ زمام
کلام راست گذاشتہ است طرفے غیر قصد است و آن سو ہم می رود ہر
نفسے کہ بغیر دلالت معرفت باشد یعنی آں قوت نیست وجود ظاہر را دلیل
آرد برائے اثبات صانع را و اشارت توحید را ثنا سد و در ہر خلقے و
ہر وجودے کہ در جہان ست اشارتے بہ توحید دارد و آیات کلام اللہ
اشارت بتوحید دارد کسے را کہ این فہم اشارت نباشد و این دلالت
توحید نباشد او را مدان کہ زندہ است بدان کہ مردہ است وصاحب آں نفس فردا او را سوال
کنند کہ چرا این نفس را ضایع کردی و چرا از ظاہر بباطن دلالت نکردی قولہ
سمعت الاستاد اباعلی رحمہ اللہ یقول المعارف لایسلم
لہ النفس لانہ لامسامحۃ تجری معہ والمحب لابد لہ من
نفس اذ لولا ان یکون لہ نفس لتلاشی لعدم طاقتہ
عارف را نفس سالم نیست زیرا چہ آنچہ بر وی می رود آن مسامحت نیست
او در ہر نفسے مطالب است چہ در ہر نفسے با و مطالبہ است پس نفس
او با او سالم نباشد قولہ والمحب لابد لہ من نفس و محب را چارہ نیست
کہ البتہ او نفس زند و او بدان مطالب باشد زیرا چہ محب ہر نفسے در احضار
و تصور و خیال صورت معشوق است این نفسے کہ بروں آید ضایع چونہ
رود و اگر او را این نباشد او برجا نماند محب محب نماند
قولہ ومن ذلک الخواطر بعضے از ان الفاظ مصطلحہ خاطر است

خاطر آن را گویند کہ بغیر قصد تو بغیر آوردن تو یکایک در دل تو چیزے
گذرد و آنرا ہیچ اصلے و سندے نہ و اگر از نہایت کہ بعبادت کشد
بگویند خطرہ ملکی است و اگر بہوا کشد بگوئیم کہ خطرہ شیطانیست و اگر با بتلا
و امتحان باشد گوئیم خطرۂ رحمانی است قوله الخواطر خطاب یرد
علی الضمایر خطاب اگر خواص باشد اما در دل چیزے یکایک بیفتد چنانکہ
گفتم آنرا خطرہ نامند قوله فقد یکون بالقاء الملك وقد
یکون بالقاء الشیطان ویکون احادیث النفس یکون من
قبل الحق سبحانه بسا باشد آن خطرہ بالقاے ملکے باشد یا بالقاے شیطانے باشد
و خواطرے باشد احادیث نفس باشد اکنون این را خطاب چونہ نامی و خاطر از
قبل حق ہم باشد قوله فاذا کان من قبل الملك فهو الالهام
وان کان من قبل النفس قیل له الهواجس واذا کان من
قبل الشیطان فهو الوسواس واذا کان من قبل الله عزوجل
والقائه فی القلب فهو خاطر حق پس اگر از قبل ملک باشد الہام
بطاعت باشد الہام فعل الله است شیخ فعل ملک می نامد و زیرا چہ کہ بنیابت
او القا خواہد کرد فعلی ہذا فعل او باشد و چوں از قبل نفس باشد اورا ہواجس
نامند ہاجس چیزے ردیہ را گویند و خاطر عام تر است جو خاطر از نفس است
و میل نفس بروئیت است از جہت آن ہاجس خوانند اگرچہ خطرہ باشد
و چوں از قبل شیطان باشد وسوسہ نامند و اگر از قبل حق باشد آں را خطرہ
حق گویند خطرہ است اما این را چہ نامند من بالا گفتہ ام خاطر رحمن ابتلا
باشد و بعضے میان خاطر ملک و خاطر رحمن تفاوتے نگفتہ اند گفتہ اند
ہمیں الہام بطاعت است و بعضے میان خاطر نفس و خاطر شیطان تفاوتے

نگفتہ اند گفتہ اند زیراکہ ہر دو بشر میکشد و بعضے گفتہ اند ہست میان ایشان
فرقے اگر خطرہ لذتے در نفس آمد تو اتباع آن خطرہ کردی اگر باز بازمیگردد
و این خاطر نفس و اگر ازین لذت بلذتے دگر در خطرہ خاطر است آن خاطر
شیطان زیرا چہ نفس چیزے را طلب ملح باشد ملتزم باشد درو البتہ بران کوشد
تا بدان برسد و شیطان این مطلوب ندارد مطلوب اضلال قدم شخص دارد
اگر اینجا نغلطید جاے دیگر خواہد غلطید مقصود واخذ لذتے یعنی نیست
مقصود اضلال شخص است قوله وجملة ذلك من قبيل الكلام
وکل این خواطر از قبیل کلام است گوئی کسے سخنے در دل میگوید قوله
واذا كان من قبيل الملك فانما يعلم صدقه بموافقة
العلم ولهذا قالوا كل خاطر لا يشهد له ظاهر فهو
باطل اگر از قبل ملک است صدق او بدین معلوم شود خطرہ کہ آمد بر وقف
علم شرع و ہم از بہر این گفتہ اند ہر خاطرے کہ مثبت آن شرع نیست آن
باطل است قوله واذا كان من قبل الشيطان فاكثره يدعوا الى
المعاصي واذا كان من قبل النفس فاكثره يدعوا الى اتباع شهوة او
استشعار كبر او ماهو من خصايص اوصاف النفس وآنکہ
از قبل شیطان است آن بیشترے بسوے معاصی کشد و اگر در معصیتے لذت
نفس باشد آن چہ نہ معلوم شود کہ خطرۂ نفس یا خطرۂ شیطان و خطرہ کہ قبل
نفس است بیشتر او داعی سوے ہوی و لذت و شہوت و کبری باشد و خودنمائی
و خودبینی و غیر آن انچہ خصایص نفس است قوله واتفق المشائخ على
ان من كان اكله من الحرام لم يفرق بين الالهام والوسوسة
ہر کہ خوردن او از حرام باشد او فرقے میان الہام و وسوسہ کردن نتواند

ادبارے درین ورطہ باشد کہ تفرقہ کند او تاریکی در تاریکی دارد او اظطلام در اظطلام دارد او را با تفرقہ کردن میان الہام و وسوسہ چہ کار **قوله سمعت الاستاذ ابا علی رحمه الله یقول من کان قوته معلوما لم یفرق بین الالهام والوسوسة** این سخن کہ ابو علی رحمہ اللہ میگوید این سخن قوم است ہر کہ قوت او معلوم باشد او تفرقہ میان الہام و وسوسہ نتواند کرد زیرا چہ ہر کرا قوت او معلوم نیست قوت او غیب است والہام ہم از غیب پس غیب مر غیب را جنس است چو او بر معلوم بستہ بر الہام او را اطلاع شود یا نشود **قوله وان من سکنت عنه هواجس نفسه بصدق مجاهدته نطق بیان قلبه بحکم مکابدته** ہر کہ ہواجس او ساکن شد بصدق مجاہدہ یعنی از ہواجس خلاص یافت و ہواجس نماند قلب او مکابدہ کہ کردہ است و مجاہدہ کہ کردہ است سخن او ہم از آن باشد **قوله واجمع الشیوخ علی ان النفس لا تصدق والقلب لا یکذب** اجماع صوفیان است کہ نفس ہرگز راست نگوید و دل وقتے کہ از ہوائے نفس خلاص یافت ہرگز دروغ نگوید یعنی خطرہ کہ از آن دل باشد خطرہ صادق باشد خطرہ موثوق علیہ باشد و خطرہ کہ از نفس باشد لا یعتد بہ و لا یعتبر **قوله وقال بعض المشائخ ان نفسك لا تصدق وقلبك لا یکذب ولو اجتهدت کل الجهد ان تخاطبك روحك لم تخاطبك** نفس راست گفتنی نیست و دل تو ہرگز دروغ نگوید بعد آنکہ از نفس باز رستہ و دوش نفس باو نماندہ باشد واگر جہد ہمان کنی کہ روح تو ترا خطاب کند ہرگز کردنی نیست نظر او بر محبوب خود است او طرف تو لحظہ کردنی نیست **قوله وفرق الجنید رحمه الله**

بین هواجس النفس ووساوس الشیطان بان النفس
اذا طالبتك بشئ الحت فلا تزال تعاودك ولو بعد حین
حتی تصل الی مرادها ویحصل مقصودها اللهم الا ان یدوم
صدق المجاهدة ثم انها تعاوده وتعاود آنچه جنید رحمه الله میگوید
من با لاگفته ام نفس هر چیزے طلبد ونگذارد از ان الحاح کند تا بدان برسد
اگر چه بعد وقتے وزمانے باشد مگر آنکه دوام مجاهده شود اگر چه او معاودت
کند اما این لحظه بسوے او نکند قوله واما الشیطان اذا دعا الی زلة
فخالفته بترك ذلك یوسوس بزلة اخری لان جمیع المخالفات
له سواء وانما یرید ان یکون داعیا ابدا الی زلة ما ولا غرض
له فی تخصیص واحد دون واحد معنی این سخن با لاگفته ام
تمام اگر می دانستم فرو خواهد گفت نمیگفتم قوله وقیل کل خاطر یکون
من الملك فربما یوافقه صاحبه وربما یخالفه فاما خاطر
یکون من الحق سبحانه فلا یحصل خلاف من العبد له یوافقه
موجه اما یخالفه چرا مگر آنکه اگر مخالفت او کند چندان بر و مطالبه نیست
اما در خاطر حق مخالفت نتواند کرد اما بران صفتے که ما گفتیم خاطر رحمن ابتلا است
آنجا مخالفت ضروری است قوله وتکلم الشیوخ فی الخاطر الثانی
اذا کان الخاطران من الحق هل هو اقوی من الاول فقال
الجنید رحمه الله الخاطر الاول اقوی لانه اذا بقی رجع
صاحبه الی التامل وهذا شرط العلم فترك الاول یضعف
الثانی دوم خاطر بیاید اول هم رحمانی دوم هم آنکه کرا امضا کند جنید رحمه الله
میگوید اول را زیرا که چو او باز گردد بتامل کشد پس خاطر نماند کار بتامل کشد واینجا

شرط علم بایذا ملے و تفکرے بحسب علم و آن وارد غیب است پس اول قوی آید و ثانی ضعیف باشد **قوله** وقال ابن عطار رحمہ اللہ الثانی اقوی لانہ ازداد قوۃ بالاول اگر نہاں شہاں آید کہ ابن عطا گفت رحمہ اللہ واگر غیر آن آید خلاف آن باشد **قوله** وقال ابو عبد اللہ الخفیف من المتاخرین رحمہ اللہ علیہ هما سواء لان کلیهما من الحق فلا مزیۃ لاحدهما علی الآخر والاول لا یبقی فی حال الثانی لان الآثار لا یجوز علیها البقاء ہر چہ ہر دو از حق اند ہر آئینہ ہر دو قوی باشد ہر دو برابر اند زیراچہ آثار اند و آثار را بقا نیست یکے رفت انگہ دوم آمد آن بیامد و دیگر آمد پس ہر دو برابر باشند درویشی درویشانست آنچہ در بیان خطرات و دفع آن ما از پیران خویش شنیدہ ایم شیخ بسیارے را ازان ترک آورد و گرد آن نگشت و آن کارے لابدی است۔

قوله ومن ذلک علم الیقین وعین الیقین وحق الیقین مصدر را وچند احتمال دارد یک مخبرے صادقے عارفے محققے کہ ہرگز بر زبان آن نوع دگر نرود ترا خبرے رسانید بران دل عقیدہ بست ماند بغیر ترددے واحتمال شکے و ظنے دیگر مرد عاقل بفکر و استدلال بر دنظیر بر نظیر دانست کہ در پردۂ غیب چنین چیزے ہست و دیگر بغیر آنکہ کسے خبرے رساند و بغیر آنکہ فکرے و استدلالے کند چنانچہ مرد متکلم می کند بغیر آنکہ مخبرے صادق خبرے رسانیدہ باشد فجأۃً بغتۃً بر دلی در سینہ او شود برائے ہر چیزے را حکایتے و نظیرے است نبشتن زیادت باشد و دیگر علم الیقین آنکہ در مفہوم ماست آنست یکے را عیان شود آنچہ در پردۂ غیب است بحق دیدن آنرا ببیند ثانی حال کہ او مستتر و محتجب گردد این بینندہ را علمے باقی ماند

علم الیقین وعین الیقین وحق الیقین

این را علم الیقین نامند ہر سہ انواع کہ بالا گفتیم ہر چند مستقر ومحکم اند اما از ورطۂ خلل و ازمقر تزلزل بیرون نیفتد بسا باشد مرد حکیم مرد متکلم مرد فقیہ و مرد صاحب برد طاری برایشان افتد و دلیلے دگر ایشان را روے نماید ایشان بران یقین خویش شاکر گردند اما فیمانحن فیہ بصد دہ علمے کہ بعد عیان است قابل شکے وتردد وتزلزلے نیست چہ گوئی چو لشکر ظلام رخت بہ بندد وطلیعۂ صبح روے نماید سلطان نہار بضوء خویش تجلی کند آن گذشتہ ظلام را در دل این مرد ہیچ شبہ ماند اکنون این علم الیقین بہ نسبت عین الیقین بدین ماند و عین الیقین ہمانچہ بعلم الیقین دانستہ بود و بران عقیدہ بستہ بود ہمان عیان شود وحق الیقین آن عیانے کہ بود بود این وجود آن عیان شود مردے شب را در روشنائی چراغ یا روشنائی ماہ نقشے را دید کہ چنین وچنین است صبح دمید ہمہ نقش روشن تر ولطیف تر وخوب تر نمود آفتاب برآمد روز شد چنانچہ آن نقش است وچنانچہ آن ساختہ است بحق او را علم شود این حق الیقین است دریا دیدی علم الیقین شد در دریا سوار شدی عین الیقین شد در دریا غرق شدی ویا در دریا یکے گشتی این حق الیقین شد انچہ مفہوم ما بود گفتیم انچہ شیخ فرماید آن را بیان کنم **قوله وهذه عبارات عن علوم جلية** این عبارات است از علوم جلیہ ولطیفہ ودقیقہ **قوله فاليقين هو العلم الذى لا يتداخل صاحبه ريب على مطلق العرف ولا يطلق فى وصف الحق سبحانه لعدم التوقيف** یقین علمے را گویند کہ صاحب او را شکے وریبے ووہم خلاف آن نباشد ویقین وعلم الیقین خدا را نگویند بسبب عدم توقیف یعنی اسما وخطابات او توقیفی ہر چہ وارد باشد ہمان گویند **قوله فعلم اليقين هو اليقين وكذلك عين اليقين نفس اليقين وحق اليقين نفس اليقين** شیخ رحمہ اللہ میگوید ہمان یقین

است کہ قوت می یابد بسبب آں قوت نا ئے دگر می نہند **قوله فعلم اليقين على موجب اصطلاحهم ما كان بشرط البرهان** من چہار اعتبار کردہ ام علم یقین را یکے ازاں اینست کہ شیخ میفرماید کہ برہانے و دلیلے اثبات شود و بران یقین شود این را علم الیقین گویند **قوله وعين اليقين ما كان بحكم البيان** عین الیقین آنچہ پیدا و ظاہر شود و دیگر آن علم بدین حد شود کہ او را دربیان آزمدیے تمثیلے و حجتے و برہانے بران ضم کنند کا نہ صار عین الیقین **قوله وحق اليقين ما كان بنعت العيان** وحق الیقین آنست کہ صفت عیاں باشد ایشان ہم چنین میگویند کہ این طایفہ آخرت است بلکہ یکے را در دنیا گویند و دوم را عین الیقین وحق الیقین را در آخرت گویند **قوله فعلم اليقين لارباب العقول وعين اليقين لاصحاب العلوم وحق اليقين لاصحاب العوارف** علم یقین مردمانے را باشد کہ عقلے و فہمے دارند ہر آئینہ چیزے کہ بعلم و برہان دانند این صفت عقل است وعین الیقین مر صاحب علوم راہست چو دربیان است ہر آئینہ اصحاب علوم را باشد وحق الیقین مر اصحاب عوارف راہست **قوله والكلام والافصاح عن هذا محال** این محال معقول نیست کہ شیخ میفرماید محال لغوی است المحال بیہودہ گفتن یعنی اگر گویند و گفتار اینجا ہرزہ باشد و ما ازین ہرزہ گوئی نمایم البتہ چیزے گفتیم **قوله وتحقيقه يعود الى ما ذكرناه فاقتصرنا على هذا القدر على جهة التنبيه** وتحقیق سخن آنست کہ ما گفتیم ہر چہ بیان خواہی کرد آں ہماں خواہد شد کہ ما گفتیم مراتب علم الیقین را عین الیقین وحق الیقین نامیدہ اند

قوله ومن ذلك الوارد ويجرى فى كلامهم ذكر الواردات الوارد

کثیراً والوارد ما یرد علی القلوب من الخواطر المحمودۃ مما لا یکون بتعمل العبد وکذلک ما لا یکون من قبیل الخواطر فھو ایضا وارد وارد آنرا گویند کہ از خداوند سبحانہ بغیر کسبے وقصدے وبغیر توہمے وتخیلے بردل افتد والبتہ شئے محمودے وممدوحے باشد این نزدیک بخواطر است اما این را سلطانے وقوتے ہست کہ خاطر را آن سلطانی وقوت نیست این وارد شخص را در انزعاج واضطراب آرد تا آنکہ کار بجائے کشد کہ شخص را نگذارد تا بدان مباشر شود قولہ ثم یکون وارد من الحق ووارد من العلم وارد از حق باشد ووارد از علم باشد آن وارد از علم ہم وارد از حق است اما نسبت صوری نگاہ میدارد قولہ فالواردات اعم من الخواطر لان الخواطر تختص بنوع الخطاب او ما یتضمن معناہ والواردات تکون وارد سرور ووارد حزن ووارد قبض ووارد بسط الی غیر ذلک من المعانی موجبہ این ہم آید اما وارد ہمانچہ ما گفتیم کہ مزعج ومحرک ومغیر افتد نگذارد تا مرد مباشر آن شود اما خاطر اینچنین نیست وارد ے باشد کہ موجب او سرور باشد وارد ے باشد کہ موجب او حزن باشد وارد ے باشد کہ موجب او قبض وبسط ہمچنین مقامات دیگر واردات اکثر آن مر ارباب قلوب راست وخواطر عموم دارد

شاہد

قولہ ومن ذلک لفظ الشاھد ولفظ الشاھد کثیرا ما یجری فی کلامھم ویکے ازان کلمات مصطلح لفظ شاہد است شاہد چند چیز را گویند یکے چیزے کہ غائب باشد بر تو حاضر شود دیگر شاہد او را گویند کہ شئے حاضرے باشد البتہ غیبت ندارد چنانچہ این دنیا حاضرے شاہدے است الی بلوغ اجلہ این را شاہد گویند و دیگر تو با خود شاہد خودی و دیگر

گوئی خدا شاہد جز او غائب و دیگر شاہد انچہ نقد وقت تست آن شاہد است **قوله** فلان یشاهد العلم وفلان یشاهد الوجد وفلان یشاهد الحال شاہد علم چہ باشد یعنی من حیث اقتضاء العلم او را این دست داد شاہد این علم شد فلان یشاهد الوجد وجدے شد او را و ذوق شد او را شاہدے شد یا آنکہ بعین ذوق شاہد اوست یا باقتضاے حال او شاہد پیش آمد آن شاہد اوست **قوله** ویریدون بلفظ الشاهد ما یکون حاضر قلب الانسان وهو ما یکون الغالب علیه ذکر حق کانه یراه ویبصره وان کان غائبا عنه ہمانچہ حاضر وقت ایشان باشد و شاہد دل ایشان باشد ہمانرا شاہد نامند وانچنین باشد کہ تصور او وحضور او بجائے کشد و بمرتبۂ باشد کہ گوئی آن شخص می بیند چنانچہ گفتہ اند کان انظر الی عرش الرحمان بارزا چنان وجود عرش برو محقق گشت گوئی می بیند کانک تراه این را مشاہدہ نامیدہ ام ہم بنابرین کہ گوئی می بیند **قوله** فکل ما یستولی علی قلب صاحبه ذکره فهو شاهده ہر کہ بر دل او ذکر کسے استیلا یابد این شاہد اوست این شاہد اعتباری است اما شاہد حقیقی ہمانکہ ما گفتیم غایبے شاہد شود بعین العیان چنانچہ مردمان گویند دیو را ندیدیم جن را ندیدیم این غایبے است کہ برو شاہد شدہ آلہیات را ہم برین قیاس کن صوفیا نرا دیدہ ام کہ ایشان امرد را وصورت جمیلہ را شاہد نامند بدین معنی گویند او تعالی غیب است بدین صورت ظاہر شدہ است معتزلی بے انصاف جاے آنست کہ ایشان را چیزے چیزے گوید مثل این کلمات روزبہان شیخ خواجہ سعدی و مرشد حقیقی او و شیخ احمد غزالی و قاضی عین القضاۃ رحمہ اللہ علیہم و از محی الدین ابن اعرابی را خود مپرس کہ

او ہم عالم را شاہد گوید وخدائے را غائب گوید الحق مخصوص والخلق معقول
چہ گویم سخن بسیار است اینجا اما من ترجمہ کلام سنیان می کنم مخرنا نرا در میان چہ آمد
قوله فان كان الغالب عليه العلم يقال انه يشاهد العلم و
ان كان الغالب عليه الوجد يقال انه يشاهد الوجد
اگر علم برو غالب است شاہد علم است واگر وجد برو غالب است شاہد
وجد است قوله ومعنى الشاهد الحاضر فكل ما هو حاضر قلبك
فهو شاهدك وكلی ہمین است ہرچہ در خیال دل تو وجودے بند چنانچہ
دل ازو منقلب نمی شود ہمانرا نیست شاہد نامند قوله وسئل الشبلی
رحمه الله عن المشاهدة فقال من این لنا مشاهدة الحق
لنا شاهد الحق اشار بشاهد الحق الى المستولی علی قلبه و
الغالب عليه من ذكر الحق والحاضر فی قلبه دائما من ذكر الحق
شبلی را رحمہ اللہ پرسیدند گفت کجا ما وکجا مشاہدہ حق اما مارا از شاہد حق پرس
زیرا چہ مارا شاہد حق است نہ مشاہدہ مقصود این دارد ہرچہ بر دل او غالب
ومستولی است ودایم در دل ذکر اوست آن را شاہد میگویند اختائے دگر ہم
دارد اینجا کہ او را از مشاہدہ پرسیدند گفت کجا ما وکجا مشاہدہ مارا بمشاہدہ چہ کار
اما ما شاہدے داریم باخود حاضرے ونقدے ہرچہ ہست ہمانست وہموست
مشاہدہ چہ معنی دارد قوله ومن حصل له مع مخلوق تعلق بالقلب
يقال انه شاهده يعنی حاضر قلبه فان المحبة توجب دوام
ذكر المحبوب واستيلائه عليه واگر کسے را باہیچ خودے بدل میلے
وتعلقے ومحبتے شد او را ہمچنین گویند آن متعلق کہ این متعلق اوست شاہد
اوست این سخن را این صوفیان زمانہ ما لسیار گویند چو محبت آمد ہر آنچہ

ذکر محبوب بر دل محب مستولی باشد چو مستولی باشد آں محبوب را گویند شاہد دل
اوست قولہ وبعضھم تکلف فی مراعات ھذا الاشتقاق
فقال انما سمی الشاھد من الشھادۃ فکانہ اذا طالع شخصا
بوصف الجمال فان کانت بشریتہ ساقطۃ عنہ ولم یشغلہ شھود نسخہ لم یشغلہ
ذلک الشخص عما بہ من الحال ولا اثر فیہ صحبتہ بوجہ من
الوجوہ فھو شاھد لہ علی فناء نفسہ ومن اثر فیہ ذلک
فھو شاھد علیہ فی بقاء نفسہ وقیامہ باحکام بشریتہ فھو
ما شاھد لہ او شاھد علیہ در مراعات این اشتقاق تکلفے کردہ
اند گفتہ اند شاہد مشتق از شہادت است شہادت را دو معنی است شَھِدَای
حضر دوم شھد علی ھذا الامرای قام بینۃ لہ چوں شخصے را بصفت
جمال مطالعہ کرد اگر بشریت آن مطالع محو است وآنچہ آن شخص است بدان
بروشاہد نشدہ وبروے این را تعلقے نیست پس آن مطالعہ شاہد است برآن
مطالع کہ نفس این مطالع فانیست پس آن مطالع برین مطالعہ بوصف شاہد
است کہ نفس او فانی است واین ہر دو صفت محل دعوی ومحل اتہام است
فلیحذر کل الحذر قولہ ومن اثر فیہ ذلک فھو شاھد علیہ
وہر کہ درین مطالعہ بوصفے است کہ درو اثر کردہ است پس او مردے ہوا پرست
است شاہد بنفس خود است قائم بہواے خود وباقی بلذت نفس شیخ منعے
صریحے کرد کہ این شاہد نفس این ہواے نفس است امر ممدوح نیست بجملہ
جہات اما شیخ را بایستے اینجا مبالغتے کردے مگر بعض صوفیان را دید بدین بلا گرفتار
تنبیہے کرد ورفت قولہ وعلی ھذا حمل قولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
رأیت ربی لیلۃ المعراج فی احسن صورۃ ای احسن صورۃ رأیتھا

تلك الليلة لم يشغلني عن رويته تعالى بل رائيت المصور في الصورة والمنشي في الانشاء ويريد به رويت العلم لا ادراك البصر درین محل میخواهد شیخ معنی این حدیث بگوید و آنچه غلط ایشان است در معنی این بران تنبیه کند معنی این حدیث رائیت ربی لیلة المعراج دیدم خدای را در شب معراج در نیکوترین صورتها هرجا که حسنی است دران عالم است و اینجا مثال ازان عالم است میگوید خدای را تعالی در بهترین صورتها دیدم یعنی در بهترین صورتها بر من این تجلی کرد که خالق آن احسن اوست منشی از انشای اوست یک معنی اینست معنی دیگر خداوند سبحانه و تعالی خواهد یکی را از جمال آلهی نصیبه کند و او را استعداد آن نه که عین او را مشاهده تواند کرد صورتی بیافریند بهترین صورتها صاف شفاف عکس پذیر عکس جمال عین بران صورت افتد آنجا بحقه و ثبوته عکس پیدا شود این شخص طالب درین پرده نظارهٔ آن جمال کند نه اینچنین است که این برای ناقصان راست این نوع با مبتدیان هم کنند با متوسطان هم کنند با منتهیان هم باشد فعلی نه آن مردمانی که برای این را استشهاد آورده اند که او بصورت احسن ظاهر می شود این غلط است او صورتی را می آفریند و قدرت خویش و عکس خویش بر آن ظاهر میکند و در اول معنی قدرت را ظاهر می کند و در دوم معنی عکس ذات را۔

النفس

قوله ومن ذلك النفس نفس الشئ في اللغة وجوده وعند القوم ليس المراد من اطلاق لفظ النفس الوجود ولا القالب الموضوع وانما ارادوا بالنفس ما كان معلولا من اوصاف العبد ومذموما من افعاله واخلاقه نفس ذات شئ را گویند چنانکه تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَا اَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ ای تعلم ما فی ذاتی ولا اعلم ما فی ذاتك

ونفس دجودرا گویند چنانکہ شیخ گفتہ است ونفس خودرا گویند مراد قوم از نفس شئے است کہ اوصاف ذمیمہ ازو زاید وقابلیت آن دارد کہ این ذمیمہ او را بحمیدہ بدل کند بران نمطے کہ شیخ فرمود نفس ذاتی نیست ہمیں اوصاف ذمیمہ است چنانچہ بعضے حکما گفتہ اند ونفس روح را ہم گویند وبر بیان شیخ نفس شئے محسوسے نباشد ہمیں اوصاف ذمیمہ نفس باشد **قولہ** ثم ان معلولات من اوصاف العبد علی ضربین احدھما یکون کسبا لہ کمعاصیہ ومخالفاتہ والثانی اخلاقہ الدنیۃ فھی فی انفسھا مذمومۃ فاذا عالج العبد وتارکھا ینتفی عنہ بالمجاھدۃ تلک الاخلاق علی مستمر العادۃ اوصاف ذمیمہ بعضے ازانہا است کہ بکسب او شدہ صحبت مردمان دنی اختیار کردہ افعال دنیۃ از وصادر شدہ ذمیمہ مکسوب او شد ودوم اخلاق دنیہ بذات خویش مذموم است بکسب او نشدہ وچوں بران معالجہ کند وترک کند بمجاہدہ ومستمر عادت بران شود از و منتفی شود **قولہ** فالقسم الاول من احکام النفس ما نھی عنہ نھی تحریما ونھی تنزیہ واما القسم الثانی من قسمی النفس فسفساف الاخلاق الدنیۃ منھا ھذا احدہ علی الجملۃ ثم تفصیلھا فکالکبر والغضب والحسد والحقد وسوء الخلق وقلت الاحتمال وغیر ذلک من الاخلاق المذمومۃ قسم اول آنکہ مکسوب اوست آنچہ منہی است نہی تحریم باشد نہی تنزیہ باشد وآن قسم دوم اخلاق دنیہ وفرو افتادہ اخلاق ودنی ازان اخلاقے کہ خوار است کلی او اینست کہ گفتیم اما تفصیل او کبرے وحسدے وحقدے وباقی اخلاق کہ مذموم است **قولہ** واشد احکام النفس واصعبھا توھمھا ان شیئا منھا حسن اوان لھا استحقاق قدر ولھذا عد ذلک من شرک الخفی واغلظو

اشد احکام نفس اینست کہ او گمان برد کہ از من چیزے سزد و از من چیزے آید گوئی بدین مقدار شریک می شود با فاعل حقیقی **قوله ومعالجة الاخلاق فی ترك النفس وكسرها اتم من مقاسات الجوع والعطش والسهر وغير ذلك من المجاهدات التي تيضمن سقوط القوة وان كان ذلك ايضا من جملة ترك النفس** مشقتے کہ طالب برائے دفع اخلاق ذمیمہ را کند سخت تر است ازین کہ گرسنگی و تشنگی و شب بیداری و مجاہدہ دگر کند اگرچہ این ہمہ از جملہ ترک نفس است ترک نفس عبارت ازین است کہ نفی وجود او کنند اما این را ہم باعتبارے نسبت بدو کنند **قوله ويحتمل ان يكون النفس لطيفة مودعة في هذا القالب هي محل الاخلاق المعلولة** یحتمل گفتن چہ معنی دارد شما متحققانید سخن تحقیق فرمائید آنکہ مردان گفتند نفس را برچنین صفت و برچنین صورت دیدیم یا در وقت ذکر و مراقبہ نفس بصورتے و ہیئتے برایشان شاہد شد اینجا گمان بردند کہ نفس چنین صورتے دارد شئے ہست کہ این اوصاف از وی زاید و بعضے گفتہ اند خیر این شئے متحققے نیست ہمہ اوصاف ذمیمہ است کہ متمثل شدہ برین صورت پیش او آمدہ و لہذا متنوع صور و باختلاف ہیئت می نماید چنانچہ گوئیم صوفی در ذکر است دید کہ ستورے طرف او حملہ کردہ است تعبیر می کند کہ ہمت او در اکل و شرب منحصر است البتہ می خواہد اکل و شرب کند در دفع آن کوشد سگے را می بیند دلیل می کند کہ بخل و حرص بر وے غالب است ہم برین قیاس جملہ اوصاف ذمیمہ پلنگ و شیر را بیند کبر باشد مار را بیند ایذا آید بزغالہ و خروس را بیند شہوت باشد و کلیئے دیگر جملہ موذیات و جملہ دنیات گوسفند و مادہ گاؤ و لاشہ ہرچہ شکل این بیند تعبیر می کند کہ تعلق رفیعے

بدو لاحق شود الغرض این تمثالات او دلیل برین نکند که او شئے محقق است دلیل برین کند که او شئے معنوی است اما بدین صورت می نماید قوله کما ان الروح لطیفة فی هذا القالب هی محل الاخلاق المحمودة ویکون الجملة مسخر ابعضها لبعض فالجمیع انسان واحد یعنی چنانچه نفس لطیفه بوده است که از و اخلاق ذمیمه می زاید همچنان روح لطیفه مودع است در قالب انسان که افعال حمیده ازو می زاید این تشبیه کما ان الروح آنکه درست آید که اجماع قوم و حکما برین باشد که روح از علوی آورده اند با این سفل تعلق داده اند چنانچه مشهور است میان مردمان و بعضے چنین گویند او نیز هم ازین قالب رسته است ایشان همچنین میگویند طبیعت معتدل شد باعتدال طبیعت و تسویه خلقت لکن ازو حرکتے حسے متولد شد و آنچنان حس و آنچنان حرکت که اورا است ارواح نامند قوله ویکون الجملة مسخر انفس و روح و قلب و قالب هر یکے با دیگرے متعلق است مجموع این را انسان نامند قوله وکون النفس والروح من الاجسام اللطیفة فی صورة ککون الملائکة والشیاطین بصفة اللطافة برین بیان که روح و نفس صورتے و وجودے وار و مخلوقے مصنوعے چنانچه فرشتگان و جن و روح موجه که او شئے مخلوقے همچو مخلوقات است اما الکلام فی النفس بعضے گفته اند شئے واحد است اورا نفس اماره گویند و همورا نفس لوامه نامند و همورا مطمئنه نامند و همورا ارواح نامند بحسب اختلاف اوصاف امام محمد غزالی رحمه الله در بعض بیان خود این چنین میگوید قوله وکما یصح ان یکون البصر محل الرویة والاذن محل السمع والانف محل الشم والفم محل الذوق والسمیع والبصیر الشام والذایق انما هی الجملة فکذلک محل الاوصاف الحمیدة

القلب والروح ومحل الاوصاف المذمومة النفس والنفس جزء من هذا الجملة والقلب جزء من هذه الجملة والحكم والاسم راجع الى الجملة تحقیق اینکه محل دیدن چشم است ومحل شنیدن سمع است ومحل ذوق کام است ومحل بوئیدن بینی است همچنین محل اوصاف ذمیمه نفس است هر جاکه ذمیمه است از وزاید ومحل اوصاف حمیده روح است هر جاکه حمیده است ازوزاید آنکه سامع وباصر است آن جمله است آنکه بهیئت اجتماع این شده است در انسان چندین اجزا هست نفس وقالب وحکم واسم راجع بدوست .

الروح

قوله ومن ذلك الروح بعضے ازان الفاظ مصطلح روح است سخن در روح بسیار تحقیق این شد که مخلوقے صافے ونورانیئے مقربے ازعالم قدس وقرب آورده وبا این قالب سفلی تعلق داده چنانچه تعلق ملک بمدینه وتعلق عاشق بمعشوق وداخل وخارج محرک ومدبر در قالب انسان هموست حشر وثواب وعقاب اورا با قالب اوست وقتے که انسانے می میرد او نمی میرد او باقی ماند بعث شود اورا با قالب بیارند چنانچه من قبل تعلق داده بودند همچنان بدهند وضعیف شود وقوی شود مریض شود بواسطۂ ضعف قالب اگر قالب را قوتے نماند او نمی تواند تنها کارے کردن اگر بدست سیاف تیغے باشد سست کند خود آنچه سیاف تواندستے کردن نتواند بیکار شود وهم همچنین بروح چو قالب ضعیف شد سست شد اورا هم مرضے پیش آمد چنانچه خداوند سبحانه حور انرا آفرید ملک را آفرید شیاطین وجن را آفرید یک نوع این را آفریدا ما ازین جهت که گفتم مقرب است وقدسی است ببعض اوصاف او تعالی متصف شود زیرا چه گفته اند از خانه بکد خدا ماند همه چیزان متاع البیت یشبه رب البیت هم ازین است احیا کند اماتت کند وامثال این چیزها

دگر دعوی کند انا ربکم الاعلی با این ہمہ کہ گفتند مخلوق مجعول مکلف مثاب و معاقب **قوله الارواح مختلف فیه عند اهل التحقیق من اهل السنة فمنهم من یقول انها الحیوٰة فقط** ومحققان سنی در روح اختلاف کردہ اند عجب سخنے تحقیق با اختلاف چہ نسبت دارد دو را گوئی محقق و یکے را گوئی اختلاف کردہ است پس میان دو یکے خطا کردہ است فعلی ہذا آں یکے کہ خطا کردہ است تحقیق ندارد بعضے گفتند روح ہمیں حیات است این سخن سنیان نیست این سخن حکما یا اطبا است ایشان گفتہ اند باعتدال طبائع و حرکتے و حسے در قالب انسان حادث شد و آنچہ تیز تر و لطیف تر با آنرا عقل نامید ند و آنچہ ازان اجلی و الطف شد روح نامید ند تا آنکہ بعضے اطبا روح ہمیں دم را میگویند و موت این را میگویند کہ آن اعتدال نخیزد حس و حرکت برود این را موت میگویند پس روح ہمیں حیاتست فقط این قول و این مذہب لایق آں نبود کہ شیخ در کتب سلوک آرد **قوله ومنهم من یقول انها اعیان مودعة فی هذه القوالب لطیفة اجری الله العادة بخلق الحیوة فی القالب مادامت الارواح فی الابدان فالانسان حی بالحیوٰة ولکن الارواح مودعة فی القوالب ولها ترق فی حال النوم و معارقة البدن ثم رجوع الیها** بعضے گفتہ اند روح لطیفہ مخلوقے مودعے در انسانست خدائے تعالی آفریدہ است و عادت برین کردہ است کہ حیات بدان باشد و شیخ لفظ عادت گفت و سنت مراد است یعنی سنت خدائے برین رفتہ است مردماں لفظ عادت را عیب کردہ اند کہ بر باری اطلاق نکنند امادر کشاف ومن عادة الله بسیار جامی آرد و آں امر دکہ معنی [illegible]

صفات تنزیہیے بمبالغت دارد تا آنکہ نفی میگویند تا آنکہ آن مودع
در قالب انسان ہست انسان را حیات ہست و در نوم آرند مفارق می شود
وازان ترقی ہمان مفارقت مراد است چنانچہ شخصے از لباس خویش عاری
شود یا انجار ے آلت واسباب خویش از خویش بدور دارد و خود بگشتے و تماشائے
باشد اینچنین مفارقت است **قولہ وان الانسان ھو الروح والجسد**
لان اللہ تعالیٰ سبحانہ سخر ھذہ الجملۃ بعضھا لبعض والحشر یکون
للجملۃ والمثاب والمعاقب الجملۃ وانسان عبارت از مجموع قالب وروح
است وحشر مجموع را باشد و گفتہ آمدہ ام چنانچہ این دم اگر المے بتن می رسید
روح ہم متالم می شود وہمچنین اگر ملتذ ہرد و اگر متالم ہرد **قولہ والارواح**
مخلوقۃ ومن قال بقدمھا فھو مخطی خطاء عظیماً وصفت ارواح
کہ ما کردیم بی شبہ مخلوق عقلاً و تجربۃً و شہوداً و عیاناً و بعضے قدیم گفتہ اند
وآن خطائے محض است اگر مراد ایشان آن روحے است کہ ما بیان کردیم
بے شبہ وبے شک مخطی اند و اگر گویند کہ ما ازین روح فیض قدسی مراد
داریم فیض قدسی غیر او تعالیٰ نیست واین روح کہ متعلق بقالب است قائم
بدان فیض است وازان فیض فیضے گرفت منصف بصفت او شدہ است
واگر کسے ازان روح آن فیض قدسی عنایت کردہ باشد و خطا نکردہ باشد
صواب بر صواب باشد این فیض قدسی آنست کہ حکما این را نفس جزئی خوانند
ومحی الدین ابن اعرابی او خود تحفہ است ومقید ومطلق میگوید این را حادث
وممکن ومتوی الطرفین نتوان گفت **قولہ والاخبار تدل علی انھا اعیان**
لطیفۃ واخبار برین دلیل کند کہ ارواح اعیان لطیفہ است

السر **قولہ ومن ذلک السر** و بعضے ازان الفاظ مصطلح سر است

سر را از روح لطیف تر گفته است گفته اند سر چیزے است که روح را پیرا
باشد روح را غذا باشد روح را جمال باشد حاصل خلاصۂ روح است
چنانچه روشنائی خلاصۂ چراغ است قوله یحتمل انها لطیفة مودعة
فی القالب کالارواح ای شیخ این لفظ یحتمل اینجا مناسب نیست از تحقیق
خویش سخن گو سر لطیفۂ مودع است چنانچه در روح گفته ایم همان معنی است قوله
واصولهم تقتضی انها محل المشاهدة کما ان الارواح محل المحبة و
القلوب محل المعارف واصول این طائفه این تقاضا کند این محل مشاهده
است چنانچه ارواح محل محبت است نسبت بد و دارد چنانچه در محل معرفت
است انسان بر مثالے باشد چنانچه شیٔ تا باشد در چند محل خانه خانه مقامے
مقامے آوند و آوندی جاے نهاده اند یک محل محبت باشد یکے محل معرفت
و یکے محل تکلیفات مجموع این انسان محلّے سمع محلّے بصر محلّے ذوق محلّے لمس بعضے
را این چیز بعیان نماید یا این تمثل است یا این همچنانست چنانچه نموده اند سخنے
کلی این گویند شئے واحد است باوصاف مختلف متصف شود قوله وقالوا السر
مالك علیه اشراف وسر السر ما لا اطلاع علیه لغیر الحق سر آنست
که برو اطلاع شود ترا و سر السر آنست که جز حق کسے را برو اطلاع نیست آن قدر
خفا دارد که حق تعالی گفت اکاد اخفیها و همین سر سر را که شیخ میگوید اند خفی
گویند قوله وعند القوم علی موجب مواضعتهم ومقتضی اصولهم
السر الطف من الروح والروح اشرف من القلب
و برانچه ایشانند و اصول که بران بعید کرده اند و در محاورات ایشان این معلوم
شد که سر از روح الطف و روح از قلب الطف قوله ویقولون ان
الاسرار معتقة عن رق الاغیار من الآثار والاطلال وگفته اند

کہ اسرار از رقبۂ غیر آزاد است یعنی او آنجاست کہ غیر خدا را وجودے نہ بیند
قوله ویطلق لفظ السرّ علی ما یکون مصونا مکتوما بین العبد والحق سبحانه فی الاحوال سر بنام خود سر است ہرچہ میان بندہ و خدا سرے پنہانی باشد آنرا سر گویند وہم ازین جہت روح را ہم سر گویند و قلب را ہم سر گویند و ہرچہ پنہانی باشد آنرا سر نامند وہمچنین در کلام ایشان ہست یخالج فی سری ای فی قلبی **قوله وعلیه یحمل قول من قال سرارنا بکر لم یفتضها وهم واهم** اسرار ما بکر است کہ وہم واہمے آنرا تصرف نتوانست کردن مگر ازین اسرار سرّ مرادست **قوله ویقولون صدور الاحرار قبور الاسرار** سینہائے آزادگان گورہائے اسرار است یعنی نہانی اسرار در وےاست **قوله وقالوا لو عرف زری سری لطرحته** اگر زر من سرّ من داند من آن سرّ را یا من آن زر را ترک آرم زر ہمین سرّ است معنی سخن اینست اگر سرّ من اینچنین باشد کہ کسے بران مطلع تواند شدن من آن سرّ را ترک آرم آن سر مرا کار نیاید

قوله فهذا طرف من تفسیر اطلاقاتهم وبیان عباراتهم فیما تفرّدوا به من الفاظ ذکرناها علی شرط الایجاز ولنذکر الآن ابوابا فی شرح المقامات التی هی مدارج ارباب السلوک ثم بعده ابوابا فی تفصیل الاحوال علی الحد الذی یسهل الله بفضله ان شاء الله تعالی این کہ گفتیم بیان اطلاقات ایشانست آنچہ در محاورات ایشان میگویند آن گفتم وبیانے کہ در وسع ما بود آن ہم گفتیم ما اکنون مقاماتے کہ میان صوفیان است وآداب آن کار کہ ایشان وادہ اند وپس آن بدان رسیدہ اند ابواب آن بگوئیم وبعد آن ابوابے کہ در تفصیل

احوال است نخست متعقد را گفت پس آن مرشدان این قوم را گفت بعد
آن الفاظے کہ میان ایشان مصطلح است آنرا بیان کرد تا بیان سلوک مطلوب
است آسان باشد اکنون سلوک و مسلک قوم کہ سلوک چون کنند آنرا بیان
خواہد کرد۔ **قولہ**

(۱) باب التوبۃ

ما گفتہ ایم التوبۃ الرجعۃ من النقصان الی الکمال و ما من
حال و مقام و تجلی الا و فیہ کمال بہ نسبۃ و نقصان بہ نسبۃ فتوبۃ
ساری فی التجلیات و المقامات و الاحوال کلھا فما من توبۃ
الا و منھا توبۃ ما تعریفے کردیم و آن تعریف شامل من جملہ اقوال و احوال
و تجلیات است و باب توبہ را مقدم داشت از ابواب دیگر از انچہ اصل
ہمہ احوال و مقامات است و الاصل یھتم و یقدم **قولہ** وقال اللہ
تعالی تُوْبُوْا إِلَى اللّٰهِ جَمِيعًا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ برائے اثبات
ثبوت توبہ را و برائے فضیلت و فریضت توبہ را می آرد قال اللہ تعالی وَتُوْبُوْا
إِلَى اللّٰهِ جَمِيعًا گفتہ است بر مبتدی و بر متوسط و بر منتہی خطاب باشد
أَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ گفتہ است لفظ مومنون ہم شامل منجملہ اقسام مومنان را
لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ لعل در کلام باری برائے تحقیق را است یعنی ہرکہ توبہ کند
بتحقیق او فلاح یابد و فلاح چیست الظفر بالبغیت **قولہ** حدثنا الامام
ابوبکر محمد بن الحسین بن فورک رضی اللہ عنہ قال اخبرنا
احمد بن محمد بن خرازن[1] قال حدثنا محمود بن الفضل بن خرزاو - محمد

[1] در کتاب رسالہ قشیریہ قلمی محمود بن الفضل بن جابر مذکور نیست - ع ح

جابر قال حدثنا سعید بن عبد اللہ رحمہ اللہ قال حدثنا احمد بن زکریا رحمہ اللہ قال حدثنا ابی قال سمعت انس بن مالک رضی اللہ عنہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ واذا احب اللہ تعالی عبدا لم یضرہ ذنب ثم تلا اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَھِّرِیْنَ انس رضی اللہ عنہ روایت کرد کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ یعنی ہر کہ توبہ کرد گوئی ہرگز گنہ نکردہ بود آن توبہ ماحی آن گناہ باشد و ہم برین جملہ این سخن مرتبط کرد اذا احب اللہ تعالی عبداً لم یضرہ ذنب چون خدائے تعالی بندہ را دوست دارد ہیچ گنہے اورا زیان کار نیاید چون این رابطہ بران کرد کہ التائب من الذنب پس اینجا ہمین معنی آید کہ ہر کرا خدا دوست دارد ازو گنہے زاید اورا موفق بتوبہ کند ہم برین معنی کہ ما گفتیم کلام اللہ ہمبران تطبیق داد اِنَّ اللّٰہَ یحب التَّوَّابِیْنَ اکنون تواب فعال است کثیر التوبۃ است یعنی ہر گنہے کہ میکند خدائے اورا موفق بتوبہ می کند و یُحِبُّ الْمُتَطَھِّرِیْنَ گفت دو کس را دوست دارد یکے آنکہ گنہ کند وتوبہ کند و دوم آنکہ ہرگز گناہ نکند و متطہر از گناہ باشد معنی دیگر یک قسم این شد التائب من الذنب گنہ کند و توبہ کند گوئی گنہ نکردہ است قسم دوم اینست لم یضرہ ذنب نہ اورا ذنب باشد و نہ ضر باشد نفی مجموع باشد التائب من الذنب آنجا ذنب بود و ضر نبود و اینجا نہ ذنب و نہ ضر ازین قبیل است ولا تری الضب بھا ینجحر اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَھِّرِیْنَ منصحب بہر دو یحب التوابین منصحب باول ویحب المتطہرین منصحب

بدوم ومعنی دیگر اذا احب اللہ عبداً یکے اینست توبہ کسند وضر ذنب ورفع
شود گفتہ اند ایشان کسے دگر ہم باشد کہ اورا ذنب شود و زیان کار او نباشد
چنانچہ قصہ حاتم بلتغ شنیدہ باشی والقصۃ شہیرتہا **قولہ** قیل یا رسول اللہ
وماعلامۃ التوبۃ قال الندامۃ گفتند یا رسول اللہ علامت توبہ
چیست گفت پشیمانی آید این پشیمانی را دو معنی است یکے آنکہ پیش از انکہ توبہ
کند از گنہ پشیمان شود این نشان آن باشد کہ او توبہ خواہد کرد چنانچہ گفتہ اند
اولہا الندم بلکہ گفتہ اند اولہا الانتباہ ثم الندم ثم التوبۃ
معنی دیگر گنہ کرد و توبہ کرد و مع ہذا پشیمانی از ارتکاب گناہ باشد کہ من چرا
این گنہ کردم چنانچہ قول سری است التوبۃ ان لا تنسی ذنبک **قولہ**
اخبرنا علی بن احمد بن عبدان الاھوازی رحمہ اللہ
قال حدثنا ابوالحسن احمد بن عبید الصفار رحمہ اللہ
قال حدثنا محمد بن الفضل بن جابر رحمہ اللہ قال
حدثنا الحکم بن موسی رحمہ اللہ قال حدثنا غسان
بن عبید رحمہ اللہ عن ابی عاتکۃ طریف بن سلیمان
رحمہ اللہ عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من شئ احب الی اللہ من
شاب تائب انس رحمہ اللہ روایت کرد حدیث رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نزدیک خدا دوست تر از ہمہ چیز جوانے کہ تائب باشد
یعنی گنہ از و زادہ باشد و او توبہ کردہ بود و دیگر جوان تائب تائب راجع
است یعنی راجع بسوی خدا باشد یعنی طالب خدا باشد احب چرا بود
بر تقدیر اول مرد جوان و ایام صرف ہواہاے او در ہر نفسے و ہر زمانے

ہوا سے اندو سر بر میکند با این ہمہ اسباب گنہ او تائب است ہر آئینہ احب العباد
باشد و بر تقدیر ثانی طالبان خدا بسیار باشند اما شاب قابل است و شوق و ذوق
درو از دیگران بیشتر است پس آنکہ قابل تر باشد در طلب او و با اشتیاق بیشتر
باشد ہر آئینہ احب باشد و گفتہ اند خداوند سبحانہ طالب را دوست تر میدارد
بہ نسبت متوسط و منتہی زیرا چہ اوست کہ عزت و جمال الہیت را رواج میدہد
شوق و اضطراب و شہقہ و بکا از ہمہ درو بیشتر و این ہمہ محبوب خدا جمیلے باشد
و اورا عاشقے رسیدہ باشد و عاشقے پیش در ایستادہ ماند عزت جمال او
را او رواج میدہد دیگر احب العباد و معنی دارد یکے محبوب ترین میان بندگان
تائب شاب است و دیگر محب و دوست دارندہ تر میان بندگان شاب
تائب است **قولہ التوبۃ اول منزل من منازل السالکین و اول
مقام من مقامات الطالبین** گفتہ ایم توبہ اول مقام سالکان است نخستین
کار ہمین است مقدم گفتہ ایم کہ اصل است **قولہ وحقیقۃ التوبۃ
فی لغۃ العرب الرجوع یقال تاب ای رجع** من اول گفتہ ام التوبۃ
الرجعۃ **قولہ فالتوبۃ الرجوع عما کان مذموما فی الشرع الی
ماھو محمود فی الشرع** رجوع منہ الیہ باشد از چیزے باز گردند و بسوے
چیزے باز گردند از مذموے باز گردند بسوے محمودے یعنی از گنہ باز گردند
بسوے طاعت **قولہ وقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
الندم توبۃ** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گفتہ است ندم توبہ است
یعنی سبب توبہ است و دیگر مرد فقیہ مذکر این گوید چو از گنہ پشیمان شد گوئی توبہ کرد
خداوند سبحانہ بہ پشیمانی او بخشد **قولہ وارباب الاصول من اھل السنۃ
قالوا لا یصح شرط التوبۃ حتی تصح ثلثۃ اشیاء الندم علی ما**

عمل من مخالفات وترك الزلة فی الحال والعزم علی ان لا یعود
الی مثل ما عمل من المعاصی فهذه الارکان لا بد منها حتی تصح
توبتہ توبہ نباشد تا سہ چیز نباشد یکے آنچہ از جنس مخالفات کردہ بود ازاں کردہ
پشیمان شود و دوم زلت را ترک آرد فی الحال از و امتناع گیرد و سوم عزیمت
این بودہ باشد کہ بداں باز نگردد پس توبہ وقتے صحیح شود کہ درو این چیزہا بجمع آید
قولہ قال هؤلاء وما فی الخبران الندم توبة انما نص علی معظمه
کما قال الحج عرفة ای معظم ارکانه عرفة ای الوقوف بها
لا انه لا رکن فی الحج سوی الوقوف بعرفات ولکن معظم ارکانه
الوقوف کذلك قوله الندم توبة ای معظم ارکانها الندم
گفتہ اند آں سخنے کہ در خبر است الندم توبة معنی او انیست کہ معظم او و بزرگ
کار او ندم است چنانکہ گویند الحج عرفة وارکان بسیار دارد و معظم کار او عرفہ ارکان
است یعنی آنجا وقوف است و ادائے فریضہ است قوله ومن اهل
التحقیق من قال یکفی الندم فی تحقیق ذلك لان الندم یستتبع الرکنین
الاخرین فانه یستحیل تقدیران یکون نادما علی ما هو مصر
علی مثله اوعازم علی الاتیان بمثله و بعضے از اہل تحقیق گفتہ اند ندم
کافی است زیرا چہ او سر دو طرف را میگیرد یک طرف توبہ رجوع از گناہ دوم طرف
شروع بطاعت زیرا چہ متخیل است یکے بہ کارے مصر باشد و ندم باشد
ندم آنجا چہ نسبت یا میخواہد گناہے کردہ است گناہے دیگر بکند اینجا ہم ندم مستحیل است
قوله وهذا معنی التوبة علی وجه التحدید والاجمال فاما
علی جهة الشرح والابانة فان للتوبة اسبابا و ترتیبا و اقساما
و این توبہ راکہ گفتیم حدا و گفتیم فاما این کہ شرح کنیم و اظہار کنیم این است کہ او را

اسبابے است وترتیبے است واقسامے است **قوله فاول ذلك انتباه القلب عن رقدة الغفلة ورؤية العبد ماهو عليه من سوء الحالة** اول اینست کہ بندہ از خواب غفلت بیدار شود ونظر بر افتد کہ بدکارے است کہ این در وجود من می آید شیخ نیکو میفرماید براے فہم را اما مکرر می افتد **قوله يصل الى هذه الجملة بالتوفيق الاصغاء الى ما يخطر بباله من زواجر الحق سبحانه بسمع قلبه** وبدین دولت کہ انتباہے شود ورجوع سوے طاعت شود بتوفیق شود وبدین شود کہ زواجر کہ از ان حق تعالی است در دل او بگذرد شیخ رہ توبہ می فرماید یعنی توبہ ازین رہ در آید کہ بگوش دل اصغا کند زواجر حق را وآن سبب توبہ باشد یعنی توبہ بتوفیق حق است سبب بند ونیست ہر کرا خداے باز گرداند **قوله فان فى الخبر واعظ الله فى قلب كل امرء مسلم** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم می فرماید در دل ہر مومنے پند وہندہ از خدا ہست این براے آن آورد کہ بالا گفتہ بود زواجر حق بسمع قلب اصغا کند وآن ثمر توبہ افتد **قوله وفى الخبر ان فى بدن المرء لمضغة اذا صلحت صلح جميع البدن واذا فسدت فسد جميع البدن الا وهى القلب** در تن ہر آدمی پر کالہ گوشت است اگر آن صالح کل انسان صالح واگر آن فاسد کل انسان فاسد وآن دل است ودر جاے دگر ان فى جسد ابن آدم لمضغة **قوله واذا فكر بقلبه فى سوء ما يصنعه وابصر ماهو عليه من قبيح الافعال سنح فى قلبه ارادة التوبة والاقلاع عن قبيح المعاملة فيمده الحق سبحانه بتصحيح العزيمة والاخذ فى جميل الرجعى والتاهب لاسباب التوبة فاول ذلك هجران اخوان السوء فانهم هم الذين يحملونه على

رد هذا القصد ويشوشون عليه صحت هذا العزم چون بندہ مبتلا
بمعاصی شود و در آن مصر باشد چون بدل خویش اندیشہ کند در زشتی افعال
خویش و نا شایستگی اعمال خویش چون این فکر و اندیشہ کرد او را نظر افتاد بران
کارے بدے کہ او میکند ازان کرد خویش متنبہ میشود کہ چیست این برین زشتی
و برین بد کاری ہمان ماندن و ہمہ عمر خود بدان سر بودن و در دل او خواست توبہ روشن
نمود و البتہ خواست ازین زشتی و ازین بدی باز آمدن و قلع باید کردن آن
معاملہ زشتے کہ ہست یعنی کارے باید کردن کہ آن از بنیاد برافتد درین خطرہ
و درین ورطہ مدد باری تعالی او را دستگیری کرد و توفیق آن داد کہ تصحیح توبہ کند
و اسباب توبہ را ساختہ کند و امید آن دارد کہ آن توبہ را قبول کند اول ساختگی
کار توبہ اینست آن یارانے کہ با ایشان این پریشانی و این قبیح افعال و این زشتی
اعمال با اصطحاب بود ترک آن صحبت یاران بد کار کند ورنہ توبہ میسر نباید زیرا چہ
ایشان مصاحبانند و ہر یکے برائے آن کار را ممد بود و آن ہوائے کہ او را ہست
او را یاد دہانند و ممد باشند مثلاً ہوائے بہار آید یا آنکہ ہو مغیم شود سرد گردد و
تقاطر آغاز شود آن یاران کہ شیطانند ترویج آن وقت کنند کہ ہوائے چنین و
فصلے چنین اول بر آمدنے چہ لذت دارد و اگر خوبے برابر باشد چہ ذوق بود
خدائے کریم است و گناہان بندگان خواہد بخشیدن ما ہنوز جوانیم وقت توبہ ما پیشتر است
امید از خدا بیشتر داریم حالے نقد وقت را دریاب و آن لذت در کام شستہ
ہمیں چند روزے باشد کہ اشتہ و یاران عزیز و محرمان و نفس خود میل دارد آشنا
و ایشان ممد باشند عجب نہ باشد کہ نفس باز دران افتد چو افتاد باز گشتن
مشکل است پس اول و اعظم کار این باشد کہ قطع صحبت آن یاران کند
مگر آنکہ یاران ہم ہمہ توبہ کنند قولہ ولا یتم ذلک الا بالمواظبۃ

على المشاهدة التى تريد رغبة فى توبة توفر دواعيه على اتمام ماعزم عليه مما يقوى خوفه ورجاوه فعند ذلك ينحل عن قلبه عقدة الاصرار على ماهو عليه من قبيح الافعال واین کار تمام مرتب وست ندہد تا او را دوام این را مشاہدہ نباشد کہ خداے حاضر است آنچہ من میکنم می بیند البتہ این خوف واین شرم واین امید او را برین آرد او توبہ کند واگرچہ یکبارے و دوبارے باز افتد باز باصل کار باز گردد چون خوف و رجا وشرم دامنگیر او باشد گرہ اصرار کہ در نفس او بستہ بود کشادہ گردد و گرہ بگشاید قوله فيقف عن تعاطى المحظورات ويلجم لجام نفسه عن متابعة الشهوات فيفارق الزلة فى الحال ويبرم العزيمة على ان لا يعود الى مثلها فى الاستقبال واحتراز کند کہ محظورہ در نفس او نیاید وعنان نفس را بگرداند ازان سوے کہ گسستہ مہار می رفت وآن افعال ناشائستہ کہ میکرد ازان بازگرداند برہ طاعت آرد چو این شود ہر آئینہ گنہ را در نقد حال بگذارد وعزیمت را مصمم ومحکم کند کہ بسوے او باز نگردد بعد ازین قوله فان مضى على موجب قصده ونفذ بمقتضى عزمه على ان لا يعود فهو الموفق صدقا وان نقض التوبة مرة او مرات وتحمله ارادته على تجديدها فقد يكون مثل هذا ايضا كثيرا فلا ينبغى قطع الرجاء عن توبة امثال هولاء فان لكل اجل كتابا اینچنین کسے اگر بر موجب ومقتضاے قصد خویش زمانے برود و برین عزم کردہ کہ باز نگردد پس او ست موفق بصدق اگرچہ او نقض توبہ کند یکبارے یا دو بارے چنانچہ گفتہ اند الصلوة على ما امس آن معتبر ومعتدبہ نباشد باز البتہ ہم بجز گاہ باز گردد وعذر این بخواہد واینچنین بسیار افتد باین ہم امید توبہ ازو منقطع نشود

بسر کار باز گردد زیرا چہ تقدیر است قسمے ازان برفتہ است آن قدر کہ قسمت او بود آن بقیہ را فارغ کرد جنید رحمہ اللہ گفت وَکَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرًا چو حکم ازل برین رفتہ باشد چو از وچیزے بر آید ازان باز گردد و عذر آن بخواہد قال علیہ السلام ان اللہ تعالیٰ کتب لابن آدم حظا من الزنا ادرکہ ذلک لا محالۃ نکو سخنے است کہ شیخ فرمود تفسحے و توسیعے برائے مومنان کرد والبتہ قطع رجا نکرد و اگر چنین زاید تو نومید مشو باز گرد کہ وقت باز گشت باقی است در استقامت تو بہ یک دو بارے کہ مراجعت افتد بدان ماند کہ اندک پلیدی در آبے کہ دہ در دہ باشد افتد منجس نگرداند اما عین پلیدی بیرون آرند و اگر نہ تمام پلید گردد و پلید ماند شیخ این فرمود و شفقت بر مومنان ہمین تقاضا کند کہ شیخ فرمود امید را بر جا دارد و اگر کسے را زلتے افتد از توبہ باز نہ ایستد باز توبہ کند او را سلوک میسر آید اما گوییم اگر احتلام حرام افتد یا استعمال محرمے در خواب بیند چنین گوییم کہ توبہ او مستقیم نیست نفس او ہنوز در تخییل و توہم آنست و اگر نہ چنانچہ در بیداری احتراز بود در خواب ہم بودے **قولہ** حکی عن ابی سلیمان الدارانی رحمہ اللہ قال اختلفت الی مجلس قاص فاثر کلامہ فی قلبی فلما قمت لم یبق فی قلبی شیٔ فعدت ثانیا فسمعت کلامہ فبقی فی قلبی کلامہ فی الطریق ثم زال ثم عدت ثالثا فبقی اثر کلامہ فی قلبی حتی رجعت الی منزلی وکسرت الات المخالفات ولزمت الطریق فحکی ہذہ الحکایۃ لیحیی بن معاذ رضی اللہ عنہ فقال عصفور اصطاد کرکیا اراد بالعصفور ذلک القاص و بالکرکی ابا سلیمان الدارانی رحمہ اللہ و حکایت گویند کہ دارانی رحمہ اللہ حکایت از سبب توبہ خویش کرد در مجلس قصہ گوئے شستہ بودم

سخن او در دل من اثر کرد چون خاستم از ان مجلس آن اثر در دل من نماند بار دگر
حاضر شدم باز حکایت آن قصہ خوان در دل من اثر کرد بیرون آمدم تا در خانہ برسم
ہم در میان راہ آن اثر از دل من رفت کرت سیوم در دل اثر کرد و تا خانہ ماند و در
خانہ آمدم آوندہائے شراب را شکستم و رہ سلوک را ملازم شدم این حکایت وارانی
را یحیی معاذ رحمہ اللہ کردند کہ سبب توبہ او این بود گفت بنجشکے فاز را صید کرد شیخ
میگوید از ان عصفور فاص را خواست و از ان کرکے سلیمان و ارانی را و ہم چنین آمدہ
است شئے یسرے و سخنے اندکے آواز کنجشک و نشست گربہ و ایفائے سگے
و ہمبرین قیاس اشیاے دگر سبب توبہ بسیار بزرگان شدہ است اگر ہر یکے را
حکایت گویم تمام حکایت ہاں شود بردو **قولہ وحکی عن ابی حفص رحمہ اللہ** وحکی
انہ قال ترکت العمل کذا مرۃ فعدت الیہ ثم ترکنی العمل فلم
اعد بعدہ الیہ ابو حفص حداد رحمہ اللہ گفتہ است ہر بار عمل حدادی را
ترک آوردم و باز بدان باز گشتم تا آنکہ عمل مرا ترک آورد یعنی پرواے عمل نماند
خواجہ من قدس اللہ سرہ گفت ہر بار پیش خواجہ یعنی پیش شیخ نظام الدین قدس اللہ
سرہ براے زیادتی علم و تعلم عزیمت داشت کردم شیخ نظام الدین علیہ الرحمۃ و الرضوان
فرمود ترک نیاری تا علم ترا ترک نیارد ہماں معنی باشد کہ گفتیم اکنون شیخ این حکایت
در توبہ براے این آورد کہ مرد باید بخدا چنین مشغول شود کہ او را پرواے گنہ نماند
و فرصت آن نماند کہ او گنہ کند و این جز بدوام مشاہدہ نباشد **قولہ وقیل ان**
اباعمرو بن نجید رحمہ اللہ فی ابتداء امرہ اختلف الی مجلس ابی
عثمان رحمہ اللہ فاثر فی قلبہ کلامہ فتاب ثم انہ وقعت لہ
فترۃ فکان یھرب عن ابی عثمان رحمہ اللہ اذا راٰہ وتاخر عن یتاخر
مجلسہ فاستقبلہ ابو عثمان رحمہ اللہ یوما فحاد ابو عمرو رحمہ اللہ

عن طریقہ وسلك طریقا آخر فتبعہ ابو عثمان رحمہ اللہ فما زال بہ یقفوا اثرہ حتی لحقہ ثم قال لہ یا بنی لا تصحب مع من لا یحبك الا معصوما انما ینفعك ابو عثمان فی مثل ہذہ الحالۃ قال فتاب ابو عمرو بن نجید رحمہ اللہ وعاد الی الارادۃ ونفذ
وہمچنین گویند ابو عمرو نجید رحمہ اللہ در مجلس ابو عثمان رحمہ اللہ حاضر شدے سخن او در دل او اثر کرد پس توبہ کرد بعد آنکہ او توبہ کرد در کار سلوک او را سستی پیش آمد در کارے دگر مباشر شد تا آنکہ از مجلس او باز ماند و ہر وقتے کہ ابو عثمان رحمہ اللہ را دیدے از وگریختے تا روزے ہمچنین شد میان ایشان در راہ مقابلہ افتاد ابو عثمان رحمہ اللہ او را پیش آمد ابو عمرو رحمہ اللہ گریخت ابو عثمان علیہ الرحمہ دنبال نمیگذاشت در پس او بر پے او می رفت تا آنکہ با ابو عمرو رسید گفت اے پسرک من صحبت با کسے مدار کہ ترا دوست ندارد مگر آنکہ ترا با صفت عصمت بیند در ین حالتے کہ تو افتادہ ترا کسے دست نگیرد مگر ابو عثمان پس ابو عمرو رحمہ اللہ از ان فترت توبہ کرد باز بطلب حق در رعایت اسباب وصول بازگشت این حکایت برائے آن آورد کہ اگر زلتے افتد نومید نشود باز گردد کار از سر گیرد و چنانچہ بود ہم چنان شود کہ معصوم جز انبیا نیند قولہ سمعت الشیخ ابا علی الدقاق رحمہ اللہ یقول تاب بعض المریدین ثم وقعت لہ فترۃ فکان یفکر وقتا لو عاد الی التوبۃ کیف حکمہ فہتف بہ ہاتف یا ابا فلان اطعتنا فشکرناك ثم ترکتنا فامہلناك فان عدت الینا قبلناك فعاد الفتی الی الارادۃ ونفذ شیخ میفرماید از ابو علی دقاق شنیدم میگفت بعضے مریدان را خداوند سبحانہ انابت کرامت کرد پس آن از وے فترتے زاد و او در دل خویش اندیشہ میکرد اگر کسے را فترتے

زاید واو بازگرد د حکم او چہ باشد یعنی باز او طالب باشد ورہ کار او را پیش آید
از غیب آواز شنید گوینده می گوید کہ اسے فلان تو مارا ترک آوردی ما ترا فر صت
دادیم واگر باز بما باز گردی آن باز گشت ترا قبول کنیم وطاعت ترا جزا دہیم پس
آں مرد باز بارادت حق وطلب باز گشت شیخ این حکایت براسے آن جملہ آورد
کہ اطعتنا فشکرناك وترکنا فامهلناك طاعت کردی قبول کردیم وعصیان
کردی مہلت دادیم تا اگر کسے را ازین جنس افتد او را این سخن دست آموزہ
باشد باز قدم در سلوک نہد **قوله** واذا ترك المعاصي وحل عن قلبه
عقدة الاصرار وعزم على ان لا يعود الى مثله فعند ذلك يخلص
الى قلبه صادق الندم فيتأسف على ما عمله ويأخذ في التحسر
على ما صنعه من احواله وارتكبه من قبيح اعماله فتتم توبته و
تصدق مجاهدته واستبدل لمخالطته العزلة وبصحبته
مع اخدانه السوء التوحش عنهم ويريد الخلوة ويصل ليله
بنهاره في التلهف ويعتنق في عموم احواله صدق التاسف
يمحو بصوب عبرته آثار عثرته ويأسو بحسن توبته كلوم حوبته
يعرف بين امثاله بذبوله ويستدل على صحة حاله بنحوله چو معاصی
را ترک آورد وگرہ اصرار از دل او کشاد وعزیمت کرد کہ با مثل آن کارے
نکند ورا ایچنین حالت ندمے صادقے خالص در دل او شدہ باشد آنچہ
گذشتہ است ازان اندوہے میخورد واز گذشتہ کارے کہ کردہ بود ازان
حسرتے میکند ازان ایامے کہ ضایع گذشت واز ارتکاب قبیحہ کرد پس توبہ تمام
وصحیح باشد ومجاہدہ او صدق باشد واستبدال کرد مخالطت را بعزلت
یعنی بجاے مخالطت عزلت اختیار کرد وبجاے انس صحبتے کہ با یارانے بدکا

داشت وحشت از ایشان شد چو استبدال مخالطت بعزلت کرد زیادت
خلوت شود و اتصال کند شب خویش را بروز بتلهف ہم بحضرت لمعان و نالان
می باشد و اکثر احوال خویش در طلب صادق باشد و در تاسف ہر کہ این کار کند
باران عبرت او یعنی باران گریہ چشم او کہ در طلب کند گنہی کہ کردہ باشد
آن را محو کند و کدورت او از دل او ببرد و اگر عبرت باشد بکسر عین یعنی اعتبار
او کہ ہر بار اعتبار با خود میکند و می اندیشد کہ این کار چنین از خدا دور دارد این
باران اعتبار او گناہان او و آثار گناہان او را دور کند و دور میکند بحسن توبہ خویش
جراحت گنہ خویش را و او آنچنان گردد میان اقران خویش و مشہور شود کہ این
آن کس است کہ بخدا بازگشتہ است و غم گنہ خویش میخورد و استدلال کردہ
شود بر صحبت حال او بلاغری او و از بس غم و اندوہ نبیہ او لاغر گشتہ است قولہ
ولن یتم لہ شئ من ھذا الا بعد فراغہ من ارضاء خصومہ
والخروج عما لزمہ من مظالمہ فان اول منزلۃ فی التوبۃ رضاء الخصوم
بما امکنہ فان اتسع ذات یدہ لایصال حقوقہم الیھم او سمحت
نفوسھم باحلالہ والبراءۃ عنہ والا فالعزم بقلبہ علی ان یخرج
عن حقوقھم عند الامکان والرجوع الی اللہ بصدق الابتہال
والدعاء لھم این ہمہ کار مرتب آنگہ او را دست دہد کہ خصماں را خشنود
کند در مظالم کند اگر غنا دارد و دستگاہی و مکنتی دارد بدان خشنود کند
اگر ندارد باسترضا و استحلال زیرا چہ اول توبہ اینست کہ حقوق خصماں در مظالم
مقدم داشت و اول این کار یعنی کلی و اصل این کار الرضا خصومت و اگر رضا خصماں
خصماں راضی نشوند با ستحلال بخدا پناہد و دعاء ایشان کند تا خدا ایشان
را راضی کند اما در مظلم قصاص دشوار اگر تن بقصاص دہد خود طلب کہ خواہد کرد

وسلوک کہ خواہد کرد اما بہتر این باشد کہ جان در راہ خدا دہد تا فردا مطالبۂ آن نشود

قوله وللتائبين صفات واحوال هي من خصالهم بعد ذلك من جملة التوبة لكونها من صفاتهم لا لانها من شرط صحتها والى هذا تشير اقاويل الشيوخ في معنى التوبة ومر تائبان راصفاتے واحوالے است یعنی درجاتے و مراتبے است کمال ایشان درانست وآن شرط صحت توبہ نیست وہمبرین کہ مراتب و درجات است و داخل توبہ است اما شرائط صحت توبہ نیست اقاویل شیوخ اشارہ می کند وشیخ آنرا یگان یگان خواہد آورد **قوله** سمعت ابا علي الدقاق رحمه الله يقول التوبة على ثلثة اقسام اولها التوبة واوسطها الانابة وآخرها الاوبة فجعل التوبة بداية والاوبة نهاية والانابة واسطتها وكل من تاب بخوف العقوبة فهو صاحب توبة ومن تاب طمعاً للثواب فهو صاحب انابة ومن تاب مراعات للامر لا لرغبة في الثواب او رهبة من العقاب فهو صاحب اوبة ابوعلی دقاق رحمہ اللہ گفتہ است توبہ سہ قسم است یکے قسم راتوبہ نام کنند ودوم را انابت نام کنند وسیوم را اوبت شیخ بیان میکند کہ ابوعلی رحمہ اللہ بدایت راتوبہ نام کرد و وسط را انابت ونہایت را اوبت پس ہمچنین باشد ہرکہ از خوف عقوبت توبہ کردہ است او صاحب توبہ باشد وہرکہ بامید بہشت توبہ کردہ است او صاحب انابت باشد وہرکہ بازگشت نہ بنا بر خوف عقاب ونہ بنا برامید ثواب بلکہ بنا برین کہ او تعالی خالق است آلہ است استحقاق آن دارد کہ اورا پرستند وبے فرمانی او نکنند واین توبہ را اوبہ نامند رغبتے بہ ثواب نیست ورہبتے

از عقاب نہ اکنون این عنایت است واگرنہ توبہ واوبہ وانابت یک معنی دارد **قولہ** ویقال ایضا التوبۃ صفت المومنین قال اللہ تعالی وَتُوبُوا إِلَى اللّٰهِ جَمِيعًا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ والانابت صفۃ الاولیاء والمقربین قال اللہ تعالی وَجَاءَ بِقَلْبٍ مُنِيبٍ والاوبۃ صفت الانبیاء والمرسلین قال اللہ تعالی نِعْمَ الْعَبْدُ إِنَّهُ أَوَّابٌ وچنین ہم گفتہ شود توبہ نسبت مومنان دارد وانابت نسبت با ولیا ومقربان خدای تعالی دارد واوبہ نسبت بہ انبیا دارد برای ہر یکی را استشہاد آورد کہ تُوبُوا إِلَى اللّٰهِ جَمِيعًا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ توبہ نسبت بہ مومنان کرد وقال وَجَاءَ بِقَلْبٍ مُنِيبٍ انابت صفت اولیا گفتہ بود برای آن را این آورد او بہ صفت انبیا گفتہ بود برای آن را این آورد وقال اللہ تعالی نِعْمَ الْعَبْدُ إِنَّهُ أَوَّابٌ اواب برای مبالغت راست واین نعت انبیا است اکنون این عنایتی است ازان بزرگان واگرنہ لغت دلیل نمیکند **قولہ** سمعت الشیخ اباعبدالرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت منصور بن عبداللہ رحمہ اللہ یقول سمعت جعفر بن نصیر رحمہ اللہ یقول سمعت الجنید رحمہ اللہ یقول التوبۃ علی ثلثۃ معان اولہا الندم والثانی العزم علی ترک المعاودۃ الی ما نہی اللہ عنہ والثالث السعی فی اداء المظالم شیخ فرمودہ بود طالبان را درجات است وآن درجات کمال مراتب است نہ داخل در شرائط تصحیح توبہ واین کہ شیخ در محل حکایت جنید رحمہ اللہ آورد تصحیح توبہ خود جز بدین نباشد علی ہذا الحکایت غیر محل افتادہ بود جنید گفت توبہ بر سہ معنی مرتب میگردد اول او ندم است ودوم توبہ کند دران حال وعزم آن باشد کہ بازدان بازنگردد وسیوم ادای

مظالم است این ہر سہ صحت توبہ است درجات از کجا آمد **قوله** وقال سهل بن عبد الله رح التوبة ترك التسويف توبہ ترک تسویف است یعنی این نکند کہ باز خواہم آمد تسویف توبہ نیست این کہ بنقد باز آید این توبہ است این حکایت برائے چہ آورد ترک تسویف آرے توبہ است یعنی نقد از گنہ باز آمدہ است و این توبہ است و این را شیخ در بیان درجات برائے چہ آورد گوئیم درجات را گفت ہمچنانکہ گفت توبہ و اوبہ و انابت باقی حکایت در توبہ میگوید **قوله** سمعت محمد بن الحسين رحمه الله يقول سمعت ابابكر الرازي رحمه الله يقول سمعت اباعبد الله القرشي رحمه الله يقول سمعت الجنيد رحمه الله يقول سمعت الحرث رحمه الله يقول ماقلت قط اللهم انى اسألك التوبة ولكني اقول اسألك شهوة التوبة جنید رحمہ اللہ میگوید از حرث رحمہ اللہ شنیدم او میگفت ہرگز نگفتم کہ خدا از تو توبہ میخواہم و لیکن از خدا این میخواہم کہ آرزوے توبہ در دل من شود خود را از توبہ فرو می آرد برائے تواضع را کجا من و کجا توبہ مرا با توبہ چہ نسبت امیخواہم کہ آرزوے توبہ در دل من شود **قوله** اخبرنا ابو عبد الله الشيرازي رحمه الله يقول سمعت ابا عبد الله بن مصلح رحمه الله بالاهواز يقول سمعت ابن زيري رحمه الله يقول سمعت الجنيد رحمه الله يقول دخلت على السرى رحمه الله يوما فرايته متغيرا فقلت له مالك فقال دخل على شاب فسالني عن التوبة فقلت ان لا تنسى ذنبك فعارضني فقال بل التوبة ان تنسى ذنبك فقلت ان الامر عندى على ما قاله الشاب فقال لم قلت لانى اذا

كنت في حال الجفاء فنقلني الى حال الوفاء فذكر الجفاء في حال الصفاء جفاء فسكت جنید رحمہ اللہ بر سری علیہ الرحمۃ الغفران آمد و سری رحمہ اللہ را متغیر دید و بعضے گفتہ اند وهو يبكي و او میگریست جنید رحمہ اللہ گفت چہ افتاد ترا سری رحمہ اللہ گفت جوانے بر من آمد و مرا از توبہ پرسید و گفتم ان لا تنسي ذنبك توبہ اینست کہ گنہ خویش را فراموش نکنی آن جوان بر من معارضہ کرد گفت بل التوبۃ ان تنسي ذنبك جنید رحمہ اللہ گفت من بر سری رحمہ اللہ گفتم کہ سخن آن بود کہ آن جوان گفت سری رحمہ اللہ گفت چرا گفتم زیرا چہ اگر من در حالت جفا باشم و مرا از حالت جفا نقل کند و بسوے حالت وفا برد پس ذکر حال جفا در حال صفا مکدر حال صفا باشد پس سری رحمہ اللہ خاموش ماند معنی جوان را جنید رحمہ اللہ این فرمود احتمال دیگر ہم دارد بعضے از گنہ توبہ کرد و بخدا و بمشاہدہ و توجہ او چنان مشغول شد کہ ہمہ چیز را فراموش کرد و فراموشی گنہ در دخول اولی در آمد و ان تنسي ذنبك بمعنی این ہم باشد ان تنسي لذت ذنبك اگر حکایتے یاد ماند لیکن آن حکایت قائد بسوے لذت نباشد **قوله** سمعت اباحاتم السجستاني رحمه الله يقول سمعت ابانصر السراج الصوفي رحمه الله يقول سئل سهل بن عبد الله رحمه الله عن التوبة فقال ان لا تنسي ذنبك این سخن بالا گفتہ ایم **قوله** وسئل الجنيد رحمه الله عن التوبة فقال ان تنسي ذنبك این سخن ہم بالا گفتہ ایم ہمانکہ شاب گفتہ بود و جنید رحمہ اللہ گفت ان الامر عندي ما قاله الشاب **قوله** قال ابونصر السراج رحمه الله اشار سهل بن عبد الله رحمه الله الى احوال المريدين والمعترضين تارة لهم وتارة عليهم واما الجنيد

رحمہ اللہ فانہ اشار الی توبۃ المحققین لا یذکرون ذنوبھم
مما غلب علی قلوبھم من عظمت اللہ ودوام ذکرہ ہماں سخنے کہ
ماگفتہ بودیم ہماں سخن میگوید ازینجا آمد کہ سری رحمہ اللہ اشارت توبہ مبتدیان
کرد وآن شاب اشارت توبۂ منتہیان کرد وجنید رحمہ اللہ ہماں را مستقیم داشت

قولہ قال وھو مثل ما سئل رویم رحمہ اللہ عن التوبۃ
فقال التوبۃ من التوبۃ این سخن کہ ان تنسی ذنبك ہماں باشد کہ
رویم رحمہ اللہ گفت التوبۃ من التوبۃ یعنی ان تنسی ذنبك کہ او ہم
خود گفت ان تنسی ذنبك مثل سخن رویم است رحمہ اللہ التوبۃ من التوبۃ

قولہ وسئل ذوالنون المصری رحمہ اللہ عن التوبۃ فقال
توبۃ العوام من الذنوب وتوبۃ الخواص من الغفلۃ ذوالنون
رحمہ اللہ از توبہ پرسیدند گفت توبہ عوام از گناہ است وتوبہ خواص از غفلت

قولہ وقال النوری رحمہ اللہ التوبۃ ان تتوب من کل شی
سوی اللہ عزوجل نوری رحمہ اللہ میگوید توبہ اینست کہ از ہمہ چیز
باز آئی جز از خدای تعالی اکنون این عنایت است ہر یکے عنایتے میکند
توبہ رجوع است رجوع از گناہ باشد رجوع از غفلت باشد ہر یکے بحسب
تعدیہ رجوع عنایتے میکند قولہ سمعت محمد بن احمد بن محمد الصوفی
رحمہ اللہ یقول سمعت عبد اللہ بن علی بن محمد التیمی رحمہ اللہ
یقول شتان بین تائب یتوب من الزلات وتائب یتوب
من الغفلات وتائب یتوب من رویۃ الحسنات عبد اللہ تمیمی
رحمہ اللہ میگوید بسیار فرق باشد میان این سہ تائب یکے توبہ از گنہ کند و
یکے کو توبہ از غفلت کند ویکے توبہ از نظر بحسنات کند وتوبہ از نظر بحسنات

چہ باشد طاعت وحسنات کند و بداند کہ سبب ایشان قربتے و فضیلتے نشود و قبولے
و قربتے کہ باشد آن صرف فضل باری است و محض بخشش خدا است اما شاید
کہ این حسنات را علامت گویند در مظہر کسے کہ خدا حسنات و مبرات بیافریند
علامت این باشد کہ او قربتے و قبولے یابد و دگر گفتہ اند حسنات الابرار
سیات المقربین چو حسنات ابرار سیّات مقربان باشد ہر آئینہ آن حسنہ
اگر ازیشان زاید ازان توبہ کنند و این ہم گفتہ اند رویۃ حسنات موجب عجب
است توبہ آن این باشد کہ از موجب عجب باز آید و آن رویت حسنات است
قوله وقال الواسطی رحمه الله التوبة النصوح لا تبقی علی صاحبها
اثرا من المعصیة سرا ولا جهرا توبہ نصوح آنست کہ صاحب آن توبہ را
ہیچ اثر معصیت او نماند ظاہر نہ باطن توبہ نصوح چہ باشد معنی آن توبہ آنچنان است
گوئی ناصح است بروے مبالغت کہ او را ازان باز می دارد و دیگر گفتہ اند
شخصے بود نصوح نام بانواع معاصی مبتلا بود پس آنکہ توبہ کرد آنچنان باز گردگنہ نگشت
گوئی وقتے عاصی نبود بعضے گویند یکے از اولیا گشت و بعضے گویند یکے از انبیا
گشت ازین جہت توبہ نصوح گفتند اما بدین نمط توبہ نصوح گفتند باید قوله
ومن كانت توبته نصوحا لا يبالي كيف امسى واصبح و ہر کرا توبہ نصوح
باشد او را این باشد کہ نداند صباح چوں شد و مساح چوں شد قوله سمعت
الشيخ ابا عبد الرحمن السلمي يقول سمعت محمد بن ابراهيم
بن الفضل الهاشمي يقول سمعت محمد بن الرومي يقول سمعت يحيى
بن معاذ الرازي يقول الهي لا اقول تبت ولا اعود لما اعرف من
خلقي ولا اضمن ترك الذنوب لما اعرف من ضعفي ثم اني اقول
لا اعود لعلي اموت قبل ان اعود معاذ رازی رحمہ اللہ میگفت اے

بار خدایا نمیگویم کہ توبہ کردم و نمیگویم لا اعود باز نگردم سوے گنہ زیراچہ خلق خویش
میدانم میدانم کہ بگویم و بر آن مستقیم نمانم وضامن نمی شوم ترک ذنوب را
زیراچہ میدانم ضعف خویش را کہ قوت استقامت ندارم اما این میگویم کہ بگنہ
باز نگردم بدین معنی کہ شاید بمیرم پیش ازانکہ باز گردم پس در توبہ مردہ باشم
کہ بگنہ باز نگردم **قولہ** وقال ذوالنون رحمہ اللہ الاستغفار من
غیر اقلاع توبۃ الکذابین ذوالنون رحمہ اللہ گفت استغفارے کہ گنہ
را قلع نکند این توبہ دروغ گویان است **قولہ** سمعت محمد بن الحسین
رحمہ اللہ علیہ یقول سمعت النصراباذی رحمہ اللہ یقول
سمعت ابن یزدانیار رحمہ اللہ یقول سئل عن العبد اذ
اخرج الی اللہ علی ای اصل یخرج فقال علی ان لا یعود الی ما منہ
خرج ولا یراعی غیر من الیہ خرج ویحفظ سرہ عن ملاحظۃ ما تبرأ
منہ فقیل لہ ھذا حکم من خرج عن وجود فکیف حکم من
خرج عن عدم فقال وجود الحلاوۃ فی المستانف عوضا عن
المرارۃ فی السالف ابن یزدانیار رحمہ اللہ میگوید پرسیدند چو بندہ باز بخدا
گردد از خود بیرون آید بخدا رود او کدام بنیاد برون آید یعنی اصل کار و مقصود
خروج چہ باشد گفت برین بیرون آید از چیزے کہ برون آمد باز بخدا گشت
بسوے آن باز نگردد و نبیند جز کسے را کہ سوے او بیرون آمدہ است یعنی
جز خداے کسے را درمیان نہ بیند و دل خویش نگہ دارد کہ نگہ نکند سوے
چیزے کہ ازان تبرے کردہ است گفتند این سخنے کہ او گفت حکم کسے
است کہ از وجود خویش بیرون آمد پس چون باشد کہ او از عدم بیرون آید
جواب داد چہ شود بعد آنکہ از ہستی خویش بیرون آید بہ نیستی رود آیندہ حلاوت

طاعت یابد تلخی کہ در گنہ و در عودان بود عوض آن حلاوت طاعت یابد **قولہ**
وسئل الفوشنجی رحمہ اللہ عن التوبۃ فقال اذا ذکرت الذنب
ثم لا تجد حلاوتہ عند ذکرہ فھو التوبۃ نوشنجی رحمہ اللہ را
پرسیدند از توبہ گفت استقامت توبہ این باشد کہ وقت یاد کردن از گنہ
حلاوت آن گنہ نیابد این توبہ است **قولہ** وقال ذوالنون حقیقۃ
التوبۃ ان یضیق علیک الارض بما رحبت حتی لا یکون
لک قرار ثم یضیق علیک نفسک کما اخبر اللہ تعالی فی کتابہ
بقولہ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَنْ لَا مَلْجَأَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا
إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ذوالنون رحمہ اللہ گفتہ است استقامت حقیقت
توبہ اینست کہ دنیا تمام بر تو تنگ شود با آن فراخی کہ او دارد تا آنکہ ترا ہیچ قرارے
نماند بعد آنکہ این شدہ باشد نفس تو بر تو تنگ شود کما اخبر اللہ تعالی وَضَاقَتْ
علیھم اَنْفُسُهُمْ انفسہاے ایشان بر ایشان تنگ شد و گمان بردند کہ ہیچ
رہ گریز نیست جز بخدا اینچنین کسے تائب بحقیقت باشد ذوالنون رحمہ اللہ
مبالغتے کردہ است و عبارت از استقامت توبہ کردہ است کہ در چنین
محلہا غیر آن متصور نباشد اما اگر مرد تائب برین ماند کہ اگر این روز پیش آید
آنگہ توبہ کنم این بر تائب مشکل **قولہ** وقال ابن عطاء رحمہ اللہ التوبۃ
توبتان توبۃ الانابۃ وتوبۃ الاستجابۃ فتوبۃ الانابۃ ان
یتوب العبد خوفا من عقوبتہ وتوبۃ الاستجابۃ ان یتوب
حیاء من کرمہ ابن عطار رحمہ اللہ گفتہ است توبہ دو توبہ است یکے
آنکہ از توبہ باز گردد بسبب خوف عقوبت و این توبہ انابت است و دیگر توبہ
استجابت است کسے از ناشایستہ باز آید بسبب شرمے کہ از خدا آید بکرم گفتہ است

یعنی وگنہ می کرد و او می دانست سبب کرم خویش از وی می گذشت حیا از کرم او کرد توبہ کرد سبب آن حیا من کرمہ گفت و دیگر شرم آید ازین کہ او خالق من است وگنہ خالق رازق خویش موجب شرم باشد **قولہ وقیل لابی حفص رحمہ اللہ لم یبغض التائب الدنیا قال لانہا دار باشر فیہا الذنوب فقیل لہ فھی ایضا دار اکرمہ اللہ فیہا بالتوبۃ فقال انہ من الذنب علی یقین ومن قبول توبتہ علی خطر** ابو حفص رحمہ اللہ را گفتند تائب دنیا را چرا دشمن میدارد زیرا چہ دنیا سرائے است کہ او در و گنہ کردہ است موضع گنہ خویش را دشمن میدارد بعد آن گفتند چنانچہ او گنہ کردہ بود خداوند سبحانہ او را اکرام بتوبہ کرد گفت این نیز گنہے خفیہ است بیقین معلوم نہ کہ توبہ او قبول شد یا نہ پس او در خطر وجود است فعلی ہذا ازین ہم توبہ باید **قولہ وقال الواسطی طرب داود علیہ السلام وما ھو فیہ من حلاوۃ الطاعۃ اوقعہ فی انفاس متصاعدۃ وھی فی حالتہ الثانیۃ اتم منہ فی وقت ما ستر علیہ امرہ** واسطی رحمہ اللہ گفتہ است داؤد علیہ السلام خوش بود با آن چیزے کہ در حلاوت طاعت بود خدائے تعالی او را در انفاس متصاعدہ انداخت کہ ہر نفسے وزمانا فزمانا نفسے سردے ازو بر آید و او دین دوم حال کہ در انفاس متصاعدہ افتاد تمام تر از حالت اولی بود آن زمان نظر بخود داشت و بدان طربے وحلاوتے بود و بعد آنکہ او را در انفاس متصاعدہ انداختند این حالت تمام از حالت اولی بود زیرا چہ آن زمان نظر بخود داشت و این زمان نظر بخدا در قدسیات است **یا داود جاءت الزلۃ علیک مبارکا قال داود علیہ السلام کیف تکون الزلۃ مبارکا یا رب**

فقال جل وعلا کنت تجی من قبل مجی المطیعین والآن تجی مجی المذنبین انین المذنبین احب الی من صراخ المطیعین بعد آنکہ دل شکستہ شد اورا نماند توجہے جز بخدا واگر دلے براستی است اورا نظر بخود است ازینجا این نباید البتہ ذنب بطاعت افضل باشد اما این آید کہ مراجعت از ذنب بسوے طاعت افضل است ازان طاعت کہ من قبل بود قولہ ماستر علیہ ازانچہ او بود آن ستور بود چو صفت او بر وکشف شد این انم باشد ازاں اینجا سخنے ہست تجلیاتے است در طاعت وتجلیاتے است در توبہ وشکستگی چو داود علیہ السلام را ازان تجلیات بدین تجلیات آوردند واود علیہ السلام را حالتے اتمے پیش آمد زیراچہ نوعین محفوظ است خوب طبعے گفتہ است نظم

توازہر درکہ باز آئی بدین خوبی وزیبائی درے باشد کہ از رحمت برے خلق بکشائی

قولہ وقال بعضہم توبۃ الکذابین علی اطراف لسانہم یعنی قول استغفر اللہ توبہ کذابان اینست کہ بزبان استغفر اللہ گویند وازان گنہ ہیچ اعتذارے نہ وطلب مغفرتے بدل نہ وبازگشت درخاطر نہ قولہ وسئل ابو حفص رحمہ اللہ عن التوبۃ فقال لیس للعبد فی التوبۃ شی لان التوبۃ الیہ لا منہ ابو حفص رحمہ اللہ را از توبہ پرسیدند گفت بندہ را توبہ ہیچ نسبتے نیست زیراچہ توبہ از خویش نمی کند توبہ بسوے خویش می کند ودیگر توبہ از وے بسوے او میکند اوراچہ دران گنہ ہم از وے آمدہ بود توبہ ہم بسوے اوی کند قولہ وقیل اوحی اللہ سبحانہ الی آدم علیہ السلام یا ادم ورثت ذریتك التعب والنصب وورثتہم التوبۃ من دعا منہم بدعوتك لبیتہ کتلبیتك یا آدم احشر التائبین

من القبور مستبشرین ضاحکین ودعاؤهم مستجاب خداوند
سبحانہ بر آدم صلوات اللہ علیہ وحی کرد گفت ای آدم فرزندان تو رنج و مشقت
را میراث یافتند و ایشان را توبہ میراث رسید ہر کہ از ایشان بدعاے
کہ تو کردی براے توبہ را بدان دعا خواند چنانچہ تو ایشان را لبیک میگوئی من ایشان را لبیک گویم اے
آدم تائبان را حشر کنم ہمچنین کہ با بشاشت وخندان وخوشان خیزند و ہر چہ
ایشان خواہند ایشان را بدہم **قولہ** وقال رجل لرابعۃ رحمۃ اللہ
علیها انی قد اکثرت من الذنوب والمعاصی فلو تبت هل
یتوب علی فقالت لا بل لو تاب علیك لتبت واعلم ان اللہ
یحب التوابین ویحب المتطہرین شخصے از رابعہ رحمہا اللہ پرسید
من گناہان بسیار کردہ ام اگر من توبہ کنم مرا بیامرزد گفت نہ اگر او توبہ بر تو
کند یعنی قبول توبہ کند آن زمان تو توبہ کنی یعنی اگر او خواستہ باشد
توبہ ترا توبہ تو توبہ باشد **قولہ** ومن قارف الزلۃ فهو من خطئہ
علی یقین فاذا تاب فانہ من القبول علی شك لا سیما اذا
ما کان من شرطہ وحقہ ان یکون مستحقا لمحبۃ العفو
والی ان یبلغ العاصی محلا یجد فی اوصافہ امارۃ محبۃ اللہ
ایاہ مسافۃ بعیدۃ قالوا حب اذا علی العبد اذا علم انہ
ارتکب ما یجب عنہ التوبۃ دوام الانکسار وملازمۃ
التنصل والاستغفار کما قالوا استشعار الوجل الی الاجل ہر کہ مباشر
گناہے شد پس او بتحقیق میداند کہ من گنہ کردم بد کردم وبعد آنکہ توبہ کند قبول
اورا احتمال است خصوصا کہ در توبہ شرطے باشد وحق توبہ وثبوت او کہ او
براے محبت حق مستحق شدہ باشد و تا آنکہ گنہ گار بمحلے رسد کہ بیابد وز خویش

نشان محبت خدا و میان خود و میان محبت حق کارے دور سے بیند
چو ہمچنین بودہ باشد این محب از ان محبوب مسافتے بعیدے بیند این
محب دایم منکسر و مبتہل و مستغفر باشد چنانچہ گفتہ اند شعور بخوف تا آخر عمر
او باشد تو بہ کنند مع ہذا در ہمہ عمر خائف باشد **قوله** وقال عزمن قائل
قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وکان من سنۃ
علیہ السلام دوام الاستغفار خدائے تعالی گفت بگو اے محمد اگر
شما خدا را دوست میدارید کہ محبوب او باشید ہر آئینہ ہر جا کہ محبتے است
در دل او این آرزوست کہ محبوب محب باشد پس اتباع من کنید تا محبوب
خدا شوید اتباع او چیست دوام الذکر و ملازمت استغفار و انکسار و تضرع
و ابتہال ہر کہ اینچنین کند امید باشد کہ توبہ او قبول شود و او محبوب خدا گردد
قوله قال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ لیغان علی قلبی انی
استغفر اللہ فی الیوم سبعین مرۃ ہمبرین آورد مصطفی فرمود صلی اللہ
علیہ وسلم ہر روزے برعین دل من نقطۂ غینے شود حقیقت مجلائہا و
صفائیہا پوشیدہ گردد و من ہفتاد بار استغفار کنم کہ این غین پوشیدہ شود
حقیقت بحق بخویش ظاہر گردد **قوله** سمعت ابا عبد اللہ الصوفی یقول
سمعت الحسین بن علی رحمہ اللہ یقول سمعت محمد بن
احمد رحمہ اللہ یقول سمعت عبد اللہ بن سہل رحمہ اللہ
یقول سمعت یحیی بن معاذ رحمہ اللہ یقول زلت واحدۃ بعد
التوبۃ اقبح من سبعین قبلہا معاذ رازی رحمہ اللہ گفتہ است
یک گنہ کہ بعد توبہ کنند مقابلہ ہفتاد گنہ باشد کہ پیش از ان بود زیراچہ
این دلیل بر قساوت دل است و برخی نفس **قوله** سمعت محمد بن

اباعبدالله الحسین رحمہ الله یقول سمعت عبد الله الرازی رحمہ الله
یقول سمعت ابا عثمان رحمہ الله یقول فی قولہ جل جلالہ اِنَّ
اِلَیْنَا اِیَابَہُمْ قال رجوعہم وان تمادی بہ الجولان فی المخالفات
ابوعثمان رحمہ الله گفتہ است درین آیت اِنَّ اِلَیْنَا اِیَابَہُمْ بتحقیق بازگشت
ایشان بسوے ماست معنی آیت اینست وابوعثمان میگوید اگرچہ کسے در
مخالفات باری تعالی جولانی بغایت ونہایت کردہ باشد با این ہمہ رجوع بخدا
میسر باشد قولہ سمعت الشیخ اباعبدالرحمن السلمی رحمہ الله
یقول سمعت ابابکر الرازی رحمہ الله یقول سمعت اباعمر
الانماطی رحمہ الله یقول رکب علی بن عیسی الوزیر فی موکب
عظیم فجعل الغرباء یقولون من ھذا فقالت امرءة قائمۃ علی
الطریق الی متی تقولون من ھذا من ھذا عبد سقط من
عین الله فابتلاہ بما ترون فسمع علی بن عیسی ذلك فرجع الی
منزلہ واستعفی من الوزارة وذھب الی مکۃ وجاور بہا چنین
گویند علی وزیر باکوکبۂ خویش سوار شدہ بود مردمانے کہ اورا نمی شناسند در شہر
غریب آمدہ اندمی گفتند کیست این کیست این عورتے در رہ ایستادہ بود
گفت تاکے میگوئید کیست این بندۂ است از نظر خدا فرو افتادہ است
وبدانچہ می بینید بدین شور و غوغاے خدا بدین مبتلا کردہ است
علی وزیر این سخن شنید بخانہ بازگشت واز وزارت از بادشاہ عفو طلبید
یعنی مرا ازین کار معذور دارید و در مکہ رفت وہمانجا مجاور شد عجب کارے
است اینجا وعجب مکر خفی خدارا با بندگان خود است واز خود واز در خود
براند وآنچنان راند کہ ایشان بدان طرد ولعنت خوش باشند ودانند

نہ ہے لطفے وکرمے کہ درباب ما شد چون می باشد این یکے را شغلے دہند وزارتے امارتے تسلیم کنند او کلاہے کژ نہادہ باکوکبہ وسواران وباتوش وباش می رود بمقابلہ آن صدقہ وانعامے میدہد ومیداند کہ من بچنین دولتے رسیدہ ام واو را از خود راندہ اند صوفی پیش از انکہ نعمتے محو ومحق بر و افتد او را فتوحے میان مردم وفتوحے وسوحے پیش آید او نیز فضلے ازین باب وارد وبالا در توبہ ذکر غفلت بسیار جارفتہ است کہ توبۃ العوام من الزلۃ وتوبۃ الخواص من الغفلۃ الحق زلت از غفلت زاید پس اصل زلت غفلت باشد پس چونہ گویند کہ توبۂ عوام از زلت است وتوبہ خواص از غفلت کہ آن اشد از زلت است گوئیم ازین غفلت غفلتے خاصے مراد است یعنی غفلت از توجہ شود از مشاہدہ ومحاضرہ وعوام را ازین غفلت نیست نیکو سخنے است این کہ مشائخ فرمودند بندہ توبہ کند وقبول باشد ہم ونباشد ہم الحق انصاف ہمین است وسخن برمتانت واستقامت ہمین است اما اگر گویند ہر کہ توبہ کرد وبصدق ازان گنہ باز آمد البتہ ازان جا مدریم شستہ شود مردم را بتوبہ گردانیدن رغبت بیشتر باشد وبرین سخن حدیث مصطفی علیہ السلام شاہد است التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ کافر تائب است از کفر ومومن تائب است از فسق اجماع اہل ملت است ہر کہ از کفر توبہ کرد ایمان آورد کفر از و ساقط وایمان او ثابت پس چگونہ باشد آنکہ اکبر الکبائر است آن بے شبہ قبول وآنکہ دون او ست آن در خطر قبول ——

[Margin: لغت]

قوله (۲) باب المجاهدة

مجاہدہ را از جہد گرفتہ اند و جہد مشقت باشد پس ہر چہ در نفس مشقت نہی بارعایت قانون سنت و سیر صحابہ و آثار سلف صالح آنرا مجاہدہ نامند شیخ رحمہ اللہ نخست آیت کلام اللہ آورد و ہمین شاید **قوله قال الله** تعالی وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا خواجہ من شیخ الاسلام نصیر الدین محمود اودھی قدس اللہ سرہ العزیز درین آیت میفرماید از روے لغت و نحو و معانی بیان بعبارت علم تحقیق حقیقت کردہ است گفت وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوا فِیْنَا الذین اسم اشارہ آورد کہ از اسماے موصولہ است دلیل کند بر تنزیہ و تعظیم شان آنانے کہ معاملۂ ایشان اینست جَاهَدُوا فِیْنَا گفت جاهدوا لنا نگفت زیرا چہ در فی شدت اتصالی است کہ لازم اینست زیرا چہ او براے ظرف را است و اتصالے کہ ظرف را با مظروف است لام را در حصول این اتصال نیست فینا ای لاجلنا لَنَهْدِیَنَّهُمْ لام آورد براے تاکید را و دوم نون تاکید آورد این لام تاکید با نون ثقیلہ دو نہایت اہتمام و تاکید باشد سُبُلَنَا گفت سبیلنا نگفت یعنی ہر کہ براے ما در راہ ما مجاہدہ بیند ما او را راہہا نمائیم اکنون لَنَهْدِیَنَّهُمْ اضافت بخویش کرد ما او را راہ نمائیم راہے خاصے از آن خویش از جملہ این بیان این معلوم شد ثبوت حکم بتحقیق زیرا چہ جملہ اسمیہ آوردہ است و برین تو اکید موکد کردہ است دلیل کند ہر کہ در راہ او مجاہدہ بیند البتہ ما او را راہ خویش نمائیم و او را ضایع نکنیم **قوله اخبرنا علی بن**

احمد الاھوازی رحمہ اللہ قال اخبرنا احمد بن عبید
الصفار رحمہ اللہ قال حدثنا العباس بن الفضل الاسقاطی
رحمہ اللہ قال حدثنا ابن کاسب رحمہ اللہ قال حدثنا
ابن عیینۃ رحمہ اللہ عن علی بن زید رحمہ اللہ عن ابی
نضرۃ رحمہ اللہ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال سئل
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن افضل الجہاد قال
کلمۃ حق عند سلطان جابر فدمعت عینا ابی سعید ابوسعید
خدری رحمہ اللہ میگوید از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پرسیدند بہترین
مجاہدہ کدام است رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود بالاترین مجاہدہ
اینست سخنے راستے تابتے برروے پادشاہے ظالمے بگویند این گفتار
انواع است یک نوع اینست برروے او ایستادہ شوند سوے افعال
وقبیح اعمال او برروے او گویند کہ چنین میکنی وچنین میکنی فردا ترا گرفتاری
است نیکو گفتارے است این درقایل قوتے باید صولتے وشوکتے باید
دار سرجان وجہان خاستہ باید زیرا چہ تا آن ظالم بروجہ کند ودمعت عینا
ابو سعید وابوسعید گریست او چہ معنی داشت یعنی اگر من بدین بتلا گرفتار
شوم بر سلطان جابر توانم گفت یا نہ ودیگر طریقہ گفتن با ایشان اینست کہ حکایتے
گویند از خلفا وامراے ما تقدم کہ بر ایشان چنین وچنین گفتند وایشان بحلم وتواضع
پیش آمدند ودیگر بدین معاملہ ذکر خیر تو در صیت وبسیط شود **قولہ** سمعت
الاستاد اباعلی الدقاق رحمہ اللہ یقول من زین ظاھرہ بالمجاھدۃ
حسن اللہ سرائرہ بالمشاھدۃ قال اللہ عزوجل وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا
فینا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا ابوعلی دقاق رحمہ اللہ فرمودہ است ہرکہ ظاہر

خویش را بمجاہدہ آراست خدائے تعالیٰ باطن او را بمشاہدہ آراست بتوان دانستن
بغیر مجاہدہ کارے بسر نیست شیخ ابوعلی رحمہ اللہ این آیت را والذین جاہدوا
تطبیق داد و صریح برائے آں معنی راست کہ شیخ آورد **قولہ** واعلم ان
من لم یکن فی بدایتہ صاحب مجاھدۃ لم تجد من ھذہ الطریقۃ
شمۃ شیخ میفرماید ہرکہ در بدایت حال مجاہدہ نہ بیند شمہ بوئے ازین رہ نیابد
شیخ بدایت حال را قید کرد و دلیل برین کرد شاید در آخر حال و در نہایت بدین
جد نماید **قولہ سمعت الشیخ اباعبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول**
سمعت اباعثمان المغربی رحمہ اللہ یقول من ظن انہ یفتح علیہ
شئ من ھذہ الطریقۃ ویکشف لہ عن شئ منہ الا بلزوم المجاھدۃ
فھو غلط ہرکہ گمان برد کہ کسے را فتحے و کشفے ازین راہ چیزے شود و لازم نماند
مجاہدہ پس آں غلط است در حق او و این بیت درست آید بیت

ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی این رہ کہ تو می روی بترکستانست

قولہ سمعت الاستاد اباعلی الدقاق رحمہ اللہ یقول من
لم یکن لہ فی بدایتہ قومۃ لم یکن فی نہایتہ جلسۃ ہرکہ
در اول کار قومہ نباشد یعنی قیام بحق این کار نباشد بشرط مجاہدہ و ریاضت
نبود او در مقعد صدق جلسہ و نشستنی بقرار نیابد **قولہ وسمعتہ یقول قولھم**
الحرکۃ برکۃ حرکات الظواھر توجب برکات السرائر و
این گفتہ اند برکت در حرکت آنست کہ در باطن ہم او را اثرے و برکتے
باشد ظواہر ہمہ حرکات است ہرکرا این جنبش باشد او را مزیدے در باطن باشد
قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت احمد
بن علی بن جعفر رحمہ اللہ یقول سمعت الحسین بن علویہ

رحمہ اللہ یقول قال ابو یزید رحمہ اللہ کنت ثنتی عشرۃ سنۃ
حدادنفسی وخمس سنین کنت مراۃ قلبی وسنۃ انظر فیما
بینہما فاذا فی وسطی زنار ظاھر فعملت فی قطعہ ثنتی عشرۃ سنۃ
ثم نظرت فاذا فی باطنی زنار فعملت فی قطعہ خمس سنین انظر
کیف اقطع فکشف لی فنظرت الی الخلق فرایتہم موتی فکبرت
علیہم اربع تکبیرات ابو یزید رحمہ اللہ میگوید دوازدہ سال در کوشش
نفس خویش بودہ ام والبتہ او را بے احداد نمیگذاشتم وپنج سال آئینہ دل خود بودہ
ام یعنی البتہ ہرچہ در دل من بودے آنرا بخود باز میگردانیدم ودران نظرے
صائب میکردم ویک سال میان نفس ومیان دل می دیدم بعد آن زنارے
ظاہر میان ایشان دیدم یعنی ہر یکے بادیگرے مرتبط بود ہیچ یکے از دیگرے
خالص نشدہ بود پس قصد کردم ودر عمل کوشیدم دوازدہ سال کہ آن زنار را
ببرم یعنی از میان ایشان کدورت برود وصفا ویگانگی شود دیدم در باطن من
زنارے دیگر است در بریدن آن زنار ہم پنج سال مشغول بودم در این فکر بودہ ام کہ
چونہ ببرم این را بعد آن پردہ کہ بود در تن من آن پردہ از من خاست خلق ہمہ
را مردہ دیدم یعنی نفس را ودل را وزنار ظاہر وباطن را ہمہ را نیست ونابود دیدم
پس چہار تکبیر گفتم وہمہ را وداع کردم تا آنکہ این نشد کہ ہمہ را نیست ونابود دید
بحقیقت کار رسیدن نبود وجود ہر یکے زنار میدانست غرض حکایت این داشت
چندین مجاہدہ است وچندین مشقت وچندین زنار را قطع باید کرد تا آنگہ روندہ بمقصود
رسد قولہ سمعت الشیخ اباعبدالرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول
سمعت ابا العباس البغدادی رحمہ اللہ یقول سمعت جعفر رحمہ اللہ
یقول سمعت الجنید رحمہ اللہ یقول سمعت السری رحمہ اللہ

یقول یا معشر الشباب جدوا قبل ان تبلغوا مبلغی فتضعفوا و تقصروا کما قصرت وکان فی ذلک الوقت لا یلحقہ الشباب فی العبادۃ جنید رح میگوید سری رحمہ اللہ گفتے اے گروہ جوانان جہد کنید و مجاہدہ بینید و بہ کارے جد باشید پیش ازانکہ آنجا برسید کہ من رسیدہ ام پس ضعیف شوید و تقصیر در عمل کنید چنانچہ من تقصیر میکنم و دران وقت از ہم جوانان در عمل بیشتر بود یعنی ریاضت و مجاہدہ مطلوب کلی است قولہ وسمعتہ یقول سمعت ابابکر الرازی رحمہ اللہ یقول سمعت عبد العزیز البحرانی رحمہ اللہ یقول سمعت الحسین القزاز رحمہ اللہ یقول بنی ھذا الامر علی ثلثۃ اشیاء ان لا یاکل الا عند الفاقۃ ولا ینام الا عند الغلبۃ ولا یتکلم الا عند الضرورۃ سہ چیز ضرورت این کار است طعام نخورد مگر بعد فاقہ و نخسپد مگر آنکہ غلبہ خواب برو قوت آورد و سخن نگوید مگر بضرورت ضرورت چہ دانی براے وضو را طلبد و سخنے کہ براے خدا اسے را باکسے گوید و ہم ہچنین آنچہ لابدی باشد مرد ہذیان گو و بسیار گو نباشد قولہ وسمعتہ یقول سمعت منصور بن عبد اللہ رحمہ اللہ یقول سمعت محمد بن حامد رحمہ اللہ یقول سمعت احمد بن خضرویہ رحمہ اللہ یقول سمعت عن ابراھیم بن ادھم رحمہ اللہ یقول لن ینال الرجل درجۃ الصالحین حتی یجوز ست عقبات اولھا یغلق باب النعمۃ و یفتح باب الشدۃ والثانی یغلق باب العز و یفتح باب الذل والثالث یغلق باب الراحۃ و یفتح باب الجھد والرابع یغلق باب النوم و یفتح باب السھر والخامس یغلق باب الغنا و یفتح باب الفقر والسادس

یغلق باب الامل ویفتح باب الاستعداد للموت سلطان ابراہیم ادہم رحمہ اللہ فرمودہ است مرد درو مرتبہ صالحان حضرت نیا یدتا ازشش عقبہ نگذرد اول در نعمت و تن آسانی برخو و بندد و درسختی را برخود کشاید و دوم باب عزت و جاہ کہ میان مردمان شدہ است ببندد و درخواری را برخود بکشاید خود را چیزے نداند و خود را بمرتبۂ ننہد و خود را از کسے بہتر نداند وسیوم در رحمت بندد و در مشقت بکشاید ہماں سخن است اما آنجا راحتے مخصوصے تن آسانی گرفتہ ام وچہارم اینست درخواب را بندد و در بیداری را بکشاید بدان اضطراب و قلق باشد و بدان اضطراب و شوق باشد کہ ہمہ شب خواب گرد او نگردد و ہمہ شب بخیال یاد محبوب باشد و پنجم در تونگری بندد و در درویشی کشاید و ششم باب امید حیات را بندد این کہ بداند فردا زندہ خواہم ماند یا ساعتے دگر زندہ خواہم ماند این امل را از خویش بدور کند و در ساختگی مرگ را بکشاید چوں باشد کسے کہ بداند این دم تحمل مرا مرگ خواہد آمد او چہ ساختگی کند بران صفت ماند این ہمہ کہ سلطان ابراہیم رحمہ اللہ فرمود شیمۂ این طائفہ است نشان و امارت ایشان ہمین است خصوص در ابتدا ے کار قولہ سمعت الشیخ اباعبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت جدی اباعمرو بن نجید رحمہ اللہ یقول من کرمت علیہ نفسہ ھان علیہ د بینہ ہر کہ نفس او برو عظیم و بزرگ شد دین او برو خوار شد او برائے عزت نفس را چیزہائے خواہد کرد کہ ہوان دین او خواہد شد قولہ وسمعتہ یقول سمعت منصور بن عبد اللہ رحمہ اللہ یقول سمعت اباعلی الرودباری رحمہ اللہ یقول اذا قال الصوفی بعد خمسۃ ایام انا جایع فالزموہ السوق وامروہ بالکسب ابوعلی رودباری رحمہ اللہ فرمودہ است اگر صوفی بعد

پنج روز بگویدمر اگرسنگی گرفتہ است اورا لازم شوید کہ بازار برود واورا فرمائید تا کسبے کند صوفی برغیب نشستہ وغیب تا کے ازغیب آید واو در پنج روز از پا درآمد تا دست در شکایت واظہار نہاد او چہ لایق تصوف است اورا بگوئید در بازار رود و کسبے کند بخورد قولہ اعلم ان اصل المجاهدة وملاكها فطم النفس عن المالوفات وحملها على خلاف هواها فى عموم الاوقات این سخن را من قبل گفتہ ایم شیخ ہماں را در ذیل میفرماید اصل این مجاہدہ ومبناے کار او وملاک رہ او باز داشتن نفس از مالوفات است یعنی تا آنکہ از مالوفات نگذشت او شیرخوارہ است بعد آنکہ از مالوفات گذرد ایام فطام باشد گوئی از شیر جدا شد وحامل شوند اورا برخلاف ہواے او در کل احوال حامل شوند دو معنی است یکے آنکہ خلاف ہواے را بر و بار کنند یعنی زیر بار خلاف ہوا کنند دوم حامل شوند اورا برین آرند قولہ وفى النفس صفتان انهماك فى الشهوات وامتناع عن الطاعات فاذا جمحت عند ركوب الهوى يجب كبحها بلجام التقوى واذا حرنت عند القيام بالموافقات يجب سوقها على خلاف الهوى واذا ثارت عند غضبها فمن الواجب مراعات حالها ودر نفس دو صفت جبلی است البتہ از طاعت گریزان باشد ومیلے سختے دارد در شہوت ہا ہرچہ شود شو کو اورا در مخالفت لذتے ہست اگر جموحی کرد یعنی سرکشی میکند ہوا را حمل کردن ممید بدواجب باشد کہ عنان او را بلگام تقوی بگردانند عجب سخنے است این نزدیک ما این را در سخنہا مصادرہ بر مطلوب گویند او امتناع ہم از طاعتہا کردہ وشما می فرمائید تقوی را لگام او کنند تا او در رہ آید او ہم ازاں گریختہ است تدبیرے دیگر کنند تا او بتقوی آید وچوں حرونی کند در اقامت طاعت چنانچہ اسپے سرکش باشد در رہے کہ میرانند نمی رود البتہ

منحرف وکژمی رود واجب باشد کہ اورا برخلاف ہوائے اوراند یعنی البتہ اورا سخت گیرند و برہوائے او رفتن ندہند و عادت برخلاف ہوا ... کنند چنانکہ کحال خواہد چشم راکہ پردہ بروئے دویدہ است قدحے کنند و او بدین سر نمی نہد ستم گیرند و بزور کنند و چشم اورا قدح کنند تا بصحت و دیدن اشیا باز آید و چوں ثوران کند بشورد وقتے کہ خواہند اورا بند واجب این باشد کہ البتہ برو قدرے نرمی کنند تا او قائم ماند و ضایع نشود کہ باوے ہم کارے ہست **قوله فما من منازلة احسن عاقبة من غضب يكسر سلطانه بخلق وتخمد نيرانه برفق** ہرچہ ازان سو آید بہ ازان نباشد کہ اگر غضبے بود سلطان اورا وصولت قوت او را بخلق حسن بشکنند اگر خلق یکے از حلم است اما اینجا حلم بایستے و نیران اورا و آتش غضب اورا آہستہ ترے فرو آرند **قوله واذا استحلت شراب الرعونة فضاقت الا عن اظهار مناقبها والتزين لمن ينظر اليها ويلاحظها فمن الواجب كسر ذلك عليها واحلالها بعقوبة الذل بما يذكرها من حقارة قدرها وخساسة اصلها وقذارة فعلها** وچوں نفس رعونت را عادت گرفت وشیرین شد او تنگ آمدہ است البتہ میخواہد بزرگی خودرا پیدا کند و بیاراید خودرا در نظر کسے کہ او می بیند چنانچہ مردمان بق بق را دیدۂ درخیال خود خودرا چیزے تصور کنند خودرا در مرتبۂ نہند بدین وہم وخیال گرفتار واین راکارے دانستہ پس طالب را واجب باشد کہ این وصف را بشکند و فرود آرد و اورا بر آستانۂ خواری بتذکیر تحقیر اندازۂ او تو کیستی و چیستی از چہ و بچہ باز خواہی گشتن و قدرت و ندرت فانی و زائلے لا یعبأ بہ وہر دو از احتیاج بشری کہ دارد ہم دران فکرے کنند **قوله وجهد العوام في توفية الاعمال وقصد الخواص**

وہم واز

تصفية الاحوال فان مقاساة الجوع والسهر سهل يسير ومعالجة الاخلاق والتنقي عن سفسافها صعب شديد عوام را مجاہدہ ہمین است توفیت افعال بکنند یقین آن مقدار کہ ماموراایشان ست آن بواجبی بجا آرند و خواص را تصفیۂ احوال حالاتی کہ برایشان طاری شود آن بحسب مطلوب ومحبوب باشد ومرغوب ارواح واشباح باشد زیرا چہ این کہ شب بیدار باشند وطعام کم خورند والبتہ گرسنہ باشند این سہل است ہر عامی کند اما تبدیل وتہذیب اخلاق وشواری دارد چنانچہ ہمت سفساف بلندی خصوص کسے کہ اعتیاد شدہ باشد بران ولذت وزدالہ یافتہ باشد **قولہ** ومن غوامض افات النفس ركونها الى استجلاء المدح فان من تحسى منه جرعة حمل السموات والارضين مثلا على اشفاره وامارت ذلك انه اذا انقطع ذلك الشرب آل حاله الى الكسل والفشل ویکے ازان آفات وعیوب نفس کہ بر بسیاران خفی است میل او بمدح خلقان است بسیاران نماز گذارند در مجامع ومحافل ونوافل مطول مردمان نظر کنند والبتہ بر آن معتقد شوند کہ مرد صالح ومرد مصلی است نوافل بسیار میگذارد ہمبرین قیاس بذلے وتخلے وتقلیل طعامے آنکہ او مبتلا بمدح باشد کہ مردمان اورا نیک گویند آن کسے است کہ ہفت آسمان وزمین را بر موے پلک برگیرد برائے یک شادباشی را برائے امثال این حکایتہا بسیار است را نبشتن زیادتی است ونشان این مرد چنین باشد در محضر ومنظر مردم کارہائے کند کہ ممدوح خلق باشد وہر کسے را بعزت دست دہد وچون بخلوت شود کہ بینندہ را نظر نیست آن قدر قیام وآن قدر اہتمام در کار نکند **قولہ** وكان بعض المشائخ يصلي في مسجده في الصف الاول سنين كثيرة فعاقه يوما عن الابتكار الى المسجد عايق فصلى في الصف الاخير فلم يره

فسئل عن السبب فقال کنت اقضی صلوٰۃ کذا وکذا سنۃ صلیتہا
وعندی انی مخلص فیہا للہ عزوجل فداخلنی یوما تاخری عن
المسجد من شہود الناس ای فی الصف الاخیر نوع خجل فعلمت
ان نشاطی طول عمری انما کان علی رؤیتہم فقضیت صلواتی
بعضے از پیران صلحا سالہاے بسیار نماز در صف اول گذاردے پس مانعے
آمد او را روزے و نتوانست در وقت صبحے کہ در صف اول بایستد ضرورت
در صف آخر گذارد و پس آں دیر باز او را ندیدند از موجب اختفاے او
پرسیدند گفت قضا میکردم نمازہاے کہ چندین سال گذاردہ ام سبب آنکہ
من می دانستم کہ اینکہ مداومت دارم در صف اول مرا خلوص نیت است بعد
آنکہ من در صف آخر آمدم نماز گذاردم خجالتے شکل در دل من آمد کہ مردمان چہ
گویند کہ من سالہا در صف اول نماز گذاردم امروز پس افتادم پس دانستم
کہ آن نشاطے کہ در صف اول می گذاردم نبود آن مگر آنکہ بران نظر خلق است
پس آن قدر نمازہا گذاردہ بودم باز گردانیدہ بودم زیرا چہ اخلاص خالص نیافتم
نیکو حکایتے است این اما حال جماعت او چہ بود مگر ہم در خانہ جماعت داشت
انکہ اختفا چہ معنی دارد یعنی اختفا از مزاحم خلق کرد و این قدر جملہ صلحا را باشد از سبب
این باشد کہ من سالہا بانفس استقامت دادہ بودم کہ نماز در صف اول
گذاردم و خجالت از نفس خود آید این خجالت ممدوح باشد نہ مذموم و دیگر اگر
مردم در کارے از ہمکاران خود پس افتد و را ازین پس افتادگی خجالت آید این خجالت از
ریا نباشد این خجالت از پس افتادگی ہمت خود باشد **قولہ** وحکی عن ابی
محمد المرتعش رحمہ اللہ انہ قال حججت کذا حجۃ علی التجرید فبان
لی ان جمیع ذلک کان مشوبا بحظی ذلک ان والدتی سالتنی

یوما ان استقی لها جرة ماء فثقل ذلك علی نفسی فعلمت ان مطاوعة نفسی فی الحجات کانت لحظ وشرب لنفسی اذ لو کانت نفسی فانية لم يصعب عليها ما هو حق فی الشرع ابو محمد مرتعش رحمه الله میگوید چندیں بار حج راجا آوردم بر تجرید یعنی بے آنکہ ساختگی زاد وراحلہ کنم و بے آنکہ رفیقے وصحبت قافلہ باشد آخر امرا معلوم شد کہ ان حظ نفس من بود واز بقیۂ انیت من بود زیراچہ مادر من روزے سوئے آب طلبید برمن آن گران آمد پس دانستم کہ نفس من با من در حجہا موافقت آن مشوب بحظ من بود ونفس من فانی نگشتہ بود زیراچہ اگر نفس من فانی گشتہ بودے در حقوق ہمہ جار عایت کردے چنانچہ آمدہ است پس دانستم کہ آن مشوب بحظ نفس بود اکنوں ازین فنا چہ مراد است فنائے ذات یا فنائے صفات اگر نہ فنائے صفات آری ہمیں آید اما اگر فنائے ذات است با وے مطالبہ نیست قوله وكان امراة قد طعنت فی السن فسئلت عن حالها فقالت كنت فی حال الشباب اجد من نفسی احوالا اظنها قوة الحال فلما كبرت زالت عنی فعلمت ان ذلك كان قوة الشباب فتوهمتها احوالا عورتے عمرے درازے داشت اورا از حال او پرسیدند یعنی در جوانی چگونہ ودر پیری چگونہ گفت من در ایام جوانی خود احوال سنیۂ مرضیۂ می یافتم ودر عبادات مقاسات مشقت نشاطی می دیدم در خود تصور میکردم بعد آنکہ امروز بزرگ شدم عمر بر آمد آن احوال فرو شد دانستم کہ آن ہمہ گذاشتہا از خاصیت جوانی واز نشاط تازگی عمر بود اکنون اینجا دو احتمال است یکے آنکہ آن قدر کہ بود آن نماند زیراچہ شوق واشتیاق کم شد یا آنکہ آن قدر ہست لکن لذت آن نمی یابد در نماز لذت بودے آن نمی یابد این حکایت از بزرگے ہم منقولست ہم از مشائخ طبقات قوله

سمعت الشیخ ابا علی الدقاق رحمہ اللہ یقول ما سمع ہذہ الحکایۃ احد من الشیوخ الا رفقوا لہذہ العجوز و قالوا انہا کانت منصفۃ ابو علی دقاق رحمہ اللہ میگوید حکایت آن عورت مشائخ شنیدند رفقے و شفقتے بر و کردند و گفتند عورتے بانصاف بود آرے ایشان تجربہ در خویش کردہ اند می دانند کہ آرے ہمان روز پیش می آید کہ عورت را بود قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت محمد بن عبد اللہ بن شاذان رحمہ اللہ یقول سمعت یوسف بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت ذا النون المصری رح یقول ما اعز اللہ عبداً بعز ہو اعز لہ من ان یدلہ علی ذل نفسہ وما اذل اللہ عبدا بذل ہو اذل لہ من ان یحجبہ عن ذل نفسہ یوسف رح میگوید کہ ذو النون رح گفتہ است خداوند سبحانہ نہ ہر بندہ را کہ بعضے عزیز کردہ است و او عزیز تر است ازین کہ او آن کار کند کہ دلیل بر ہوان نفس او باشد و ہر کرا خدائے تعالی بخواری خوار کردہ است و او ذلیل تر از انست کہ بذل خویش محجوب است قولہ وسمعتہ یقول سمعت محمد بن عبد اللہ الرازی رحمہ اللہ یقول سمعت ابراہیم الخواص رحمہ اللہ یقول ما ہالنی شیٔ الا رکبتہ ابراہیم خواص گفتہ است رحمہ اللہ ہیچ کارے دشوارے ہایلے پیش نیامدہ است مگر آنکہ راکب شدہ ام او را قولہ وسمعتہ یقول سمعت عبد اللہ الرازی رحمہ اللہ یقول سمعت محمد بن الفضل رحمہ اللہ یقول الراحۃ ہو الخلاص من امانی النفس محمد فضل رح گفتہ است راحت درین است کہ امان از شر نفس شود قولہ سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن رحمہ اللہ یقول سمعت منصور بن عبد اللہ رحمہ اللہ یقول

سمعت ابا علی الرود باری رحمہ اللہ یقول دخلت الآفۃ من ثلثۃ سقم الطبیعۃ وملازمۃ العادۃ وفساد الصحبۃ فسالتہ ما سقم الطبیعۃ فقال اکل الحرام فقلت ما ملازمۃ العادۃ قال النظر والاستماع بالحرام والغیبۃ قلت فما فساد الصحبۃ قال کلما ھاج فی النفس شھوۃ تتبعھا رود باری رحمہ اللہ گفتہ است آفت سالک صوفی کہ موجب حرمان او شود سہ چیز است سقم طبیعت مرض طبیعت چہ باشد کہ او کارے عظیم نتواند کرد مجاہدات و ریاضات را بسر بردن نتواند و ملازمت العادۃ و آنچہ عادت بران است و رسمے کہ از آن بشریت است ملازمت ہم بدان کند و فساد الصحبت و صحبتے ناشائستہ باشد اخوان سوء و خلان قبیح الاعمال از و پرسیدم سقم طبیعت چیست او موجب را بیان کرد و آن خوردن حرام است آنچہ من گفتم سخن از اصل سقم طبیعت این موجب آفت پرسیدم ملازمت عادت چیست گفت نظر طرف ناشائستہ باشد و استماع سخنانے کہ در آن غیبت باشد ولہو نفس باشد پرسیدم فساد صحبت چیست ہر بار کہ حاجت نفس شود تو پیروی آن کنی ہر چہ خواہد تو خواہی مباشر آن شوی نفس از ہمہ کسان نزدیک تر و صاحب تر است او حاجتے ہوائے خود خواہد تو پس آن روی ہر آئینہ موجب آفت باشد اما اخوان سوء و خلان صحبت عنایت کردہ ایم و قایل نفس را میگوید باید دانست کہ نفس میل بجنس بخود بیشتر دارد از میل بچیزے دیگر چوا خوان و یاران اشرار باشد ہر طرفے کہ نفس برد ہر آئینہ کشادہ کنان سوے ایشان برد و تو پیروی او کنی ہر آئینہ موجب آفت باشد قولہ وسمعتہ یقول سمعت النصر آبادی رحمہ اللہ یقول سجنک نفسک فاذا خرجت منھا وقعت

فی راحت الابدیۃ بندیخانہ تو نفس تست چو ازان خلاص یافتی راحت ابدیافتی قولہ وسمعتہ یقول سمعت محمد الفراء رحمہ اللہ یقول سمعت ابا الحسن الوراق رحمہ اللہ یقول کان احکامنا فی مبادی امرنا فی مسجد ابی عثمان رحمہ اللہ الایثار بما یفتح علینا وان لا نبیت علی معلوم ومن استقبلنا بمکروہ نکرہ لا ننتقم لانفسنا بل نعتذر الیہ ونتواضع لہ واذا وقع فی قلوبنا حقارۃ لاحد قمنا بخدمتہ والاحسان الیہ حتی یزول.
ابوالحسن وراق رحمہ اللہ میگوید کار ما دراول حال این بود در مسجد ابوعثمان رحمہ اللہ می بودیم ہرچہ بر ما رسیدے ایثار می کردیم و ہرگز شب بر معلومے و معینے نمی خفتیم یعنی فردا چنین چیزے خواہد رسید چنین خواہیم خورد و چنین خرچ خواہیم کرد این دو معنی احتمال دارد یا شخصے معینے ایثار کردہ است کہ فردا چنین چیزے خواہد آورد خواہیم خورد ہرگز بران اعتماد شب نخفتند یا از حال مردم این معلوم شد کہ فردا چنین چیزے خواہد رسید خواہیم خورد احتمال دوم این معلوم و محقق است کہ خداوند تعالی فرمودہ است وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا بر اتکال این مضمون اعتماد نمی کردند و برین نمی بودند کہ او رزق خواہد داد ما خواہیم خورد بلکہ برین می بودند کہ او رزق نخواہد داد ما خواہیم مرد بگرسنگی این اتکال بر رزق نیست این اتکال بر خدا است این سخن احرار ست سخن ابرار نیست و ہر کہ بر ما بمکروہے پیش آمدی بسبے یا باہانتے و امثال این او را اکرام میکردیم و از کردۂ نفس خویش برو انتقام نمی کردیم یعنی بظاہر مکافات و مجازات نبودے و بباطن بدخواہی نہ بلکہ عذر او میخواستیم و تواضع میکردیم پیش او عذر میخواستیم یعنی میگفتیم از ین عزیز اینچنین ہا نیاید این مرد بزرگ است اوصاف جمیلہ

دارد نمیدانیم این از وچون در وجود آمده است نادره در حکم معدوم است و دیگر میگفتیم بر توگنہ نیست شومت گناہ است کہ این گفتار تو مکافات گناہ ماکرده است و کفارت زلات ما شده است برائے ہریکے را حکایتہائے لطیف است اما گفتن زیادت باشد قوله وقال ابوحفص رحمه الله النفس ظلمة كلها وسراجها سرها ونور سراجها التوفيق فمن لم يصحبه في سره توفيق من ربه كان ظلمة كلها ابوحفص رحمہ اللہ گفتہ است نفس ہمہ تاریک است چنانچہ شبے تاریک باشد یا حجرهٔ دربستہ تاریک باشد و چراغ این تاریکی در دل اوست و روشنائی آن چراغ توفیق است اگر دل موفق شد بطاعت خدا یاد داشت حق پس آن تاریکی رفت و درونہ او روشن گشت پس ہرکہ این توفیق نیابد او را تاریکی در تاریکی باشد قال الاستاذ الامام ابوالقاسم رضي الله عنه معنى قوله وسراجها سرها يريد سر العبد الذي بينه وبين الله هو محل اخلاصه وبه يعرف ان الحادثات بالله لا بنفسه ولا من نفسه سيكون متبريا من حوله وقوته على استدامت اوقاته ثم بالتوفيق يعتصم من شر نفسه فان لم يدركه التوفيق لم ينفعه عليه بنفسه ولا بربه شیخ ابوالقاسم رحمہ اللہ معنی سراجها سرها میفرماید کہ چہ مراد است مراد ازین سر اینست آن سرے کہ میان بندہ و خدا است کہ بدان نفس شناختہ می شود و آن محل اخلاص اوست و بدان سر می داند کہ وجود حادثات باللہ است بہ سبب نفس او و نہ از نفس اوست تا از حول قوت خویش مبری باشد بداند کہ ہمہ از وست و دائم ہمچنین باشد بعد آن چہ توفیق یابد از شر نفس خویش اعتصام یابد بخدا پناہ گیرد ہرکہ توفیق نیابد علمے کہ او را بنفس او شود یا برب شود او را نفعے نکند نیکو سخنے است کہ شیخ فرمود عارفانہ و محققانہ گفت

اما او نفس را ظلمۃ کلہا گفت دران محلے کہ نفس عبارت از ہمہ تاریکی است
سرے کہ میان خدا و میان بندہ است چہ نسبت دارد و این سر بغیر عنایت و بغیر توفیق
چونہ دست دہد نکو سخنے است اما این اشکال دارد قولہ ولہذا قال الشیوخ
من لم یکن لہ سر فہو مصر ہر آئینہ ہر کہ سرا و بجلا و صفا نباشد او کسے کہ مرا ست
کہ بحران و بُعد مصر باشد قولہ وقال ابو عثمان رحمہ اللہ لا یری احد
عیب نفسہ وھو یستحسن من نفسہ شیئاً وانما یری عیوب
نفسہ من یتھمھا فی جمیع الاحوال ابو عثمان رحمہ اللہ گفتہ است نمی دانم
این عثمان کدام است مکی مراد است یا حیری مراد است یا مغربی ہیچ یکے عیب نفس
خود را نہ بیند و نداند و حال آنست کہ او کسے است شیئے را از نفس خویش استحسان میکند و عیب
نفس کسے بیند ہر کہ جمیع احوال متہم بر نفس خود باشد اگرچہ او اطاعت و عبادت کند
متہم باشد بر وے تا برائے چہ می کند قولہ وقال ابو حفص رحمہ اللہ ما اسرع
ھلاک من لا یعرف عیبہ فان المعاصی برید الکفر چہ شتاب است
برائے ہلاک نفس خود را کسے کہ عیب نفس خود را نشناسد زیرا چہ معاصی برید
کفر است یعنی البتہ معاصی بکفر رساند و نشان کفر میدہد از انچہ ہر دو بے فرمانی خدا
است چو یکجا نفس قدم در بے فرمانی نہاد عجب نباشد کہ در دوم ہم کشد زیرا چہ
الذنب تجر الی الذنب والطاعۃ تجر الی الطاعۃ و دیگر دل مثالہ آئینہ باشد
اگر این را اہمال کنند آئینہ دل بمثال تابہ شود و این را بالا نویسانیدہ ام قولہ و
قال ابو سلیمان رحمہ اللہ ما استحسنت من نفسی عملاً فاحتسبت
بہ ہیچ عملے نیک نکردم کہ آن را احتساب از نفس کردم قولہ وقال السری
رحمہ اللہ ایاکم وجیران الاغنیاء وقراء الاسواق وعلماء الامراء
بر شما باد کہ احتراز کنید از ہمسائگی توانگران بسبب چند معنی یکے آنکہ ایشان اغنیا باشند

وترا فقیر بیند شاید از ایشان ترا خطئے برسد و فقیر را این صورت کردن و برین صفت بودن دلیل بر عدم صبر و عدم تقوی فقر است و دیگر مرد فقیر اغنیا را تمتع و ترفع بیند یحتمل نفس او نظر بران کند و شکستہ شود و دمے سردے بر آرد پس این عیبے در فقر او شود و ازان مزید باز ماند و دیگر اہلے و ولدے دارد و غلام و خادم دارد ایشان بدینہا شکستہ شوند و دیگر احتراز کند از علمائے کہ در بازار گردان باشند چنانچہ دیدۂ متعلمان باشند و دستارے بندند و فشے دراز کنند و آستین ہا فراغ یک دو جزوے دران آستین پیش دوکان طباخان و قصابان نسخے میکنند و سلمنا و لئن سلمنا و لا نسلم در کار می کنند و احتراز کنید ازان دانشمندانے کہ در صحبت ملوک باشد نعوذ باللہ من شرہم اکثر ایشان را این حال است البتہ سخنے گویند کہ دران تطریب نفوس امرا باشد و ہر شرے کہ ایشان میکنند تزئین آن پیش ایشان می کنند برائے آنکہ چیزے دنیائے وصدقۂ از ایشان برسد **قولہ** وقال ذو النون المصری رحمہ اللہ انما دخل الفساد علی الخلق من ستۃ اشیاء ضعف النیۃ بعمل الاخرۃ والثانی صارت ابدانہم رہینۃ لشہواتہم والثالث علیہم طول الامل مع قرب الاجل والرابع آثروا رضاء المخلوقین علی رضاء الخالق والخامس اتبعوا اھواءھم ونبذوا سنۃ نبیہم صلوات اللہ علیہ وراء ظہورہم والسادس جعلوا قلیل زلات السلف حجۃ لانفسہم ودفنوا اکثیر مناقبہم این کہ خلق از حق محروم ماندند و نفس ایشان از درون فاسد گشت چنانچہ تخمے گندہ شود کہ او را بکارند از وچیزے نروید از شش چیز است یکے نیت ضعیف باشد در عمل آخرت عملے کنند و صدق نیت نباشد و دوم

نفوس ایشان بشہوات ظاہر ایشان گروگان ماندہ است ابدان گفتہ است
برائے آن راشہواتے کہ در ظاہر نفس است اکلے وشربے وغیر آن بدان ماندہ
است وسیوم با آنکہ اجل نزدیک است بہمت مع ہذا امید حیات دراز کنند
وچہارم رضاے بندگان اختیار کردند برضاے خدا بدانچہ یار وبرادر وما درو
پدر وزن وفرزند وملک وبادشاہ خوش شود آن اختیار می کنند ورضاے خدا
ترک میکنند وپنجم آفت اینست ہواہاے خویش راپیش گرفتند وسنت پیغمبر
خویش راپس پشت انداختند وششم اینست زلتے کہ از سلف زادہ است
آن راپیش گرفتند وبراے زلات ومعاصی راحجت ساختند وآنچہ مناقب
سلف است آنرا ترک آوردند

قولہ (۳) باب الخلوۃ والعزلۃ

یکے از عزیمات امور متصوفہ اختیار خلوت است در ظاہر اختلاط مردم
بگذارند وتنہا باشند آنجا کہ کسے نباشد اگرچہ اذکار تو مزاحمے دہد یا ندہد اما وجود
او مزاحم باشد وخلوت در باطن کنند دل را از وہمیات وخیلات باز آرند
وجز یک وجود در سینۂ ایشان نماند تنہا ماندن ظاہرا وباطنا از لابدیات کار اینانست

قولہ اخبرنا علی بن احمد بن عبدان رحمہ اللہ قال اخبرنا
احمد بن عبید البصری رحمہ اللہ قال حدثنا عبد العزیز
بن معویۃ رحمہ اللہ قال حدثنا القعنبی رحمہ اللہ قال حدثنا
عبد العزیز ابی حازم رحمہ اللہ عن ابیہ عن نعجۃ ابن عبد اللہ
بن بدر الجہنی رحمہ اللہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان من خیر

معاشن

معاش الناس رجل اخذ بعنان فرسہ فی سبیل اللہ عز وجل ان یسمع فزعۃ او ھیعۃ کان علی متن فرسہ یبتغی الموت او القتل فی مکانہ او رجل فی غنیمۃ لہ فی راس شعفۃ من ھذہ الشعاف او بطن واد من ھذہ الاودیۃ یقیم الصلوۃ ویؤتی الزکوۃ یعبد ربہ حتی یاتیہ الیقین لیس من الناس الا فی خیر

مظانہ رجلا

شیخ رحمہ اللہ مقدم حدیث رسول مذکر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باید و بہترین کسے باشد کہ تنہا ماند تحقیق مردے کہ بہترین گروہہاے مردم باشد مردے است کہ عنان اسپ خویش گرفتہ است براے رہ خداے را اگر خوفے بشنود یا ہیعتے یا فزعے بشنود او بر پشت اسپ خویش باشد طلب مرگ کند یا بمیرد یا در مکان خویش قتلے کند اینچنیں مردے او بذل نفس خویش کردہ است و کارے براے خداے اختیار کردہ است اینچنیں کسے بہترین مردم باشد یا مردے کہ چند گوسفندکے در بادیہ و کوہچہ ہا آنجا گوسپندان می چراند و روزگارے می گذراند و اگر مالے زیادتے می باشد در راہ خدا زکوۃ میدہد و اقامت صلوۃ میکند و خدا را می پرستد برین صفت تا دولت یقین دریابد یا آنکہ تا آن زمان می پرستند تا آنکہ بیقین در آید موافق مرگ مراد داشتہ اند یقین گویند مرگ مراد دارند زیراچہ بعد موت البتہ یقین حاصل می شود کہ حالت ہر یکے چیست و دیگر یقینے کہ در دین باشد شک و تردد برود قرارے واستقرارے شود آنرا کہ علم الیقین می نامند اینچنیں مردے از میان مردمان نباشد مگر بخیر قولہ الخلوۃ صفۃ اھل الصفوۃ والعزلۃ من امارات الوصلۃ این کہ تنہا باشد صفت اہل صفوۃ است یعنی آن کسان کہ تنہا باشند در پے صفوۃ اند یا ایشان را صفوۃ شدہ است قولہ والعزلۃ من امارات الوصلۃ و اینکہ

کسے تنہا باشد و از مردان عزلت گیر نشان آن باشد کہ او را نسبت بوصلت
شدہ است چو گوئی اگر شخصے بعد مقاساۃ التی و اللتیا مقصود و محبوب را
در دام یابد و بر مراد او شود با وے خلوت خواہد یا نہ معاملتے است میان
محب و محبوب آن معاملہ جز بخلوت راست نیاید پس لابدی است محبوب
با محب عزلت گزیند خلوت و عزلت در معنی یکے اند اما خلوت براے طائفہ
را اختیار گیرد و عزلت براے طائفہ دیگر را و این بعنایت شیخ است و ہم نسبتے
بید الکیم خلوت امر عدمی است و عزلت امر وجودی صفوۃ ہم امرے عدمی است
براے او را نسبتے تامے بود گفت خلوۃ مر اہل صفوۃ راست باختیار تو ہم باشد
و بغیر اختیار تو ہم باشد و عزلت نباشد مگر باختیار شیخ خلوت و عزلت بیان کرد خلوت
براے اہل صفوت راست و عزلت براے اہل وصلت راست باز در تقریر
اینچنان گفت گوئی ہر دو یکے است و در واقع ہمین می آید گوئی مترادف اند اما
مناسبت براے بیان شیخ گفتیم **قوله ولا بد للمريد في ابتداء حاله
من العزلة عن ابناء جنسه ثم في نهايته من الخلوة لتحققه
بانسه** قوله عن ابناء جنسه یعنی آن کسانیکہ در کارہاے او شریک بودند
و مونس بودند و در نہایت ہم خلوت است حاصلے کہ او دارد تحقق انس با او
خلوت شود **قوله ومن حق العبد اذا اثر العزلة ان يعتقد باعتزاله
عن الخلق سلامة الناس من شره ولا يقصد سلامته من شر
الخلق فان الاول من القسمين نتيجة استصغار نفسه والثاني
شهود مزيته على الخلق** براے خلوۃ را مواجدے و اسبابے است
سبب خلوت اینست کہ خلوت گیرد براے آنکہ خلق از شر او ایمن باشند
و از شر خلق ایمن باشد این را قصد نکند زیراچہ در اول کلام شہود خواری و

ونیستی نفس است و در دوم شہود وجود مزیت نفس است سخن ہمین است
واگر کسے قصد این میکند کہ من از شر خلق ایمن باشم بدین معنی کہ سبب اختلاط ایشان
کدورتے در نفس افتد و شاید بغیبتے مبتلا گردد نفس مجبول است بر امتزاج و اختلاط
ہم جنسان خویش و آن موجب کدورت و اصطلام اوست اگر بدین معنی او
میگوید کہ از شر خلق ایمن باشم این مزیت او بر خلق نباشد بلکہ اعتصام نفس خود بود
قوله ومن استصغر نفسه فهو متواضع ومن رای لنفسه
مزية على احد فهو متكبر ہر کہ نفس خویش را از مردمان کمتر بیند او متواضع
باشد و ہر کہ نفس خود را از مردمان بہتر بیند او متکبر باشد قوله رؤی بعض
الرهبان فقيل له انك راهب فقال لا انا حارس كلب ان
نفسي يعقر الخلق اخرجتها من بينهم ليسلموا منها حکایت
آرند کیے از راہبان بود او را گفتند تو مردے منقطع زاہدی گفت من زاہد نہ ام
من نگاہبان سگ نفسم زہد و انقطاع من برائے چیزے را نیست مگر برائے
این را کہ من نفسے سگے عقورے دارم مردمان رامی گزد خلوت وعزلت گرفتہ ام
برائے آن را تا مردمان را نگزد قوله ومر انسان ببعض الصالحين فجمع
ذلك الشيخ ثيابه منه فقال الرجل لم تجمع عني ثيابك ليست
ثيابي نجسة فقال الشيخ وهمت في ظنك ثيابي هي النجسة
جمعتها عنك لئلا تنجس ثيابك لا لكي تنجس ثيابي شخصے بصالحے
گذشت آن صالح جامہائے خود را گرد آورد چنانچہ کسے از متنجسے تنزہ کند
آن گذرندہ گمان برد مگر از من متنزہ کرد آن مرد گفت من متنجس نہ ام از من چرا
متنزہ میکنی گفت از تو متنزہ نمی کنم اما ترا از خود منزہ میدارم شیخ رحمہ اللہ مصلحت
خلوت وعزلت را ہمین یک بیان فرمود کہ شر خود را از مردمان کفایت کند

انصطلام

یک مصلحت ہمیں باشد مشائخ رضوان اللہ علیہم باجماع این سخن فرمودند کہ مبناے
سلوک برچہار رکن است تقلیل طعام تقلیل منام و تقلیل صحبت انام و تقلیل کلام
تقلیل کلام و تقلیل صحبت بے اعتزال از ایشان نشود پس این خلوت براے دفع شر
خود را نیست براے دفع شر ایشان است بصحبت با خلق مختلف اکتساب اوصاف
ذمیمہ شود و انصاف باوصاف حمیدہ شود از صحبت حسد خیزد و شہوت خیزد و کبر
و غضب و نخوت خیزد و موانست با جنسیت این ہمہ موانع راہ خدا است و دیگر از
صحبت صور و اشکال مختلفہ در متخیلہ نقش گیرد در وقت ذکر و مراقبہ دفع آن دشوار
باشد و از صحبت مدارات و مداہنہ آید و از صحبت شرکت جبلی و شکایت دارد اما ہمیں
مقدار کہ گفتیم برین قیاس بندہ باشد پس لابدی براے آن غربت گزینند قولہ
ومن آداب العزلۃ ان یحصل من العلوم ما یصح بہ عقد توحیدہ
لکیلا یستھویہ الشیطان بوساوسہ ثم یحصل من علوم الشرع
ما یؤدی بہ فرضہ لیکون بناء امرہ علی اساس محکم این قدر کہ شیخ
میفرماید این در ادب نمی باید گفت این از فرائض است اول این را تحصیل باید
کرد بعد آن اختیار خلوت است شیطان اینجا چہ وساوس کند تزئین و ترویج ہوا کند
پیش او یا دل را در تشتت و تفرق اندازد یک مقصد خلوت ہمین است کہ از وساوس
مداخل شیطانی عصمت شود و این ہمہ تحصیل ایشان پیش از انکہ خلوت نشینند لابدی است
خلوت کسے نشیند کہ نفس غم در او دل خود را چنان بکار دارد و چنان مشغول شود کہ صحبت
کارے دگر نباشد و اگر نہ براے چہ خلوت نشستہ است چو برین نمط نشست شیطان
را مدخلے نباشد مرد خلوتی را اگر خضر بیاید یا ابدال دارد و اح خلاصہ و فرشتگان بیایند
ایشان را شوش وقت خود شمرد قولہ والعزلۃ فی الحقیقۃ اعتزال الخصال
المذمومۃ والتاثیر لتبدیل الصفات لا للتنائی عن الاوطان ۴ فالتاثیر

ولہذا قیل من العارف قالوا کائن بائن یعنی کائن مع الخلق بائن عنھم فی السرّ تحقیقت عزلت اینست کہ اوصاف ذمیمہ را ترک آرد و عزلت تاثیر در تبدیل صفات دارد و برائے تہذیب اخلاق راست نہ برائے آنست کہ از مکانے بمکانے جدا شود و ہم اوصاف در و باشد اما و آن اوصاف آنچنان معتدل کردہ است گوئی با او نماندہ است غضب با او ہست اما صرف فی محلہ میکند ہمبریں قیاس اوصاف دگر یعنی کائن مع الخلق بائن عنھم شیخ میفرماید کہ بود او با خلق ہمچنان باشد کہ با خلق است اما بدل از ایشان جدا باشد پس اینچنین میفرماید شیخ کہ غضب درے و باشد و فی محلہ صرف کند بصفت غضب با خلق است اما در حرف او این است برائے این العارف کائن بسیار معانی گفتہ اینجا ہمیں قدر مناسب بود

قولہ سمعت الاستاذ ابا علی الدقاق رحمہ اللہ یقول البس مع الناس ما یلبسون وتناول مما یاکلون وانفرد عنھم بالسرّ ابو علی دقاق رحمہ اللہ گفتے آنچہ مردمان می پوشند ہمان پوش و آنچہ ایشان میخورند ہماں خور یعنی بصورت ظاہر ہمچو ایشان باش اما بدل از ایشان جدا باش **قولہ** وسمعتہ یقول جاء فی انسان وقال جئتک من مسافۃ بعیدۃ فقلت لہ لیس ھذا الحدیث من حیث قطع المسافات ومقاسات الاسفار فارق نفسک بخطوۃ وقد حصل مقصودک ابو علی دقاق رحمہ اللہ گفتہ است مردے بر من آمد و گفت از دورے آمدہ ام و مسافت دراز را قطع کردہ ام یعنی برائے آن را تا شیخ تلقینے کند و ارشادے و تعلیمے فرماید شیخ گفت من او را گفتم فارق نفسک بخطوۃ ترا از مکان خویش جدا شدن غرضے نیست اما از نفس خویش جدا شو یک گامے کہ مقصود تو حاصل شد یعنی از ہوا با بدر شو با نفس ہجران کن اگر این کنی غرض حاصل شود بدین معنی قطع مسافت غرضے حاصل نیست یعنی از نفس بدر شو اگر این چنین کنی

مقصود تو حاصل شود یعنی دیگر تو از نفس جدا شو مقصود حاصل است از و بهم و وثنی
بر آمقصود خود بصفت کشف وجلا است این حکایتے که شیخ فرمود که او گفت
از دور آمده ام و شیخ گفت از دور آمدن حاجت نیست از نفس جدا شو بمقصود رسی
گوئی شیخ آمدن اورا اعتبار کرد و مشقت او را قبول فرمود و تنبیهے و اطلاعے که بر مقصود
می بایست داد او از دور آمد شیخ مقصود او بدامن او بربست. **قوله** دیحکی عن
ابی یزید رحمہ اللہ قال رائیت ربی فی المنام فقلت کیف اجدك
فقال فارق نفسك حکایت ابو یزید رحمہ اللہ آرند شبے حضرت رب را در
خواب دید از وے پرسید که چگونہ یابم خداوندا وے گفت فارق نفسك از خود
بیروں آ سے بمن برسی ازیں حکایت این معلوم شد دیدن رب در خواب یا در واقعہ
و بیداری عبارت از رسیدن او نیست وجدان او و وصول او چیزے دیگر
است وچنین اشارت میکند کہ آن عبارت ازین باشد فنائك عنك بکلیتك
وبقاءه بذاته بازلیته وابدیته بصفة الفردانية ونعت الوحدانية
وقتے کسے گفته بود نظم

مرا گفتی بیا بر من ولے بگذار خود خود را اطاعت را نهم گردن ولے شرطے محالستے
از خود چوں بروں می توان شد و بدیگرے چوں یکے می توان گشت مگر اینچنین باشد
من من نه ام او او ست یعنی همو ست **قوله** سمعت الشیخ اباعبدالرحمن
السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت اباعثمان المغربی رحمہ اللہ یقول
من اختار الخلوة علی الصحبة ینبغی ان یکون خالیا من جمیع الاذکار
الاذکر ربه وخالیا من جمیع الارادات الا رضا ربه وخالیا من
مطالبة النفس من جمیع الاسباب وان لم یکن بهذه الصفة فان
خلوته توقعه فی فتنة او بلیة ابو عثمان مغربی رحمہ اللہ گفته است هر که خلوت

را بر صحبت برگزیند باید کہ بصفت لزوم و وجوب از جملہ اذکار و افکار خالی باشد مگر ذکر و فکر مقصود آن رب است تعالی ہیچ مرادے نیاید در سینہ جز ہاں یک مراد کہ گفتیم و از جملہ مطالبتے کہ نسبت باسباب دارد نفس ازان خالی باشد ہر سہ شرط با احنت خود اندت بعتقہا است خلو نفس از جمیع اذکار جز یک ذکر میسر نیست مگر آنکہ از جملہ مرادات یک مراد باشد و کذلک الخلوۃ من الاسباب اگر خلوت برین صفت باشد خوف آن باشد کہ در فتنہ افتد و ببلاۓ گرفتار شود و از شومت آن کہ نفس آن را از خود دفع نتوان کردن یا تنہا بودن و خالی ازان کار ہین باز آید **قوله** وقیل الانفراد فی الخلوۃ اجمع لدواعی السلوۃ و گفتہ اند تنہائی در خلوت داعی بر آرام و آسودگی است **قوله** وقال یحیی بن معاذ رضی اللہ عنہ انظر انسک بالخلوۃ او انسک معہ فی الخلوۃ فان کان انسک بالخلوۃ ذھب انسک اذا خرجت منہا وان کان انسک بہ فی الخلوۃ استوت لک الاماکن فی الصحاری والبراری یحیی معاذ رازی گفتہ است اگر انس تو بخلوت است و آرام و قرار تو بہ تنہائی است از آنجا برون آئی آن آرام برود و اگر انس با وے است جا ہر کہ باشی او با تو باشد و انس او با تو باشد اگر بلدان و خلوات و صحاری و براری ہمہ برابر باشد خلوت براۓ این راست کہ تو ہر جا کہ باشی انس باوے باشد در خلوت نشیند این اکتساب کنند گوئی یحیی معاذ رحمہ اللہ بریں اشارت کرد کہ بمجرد خلوت بکار نیاید خلوت باوے شاید **قوله** سمعت محمد بن حسین رحمہ اللہ یقول سمعت منصور بن عبد اللہ رحمہ اللہ یقول سمعت محمد بن حامد رحمہ اللہ یقول جاء رجل الی زیارۃ ابی بکر الوراق رحمہ اللہ فلما اراد ان یرجع قال لہ اوصنی فقال وجدت خیر الدنیا والاخرۃ فی الخلوۃ والقلۃ و شرھما فی الکثرت والاختلاط

برابوبکر وراق رحمہ اللہ آمد وقت بازگشت عرضہ داشت کردم او صیتے کن وراق
رحمہ اللہ گفت نیکی دنیا و آخرت را در خلوت و در فقر یافتم وشر در کثرت خلطت
یافتم کہ مردم ذات بسیار شود و اختلاط با مردم باشد **قوله** وسمعته يقول سمعت
منصور بن عبد الله رحمه الله يقول سمعت الجريري رحمه الله
وقد سئل عن العزلة فقال هي الدخول بين الزحام وتحفظ سرك
ان لا يزاحموك وتعزل نفسك عن الاثام ويكون سرك مربوطا
بالحق عزلت اینست میان مردم باشی وتنہا انی یعنی سر تو با ایشاں نباشد سر تو
با خدا باشد و تن تو با مردمان باشد ہمان سخن است الكائن البائن ونفس را از گناہان
معزول کنی و سر تو و دل تو بخدا متعلق باشد اما این قدر باید دانست تا بظاہر
خلوت نکند این دولت بباطن میسر نیاید **قوله** وقيل من آثر العزلة حصل
العزة ہر کہ اختیار عزلت کرد عزت خاصہ او شد لفظ اینست من له العزلة
كان العزلة عزة الله باشد عزت عند الناس باشد در عزلت ہر دو ہست
قوله وقال سهل رحمه الله لا تصح الخلوة الا باكل الحلال ولا يصح
اكل الحلال الا باداء حق الله سبحانه سہل رحمہ اللہ گفتہ است عزلت
بشرطہا نباشد مگر آنکہ اکل حلال باوے باشد و اگر اکل حلال باوے میسر نباشد
مگر باداء حق باری تعالی یعنی اکل حلال نیست مگر ہمی اداے حق **قوله** وقال
ذو النون رحمه الله لم ار شيئا ابعث على الاخلاص من الخلوة
ہیچ چیزے باعث تر براے اخلاص را از خلوت نیست یعنی بعض جزیا تے
چنانچہ گذاردنی وخواندنی وغض بصری وقلت کلامی وقلت منامی وقلت طعامی در خلوت باشد
و کسے بران مطلع نباشد ہر آئینہ نزدیک باخلاص باشد نکو سخنے است این اما ابتدا
کہ در خلوت درآید نیت چیست اگر باخلاص درآید نیکو و اگر درین نیت ارادتے

وشہرت مطلوب باشد و دراں خود را لاغرور آید نیکو و اگر درین نیت ارادت
وشہرت مطلوب میکند می نماید تا مردان چنین و چنان گویند این بلاے است
اما آنکہ ذو النون علیہ الرحمہ میگوید آن در بعض جزئیات است **قولہ وقال ابو
عبد اللہ الرملی رحمہ اللہ لیکن خدنک الخلوۃ وطعامک
الجوع وحدیثک المناجات فاما ان تموت او تصل الی اللہ
تعالی** صفت خلوت بحق حقیقت اینست کو باشد یار تو خلوت و بجاے طعام
ترا گرسنگی باشد اگر کسے خود را در وقت طعام گرسنہ داشت پس جوع طعام
باشد طبیعت از بدن آدمی غذا می گیرد و خون و گوشت بدن طبیعت میخورد و حکایت
تو با مردان مناجات با خدا باشد میان این دو چیز یکے پیش می آید یا بخدا برسی
یا بمیری اینجا سخنے است ہر کہ خدا را بشرط طلب او جست ہرگز نباشد در خواب
یا در بیداری ہم درین جہاں بمقصود نرسد یا در مرض موت یا عند الانزاق یا فی
القبر یا وقت البعث و اگر درین اوقات نشد در حضرت اقرب من کل قریب
واعرف من کل عارف واجرۃ علی اللہ من کل مجتزی ان تصیبہ شود اورا
از انسد کہ ہمہ عارفان حسرت برند کہ اے کاشکے مارا در دنیا ہیچ نصیبہ نبود سے ایشان
آنند کہ یغبطہم الاولیاء والانبیاء در شان اینست **قولہ وقال ذو النون
رحمہ اللہ لیس من احتجب عن الخلق بالخلوۃ کمن احتجب
عنہم باللہ** ہر کہ از خلق بجبات خود را در محتجب حجاب داشت ہمچو او نباشد
کہ او بخدا از خلق محتجب است یکے از خلق محتجب گشت و یکے با خدا یکے گشت و از خلق محتجب شد
فشتان بینہما **قولہ سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی یقول سمعت ابا بکر الرازی رحمہ اللہ
یقول سمعت جعفر بن نصیر رحمہ اللہ یقول سمعت الجنید
رحمہ اللہ یقول مکابدۃ العزلۃ ایسر من مداراۃ الخلطۃ**

جنید رحمہ اللہ فرمودہ است این کہ در خلوت باشی و رنج خلوت کشی بہ از انکہ میان مردمان باشی و با ایشان مدارات کنی و بلاے ایشان کشی در خلوت مکابدہ سختے است اگر در تنہائی وحشت گرفت و قبضے شد پیش این بلاے است کہ ہمان کس داند کہ بچشد این مکابدہ آسان تر از ان مدارات است مداراۃ قریب بنفاق است مدارات البتہ برین معنی است بروے مردم بشاشت و طلاقت وجہ پیش آئی و باطن تو از و متنفر و منکسر باشد قولہ وقال مکحول رحمہ اللہ ان کان فی مخالطۃ الناس خیر فان فی العزلۃ السلامۃ اگر در اختلاط مردم خیرے ہست آن خیر باش گو اما در عزلت سلامت است و آن بہترین مغانم است قولہ وقال یحیی بن معاذ رحمہ اللہ الوحدۃ جلیس الصدیقین خلوت ہمنشین صدیقانست یعنی البتہ ایشان را انس بہ تنہائی باشد و چون در خلوت اخلاص و صدق است پس ہمنشینی درست آید قولہ سمعت الشیخ اباعلی رحمہ اللہ یقول سمع الشبلی رحمہ اللہ یقول الافلاس الافلاس یا ناس فقیل لہ یا ابابکر ما علامۃ الافلاس قال من علامات الافلاس الاستیناس بالناس ابو علی رحمہ اللہ گفتہ است شنیدم کہ شبلی علیہ الرحمہ میگفت اے مردمان از افلاس بپرہیزید از افلاس بپرہیزید گفتند ای ابو بکر کنیت شبلی است رحمہ اللہ علامت افلاس چیست گفت کہ انس با مردمان شود ترا قولہ وقال یحیی بن ابی کثیر رحمہ اللہ من خالط الناس داراھم ومن داراھم راءاھم ہر کہ با مردمان اختلاط کرد او مدارات کرد و ہر کہ مدارات با مردمان کرد او ریا کرد گفتم کہ مدارات شائبہ نفاق دارد قولہ وقال سعید بن حرب رحمہ اللہ دخلت علی مالک بن مغول رحمہ اللہ بالکوفۃ وھو فی

داره وحده فقلت له اما تستوحش وحدك فقال ما كنت اری احدا ان یستوحش مع الله سعید حرب میگوید من در کوفه در خانۂ مالک بن مغول درآمدم وا او در سرائے خود تنہا نشستہ بود گفتم ترا در تنہائی وحشت نمی گیرد گفت من ندیدم ہیچ کسے را وحشت گیرد و او با خدا باشد سخن میگویم ہر کہ در رہ گذر نشیند یا آنجا نشیند کہ او در خلوت باشد و نظر او بر رہ گذر مردان افتد یا استعمال مخدرے کند یا شعرے و غزلے و نظمے و نثرے بگوید یا بنویسد یا تصنیف کتابے کند کذلک الالتقاط و التشریح یا نماز بسیار بگذارد او در خلوت نیست و او خلوت نشین نیست و خلوت او معتاد بہا نیست قوله سمعت الشيخ ابا عبد الرحمن رحمه الله يقول سمعت ابا بكر الرازی رحمه الله يقول سمعت ابا عمرو الانماطی رحمه الله يقول سمعت الجنيد رحمه الله يقول من اراد ان يسلم له دينه ويستريح بدنه وقلبه فليعتزل الناس فان هذا زمان وحشة والعاقل من اختار فيه الوحدة جنید رحمہ اللہ گفتہ است ہر کہ خواہد کہ دین او سالم ماند و دل او و تن او بر بندد و راحت یابد پس گو از مردمان عزلت گیرد زیرا چنان ایام ما ایام وحشت است نہ ایام الفت این ایام نیست یکے را از دیگری نفع شود در دین بلکہ زیان شود و عاقل او ست درین زمانہ کہ وحدت اختیار کند این گفتار دلیل بران نکرد کہ شر خود از مردمان کفایت میکند بلکہ دلیل برین کرد کہ شر مردمان از خود دفع کند بر آنچہ ما اشارت کردہ بودیم اما اگر کسے ترا پرسد کہ چرا از مردمان متوحد و متوحش می باشی تو بگو تواضعاً و تخاشعاً کہ شر خود را از مردمان کفایت میکنم قوله وسمعته يقول سمعت ابا بكر الرازی رحمه الله يقول قال ابو يعقوب السوسی رحمه الله الانفراد لا يقوى

علیہ احد الا الاقویاء ولامثالنا الاجتماع اوفر وانفع یعمل بعضھم علی رویۃ بعض ابو یعقوب صوفی گفتہ است رحمہ اللہ کہ تنہا بودہ کار مردان قوی و استوار است ایشان نقدے با خود دارند در خلوت با آن نقد خوش اند اما امثال ما را یکجا بہتر زیرا چہ ہر یکے مرد یگرے را بیند کہ او چہ می کند بصحبت او و بدیدن او او ہم عمل کند قولہ وسمعتہ یقول سمعت ابا عثمان سعید بن ابی سعید رحمہ اللہ یقول سمعت ابا العباس الدامغانی رحمہ اللہ یقول اوصانی الشبلی رحمہ اللہ فقال الزم الوحدۃ وامح اسمک عن القوم واستقبل الجدار حتی تموت شبلی رحمہ اللہ گفتہ است تو تنہائی را لازم گیر و نام خویش را از دیوان صوفیان محو کن و دیوارے پیش گیر بنشین تا آنکہ بمیری یعنی تنہا باش و آنچنان باش کہ ترا میان صوفیان ندانند ونشمرند و آنچنان گم نام شدہ باش کہ ترا کسے نداند تا آنکہ بمیری قولہ وجاء رجل الی شعیب بن حرب رحمہ اللہ فقال ماجاء بک قال اکون معک یا اخی قال العبادۃ لا یکون بشرکۃ ومن لم یستانس باللہ لم یأنس بشئ شخصے بر شعیب بن حرب رحمہ اللہ آمد او را پرسید سبب آمدن تو چیست گفت میخواہم با تو باشم گفت اے برادر عبادت بشرکت درست نیاید ہر کرا انس بخدا نباشد او را بہیچ چیزے انس نباشد قولہ وقیل لبعضھم ھھنا احد تستانس بہ فقال نعم ومد یدہ الی مصحفہ فی حجرہ فقال ھذا از یکے پرسیدند اینجا کسے ہست کہ او بچیزے انس میگیرد گفت آرے و مصحفے در کنار او بود گفت بدین و اگر این ضمیر را بخدا بازگردانند یعنی اینجا کسے ہست کہ او انس بخود دارد یکے ہیں کہ چنانچہ حفاظ را است اکثر وقت بدان میگذرانند ہست اینچنین کہ اگر الفت بتلاوت شود او بدان مشغول باشد واز

بسیار چیز باز ماند و دیگر در قرآن اسرار و معانی است اگر انس بداں شد زہے
دولت و زہے کار و دیگر در قرآن گفت عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ
مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ قرآن میفرماید بر شما باد بالازم گیرید نفسہاے خود را
ہر کہ در تزکیۂ نفس مشغول باشد از جملہ چیزہا فارغ ماند و ہر کہ بنفس خویش مشغول ماند ہمہ از ہمہ
جہاں بی غم گشت **قوله** وفی معناه انشدوا

وكتبك حولی لاتفارق مضجعی — وفيها شفاء للذی انا كاتم

بنشہاے تو گرد بر گرد منست از خوابگہ من جدا نیست و دران کتب دردے کہ
در سینہ پنہاں می دارم درد مرا شفاست **قوله** وقال رجل لذی النون
المصری رحمه الله متى تصح لی العزلة فقال اذا قويت على عزلة
النفس ذوالنون را رحمہ اللہ شخصے پرسید کے باشد کہ مرا عزلت درست گردد
گفت وقتے کہ بر نفس غالب آئی **قوله** فقيل لابن المبارك رحمه الله
ما دواء القلب فقال قلة الملاقات از عبداللہ مبارک رحمہ اللہ پرسیدند
دواے دل چیست گفت با مردان ملاقات نکنی یعنی تنہا باشی **قوله** وقيل
اذا اراد الله ان ينقل العبد من ذل المعصية الى عز الطاعة
آنسه بالوحدة واغناه بالقناعة وبصره بعيوب نفسه فمن اعطی
ذلك فقد اعطی خير الدنيا والاخرة ہمچنیں گفتہ اند چوں خدا خواہد بندہ
را کہ از ذل معصیت بیروں آرد و بعز طاعت رساند او را بوحدت انس دہد
و او را بقناعت غنی کند کہ القناعة كنز لايفنى و او را بعیبہاے نفس او بینا
گرداند ہر کہ را ایں داد ندا و را نیکی دنیا و آخرت دادند.

قوله (۴) باب التقوى

تقوی چیست لغت او پرہیزیدن است و پرہیز از اصنام باشد و اتقا از آثام باشد و پرہیز از صحبت انام باشد و پرہیز از وجودات جز وجود خالق انام باشد و پرہیز از خویلات و اوہام باشد گفته اند المتقی من یتقی الشرک المتقی من یتقی المعاصی المتقی من یتقی سوی وجود اللہ **قولہ** قال اللہ تعالیٰ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ہرکہ اتقی است نزدیک خدای تعالیٰ او کریم تر است مراتب تقوی گفتم ہر یکے برحسب آن عند اللہ مراتبے کرامتے دارد **قولہ** اخبرنا ابو الحسن علی بن احمد بن عبدان رحمہ اللہ قال اخبرنا احمد بن عبید الصفار رحمۃ اللہ قال حدثنا محمد بن الفضل بن جابر رحمہ اللہ قال حدثنا عبد الاعلی القرشی رحمہ اللہ قال حدثنا یعقوب القمی رحمہ اللہ عن لیث رحمہ اللہ عن مجاہد رحمہ اللہ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال یا نبی اللہ اوصنی فقال علیک بتقوی اللہ فانہ جماع کل خیر وعلیک بالجہاد فانہ رہبانیۃ المسلم وعلیک بذکر اللہ فانہ نور لک مردے بر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آمد و گفت یا رسول اللہ مرا وصیتے کن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود بر تو باد تا بترسی از خدا در دل تو البتہ ترس خدا باشد و چوں ترس خدا در دل باشد جز خدا نترسد و خدا را گناہ نکند و جز خدا را نخواہد و از ہمہ پرہیز کردہ ہم بد و آرام گیرد زیرا چہ تقوی جمع ہمہ خیرہا است و جمع کنندہ ہر نیکیہا است و بر تو باد مجاہدہ در راہ خدا زیرا چہ مجاہدہ رہبانیت اہل اسلام است رہبانان از ہمہ روگردانیدہ بخدا روآوردہ اند اگرچہ بدینے دیگر اند اما مسلمان را ایں رہبانیت است مجاہدہ و احتمال

دارد یکے در راہِ خدا قتال کند و دوم مجاہدہ با نفس خود کند و برتوبادیا ملازمت
ذکر خدا باشد زیراچہ ذکر خدا نور ایمان است و مظہر اسرار باری است **قوله**
اخبرنا علی بن احمد بن عبدان رحمه الله قال اخبرنا احمد
بن عبید قال اخبرنا عباس بن الفضل اسقاطی رح قال حدثنا
احمد بن یونس رحمه الله قال حدثنا ابو هرمز نافع بن
هرمز رحمه الله قال سمعت انساً رضی الله عنه یقول قیل
یا محمد من آل محمد قال کل تقی انس میگوید رضی الله عنه از رسول الله
صلی الله علیه وآله وسلم پرسیدند آل تو کیست گفت ہر کہ متقی است او آل
من است این پرسیدن از نسبت نیست این پرسیدن از پیمروانست یعنی
پس رو تو کیست گفت ہر کہ متقی است او آل منست یعنی پس رومنست
**قوله التقوی جماع الخیرات وحقیقة الاتقاء التحرز بطاعة الله
سبحانه عن عقوبته** گفتیم تقوی مجمع خیرات است وحقیقت تقوی اینست
کہ بطاعت خدا مشغول شوی از خوف عقاب او وہیچ عقوبتے بدتر از بُعد نیست
قوله یقال اتقی فلان بترسه ہم چنین گویند در استعمال عرب اتقا بسپر کرد
یعنی خود را بپنہ سپر داشت **قوله واصل التقوی اتقاء الشرك ثم
بعده اتقاء المعاصی والسئیات ثم بعده اتقاء الشبهات ثم
یدع بعدها الفضلات** اصل تقوی از شرک جلی است وبعد آن اتقا از گناہان
خدا بعد آن آنچہ مشتبہ باشد اباحت وحلیت او معلوم نباشد از آن اتقا کنند
بعد آن آنچہ زوائد است آنرا ترک آرد وہرچہ جز خدا باشد آن زائد باشد
**قوله کذلك سمعت الاستاذ ابا علی رحمه الله یقول
ولکل قسم من ذلك باب** وہر قسمے کہ در اتقا گفت اورا بابے است

یعنی بسیار حکایت وارد قوله وجاء فی تفسیر قوله تعالی اتقوا الله حق تقاته ان یطاع فلا یعصی وان یذکر فلا ینسی وان یشکر فلا یکفر درین تفسیر نبشته اند حق تقی چیست که اطاعت کنند والبته عصیان نکنند و ذکر خدا کنند البته فراموش نکنند و شکر خدا بجا آرند و البته کفران نعمت نکنند قوله سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی رحمه الله یقول سمعت احمد بن علی بن جعفر رحمه الله یقول سمعت احمد بن عاصم یقول سمعت سهل بن عبد الله یقول لا معین الا الله ولا دلیل الا رسول الله ولا زاد الا التقوی ولا عمل الا الصبر علیه سهل گفته است رحمه الله در کارها اعانت کردن و راستقامت آن معینے نیست جز خدا و هیچ دلیلے سوی خدا نیست جز رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم هر رہے که ترا نمود تو بران رو اگر میخواہی که بخدا رسی و هیچ توشه نافع نیست در ره مگر تقوی چه دلیل جز رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم نیست یکے ازان دلیل تقوی است و عملے نافع ترا ازین نیست که برین دلیل و برین زاد و اتقاء معاصی صبر باشد قوله وسمعته یقول سمعت ابا بکر الرازی رحمه الله یقول سمعت الکتانی قسمت الدنیا علی البلوی وقسمت الجنة علی التقوی کتانی گفته است قسمت دنیا بلا اشد و قسمت بهشت تقوی شد هر که بدنیا گرفتار شد او بجمیع بلا گرفتار شد و هر که تقوی را ملازم شد او را البته فوز بدرجات بهشت است قوله وسمعته یقول سمعت ابا بکر الرازی رحمه الله یقول سمعت الجریری رحمه الله یقول من لم یحکم بینه وبین الله التقوی والمراقبة لم یصل الی الکشف والمشاهدة هر که میان خود و میان خدا تقوی را استوار نه کرد و مراقبه را درست و استحکام

نداد دل او بدولت کشف ومشاہدہ نرسد در کشف ومشاہدہ و چیز لابدی است تخلیہ وتجلیہ تقوی تخلیہ است ومراقبہ تجلیہ **قولہ وقال النصرابادی رحمہ اللہ التقوی ان یتقی العبد ما سواہ تعالی** ہماں سخن است کہ بالا گفتہ ام تقوی اینست کہ از ما سوی اللہ بپرہیزد **قولہ وقال سہل رحمہ اللہ من اراد ان یصح لہ التقوی فلیترک الذنوب کلہا** ہر آئینہ ہمیں آید این چہ گفتار است ہر کہ خواہد او را تقوی صحیح شود از ہمہ گناہان باز آید یعنی از صغیرہ کبیرہ از ہنات وہفوات **قولہ وقال النصرابادی رحمہ اللہ من لزم التقوی اشتاق الی مفارقۃ الدنیا لان اللہ تعالی یقول وَالدَّارُ الْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يَتَّقُونَ** نصرآبادی رحمہ اللہ فرمودہ است ہر کہ تقوی لازم گرفت او مشتاق بمفارقت دنیا شد گوئیم لازم نیست شاید متقی باشد وحیات دنیا را دوست دارد برائے ازدیاد تجلی وکشف را وبرائے دادن داد مقام تقوی را واین آیت کہ شیخ آورد برائے اثبات این را این آیت البتہ دلیل برین نمی کند زیرا چہ معنی اینست وہر آئینہ سرائے کہ پس این سرائے آید او بہتر است مر کسانے را کہ ایشان اتقادارند شیخ از لازم معنی ہمی گیرد چو بہتر باشد مفارقت باشد ودیگرے گوید بیشتر مانم وتقوی بیشتر کنم ومرا خیرات بیشتر باشد تا آنکہ بیشترے صلحا ومتقیان حیات را ومزید عمر را دوست دارند **قولہ وقال بعضہم من تحقق فی التقوی ہون اللہ علی قلبہ الاعراض عن الدنیا** ہر کہ ملازم تقوی شد وتقوی را بحقیقت ثابت کرد او را از دنیا اعراض کردن آسان باشد **قولہ وقال ابو عبد اللہ الروذباری رحمہ اللہ التقوی مجانبۃ ما یبعدک عن اللہ** تقوی چیست آنچہ ترا از خدا دور دارد ازاں اتقا کنی یک سخن است کہ بعبارت مختلف این بزرگان

گفتہ اندو ما مجموع این بالا گفتہ ایم آمدہ ایم **قولہ** وقال ذوالنون رحمہ اللہ
التقی من لا یدنس ظاہرہ بالمعارضات ولا باطنہ بالعلاقات
ویکون واقفا مع اللہ موقف الاتفاق متقی کیست کہ ظاہر خویش
بمعارضات نفس آلودہ و پلید نکند و باطن او بعلاقہ چیزے آلودہ نباشد
و ہمارہ با خدا واقف موقف اتفاق باشد با خدا باشد و بے بر صفتے باشد
کہ رضاے خدا دران است **قولہ** سمعت محمد بن الحسین
رحمہ اللہ یقول سمعت ابا الحسین الفارسی رحمہ اللہ
یقول سمعت ابن عطار رحمہ اللہ یقول التقوی ظاہر وباطن
فظاہرہ محافظۃ الحدود وباطنہ النیۃ والاخلاص ابن عطا
رحمہ اللہ گفتہ است تقوی را ظاہرے و باطنے است او چیست کہ آنچہ
خدا فرمودہ است آنرا مباشر باشی و از انچہ نہی کردہ است ازان ممتنع باشی
وتقوی باطن چیست نیت و قصد تو براے خدا برا باشد و عملے خالصا للہ
فی اللہ کنی **قولہ** وقال ذوالنون رحمہ اللہ۔

لا عیش الا مع رجال قلوبہم　　تحن الی التقوی وترتاح بالذکر

ذوالنون رحمہ اللہ گفتہ است راحت زندگانی نیست مگر با مردانے کہ دلہاے
ایشان میل بتقوی دارد و بنا بر ذکر خوش میشوند **قولہ** وقیل یستدل علی
تقوی الرجل بثلث بحسن التوکل فیما لم ینل وحسن الرضا
فیما قد نال وحسن الصبر علی ما قد فات سہ چیز دلیل کنند بر مرد
کہ متقی است ہرچہ بدو نرسیدہ است او را بدرستی توکل است و ہرچہ
بدو رسیدہ است بران رضاے منتقیمے دارد و ہرچہ ازو فوت شد
بران صبرے دارد کہ البتہ آن صبر بجزع نکند **قولہ** وقال طلق بن

حبیب رحمہ اللہ التقوی عمل بطاعۃ اللہ علی نور من اللہ
مخافۃ عقاب طلق حبیب رحمہ اللہ گفتہ است تقوی او را گویند
کہ طاعت وعبادت خدا باشد این طاعت کہ علی نور من اللہ بود بنا بر
خوف عقوبت خدا باشد قولہ سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن رحمہ
اللہ یقول سمعت محمد الفراء رحمہ اللہ یحکی عن ابی
حفص رحمہ اللہ انہ قال التقوی فی الحلال المحض لا غیر ابو حفص
رحمہ اللہ حکایت میکند تقوی کہ صوفیان کنند از حلال محض باشد اما تقوی کہ
از حرام کنند آن کار ہر کسے است وتقوی از محرمات فرض خدا است
و وظیفہ عوام است قولہ وسمعتہ یقول سمعت ابا بکر الرازی
رحمہ اللہ یقول سمعت ابا الحسین الزنجانی رحمہ اللہ
یقول من کان راس مالہ التقوی کلت الالسن عن وصف
ربحہ زنجانی رحمہ اللہ گفتہ است ہر کہ سرمایہ کار او تقوی باشد آن قدر
او در دین سود کند کہ زبانہا در وصف آن سود گنگ باشد قولہ و
قال الواسطی رحمہ اللہ التقوی ان یتقی من تقواہ یعنی
من رویۃ تقواہ واسطی رحمہ اللہ گفتہ است تقوی چیست کہ نظر
از تقوی بخیزد واسطی گفت ان یتقی من تقواہ شیخ تفسیر کرد من رویۃ
تقواہ واحتمال دیگر ہم دارد مرد متقی باشد از ان تقوی ہم منسلخ باشد
در تقوی اتقا است ومتقی است متقا منہ وانکہ تقوی از تقوی کردہ است
او مرد فانی است وتمام تقوی نباشد مگر مرد فانی را از تقوی قولہ والمتقی
مثل ابن سیرین رحمہ اللہ اشتری اربعین حبا من سمن
فاخرج غلامہ فارۃ من حب فسالہ من ای حب اخرجتہا

فقال لا ادری فصبها کلها تقوی چنانچہ ابن سیرین کرد رحمہ اللہ چہل ڈبہ
داشت پر از روغن خادم او موشہ آورد کہ از ڈبہ بیرون آوردم گفت از
کدام ڈبہ گفت نمی دانم پس ہمہ را بریخت علما در حکم شرع چہ گویند اگر چنین
حادثہ زاید جز آنکہ ہمیں گویند ہمہ را بریزند موشے مردہ بیرون آمد از یکے و آن
معلوم نہ از کدام بیرون آمد نہ بتحقیق و نہ بغالب ظن قولہ ومثلہ ان ابا
یزید رحمہ اللہ اشتری بھمدان حب القرطم ففضل
منہ شیٔ فلما رجع الی بسطام رای فیہ نملتین فرجع الی ھمدان
ووضع النملتین ومثل این تقوی ابو یزید رحمہ اللہ کردہ است در ہمدان
یک ڈبہ معصفر خرید قیاسے کہ دران گرفتہ بودند ازان چیزے فاضل آمد یا
آنکہ حب معیار بود بعد آنکہ او را اثر کردند در بسطام آمد ازان چیزے زیادت
یافت مقدار یک دانہ دو دانہ باز بہمدان باز گشت و آن ہر دو دانہ را کم
کرد و آمد نیکو سخنے است این اما مرا این مشکل میشود و این شمار نیست
بوزن و کیل است وہمچنین گویند بایزید جاے طعامے خریدہ بود با آن طعام
دو مورچہ بود بایزید رحمہ اللہ گفت این را من از سوراخ جدا کردہ ام باز
گشت بہمدان ایشان را ہمانجا انداخت قولہ ویحکی عن ابی
حنیفۃ رضی اللہ عنہ کان لا یجلس فی ظل شجرۃ غریمہ
وگفتہ اند ابو حنیفہ رحمہ اللہ در سایہ درخت کسے کہ غریم او بود نایستادے
وہمچنین ہم گویند متقی در سایہ غریم نایستد زیرا چہ نسبت بربا دارد مناسب
این حکایت است تاجرے چند ہزار من غلہ بدست مضاربے در کوفہ
فرستاد تا آنجا بروز نرخ بفروشد او آن غلہ را فروخت بر تاجر نوشت
کہ من غلہ در کوفہ آوردم خواستم بفروشم غلہ فروشان کوفہ با من گفتند

اگر دو سہ روز می داری مال یکے بدو زیادت می گردد زیرا چہ میان دو سہ روز غلہ گران خواہد شد من ہمچنان کردم مال یکے بدو افزود تاجر نشت کہ اے ظالم چہ کردی تمام مال مرا خراب کردی و مرا مختکر ساختی آن سرمایہ را بار بح او ہمانجا صدقہ بدہ بیا و اگرچہ تمام مال در شک و شبہ افتد ہمچنان کردند **قولہ ویقول فی الخبر کل قرض جر نفعا فھو ربوا** ہر قرضے کہ ازو ربح شود آن این را ربوا باشد **قولہ وقیل ان ابا یزید رحمہ اللہ غسل ثوبہ فی الصحراء مع صاحب لہ فقال صاحبہ تعلق الثیاب من جدار الکروم فقال لا تغرز الوتد فی جدار الناس فقال تعلقہ من الشجر فقال لا انہ یکسر الاغصان فقال تبسط علی الاذخر فقال لا لانہ علف الدواب لا یستر عنہا فولی ظہرہ علی الشمس والقمیص علی ظہرہ حتی جف جانب ثم قلبہ حتی جف الجانب الآخر** وچنین گویند ابویزید رحمہ اللہ جامۂ خود را شست و با وے یارے بود وگفت من این جامۂ ترا در شاخہاے انگور بیاویزم تا خشک شود بایزید رحمہ اللہ گفت نہ روا باشد کہ بر دیوار بیگانہ میخ زنند گوئی بایزید رحمہ اللہ ہمچنین گفت این را در شاخہا بیدازند فیض ہوا را بگیرد میوہ را زیان کند بدان ماند کہ میخ بر دیوار کسے زنند گفت بہ شاخہاے درخت آویزم گفت نہ بارا و بر شاخ افتد شاخ بشکند پس او گفت پر اذخر گیاہے است برزمین می روید بران بیندازم گفت نہ این علف دواب است ایشان ازان باز مانند پس پیراہن را بر پشت خود انداخت و پشت را طرف آفتاب کرد تا آنکہ خشک شد باز طرف دیگر کرد تا آنکہ آن ہم خشک شد **قولہ وقیل ان ابا یزید رحمہ اللہ دخل یوم الجامع نغرز عصاہ فی الارض فسقطت و وقعت**

علی عصا شیخ بجنبہ رکز عصاہ فی الارض فسقطت فانحنی
الشیخ واخذ عصاہ فمضی ابو یزید رحمہ اللہ الی بیت الشیخ
واستحلہ وقال کان سبب عصای حیث احتجت ان تنحنی ابا
یزید رحمہ اللہ حکایت آرند بایزید در مسجد جامع رفت عصا را برزمین زد پیرے
نزدیک او بود او ہم عصاے برزمین زدہ بود عصاے بایزید رحمہ اللہ
برزمین نگونہ شست بر عصا آورد عصاے او افتاد پیر منحنی شد و عصا را
اززمین برگرفت بایزید رحمہ اللہ درخانہ آن پیر رفت و عذر خواست کہ سبب
من بود کہ تو محتاج شدی باآن چنان این مقدار را بحلے خواست قولہ
ورؤی عتبۃ الغلام قائما فی موضع وھو یتصبب عرقا
فی الشتاء فقیل لہ فی ذلک قال انہ مکان عصیت فیہ ربی
فسئل عنہ فقال کشطت من ھذا الجدار قطعۃ طین غسل
ضیف لی یدہ ولم استحل صاحبہ عتبہ بن الغلام رحمہ اللہ در محلے
ایستادہ بود و عرق از اندام او میچکید و بر و گفتند اینچنین ہواے زمستان و ترا
چنین خوے از کجا است این گفت زیرا چہ این جائیکے است ازین دیوار
پر کالہ گلے جدا کردم مہمان من بدان پرکالہ گل دست شست و بحلے از
صاحب دیوار نخواستم مگر بچیزے دست آلودہ بود کہ بدان گل شستن پاک
شد یا ہماں مس کردن بگل آن دیوار را غسل گفت قولہ وقال ابراھیم
بن ادھم رحمہ اللہ بت لیلۃ تحت الصخرۃ بیت المقدس
فلما کان بعض اللیل نزل ملکان فقال احدھما لصاحبہ
من ھھنا فقال الآخر ابراھیم بن ادھم فقال ذلک الذی
حط اللہ درجۃ من درجاتہ فقال لم قال لانہ اشتری

بالبصرة التمر فوقعت تمرة على تمرة من تمر البقال فلم يرد ما على
صاحبها قال ابراهيم رحمه الله فمضيت الى بصرة واشتريت
التمر من ذلك البقال واوقعت تمرة على تمرة ورجعت
الى بيت المقدس وبت فی الصخر فلما كان بعض الليل اذا انا
بملكين نزلا من السماء فقال احدهما لصاحبه من ههنا
فقال الآخر ابراهيم بن ادهم فقال ذالك الذی رد مكانه
ورفعت درجته وازا ابراہیم ادہم حکایت آرند او گفت شبے بر
صخرۂ بیت المقدس خفتہ بودم چیزے از شب رفتہ بود دیدم دو فرشتہ
از آسمان فرود آمدند یکے مر دیگرے را پرسید اینجا کیست این دوم فرشتہ
گفت ابراہیم ادہم است بار دوم گفت این ہمان ابراہیم است کہ درجۂ
او سخط شدہ است سبب آنکہ خرماے از بقال خرید و یک خرماے
او بر خرماے او افتاد سلطان ابراہیم رحمہ اللہ از آنجا قصد کرد باز در
بصرہ آمد از ان بقال خرمہ خرید و خرماے از ان خود بر خرماے او انداخت
عوض آنکہ از ان او افتادہ بود برگشتم ہم در ان صخرہ شبے خفتم دیدم دو
فرشتہ فرود آمدند یکے دیگرے را گفت کیست این گفت ابراہیم
ادہم است گفت این ہمان باشد کہ مرتبۂ او باز بلند کردہ اند سبب آنکہ در بصرہ
باز گشت و یکے خرما را باز رد کرد آمد قوله وقيل التقوى على وجوه
للعامة تقوى الشرك وللخواص تقوى التوسل بالافعال
وللانبياء تقواهم منه اليه ومثل این سخن گفتہ است اما یک
دو سے زیادہ است تقوی عوام از شرک باشد و تقوی خواص از گناہان
تقوی کنند و مراد انبیاء را اتقا آن باشد کہ از العمل خویش و صلنے شدہ است

بلکہ بار او صلت بفضل محض است و تقوی انبیا از وسوسے او ست این معنی
بالا گفتہ ام فی قول الواسطی التقوی من التقوی **قولہ** عن امیر المومنین
علی رضی اللہ عنہ انہ قال بسادۃ الناس فی الدنیا الاسخیاء
وسادۃ الناس فی الآخرۃ الاتقیاء از مرتضی رضی اللہ عنہ منقول ست
کہ در دنیا بزرگان آنند کہ ایشان کہ بصفا و سخا اند و در آخرت سادات مردم اتقیا
اند **قولہ** اخبرنا علی بن احمد الاھوازی رحمہ اللہ قال اخبرنا
ابو الحسن البصری قال اخبرنا بشر بن موسی رحمہ اللہ قال
اخبرنا محمد رحمہ اللہ قال حدثنا ابن المبارک رحمہ اللہ
عن یحیی بن ایوب رحمہ اللہ عن عبید اللہ بن زخر رحمہ اللہ
عن علی بن ابی یزید رحمہ اللہ عن القاسم رحمہ اللہ عن ابی
امامۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ
قال من نظر الی محاسن امراۃ فغض بصرہ فی اول مرۃ احدث اللہ
لہ عبادۃ یجد حلاوتہا فی قلبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرمود
ہر کہ سوے حسن و جمال عورتے بیند چنانچہ نظر برا و افتاد چشم خود را نگاہداشت
از دوم دیدن خدائے تو اورا عبادتے روزی کند کہ لذت آن عبادت در دل
یابد چو از شہوت نفسانی باز آمد خدائے تعالی لذت روحانی و قلب روزی کرد
قولہ سمعت محمد الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت ابا العباس
محمد بن الحسین رحمہ یقول سمعت محمد بن عبد اللہ
الفرغانی رحمہ اللہ یقول کان الجنید رحمہ اللہ جالسا
مع رویم والجریری وابن عطا رحمہم اللہ فقال الجنید رحمہ اللہ
ما نجا من نجا الا بصدق اللجا قال اللہ تعالی وعلی الثلثۃ الذین

خُلِّفُوْا اِلیٰ قوله وَظَنُّوْا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ فقال
رویم رحمه الله ما نجا من نجا الا بصدق التقی قال الله تعالی
وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ وقال الجريري رحمه الله ما
نجا من نجا الا بمراعاة الوفا قال الله تعالى اَلَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ
وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ وقال ابن عطا ما نجا من نجا الا بتحقيق
الحيا قال الله تعالى اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى فرغانی رحمہ اللہ میگوید
جنید رحمہ اللہ نشستہ بود وبا وے ابو محمد رویم وجریری وابن عطا رحمہم اللہ
بودند جنید گفت نیافت نجات کسے از حرمان وہجران مگر شخصے کہ او را صدق
التجا بخدا باشد واین آیت خواند وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا آن کسانی کہ
در غزوے تخلف کردہ بودند سبب قبول توبہ ایشان نبود مگر بصدق التجائے
کہ ایشان کردند وَظَنُّوْا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ این صدق التجا بود ورویم
رحمہ اللہ گفت نجات یافت کسے مگر براستی تقوی زیرا چہ خدا گفتہ است
وَيُنَجِّي اللّٰهُ نجات دہیم بفوزے وظفرے کسانے را کہ متقیانند وجریری رحمہ اللہ
گفت نجات نیافت مگر بمراعات وفا یعنی عقدے وعہدے کہ در طلب خدا
کردہ بود آن را بسر برد خدائے تعالی گفت مرتبہ ایشان کہ چنین است آنانند
عقدے وعہدے کہ با خدا کردند ایفائے آن کردند وابن عطا رحمہ اللہ
گفت ہیچ کسے رستگاری نیافت مگر کسے کہ در افعال واقوال حیا از خدا
کرد نمی داند انسان کہ خدا بیند چو در محضر ومنظر او باشد وہر چہ کنند آن را نافص
وکم یا بد ہر آئینہ شرم دارد وقولہ قلت ما نجا من نجا الا بالحکم والقضا
قال الله تعالى اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰى شیخ ابو القاسم
رحمہ اللہ میگوید من گفتم ہیچ کس رستگار نشد از بعد وخذلان مگر بحکم وقضائے

خدا زیرا چہ خدائے تعالی گفت برائے کسانے را کہ حکم ازلی رفتہ است ایشان
چنین وچنین اند الحق والحق سخن آن بود کہ جنید رحمہ اللہ گفت وجملہ کلمات
ہمہ مرتبط بسخن جنید است تو فکرے بکن بہ بین من بگویم اما سخن دراز خواہد
شد وعجب ازین بزرگاں کہ اختلاف لفظی کردند وہمہ ایشان پیش جنید رحمہ اللہ
درمرتبہ تلمذ بودند وآنکہ شیخ فرمود بالحکم والقضا چہ گفتار است
این کدام چیز است کہ بحکم قضا نیست آن التجا وآن وفا وآں حیا وآن
تقی ہمہ بحکم وقضا بود وجز این چیزے نیست۔

قولہ (۵) باب الورع

ورع عبارت ازان کردہ اند تورع کردہ اند آنچہ در معاملات ومباشرت
افعال وہر نامشروع رود ازان تورع کردہ اند وباقی حکایات شیخ ہم برین
مرتبط است کہ من نبشتم لذت بحلال وتمتع وتحرج بافعال ہمہ داخل این مقال
است قولہ اخبرنا ابو الحسین عبد الرحمن بن ابراھیم
بن محمد بن یحیی المزکی رحمہ اللہ قال اخبرنا محمد بن
داود بن سلیمان الزاھد رحمہ اللہ قال اخبرنا محمد بن
الحسین بن فتیبۃ رحمہ اللہ قال اخبرنا احمد بن ظاھر
الخراسانی رحمہ اللہ قال حدثنا یحیی بن العیزار رحمہ اللہ
قال حدثنا محمد بن یوسف الفریابی رحمہ اللہ عن سفیان
رحمہ اللہ عن الاجلح رحمہ اللہ عن عبد اللہ بن بزید
رحمہ اللہ عن ابی الاسود الدیلی رحمہ اللہ عن ابی
ذر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ ابوذر رضی اللہ عنہ روایت از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرد رسول اللہ علیہ السلام فرمودہ است بتحقیق بعضے از استقامت امور دین است کہ مرد دین ترک ما لا یعنی کند ہر کسے را بحسب حال او مالا یعنی ہست باختلاف مقال حسب حال ہر یکے مالا یعنی معلوم خواہد شد قولہ اما الورع فانہ ترک الشبہات ورع اینست ہرچہ جائے شبہ باشد آنرا ترک آرند قولہ قال ابراھیم بن ادھم رحمہ اللہ الورع ترک کل شبھۃ وترک مالا یعنیک ھو ترک الفضلات ابراہیم ادہم رحمہ اللہ گفتہ است ورع اینست کہ ترک شبہات کنی یعنی چیزے کہ در وے وہم حرمت وکراہیت باشد ترک آن کنی واین کہ ترک فضلات کنی این ترک مالا یعنی باشد قولہ وقال ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کنا ندع سبعین بابا من الحلال مخافۃ ان نقع فی باب من الحرام ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ گفتہ است ہفتاد در حلال را ترک میدہیم خوف آنکہ در باب حرام افتیم یعنی حلالے کہ در وے وہم شبہ باشد بعد ترک ہفتاد یکے از ان آنہا باشد کہ آنرا استعمال کنند پس بے شبہ آن یکے از آنہا ست کہ در وے وہم حرام نیست قولہ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ کن ورعا تکن اعبد الناس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بابی ہریرہ رضی اللہ عنہ گفت متورع وپارسا باش کہ چون پارسا باشی عابدترین مردمان تو باشی یعنی ورع سر ہمہ عبادتہا ست قولہ سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن رحمہ اللہ یقول سمعت ابا العباس البغدادی رحمہ اللہ یقول سمعت جعفر

بن محمد رحمہ اللہ یقول سمعت الجنید رحمہ اللہ یقول
سمعت السری رحمہ اللہ یقول کان اہل الورع فی اوقاتہم
اربعۃ حذیفۃ المرعشی ویوسف بن اسباط وابراہیم بن
ادہم وسلیمان الخواص رحمہم اللہ فنظروا فی الورع فلما
ضاقت علیہم الامور فزعوا الی التقلل سری گفتے رحمہ اللہ در وقت
خویش متورعان چہار بودند ہر یکے در وقت خویش متورعے بود یکے در وقت
خویش متورعے بود یکے در وقت خویش حذیفہ مرعشی رحمہ اللہ متورع بود
حذیفہ از تابعین است و دوم در وقت خویش یوسف اسباط بود و سیوم
در وقت خویش ابراہیم ادہم بود و چہارم سلیمان خواص ہر چہار بعضے تابعین بعضے
تبع تابعین است ایشان فکرے در ورع کردند کہ ورع بچہ میسر آید بعد آنکہ
کارہا بدیشان تنگ شد یعنی ہیچ وجہے تحقیق معلوم شود بتقلید فارغ شدند
ہرچہ کم کنیم ورع ہم خود شود قولہ وسمعتہ یقول سمعت ابا القاسم
الدمشقی رحمہ اللہ یقول سمعت الشبلی رحمہ اللہ یقول
الورع ان تتورع عن کل ما سوی اللہ ہرچہ از غیر خدا بپرہیزی تورع نیست
ہر کسے را بحسب حال او ورع است یک ورع بحسب حال او نیست قولہ
وسمعتہ یقول اخبرنا ابو جعفر الرازی رحمہ اللہ قال حدثنا
العباس بن حمزۃ رحمہ اللہ قال حدثنا احمد بن ابی الحواری
رحمہ اللہ قال حدثنا اسحق بن خلف رحمہ اللہ قال
الورع فی المنطق اشد منہ فی الذہب والفضۃ والزہد
فی الریاسۃ اشد منہ فی الذہب والفضۃ لانک تبذل
ہما فی طلب الریاسۃ اسحق خلف رحمہ اللہ حکایت کرد برما کہ ورع

در سخن یعنی البتہ آنچنان گوید کہ حرفے و سخنے زیادہ نیفتد یا خود سخن کم گوید جز بضرورت بشریت یا دعوت اللہ تعالیٰ کہ لابدی باشد این سخت تراست از ورع در زر و نقرہ ترک زر و نقرہ آسان تراست از ترک سخن زاید و غیر مقصود و زہد در ریاست یعنی ترک ریاست کنی سخت تراست از ترک زر و نقرہ زیرا کہ بسیار بذل زر و نقرہ شود برائے طلب ریاست و جاہ و بسیار لان درین گرفتار اند **قولہ وقال ابو سلیمان الدارانی رحمہ اللہ الورع اول الزھد کما القناعۃ طرف من الرضا** دارانی رحمہ اللہ گفتہ است اول زہد ورع است بعد توبہ ورع است و بعد ورع زہد پس اول زہد ورع باشد چو ورع کمال شود زہد گردد چنانچہ قناعت چیزے نشان رضا است زیرا چہ اول توکل قناعت گفتہ اند و اول رضا توکل پس قناعت ہم بدین نسبت طرفے از رضا باشد **قولہ وقال ابو عثمان رحمہ اللہ ثواب الورع خفۃ الحساب** ثوابے کہ از ورع باشد آن ثواب بود کہ ہمہ ثواب ہا را در گیرد و اگر لفظ خفۃ الحساب باشد خود ظاہر است ہر کہ متورع باشد خفت حساب او را شود و حساب بروے سبک باشد **قولہ وقال یحیی بن معاذ رضی اللہ عنہ الورع الوقوف علی حد العلم من غیر تاویل** ورع چیست ہر چہ شرع بر آن حکم کردہ است بغیر تاویلے دران مباشر شوی این ورع است **قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت الحسین بن احمد بن جعفر رحمہ اللہ یقول سمعت محمد بن داود الدینوری رحمہ اللہ یقول سمعت ابا عبد اللہ الجلاء رحمہ اللہ یقول اعرف من اقام بمکۃ**

ثلثين سنة لم يشرب من ماء زمزم الا ما استقاه بركوته [استقاء]
ورشائه ولم يتناول من طعام جلب من مصر کسے درکہ
سی سال ماند وآب زمزم نخورد مگر بدلو خویش وریسمان خویش کشیدہ باشد
وطعامے کہ از مصر آوردہ شدہ است نخورد وہم چنین معلوم می شود کہ عبد اللہ
بن العلا کفایت از نفس خویش کرد قوله وسمعته يقول سمعت
ابا بكر الرازى رحمه الله يقول سمعت على بن موسى التاهرتى
يقول وقع من عبد الله بن مروان فلس فى بير قذرة فاكترى
عليه بثلثة عشرة دينار حتى اخرجه فقيل له فى ذلك
فقال كان عليه اسم الله تعالى از عبد اللہ مروان رحمہ اللہ یک
دانگے در چاہے پلیدے افتاد برائے کشیدن آن را سیزدہ دینار کرایہ گرفت
تا آن را کشید او را ازیں پرسیدند گفت دراں دانگ نام خدا نقش بود قوله
وسمعته يقول سمعت ابا الحسين الفارسى رحمه الله يقول
سمعت ابا علويه رحمه الله يقول سمعت يحيى بن معاذ
رحمه الله يقول الورع على وجهين ورع فى الظاهر
وهو ان لا يتحرك الا لله وورع فى الباطن وهو ان لا
يدخل قلبك سواه تعالى یحییٰ معاذ رحمہ اللہ گفتہ است دو ورع
است یکے ورع ظاہر است کہ ہیچ رگے از در دل تو خاطر نیاید و اگر
بیاید دفع کند قوله وقال يحيى بن معاذ رحمه الله من
لم ينظر فى الدقيق من الورع لم يصل الى الجليل من
العطاء ہر کہ در دقیق ورع نظر نکند یعنی در باریکی ورع بمبالغت عطاے کہ
بزرگ باشد بدان نرسد قوله وقيل من دق فى الدين نظره

ے در نسخہ منقول عنہ عبارت ترجمہ ہمیں طور مرقوم است ظاہر است کہ کاتب آن نسخہ بسیارے از الفاظ ترجمہ

جل فی القیمۃ خطرہ ہرکرا دردین نظر دقیق باشد یعنی مواجب دین را بمبالغت بجا آرد خطر و مرتبہ او در قیامت عظیم باشد قولہ وقال ابن الجلاء رح من لم یصحبہ التقی فی فقرہ اکل الحرام المحض ہرکہ فقیر باشد و با تقوی نباشد او حرام ظاہر خورد قولہ وقال یونس بن عبید رح الورع الخروج عن کل شبھۃ ومحاسبۃ النفس مع کل طرفۃ ورع اینست کہ از ہر شبہ بیرون آیند و ہر نفسے محاسبہ با نفس خود کنند قولہ وقال سفیان الثوری رحمہ اللہ ما رایت اسھل من الورع ما خالک فی نفسک ترکتہ ہیچ چیزے از ورع آسان تر ندیدہ ام ہرچہ ترا ایش آید آنرا ترک آری در نسخہ خالک ہست و در نسخہ حلت و در نسخہ جالت و در نسخہ حیاک ہمہ بیک معنی است و از ہمہ خالک دقیق تر است قولہ وقال معروف الکرخی رحمہ اللہ احفظ لسانک من المدح کما تحفظہ من الذم زبان خویش را نگہدار ازیں کہ مرداں را مدح کنی چنانکہ نگہ می داری ازین کہ ذم کنی مدح کردن وستودن یکے را محمل از حد اعتدال تجاوز شود پس از و احتراز کن چنانچہ از ذم قولہ وقال بشر بن الحرث اشد الاعمال ثلثۃ الجود فی القلۃ والورع فی الخلوۃ وکلمۃ حق عند من یخاف ویرجی بشر حارث رحمہ اللہ گفتہ است سخت ترین عملہا سہ عمل است فقیر باشی و جوانمردی کنی این خاصہ شیوہ صوفیانست و در خلوت باشی و متورع آن ورع با خود است با دگر نیست و ورع در خلوت جز تورع باطنی نیست و سخن حق گفتن نزدیک کسے کہ از و خوف باشد و رجا باشد چنانچہ بادشاہ و امرا خوف قطعے و قتلے و جلاءے است و امید آنست کہ ایشان کسے را چیزے می دہند و فقرا را از ایشان چیزے می رسد قولہ وقیل جاءت اخت بشر الحافی رحمۃ اللہ علیھا الی احمد حنبل رحمہ اللہ وقالت انا نغزل

على سطوحنا فتمر بنا مشاعل الطاهرية ويقع الشعاع علينا
أيجوز لنا الغزل في شعاعها فقال من انت عافاك الله قالت
اخت بشر الحافي فبكى احمد رحمه الله وقال من بيتكم يخرج
الورع الصادق لا تغزلي في شعاعها خواہر بشر حافی رحمہ اللہ علیہما
بر احمد حنبل رحمہ اللہ آمد و گفت ما بر بام خویش می باشیم و ریسمان می ریسیم شعلہائے
طاہریان دران رہ می گذرد و طاہریان وزرائے مامون خلیفہ اند و شعاع آن بر بام
مامی افتد در روشنائی آن روا باشد کہ ما چند تارے بریسیم احمد حنبل رحمہ اللہ
پرسید تو کیستی از کجائی گفت من خواہر بشر حافی ام احمدؒ گریست گفت ورع
ہم از خانۂ شما بیرون آید بعد آن فرمود کہ دران شعاع طاہریان مریسی قوله وقال
العطار رحمه الله مررت بالبصرة في بعض الشوارع واذا مشائخ
قعود وصبيان يلعبون فقلت اما تستحيون من هؤلاء المشائخ
فقال صبي من بينهم هؤلاء المشائخ قل ورعهم فقلت هيبتهم
علی عطارؒ گفتہ است در بعض شوارع بصرہ گذشتم ناگہاں می بینم پیران نشستہ اند
و کودکان بازی می کنند من آن کودکان را گفتم کہ شما شرم نمی دارید کہ پیش این پیران
بازی می کنید کودکے گفت ورع ایشان کم شد ہیبت ایشان ہم از دل ما رفت
ہمین نشست ایشان جائی کہ کودکان بازی میکنند دلیل بر قلت ورع ایشانست
قوله وقيل ان مالك بن دينار رحمه الله مكث بالبصرة ازبعين
سنة فلم يصح له ان يأكل من تمرة البصرة ولا من رطبها حتى مات
ولم يذقه وكان اذا انقضى وقت الرطب قال يا اهل البصرة
هذا بطني ما نقص منه شئ ولا زاد فيكم چہل سال مالک دینارؒ
در بصرہ مقیم بود ہرگز او را این درست نشد کہ خرمائے بصرہ بخورد نہ رطب بصرہ

یعنی نہ خرما ے تر نہ خشک تا آنکہ مرد البتہ بچشید و وقتے کہ رطب رفتے گفتے اے
اہل بصرہ ہیچ شکم من نقصان نشد و در شما زیادہ نشد قوله وقیل لابن
ادھم رحمه الله الا تشرب من ماء زمزم فقال لو کان
لی دلو لشربت ابراہیم ادہم را گفتند آب زمزم نمی آشامی گفت اگر مرا دلو
باشد بیاشامم قوله سمعت الاستاذ ابا علی الدقاق رحمه الله
یقول کان للحرث المحاسبی رح اذا مدّ یدہ الی طعام فیه شبهة
ضرب علی راس اصبعه عرق فیعلم انه غیر حلال این حکایت
بالا رفتہ است ترجمہ کردہ ایم قوله وقیل ان بشر الحافی رحمه الله دعی
الی دعوة فوضع بین یدیه طعام فجهد ان یمد یدہ فلم تمتد
ففعل ذلك ثلث مرات فقال رجل یعرف ذلك منه ان یدہ
لا یمتد الی طعام فیه شبهة ما کان اغنی صاحب الدعوة
ان یدعو هذا الشیخ وہمچنین گویند بشر حافی را رح براے طعامے دعوت کردند
پیش او طعامے نہادند پس جہد کرد دست را بسوے طعام دراز کند البتہ دست
دراز نمی شد سہ بار قصد کرد دانست درین طعام شبہ ہست
مردے گفت دانستم کہ دست بشر رح دراز نشود در طعامے کہ در وے شبہ باشد
و آن مرد گفت غنی نکرد صاحب طعام ازین شیخ تا آنکہ او را طلبید و فضیحت شد
قوله اخبرنا محمد بن احمد بن محمد بن یحیی الصوفی
رحمه الله قال سمعت عبد الله بن علی بن یحیی التمیمی رحمه الله
قال سمعت احمد بن محمد بن سالم بالبصرة رحمه الله
یقول سئل سهل بن عبد الله رحمه الله عن الحلال فقال
الحلال الذی لا یعصی الله فیه سہل را رحمه الله از حلال پرسیدند گفت

آنکہ در مباشرت او گنہ خدا نباشد ہرجا کہ غیر حلال است استعمال او گنہ است مگر این میگوید بعد خوردن او از برکت او گنہ خدا کردہ نشود **قولہ وقال سہل رحمہ اللہ الحلال الصافی الذی لا تنسی اللہ فیہ** حلال صافی انیست کہ باستعمال آن فراموشی از ذکر خدا نبود **قولہ ودخل الحسن البصری رحمہ اللہ مکۃ فرای غلاما من اولاد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قد اسند ظہرہ الی الکعبۃ یعظ الناس فوقف علیہ الحسن رحمہ اللہ وقال ما ملاک الدین فقال الورع فقال فما آفۃ الدین فقال الطمع فتعجب الحسن رحمہ اللہ منہ** حسن بصری رح در حرم کعبہ آمد کودکے از فرزندان مرتضی علیہ السلام در تکیہ کعبہ نشستہ مردمان را پند میداد پس حسن رحمہ اللہ بایستاد و پرسید از وے چہ چیز است کہ آن مالک وشامل دین است کودک گفت ورع باز پرسید آفت دین چیست یعنی سستی دین وضعف دین موجب وتباہی در چہ باشد فرزند علی علیہ السلام گفت طمع حسن رحمہ اللہ در شگفت شد یعنی کودکے از اصول دین از دقایق کار اسلام اطلاع دارد و ازان خبر میدہد **قولہ وقال الحسن رحمہ اللہ مثقال ذرۃ من الورع خیر من الف مثقال من الصوم والصلوۃ** ہم چند ذرہ از ورع بہتر باشد از ہزار چند اعمالے کہ از صوم وصلوۃ است **قولہ واوحی اللہ تعالی الی موسی علیہ السلام لم یتقرب الی المتقربون بمثل الورع** خداوند سبحانہ بر موسی علیہ السلام وحی کرد کہ ہیچ نزدیک شوندہ بمن نزدیک نشد بسبب از اسباب بمثل ورع **قولہ وقال ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ جلساء اللہ غدا اہل الورع والزہد** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ گفتہ است ہمنشینان خدا فردائے قیامت آمنا وصدقنا اہل ورع وزاہدان باشند **قولہ وقال سہل بن عبد اللہ**

من لم یصحبہ الورع اکل راس الفیل ولم یشبع ہرکرا ورع نباشد وسر فیل بخورد وسیر نشود سرفیل سرے بزرگ گرانے وحرامے اوراخوک بزرگ گویند یعنی اورا آن حرص است کہ اگر این قدر حرام خورد ہم سیر نشود **قولہ** وقیل حمل الی عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ مسك من الغنایم فقبض علی مشامہ وقال انما ینتفع من ھذا بریحہ وانا اکرہ ان اجد ریحہ دون المسلمین حکایت آرند مشکے از غنایم پیش عمر بن عبد العزیز آوردند او بینی را گرفت تا بوے او نیابد وگفت یکے از نفع او بوے است من نمی خواہم کہ جز مومنان نفعے خاصے گیرم اکنون این مشکل سخنے است زیرا چہ آنچہ در وسع تو نیست باد بیارد بوے در بینی تو بوے رساند تو چہ کنی واین باد ہمہ حاضران را بوے می رساند پس ہمہ را می باید کہ بینی بگیرند مگر آنکہ از غایت تورع تنبیہ میکند کہ از غیر ملک خویش نفعے نگیرند **قولہ** وسئل ابو عثمان الحیری رحمہ اللہ عن الورع فقال کان ابو صالح بن حمدون رحمہ اللہ عند صدیق لہ وھو فی النزاع فمات الرجل فنفث ابو صالح فی السراج فقیل لہ فی ذلك فقال الی الان کان الدھن لہ فی المسرجۃ ومن الآن صار للورثۃ اطلبوا دھنا غیرہ ابو عثمان حیری را رحمہ اللہ از ورع پرسیدند واین حکایت گفت ابو صالح حمدون رحمہ اللہ را یارے بود حضور او مرد نفث زد چراغش را کشت وگفت تا این زمان چراغ در ملک این بود چون آن مرد ملک ورثہ شد ما را نمی شاید کہ ازین نفعے گیریم روغنے دیگر بیارند تا بسوزد ومثل این حکایت از حرث محاسبی وابو حفص حداد مرویست رحمہ اللہ علیہما **قولہ** وقال کہمش رحمہ اللہ اذنبت ذنبا ابکی علیہ منذ اربعین سنۃ وذلك انہ

زادنی اخ لی فاشتریت بدانق سمکۃ مشویۃ فلما فرغ اخذت
قطعۃ طین من جدار جاری حتی اغسل یدہ ولم یستحل لہ کہنش گفت
رحمہ اللہ گنہے کردم وچہل سال بران گنہ گریستہ ام یارے مہمان شد ماہی بریان
کردہ بیک دانگ خریدم بعد ازان کہ آن یار ازان فارغ شد پر کالۂ گلے از دیوار
ہمسایۂ خود گرفتم تا آنکہ آن ضیف دست بران شست وآن را بحلے نخواستم
ازان ہمسایہ ومن آنرا حلال نمی پندارم کہ قطعہ گلے ازان کسے بستانم قولہ وکان
رجل یکتب رقعۃ وھو فی بیت بکراء فاراد ان یترب الکتاب من
جدار البیت فخطر ببالہ ان البیت بالکراء ثم انہ خطر ببالہ لا
خطر لھذا فترب الکتاب فسمع ھاتفا یقول سیعلم المستخف بالتراب
ما تلقاہ غدا من طول الحساب مردے صالح پر کالۂ کاغذے رانبشت
ودرخانۂ بود کہ آن خانہ بکرا بودہ است خواست کہ آن کتاب را تتریب کند
یعنی بخاکے خشک کند درخاطر او گذشت کہ این خانہ بکرا است ازان مردمان این
خاک استدن روا نباشد باز درخاطر گذشت کہ این چندان قدرے ندارد کہ خصم
بدان رضا نہد بدان التفات نکردہ کاغذ را تتریب کرد ہاتفے آواز داد سرانجام بداند
بتحقیق آنکہ سبک پنداشت تتریب راکہ فردا او را طول حسابے باشد یعنی در
حساب مناقشہ باشد قولہ ورھن احمد بن حنبل رحمہ اللہ سطلا
لہ عند بقال بمکۃ فلما اراد فکاکہ اخرج البقال الیہ سطلین وقال
خذ ایھما لک فقال احمد رحمہ اللہ اشکل علی سطلی فھو
لک والدراھم لک فقال البقال سطلک ھذا وانا اردت
ان اجربک فقال لا اخذ ومضی وترک السطل عندہ احمد
بن حنبل رحمہ اللہ یکے مشطلکے گوشہ دار را درمکہ بردست بقالے گرو کردہ خواست

ازرہن اورا باز ستاند وجہ آن داد بدانچہ رہن کردہ بود بقال دو طشتکے راپیش آورد داشت گفت آنکہ ازان شما است بستانی براحمد علیہ الرحمہ مشکل شد فرق نمی تواند کرد کہ ازان او کدام است گفت این سطل ہم ترا باشد و درا ہم ہم ترا باشد بقال تعین کرد کہ این طشت تست و من ترا می آزمودم گفت نستانم درم و سطل را ہم برو گذاشت روان شد درین حکایت چند اشکالے میرود گذاشتن او چہ معنی داشت از قبیلے ورع است بعد آنکہ مرہون الیہ میگوید کہ انیست محقق شد و درم را گذاشتن چہ معنی داشت مگر اول کہ اورا اشکال شد گمان برد کہ بقال ہم مگر بوہم میگوید زیراچہ ہر دو متماثل اند و سیم ہم کہ بر و گذاشت یعنی چیزے را کہ از ملک بیرون آورد آنرا باز چہ ستاند **قوله** وقیل سَیَّبَ ابن المبارك رحمه الله دابة قیمتها کثیرة وصلی صلوة الظهر فرتعت الدابة فی قریة سلطانیة فترك ابن مبارك رحمه الله الدابة ولم یرکبها دابہ ابن مبارک رح رفت در باغ سلطان افتاد سبزہ آنجا چرید بعدہ بران دابہ سوار نشد **قوله** وقیل رجع ابن المبارك رحمه الله من مرو الی الشام فی قلم استعاره فلم یرده الی صاحبه عبداللہ مبارک در مرو قلمے از شخصے بعاریت استدہ بود در شام آمد دانست کہ این قلم ازان شخص عاریت است اورا نداد ہم گشت بمرو آمد و آن قلم او باز گردانید **قوله** واستاجر النخعی رحمه الله دابة فسقط سوطه من یده فنزل وربط الدابة ورجع واخذ السوط فقیل له لو حولت الدابة الی موضع الذی سقط السوط فاخذته فقال انما استاجرتها لامضی هکذا لا هکذا نخعی رح دابہ را از شخصے باجارت استدہ بود تازیانہ از دستش افتاد از دابہ فرود آمد اورا

بجاے بست پیادہ بازگشت آنجا کہ تازیانہ افتادہ بود از انجا استد پرسیدند
اگر ہمچنان سوار بازمیگشتی و تازیانہ می استدی چہ بد بودے گفت من این دابہ
را استجارہ برین کردہ ام کہ درین رہ روم نہ آنکہ بازگردم این قدر زیادہ افتد
ہم بر دابہ و ہم بران شخص کہ ازو اجارت شدہ ام **قولہ** وقال ابو بکر دقاق
رحمہ اللہ تہت فی تیہ بنی اسرائیل خمسۃ عشر یوما فلما وافیت
الطریق استقبلنی جندی فسقانی شربۃ من ماء فعادت
قسوتہا علی قلبی ثلثین سنۃ ابوبکر دقاق رح گفت در بادیۂ بنی اسرائیل افتادہ
بودم پانزدہ روز گم شدم می گشتم رہ نمی یافتم تا آنکہ رہ یافتم لشکری ملاقات شد
آب داد آن آب خوردم اثر کدورت آن آب در دل من باقی ماند و دل مرا
قاسی کرد تا سی سال **قولہ** وقیل خاطت رابعۃ رحمہ اللہ علیہا
شقا فی قمیصہا فی ضوء مشعلۃ سلطان ففقدت قلبہا زمانا
حتی تذکرت فشقت قمیصہا فوجدت قلبہا رابعہ بعض پیراہن
خویش را کہ پارہ شدہ بود دوخت بروشنائی مشعلہ سلطان ہمان ساعت
دل را گم کرد در ساعت آن دوختہ را پارہ کرد دل گم کردہ باز یافت چہ
باشد دل گم کرد حضوری کہ با دل داشت آن حضور در دل داشت آن حضور
در دل نیافت و دیگر دل معکس انوار الہی است آن عکس را گم کرد چو آئینہ
گم شد عکس ہم گم شد و شومت دانست کہ ازین بود **قولہ** رؤی
سفیان الثوری رحمہ اللہ فی المنام ولہ جناحان یطیر فی الجنۃ
من شجرۃ الی شجرۃ فقیل لہ بم نلت ہذا فقال بالورع بالورع
سفیان ثوری را رحمہ اللہ بعد موت او بخواب دیدند کہ او در بہشت است
و دو بال دارد بدان می پرد از شاخے بشاخے و از درختے بدرختے بینندہ پرسید

این بچہ یافتی گفت بورع **قوله** ووقف حسان بن ابی سنان رحمہ اللہ
علی اصحاب الحسن رحمہ اللہ فقال ای شی اشد علیکم قالوا
الورع فقال وما شی اخف علی منه فقالوا کیف فقال لم اروَ من
نهرکم منذ اربعین سنة حسان بن ابی سنان رحمہ اللہ بر اصحاب حسن رح
ایستاد گفت کدام کار است کہ بر شما سخت تر است گفتند ورع حسان رح گفت
شما می گوئید ورع سخت تر است من میگویم بر من آسان تر از ورع ہیچ شئے نیست
گفتند چونہ باشد این گفت چہل سال باشد کہ از جوے شما آب سیر نخوردہ ام
ورع در اخذ است در مباشرت است یکے ترک اختیار کرد ورع بر وے آسان
شد چو اصل کار گذاشت فرع بر وجہ تہیہ کنند **قوله** وکان حسان
بن ابی سنان رحمہ اللہ لاینام مضطجعا ولا یاکل سمنا ولا
یشرب ماء باردا ستین سنة فرأی فی المنام بعد ما مات فقیل
لہ ما فعل اللہ بک فقال خیراً الا انی محبوس عن الجنة بابرة استعرتها
فلم اردھا حسان بن ابی سنان رح وقتے در خواب نغلطیدے اگر خواب
آمدے نشستہ خواب کردے و روغن نخوردے و آب سرد نیاشامیدے
برین صفت شست سال بود بعد مردن او را در خواب دیدند پرسیدند خدا
با تو چہ کرد گفت نیکی کرد ولیکن مرا از بہشت باز داشتہ اند سبب سوزنے کہ من
بعاریت استدہ بودم و آنرا بخصم باز ندادہ ام **قوله** وکان لعبد الواحد
بن زید رحمہ اللہ غلام یخدمہ سنین وتعبد اربعین سنة
وکان فی ابتداء امرہ کیالا فلما مات رأی فی المنام فقیل لہ ما
فعل اللہ بک فقال خیراً غیر انی محبوس عن الجنة وقد اخرج
علی من غبار القفیز اربعین قفیزاً عبد الواحد زید رح را غلامے بود سالہا خدمت

کردہ چہل سال خدا را پرستیدہ او در اول کار کیال بود بعد آنکہ او مرد او را در خواب دیدند بارے گفتند خدا با تو چہ کرد گفت نیکی کرد و لیکن مرا از بہشت باز داشت سبب آنکہ از عیار قفیز چہل قفیز بیرون آوردہ اند او کیالی میکرد قفیز می پیمود می داد در ان پیمانہ عیار بود چہل قفیز چنین بیرون آوردہ اندکہ در آن عیار بود و اگر بجائے عیار باشد اشارت حکایت برین باشد با اندک او غلام عبد الواحد زید بود و چہل سال عبادت کرد چو حق کسے متعلق بود از بہشت باز داشتند **قوله** ومر عیسی بن مریم علیہ السلام بمقبرۃ فنادی رجلا منہم فاحیاہ اللہ تعالی فقال من انت فقال کنت حمالا انقل للناس فنقلت یوماً لانسان حطبا وکسرت منہ خلالا تخللت بہ فانا مطالب بہ منذ مت عیسی صلوات اللہ علیہ در گورستانے می گذشت یک مردے را آواز داد خداوند تعالی او را زندہ کرد عیسی صلوات اللہ علیہ از وے پرسید تو کیستی و حال تو چیست گفت من مردے حمالم بمزدوری کالائے کسی بر سر می گرفتم و جائے می رسانیدم یکبارے ہیزمے بر سر بود قدرے خلال از ان شکستم خلال کردم تا آنکہ مردہ ام تا این ساعت در مطالبہ و مذمت ام **قوله** وتکلم ابو سعید الخراز رحمہ اللہ فی الورع فمر بہ عباس بن المهتدی رحمہ اللہ فقال یا ابا سعید اما تستحیی تجلس تحت سقف ابن الدوانقی وتشرب من برکۃ زبیدۃ وتتعامل بالدراہم المزیفۃ وتتکلم فی الورع ابو سعید خراز رحمہ اللہ سخن در ورع میگفت عثمان مہتدی رح بر وگذشت گفت اے ابا سعید خراز شرم نمی داری فروے سقف ابن دوانقی بنشینی و حوضے کہ زبیدہ حرم ہارون رشید کاوانیدہ است ازان آب میخوری و معاملہ چنین کنی چنانکہ درمے کہ او را داد اتکے نباشد و در ورع سخن گوئی۔

قوله (۶) باب الزهد

زہد از روے لغت ترک است یقال زهد فیه ای ترکه زہد عبارت ازاں باشد کہ ہر چہ ملذوذ نفس است تو ازاں تارک باشی اگر مال واگرچہ حظ از احوال واز مقامات واز تجلیات است کار زہد بجائے ست کہ ہیچ با تو نماند نہ تو ونہ توئی تو ونہ اوئی او سخن دقیق است تا فہم کہ رسد **قوله اخبرنا حمزه بن یوسف السهمی الجرجانی قال حدثنا ابو الحسین بن عبید الله بن احمد بن یعقوب المقری ببغداد قال اخبرنا جعفر بن مخاشع رحمه الله قال حدثنا زید بن اسمعیل رحمه الله قال حدثنا کثیر بن هشام رحمه الله قال حدثنا الحکم بن هشام رحمه الله عن یحیی بن سعید رحمه الله عن ابی فروه رحمه الله عن ابی خلاد رحمه الله وکانت له صحبة قال قال النبی صلی الله علیه واله وسلم اذا رائتم الرجل قد اوتی زهدا فی الدنیا ومنطقا فاقتربوا منه فانه یلقن الحکمة** رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرمود چوں مردے را بہ بیند کہ تارک دنیا است وسخن نصیحتے میگوید بدو نزدیک شوید کہ او کسے است کہ خداوند تعالی بر و القاے حکمت کردہ است یعنی ملہم بحکمت شدہ است **قوله واختلف الناس فی الزهد فمنهم من قال الزهد فی الحرام لان الحلال مباح من قبل الله سبحانه فاذا انعم الله علی عبد بمال من حلال وتعبده بالشکر علیه فترکه باختیاره لا یقدم علی امساکه بحق اذاته** مردمان از ہر جنس مرد متعلم ودانشمند وصوفی اختلاف کردہ اندہم از جہت صوفی نگفت ناس گفت بعضے گفتہ اند زہد در حرام است مردے حرام

ترک آوردہ زاہد باشد در فہم متعلم این آید زیرا چہ حلال شئے خداے مباح کردہ چوں خداوند سبحانہ بندہ را انعام بمال حلال کرد اورا بندگی فرمود بشکر مال پس این کہ ترک آرد باختیار خویش اقدام نکند بر امساک او بحق اذن او حاصل سخن این شد کہ زہد مستقیم در حرام است اما در حلال خداوند سبحانہ انعام ماے حلالے کرد براے آنکہ شکر آن بجاے آری و ترا باختیار ترک آن نشاید قولہ ومنھم من قال الزھد فی الحرام واجب وفی الحلال فضیلۃ فان اقلال المال والعبد صابر فی حالہ راض بما قسم اللہ تعالی لہ قانع بما یعطیہ اتم من توسعہ وتبسطہ فی الدنیا بعضے گفتہ اند زہد در حرام فریضہ است و در حلال فضیلت است زیرا چہ مال کم کردن بریں حال کہ بندہ صابر باشد در حال خویش و اندکے مال را کہ برو خداے قسمت کردہ است بداں راضی باشد و بدانچہ خداے اورا می دہد بداں قانع است این در حال او و درجہ او تمام تر است از کشادگی و فراخی مال او قولہ وان اللہ سبحانہ زھد الخلق فی الدنیا لقولہ تعالی قل متاع الدنیا قلیل وغیر ذلک من الایات الواردۃ فی ذم الدنیا والتزھید فیھا وخداوند سبحانہ و تعالی بدین آیت قل متاع الدنیا قلیل اشارت بزہد کرد در دنیا و جز این آیت بسیار آیات وارد است در مذمت دنیا و زہد دراں قولہ ومنھم من قال اذا انفق مالہ فی الطاعۃ وعلم فی حالہ الصبر وترک التعرض لما ینھاہ الشرع فی حال العسر فحینئذ یکون زھدہ بتاہ فی المال عن الحلال اتم و بعضے گفتہ اند شخصے مال خود را در طاعت خدا انفاق کرد یعنی براے غزوے را انفاق کرد یا براے فقرا را انفاق کرد و از حال او این معلوم است کہ او صابر است و چیزے کہ شارع منع کردہ است در حالت عسر خویش آں سو لحظ نمی کند پس این چنین شخصے را زہد در مال حلال تمام تر باشد

از امساک مال اگرچہ بشکر باشد قولہ ومنھم من قال ینبغی للعبد ان لا یختار ترک الحلال بتکلفہ ولا طلب الفضول مما لا یحتاج الیہ ویراعی القسمۃ فان رزقہ اللہ مالا من حلال شکرہ وان وقفہ اللہ علی حد الکفاف لم یتکلف فی طلب ما ھو فضول المال فالصبر احسن لصاحب الفقر والشکر الیق لصاحب المال بعضے گفتہ اند نشاید بندہ ترک حلال بتکلف خویش کند وآنچہ محتاج الیہ نیست ما ے زیادتے طلب آن نکند وقسمت رب را رعایت کند اگر مالے حلالے خدا ے روزی کند شکر کند واگر خدا ے تعالی بحد کفاف او رسانید تکلف در طلب زیادتی نکند پس صبر مر فقیر را نیکو ترین کار ہا است وشکر لائق حال غنی است قولہ وتکلموا فی معنی الزھد فکل نطق عن وقتہ واشار الی حدہ صوفیاں در معنی زہد سخنے گفتہ اند وہر کس براندازہ حال خویش وبراندازہ حد خویش سخنے گفتہ اند قولہ سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول حدثنا احمد بن اسمعیل الازدی رحمہ اللہ قال حدثنا عمران بن موسی الاسفنجی رحمہ اللہ قال حدثنا الدورقی رحمہ اللہ قال حدثنا وکیع قال قال سفیان الثوری رحمہ الزھد فی الدنیا قصر الامل لیس باکل الغلیظ ولا لبس العبا سفیان ثوری رحمہ اللہ گفتہ است زہد در دنیا چیست کہ امید کوتہ شود بقا و حیات وغیر آں وزہد این نیست کہ غلیظے خورند وگلیمے بپوشند سفیان ثوری رح موجب زہد را زہد نامید زیرا چہ قصر امل موجب زہد است آرے قصر امل کہ موجب زہد افتد مرد عاقل وفہیم را امامرداں باشند کہ قصر امل شود وموجب زہد نباشد وقت مردن ایشان شدہ است ہم زہد نشدہ است ایں تجربہ شدہ است بسیاراں را قولہ وسمعتہ یقول سمعت سعید بن احمد رح یقول

سمعت عیّاش بن عاصم رح یقول سمعت الجنید رح یقول سمعت السری رح یقول ان الله تعالیٰ سلب الدنیا عن اولیائه وحماها عن اصفیائه واخرجها من قلوب اهل وداده لانه لم یرضها لهم سری رحمہ اللہ گفت تحقیق خداوند تعالیٰ از اولیاے خویش دنیا را سلب کرده است و از اصفیاے خویش آنکہ مرتبہ ایشاں از اولیا بیشتر است ایشاں را از دنیا حمایت کرده است یعنی دنیا را گرد ایشاں گشتن نداده و از دلہاے اہل وداد خویش دنیا را بیرون آورد یعنی نگذاشت کہ خطرہ و لحظہ در دل ایشاں ماند سلب گفت براے اولیا را یعنی دنیا بر ایشاں بیاید و ایشاں بگذارند و اصفیا را گفت کہ دنیا را گرد ایشان گشتن نداد و آن سا کت است کہ خطرہ آں در دل ایشاں نگذرد و اہل وداد را گفت کہ خطرہ و لحظہ دنیا در دل ایشان نگذرد زیرا چہ خداے تعالیٰ بدین راضی نیست کہ خطرہ دنیا در دل ایشاں باشد قوله وقیل الزهد من قوله سبحانه لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ والزاهد لایفرح بموجود من الدنیا ولا یتاسف علی مفقود منها اشارہ بزہد دریں آیت کرده است لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ اندوه مکنید از آنچہ از شما فوت شده است و خوش مشوید بدانچہ شما را داده است پس زاہد اوست موجودے کہ از دنیا از وبرود بدان ناخوش نشود قوله وقال ابو عثمان رحمه الله الزهد ان یترک الدنیا ثم لایبالی من اخذها زہد چیست کہ ترک دنیا شود و مبالا نباشد از کسے کہ دنیا را بستاند قوله سمعت الاستاذ اباعلی الدقاق یقول الزهد ان یترك الدنیا کما هی لاتقول ابنی رباطا او اعمر مسجدا ترک ابو علی دقاق رحمہ اللہ گفتہ است دنیا بگذار چنانچہ اوست یعنی سر بسر این نہ گوئی کہ رباطے را بنا کنم یا مسجدے را عمارت قوله وقال یحیی ابن معاذ رحمه الله الزهد

یورث السخاء بالملك والحب یورث السخاء بالروح زہد عبارت
از نیست سخا کردن بدانچہ بدست تو باشد وحب عبارت از انست
کہ در راہ محبوب بذل روح کنند حاصل زہد بذل مال مملوک است ودوستی
بذل روح است زہد عین بذل مال است اما دوستی عین بذل روح نیست اما از
دوستی این باشد **قوله وقال ابن الجلاء رحمه الله الزهد هو النظر
الى الدنيا بعين الزوال لتصغر فى عينيك فيسهل عليك
الاعراض عنها** ابن جلا رحمہ اللہ زہد وموجب زہد بیان کرد موجب زہد چہ
کرد بہ بینی دنیا البتہ فانی است سربسر از مبتدا امنتہا وآنچہ بدست تست خود چہ
قدر دارد یا تو اوراگذاری یا او ترا گذارد پس باختیار گذاشتن شرف دارد چو این چنین
محقق شد کہ او البتہ صفت فنا دارد خود در نظر خوار نماید ضرورت مرد عاقل
تارک گردد **قوله وقال ابن خفيف رح علامة الزهد وجود الراحة
فى الخروج من الملك** عبد اللہ خفیف گفتہ است نشان زہد چیست کہ مال
مملوک از دست او برود اورا راحتے افتد این راحت خاصہ مشغول خدا است
زیراچہ مال برو بود مشوش وقت او بود در خرچ وحفظ ومحل صوفی وغیر آں چو
آنرا اخراج کرد راحتے در دل مشغول خدا افتاد **قوله وقال ايضاً الزهد
سلوة القلب عن الاسباب ونفض الايدى من الاملاك**
وہماں عبد اللہ خفیف رح گفتہ است زہد چیست از اسباب حصول دنیا دل را سلو ثانی
شود یعنی دل ترک اسباب کند ودست بفشاند از انچہ در ملک او ست
یعنی آنچہ محصول او ست ازان بیرون آید ودر تحصیل او نباشد **قوله وقيل
الزهد عزوف النفس عن الدنيا بلا تكلف** وگفتہ اند زہد چیست
کہ نفس از دنیا برون آید بغیر مشقتے **قوله سمعت الشيخ ابا عبد الرحمن**

السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت النصرابادی رحمہ اللہ یقول الزاھد غریب فی الدنیا والعارف غریب فی الآخرۃ زاہد در دنیا نا وراست و در آخرت عارف نادراست پس در دنیا اندر باشد **قولہ** وقیل من صدق فی زھدہ اتتہ الدنیا راغمۃ ولھذا قیل لو سقطت قلنسوۃ من السماء لما وقعت الا علی راس من لا یریدھا ہر کہ در زہد صادق شد دنیا بروبباید شکستہ شدہ وہم بنا بریں گفتہ اند اگر از آسمان کلاہے افتد نیفتد مگر بر سر کسے کہ خواہان آن کلاہ نیست عجب سخنے است ایں حکمت این تقاضا کند کہ آنکہ مرید نباشد اورا دہند وآنکہ خواہان او باشد اورا ندہند چہ معشوقہ در بر عاشق نباشد در بر کسے باشد کہ اورا خواہان نبود ولکد وتفاز در برون کند **قولہ** وقال الجنید رحمہ اللہ الزھد خلو القلب عما خلت منہ الید وجنید رح گفتہ است دل خالی باشد فارغ باشد از چیزے کہ دست خالی وفارغ است **قولہ** وقال ابو سلیمان الدارانی رحمہ اللہ الصوف علم من اعلام الزھد فلا ینبغی ان یلبس صوفا بثلثۃ دراھم وفی قلبہ رغبۃ خمسۃ دراھم دارانی گفتہ است گلیم پوشیدن نشانے از نشانہائے زہد است نباید ونشاید کہ تو بسہ درم صوفے را بخری ودر دل تو ہوائے آن باشد کہ صوف پنج درم بخرم بپوشم **قولہ** وقد اختلف السلف فی الزھد فقال سفیان الثوری واحمد بن حنبل وعیسی بن یونس وغیرھم رحمھم اللہ الزھد فی الدنیا انما ھو قصر الامل وھذا الذی قالوا یحمل علی انہ من امارات الزھد والاسباب الباعثۃ علیہ والمعانی الموجبۃ لہ سفیان ثوری واحمد بن حنبل وعیسی رحمہ اللہ علیہم ودیگر صوفیان گفتہ اند زہد در دنیا نیست مگر قصر امل شیخ این را بیان می کند ما ہم بالا گفتہ ایم قصر امل از امارات واسباب

زہد است قوله وقال عبد الله بن مبارك رحمه الله الزهد هو الثقة بالله مع حبّ الفقر وبه قال شقيق ويوسف بن اسباط رحمه الله وهذا ايضاً من امارات الزهد فانه لا يقوى العبد على الزهد الا بالثقة بالله زہد اعتماد بخدا است برین صعنت کہ فقر محبوب باشد در دل وہمبرین سخن اند شقیق ویوسف اسباط رحمہ اللہ چنانچہ وقصر ال است این نیز از امارات زہد است زیرا چہ بندہ در زہد قوی نباشد تا ثقت بخدا نبود ازین ثقہ باللہ چہ مراد است یعنی رازق خدا است بخدا ثقہ کردہ است ہمانجا استوار کردہ است کہ ملک از من برود خدا مرا ضایع نگذارد این خود زہد نیست زیرا چہ بمقابلہ چیزے است اما اگر ثقت باللہ این بود باشد کہ کار من بخدا است من بخدا بسندہ کردہ ام مرا چیزے کار نمی آید اینجا کہ شیخ اختلف گفت جاے اختلاف گفتن نیست زیرا چہ گفتار ایشان متحد است زیرا چہ اختلاف لفظی است معنی ہمہ یکے است قوله وقال عبد الواحد بن زيد رحمه الله الزهد ترك الدينار والدرهم عبد الواحد گفتہ است زہد ہمین ترک عالم است قوله قال ابو سليمان الداراني رحمه الله الزهد ترك ما يشغلك عن الله دارانی گفتہ است زہد چیست ترک چیزے کنی کہ ترا از خدا باز دارد قوله سمعت محمد بن الحسين رحمه الله يقول سمعت احمد بن علي رحمه الله يقول سمعت ابراهيم بن فاتك رحمه الله يقول سمعت الجنيد رحمه الله وساله رويم رحمه الله عن الزهد فقال استصغار الدنيا ومحو آثارها من القلب رویم رح از جنید رح زہد را پرسید گفت دنیا را خوار می آری وآثار دنیا را از دل محو کنی قوله وقال سری رحمه الله لا يطيب عيش الزاهد اذا اشتغل بنفسه چو زاہد از نفس معرض باشد عیش او خوش نشود یعنی زاہد البتہ با نفس خود است وعیش

عارف خوش نباشد اگر مشغول بنفس خود است اگر عارف نفس خود را وجودے دیدان
عارف عارف نباشد وعیش او خوش نباشد قوله وسئل الجنید رحمه الله
عن الزهد فقال خلو اليد من الملك والقلب من التتبع جنید رح
گفت زہد چیست کہ دست از ملک خالی باشد ودل از تتبع قوله وسئل الشبلی
رحمه الله عن الزهد فقال ان تزهد فيما سوى الله تعالى
شبلی رح گفت زہد چیست ہرچہ جز خدا است آنرا ترک آری من در اول باب معانی
زہد گفتہ ام این ہمہ اقوال را شامل است بیشترے مکرر است معانی واحد است و
الفاظ مختلف است قوله وقال یحیی بن معاذ رحمه الله لا یبلغ احد
حقيقة الزهد حتى يكون فيه ثلث خصال عمل بلا علاقة وقول
بلا طمع وعز بلا رياسة یحیی معاذ رحمہ اللہ گفتہ است ہیچ یکے بمعانی زہد
نرسد تا سہ خصال در وے نباشد عملے کند ودران عمل او را تعلقے نباشد یعنی
بحضور دل باشد یعنی از ہمہ فارغ باشد یعنی جز خدا را نخواہد یعنی ترک دنیا کند و تعلق
با دنیا شد و سخنے گوید نصیحتے و وعظے کند ودراں طمع نباشد ودر وعزتے باشد ہر آیینہ
تارک دنیا عزیز کسے باشد میان طلاب دنیا ودریں عزتے کہ خدا اورا داد است
بسبب زہد ودران اکتساب ریاستے نکند ومعاشر اہل جاہ نباشد قوله وقال
ابو حفص رحمه الله الزهد لا يكون الا فى الحلال ولا حلال
فى الدنيا فلا زهد ابو حفص گفتہ است زہد نباشد مگر از حلال وحلال در زمانہ
شیخ وجود ندارد یعنی حلالے کہ بر و اعتماد باشد مگر شیخ حکایت از زمانہ خویش میگوید
اما در زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جز حلال مطلق نبودہ است از آنگہے کہ
عہد خلافت عثمان رضی اللہ عنہ شد در حلال شبہ افتاد اگر قصہ نویسم قصہ خوانی
باشد وکتاب دراز شود قوله وقال ابو عثمان رحمه الله ان الله تعالى

یعطی الزاهد فوق ما یرید ویعطی الراغب دون ما یرید ویعطی المستقیم موافقة ما یرید ابوعثمان گفته است خداے تعالی زاہد را بیش ازان دہد که او میخواہد و آنکه راغب بدنیا است فروتر آن دہد که خواہش او است و آنکه او در کار مستقیم است یعنی استقامت در ترک و در عبادت خدا دارد آنچه او میخواہد ہماں می دہد اما من میگویم عارف را ہرچه دہد آن خواست او نباشد زیرا چه او خواستے دارد که قابل نیست که آن در دامن او بدہند آه محال طلب است از دو یکے نشوند و اگر نشدند او شد من نشدم مراد که یافت وگر او دسخنے است این چه دانم از عارفان روزگار و گذشتگان تا که باشد که در فہم او آید **قوله وقال یحیی بن معاذ رحمه الله الزاهد یسعطك الخل والخردل والعارف یشمك المسك والعنبر** زاہد بدیں ماند که یکے مرد دیگر را در بینی او سرکه یا سرشف سوده در بینی چکاند و عارف کسے است که ترا مشک و عنبر بویاند یعنی زاہد کارے باختیار کرده و مشقتے بتکلف بر نفس خود نہاده ہماره مشقت و ہماره کار ترا فرماید بداں ماند که در بینی تو سرکه و خردل می چکاند اگرچه مرد مزکوم که زکامے غلیظے دارد ایں سعوط نافع آید و عارف از جمال الہی و از وصال خدائی نشانے دہد و بداں امکانے فرماید نه آنکه مثالش ہمچنیں باشد که مشکے و عنبرے می بویاند عارف از مشرب خود گوید و زاہد از مذاق خود **قوله وقال الحسن البصری رحمه الله الزهد فی الدنیا ان تبغض اهلها وتبغض مافیها** حسن بصری گفت رحمه الله زہد چیست که با اہل دنیا چناں باشی گوئی ایشاں را دشمن می داری و آنچه در اہل دنیا و دنیا است آنرا ہم دشمن داری **قوله وقیل لبعضهم ما الزهد فی الدنیا فقال ترك مافیها علی مافیها** زہد انیست ترک آری دنیا را و آنچه در دنیا است بر کسے که در دنیا است **قوله وقال رجل لذی النون المصری رحمه الله متی ازهد فی الدنیا**

فقال اذا زهدت فی نفسك مردے با ذوالنون رحمہ اللہ گفت تا کے زہد کنم گفت چوں ترک نفس خود کردی زہد تمام شد قوله وقال محمد بن الفضل رحمه الله ایثار الزهاد عند الاستغناء و ایثار الفتیان عند الحاجة قال الله تعالی یُؤْثِرُوْنَ عَلٰی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ "محمد فضل بلخی رحمہ اللہ گفتہ است ایثارے کہ زاہد کردند آنچہ زاید بود در ان ایثار کردند و چوں مردان با وجود حاجت ایثار کردند خدا وند فرمود ایشان دیگر از ابر نفس خویش اختیار می کند قوله وقال الكتانی رحمه الله الشئ الذی لم یخالف فیه كوفی ولا مدنی ولا عراقی ولا شامی الزهد فی الدنیا وسخاوة النفس والنصیحة للخلق یعنی ان هذه الاشیاء لا یقول احد انها غیر محمودة چیزے کہ ہمہ خلق بر اں اجماع دارند کسے آن را مخالف نیست شیخ اجماع صوفیان آورد اما اجماع ادیان است آن انیست زہد در دنیا دیگر بذل نفس و بدانی ہیچ دینے فی بذل نفس تمام نیست دیگر نیک خواہی بندگان خدا کردن و کسے را کارے نیکے فرمودن و بر سیرتے نیکے آوردن قوله وقال رجل لیحیی بن معاذ رحمه الله متی ادخل حانوت التوكل والبس رداء الزهد واقعد مع الزاهدین فقال اذا صرت من ریاضتك لنفسك فی السر الی حد لو قطع الله عنك الرزق ثلثة ایام لم تضعف فی نفسك فاما ما لم تبلغ هذه الدرجة فجلوسك علی بساط الزاهدین جهل ثم لا آمن ان تفتضح مردے یحیی معاذ رح را گفت تا کے در دکان توکل در خواہم آمد و تا کے ردائے زہد را در بر خواہم کرد و تا کے با زاہدان خواہم نشست یعنی این کار انتہا دارد وقتے کہ توکل تمام شود ورد اسے زہد از بن بدر رود تا کے و برین بند مانم کہ البتہ پس روز اہدان

باشم واز ایشان پند گیرم یعنی ہموارہ ہیں معاملہ کنم گہے مقصود من بدامن من خواہد آید یا نہ یحیی رح گفت اگر تو نکردی اینچنین ریاضتے کہ تو میکنی بسر میرسد و بدل برسد این ریاضت بجاے رسد کہ اگر سہ روز خدا از تو رزق گم کند و نرسد تو ضعیف نشوی چہ باشد این سخن سائل ازین پرسید تاکے درین معاملہ باشم باشد روزے کہ ازین بیرون آیم و کار من بمقصود رسد یحیی گفت چو کار بدل رسد بیرست و سلوکے کہ بدل نسبت دارد و ریاضتے کہ بدل نسبت دارد بدان رسی و اینچنین شود کہ نعمتے آتو ہم از دل تو باشد و ہم از شغل تو باشد ابیت عند ربی یطعمنی ویسقینی نقد وقت تو شود آن ساعت این باشد کہ از مکائدہ و معاملہ بیرون آئی و بروح مشاہدہ برسی و اگر تا آنجا نرسیدی پس نشست تو بر مرتبہ زاہدان یعنی کہ خود را زاہد دانی جہل باشد ہمان شد کہ الزھد ترک ما شغلك عن اللہ اگر این صفت بودہ باشد کہ دل بدست نیامدہ و بمقصود نرسیدہ عجب نباشد کہ فردا آمنا و صدقنا فضیحت شود ترجمہ ظاہر کلام برین میرود کہ باشد کہ من در دکان توکل نشینم وہمچنین باقی کلام اما بحسب فہم خویش معنی گفتیم تو اندیشہ کن فہمے بر قولہ وقال بشر الحافی رحمہ اللہ الزھد ملك لا یسکن الا فی قلب مخلی زہد پادشاہے است کہ جز در دلے خالی نہ نشیند یعنی پادشاہ در محلے کہ نشیند خالی باشد دیگر مرا انبازے نبود ملک احتمال سہ اعراب دارد و ہر سہ معنی درست می آید بفتح اللام والمیم وکسر اللام مع فتح المیم وسکون اللام مع ضم المیم قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت ابابکر الرازی رحمہ اللہ یقول سمعت محمد بن محمد بن الاشعث بیکندی رحمہ اللہ یقول من تکلم فی الزھد ووعظ الناس ثم رغب فی مالھم رفع اللہ حب الآخرۃ من قلبہ ہر کہ سخن در زہد گفت و مردمان را بزہد

پند داد بعد آن رغبت در مال ایشان کند خداوند تعالی دوستی آخرت از دل او دور کرده
است الله سبحانه وتعالی نخست دوستی آخرت از دل او دور کرده است آنکه او نصیحت
بزہد میکند و رغبت در مال ایشان میکند دانی این بچه ماند مرد طبیب معلول را دوائے
مقوی بدہد تا علت او دفع شود بعد آنکه طبیعت خواہد قی دفع کند طبیب دہن را فراز کند
بگوید ور دہن قی کند مرداں را پند دہد کہ دنیا را بگذارید و خود رغبت دران کند **قوله** و
قيل اذا ازهد العبد فی الدنيا وكل الله ملكا يغرس الحكمة فی قلبه
چنیں گفته اند چوں بندہ ترک دنیا کند خداوند سبحانہ فرشته را گمارد کہ در دل او درخت
حکمت را نہاد کند **قوله وقيل لبعضهم لم زهدت فی الدنيا فقال**
لزهدها فی بعضے را گفتند دنیا را چرا گذاشتی گفتند دنیا مرا گذاشت او جوابے
خوشے داد یعنی دنیا در قسمت من نرفته است پس ہمچناں شد کہ دنیا مرا گذاشته است
چو او مرا گذاشت من چہ گذارم اینجا پرسند ترک شے بعد وجود او و چو وجود او نبود
ترک چہ معنی داشت بالا گفته شده است زہد دو معنی دارد یکے آنکہ باشد و بگذارد دوم
آنکہ شخصے است بر شرف تحصیل است رہ آں دار دو قادر بران است و امکان آن دارد
کہ دنیا را حاصل کند معہ ہذا دست دران نزند این نیز زاہد باشد **قوله وقال احمد
بن حنبل رحمه الله الزهد على ثلثة اوجه ترك الحرام وهو زهد
العوام والثانی ترك الفضول من الحلال وهو زهد الخواص و
الثالث ترك ما يشغل العبد عن الله تعالى وهو زهد العارفين**
این سخن بالا گفته ام مکرر چہ کنم **قوله سمعت استاد ابا علی الدقاق رحمه الله
يقول قيل لبعضهم لم زهدت فی الدنيا فقال لما زهدت فی** ~~زہدت~~
اكثرها انفت من الرغبة فی قلها یعنی بعضے دیگر را پرسیدند چرا زہد
در دنیا کردی گفت چو دنیا بتمام و کمال مرا دست نمیدہد اندک او مرا چہ کار آید یکے با خود

دید تمام دنیا بر سلاطین است کمال آو آنجا است چہ جاہ و چہ مال و چہ لذائذ و چہ دستگہ
چوں سلطان نشدم بارے چاکر ہم نباشم **قولہ وقال یحیی بن معاذ رحمہ الله**
الدنیا کالعروس ومن یطلبھا ماشطتھا والزاھد فیھا یسخم
وجھھا وینتف شعرھا ویخرق ثوبھا والعارف مشتغل باللہ لا
یلتفت الیھا یحیی رحمہ اللہ میگوید دنیا مثل عروسے است طالب او وزامی آراید
شانہ او بر موسے اومی زند و آنکہ تارک دنیا و زاہد است بدان ماند روے او را سیاہ
میکند و موسے سر او را میکند و جامہاے او پارہ میکند و عارف مشغول بخدا است
نہ او را آرا یدو نہ او را بزدا ید بوقت خویش با خداے خویش فارغ باشد **قولہ سمعت**
ابا عبد اللہ الصوفی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا الطیب السامری
یقول سمعت الجنید یقول سمعت السری رحمہ اللہ یقول
مارست کل شیٔ من امر الزھد فنلت ما ارید الا الزھد فی الناس
فانی لم ابلغہ ولم اطقہ سری میگوید ہرچہ در کار زہد بود دران ممارست کردم
یعنی عارف و عالم بدان کار شدم پس ازان این یافتم کہ ترک مردمان باید کرد و من بدین
نرسیدہ ام و بطاقت من نشد کہ این کار بسر برم **قولہ وقیل ما خرج**
الزاھدون الا الی انفسھم لانھم ترکوا النعیم الفانی للنعیم
الباقی چنین گفتہ اند زاہدان چیزے ترک دنیا ورد ند مگر رغبت ہم بنفس خود کردند دنیاے
فانی گذاشتن کہ دران بلا و محنت بود آخرت را اختیار کردند کہ دران نعمت و راحت
خواہد بود **قولہ وقال النصرابادی رحمہ اللہ حقن دماء الزاھدین**
وسفك دماء العارفین خداے تعالی نگاہداشت خون زاہدان را وریخت
خون عارفان را یعنی زاہدان را با وجود ایشان داشت و عارفان را از وجود ایشان
زاہد کرد **قولہ وقال حاتم الاصم رحمہ اللہ الزاھد یذیب**

کیسہ قبل نفسہ والمتزھد یذیب نفسہ قبل کیسہ زاہد پیش از آنکہ خود را از خود کیسہ از مال خالی میکند و متزہد او ست کہ بستم زہد میکند اول نفس را بستم درین رہ می آرد و مشقت بر و نہد بس او اول از ابتدا نفس میکند بعد ان از ابتدا مال قولہ سمعت محمد بن عبد اللہ رحمہ اللہ قال حدثنا علی بن الحسن الموصلی رحمہ اللہ قال حدثنا احمد بن الحسین رحمہ اللہ قال حدثنا محمد بن الحسن رحمہ اللہ قال حدثنا محمد بن جعفر رحمہ اللہ قال سمعت الفضیل بن عیاض رحمہ اللہ یقول جعل اللہ الشر کلہ فی بیت واحد وجعل مفتاحہ حب الدنیا وجعل اللہ الخیر کلہ فی بیتٍ واحدٍ وجعل مفتاحہ الزھد خدائے تعالی شر را در یک خانہ نہاد یعنی یکجا کرد بدین ماند کہ خدائے تعالی ہر جا کہ شرے است در یک خانہ داشت یعنی یکجا آورد وکلید در آن خانہ حب دنیا کرد یعنی ہر کہ دنیا را دوست داشت ہر جا کہ شرے است بدان مبتلا شد و زہد بدان ماند ہر جا کہ خیرے است خدائے تعالی جمع کرد در یک مقام داشت و کلید در آن مقام زہد کرد بدان ماند کہ مردمان طریق حدیث خوانند طلب الدنیا رأس کل خطیئۃ وترک الدنیا راس کل عبادۃ

قولہ (۷) باب الصمت

صمت خاموش بودنست از اصول این طائفہ است ہر کہ سخن بسیار گوید دلش بحضور کم آید ہر کہ سخن بسیار گوید دل او مکدر گردد ہر کہ سخن بسیار گوید البتہ کذبے در زبان او رود ہر چند کہ او در گفتار صادق باشد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است کفی بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع و ہر کہ سخن بسیار گوید

ہتک حرمات اللہ از و شود ہر کہ سخن بسیار گوید حفظ اسرار او را میسر نیاید ہر کہ سخن بسیار
گوید حبس نفس او را میسر نشود و ہر کرا حبس نفس میسر نیاید اثر مراقبہ بروظاہر نشود تو بدانی
عن اصحاب الصمۃ اصحاب السمت **قوله اخبرنا عبد الله بن يوسف**
الاصفهاني رحمه الله قال حدثنا ابو بكر محمد بن الحسين
القطان رحمه الله قال حدثنا احمد بن يوسف السلمي رحمه الله
قال حدثنا عبد الرزاق رحمه الله قال اخبرنا معمر رحمه الله
عن الزهري رحمه الله عن ابي سلمة رحمه الله عن ابي هريرة
رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
من كان يؤمن بالله واليوم الاخر فلا يؤذي جاره ومن كان يؤمن
بالله واليوم الاخر فليكرم ضيفه ومن كان يومن بالله واليوم
الاخر فليقل خيرا او ليصمت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت میکند رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود ہر کہ ایمان بخدا و روز آخرت دارد او ہمسایہ خویش را
نرنجاند ہمسایہ چہ مخصوص است معاملہ با او بسیار است ہر کہ قریب تر است احسان
او بیشتر باید و ایذاے او زیانکار تر باشد و ہر کہ ایمان بخدا و آخرت دارد او اکرام
ضیف کند و ہر کہ ایمان بخدا و آخرت دارد سخن نیک گوید یا خاموش ماند از اینجا نہ
آید سخن خیر گویند یا ساکت باشند پس صمت از کلام بیشتر آید **قوله اخبرنا علي**
بن احمد بن عبدان رحمه الله قال اخبرنا احمد بن عبيد
رحمه الله قال حدثنا بشر بن موسى الاسدي رحمه الله
قال حدثنا محمد بن سعيد الاصفهاني رحمه الله عن
ابن المبارك رحمه الله عن يحيى بن ايوب رحمه الله عن
عبيد الله بن زحر رحمه الله عن علي بن ابي يزيد رحمه الله

عن القاسم رحمه الله عن ابی امامة رحمه الله عن عقبة بن عامر رضی الله عنه قال قلت یا رسول الله ما النجاة قال احفظ علیك لسانك ولیسعك بیتك وابك علی خطیئتك عقبہ عامر از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پرسید نجات در چیست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود زبان خود بر خود نگاہدار یعنی از غیبت ونمیمت وفحش واظہار عوار سوئے وبسیار گفتن ومراد شیخ ہمین است ودر خانۂ تو باید کہ ترا آنچنان باشد کہ بندہ بود واگر ہمچو عش طیرے بود ومعنی دگر ولیسعك بیتك یعنی خانۂ تو بقدر وسع تو توسیع بر اہل وولد باشد ودیگر خانۂ تو ترا بندہ بود یعنی اختلاط با مردم بسیار نبود سنائی گوید

دانشت لقمان یکے کر تیچے تنگ — چوں گلوگاہ نائے وسینۂ چنگ
شب در آنجا برنج وتاب بدے — روز نیمے در آفتاب بدے
بوالفضولے سوال کرد ازوے — کین چہ خانہ است شش بدست وپیے
از دل سرد وچشم گریان پیر — گفت ھذا لمن یموت کثیر

وبرگنہ خویش اگر از تو زاد بر آں بگری قوله قال رضی الله عنه الصمت سلامة وهو الاصل وعلیه ملامة شیخ میفرماید صمت سلامتی است از بسیار چیز واصل او ہمین است یعنی صمت اصل کار است یا سالم بودن اصل کار ست ور مومن باید کہ دوام باشد قوله اذا ورد عنه الزجر فالواجب ان یعتبر فی الشرع والامر والنهی واگر در صمت منعے آید محل گفتار است باید کہ دران محل اعتبار شرع کند اعتبار امر کند یعنی آنچہ بدان شرع وارد است وامر بدان است تجاوز نکند قوله والسکوت فی وقته صفة الرجال کما ان النطق فی موضعه من اشرف الخصال سکوت در وقت سکوت صفت مردان دین است چنانچہ سخن در محل سخن بہترین خصلتہا ست قوله

سمعت الاستاذ ابا علی الدقاق رحمہ اللہ یقول من سکت عن الحق فھو شیطان اخرس و بعضے ایں را حدیث گویند و شاید ابو علی رح ہم ہماں حدیث میگوید و سند نمیکند ہم بزبان خود میگوید ساکت از حق شیطانے گنگے است شیطان در وقت سکوت خواہد سخن گوید و در وقت سخن خود را گنگ سازد پس او شیطان اخرس باشد ایں ساکت از حق را شیطان آخرس گفت زیرا چہ او ہمچو اوست دریں محل قولہ والصمت من آداب الحضرۃ قال اللہ تعالی وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا وصمت از آداب حضور است حضرت محل وہشت است حضرت محل اعتبار و فکر است حضرت محل خوایت اسرار است و بسیار چیز است اما ہیں یکے روے در گفتار بندہ است پس در حضرت صمت باید صفت ملازمان حضرت بادشاہ شنیدہ باشی کہ حد صمت و سکوت دارند خداوند تعالی ہمیں سخن اشارت کرد چوں قرآن خوانند استماع آں کنید و از سخن دیگر خاموش باشید قولہ وقال سبحانہ خبر عن الجن بحضرۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم فلما حضروہ قالوا انصتوا وقال اللہ تبارک وتعالی وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا خداوند سبحانہ و تعالی از جن خبر دادہ است نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاضر شدند و گفتند خاموش باشید و گوش بدارید کہ او چہ می خواند وقال اللہ تعالی وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ واصوات نزدیک رحمن فرو شستہ است آنچناں تو نشنوی مگر آوازے باریکے قولہ وکم بین عبد یسکت تصاونا عن الکذب والغیبۃ وبین عبد یسکت لاستیلاء سلطان الھیبۃ یک سکوت سبب ہیبت تجلی جلال است و یک سکوت سبب آنست کہ بزبان غیبتے و طیبتے و نمیمتے نرود فتان بینھما قولہ

وفی معناه انشدوا

انکرما قول اذا افترقنا واحکم دایباج المقال
فانساها اذا لقینا فانطق حین انطق بالمحال

اندیشہ میکنم من چہ میگویم وقتے کہ جدا می شویم وحجج ومقال را تحکیم میکنم دریں حال کہ او را زفتہ می بینم قولہ فانساها و وقتے کہ با او ملاقات می شود آن ہمہ گفتار ہا را فراموش می کنم و سخن میگویم وقتے کہ سخن میگویم بمحال و ہرزہ یعنی وقت فراق اندیشہ می کنم کہ سخن من ہمہ سنج است و وقتے کہ ملاقات می شود آن ہمہ فراموش میشود و سخنے کہ میگویم بہرزہ میگویم قولہ وانشدوا

فیا لیل کم من حاجۃ لی مهمۃ اذا جئتکم لم ادر یا لیل ما ھیا

اے شب چند حاجتے است مرا کہ آن مہم است و وقتے کہ ملاقات میکنم نمی دانم کہ شب چہ بود و چہ حکایت بود غرض اینست کہ در وقت حضرت سکوت است قولہ وانشدوا

وکم من حدیث لک حتی اذا ملکنت من لقیاک انسیت

و چند حکایت باشد کہ بنا بر تو باشد و وقتے کہ مرا لقائے تو مسلم شد ہمہ فراموش شد قولہ والسکوت علی قسمین سکوت بالظاهر وسکوت بالقلب والضمائر فالمتوکل یسکت قلبہ عن تقاضی الارزاق والعارف یسکت قلبہ مقابلۃ للحکم بنعت الوفاق فهذا بجمیل صنعہ واثق وھذا بجمیع حکمہ قانع وسکوت بر دو قسم است یکے خاموشی در ظاہر است خاموش کہ در ظاہر است خاموش باشد بہرزہ با ہر کسے سخن نگوید و سکوتے است کہ بدل باشد و بضمیر باشد و سکوتے کہ در باطن است مثال او اینست کہ ضمیر مرد متوکل از طلب رزق ساکت باشد از خدا نخواہد کہ رزق بدہ و چنانچہ

از اکتساب ظاہر ساکت است بدل ہم ساکت است از خدا رزق نمیخواہد و
عارف ضمیر او ساکت است آنچہ ازان سو آید آید و برونق خویش نخواہد پس این
متوکل من جمیل صنع تعالی را واثق است فعل وصنع خواہد بودن این بجمیل آن
واثق است ہرچہ شایستے و بایستے آنست و این عارف آنچہ او حکم کردہ است
بدان قانع است او در جمیل فعل است این در جمیل حکم است قوله و
فی معناه قالوا

تجری علیک صروفه وهموم سرک مطرقه

ہر صیرفیئے کہ باری تعالی کند و برتو رود سر تو ساکت و فرو افتادہ باشد ہر طرفے
ور الحظ نشود قوله وربما یکون سبب السکوت حیرت البدیهة
فانه فاذا ورد کشف علی وصف البغتة خرست العبارة
عند ذلك فلا بیان ولا نطق وطمست الشواهد هنالك
فلا علم ولا حس قال الله تعالى يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُولُ
مَاذَا أُجِبْتُمْ قَالُوا لَا عِلْمَ لَنَا و بسا باشد سبب سکوت چیزے ناگہانی
ازان سو آید کشفے و بینشے این در حیرت افتد و ساکت ماند زیرا چہ چون کشفے وارد
شود بر صفت ناگہانی انتظارے نہ و ترصدے نہ وا و خود را دران محل و مرتبہ
نداشتہ یکایک ازان سو چیزے آمد در اینچنین حالت عبارات گنگ شود
نہ بیانے ماند و نہ نطق ماند و در اینچنیں حالت ہر شاہدے کہ بود مطموس باشد
اگرچہ شواہد ہستند اما چو او در حسرت متغرق است ایشان مطموس اند اینجا علم
نباشد و حسے نباشد یا آنکہ فجا وت آن کشف شدہ است کہ ہمہ شواہد او مطموس
کردہ است و ہمہ در عرض فنا رفتند علم نماند حس نماند معلوم نیست محسوسے نیست
علم چہ ماند قال الله تعالى يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُولُ مَاذَا أُجِبْتُمْ

قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا این حال پیش آید کہ گویند ما را علمے نیست **قوله** فاما ایثار ارباب المجاهدة السکوت بالاگفتہ بود نطقے بخیر باشد وسکوت بخیر باشد اما اینجا میگوید اختیار اہل مجاہدہ ہمیں سکوت است **قوله** فلما علموا ما فی الکلام من الآفات ثم ما فیه من حظ النفس واظهار صفات المدح والمیل الی عن یتمیز بین اشکاله بحسن النطق وغیر هذا من آفات الخلق وذلك نعت ارباب الریاضة وهو احد ارکانهم فی حکم المنازلة وتهذیب الخلق اہل ابتلا ومجاہدہ سکوت اختیار کردہ اند بنا برین کہ دانستند در کلام بعض آفات ہست چنانچہ ایشان ترک کلام کردند ہر چہ دران حظ نفس است آن را ہم ترک کردند واظہار صفات مدح ومیل برین کہ میان اشکال وامثال خویش تمیز باشد کہ مردے چنین مبین است وجز این کہ آفات خلق انسانی است بسیار چیزہا است طالب ترک آن کردہ وخلاف آن اختیار کردہ واین ہمہ صفت اہل ریاضت است کہ البتہ ہر چہ کنند خلاف نفس کنند ویکے از ارکان منازلت وتہذیب خلق صمت است **قوله** وقیل ان داود الطائی رحمه الله لما اراد ان یقعد فی بیته اعتقد ان یحضر مجالس ابی حنیفة رحمه الله اذ کان تلمیذاً له یقعد بین اضرابه من العلماء ولا یتکلم فی مسئلة فلما قوی نفسه علی ممارسة هذه الخصلة سنة کاملة قعد فی بیته عند ذلك وآثر العزلة داود طائی رحمہ اللہ ہر گاہ کہ خواست در خانہ نشیند با خود این اعتقاد کرد کہ در مجلس ابو حنیفہ رح بنشینم زیراچہ شاگرد او بود واین اعتقاد کرد اگرچہ میان اقران خویش بنشینم وسخن بمسئلہ نگویم وسخنے نکنم بعد آنکہ نفس او قوی شد کہ برین خصلت کہ بحث با اقران نکند ویکسال برین خصلت ممارست شد

در خانہ خود نشست و اختیار عزلت کرد قولہ وکان عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ اذا کتب کتابا فاستحسن لفظا مزق الکتاب وغیرہ عمر بن عبد العزیز چون چیزے بنشتے و اورا خوش آمدے آن نبشتہ پارہ کردے وگرد اینذے دگر بنشتے مگر حظ نفس ورومی یافت قولہ سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن رح یقول اخبرنا عبد اللہ بن محمد الرازی رحمہ اللہ قال حدثنا ابو العباس محمد بن اسحاق السراج رحمہ اللہ یقول سمعت احمد بن الفتح رحمہ اللہ یقول سمعت بشر بن الحرث الحارث رحمہ اللہ یقول اذا اعجبک الکلام فاصمت واذا اعجبک الصمت فتکلم بشر حافی رح گفتہ است اگر سخن گوئی وآن گفتار ترا خوش آید خاموش کن واگر سکوت ترا خوش آید سخن آید قولہ وقال سہل بن عبد اللہ رحمہ اللہ لا یصح لاحد الصمت حتی یلزم نفسہ الخلوۃ ولا یصح لہ التوبۃ حتی یلزم نفسہ الصمت ہیچ یکے را صحت خاموشی نباشد تا خلوت را ملازم نگیرد مگر ازین سکوت ہمین سخن گفتن با مردم مراد باشد آنگہ خلوت صحیح آید واگر در خلوت تلاوت بسیار میکند وقصہ ہا وافسانہ ہا واشعار می خواند اینجا سکوت نیست کلام اللہ تلاوت میکند اگرچہ کلام اللہ است وچنین وچنان است اما مرد متفکر ومراقب را تلاوت بقدرت وحصہ است وتوبہ بشرط درست نشود تا صمت لازم نباشد گفتہ ام حدیث را کفی المرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع قولہ وقال ابو بکر الفارسی رحمہ اللہ من لم یکن الصمت وطنہ فہو فی الفضول وان کان صامتا ہر کرا وطن او صمت او نشد یعنی قرار ومستقر نشد پس او در فضول است البتہ سخن زاید افتد واگرچہ او صامت نماید قولہ والصمت لیس

بمخصوص علی اللسان لکنہ علی القلب والجوارح کلھا وصمت مخصوص
بلسان نیست اگرچہ وصف لسان است اما قلب و جوارح چشم و دست و
پاے ایشان ہم نسبتے بصمت دارند دست در فعلے و عملے ہست و قدم بکارے
ہست وچشم در نظارہ ہست گوئی ایشان ہم ناطق اند باعتبار حال ایشان و
گفتہ اند لسان الحال انطق من لسان القال **قولہ وقال بعضھم
من لم یستغنم السکوت فاذا نطق نطق بلغو** ہر کہ سکوت غنیمت
نداشت چوں سخن گوید سخن لغو گوید یعنی چوں البتہ خودرا در گفتار دارد لغوے
ہم از زبان او بیرون آید چوں سکوت را کارے ندانست تکلم بلغو باشد **قولہ
سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت محمد
بن عبد اللہ بن شاذان رحمہ اللہ یقول سمعت ممشاد الدینوری
رحمہ اللہ یقول الحکماء ورثوا الحکمۃ بالصمت والتفکر** حکما کہ بحکم
رسیدند بدین دو چیز یکے بصمت دوم بتفکر و تفکر لازمہ صمت است تفکر
بغیر صمت میسر نیاید ہر جا کہ متفکرے است او در گوشہ نشیند و سرے فرود
افگند یا نظر بر ہواے و صحراے بدارد بلکہ تغمیض عین کند مغزے و خلاصہ
بفکر خویش بیرون آرد **قولہ وسئل ابوبکر الفارسی رحمہ اللہ عن
صمت السر فقال ترک الاشتغال بالماضی والمستقبل** ابوبکر فارسی رح
را پرسیدند از صمت سر کہ صمت سرچہ معنی دارد و عبارت از چیست گفت
گذشتہ را در دل نیارد و کذلک آیندہ را **قولہ وقال ابوبکر الفارسی
رحمہ اللہ اذا کان العبد ناطقا فیما یعنیہ ما لا بد لہ منہ
فھو فی حد الصمت** چون بندہ سخن لایعنی گرد آرد و آنچہ لابدی است
ازان سخن گوید او در حد صمت باشد یعنی و ما لایعنی ہر یکے بر اندازہ حال او ست

قولہ ویروی عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ انہ قال کلم الناس قلیلا وکلم ربک کثیرا لعل قلبک یری اللہ تعالیٰ از معاذ بن جبل رضؓ مروی است او گفتہ است با مردماں سخن اندک گو و با خدا بسیار گو یعنی دل را و زبان را ملازم ذکر او دار بزبان ذکر جلی گو و بدل ذکر خفی بتحقیق دل تو خدا را بیند یعنی بے شبہ دل تو در حضور حق است و در اعتقاد قریب اوست و دیگر بعضے صوفیاں گویند چو اینچنین مجاہدہ کنند خدا را ہم در دنیا بینند و گفتہ اند بدل بینند و گفتہ اند میان خواب و بیداری بینند و آنکہ گفتہ اند در بیداری بینند ایشان دانند **قولہ** وقیل لذی النون المصری رحمہ اللہ من اصون الناس لنفسہ فقال املکھم لسانہ از ذوالنون پرسیدند کدام کس است کہ نگاہ دارندہ تر مردماں است مر نفس خود را و از ہمہ چیزہا امساک کردہ و خود را از ہمہ چیزہا باز آوردہ است گفت آنکہ زبان خود را مالک است یعنی زبان بدست اوست در بعضی سخن گوید در لا یعنی سخن نگوید و شاید بعض اوقات در یعنی ہم سخن نگوید **قولہ** قال ابن مسعود رضی اللہ عنہ ماشیٔ بطول السجن احق من اللسان ہیچ چیزے نیست سزاوار بہ بند داشتن از زبان و لائق آنست کہ ہمارہ در بند بدارند **قولہ** وقال علی بن بکار رحمہ اللہ جعل اللہ لکل شیٔ بابین وجعل للسان اربعۃ ابواب فالشفتان مصراعان والاسنان مصراعان خدائے تعالیٰ ہر چیزے را دو در کردہ است و برائے زبان را چہار در کردہ است دو لب دو تختہ در و دو رستہ دندان گوئی دو تختہ در است ہر تختہ را درے می شمرد بسیار درہا باشد کہ ہمہ بیک تختہ بستہ شود حاصل کلام یعنی سخن را ہر کسے نتواند نگہ داشتن زیرا چہ ہر چیزے درے دارد و آں در را

دو تختہ وزبان بود و دردار دو چہار تختہ و دو معنی مفہوم شود یکے آنکہ دو دردار دزنگاہ داشتن آن دشوار باشد دوم آنکہ دو دردار د چو بندند محکم بستہ شود **قولہ وقیل ان ابابکر الصدیق رضی اللہ عنہ کان یمسک فی فیہ حجرا الذا سنۃ لیقل کلامہ** صدیق اکبر رضی اللہ عنہ رامی آرند سالہا دردہن خویش سنگے داشتے تا سخن اندک گفتہ شود یعنی اگر چیزے دردہن بود تا ہرزہ سخن گفتہ نشود ویاد می دہا ندکہ سخن کم گو و دیگر **قولہ وربما یکون السکوت یقع علی المتکلم تادیبا لہ لانہ اساء ادبہ فی شیٔ** وبسا باشد کہ سکوت بر متکلم افتد ودران مطلوب تادیب متکلم باشد سخن میگفت ودران عادت گرفتہ آن بسکوت باز آید تادیب متکلم است زیراچہ او بران عادت گرفتہ واورا بسکوت آرند بروسخت دشوار است **قولہ کان الشبلی رحمہ اللہ اذا قعد فی حلقتہ ولا یسالونہ یقول وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِم بِمَا ظَلَمُوا فَهُمْ لَا يَنطِقُونَ** وشبلی رح چوں درحلقۂ مجلس خویش نشستے واز وچیزے سخن نمی پرسیدند گفتے سخن برایشان افتاد بسبب چیزے کہ ایشان ظلم کردند پس ایشان راسخن ماند سخن گفتن نمی توانند براے این را آورد چو صمت بر متکلم افتاد تادیب او باشد پس ایشان سخن

؎ عبارت شرح برالفاظ "سخن کم گو و دیگر صریحاً ناتمام است ودر نسخۂ شرح منقول عنہ از سہو کاتب آن نسخہ غالباً یک یا دو سطر عبارت از کتابت متروک ماند چونکہ نسخۂ دیگر موجود نیست لامحالہ این مضمون درطباعت ہم ناتمام گذاشتہ شد علاوہ ازین بعد این مضمون شرح یک جملہ متن از رسالہ قشیریہ مع شرح آن ہم در نسخہ شرح منقول عنہ منقول نیست۔ اینجا آن متن از رسالہ قشیریہ قلمی و مطبوعہ نقل کردہ میشود وہو ہذا۔ وقیل ان ابا حمزۃ البغدادی کان حسن الکلام فہتف بہ ہاتف تکلمت فاحسنت بقی ان تسکت فتحسن فما تکلم بعد ذلک حتی مات وکان قریبا من ہذہ الحالۃ علی رأس اسبوع او اکثر ۔ ع ح

نمی گویند بسبب ظلمے کہ ایشان کردند پس عدم سخن ایشان تادیب ایشاں باشد
قوله وربما يقع السكوت على المتكلم لان في القوم من هو اولى
منه بالكلام وشاید متکلم سخن نگوید ازین جہت کہ نزدیک او شخصے است کہ
او لایق است ازیں کہ سخن گوید این سکوت ارباب صمت نیست اما شخصے باشد کہ
با دب خود را نگہ دارد شیخ ادبے می آموزد در حضرت کسے بدو لایق باشد کہ
برائے سخن گفتن سخن نگوید قوله سمعت ابن السماك رحمه الله يقول
كان بين الشاه الكرماني ويحيى بن معاذ صداقة فجمعهما بلد
فكان شاه لا يحضر مجلسه فقيل له في ذلك فقال الصواب
هذا فما زالوا به حتى يحضر يوما مجلسه وقعد ناحية لا يشعر
به يحيى بن معاذ فلما اخذ يحيى في الكلام سكت ثم قال ههنا
من هو اولى بالكلام مني وارتج عليه فقال شاه قلت لكم
الصواب ان لا احضر مجلسه از ابن سماک شنیدم میگفت میان شاہ
شجاع کرمانی و یحیی معاذ رحمہما اللہ شدند و شاہ رح در مجلس یحیی رح حاضر نشدے شاہ را
گفتند مجلس او گفت بہتر اینست کہ حاضر نشوم ہمیشہ ہمچنین بودہ اند
تا آنکہ بارے در مجلس او حاضر شد نشست و یحیی رح بدان علم نداشت کہ او در گوشہ
نشستہ ہست ابو یحیی رح سخن آغاز کرد او خاموش ماند بعد آن گفت اینجا کسے
است کہ در سخن از من اولی تر ست زبان یحیی رح بستہ شد شاہ رح گفت من نگفتم
کہ صواب نیست کہ من در مجلس او حاضر شوم قوله وربما يقع السكوت
على المتكلم لمعنى في الحاضرين وهو انه يكون هناك ليس
باهل السماع لذلك الكلام فيصون الله لسان المتكلم غيرة
وصيانة لذلك الكلام عن غير اهله وبسا باشد کہ سکوت بر متکلم

افتد متکلمے کہ احق بکلام سبب آنکہ حضار لایق کلام او نیند خدائے تعالیٰ زبان آنکہ احق بکلام است نگاہ می دارد تا سخن او نا اہلان نشنوند اینجا دو معنی است یکے آنکہ زبان بستہ می شود و سخن گفتن نمی تواند فیصون اللہ بدین معنی درست شیند و دیگر او باختیار نمی خواہد سخن نگوید آن اختیارے کہ او را افتادہ است آن صون باری است کہ او با نا اہل سخن نگوید **قولہ و ربما یکون السکوت الذی یقع علی المتکلم ان بعض الحاضرین کان معلوم اللہ سبحانہ من حالہ انہ یسمع من ذلک الکلام فیکون فتنۃ لہ اما لتوھمہ انہ وقتہ ولا یکون او لانہ یحمل نفسہ ما لا یطیق فیرحمہ اللہ عزوجل بان یحفظ سمعہ عن ذلک الکلام اما صیانۃ لہ و عصمۃ عن غلط** و بسا باشد کہ سخن نگوید زیرا چہ بعضے حاضران از نا اہلا باشند سخن بشنوند و سخن عالی آن حاضر گمان برد کہ این وقت من است پس این فتنہ باشد او را یا خود سخن بشنود و نفس خویش تحمیل کند آنچہ طاقت او نباشد سخن صوفیان در دو چیز باشد یا از موارد و حقایق یا از ریاضات و مجاہدات اگر از حقایق و معارف است شخصے بشنود و آن بداند کہ وقت من است و آن گمان فتنہ باشد مر او را و اگر سخن از مجاہدات است و آن اشق و اصعب است سامع آن بار بر نفس خویش نہد و نتواند برداشتن ضمیر وقتہ احتمال دارد بر سامع بازگردد و احتمال دارد کہ بر حکم متکلم تو فکرے کن باندک فکر معلوم خواہی کرد **قولہ و قال مشائخ ھذہ الطریقۃ ربما یکون السبب فیہ حضور من لیس باھل السماعۃ من الجن اذ لا تخلو مجالس القوم من حضور جماعۃ من الجن** و بسا باشد کہ سخن نگویند سبب آنکہ جن در مجلس ایشان حاضر می شود ایشان سخن نگویند تا ایشان نشنوند جن

انواع اند دیہوری گویند وطیہوری مائی وناری وارضی وہوائی وقدسی جن قدسی
مومن ومسلمان بر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایمان آوردہ اند ورسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در رکن ایمان ایشان این شرط کردہ بود کہ بر مسلمانان
ظاہر نشوند وایشان ظاہر شدند پس ایشان ایمانے دارند اما بشرط اسلام نہ اینچنین
کسان حاضر باشند واسرار وسخن ملوک شنوند زبان دارد ہم گوینده را ہم شنونده را
قوله سمعت الاستاد ابا علی الدقاق رحمه الله یقول عللت
مرة بمرو فاشتقت ان ارجع الی نیسابور فرایت فی المنام
کان قایل یقول لی لا یمکنك ان تخرج من هذا البلد فان
جماعة من الجن استحلوا کلامك ویحضرون مجلسك
فلاجلهم تحبس ههنا شیخ میگوید از ابو علی شنیدم کہ میگفت در شہر مرو
رنجور شدم خواستم کہ بہ نیسابور باز گردم پس در خواب دیدم گوئی مردے میگوید
ممکن نیست ترا کہ از مرو بیرون آئی زیرا چہ جماعتے از پریان کلام ترا شیرین گرفتہ
اند ودر مجلس تو حاضر می شوند از سبب ایشان ترا محبوس دارند شیخ این حکایت
برائے آن را آورد کہ جن در مجلس ایشان حاضر می شوند اما اینجا این سخن ماند
کہ بالا گفت سخن نگوید تا نشنوند یعنی اہل شنوند وناہل نشنوند ومیان ایشان اہل
ہم می باشد محمد حسینی (ادام الله سابیب انفاسه علینا
مادامت الشمس طالعة والطلع طالعة) چنین می گوید مرد عارف چو در
بیان اسرار حقایق ومعارف شود کراماً کاتبین را از ہر دو طرف او دور کنند
تا ایشان اسرار خداوند تعالی نشنوند واگر نہ ایشان از کتابت مانند عجب فرشتگان لایق
سخن اسرار نباشند جن خود کدام است قوله وقال بعض الحکماء رحمه الله
ان ما خلق للانسان لسان واحد اوعینان واذنان لیسمع ویبصر

اکثر مما یقول حکما گفتہ اند خداے تعالی انسان را زبان یک داد وچشم وگوش دو براے آنکہ آنچہ بگوید کمتر ازاں باشد کہ می بیند ومی شنود اینجا سخنے ہست بیاران باشد کہ چشم وگوش ایشان بر دو زبان باقی ماند چندان ہذیانے گوید کہ اندازہ نباشد قولہ ودعی ابراھیم بن ادھم رحمہ اللہ الی دعوۃ فلما جلس اخذ وا فی الغیبۃ فقال عندنا یوکل اللحم بعد الخبز وابتداءتم بأکل اللحم اشار الی قولہ تعالی اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا سلطان ابراہیم را جاے براے طعام دعوت شد آمد در مجلس نشست ومرداں در غیبت شدند گفت نزدیک ما ہمچنیں است گوشت بعد نان بیارند وگوشت را با نان خورند واینجا مردانے اند کہ گوشت پیش از نان بخورند مراد این داشت کہ در کلام اللہ است اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا قولہ وقال بعضھم الصمت لسان الحکیم صمت زبان حکیم است یعنی صمت او نطق حالی دارد صمت حکیم گوئی این سخن گفت کہ مرد عاقل وحکیم ساکت باشد ودیگر صمت او دلیل بریں میکند کہ او در فکرے وحکمتے است ودیگر حکیم را باید کہ ہمارہ ساکت باشد زیراچہ متدبر ومتفکر است قولہ وقال بعضھم تعلم الصّمت کما تتعلم الکلام فان کان الکلام یھدیک فان الصّمت یقیک بعضے گفتہ اند تعلم صمت کن یعنی بیاموز کہ صمت کجا کنند وبیاموز کہ صمت چہ نفع وچہ اثر دارد چنانچہ تعلیم کلام کردی مرد عالم معانی بیان میگوید کہ اینجا تاکید می آرد وفلان جا سخن بغیر تاکید آرند بحث از مقتضی حال ومقتضی مقام دارد وتو صمت را ہم تعلم کن زیراچہ کلام ترا راہ راست می نماید وصمت ترا از تو نگاہ میدارد

قوله وقيل عفة اللسان صمته وگفته اند ہر عضوے را عفت باید که لایق آن عضو باشد وعفت لسان صمت است قوله وقيل مثل اللسان مثل السبع ان لم توثقه عدا عليك وہم چنین گفته اند که زبان بحیوانے درنده ماند چنانچه شیرے وگرگے اگر آن حیوان درنده را محکم نه بندی او بر تو بدود یعنی زبان ترا نگاه دار اگر نه ترا زبان فاحش کند قوله وسئل ابو حفص رحمه الله ای الحالين للولی افضل الصمت او النطق فقال لو علم الناطق ما آفة النطق لصمت ان استطاع عمر نوح عليه السلام ولو علم الصامت ما آفة الصمت لسأل الله تعالى ضعفی عمر نوح عليه السلام حتى ينطق از ابو حفص رح پرسیدند ولی را چه بهتر خاموشی یا سخن گفتن ابو حفص رح جواب داد اگر سخن گوینده بداند که در سخن گفتن چه آفت است ہر آئینه ساکت ماند اگر تواند مدت عمر نوح علیه السلام اگر مرد خاموش بداند که در خاموش ماندن چه آفت است ہر آئینه از خدائے خواہد دو چند عمر نوح علیه السلام تا سخن گوید مشکل کارے ہم در سخن گفتن آفت وہم در ساکت ماندن آفت پس ولی چه کند اما این قدر معلوم شد برائے یکے را عمر نوح گفت وبرائے یکے را ضعف عمر نوح علیه السلام گفت اینجا تو فہم کن چه بهتر این آید که نطق بهتر ولکن برائے صمت را این گفت که دو چند عمر نوح باید ودرین دو چند عمر از خدا قدرت نطق خواہد بعد آن سخن گوید پس صمت دو چند از نطق باید پس صمت بهتر قوله وقيل صمت العوام بلسانهم وصمت العارفين بقلوبهم وصمت المحبين من خواطر اسرارهم گفته اند خاموشی عوام از سخن است وخاموشی عارفان حق بقلوب است یعنی دل از ہمه چیز ساکت وصامت

است جز محادثاتے و مناجاتے کہ با خدا دارد و دران مناجات سخن نیست وصمت دوستان خدا صمت درستے است آنچہ میان او و میان محبوب میگذرد و محب با محبوب در خیال خویش خطراتے دارد اے عزیز عجب سخنے است این چہ دانم فہم کردہ باشی یا نہ وایم اللہ حالتے میان محب ومحبوب گذرد کہ محب نتواند آن حالت را با خود باز گردانیدن **قوله وقيل لبعضهم تكلم فقال ليس لي لسان فاتكلم فقيل له اسمع فقال ليس في مكان فاسمع** وچنین گویند یکے را گفتند سخن گو گفت زبان ندارم مگر اشارت بدین میکند کارم بجاے است کہ زبانم گنگ است یا خود فرصت سخن ندارم یا خود میگوید یک زبان دارم آن بذکر خدا مشغول زبان دگر کجا دارم کہ سخن گویم و او را گفتند بشنو گفت در من مسمع نیست کہ بشنوم یعنی آن گوش نیست کہ بحق شنیدن بود با تمام حواس من بجاے دیگر مستغرق است آن گوش نماندہ است کہ سخن کسے دران گوش در آید اگر وقتے تو بنظارہ محبوب مستغرق شدہ باشی بدانی کہ آن گوش نماندہ است کہ سخن کسے در گوش آید **قوله وقال بعضهم مكثت ثلثين سنة لا يسمع لساني الا من قلبي ثم مكثت ثلثين سنة لا يسمع قلبي الا من لساني** سی سال شدہ باشد کہ من سخن نمی شنوم مگر از دل من یعنی ہرچہ دل را احوال محبوب واز شکایت وحکایت او و دل با خود گوید گوش من آن شنود و دیگر ہرچہ بدل الہام شود من ہمان شنوم **قوله وقال بعضهم لو اسكت لسانك لم تنج من كلام قلبك ولو صرت رميما لم تتخلص من حديث نفسك ولو جهدت كل جهد لم تكلمك روحك لانها كاتمة للسر** اگر زبان خود را از سخن ساکت کردی دل تو از حکایت نخواہد ماند و اگر تو استخوان

ریختہ گردی از حدیث نفس خلاص نیابی گوئی از تعسر سکوت بیان میکند کہ سکوت
دست ندید مگر بعسرت زبان تو ساکت ماند دل تو ساکت ماند و حدیث نفس
نباشد کار این کار اگر توفیق دہد پروردگار و ہر جہد سے کہ توانی کردیکنی روح تو
با تو سخن نگوید زبرا چہ او کاتم سر است روح واقف اسرار است او جز اسرار
چیزے دیگر نداند اگر سخن گوید از سر گوید وصفت او خود کتمان سر است
و دیگر روح محب خالق السبوح است و اہل محبت را در سخن گفتن از جمال محبوب
و آنچہ میان محب و محبوب رود غیرت باشد **قولہ وقیل لسان الجاہل**
مفتاح حتفہ گفتہ اند زبان جاہل کلید مرگ اوست یعنی جاہل سخن گوید آنچنان
گوید کہ موجب ہوان و رذالت و برافتادا و شود **قولہ وقیل المحب**
اذا سکت ہلک والعارف اذا سکت ملک وگفتہ اند اگر
محب خاموش ماند ہلاک گردد گفتہ اند نظم

نوعے زدوائے درد باشد گفتن غم دل بغمگسارے

وچون عارف ساکت ماند مالک اسرار گردد تملک وتمکین در علم الیقین
وعین الیقین **قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول**
سمعت عبد اللہ بن محمد الرازی رحمہ اللہ یقول سمعت
محمد بن نصر الصائغ رحمہ اللہ یقول سمعت مردویہ
الصائغ یقول سمعت الفضیل بن عیاض رحمہ اللہ
یقول من عد کلامہ من عملہ قل کلامہ الا فیما یعنیہ
فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرمودہ است ہر کہ کلام خود را از عمل خود شمرد
یعنی او را موجب نجات و موجب فوز و ظفر شناخت سخن او اندک شود
ضرورت او را آن باید گفتن کہ موجب نجات و فوز و درجہ باشد و آن اندک

سشد

قولہ (۸) باب الخوف

خوف ترسیدن باشد از وقوع غیر ملائم حالاً مآلاً و ہر کسے را خوفے باعتبار حال اوست مرد عامی ترسد کہ فردا در آتش دوزخ نسوزم و در نقد بفوت (مرد عامی)
مایے و منائے طالب ترسد نباید ہمیں حرمان دارند و برین حرمان برند و برین حرمان برانکہ برند فردا مراد بدام و ہند یا ندہند متوسط ترسد نباید الکمال حال نشود و تکمیل و تمکین نیابد منتہی ترسد از مکر و خداع چیزے را با وے کند او را گمان رود بمقصود رسیدم و در واقع آن پردہ باشد کہ چشم روے دل او البتہ بدان پوشیدہ اند و بدین وہم مگر روے محبوب می بینم و منتہی خوف دارد کہ اسرار بروے قلب نمایند اگر جزئیات می نویسیم بسیار سخن می شود مرد سالک خردمند را این مقدار کفایت باشد و برین قیاس ہرچہ نہ مقصود و مراد باشد و یک خوفے دگر است منتہی را کہ از انچہ او و اجد است از آن بر نخود بلہ عنان کلام باز گردانیم بسخن شیخ باز آئیم بسیار گفتن رسم ما نیست قولہ قال اللہ تعالیٰ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا خوف بسیار انواع را بیان کردہ ام مرد ماوّل ہر خوفے را کہ عنایت کند کلام آتی آن نباشد و آن قدر کہ مخاوف گفتیم برعکس آن مطامع باشد قولہ اخبرنا ابوبکر محمد بن احمد بن عبدوس الحیری العدل رحمہ اللہ قال اخبرنا ابوبکر محمد بن احمد بن دلویہ الدقاق رحمہ اللہ قال حدثنا محمد بن یزید رحمہ اللہ قال حدثنا عامر بن ابی الفرات رحمہ اللہ قال حدثنا المسعودی رحمہ اللہ عن محمد بن عبدالرحمن

عن عیسی بن طلحۃ رحمہ اللہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل النار من
بکی من خشیۃ اللہ حتی یلج اللبن فی الضرع ولا یجتمع غبارٌ
فی سبیل اللہ ودخان جہنم فی منخری عبد ابداً از رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود ہر کہ بخوف خدا گریست او در آتش دوزخ
نیفتد تا آنکہ شیر در پستان باز گردد یعنی این واقع نہ و دخول ہم در نار واقع نہ و غبارے
کہ در رہ خدا است و دود دوزخ در سوراخ بینی مردم جمع نشوند یعنی البتہ آنکہ در
رہ خدا مشقت دیدہ باشد و گرد و غبار آن رہ کشیدہ باشد اثر دود دوزخ باوے
نبود قولہ حدثنا ابو نعیم احمد بن محمد بن ابراہیم
المہرجانی رحمہ اللہ قال حدثنا ابو محمد عبد اللہ بن
محمد بن الحسین بن الشرقی رحمہ اللہ قال حدثنا
عبد اللہ بن ہاشم رحمہ اللہ قال حدثنا یحیی بن
سعید القطان رحمہ اللہ قال حدثنا شعبۃ رحمہ اللہ
قال حدثنا قتادہ رحمہ اللہ عن انس رضی اللہ عنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو تعلمون ما
اعلم لضحکتم قلیلا ولبکیتم کثیرا انس رضی اللہ عنہ از رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روایت کردہ است کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم فرمودہ است اگر شما بدانید آنچہ من دانم اندک بخندید و بسیار
بگرئید آرے بر غور کار کسے را کہ اطلاع نباشد اگرچہ کند وجہ باشد
بریں صفت خندہ معدوم باشد و گریہ ملازم باشد قولہ الخوف معنی
متعلقۃ فی المستقبل لانہ انما یخاف ان تحل بہ

مکروہ او یفوتہ محبوب ولا یکون ھذا الا لشئ سیحصل فی المستقبل فاما ما یکون فی الحال موجودا فالخوف لا یتعلق بہ شیخ رحمہ اللہ گفتہ است خوف معنی است متعلق در استقبال زیرا چہ خوف اینست کہ مکروہے بروا فتد یا محبوبے از و فوت شود و آن صفت نباشد مگر در استقبال کہ شاید حاصل شود اما چیزے کہ نقد است دران خوف تعلق نیست و لیکن این ہست چیزے بدست تو است و تو مالک اوی خوف آن ہست دران مملوک با تو مکرے و خداعے باشد محبوبے در بر تو بر صفتے کہ تو تحقیق کردہ کہ این محبوب منست و خوف آنکہ آن مزخرف و منحرف نبود **قولہ** والخوف من اللہ سبحانہ وتعالی ھو ان یخاف ان یعاقبہ اما فی الدنیا واما فی الاخرۃ وقد فرض اللہ سبحانہ علی العباد ان یخافوہ فقال وخافونِ اِنْ کُنْتُمْ مُؤْمِنِیْنَ وقال وَاِیَّایَ فَارْھَبُوْنَ ومدح المومنین بالخوف فقال یَخَافُوْنَ رَبَّھُمْ مِنْ فَوْقِھِمْ خوف خدا اینست کہ او خوف خدا کند از خدا کہ او را عقاب کند یا در دنیا یا در آخرت و خدا تعالی بر بندگان فرض کردہ است کہ از و ترسند و گفتہ است وَخَافُوْنِ اِنْ کُنْتُمْ مُؤْمِنِیْنَ وگفت وَاِیَّایَ فَارْھَبُوْنَ ہم از من بترسید از دیگرے نہ لہ الحق از ہیچ یکے خوف نیست مگر از خدا چہ گویم اگر با تو مخاوف بیان کنم فالکلمۃ بطولھا و خائفان را خدا بستود گفت یَخَافُوْنَ رَبَّھُمْ **قولہ** سمعت الاستاد ابا علی الدقاق رحمہ اللہ یقول الخوف علی مراتب الخوف والخشیۃ والھیبۃ فالخوف من شرط الایمان وقضیتہ قال اللہ تعالی وَخَافُوْنِ اِنْ کُنْتُمْ مُؤْمِنِیْنَ والخشیۃ من شرط العلم قال اللہ تعالی اِنَّمَا یَخْشَی

قضیۃ

اللّٰہُ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمَآءُ والھیبۃ من شرط المعرفۃ قال اللہ
تعالیٰ یُحَذِّرُکُمُ اللّٰہُ نَفْسَہٗ خوف راسہ مرتبہ است یکے ہمین خوف
راست وآن از شرط ایمان است وَخَافُوْنِ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ویکے خشیت
است وآن از شرط علم است یعنی بداند کہ خدا عالم است خدا آگاہ را است پس
آن نفس نباید کہ رضاے خدا دران نباشد قال اللہ تعالیٰ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ
نترسند از خدا مگر علما ہر دو خوف یکے است اما این از علم خاست وآن از سماع
اخبار علما بر قدرت او و بر بے نیازی او عالم اند موجب آن ایشان را خوف است
یکے ہیبت است وآن از شرط معرفت است چو او را شناختہ باشد با صفات او یا او
تجلی کردہ باشد برو بصفات خویش ہر آئینہ ہیبت آید او قہر دارد او جلال دارد
عزت وعظمت لازمۂ آن ذات ہر آئینہ عرفان او موجب ہیبت باشد قال
اللہ تعالیٰ وَیُحَذِّرُکُمُ اللّٰہُ نَفْسَہٗ خدا شما را از خودمی ترساند از فعل بصفت
آیند واز صفت بذات آیند و از ذات کجا گریزند ذات حجاب است مر
ذات را حجاب ذات او ذات او ست چہ گمان بری این حجاب وقتے
دفع شود و وقتے نشود بے چارہ طالب ہمہ وقت سوختہ و دردمند
ماند قولہ سمعت الشیخ اباعبدالرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول
سمعت محمد بن علی الحیری رحمہ اللہ یقول سمعت محفوظا
رحمہ اللہ یقول سمعت اباحفص رحمہ اللہ یقول الخوف
سوط اللہ یقوم بہ الشاردین عن بابہ خوف تازیانہ بر در خویش ایستادہ
دارد قولہ وقال ابوالقاسم الحکیم رحمہ اللہ الخوف علی
ضربین رھبۃ وخشیۃ فصاحب الرھبۃ یلتجی الی الھرب
اذا خاف ورھب وھرب یصح ان یقال ھما واحد مثل

جذب وجبذ فاذا هرب انجذب فی مقتضی هواه کالرهبان الذین اتبعوا اهواءهم فاذا کبحهم لجام العلم وقاموا بحق الشرع فهو الخشیة خوف بر دو نوع است خشیت است و رہبت است آنکہ صاحب رہبت است وقتے بترسد بگریزد و رہبت و ہرب اگر ہر دو را یکے گویند شاید چنانچہ جذب و جبذ پس چوں بگریزد بمقتضی ہوا بگریزد چنانچہ قومے کہ رہبانند ایشاں گریختہ اند اتباع ہوا کردند پس چوں لگام علم ایشاں را بگرداند و بحق شرع ایستند این خشیت است قوله سمعت محمد بن الحسین رحمه الله یقول سمعت عبد الله بن محمد الرازی رحمه الله یقول سمعت اباعثمان رحمه الله یقول سمعت اباحفص رحمه الله یقول الخوف سراج القلب به یبصر ما فیه من الخیر والشر خوف بمثل چراغے باشد در دل کہ آنچہ خیر و شر اوست بداں می بیند قوله سمعت الاستاد اباعلی الدقاق رحمه الله یقول الخوف ان لا تعلل نفسك بعسی وسوف خوف اینست کہ نفس خویش را تسویف و اہمال تعلیل بکنی اہمال بہلتے خواہم کردن و سوف سرانجام چنین کار خواہم کردن قوله سمعت محمد بن الحسین رحمه الله یقول سمعت اباالقاسم الدمشقی رحمه الله یقول سمعت اباعمرو الدمشقی رحمه الله یقول الخائف من یخاف من نفسه اکثر مما یخاف من الشیطان خائف اوست کہ از نفس خویش بیش ازاں ترسد کہ از شیطان شیطان عدوے خارجی است و نفس عدوے داخلی ہر آئینہ خوف ازو بیشتر باشد چون دزدے بود کہ نقدے کہ تو در گرہ بستہ اے دزد درون آن گرہ باشد قوله وقال ابن الجلاء رحمه الله

الخائف من یامنه المخوفات خائف کسے است کہ از مخوفات ایمن باشد مثلاً شیر ببر کہ کلی مخوفے است مما یخاف منه او ازو ایمن است زیراچہ خائف او را خوف خدا است و از مخلوقات ایمن است قوله وقیل لیس الخائف الذی یبکی و یمسح عینیه الخائف من یترك ما یخاف ان یعذب علیه خائف آن نیست کہ می گرید و چشم را پاک می کند خائف اوست کہ ترک آرد چیزے را کہ مقابلہ آن او را فردا عذاب شود قوله وقیل للفضیل مالنا لا نری خائفا فقال لو کنت خایفا لرایت الخایفین ان الخایف لا یراه الا الخایفون وان الثکلی هی التی تحب ان تری الثکلی [تحب ان الثکلی] فضیل رحمہ اللہ گفتند چیست مارا کہ خایف را نمی بینیم گفت خایف را خایف بیند زیراچہ ہر جا کہ عورتے را کہ پسر او مردہ است او دوست میدارد کہ بہ بیند عورتے را کہ پسر او مردہ است زیراچہ ہر جا کہ دردمندے است بحکم جنسیت خواہد با دردمندے نشیند ہر کہ میان صوفیان مقام خوف دارد خایفے بیند آن مقام خود شناسد قوله وقال یحیی بن معاذ رضی اللہ عنه مسکین ابن آدم لو خاف من النار کما یخاف من الفقر لدخل الجنة یحیی بن معاذ رضی اللہ عنه گفتہ است مسکین فرزند آدم چنانچہ از فقر می ترسد اگر ہمچنان از آتش دوزخ ترسد در بہشت درآید قوله وقال شاه الکرمانی رحمه اللہ علامة الخوف الحزن الدائم نشان خوف اندوہ دائم است قوله وقال ابو القاسم الحکیم رحمه اللہ من خاف من شئ هرب منه ومن خاف اللہ هرب الیه ہر کہ از چیزے ترسد از و گریزد و ہر کہ از خدا ترسد ہم بسوے او گریزد قوله وسئل ذو النون المصری

رحمہ اللہ متی یتیسر علی العبد سبیل الخوف فقال اذا نزل نفسہ منزلۃ السقیم یحتمی من کل شئ مخافۃ طول السقام ذو النون رحمہ اللہ را پرسیدند کے باشد مقام خوف بندہ را میسر آید گفت وقتے کہ نفس را بمنزلہ سقیمے مریضے دارد آنزا کہ سقیمے مریضے باشد پرہیز کند از چیزے کہ آن سبب ازدیاد مرض باشد و ہرکرا مقام خوف شد ہر چہ موجب آن باشد ازان محترز ماند قولہ وقال معاذ بن جبل رحمہ اللہ ان المومن لا یطمئن قلبہ ولا تسکن روعتہ حتی یخلف جسر جہنم معاذ بن جبل رحمہ اللہ گفتہ است بتحقیق مومن را از خوف امنے نیست تا آنکہ از پل صراط بسلامت بگذرد پل صراط را دو معنی است حسی و معنوی حسی انیست چنانچہ از احادیث و اخبار بتحقیق شدہ است کہ پلے بنہند صفت او چنین و چنین باشد ہر کہ ازان بسلامت بگذرد او ناجی باشد و ہر کہ نتواند گذشت و ہمانجا بجفسد بماند او ہالک باشد و معنوی اگر ترا بر اتباع مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم استقامت شد و قدم تو بحسب اتباع اعمال تو درست و راست آمد این صراط مستقیم است ہر کہ برین سلامت بگذرد چنین و چنین باشد آن صراط حسی کہ گفتم بر وے سلامت نگذرد کسے مگر کسے کہ برین صراط معنوی مستقیم باشد قولہ وقال بشر الحافی رحمہ اللہ الخوف ملک لا یسکن الا فی قلب متقی خوف بادشاہے است قرار نگیرد جز در دلے کہ او پرہیزگار باشد قولہ قال ابو عثمان الحیری رحمہ اللہ عیب الخائف فی خوفہ السکون الی خوفہ لانہ امر خفی عیب خائف در خوف چیست کہ بخوف قرار گیرد چو بر خوف قرار گیرد ازان ترقی نتواند کرد نہ براچہ البتہ کارے است کہ تمام مردم گیرد چو تمام در گیرد مردم پیشتر نتواند شد قولہ وقال

الواسطی رحمہ اللہ الخوف حجاب بین اللہ وبین العبد وھذا اللفظ فیہ اشکال ومعناہ ان الخائف متطلع لوقت ثان وابناء الوقت لا تطلع لھم المستقبل وحسنات الابرار سیات المقربین واسطی رحمہ اللہ گفتہ است خوف حجابے است میان بندہ وخدا ودر ظاہر این سخن نوع اشکالے ہست وشیخ رحمہ اللہ میفرماید مزد آن نیست خائف متطلع مر وقتے دوم را است زیرا چہ گفتہ ایم خوف در استقبال است وکار صوفی شغل بنقد وقت است چو او آیندہ متطلع شد از نقد وقت محروم ماند وحسنات الابرار سیئات المقربین اگرچہ حسنہ بود اما بنسبت حال او سیئہ باشد نکو سخنے کہ شیخ فرمود اما ما میگوئیم محب آن محبوب ہیچ برنخورد ما دام کہ خوف ملازم حال او باشد آن ساعت کہ خوف از غلبۂ محبت وصدمۂ شوق از دلش برود دلیر گردد وتحمل دران دلیری بشئے مائی فائز تواند شد تو چہ میگوئی از کسے کہ بترسی از و توانی بجود وصال جستن از بادشاہ تواند کسے التماس اعتناقے واتصالے کند چو محبوبے بران صفت باشد تواند ز مراد خواستن نہ آنکہ متحیر دم ومحجوب ماند قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت محمد علی النہاوندی رحمہ اللہ یقول سمعت ابراھیم بن فاتک رحمہ اللہ یقول سمعت النوری رحمہ اللہ یقول الخائف یھرب من ربہ الی ربہ خائف از خدا است گریختہ بسبب خدامی رود قولہ وقال بعضھم علامۃ الخوف التحیر علی باب الغیب علامت خوف جاسے گرفتن بر در غیب است قولہ سمعت اباعبد اللہ الصوفی رحمہ اللہ یقول سمعت علی بن ابراھیم العکبری رحمہ اللہ یقول سمعت الجنید

رحمه الله يقول وسئل عن الخوف فقال توقع العقوبة مع مجاري الانفاس از جنید رحمہ اللہ پرسیدند خوف را گفت انتظار عقوبت با مجاری انفاس یعنی ہر نفسے کہ از تو برود انتظار عقوبت باشد قوله سمعت الشيخ ابا عبد الرحمن السلمى رحمه الله يقول سمعت الحسين بن احمد الصفار رحمه الله يقول سمعت محمد بن المسيب رحمه الله يقول سمعت هاشم بن خالد رحمه الله يقول سمعت ابا سليمان الداراني رحمه الله يقول ما فارق الخوف قلبا الا خرب مفارق نشود خوف ہیچ دلے را مگر آنکہ خراب شود یعنی آنچہ بود نماند معنی دگر دلے را خوف مفارق نشود مگر آنکہ از دل انانچہ بود خراب گردد خوف ما دام بود کہ او معمور بود چو او خراب گشت یا بالجبر یا بغلبۂ محبت یا بغلبۂ رجا از اینچنین دلے خوف مفارق الا خرب گر آنکہ خراب شد یا مگر آنکہ خراب شود و فارق تصحیف فارق است آن ہم معنی درست می آید نوانديشه کن بین قوله وسمعت يقول سمعت عبد الله بن محمد بن عبد الرحمن رحمه الله يقول سمعت ابا عثمان رحمه الله يقول صدق الخوف هو الورع عن الآثام ظاهرا وباطنا ابو عثمان رحمہ اللہ گفتہ است درستی خوف بورع بود و ترک آثام ظاہراً و باطنا کند درستی خوف بود قوله وقال ذو النون رحمه الله الناس على الطريق ما لم يزل عنهم الخوف فاذا زال عنهم الخوف ضلوا عن الطريق مردماں ہارہ بر رود بین اند مادام کہ از ایشان خوف زایل نشدہ است و چوں خوف از ایشاں برود ایشاں رہ گم کنند کلام ذو النون رحمہ اللہ را دو احتمال است یکے ہمیں ظاہر کہ گفتیم

معنی دوم گفتہ ایم من قبل کہ خوف حجابے است میان بندہ و خدا تا مادام
خوف با سالک است او در رہ سلوک است ہنوز بمنزل نرسیدہ است
چوں بمنزل رسد بمقصود پیوند د خوف از میان بخیزد و زیرا چہ خوف در استقبال
بود یا عدم خوف وصال یا خوف عدم الکمال ہر چہ بودہ است بارے خوف
مقصود نبودہ است بمقصود رسیدن عبارت از با مقصود یکے شدن است
چوں او یکے شد خوف چہ نسبت خوف از کہ **قولہ وقال حاتم الاصم
رحمہ اللہ لکل شیٔ زینۃ وزینۃ العباد الخوف وعلامۃ
الخوف قصر الامل** حاتم اصم رحمہ اللہ گفتہ است آراستگی ہر چیزے
بزینت است و آراستگی عبادت بخوف است زیرا چہ خائف عبادت
را بشرطہا بجا آرد چوں بشرطہا بجا آرد زینت عبادت ہمان است ونشان
خوف اینست کہ امل کم شود زیرا کہ یک خوف ہم از تعجیلی اجل است شاید
اجل قریب باشد و تو از و غافل باشی پس بضرورت ہر ساعت عمر را در
اغتنام باشد **قولہ قال الرجل لبشر الحافی رحمہ اللہ اراک
تخاف الموت فقال لقدوم علی اللہ شدید** مردے
بشر حافی رضی اللہ عنہ را گفت ترا خائف از موت می بینم جواب داد
اقبال بروے بستم دشوار است پس بضرورت خوف ملازم باشد
زیرا چہ کارے بدرست تو نیست تا او چہ کند **قولہ سمعت الاستاد
ابا علی الدقاق رحمہ اللہ یقول دخلت علی الامام ابی بکر
بن فورک رحمہ اللہ عائداً فلما رانی دمعت عیناہ
فقلت لہ ان اللہ یعافیک ویشفیک فقال لن ترانی
اخاف من الموت انما اخاف مما وراء الموت**

(حاشیہ: خوف عدم وصال)

ابو علی دقاق رحمہ اللہ میگوید ابن فورک رحمہ اللہ مریض بود من بعیادت او رفتم مرا دید چشمہائے او روان شد گفتم خدا ترا صحت دہد وازیں زحمت نیکو خواہی شد ابن فورک رحمہ اللہ گفت چہ گمان می بری کہ گریہ من سبب وقوع مرگ است ترسم ازان است آنچہ بعد مرگ پیش آید آرے لکل داخل دھشۃ معلوم نہ بعد ازمرگ تا او بکدام تجلی شاہد شود مرد متجلی ومکشوف را جز این خوف نیست قوله اخبرنا علی بن احمد الاھوازی رحمه الله قال اخبرنا احمد بن عبید رحمه الله قال حدثنا محمد بن عثمان رحمه الله قال حدثنا القاسم بن محمد رحمه الله قال حدثنا یحیی بن ابان رحمه الله عن مالك بن مغول رحمه الله عن عبد الرحمن بن سعید بن موھب رحمه الله عن عائشة رضی الله عنها قالت قلت یا رسول الله اَلَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْ وَّقُلُوْبُھُمْ وَجِلَةٌ اھو الرجل یسرق ویزنی ویشرب الخمر قال لا ولاکن الرجل یتصدق ویصلی ویصوم ویخاف ان لا یقبل منه عائشہ رضی اللہ عنہا با رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گفت اَلَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْ وَّقُلُوْبُھُمْ وَجِلَةٌ آں کسانیکہ دادہ می شوند آنچہ می آرند از اعمال ودلہائے ایشان در خوف یعنی چہ باشد ہر چہ بایستے کردن می کنند مع ہذا خائف چرا چہ آن مرد زنا کرد سرقہ کرد شرب خمر کرد کہ می ترسد چرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گفت جز این خوف ندارند ایشان ولیکن مردے باشد کہ او زکوٰۃ دہد و روزہ دارد و نماز گذارد و ترس آں دارد کہ قبول نشود قوله وقال ابن المبارك رحمه الله الذی یھیج الخوف حتی یسکن فی القلب

دوام المراقبة فی السر والعلانیة آن کسانیکہ برایشان ہیجان خوف باشد یعنی خوف غالب شدہ است تا آنکہ این خوف در دل قرار گیرد ازان دوام حضور و مراقبہ آید **قولہ** سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت ابا القسم بن ابی موسی رحمہ اللہ یقول حدثنا محمد بن احمد رحمہ اللہ یقول حدثنا علی الرازی رحمہ اللہ یقول سمعت ابن المبارک رحمہ اللہ یقول ذلک وسمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت ابابکر الرازی رحمہ اللہ یقول سمعت ابراھیم بن شیبان رحمہ اللہ یقول اذا سکن الخوف فی القلب احرق مواضع الشھوات منہ وطرد رغبة الدنیا عنہ ابراہیم شیبان رحمہ اللہ گفتہ است چو خوف خدا در دل قرار گیرد محل شہوتہا را بسوزد یعنی نماند و از وے بکلی رود خوف رغبت دنیا از دل بکلی برد **قولہ** وقیل الخوف قوة العلم بمجاری الاحکام خوف درستی علم است در محلے کہ از حکمہاے او جاری است تا ہر کسے در ازل چہ حکم است و چہ تقدیر است خوف ازین است **قولہ** وقیل الخوف حرکة القلب من جلال الرب خوف جنبش دل است از ہیبت جلال باری تعالی او تعالی عظیم است جلیل است ہر چہ خواہد کند دل را این لحظہ افتد خوف ضروری باشد و دیگرے تجلی جمال است و تجلی جلال است خوف دل از تجلی جلال است وگفتہ اند فردا ے قیامت مقربان حضرت را خوف باشد گنست آرے باشد از بکلی جلال **قولہ** و قال ابو سلیمان رحمہ اللہ ینبغی للقلب ان لا یکون الغالب علیہ الا الخوف فانہ اذا غلب الرجاء علی القلب فسد القلب

ابو سلیمان رحمہ اللہ گفتہ است باید کہ دل را ہیچ چیزے بر و غالب نباشد
مگر خوف زیرا چہ چو بر دل رجا غالب شود دل فاسد گردد چو خوف غالب شود متحضر
و منزجر باشد از بسیار چیزہا و ملجا شدہ بحضور آید و چو رجا غالب شود در انبساط
انفساح افتد و آن موجب فساد او گردد **قولہ ثم قال یا احمد بالخوف**
ارتفعوا فان ضیعوہ نزلوا بعد آن شیخ گفت ای احمد مراد شاگرد است از آن و
شاید احمد حواری باشد اے احمد مرتبہ صوفیان بلند بخوف شدہ است
اگر خوف ضایع کردند از مرتبہ فرو افتادند **قولہ وقال الواسطی رحمہ اللہ**
الخوف والرجاء زمامان علی النفوس لئلا یخرج الی رعوناتہا
واسطی رحمہ اللہ گفتہ است خوف و رجا ہم چو دو مہار اند بر نفسہا تا رعوناتے کہ
نفس دارد آن سو نرود دو مہار گفتن چہ معنی دارد باشد بعض دواب سخت متشمرد
و متنفر ایشان را رایض دو مہار کند دو نفر راست و چپ گرفتہ رواں دارند تا او بطرفے
دگر نشود براہ راست عادت گیرد و معنی دگر دو مہار اند یعنے وقتے مہار خوف می باشد
و وقتے مہار رجا اگر نفس نشر دے کند مہار خوف باز دارد و اگر نومید گردد مہار
رجا باز در رہ آرد اگر رجا برو غالب آید خواہد انبساط کند مہار خوف ازان باز
دارد و اگر خوف غالب آید یاس شود مہار رجا باز بر جا آرد **قولہ وقال الواسطی**
رحمہ اللہ اذا ظہر الحق علی السرائر لا یبقی فیہا فضیلۃ الرجاء
والخوف (قال الاستاذ الامام) وہذا فیہ اشکال ومعناہ
اذا اصطلمت شواہد الحق الاسرار ملکتہا فلا یبقی فیہا مساغ
لذکر الحدثان والخوف والرجاء من آثار بقاء الاحساس باحکام الحدثین
البشریۃ چون حق بر سرائر ظاہر شد شاہد گشت در سرائر خوف و رجا را فضیلتے
نماند یعنی خوف و رجا با فضیلت خویش منتفی گردد بہ شیخ رحمہ اللہ میفرماید در سخن

واسطی اشکالے ہست و مراد این سخن چیست چون شواہد حق را بر اسرار اصطلام
آرد آن اسرار سالک گردد یعنی غالب آید وراں اسرار محل مجاری خوف و رجا نماند
احکام بشریت را اثرے نماند خوف و رجا از احکام بشریت اند چو شاہد حق بحقیقت
خویش ظاہر شدہ اشیا بکلی مضمحل گشتہ قولہ وقال الحسین رحمہ اللہ
من خاف من شئ سوی اللہ و رجا سواہ غلق علیہ ابواب
کل شئ و سلط علیہ المخافۃ وحجب بسبعین حجابا ایسرہا الشک
وان مما وجب شدۃ خوفہم فکرتہم فی العواقب وخشیۃ
تغیر احوالہم قال اللہ تعالی وَبَدَا لَهُم مِّنَ اللَّهِ مَا لَمْ يَكُونُوا
يَحْتَسِبُونَ وقال اللہ تعالی قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُم بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا
الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ
أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا حسین رحمہ اللہ گفتہ است مگر حسین منصور است
ہر کہ از جز خدا اے ترسید یا جز خدا اے امیدے دگر کرد در ہر چیزے
را بر وے بستند سالک را بسیار در ہا است بداں رہ می برد چو خوف غالب
آمد تا آنکہ بر وہمین خوف مسلط شد ہر آئینہ ہمہ در ہا بر وے بستند و او بہفتاد
حجاب محجوب شد و آسان ترین آن حجاب ہا است وجود آن شک است
ازین ہفتاد حجاب کثرت مراد است یعنی او بحجب کثرت محجوب گشت کمترین
آن حجابہا وجود شک باشد زیرا چہ خوف و رجا امرے مستقبل است عبارت
ازین است تا مارا چہ پیش آید و تا با ما چہ کنند و این ہم از معین شک است
دیگر حجاب باشد کہ آن یک حجاب بجاے ہفتاد حجاب بلکہ بیشتر بود اگر ازان
یک حجاب ہفتاد عنایت کنند شاید بعد آنکہ یکے محجوب شد او کہ محجوب است
خواہد یک حجاب گو خواہد ہفتاد این نمی گوید کہ ترا خوف و رجا نباید این میگوید کہ

متغر و مستقر نگردد برائے اثبات آنرا که مفنا د حجاب می شود قوله والسیرة الشك این سخن گفت وان مما اوجب شدة خوفهم فكرتهم فی العواقب وخشية بغير احوالهم واین عجب غلاظ است و موجب شک است بقد با وے غرق نیند و در صواد م و تلاطم او نه قال الله تعالیٰ بَدَا لَهُمْ مِنَ اللهِ مَا لَمْ يَكُونُوا يَحْتَسِبُونَ ازین که می ترسند تحمل حالتے پیش آید که منتظر عارف و سالک نیست این همه مخاوفے که حسین رح بیان کرده همه اهل ابتدا و توسط را است اما غریقان دریائے وحدت را جز خوف نیست وآن چیست که ذات او حجاب ذات اوست اکنون این حجابے است این بلائے است همان غرق داند چه کند در دریا غرق وآن دریا حجاب از دریا اینجا عافیتے نیست اینجا استقبالے نیست اینجا مقامے نیست و دیگر تمسک برائے این را که عجب بسیار است والسیر ایشان شک است این آیت آورد قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا بگو اے محمد بیا گاهانم شمارا بکسے که او زیانکار تر است در عمل خویش آنانند در دنیا سعی کردند نه بره ایشان پنداشتند مگر ما کارے می کنیم قوله فکم من مغبوط فی احواله انعکست علیه الحال ومنی بمفارقة قبیح الاعمال فبدل بالانس وحشة وبالحضور غیبة این هم احوال مبتدیان و متوسطان است بسیاران باشند که در احوال خویش غبطه سالکان دگر باشند حال بر و منعکس گردد و داغ شود و از سبب مفارقت واکتساب قبیح اعمال وتبدیل شود انس بوحشت با زاید و حضور بتفرقه بدل گردد این همه گفتیم اما نو بدان باشد کسے همه روز همه شب در بر محبوب باشد و هرگز خود را بمراد رسیده نداند و نه بیند اضطراب و ابتلا و گرفتاری ساعت فساعت درازو یاد و تموج باشد کسے گفته است نظم

عجبے نیست کہ سرگشتہ شود طالب دوست عجب اینست کہ من واصل سرگردانم
و باتفاق این معنی دقاق رح این دو بیت بسیار خواندے قوله وسمعت
الاستاذ اباعلی الدقاق رحمه الله ینشد کثیرا شعر

احسنت ظنك بالايام اذ حسنت ولم تخف سوء ما یاتی به القدر
وسالمتك الليالي فاغتررت بها وعند صفو الليالي يحدث الكدر

بروزگار خویش با خود گمانے نیک بردی اگر فرض کنیم ہمچنان نیک است
ونمی ترسی تا محبوب در خفی علمی خویش با توچہ دارد و شبہا ترا بر مراد تو داشت
تو بدین غرور حال اینست بحضور صفا از شبہا کدورتے پیدا شود میگوید
محبوب سکے است کہ خود را تمام تو نخواہد داد در عین احسان اساءتے
دارد کہ تو آشنا نرسی در عین اتصال و اعتناق بیگانگی دارد کہ میان تو و میان
او از مغرب و مشرق بیشتر و بیشتر تصور تو ان کرد بہشتیانے کہ در بہشت ابدی
اندو کارہا بر مراد ایشان است و با ایشان وعدہ ما تشتهيه الانفس و
تلذ الاعين است ہم بیگانگی او ایشان را در عین آن گمان کہ دارند کہ
کارہا بر مراد است اما نامرادی است آنجا کہ آن مسکینان ازان غافل اند
وخبر ندارند قوله سمعت منصور بن خلف المغربی رح يقول
كان رجلان اصطحبا في الارادة برهة من الزمان ثم
ان احدهما سافر وفارق صاحبه واتى عليه مدة
زمان ولم يسمع منه خبر فبينا هذا الاخر كان في غزات
يقاتل عسكر الروم اذ خرج على المسلمين رجل مقنعا في السلاح
يطلب المبارزة فخرج اليه من ابطال المسلمين واحد فقتله
الرومي ثم خرج آخر فقتله ثم ثالث فقتله فخرج هذا الصوفي

ونظارد المخسر الرومي عن وجهه فاذا هو صاحبه الذي صحبه في الارادة والعبادة سنين فقال هذا له ايش الخبر فقال انه ارتد وخالط القوم وولد له اولاد واجتمع له مال فقال وكنت اقرأ القرآن بقراءات كثيرة فقال لا اذكر منه حرفا فقال له هذا الصوفي لا تفعل وارجع فقال لا افعل فلي فيهم جاه ومال فانصرف انت والا لافعلن بك ما فعلت باولئك فقال هذا الصوفي اعلم انك قتلت ثلثة من المسلمين و ليس عليك انفة في الانصراف فانصرف انت وانا امهلك فرجع الرجل موليا فتبعه هذا الصوفي وطعنه فقتله فبعد تلك المجاهدات ومقاسات تلك الرياضات قتل على النصرانية منصور خلف مغربی رح حکایت کرد و یاران بودند ہر دو در ارادت و طلب حق ملازمتے و مصاحبتے داشتند یکے از چند سال

مسلمانان بارومیان اتفاق قتال افتاد دلاورے از لشکر اسلام بارشد و از و پیشتر شخصے از لشکر روم خودے بر سر نہادہ برقعہ باز خوورو ے بیرون آمدہ بود میان ہر دو مقاتلہ شد رومی مسلمانے را کشت دیگرے از لشکر اسلام بیرون آمد آن رومی او را ہم کشت سیومی بیرون آمد او را کشت آن یارے کہ در ارادت با او انباز بود یکجا بموافقت عبادت می کردند و مواجب طلب ارادت را بسر می بردند برائے رومی او بیرون آمد رومی رو ے خود را کشاد

سه در نسخهٔ منقول عنه بعد "از چند سال" یک یا دو سطر عبارت در کتابت نیامده لاجرم اینجا بیاض گذاشته شد ح ع

این صوفی دید کہ آن یار منست گفت چہ حال شد و چہ زاد ترا خبر چیست بگو آن رومی
گفت آن رومی مرتد شد و زنے خواستہ و فرزند و اولاد شدہ و آنجا جاہے و مالے بسیار
دست دادہ این صوفی گفت نہ آنکہ تو قرآن را با خلاف قرائتے کہ آمدہ است
میخواندی رومی گفت یک حرف ازان مرا یاد نماندہ است صوفی گفت
مکن اینچنین باز گرد گفت نکنم اینچنین مرا میان ایشان جاہے و مالے است
در رومی گفت باز گرد و اگر نہ آنچہ کہ با ایشان کردم با تو خواہم کرد یعنی چنانچہ
ایشان را کشتم ترا ہم خواہم کشت صوفی گفت میدانم کہ سہ مسلمانان را کشتۂ و تو
نمی خواہی کہ باز گردی این مدان کہ اگر باز گردی مردمان گویند باز گشت زیرا چہ سہ نفر
را کشتۂ تو باز گرد من ترا مہلت میدہم و نخواہم کشت او باز گشت صوفی از
سر صدق و صفا بحمیت دین پس او رسید و سنان زد رومی بدوزخ رفت
بعد آنکہ این مجاہدہ و مقاسات دید بر دین نصرانی کشتہ شد این حکایت برائے
آن آوردکہ او حالے حسنے بود با آن احسن اعمال با قبح حال باز گشت و بر نصرانیت
مرد بر آن مدعا سے کہ شیخ گفتہ بود کہ شخصے باشد مغبوط چنین و چنین حال
باشد بعد آن حال بر و منعکس شود این حکایت بدان سخن نسبتے نہ دارد و
حکایت خواجہ محمد بکاء و خواجۂ خواجہ ما شیخ نظام الدین قدس اللہ سرہ بارہا
بر یاران گفتہ باشم ایشان را یاد است مکرر چہ کنم کتاب دراز شود
چیزے بدینجا نسبت دارد سخن در کسے است مغبوط محسود قوم باشد

قولہ وقیل لما ظہر علی ابلیس ما ظہر طفق جبرئیل علیہ السلام و میکائیل علیہ السلام یبکیان زمانا طویلا فاوحی اللہ الیہما ما لکما تبکیان کل ہذا البکاء فقالا یا رب لا نامن مکرک فقال اللہ تعالی ہکذا کونا و لا تامنا مکری

وہمچنین گویند ابلیس را پس آنکہ او را از درجۂ او فرود انداختند و شد باوے آنچہ شد جبرئیل و میکائیل علیہما السلام بافراط می گریستند خداوند سبحانہ پرسید از موجب گریہ ایشان گفتند یارب ما مکر ترا ایمن نباشیم خدائے تعالیٰ فرمود ہمچنین باید از مکر من ایمن مباشید کسے را در دل و جان این خلجان آید کہ فرشتہ را با گریہ چہ نسبت کہ منبع گریہ چنانکہ حکما و علما گفتہ اند[1] یحتمل این گریہ عبارت ازان باشد کہ ایشان را بس حیرتے و تعلقے کہ پیش افتاد بدان ماند کہ کسے بسیار گرید و یحتمل کہ تمثل بصورت انسان کردند و از متمثل آنچہ از متمثل بہ شود انکار نیست **قولہ** ویحکی عن السری السقطی رحمہ اللہ انہ قال انی انظر الی انفی فی الیوم کذا مرۃ مخافۃ ان یکون قد اسود لما اخاف من العقوبۃ سری سقطی گفتہ است روزے چندین بار روے خود را می بینم خوف آنکہ نباشد روے من سیہ شدہ باشد این حکایت نیز مناسب این مقام نیست **قولہ** وقال ابو حفص رحمہ اللہ منذ اربعین سنۃ اعتقادی فی نفسی ان اللہ تعالیٰ ینظر الیّ نظر السخط و اعمالی تدل ذلک ابو حفص گفتہ است چہل سال اعتقاد من در نفس من این بود کہ من در سخط باری ام تعالیٰ او مرا بنظر[م] نمی بیند بنظر غضب می بیند و کارے کہ من میکردم آن کار دلیل برین کرد کہ او بسخط می بیند مگر عبادتے کہ می کرد بشرط آنکہ می باید نمی کرد و تعبد خویش را خالصاً للہ نمی یافت ہر آئینہ این گمان برد **قولہ** وقال حاتم الاصم رحمہ اللہ لا تغتر بموضع صالح فلا مکان اصلح من الجنۃ فلقی آدم علیہ السلام فیہا ما لقی ولا تغتر بکثرۃ العبادۃ فان ابلیس بعد طول تعبدہ لقی ما لقی ولا تغتر بکثرۃ العلم فان بلعم

[م] بنظر رحمت

---

[1] غالبا بعد از لفظ "گفتہ اند" قدرے عبارت در نسخہ منقول عنہ در کتابت نیامد ح ح

کان یحسن اسم اللہ الاعظم فانظر ماذا لقی ولا تغتر برویۃ الصالحین فلا شخص اکبر من المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم لم ینتفع بلقائہ اقاربہ واعداءہ حاتم اصم رح گفتہ است بموضع صالحے یعنی مقامے وجاے کہ ترا عبادت بفراغت میسر است بران مغرور مشو زیرا چہ ہیچ جائے صالح تر از بہشت نیست ببین کہ آدم علیہ السلام در بہشت بود باوے چہ گذشت نکو سخنے است اما بہشتے کہ دران آدم را داشتہ بودند آن بہشت قرار نبود آن بہشت ابتلا بود وبسیاری عبادت کہ توفیق یافتہ بدان مغرور مشو زیرا چہ ابلیس علیہ اللعنۃ سالہا عبادت کرد و بروے پیش آمد وبسیاری علم مغرور مشو بران اعتماد مکن زیرا چہ بلعم باعور علمے داشت واطلاعے بر اسم اعظم بود باین ہمہ نگر کہ با او چہ گذشت ومغرور بصحبت صالحان مشو کہ پیشوا ورہنماے ہمہ مصطفی علیہ السلام وبلقاے او اقارب او اعمام وعمات ودیگران کہ بدو قریب بودند صحبت او ولقاے او ایشان را ہیچ نفع نکرد این نیز نکو سخنے است اما ایشان اجانب بودہ اند ورسول اللہ صلی اللہ والہ وسلم داعی بکسر اصنام ورسوم بود وآن بدبختان را اطاعت مشکل می شد باآنکہ می دانستند کہ او برحق است قولہ خرج ابن المبارک رحمہ اللہ یوما علی اصحابہ فقال انی قد احترأت البارحۃ علی اللہ سألتہ الجنۃ عبد اللہ ابن مبارک رح بر اصحاب خود برون آمد گفت دوش با خدا دلیری کردم کہ از خدا بہشت طلبیدم عبد اللہ مبارک رح این میگوید مرد صوفی محقق را نخست مواردات الٰہی ملحوظ معدوم ومغلوب باید بود نہ آنکہ خواست بشوخی ودلیری باشد ملازمان حضرت پادشاہ را ہراس ایشان را مجال نباشد کہ مرتبہ از پادشاہ التماس کنند قولہ وقیل خرج عیسی علیہ ومعہ صالح من صالحی بنی اسرائیل فتبعہما رجل خلطیء مشہور بالفسق فیہم

بروے پیش آمد

نقعد منتبذا عنهما منكسرا فدعا الله سبحانه وقال اللهم اغفرلي ودعا هذا الصالح وقال اللهم لاتجمع غدا بيني وبين ذلك العاصي فاوحى الله تعالى الى عيسى عليه السلام انى قد استجبت دعاءهما جميعا رددت ذلك الصالح وغفرت ذلك المجرم عیسی صلوات اللہ علیہ با صالحے از بنی اسرائیل برون شدہ بود مردے گنہ گارے پس ایشان میرفت آن گنہ گار فاسق از ایشاں جدا شد وشکستہ خاطر شست از خدا خواست گفت اللهم اغفرلي وآں مرد صالح کہ با عیسی علیہ السلام بود دعا کرد گفت خداوندا مرا وآن فاسق را یکجا مکنی خداوند سبحانہ با عیسی علیہ السلام وحی کرد کہ من دعاے ہر دو قبول کردم کہ ہر دو را فردا یکجا نکنم فاسق شکستہ دل را آمرزیدم وصالح خود بین را راندم ہر آئینہ ہر دو یکجا نشوند تمثل کارے صالح کہ گفتہ بود مرا با او جمع مکن بسبب معصیت وخطاے او وخداوند سبحانہ اورا باآن فسق وخطا بیامرزید واین را باایں احتیاط براند يفعل الله ما يشاء قوله وقال ذو النون المصري رحمه الله قلت لعليم لم سميت مجنونا قال لما طال حبسي عنه صرت مجنونا لخوف فراقه علیم گویند شخصے را کہ او بکسے مبتلا شدہ باشد بحسب شہوتے درد دوست او را گفتم ترا مجنون چرا نام نہادند گفت چو مرا از مہوی من حبس کردند از بسیاری فراق او مجنون گشتم قوله وفي معناه انشدوا

لو ان ما بي على صخر لانحله   فكيف يحمله خلق من الطين

آن بارے کہ برمن نہادہ اند اگر بر کوہ نہند آن بار نتواند برداشت پس مخلوقے کہ از گل باشد چوں تواند آن بار را برداشتن قوله وقال بعضهم ما رايت اعظم رجاء لهذه الامة ولا اشد خوفا على نفسه من

ابن سیرین بعضے صوفیان گفتہ اند ہیچ امتے امیدوار تر از امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و ہیچ یکے ترسندہ تر از محمد بن سیرین نہ رحمہ اللہ **قوله مرض سفیان الثوری رحمه الله فعرض دليله على الطبيب فقال هذا رجل قطع الخوف كبده ثم جاء وحس عرقه ثم قال ما علمت ان في الحنيفية مثله** چنین گوید سفیان ثوری رح رنجور شد دلیل او را بطبیب نصرانی بردند نصرانی از دلیل او این احساس کرد کہ این دلیل مردے است کہ جگر او را خوف بریدہ است بعد آن آمد و نبض او را دید و گفت من نمی دانستم کہ در دین حنیفیہ یعنی در دین اسلام مثل او ہست و تمام حکایت اینست فاسلم پس مسلمان شد این حکایت را خواجہ ابو علی فضل محمد فارمدی در مجالس من پیش آوردہ است بعد اتمام این حکایت گفت فاسلم خواجہ ابو محمد رح اینجا لطیفہ گفتہ است الحق بانصاف توان گفت کہ بول ایشان بہ از قول ماست **قوله وسئل الشبلي رحمه الله لم تصفر الشمس عند الغروب فقال لانها عزلت عن مكان التمام فاصفرت لخوف المقام وكذا المومن اذا قارب خروجه من الدنيا اصفر لونه لانه يخاف المقام فاذا اطلعت الشمس طلعت مضية كذلك المؤمن اذا بعث من قبره وخرج وجهه يشرق** از شبلی رح پرسیدند کہ آفتاب نزدیک غروب زرد شود شبلی رحمہ اللہ گفت زیرا چہ مقامے کمالے و شرفے کہ او داشت از آنجا معزول شد و فرو افتاد پس زرد می شود از خوف مقام کہ مرا باز گردانند بداں مقام تا چہ کنند و باز چون بر آید و ہم ہمچنین مومن چوں آخر

---

۵ بعد از لفظ "...." تتمہ این کلام در نسخۂ منقول عنہ از سہو کاتب متروک ماندہ است ع ح

وقت او شود زرد شود خوف آنکہ مقامے کہ می رود تا با او چہ کنند و چون برانگیزند روشن و منور باشد نیکو حکایت است این اما با کتاب سلوک و حکایت محققان نسبتے ندارد حکایت عامیانہ و مذاکرانہ است مذکرے بر منبر بر آید و این بگوید و عامیان چند باشند و بشنوند و آہے زنند سخن درین است بارے شبلی رح این حکایت گفتہ است و نسبت بدین دادہ است زیرا چہ محقق و معلوم است کہ آفتاب از نظر ما دور شد او در دریا می رود بدریا قریب شد عکس آن دریا از نظر ما دور زرد نمود گرفت و از این جا کہ تو او را زرد می بینی بر قومے ہماں زماں طلوع کردہ است چنانچہ اینجا وقت شروق می بینی ایشان آنجا ہمچناں می بینند قومے باشند کہ بر ایشان نماز خفتن دور تر نیست سبب آنکہ بر ایشان مترتب نمی شود چنانچہ غروب کردہ مرداں نماز شام گذارند تا باز احساس کنند او بر آمدہ بود ہم در کنز می نویسد ومن لم یجد وقتہما لم یجبہما ہر کہ وقت خفتن و نماز دیگر نیابد بر ایشان واجب نشود ایں وم کہ نشستہ ایم چاشت فراخ است موضعے باشد کہ آفتاب آنجا ایندم طلوع می کنند و جاے دیگر غروب می شود و مردمے دگر را نیم شب است کہ می خسپند و بریں نمط اصفرار او و انجلاے او را موجب او محقق بیان نکند و اگر ایں سخن از شبلی رحمہ اللہ تحقیق شود معنی این باشد کہ شبلی علیہ الرحمہ طریقہ تمثیل و تخییل گفت یعنی اصفرار شمس بدان ماند کہ مومنے را آخر شدہ باشد و ضیا و شروق او بدان ماند کہ روز محشر خیزد **قولہ ویحکی عن احمد بن حنبل رحمہ اللہ قال سالت ربی عز وجل ان یفتح علی بابا من الخوف ففتح فخفت علی عقلی فقلت یا رب علی قدر ما اطیق فسکن ذلک** احمد حنبل رح میگوید من از خدا خواستم کہ بر من درے از خوف کشاید کشاد بدان قہر و بدان سلطان بود آن خوف کہ ترسیدم سلامتی عقل از من برود گفتم خدا وندا

براندازۂ من خوف بدہ خداوند سبحانہ آن سلطان اوراکم کرد عجب از مقالاتے
کہ شیخ ترتیبے نگاہ داشتہ است خوف اہل ابتدا و خوف اہل توسط و خوف
زاہدانہ و عابدانہ و عامیانہ خبط کردہ است نبشتہ است شیخ قدس اللہ سرہ مرشد
بود و مقبول عامہ بود علما و مشائخ زہاد و عباد و عامہ خلق توجہ بر شیخ داشتندی شیخ بضرورت
برمثال خوانچہ ساخت غذاے ہر کسے وران کرد تا ہر کسے براندازۂ خویش غذا
گیرد۔

قولہ (۹) باب الرجا

رجا امید باشد رجا در مقامات ازین عبارت کنند مرد صالح سالک عبادت
کند مواجب بندگی بحق بجا آوردن آرد از خدا امید دارد کہ آن عبادت او قبول
کند قبول طاعت عبارت از حیثیت کہ خداوند سبحانہ عبادت و طاعت یکے را
بہانہ سازد فضلے در باب او خواستہ بود و بتقدیر ازلی بدان بندہ ایصال آن کند
بندہ را درین فرحتے و نشاطے با فراط باشد او داند کہ من کارے کردم کار مرا قبولے
افتاد و اینچنین جزائے مرا نصیب شد چنانچہ مرد کاسب و تاجر کسبے و تجارتے
کند بدانچہ رنجے و نفعے دست دہد خوشی و خرمی او بیش ازان باشد کہ آن قدر
مال را او افتادہ یا بد قولہ قال اللہ تعالی مَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ اللّٰهِ
فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ہر کہ امید لقا اللہ دارد آن امید او ضائع نشود زیراچہ
میعاد لقا اللہ آیندہ است البتہ برسد ہر کہ خواہد با خدا او را التفاتے شود
برین امید است کام شود البتہ ازین دولت نصیب مائی یابد و مفسران ازین
لقاء اللہ موت مراد داشتہ اند گفتہ اند یعنی اللہ ای مات آن زمان معنی
چنین باشد ہر کہ را تحقیق است امید براے مردن گو ساختہ شو کو براے آن عمل

نیک زیرا چہ تحقیق است کہ مہلت مرگ البتہ آئندہ است و آمدنی است ہر جا کہ
انسانے است مرگ را امید دارد فعلی ہذا این طریقہ توبیخ و تنبیہ است یعنی ہر کہ امید
دارد او ساختہ شود بعمل نیک قوله اخبرنا ابو الحسن علی بن احمد
الاهوازی رحمه الله قال اخبرنا احمد بن عبید الصفار
رحمه الله قال حدثنا عمر بن مسلم الثقفی رحمه الله
قال حدثنا الحسن بن خالد رحمه الله قال حدثنا العلاء
بن زید رحمه الله قال دخلت علی مالك بن دینار رحمه الله
فرایت عنده شهر بن حوشب فلما خرجنا من عنده قلت لشهر
یرحمك الله زودنی زودك الله فقال نعم حدثتنی عمتی
ام الدرداء رضی الله عنها عن ابی الدرداء رضی الله عنه
عن نبی الله صلی الله علیه و آله وسلم عن جبرئیل علیه السلام
قال قال ربكم عز وجل عبدی ما عبدتنی ورجوتنی ولم تشرك
بی شیئا غفرت لك علی ما كان فیك ولو استقبلتنی ملاء
الارض خطایا و ذنوبا استقبلتك بملائهن مغفرة فاغفر لك
ولا ابالی علاء بن زید رح میگوید بر مالک دینار رح رفتم و نزدیک او شہر بن حوشب
بود بعد آنکہ از نزدیک مالک دینار رحمہ اللہ بیرون آمدیم شہر رحمہ اللہ گفتم خدا بر تو
رحمت کند مرا توشہ بدہ خداوند سبحانہ نیز بمقابلہ آن ترا توشہ دہد یعنی چیزے
مرا بیاموز و سخنے مرا گو کہ آن توشۂ عمر من باشد گفت نکو باشد عمہ من ام الدرداء
رحمہ اللہ از ابو الدرداء رح روایت کرد کہ او گفتہ من از پیغمبر صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم و پیغمبر علیہ السلام از جبرئیل صلوات اللہ علیہ شنید کہ گفت
پروردگار شما گفتہ است اے بندۂ من پرستیدی مرا ابدا آنچہ پرستیدی و امید بردی

از من آنچہ امید بردی و در عباد تے کہ مرا کردی و رجا سے کہ از من کردی شریک نکردی یعنی دانستی کہ ہمین را پرستند و امید ہم ازین دارند پس آمرزیدم و پوشیدم گنہ ترا و آنچہ در تو بود و اگرچہ بہ من بیش آئی بمقدار پری زمین خطا ہا و گناہا نزا بیش آیم باتو پری این زمین مغفرت را پس ترا بیا مرزیدم و بدین باکے ندارم از ملک من چیزے کم نشود قولہ اخبرنا علی بن احمد رحمہ اللہ قال اخبرنا احمد بن عبید رحمہ اللہ قال حدثنا بشر بن موسی رحمہ اللہ قال حدثنا خلف بن الولید رحمہ اللہ قال حدثنا مروان بن معاویۃ الفزاری رحمہ اللہ قال حدثنا ابو سفیان بن طریف رحمہ اللہ عن عبد اللہ بن الحرث رحمہ اللہ عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ تعالی اخرجوا من النار من کان فی قلبہ مثقال حبۃ شعیر من ایمان ثم یقول اخرجوا من النار من کان فی قلبہ مثقال خردل من ایمان ثم یقول وعزتی وجلالی لا اجعل من آمن بی ساعۃ من لیل او نہار کمن لم یومن بی انس رضی اللہ عنہ روایت می کند کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است فردا خدا ے تعالی گوید بیرون آرید از دوزخ ہر کہ در دل او ہمچند دانہ سرشف از ایمان باشد بعد آنکہ این فرمان دہد گوید بعزت خویش و بزرگی خویش نگردانم کسے را کہ یک ساعتے از شب یا یک ساعتے از روز ایمان آوردہ باشد ہمچو کسے کہ یک ساعت از شب یا یک ساعت از روز ہم ایمان نیاوردہ باشد تحقیق معنی حدیث مشکل است مقدار خردلے ایمان چہ باشد و کسے کہ یک ساعت ایمان آوردہ باشد ہمچو کسے یک ساعت

ایمان نیاوردہ باشد معنی این چہ باشد مگر معنی حدیث این باشد کہ شخصے ایمان بشرط او آورد چنانچہ ایمان باید فلتة وفجأةً اورا اجل دریافت اورا البتہ نجات باشد اما این مشکل شود ثم یقول مرتبط بر کلام بالا باشد فعلی ہذا اخراج از نار چہ معنی باشد اینجا گوئیم بندہ ہمہ عمر شرک کرد گنہ کرد مستحق آن شد گوئی اورا در دوزخ انداختند خدا گوید اورا از دوزخ بیرون آرند کہ او از زمرۂ دوزخیان نیست او کسے است کہ بمن ایمان آوردہ ساعتے **قوله الرجا تعليق القلب بمحبوب سيحصل في المستقبل فكما ان الخوف يقع في مستقبل الزمان كذلك الرجا يحصل لما يؤمل في الاستقبال** استاد ابو القاسم رحمہ اللہ میفرماید رجا عبارت ازین است اموے باشد ومرجوے باشد کہ زمان آیندہ وست دہد تو بدان امید بربندی رجا اینست چنانچہ خوف را شیخ در استقبال فرمود رجا راہم بران اصل تمہید کرد **قوله الرجا عيش القلوب واستقلالها** صفت رجا اینست کہ حیات دلہا بدانست واستقلال دلہا بر جا است **قوله والفرق وبين الرجا وبين التمني ان التمني يورث لصاحبه الكسل ولا يسلك طريق الجهد والجد وبعكسه صاحب الرجا** وفرق میان رجا وتمنی اینست کہ صاحب تمنی موجب تمنی کسلان شود وجہدے وجدے در کار کردن نہ وصاحب رجا خلاف این این فرق میان صاحب تمنی وصاحب رجا باشد نہ میان تمنی ورجا اما فرقے گوئیم میان تمنی ورجا خصوصے وعمومے ہست ہر جاکہ رجا ہست تمنی ہست اما ہر جاکہ تمنی است لازم نیست کہ رجا باشد زیرا چہ مرد تمنی طلب محال وامید محالے ہم کند اما راجی امید چیزے کند کہ متوقع الوقوع باشد **قوله فالرجا محمود والتمني معلول** پس رجا

محمود باشد وتمنی معلول **قوله** وتکلموا فی الرجا فقال شاہ الکرمانی رحمه الله علامة الرجاحسن الطاعة نشان رجا اینست کہ حسن طاعت کند چوا وامید قبول دارد عمل بشرط آنکہ باید ونشانے کہ شاہد ہمچنان کند حسن طاعت باشد **قوله** قال ابن خنبق رحمه الله الرجاء ثلثة رجل عمل حسنة فهو يرجو قبولها ورجل عمل سيئة ثم تاب فهو يرجو المغفرة والثالث الرجل الكاذب يتمادى فى ذنوب ويقول ارجو المغفرة ابن خنبق رحمہ اللہ گفت رجا بارہ کس است مردے کارے نیکے کرد وامید قبول از خدا دارد یک رجا اینست و دوم این مردے نادرہ گنہ کرد وازان توبہ کرد امید مغفرت می دارد وسیوم مردے کہ در امید واری کاذبست او کسے است کہ فسوق را نہایت می رساند وازان باز نمی آید ومیگوید خداے مرا خواہد آمرزید این رجا از مقامات قوم نباشد عوام الناس اند گناہ بسیار کنند وایمان برین دارند یفعل الله ما يشاء ہر کرا خواہد بیامرزد شاید یکے ازین من باشم ہرچند فاسق را بیامرزند اما سیاہ روئی فسق باوے باقی ماند در خبر است کہ فردا گنہ گاران کہ در دوزخ ماندہ باشند بقدر گنہ ایشان عذاب شود وخداوند سبحانہ بفضل خویش ایشان را بیرون آرد ایشان ہمہ سیاہ شدہ باشند ہمچو انگشت گشتہ ایشانرا در نہر کوثر برند غسل دہند تمام اندام ایشان ہمچو بہشتیان شود مگر یک جاے سیاہے بر روے ایشان ماند کسے را بر پیشانی کسے را بر لب کسے را بر رخسارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میفرماید ذلک بزینتہ آن خال جمال ایشان را بیاراید زیبائی زیادت دہد چنانچہ می دانی سپید پوستے را خالے بر لب در رخسارہ می باشد چوں زیب زیادت می دہد ہمچنان من گفتہ ام ہرچند آن خال سیہ

زینتہ

سبب تزئین حسن ایشان شود نہ آنکہ نشان آن سیہ روئی باقی باشد اگر فرض کنیم ہر بار بہشتی آئینہ بیند آن خال را بہ بیند بداند کہ این نشان آن سیہ روئی است بدین معنی سنائی لطیفہ گفتہ است نظم

کو جمال طاعتے تا مرترا رخصت بود   بہر دفع چشم بد خالے ز عصیان داشتن

قولہ ومن عرف نفسہ بالاساءۃ ینبغی ان یکون خوفہ غالبا علی رجائہ ہر کہ نفس خویش را بدین شناخت کہ البتہ او بدی کند و از و بدی آید خوف او غالب از رجا باشد قولہ وقیل الرجا ثقۃ الجود من الکریم و رجا اینست کہ راجی واثق باشد کہ کریم من جواد است پس اعتماد بر جود کریم و امید بر آن کند این رجا است قولہ وقیل الرجا رویۃ الجلال بعین الجمال رجا چیست دیدن جلال بعین جمال این سخن دو معنی دارد یکے در جلال جمال بیند و دیگر جلال بیند و امید جمال دارد قولہ وقیل ھو قرب القلب من ملاطفۃ الرب گفتہ اند رجا اینست کہ دل قریب رحمت خدا گردد قولہ وقیل سرور الفواد بحسن المیعاد و رجا چیست کہ دل شاد باشد کہ وعدہ او کردہ است بوفا رسد لا تقنطوا من رحمۃ اللہ چو او وعدہ کرد نومید مشوید از رحمت خدا و برین امید بر بندید رجا ہمین باشد قولہ وقیل ھو النظر الی سعۃ رحمۃ اللہ تعالی رجا چیست کہ نظر بر وسعت رحمت خدا کند رحمت او فراخ است و بسیار قولہ سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت منصور بن عبد اللہ رحمہ اللہ یقول سمعت ابا علی الرودباری رحمہ اللہ یقول الخوف والرجا ھما کجناحی الطائر اذا استویا استوی الطیر وانم طیرانہ واذا نقص احدھما

وقع فیه النقص واذا ذهبتا صار الطائر فی حد الموت
ابو علی رودباری رحمه الله گفته است خوف و رجا ہمچو دو بال پرنده اند که
بدان می پرد اگر یکے نقصان شود از پریدن باند و ایمان بنده وقتے صحت
یابد که خوف و رجا برابر باشد قوله وسمعته یقول سمعت النصرابادی
رحمه الله یقول سمعت ابن حاتم رحمه الله یقول سمعت
علی بن شهمردان رحمه الله یقول قال احمد بن عاصم
الانطاکی رحمه الله وسئل ما علامة الرجا فی العبد
قال ان یکون اذا احاط به الاحسان الهم الشکر
راجیا لتمام النعمة من الله علیه فی الدنیا وتمام عفوه فی
الاخرة احمد انطاکی را از نشان رجا پرسیدند گفت نشان رجا انست
وقتے که او با احسان باری تعالی محاط گردد او را خداوند سبحانه توفیق شکر
دهد این شکر برین گوید که بر بنده شکر اتمام و اکمال نعمت میشود در دنیا
تا آنکه خدائے تعالی میفرماید لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ و امید میدارد
که خداوند سبحانه عفو کند از ان نظر که او را برا حاطت احسان و شکر نعمت
بود قوله وقال عبد الله بن خفیف الرجا استبشار بوجود
فضله وقال ارتیاح القلوب لرویة کرم المرجو رجا چیست
که بتحقیق بشارت وارد بفضل الله تعالی و گفته است رجا چیست خوشی
دلها بسبب کرمے که از وامید می دارند قوله سمعت الشیخ ابا
عبد الرحمن رحمه الله یقول سمعت اباعثمان المغربی
رحمه الله یقول من حمل نفسه علی الرجا تعطل ومن
حمل نفسه علی الخوف قنط ولکن من هذه مرة ومن

من هذه مرة ابوعثمان مغربی رحمہ اللہ میگوید ہرکہ برنفس خویش حمل رجا کرد البتہ ہماں را حمل کرد فقط خوف آن باشد کہ او عطلت پیش گیرد و از کارہا باز ماند و ہرکہ برنفس خویش ہمین بار خوف نہد و بس عجب نباشد کہ او قنوط پیش گیرد و لکن از مخافت ہم چیزے و از رجا ہم چیزے و دوم معنی سے گہے خوف و گہے رجا قوله وسمعته حدثنا ابوالعباس البغدادی رحمه الله قال حدثنا الحسين بن صفوان رحمه الله قال حدثنا ابن ابی الدنیا رحمه الله قال حدثت عن بکر بن سليم الصواف رحمه الله قال دخلنا على مالك بن انس رضی الله عنه في العشية التي قبض فيها فقلنا يا ابا عبد الله كيف تجدك فقال ما ادری ما اقول لكم الا انكم ستعاينون عن عفو الله ما لم يكن لكم في حساب ثم ما برحنا حتى اغمضناه بکر سلیم رح میگوید شبے کہ مالک انس رضی اللہ عنہ را از دنیا بروند بر مالک رضی اللہ عنہ درآمدیم گفتیم ای ابوعبد اللہ خود را بشتر چوں می یابی گفت نمی دانم با شما چہ گویم مگر آنکہ معاینہ کنید عفو خدا را کہ در حساب نباشد مادام کہ وقت حساب شود بعدہ شما بدانید کہ بعد مردن چہ شود و چہ قدر عفو است پس جدا نشدیم تا آنکہ او مرد و چشم او را فرو خوابانیدیم قوله وقال يحيى بن معاذ رحمه الله يكاد رجائي لك مع الذنوب يغلب رجائي لك مع الاعمال لانی اجدنی اعتمد في الاعمال على الاخلاص كيف احرزها وانا بالآفة معروف واجدنی في الذنوب اعتمد على عفوك وكيف لا تغفرها وانت بالجود موصوف رجا

من امید من باگناہاں غالب می آید از رجا ے وامیدے کہ با اعمال زیرا
می یابم خود را معتمد در اعمال بر اخلاص چون نگہ دارم آن را و من شخصے ام کہ باآفت
معروفم چو انسان است و انسان ہم معروف بآفت است و من در گناہان
اعتماد بر عفو تو می کنم پس چگونہ تو آنرا نیامرزی و تو موصوف بجود ی جود کار تست
حاصل در اعمال باخلاص نظر بر جود است و من در آفتہا معروف از من کجا در
آید از من کجا کارے مستقیم آید و در گنہ نظر بر عفو تست از ان من چون غافل
شوم کہ تو در جود معروفی قولہ وکلموا ذا النون المصری رحمہ اللہ
رھوفی النزع قال لا تشغلونی فقد تعجبت من کثرۃ لطف اللہ
تعالیٰ معی ذوالنون در نزع بود و مرداں باوے سخن گفتن گرفتند گفت
مرا با خود مشغول مکنید زیرا چہ من در شگفتم از بسیاری لطفے کہ با من خدا میکند
قولہ قال یحیی بن معاذ رحمہ اللہ الٰھی اجل العطایا
فی قلبی رجائک واعذب الکلام علیٰ لسانی ثنائک
واحب الساعات الیّ ساعۃ یکون فیھا لقائک یحیی
معاذ رح گفت اے بار خدا اے روشن ترین و بزرگترین عطایا لذیذ ترین
عطایا در دل من امید تست و گوارا ترین سخنان بر زبان من ستودن تست
و بہترین ساعتہا مرا آن ساعت است کہ بتو بپویندم قولہ وفی بعض
التفاسیر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دخل
علیٰ اصحابہ من باب بنی شیبہ فرأھم یضحکون فقال
اتضحکون لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلا ولبکیتم کثیرا
ثم مر ثم رجع القھقری وقال نزل علی جبرئیل علیہ السلام
واتی بقولہ نَبِّئْ عِبَادِیْ اَنِّیْ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ در بعض تفاسیرست

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بر اصحاب در آمد از در بنی شیبہ و رسے است در مکہ
و ایشان نشستہ می خندند گفت شما میخندید اگر بدانید آنچہ من میدانم ہر آئینہ اندک خندید و بسیار
بگریید و از ایشان گذشت و باز پس باز گشت و گفت جبریل علیہ السلام بر من این
آیت آورد نَبِّئْ عِبَادِيْ اَنِّيْ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ خبر دہ بندگان مرا کہ گناہ ان ایشان
را بپوشم و الیصال مراد ایشان بدیشان کنم گوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہمچنان اشارت کردہ بود غفران نادرہ باشد تا کرا شود و آیت برین آمد ایشان را
نومید مکن و بگو اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ و البتہ خواہم بخشید و البتہ رحمت خواہم کرد انی
گفت تاکید کرد و بخود اضافت کرد وانا بان گفت من غفور رحیم قوله اخبرنا ابو الحسن
علی بن احمد الاهوازی رحمه الله قال اخبرنا ابو الحسن الصفار
رحمه الله قال حدثنا عباس بن تميم قال حدثنا يحيى بن ايوب
قال حدثنا مسلم بن سالم رحمه الله قال حدثنا خارجه
بن مصعب رحمه الله عن زيد بن اسلم رحمه الله عن
عطا بن يسار رحمه الله عن عائشة رضى الله عنها قالت سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الله ليضحك من
ياس العباد وقنوطهم وقرب الرحمة منهم فقلت بابى وامى
يارسول الله او يضحك ربنا عزوجل قال والذى نفسى بيده انه
ليضحك فقالت لا يعدمنا خيرا اذا ضحك واعلم ان الضحك
فى وصفه من صفات فعله وهو اظهار فضله كما يقال ضحكت
الارض بالنبات وضحكه من قنوطهم اظهار تحقيق فضله الذى
هو ضعف انتظارهم له عائشہ رضی اللہ عنہا گفت کہ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم
فرمودہ است بدرستی کہ خدا تعالی استہزا کند بر بندہ کہ نومید باشد

از رحمت خدا باشد و رحمت من برایشان نزدیک خنده در عادت دو است
یکے خنده در رضا باشد دوم خنده در تسخر و استهزا و اینجا عبارت از تسخر و استهزا و
عدم رضا است عائشه رضی الله عنها گفت اے رسول الله خدا ضحک دارد رسول
الله صلی الله علیه وآله وسلم فرمود سر آئینه بسوگند او که او ضحک دارد یعنی اطلاق
ضحک بر و کنند و معنی دگر مراد باشد و اگر صوفی درین حکایت از شکل و تمثل
کند او داند فله ماله وعلیه ما علیه پس عائشه رضی الله عنها گفت چوں او بخندد
ہیچ چیز ما را کم نباید و اعلم ان الضحك ضحک در صفت او مراد نیست که
اظهار فضل خویش میکند یعنی ضحک میکند بدین معنی که این قائط و این آیس چه
نادان و احمق است نمیداند که رحمت من نزدیک اوست پس این ضحک
متضمن استهزا او این استهزا متضمن فضل و کرم چنانکه کسے بر تو بیاید و نومید
شده از لطف تو و کرم تو خود را گریزان میدارد او بخندد حق تعالی لَا تَقْنَطُوْا
مِنْ رَّحْمَةِ اللهِ گفت درین آیت اظهار کمال فضل خویش کرد یقال ضحکت
الارض بالنبات عبارت از تازگی اوست وضحکه من قنوطهم همانکه
گفتیم ضحک او متضمن استهزا ے که متضمن فضل و کرم است **قوله وقيل**
ان مجوسيا استضاف ابراهيم الخليل صلوات الله عليه
فقال ان اسلمت اضفتك فمر المجوسي فاوحى الله تعالى الى
ابراهيم يا ابراهيم لم تطعمه الا بتغيير دينه نحن من
سبعين سنة نطعمه على كفره فلو اضفته ليلة ما ذا عليك
فمر ابراهيم عليه السلام خلف المجوسي واضافه فقال المجوسي ايش كان
السبب في الذي بذلك فذكر له ذلك فقال المجوسي اهكذا
يعاملني ثم قال عرض على الاسلام فاسلم مجوسی را براہیم

صلوات اللہ علیہ خواست مہمان دارد او را گفت مسلمان شو تا ترا مہمان دارم او مسلمان نشدہ برخاست رفت خداے تعالی بر ابراہیم علیہ السلام وحی کرد تو او را طعام نمی دہی مگر کہ تغیر دین کند و من ہفتاد سال است کہ در کفر او را طعام می دہم ابراہیم علیہ السلام در پس او رفت و مہمان طلبید او گفت چہ شد این گفت خداے تعالی مرا ہمچنین گفت مجوسی گفت اسلام عرضہ کن و اسلام آورد جاے دگر است ابراہیم علیہ السلام طلب اسلام نکرد از و گفت موے لب بستان و ناخن ببر تا ترا مہمان دارم و با تو طعام خورم و ابراہیم علیہ السلام را رسمے بود بے مہمان طعام نخوردے او سنت ابراہیم علیہ السلام بجا نیاورد برخاست رفت خداے تعالی بر ابراہیم علیہ السلام وحی کرد کہ او ہفتاد سال است کہ موے لب و ناخن نمی ستاند من او را طعام می دہم و من یک ساعت بر تو مہمان فرستادم تا با او تو طعام خوری تو او را طعام نمی دہی بعدہ طلبید آورد با او طعام خورد و این حکایت بروے گفت و او مسلمان شد و سنت ابراہیم علیہ السلام بجا آورد **قولہ** سمعت الشیخ ابا علی الدقاق رحمہ اللہ یقول رای الاستاذ ابو سہل الصعلوکی رحمہ اللہ ابا سہل الزجاج رحمہ اللہ فی المنام وکان یقول بوعید الابد فقال لہ کیف حالک فقال وجدنا الامر اسہل مما توہمنا ابو سہل صعلوکی رح ابو سہل زجاجی رح را بخواب دید و اہل السنۃ مذہب او بر غلبۂ خوف بود صعلوکی رح پرسید چونست حال تو زجاجی رح گفت کار آسان تر و سہل تر یافتیم از آنچہ گمان می بردم یعنی می دانستم جز محنت و مشقت نخواہد بود چون بحضرت پیوستم ہمہ رحمت و مغفرت بود ہمہ حکایت کہ

میگوید اشارت برجا می کند قوله سمعت ابابکر بن اسکاف رحمہ اللہ
یقول رایت الاستاد ابا سهل الصعلوکی رحمہ اللہ فی المنام
علی هیئة حسنة لا یوصف فقلت یا استاد بم نلت هذا
فقال بحسن ظنی بربی ابو بکر پسر کفش گر گرم میگوید من ابو سهل صعلوکی را رحمہ اللہ
درخواب دیدم در ہیئتے نیکے وبا جمالے بسیارے کہ صفت نتوان کرد پرسیدم
بدین بچہ رسیدی گفت بدین کہ بخداے خویش گمانے نیکے داشتیم کریم
و رحیم است والبتہ خواہد بخشید مرتبط ہم بدان سخن کہ انا عند ظن عبدی بی
قوله روی مالك بن دینار رحمہ اللہ فی المنام فقیل له
ماذا فعل اللہ بك قال قدمت علی ربی بذنوب کثیرة فمحاها
عنی حسن ظنی باللہ دینار را درخواب دیدند پرسیدند خدا با تو چہ کرد گفت
برخداے خویش بگناہان بسیار رفتم ہمہ گناہان مرا حسن ظن کہ با خدا داشتم محو کرد قوله
وروی عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال یقول اللہ
عزوجل انا عند ظن عبدی بی وانا معہ اذ ذکرنی ان ذکرنی
فی نفسہ ذکرتہ فی نفسی وان ذکرنی فی ملاء ذکرتہ فی ملاء هو
خیر منہ وان اقترب الی شبرا اقتربت الیہ ذراعا وان اقترب
الی ذراعا اقتربت الیہ باعا ان اتانی یمشی اتیتہ هرولة اخبرنا
بذلك ابو نعیم عبد الملك بن الحسین الاسفراینی رحمہ اللہ
قال اخبرنا ابو عوانة یعقوب بن اسحق رحمہ اللہ قال حدثنا
علی بن حرب رحمہ اللہ قال حدثنا ابو معویة ومحمد بن
عبید رحمہما اللہ عن الاعمش رحمہ اللہ عن ابی صالح
رحمہ اللہ عن ابو هریرة رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ

وسلم یقول ذلک واز مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مروی است
کہ خدائے تعالی گفتہ است من نزدیک بندۂ خویش بحسب گمان اویم وقتے
کہ او مرا ذکر کند من با اوام بلطف و رحمت اگر او با من ذکرے خفیٔ گوید
کہ جز او کسے نداند من نیز او را در علم نفسی خویش ذکر او گویم یعنی در علم نفسی من آن
بود کہ او مرا ذاکر باشد و ہمان خواست من است کہ او مرا ذکر میکند و اگر او مرا
در جمعے ذکر کند من نیز او را درمیان بندگان خواص خویش ذکر کنم چنانچہ فرشتگان
و اگر بیک دستے بمن نزدیک شود من بیک گزے بد و نزدیک شوم چون خواست
او مقدم است و ازلی است این بندہ قاصد قرب او باشد پس صورت
حسی این آید گوئی این یک بدستے نزدیک شد او تعالی بیک گزے پیش آید من
بیک باعی پیش آیم و اگر بیاید بر من بگام من بروبد وان و پویان بیایم قولہ انا
عند ظن عبدی بی یعنی ہر کرا من خواستہ ام او را باعمال حسنات موفق
گردانم تا آنکہ او بمن گمان نیک برد من بحسب گمان او با او معاملہ کنم ہر آئینہ
صالح و مصلح را در حق باری تعالی گمان نیک است یعنی بر من نیکی و رحمت خواہد
کرد و فاسق و مظلم را گمان بد بحسب عملے کہ او دارد تا آنکہ دیدہ باشی و شنیدہ باشی
و در حق خود ہم این احساس کردہ باشی و اگر وقتے مرجوے ترا یافتہ شد
و طاعتے و حسنہ در وجود آمد ہمان ساعت در حضرت خدائے تعالی دست
بر می آری و خواستے میکنی زیرا چہ آن وقت ترا حسن ظن شد کہ بطاعتے موفق
گشتہ ام وقت نزول رحمت است وقت استجابت دعا است
و اگر عکس آن کارے در نفس رفت بندہ متزجر و خیم است و بر زبانش این
می رود استغفر اللہ استغفر اللہ از آنچہ دانست خوف و قوع قہر است
استغفار سے کنم تا بموجب او قہر بر من نرود شنیدہ باشی اذا ساء فعل المرء ساءت

ظنونہ ولکن تلک العکس اکنون آن توفیق تقریب حدیث با جملے چند کہ در ذیل
آن آمدہ است این باشد چو بندہ باعمال حسنہ موفق شود ظن او حسنہ باشد اگر او
مراذکر کند من با او باشم بلطف و رحمت و اگر او بمن نزدیک شود من بدو
نزدیک تر شوم این معنی خاصے است تو فکر کن ببین ہیچ محدثے این معنی نگفتہ
است ایشان اینچنین گویند انا عند ظن عبدی بی یعنی اگر بندہ صد نوع گنہ کردہ
باشد او حسن ظن با خدا برد او را مغفرت کند **قولہ وقیل کان ابن المبارک رحمہ اللہ**
یقاتل علجا مرۃً وقد دخل وقت صلوۃ العلج فاستمھل فامھلہ
فلما سجد للشمس اراد ابن المبارک رحمہ اللہ ان یضربہ
بسیفہ فسمع من الھواء قایلا یقول وَاَوْفُوْا بِالْعَھْدِ اِنَّ الْعَھْدَ
کَانَ مَسْئُوْلًا فامسک فاسلم المجوسی فقال لہ لم امسکت
عما ھممت بہ فذکر لہ ما سمع فقال المجوسی نعم الرب
ربک یعاتب ولیہ فی عدوہ واسلم وحسن اسلامہ یکبارے
عبداللہ مبارک رح مقاتلہ با کافرے میکرد وقت پرستیدن علج آفتاب
را در آمد داز عبداللہ مبارک رح مہلت طلبید او مہلت داد ہرگاہ کہ او آفتاب
را سجدہ کرد عبداللہ مبارک خواست دران حالت او را بزند از ہوا
آوازے شنید اَوْفُوْا بِالْعَھْدِ وفاے عہد کنید زیرا چہ عہد از آنہا ست
کہ فردا از و پرسند او کشتن را داشت پس مجوسی از عبادت خود فارغ
شد از عبداللہ رح پرسید تو خواستی کہ مرا بکشی ترا چہ مانع آمد او مانع را گفت
آن علج گفت نکو پروردگارے است کہ دوست خویش را عتاب کند
از سبب دشمن خود پس مسلمان شد مثل حکایتے اگر او مید انست کہ عبداللہ رح
ولی و آن علج عدو چونہ بر کفر خویش و عداوت خویش می ماند مگر ہم

زین حکایت اورا ولی دانست کہ باوے از غیب تنبیہ می شود و این نباشد مگر ولی را
آن ولی چہ باوے قتال می کند پس بے شک عدو باشد آنکہ قتال میکند **قوله**
وقیل انما اوقعھم فی الذنب من سمی نفسہ عفورا گفتہ اند
او تعالی خود را بصفت غفور ذکر کرد اول وجود ذنب باید بعد آن غفور چنانچہ مردم
گویند نظم

گناہ من ار نامدے در شمار   ترا کے شدے نام آمرزگار

وحدیث ہم برین اشارت است لو لم یذنبون لجاء اللہ بقوم یذنبون
فیغفر لھم قوله وقیل لو قال لا اغفر الذنوب لم یذنب
مسلم قط لما انہ قال لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ لم یشرك مسلم
قط ولکن لما قال وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ طمعوا فی
مغفرتہ اگر خداوند سبحانہ این گفتے من گناہان را نخواہم آمرزید ہیچ مومنے سلے
گنہ نکردے چنانچہ گفتہ است البتہ شرک را نیامرزد ہیچ مسلمانے شرک نمی آرد
ولیکن ہرگاہ کہ گفت جز شرک ہر کرا خواہم بیامرزم ہمہ مومنان طمع مغفرت او
کروند **قوله ویحکی عن ابراھیم بن ادھم رحمہ اللہ انہ قال**
کنت انتظر مدۃ من الزمان بمکۃ ان یخلو المطاف لی فکانت
لیلۃ ظلمآء یجیی المطر الشدید فخلا المطاف فدخلت الطواف
وکنت اقول اللھم اعصمنی اللھم اعصمنی فسمعت ھاتفا
یقول یا ابن ادھم انت تسألنی العصمۃ وکل الناس یسألونی
العصمۃ فاذا عصمتکم فعلی من ارحم حکایت از ابراہیم ادہم
علیہ الرحمۃ والغفران آرند گفتہ است مدتے منتظر بود طواف کعبہ را کہ از مردم
تعالی یا بم تا آنکہ شبے تاریک بود و بارانے سخت می بارید سلطان ابراہیم ادہم

رحمہ اللہ آن خلوت یافت طواف میکرد و این دعا میکرد اللهم اعصمنی خدایا مرا بگہہ وز لتے گرفتار مکن ندا شنید چنانچہ تو از من عصمت میطلبی ہمہ بندگان من از من عصمت می طلبند اگر ہمہ را معصوم خواہم کرد رحمت بر کہ خواہم کرد اینجا کسے گوید کہ بندہ مستحق ہیچ نیست پس ہر رحمتے کہ بر و کنند فضل حق بودہ باشد وعلی ہذا البتہ رحمت سابقہ گنہ تقاضا نکند وبشر ازین او بشر است وبشریت با او ست جرم وعصیان لازمۂ حال او ست و مع ہذا اللہ سبحانہ رحمت کند پس وجود ذنب آمد مغفرت ہم با آن آمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است لو اخذنی الله واخی عیسی بما کسب هاتان واشار باصبعیه السبابة والوسطی یعذبنا عذابا لا یعذب احدا معلوم است کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چہ گناہ کرد وعیسی صلوات اللہ علیہ چہ کرد ومعلوم است از اصبعین ایشان چہ آید ومع ہذا بر ایشان عذاب کنند نہ آنکہ ہمین بشریت است وجودك ذنب لا یقاس بہ ذنب جز این معنی دگر ندارد کہ گفتیم قوله وقیل رای ابو العباس بن شریح رحمه الله فی منامه فی مرض موته کان القیامة قد قامت واذ الجبار سبحانه یقول این العلماء قال فجاؤه ثم قال ماذا عملتم فیما علمتم قال فقلنا یا رب قصرنا واسانا فاعاد السوال کانه لم یرض به واراد جوابا اخر فقلت اما انا فلیس فی صحیفتی الشرك وقد وعدت بان تغفر ما دون الشرك فقال اذهبوا فقد غفرت لکم ومات بعد بثلث لیال چنین گویند ابو العباس شریح رحمہ اللہ در مرض موت خویش خواب دید گوئی قیامت قائم شدہ است وناگہان می بیند خداوند سبحانہ بصفت جباری خویش میگوید این العلماء مردے

کہ ایشان دعوی علم کردہ اند ایشان کجا اند یعنی طلبید پس آمدند خداوند پرسید آنچہ
دانستید بدان عمل کردید پس من و علما گفتیم تقصیر کردیم و گنہ کردیم بمقتضاے علم
عمل نکردیم خداوند سبحانہ این پرسش را بار گردانید از اقتضاے حال این معلوم
شد ابو العباس را مگر او منیوا ہد جواب دگر گویند ابو العباس رحمہ اللہ میگوید
من گفتم در صحیفہ من رقم شرک نیست و تو گفتہ یغفر ما دون ذلک جز شرک
را بیامرزم کسے را کہ خواہم خداوند سبحانہ گفت بروید شما را آمرزیدم بعد دیدن
خواب سہ شب زیست قولہ وقیل کان رجل شریب جمع قوما من
ندمائہ ودفع الی غلام لہ اربعۃ دراھم وامرہ ان یشتری شیئا
من الفواکہ للمجلس فمر الغلام بباب مجلس منصور بن عمار رحمہ اللہ
وھو یسأل لفقیر شیئا ویقول من دفع لہ اربعۃ دراھم دعوت
لہ اربع دعوات قال فدفع الغلام الدراھم فقال المنصور رحمہ اللہ
ما الذی ترید ان ادعولک فقال لی سید ارید ان اتخلص
منہ فدعا منصور رحمہ اللہ وقال الآخر فقال ان یخلف اللہ علی دراھمی فدعا ثم قال والآخر فقال ان یتوب اللہ علی سیدی فدعا وقال الآخر فقال ان یتوب اللہ لی ولسیدی ولک وللقوم فدعا منصور رحمہ اللہ فرجع الغلام الی سیدہ فقال لم ابطأت
فقص علیہ القصۃ فقال وبم دعا فقال سالت لنفسی العتق
فقال اذھب فانت حر وایش الثانی فقال ان یخلف علی الدراھم
فقال لک اربعۃ آلاف درھم فقال وایش الثالث فقال ان
یتوب علیک فقال تبت الی اللہ فقال وایش الرابع فقال یغفر اللہ
لک ولی وللقوم وللمذکر فقال ھذا الواحد لیس الی فلما بات

وما الاخری
وما الاخری
وما الاخری ۔ للقوم

رای فی المنام کان قائلا یقول له انت فعلت ما کان الیک ترى انی لم افعل ما الی قد غفرت لک وللغلام وللمنصور بن عمار وللقوم الحاضرین حکایت گویند مردے مدمن شراب بود روزے مجلس کرد غلام را چہار درم داد کہ بر و میوہ بخر بیار غلام بر در منصور عمار رح گذشت و او برائے فقیرے رامیخواست و این سخن میگفت ہر کہ چہار درم بدہد او را چہار دعا کنم آن غلام آن چہار درم را داد منصور عمار رحمہ اللہ گفت غلام را چہ میخواہی کہ من از خدائے برائے تو آن دعا کنم گفت مرا خداوند کارے ہست میخواہم از بندگی او خلاص یابم پس منصور رح دعا کرد پس منصور گفت چہ دعا کنم گفت دعا کن تا خدائے تعالی این چہار درم من بازگرداند گفت دگر گفت خدائے تعالی خداوندکار مرا توبہ دہد او دعا کرد و گفت دگر چہ گفت خدائے تعالی مرا بیامرزد و ترا بیامرزد و مرخوندکار مرا بیامرزد و قومے کہ اینجا ہستند ایشان را بیامرزد پس منصور رحمہ اللہ این دعا ہم کرد غلام بازگشت بر خوندکار آمد خوندکار پرسید درنگ چرا کردی قصہ گفت پرسید بچہ دعا کردی او گفت برائے خود را آزادی طلبیدم خوندکار گفت برو تو آزادی گفت دوم دعا چہ کردی گفت خدائے تو درم مرا بمن بازگرداند گفت ترا چہار ہزار درم باشد گفت سوم دعا چہ بود گفت خدا ترا توبہ روزی کند گفت تبت الی اللہ بخدا بازگشتم و ازین گنہ توبہ کردم گفت چہارم چہ بود گفت خدا مرا و ترا و حاضران مجلس را بیامرزد گفت این بمن باز نمی گردد تا خدا چہ کند بعد آنکہ مرد شب را خفت خواب دید گوئی گوئندہ می گوید کارے کہ بتو نسبت داشت آن کار کردی و آنچہ بمن بود تو دران گمان بردی کہ من نکنم ترا و غلام را و منصور را و قوم را بیامرزیدم حکایت برائے تحقیق رجا آورد قولہ وقیل حج رباح القیسی رحمہ اللہ حجات کثیرۃ فقال یوماً وقد

وقف تحت المیزاب آلھی وھبت من حجاتی کذا وکذا من الرسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعشرۃ من اصحابہ العشرۃ المبشرۃ
واثنین من والدی والباقی للمسلمین ولم تحبس شیئا لنفسہ
فسمع ھاتفا یقول ھوذا یتسخی علینا لاغفرن لک ولابویک
ولمن نشھد شھادۃ الحق رباح قیسی رحمہ اللہ زیارت کعبہ بسیار کرد
وروزے فرود نادوان کعبہ ایستادہ وایں سخن گفت آلہی چندین حجہائے خودرا
برسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بخشیدم ودہ حج بعشرہ بخشیدم یعنی ابابکر وطلحہ
وزبیر وعبدالرحمن وعمر وعثمان وسعد بن ابی وقاص وعلی وسعید بن زید
وابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم اجمعین ودو بمادر وپدر بخشیدم ودگر حجہائے
خویش بمسلمانان بخشیدم وہیچ حجے برائے مرا نماند ہاتفے راشنید میگوید ایں بر ما دعوے
سخا میکند ہر آئینہ ترا بیامرزیدم ومر مادر وپدر ترا بیامرزیدم وہر کہ براستی با خدا
بیگانگی وصدق پیغمبر گواہی دادہ است **قولہ** وروی عن عبدالوہاب
بن عبدالمجید الثقفی رحمہ اللہ قال رایت جنازۃ یحملھا ثلثۃ
رجال وامراۃ قال فتقدمت فاخذت مکان المراۃ وذھبنا
الی المقبرۃ فصلینا علیھا ودفناھا فقلت للمراۃ من کان ھذا
منک قالت کان ابنی قلت ولم یکن لکم جیران قالت نعم
ولکنھم صغروا امرہ فقلت وایش کان ھذا فقالت مخنث
قال فرحمتھا وذھبت بھا الی منزلی واعطیتھا دراھم
وحنطۃ وثیابا ونمت تلک اللیلۃ فرایت کانہ اتانی ات
کانہ القمر لیلۃ البدر وعلیہ ثیاب بیض فجعل یتشکرلی
فقلت من انت فقال المخنث الذی دفنتمونی الیوم رحمنی

لرسول
من اصحابہ
من والدی
ولابویک
ثلثۃ من الرجال
اولم

ربی باحتقار الناس ایای از عبد الوہاب بن عبد المجید رح روایت کنند
گفت دیدم جنازہ را سہ مرد وم ویک عورت سر کردہ می برند مقام عورت
من سر کردم ونزدیک دفن او بردیم نماز جنازہ او گذاردیم واورا دفن کردیم
گفتم آن زن را این میت ترا چہ باشد گفت پسر من است گفتم ترا ہمسایگان
نبودند کہ بجاے یک مرد تو بر سر گرفتی گفت آرے بودند ولکن اورا خوار کردند
از ننگ کسے گرد نگشت گفتم چہ بود این کہ ایشان اورا خوار پنداشتند
گفت مخنث بود گفت بران عورت رحمت کردم وبخانۂ خود بردم واورا درمے
چندے دادم قدرے گندم دادم وجامہا دادم وآن شب خسپیدم دیدم
آیندۂ می آید بر من گوئی مہ شب چہاردم است بروے جامہاے سپید واوشکر
من میگفت گفتم کیستی تو گفت آن مخنثے کہ امروز دفن کردی خدا بر من رحمت
کرد بسبب آنکہ مردمان مرا خوار داشتند **قوله** سمعت الاستاد ابا
علی الدقاق رح یقول مر ابو عمرو البیکندی رحمه الله یوما
بسکة فرای قوما ارادوا اخراج شاب من المحلة لفساده وامرأة
تبکی قیل انها امه فرحمها ابو عمرو فیشفع له الیهم وقال
هبوه منی هذه المرة فان عاد الی فساده فشانکم فوهبوه
منه فمضی ابو عمرو فلما کان بعد ایام اجتاز بتلك السكة
فسمع بکاء العجوز من وراء ذلك الباب فقال فی نفسه لعل
الشاب عاد الی فساده فنفی من المحلة فدق علیها الباب
وسألها عن حال الشاب فخرجت العجوز وقالت انه
مات فسألها عن حاله فقالت انه لما قرب اجله قال
لی لا تخبری الجیران بموتی فقد اذیتهم فانهم یشمتون

ولا یحضرون جنازتی واذا دفنتنی فهذا خاتم لی مکتوب علیه
اسم الله فادفنه معی فاذا فرغت من دفنی فتشفعی لی الی
ربی قالت ففعلت وصیته فلما انصرفت عن راس قبره سمعت
صوته یقول انصرفی یا اماه فقد قدمت علی رب کریم شیخ رحمه الله
میگوید از ابوعلی دقاق شنیدم رحمه الله میگفت ابوعمرو بیکندی رح روزے
بکوچہ می گذشت دید مردمان را جمع شده اند جوانے را بیرون میکنند از محله سبب
آنکه مردے مفسدے بود و عورتے میگرید وہمچنین گفتند این عورت مادر ان جوان
ست ابوعمرو را رحمه الله بر وشفقت و رحمت آمد برائے او را بدان مردم شفاعتے
کرد گفت این بار این جوان را بمن بخشید اگر بار دگر آن فسادے کہ میکرد بکند شما دانید
آنچہ خوش آید بکنید پس او را بہ شیخ بخشیدند ابوعمرو رحمه الله این کار کرد و رفت
بعد از چند روز ہمدران کوچہ گذشت بران در آواز گریہ آن زال شنید با خود گفت
مگر آنکہ آن جوان باز بدان فساد گرفتار شد تا عورت می گرید کہ باز بیرون خواہند کرد
در کوفت آن عورت را پرسید عورت گفت بعد آنکہ اجل این جوان نزدیک
شد گفت ہمسائگان را از مرگ من خبر نکنی زیرا چہ من ایشان را رنجانیده ام ایشان
دشنام خواہند گفت و بر جنازہ من حاضر نخواہند شد وچون دفن کنی من این
انگشتری دارم دران نام خدا نبشته اند آنرا بمن دفن کن چون از دفن فارغ شوی شفاعت
بحضرت خدا کن گفت وصیت او کردم بعد آنکہ از سر گور باز گشتیم آواز او شنیدم
او میگوید باز گرد اے مادر من کہ من بہ پروردگارے کریمے رفتم **قوله وقیل**
اوحی الله تعالی الی داود علیه السلام قل لهم انی لم اخلقهم
لاربح علیهم وانما خلقتهم لیربحوا علیّ باواد علیه السلام وحی
شد تو بگو مرا این بندگان را کہ این خلق را کہ آفریدم نہ برائے این را کہ مرا سودے

شود بر اے آنرا آفریدیم کہ ایشان را سود مے شود چہ باشد رنج یعنی از کتم عدم بصحن وجود آرم العدم اخس الاشیاء والوجود اشرفہا پس ہمیں خلقت ایشان از عدم بوجود اول رنجے نقدے ہمین است **قولہ** سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت محمد بن عبد اللہ بن شاذان رحمہ اللہ یقول سمعت ابابکر الحربی رحمہ اللہ یقول سمعت ابراهیم الاطروش رحمہ اللہ یقول کنا قعودا ببغداد مع معروف الکرخی رحمہ اللہ علی الدجلة اذ مر بنا قوم احداث فی زورق یضربون بالدف ویشربون ویلعبون فقلنا لمعروف اما تراهم یعصون اللہ مجاهرین ادع اللہ علیهم فرفع یده وقال الٰهی کما فرحتهم فی الدنیا ففرحهم فی الاخرة فقالوا انما سألناك ان تدعوا علیهم فقال اذا فرحهم فی الاخرة تاب علیهم ابراہیم اطروش رح گفتہ است ما در بغداد نشستہ بودیم با معروف کرخی رح بر کرانۂ دجلہ جوانے چندے بما گذشتند در زورق سوار سرودے میگویند وشراب مے خورند خلق بر معروف رح گفتند نمی بینی ایشان چہ قوم اند ایشان را دعاے بد کن معروف رحمہ اللہ دست برداشت گفت الٰہی چنانچہ ایشان را در دنیا خوش کردۂ در آخرت ہم خوش کن ایشان گفتند ما این خواستیم کہ ایشان را دعاے بد کنی نہ دعاے نیک معروف رحمہ اللہ گفت چو خدا ایشان را در آخرت خوش کند ایشان را توبہ روزی کند **قولہ** سمعت ابا الحسن عبد الرحمن بن ابراهیم بن محمد المزکی رحمہ اللہ قال حدثنا ابو زکریا یحیی بن محمد الادیب رحمہ اللہ قال حدثنا الفضل بن صدقة رحمہ اللہ قال حدثنی ابو عبد اللہ الحسین بن عبد اللہ

بن سعید رحمہ اللہ قال کان یحیی بن اکثم القاضی رحمہ اللہ صدیقا لی وکان یودنی واوده فمات یحیی رحمہ اللہ فکنت اشتھی ان اراه فی المنام فاقول ما فعل اللہ بك فرایته لیلة فی المنام فقلت له ما فعل اللہ بك قال غفرلی ربی الا انه وبخنی ثم قال لی یا یحیی خلطت علی فی دار الدنیا فقلت یارب اتکلت علی حدیث حدثنی به ابو معویة الضریر رحمہ اللہ عن الاعمش رحمہ اللہ عن ابی صالح رحمہ اللہ عن ابی ھریرة رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم انك قلت انی لاستحی ان اعذب ذا شیبة بالنار فقال قد عفوت عنك یا یحیی وصدق نبیی الا انك خلطت علی فی دار الدنیا

ابو عبد اللہ رحمہ اللہ گفت یحیی اکثم مرا یارے بود او مرا دوست میداشت من اورا دوست میداشتم پس یحیی مرد مرا آرزوے آن بود اورا در خواب بینم وبپرسم کہ خداے تعالی با توچہ کرد گفت مرا آمرزید ولیکن سرزنشے کرد گفت ای یحیی مرا ومرا ومرا خود را خلط کردی گفتم یارب من بریک حدیثے کہ از تو بر من رسید ہرچہ کردم اعتماد آن حدیث کردم وآں حدیث این ست کہ رسول اللہ صلی اللہ علیه گفته است کہ خداے تو گفت کہ شرم دارم کہ عذاب کنم کسے را کہ در اسلام موے سفید کرده باشد گفت اے یحیی ترا بخشیدم وپیغمبر من صلی اللہ علیه وآلہ وسلم راست گفته است ولکن تو کار مرا با ہواے خود خلط کردی وبالا یحیی کہ گفت این آن توبیخ است

قوله (۱۰) باب الحزن

قال اللہ عزوجل وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ
حزن اندوہ را گویند اندوہ از عدم وجدان باشد یا آنکہ وجد انسے ہست اما نمی تواں
از وے بمراد برخوردن یا مرادے یکساں نیست یا منتظرے ہست تا آں منتظر کے
رسد یا آنکہ مخافت از وے باشد مگر نتوان واحد او شدن و اگر حزن در دل قرار
گیرد البتہ مرد محزون میباشد اگر مرد واجد و واصل است یا آنکہ مطلوب او
در خفیہ اوست و کار بمراد اوست با این ہمہ او را ابتلاے است باوے
کہ آں حزن از وے رفتنی نیست گوئی میان او و او بعد المشرقین است وَقَالُوا
الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ در تفسیر نوشتہ اند ازین حزن
حزن مرا داست و ازین حزن ہر جا کہ حزنے است دینی و دنیوی مراد است
چو در بہشت روند ہیچ حزنے با ایشان نماند اما حزن عدم الکمال وقتے رفتنی
نیست و کذلک حزن ادراک و احاطت و عدم استماع و تجلی نہ بر حسب مراد
قولہ اخبرنا علی بن احمد بن عبدان رحمہ اللہ قال اخبرنا احمد
بن عبید رحمہ اللہ قال حدثنا علی بن حبیش رحمہ اللہ
قال حدثنا ابن وهب رحمہ اللہ قال حدثنا اسامۃ
بن زید اللیثی رحمہ اللہ عن محمد بن عمرو بن عطا
رحمہ اللہ قال سمعت عطا بن یسار رحمہ اللہ قال سمعت
اباسعید الخدری رضی اللہ عنہ یقول سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من شئ یصیب العبد
المومن من وصب او نصب او حزن او ھم یھمہ الا
کفر اللہ عنہ من سیأتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است
نہ رسد مر مومن را چیزے مصیبتے یا رنجے یا اندوہے یا قصدے کہ مومن را

در اندوہ دارد مگر آنکہ خدا وند سبحانہ سبب کفارۂ گناہان او گرداند **قوله**
الحزن یقبض القلب عن التفرق فی اودیة الغفلة والحزن
من اوصاف اهل السلوك اندوہ جمع می کند دل را از تفرقہ و پریشانی
کہ او داشت و بریک چیز میدارد و ہر حزن دل را از ہر طرفے گرد می آرد با خود
می دارد و حزن از احوال اہل سلوک است یعنی قومے کہ ایشان در سلوک
اند تبدیایان اند حزن صفت ایشانست **قوله سمعت الاستاد اباعلی**
الدقاق رحمه الله یقول صاحب الحزن یقطع من طریق الله
فی شهر مالا یقطع من فقد حزنه سنین ابو علی دقاق رح گفتہ یقین
است بقوت حزن آن قدر کہ صاحب حزن یک ماہے رہ را قطع کند دیگرے سالہا
نتواند چو محقق شد حزن دل را جمع میکند و مہم ترین سالک جمع کردن دل است
چو دل جمع شد بیشتر رہ سلوک آسان و کشادہ گشت اعوجاجے و انحرافے
کہ در شہر رہ باشد و کوہے و عمقے و نشیبے و فرازے کہ در راہ است چو دل جمع آید
ہمہ آسان شود اکثر حزن از شدت طلب است و از غلبۂ یک نفسے جملہ احوال
و مقامات را پس انداز دو نداند کہ من ایشان را گذاشتم و پس انداختم انتہائے
مقامات و کامل ترین مقامات رضا را گفتہ اند تو چہ میگوئی محب با فعال و اقوال
و حرکات و سکنات محبوب راضی ہست یا نیست اگر راضی نیست خود محب نیست
قوله فی الخبر ان الله تعالی یحب کل قلب حزین و در خبر ہمیں وادہ است
خدائے تعالی دوست دارد ہر دلے را کہ برائے خدا اندوہگین باشد و دیگر
خدا فرمودہ انا عند منکسرة قلوبهم لاجلی چہ او نزدیک شکستہ دلان باشد
و حزن لازمۂ شکستگی دل است پس ہر آئینہ حزین محبوب خدا باشد **قوله**
وفی التوریة اذا احب الله عبدا نصب فی قلبه نائحة واذا

بغض عبدا جعل فی قلبه مزمارا گفته اند در توریت است خدای تعالی چوں بنده را دوست وارد در دل او نوحه کننده نصب کند که ساعت وساعت او را در اندوه و رنج میدارد و چوں خدا بنده را دشمن دارد در دل او مزمارے آفریند یعنی موجب شادی بیافریند در نیاحت ہم مزمار است وے آں مزمار است که حزن را زیادت می کند **قوله وروی** ان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم کان متواصل الاحزان دائم الفکر و مروی است که رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم حزنے با حزنے متواصل داشت وہمیشه در اندیشه بودے حدیثے دگر بدین عبارت است وکان رسول الله صلی الله علیه وسلم دائم الحزن والبکا وازین فکر بقرینه متواصل الاحزان جز اندیشه دگر عنایت نتوان کرد و اگرچه فکر در بسیار چیزا است ہر جاکه شاعر است او فکرے دارد و ہر جاکه بادشاہے و وزیرے است او فکرے دارد اما اینجا اندیشه مراد است که مقابل حزن باشد **قوله** وقال بشر بن الحارث الحزن ملك فاذا سکن فی موضع لم یرض ان یساکنه احد بشر حارث گفته است حزن بادشاہے است ہر جاکه او فرود آمد دیگرے را مساغ نباشد چنانچه گفته **نظم**

عشق سلطانیست ہر جا خیمه زد بے خلاف آں مملکت بروے مسلم میشود

این سخن را ہمبران بازگشت میشود که حزن جامع متفرقات دل است **قوله** و قیل القلب اذا لم یکن فیه حزن خرب کما ان الدار اذا لم یکن فیها ساکن تخرب وہمچنین گفته اند وقتے که در دل حزن نباشد آن دل خراب است چنانچه سرائے وخانه اگر در وساکنے نباشد آں حکم خراب گیرد و اعجبا خرابی در خرابی را عمارت نام کردند مگر بدین معنی باشد **نظم**

آتش بیار خرمن آزادگان بسوز تا باد شہ خراج نخواہد خراب را

آرے این خرابی است کہ از جملۂ آبادانیہا آبادان تر اہل عشق ومحبت دوام درد وغم را دوست داشتہ اند وآنرا کارے وبارے شمردہ درجہ ومرتبہ شمردہ تا آنکہ گفتہ نظم

ہجران خواہم منا وصل نخواہم من تجربہ کردہ ام کہ ہجران خوشتر

فرید عطار رح کہ یگانۂ روزگار خود بود بوے ازین مقام در مشام او مگر رفتہ بود تا میگوید نظم

کفر کافر را ودین دیندار را ذرۂ دردت دل عطار را

ای عزیز آن ہجران محقق است وصال متوہم وصال بقدرت وحصہ ہست اما ہجران بتمامہ وکمالہ است اے عارف اے واصل اے محقق گمان نبری کہ تو بمراد رسیدی وایم اللہ واگر توانستمے فرض کردن از بعد المشرقین چیزے دگر ہم بدان نسبت می کردم کجا تو وکجا عرفان کجا تو وکجا وصال کجا تو وکجا ادراک لا حول ولا قوة الا باللہ کجا افتادہ ام قولہ وقال ابو سعید القرشی رحمہ اللہ بکاء الاحزان یعمی وبکاء الشوق یغشی علی البصر ولا یعمی قال اللہ تعالی وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيمٌ ابو سعید قرشی رح میگفت گریہ کہ از اندوہ باشد آن گریہ چشم را کور کند وگریہ شوق چشم را بپوشد اما کور نکند زیرا چہ خداوند سبحانہ گفتہ است وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ نگفت عمیت ابیضت گفت یعنی پوشید این حزن متولد از شوق بود شوق یوسف علیہ السلام یعقوب علیہ السلام را می گریانید اما آنکہ گفتہ بکاء الحزن یعمی آن بکائے مصیبت است یارے بود از ان خواجہ اپیش شیخ گلہ کرد از پسر کہ او بسیار می گرید کور خواہد شد شیخ گفت بگذار تا بگرید کہ

او کور نخواہد شد مگر ہم بدان اشارت است کہ گریۂ او گریۂ مصیبت است تفرقہ کردن از حزنے بحزنے مشکل باشد قوله وقال ابن خفيف رحمه الله الحزن حصر النفس عن النهوض في الطرب حزن چیست منع کردن نفس است از چیزے کہ آن موجب شادی باشد اینجا لفظ حصر استعمال کردن مناسب نیست انحصار بایستے گفتن زیرا چہ این فعل نیست انفعال است قوله وسمعت رابعة رحمها الله رجلا يقول واحزناه فقالت قل واقلة حزناه لو كنت محزونا لم يتهيا لك ان تتنفس رابعہ رح شنید شخصے میگوید واحزناه از غلبۂ اندوہ می نالد رابعہ رح گفت واحزناه مگو چنین بگو واقلة حزناه از اندوہ منال ولیک از قلت اندوہ بنال اگر تو اندوہگین باشی ترا این میسر نیاید کہ نفسے زنی یعنی واحزناه گوئی و ہمہ خویش بحزن غرق باشی قوله وقال سفيان بن عيينة رحمه الله لو ان محزونا بكى في امة لرحم الله عز وجل تلك الامة ببكائه اگر در گروہے یک اندوہگینے بگرید خداوند سبحانہ برحمتے کہ بر آن باکی کند تمام امت آمرزیدہ شود قوله وكان داود الطائي رحمه الله الغالب عليه الحزن وكان يقول بالليل الهي همك عطل علي الهموم وحال بيني وبين الرقاد وكان يقول كيف يتسلى من الحزن من يتجدد عليه المصائب في كل وقت بر داود طائی رح حزن غالب بود شبہا این سخن گفتے ای خداوند من اندوہ تو ہمہ اندوہہا مرا بر من معطل کرد یعنی بہاں یک غم شد ہیچ غمے دگر نماند و میان من و میان خواب من اندوہ تو حائل شد این چنانہ است چنانکہ یکے پیش دوست خویش گوید من از بہر تو ہر غمے و اندیشہ کہ بود از من رفت اندیشہ تو ماندہ است و اندوہ

تو خواب مرا بردہ است تا آن محبوب بر دے لطفے و رحمے کند این حکایت از
گرفتاری و درماندگی خویش است و دا و درح گفتے چونہ از اندوہ راحت یابد
وخلاص یابد آنکہ مصیبتہا بر و متجدد میشود ساعت فساعت فرصت نمیدہد **قولہ**
وقیل الحزن یمنع من الطعام والخوف یمنع من الذنوب اندوہ از طعام
باز دارد و خوف از گناہ باز دارد چیزے تقلیدی میرود خوف چرا مانع از طعام نیست
حزن بر چہ مانع طعام است اگر دل را فرو گرفتہ اگر خوف و اگر حزن بے شبہ
مردم را از طعام باز دارد **قولہ وسئل بعضھم بمہ یستدل علی حزن**
الرجل فقال بکثرۃ انینہ کسے را پرسیدند کہ بچہ معلوم شود کہ یکے اندوہگین
ہست گفت از بسیاری نالہ او نالہ یا از ضعف نبیہ او ست یا قوت حزن است
آنکہ دل و نبیہ او ضعیف است باندک حزن نالد و آنکہ دل و نبیہ او قوی است
او اندوہ و درد را آن مقدار باشد کہ تحمل کند و دمے بر نیارد گفتہ اند محب
و عاشق غمخوار باشد و درد آشام باشد خواجہ من قدس اللہ سرہ رباعی میخواند

رباعی

صوفی شوم و خرقہ کنم فیروزہ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ورد سے سازم ز درد تو ہر روزہ

زنبیل بدست دل دیوانہ دہم ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ تا از در تو درد کند دریوزہ

قولہ وقال سری السقطی رحمہ اللہ وددت ان حزن
کل الناس القی علی سری رحمہ اللہ گفتہ است مرا خوش می آید و این دوست
میدارم کہ اندوہ ہمہ مردم بر دل من نہند **قولہ وتکلم الناس فی**
الحزن فکلھم قالوا انما یحمد حزن الآخرۃ فاما حزن
الدنیا فغیر محمود الا ابو عثمان الحیری رحمہ اللہ فانہ قال
الحزن بکل وجہ فضیلۃ وزیادۃ للمومنین مالم یکن بسبب معصیۃ

معصیة لانه ان لم یوجب تخصیصا فانه یوجب تمحیصا
ومردان در حزن اختلاف سخن گفته اند و برین متفق اند که حزن آخرت محمود است
حزن دنیا محمود نیست مگر ابوعثمان حیری رح میگوید حزن بهمه وجه اگر دنیاوی و اگر اخروی
فضیلتے دارد مر مومن را زیادت است و زیادة للمومن بیان للفضیلة
مگر آنکه اندوہے که بسبب معصیت بوده باشد یعنی یکے میخواهد خطے ناشائستہ
بر اندو آن دست نمید هر سبب آن حزنے و اندوہے دارد این اندوه ممدوح
نیست این غیر ممدوح است و دیگر آنکه معصیتے در وجود آمده است اندوه میخورد
این معصیت از من چرا در وجود آمد و در خود نمی بیند که ثانی حال ازین توبه کند
و خود را هم دران گرفتار می یابد این حزن نیز عین ممدوح باشد اگر توبه کشد بعضے
مدمنان را دیدهٔ در عین شراب خوردن بگریند و بگویند چه کنیم ابدین معصیت گرفتاریم
این گریه بدمستی ایشان است مثل این اندوه ممدوح نیست و فضیلت مر مومن را
چرا است زیرا چه اگر تخصیصے نشود بارے تمحیص نبقد شود بے شبه اندوه
حار است یابس است این گرمی و خشکی بر دل افتد تمحیص کدورت او کند
و خداے تعالی اندوه از کفر سیئات کرده است هم موجب تمحیص آید بر قول
حیری رحمه الله این آمد که البته حزن چیزے خیرے ہست **قوله وعن بعض
المشائخ انه کان اذا سافر واحد من اصحابه یقول ان رایت
محزونا فاقرئه منی السلام** بعضے مشائخ اگر یارے از آن ایشان سفر
کردے میگفتے هر جا که دردمندے را ببینی از من سلام برسانی رسمے است
که دردمند دردمند را دوست دارد جنس را با جنس نسبے باشد و این هم دلیل کند
که دردمند نادر کسے است بسیار صوفیان و طالبان و واصلان باشند
واما دردمند اگر کسے میان ایشان باشد خواجه من قدس الله سره العزیز

می گفت خدمت شیخ فریدالدین مسعود اجودھنی قدس اللہ سرہ بر ہر صوفی و طالبے کہ خوش شد بے اورا فرمودے خدا ترا دردے روزی کند
قولہ سمعت الاستاد ابا علی الدقاق رحمہ اللہ یقول کان بعضہم یقول للشمس عند غروبہا ھل طلعت الیوم علی محزون ابوعلی دقاق رح گفتہ است بعض صوفیان ہر گاہ کہ آفتاب را بغروب بینند گویند بر ہیچ اندوہگینے امروز برآمدۂ گفتہ ام المحزون فی اللہ بس نادرہ است
قولہ وکان الحسن البصری رحمہ اللہ لا یراہ احد لا ظن انہ حدیث عہد بمصیبۃ حسن بصری رح را ہر کہ دیدے گمان بردے کہ ہمیں زمان اورا مصیبتے جدید رسیدہ است یعنی بر حسن بصری دوام حزن بدین قوت بود قولہ وقال وکیع رحمہ اللہ لما مات الفضیل رحمہ اللہ ذھب الحزن الیوم من الارض وکیع رحمہ اللہ گفتہ است آن روز کہ فضیل عیاض رحمہ اللہ از جہاں رفت حزن واندوہ امروز از جہاں رفت گوئیا حزن اورا بود قولہ وقال بعض السلف اکثر ما یجد المومن فی صحیفتہ من الحسنات الھم والحزن اکثر مومن چون در صحیفہ اعمال خود نظر کند حزن وغم را بسیار بیند یعنی باید کہ چنین باشد اکثر حسنۂ او حزن باشد ہر حسنہ کہ اورا در وجود می آید حزنے مقارن آن ہست حزن اکمال حزن قبول وہم برین است قیاس ہر عملے بحسب آن حزنے ہست قولہ سمعت ابا عبد اللہ الشیرازی رحمہ اللہ یقول سمعت علی بن بکران رحمہ اللہ یقول سمعت محمد بن علی المروزی رحمہ اللہ یقول سمعت احمد بن ابی روح رحمہ اللہ یقول سمعت ابی رحمہ اللہ یقول سمعت الفضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ

يقول كان السلف يقولون ان على كل شئ زكوة وزكوة العقل طول الحزن فضیل عیاض رحمہ اللہ گفتے کہ پیشینیان چنین می گفتند ہر چیزے بنوعے تزکیہ می یابد و ورا زکوۃ می شود مثلا چنانچہ چرم را صاف کنند تزکیہ میکنند پاک می گردد و بوے مردار ے میرود دباغت او زکوۃ اوست ہم چنین عقل اگر حزن آمد سفلے کہ مزاحم عقل بود کدورتے کہ با او مقارن بود پردہ کہ بر دیدۂ دل او بود حزن آمد ہمہ بزدود عقل چنانچہ بود بروشنی خود باقی ماند **قوله** سمعت الشيخ اباعبد الرحمن السلمى رحمه الله يقول سمعت محمد بن احمد الفرا رحمه الله يقول سمعت ابا الحسن الوراق رحمه الله يقول سالت اباعثمان رحمه الله يوما عن الحزن فقال الحزين لا يتفرغ الى سوال الحزن فاجتهد فى طلب الحزن ثم سل وراق میگوید رحمہ اللہ ابو عثمان را از حزن پرسیدم ابو عثمان رح گفت مرد حزین فراغت آن ندارد کہ از حزن بپرسد جہد کن کہ محزون باشی یعنی حزن امر وجدانی است محزون را احتیاج بپرسیدن نیست او بوجدان خویش می داند یعنی این شئے حسی است اگر می توانی دران کوشش کہ محزون باشی

قوله (۱۱) باب الجوع وترك الشهوات

جوع گرسنہ بودن از اہم مہام صوفیہ است البتہ معدہ را خالی وسبک دارند و البتہ ہمت برین مصروف باشد کہ اگر کلی ترک شود اکل وشرب کار مین است واگر گرسنگی باختیار آید یعنی باوجود آنکہ مالک طعام باشد وطعام بر و آید او نخورد واگر بخورد یک ہیب جوع بدہ کشد واگر جوع بغیر اختیار افتد گفتہ اند آنکہ جوع اختیاری کشد آن بہتر ازین کہ جوع اضطراری آید نکو سخنے است این

اما انکسار نفس مطلب قوم است و انکسار در جوع اضطراری باشد و در اختیاری شاید
کسے را این در خاطر آید کہ من این کار باختیار کردہ ام و این نوع میان این طائفہ معلول
باشد و این را نسبت بعجب کنند و آن قومے کہ خواستہ اند البتہ خفتہ معدہ
باشد یا طلب طعام این مطلب قوم است درین منافع بسیار حاصل
تصفیہ و انکسار و از بسیار شہوتہا نفس باز می ماند و از بسیار شرور خویش ممتنع
میشود و چون خواہند باعتیاد گرسنگی کنند و معدہ خالی دارند چند تدبیر میکنند
کہ در قوت بنیہ ضعف نپذیرد و در بعض عبادت خلل نیفتد چنین گویند مردے
کہ ہفتاد درم غلہ خوردن روزے وظیفہ دارد یک درم کم کند نیکو تدبیرے
است اما باید کہ روزے کم شود بر وے در یک ماہ سی درم کم شود در دوم شش ست
درم کم در سیوم ماہ بنیہ ضعیف شود نیم درم آید بنیہ سخت ست شود و از کار
بکلی ماند و بعضے گفتہ اند چوبے بیارد بدارد ہر روز چنانکہ چوب خشک میشود غذا
را کم میکند درین ہم تقلیل فاحش ست بنیہ برجا نماند اما یک تدبیرے خوشے
است ہر کہ کند تقلیل بافراط شود و بنیہ سالم می ماند غلہ کہ میخورد آنرا در پلہ
انداز دو نخود را یا لوبیا را و اگر سبک خواہد دانہ ماش را در پلہ دیگر اندازد
وزن کند بخورد بعد آن آن دانہ را کہ سنگ ساختہ بود ہر روز یکے ازانہ کم
کند در یک سال سیصد و شصت دانہ شود دو سال نگرچہ قدر سال نگر چہ قدر
آنکہ باقی ماند چہار پنج سال غذا اکل قلیل شود ہچند درمے باز آید و قوت چنانچہ
بود ہمچنان آن سنگ را بدارد و غذاے او ہمان مقدار کہ رسیدہ است
و حکماے ہنود اند ایشانرا جوگیان گویند ایشان کاسہ دارند و از پوست کدو
و طعام را آن قدر کہ غذاے ایشان معہود است مالامال پر کنند بخورند و ہر روزے
یک بار بر سنگ بیک گروشش بسایند در فضل جوع و عطش حدیثے در کشف

محجب روایت میکند اجیعوا بطونکم واظمؤا اکبادکم واعروا اجسادکم
لعلکم ترون اللہ عیانا فی دار الدنیا عظیم فضلے است این اگر محدثے
در صحت این حدیث گویدا ما بیان حکمتے سخنے درستے است گفت جوع
وترک شہوت جوع خاص است وترک شہوت عام یکے از ترک شہوت
جوع است قولہ قال اللہ تعالیٰ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ
وَالْجُوعِ ثم قال فی آخر الایۃ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ فبشرھم بجمیل
الثواب علی الصبر علی مقاسات الجوع آیت کلام اللہ بدین معنی آمد
خداوند تعالیٰ میفرماید ہر آئینہ بیازمائیم شمارا بچیزے کہ از جنس جوع باشد وخوف
وفرزندے والے وولدے مجردمالے زیان شود ومیوہ وثمرہ وفا نکند
وبعدہ گفت وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ این آمد جوع قہرے من اللہ است
وتبشیر بدان کرد جوع باشد وصبر بران کند یعنی سببے متعلق نشود براے
رفع جوع را شکایتے برکسے نکند تمنی شبع نکند وشکستگی بدین دیگرے
نکند کہ او سیر است ومن گرسنہ اینچنین گرسنہ برین صفت مبشر باشد
من اللہ او را جزاے او را نصیبہ او را نقد باوے وعدے او نیک
بختے است اورا از دائرہ صوفیان شمرند قولہ وقال اللہ تعالیٰ وَيُؤْثِرُونَ
عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ نزول این آیت درباب
قتلی احد است ہر یکے زخم خوردہ افتادہ است وتشنہ آرزوے آب میکند
ومیگوید واعطشاہ شخصے ہم از صحابہ قدحے پر آب کردہ بر یکے آورد وخواست
تا آنرا بیاشامد دیگر گفت واعطشاہ او شنید گفت آب بر دیگرے بر وند او
خواست تشربے کند دیگر گفت واعطشاہ ہم چنین بر ہفت نفر گشت
بعد آنکہ بعض براے ہر یکے را از سر گرفت ہر یکے مردہ بود گویند ماتوا عطشی

والکاس یدور بینھم وفقہا نویسند ایثار سبب آن بود سر یکی میخواست
بعد خوردن زخم لکے وشر بے نگیرم تا درجۂ شہادت کہ اول مرتبہ است آں فوت
نشود نکو سخنے است این اینجا کلمہ یؤثرون مفید نباید ایثار نشد دیگرے را داد
بلند مرتبۂ خود خواست و بدیگرے داد صوفیان چنین گویند اینجا مرتبہ دون اختیار
کنیم مرتبہ بلند بدیگرے عطا کنند صوفیان صف اول بدیگران ایثار کنند خود صف آخر
بایستند بنا برین کہ در صف اول مرتبہ وثواب بیشتر است ان بیرادر رسد و دست
بگدائی فراز کنند تا دست برادر مومن علیا شود و دست من فرد باشد قولہ اخبرنا
علی بن احمد الاھوازی رحمہ اللہ قال اخبرنا احمد بن
عبید الصفار رحمہ اللہ قال حدثنا عبد اللہ بن ایوب رحمہ اللہ
قال حدثنا ابو الولید الطیالسی رحمہ اللہ قال حدثنا ابو ھاشم
صاحب الزعفرانی رحمہ اللہ قال حدثنا محمد بن عبد اللہ
رحمہ اللہ عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ انہ حدثہ قال
جاءت فاطمۃ علیہا السلام رضی اللہ عنہا بکسرۃ خبز الی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وعلی الہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ھذہ
الکسرۃ یا فاطمۃ قالت قرص خبزتہ ولم تطب نفسی حتی اتیتک
بھذہ الکسرۃ فقال اما انہ اول طعام دخل فم ابیک منذ ثلثۃ
ایام وفی بعض الروایات جاءت فاطمۃ علیہا السلام بقرص
شعیر فاطمہ علیہا السلام برسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پرکالۂ نانے آورد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پرسید چیست این گفت قرصے پختہ بودم
نفس من خوش نشد مگر آنکہ پرکالۂ ازان بر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بارم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گفت ای فاطمہ بدان این طعام اول طعامے است

بعد سہ روز درد دہن من رفتہ است و در بعض روایت تعیین است کہ نان جو بود قولہ
وقال (رضی اللہ عنہ) الجوع من صفات القوم وھو احد ارکان
المجاھدۃ وان ارباب السلوک تدرجوا الی اعتیاد الجوع والامساک
عن الاکل ووجدوا ینابیع الحکمۃ فی الجوع وکثرت الحکایات
عنھم فی ذلک شیخ رحمہ اللہ میفرماید کہ جوع از صفات طائفہ صوفیان است
البتہ چنانچہ صفات باذات ملازم است ہمچنان جوع با ایشان ملازم است وجوع
یکے از ارکان مجاہدہ است و اصحاب سلوک البتہ اندک اندک برین کوشیدہ
اندکہ ایشان را عادت برسنگی شود واز خوردن باز مانند وایشان چشمہاے حکمت را
در گرسنگی یافتہ اند یعنی شکم را گرسنہ دارند تا علم وحکمت درست آید جملہ انبیار اکسے
نگفت کہ بسیار خورد وے وپر خورد وے وکذلک اکثر الاولیاء مصطفی ومرتضی وفاطمہ
وحسن وحسین شیمۃ ایشاں ہم گرسنگی بود صلی اللہ علیہم اجمعین وحکایت آنکہ ایشان در
جوع مبالغتے دارند وجوع اختیار کردہ اند بسیار حکایت است قولہ سمعت
محمد بن احمد بن محمد الصوفی رحمہ اللہ یقول سمعت
عبد اللہ بن علی التمیمی رحمہ اللہ یقول سمعت ابن سالم رح یقول
ادب الجوع ان لا ینقص عادتہ الا مثل اذن السنور ادب
جوع اینست یعنی طریقہ تقلیل اینست کہ ہر روز مقدار گوش گربہ کم کند بزرگانند
خوب تدبیر گفتہ اند اعنقریب انقاصے فاحشے شود شاید مرد بسر بردن نتواند و
دیگر این ہم باشد کہ او بدین معنی میگوید تو طعامے نخوری وترا طلب طعام مقدار
گوش گربہ ماند این مقدار گرسنگی بدار آن ترا نفع کند قولہ وقیل کان سھل
بن عبد اللہ رحمہ اللہ لا یاکل الطعام الا فی کل خمسۃ عشر یوما
فاذا دخل شھر رمضان کان لا یاکل حتی یری الھلال وکان

یفطر کل لیلۃ علی الماء القراح چنین گویند کہ سہل عبد اللہ تستری رحمہ اللہ در ہے پانزدہ روز طعام خوردے واگر ماہ رمضان بودے تمام ماہ رمضان طی بودے در ہلال شوال افطار کردے و در شب افطار کرتے گرباب صاف کہ دراں بوے طعام نبودے **قولہ** وقال یحیی بن معاذ رضی اللہ عنہ لو ان الجوع یباع فی السوق لما کان ینبغی لطلاب الآخرۃ اذا دخلوا السوق ان یشتروا غیرہ اگر ہمچنین بودے کہ گرسنگی در بازار فروختہ شدے نبایستے و نسزیدے مرطالبان خدارا کہ دربازار غیر آن بخرند **قولہ** اخبرنا محمد بن عبد اللہ بن عبید اللہ رحمہ اللہ قال حدثنا علی بن الحسین الارجانی قال حدثنا ابو محمد عبد اللہ بن جعفر الاصبہانی بمکۃ قال قال سہل بن عبد اللہ رحمہ اللہ لما خلق اللہ الدنیا جعل فی الشبع المعصیۃ والجہل وجعل فی الجوع العلم والحکمۃ سہل عبد اللہ رحمہ اللہ گفتہ است خدائے تعالی دنیا را آفرید در شبع و سیری غفلت وجہل نہاد تا موجب غفلت و معصیت وجہل آمد و از گرسنگی حکمت خاست وعلم ظاہر گشت **قولہ** قال یحیی بن معاذ رحمہ اللہ الجوع للمریدین ریاضۃ وللتائبین تجربۃ وللزہاد سیاسۃ وللعارفین مکرمۃ یحیی معاذ رح گفتہ است جوع مر مریدان را ریاضت نفس است چنانچہ دابہ را گرسنہ میدارند تا ریاضتے کہ رائض کند و آن را قبول کند و اگر نہ در سیری سرکشی خواہد کرد و اگر خواہند نفس را راست آرند و براستی آرند گرسنہ باید داشت و در مقابل آتش بدارند و او را بشپلند تا گرسنہ باشد و براستی بدل شود و منطائبان را تجربہ است مردے توبہ کرد و نفس حرونی میکند مراد خود و طالب را بگرسنگی می آزماید تا او را در گرسنگی قرار شود و عادت شود تا دغدغہ شہوانی فرو نشیند و مرزاہد را سیاست است

خود را اگر گرسنگی قرار می رسند تا او در مقام زہد قائم ماند و عرفا را کرامت است
بگرسنگی مرد عارف قرار گرفتہ و بدان قناعت کردہ احتیاج از میان برگرفت ہر چند
محتاج نبود بجوع اما کرامت نفس او شد **قوله سمعت الاستاذ ابا علی
رحمه الله يقول دخل بعضهم على بعض الشيوخ فراه يبكي
فقال مالك فقال اني جائع فقال او مثلك يبكي من الجوع فقال
اسكت اما علمت ان مراده من جوع ان ابكي** شخصے بر یکے از پیران آمد
دید کہ می گرید آیندہ پرسید ترا چہ افتاد گفت من گرسنہ ام گفت ہیچو توئی
از گرسنگی بگرید شیخ گفت خاموش کن درین سرے است تو آنجا نمی رسی او کہ
مرا گرسنہ کردہ است مراد او ہمین است کہ من بگریم او گریہ ام دوست می دارد
چو او دوست میدارد من چرا نگریم حکایتے تحفہ است با تو گویم زلیخا با بندیوان
گفت کہ دیر باز است کہ آواز گریہ یوسف علیہ السلام نشنیدہ ام دل من می طلبد
برو او را بزن تا او بگرید من بشنوم بندیوان دانست تا زلیخا را چہ سرا است کہ او میخواہد
و گریہ او بشنود اما این کہ من او را بزنم و در اندام او المے رسد و زلیخا بداند و تحمل کند
این ہرگز نباشد اما اطاعت زلیخا لابدی است بر یوسف علیہ السلام گفت مرا
زلیخا چنین کارے فرمودہ است من دوال بر دیوارے می زنم تو بگری تا او بداند
کہ من می زنم او دوال بر دیوار زد یوسف علیہ السلام ساز گریہ کرد زلیخا پیراہن پارہ کرد
بر دیوار بر آمد در بندیخانہ افتاد و گفت ای ظالم سخت دل چندین نازنین مرا برنجانی
اکنون این ہم باشد کہ محب را خوش آید کہ گریہ معشوق بشنود و محبوب را خوش آید کہ
گریہ محب بشنود گریہ صاحب حسن ہم بر مقتضیہ حسن اوست پس محب میخواہد از ان حسن
نصیبہ گیرد گریہ محب محبوب را خوش آید از انچہ دلیل بر عزت او و کمال او برین
آمد جمال و جلال است ہر چند کہ محب می گیرد او باز آمد جمال خویش گران تر میکند

تو شنیدہ خداوند فرمودہ است انین المذنبین احب الیّ من صیاح العابدین
مذنبان ہمین محبانند دوست داشتن او گنہ است زیرا چہ در دوستی شوخی ہست
طلب محالے ہست و در بعض محال ارتفاع حشمت ہم ہست این ہم گناہہاے
است کہ جز در دیوان اہل محبت ننویند ازینجا سے فہمے بر خداوند سبحانہ با دوزخیان گوید
اخْسَئُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونَ یعنی خاموش باشید وہم در آنجا قرار گیرید نالہ وزاری
وگریۂ خویش را اظہار مکنید مبادا کہ بہشتیان شنوند بہشت بر ایشان دوزخ گردد ہمہ
نعیم بہشت بر ایشان زہر تلخ گردد ہست این محبان را باشد این آرزو کہ باشند
ہم وقتے بہر صفتے کہ ہست مگر خطابے با ما شود تا ما در زاویۂ نسیان نباشیم از اینجا است
کسے کہ گوید ہم درین آیت اخسئوا فیہا ولا تکلمون طوبیٰ لمن لہ ہذا الخطاب
ولا حول ولا قوۃ الا باللہ کجا افتادہ ترجمہ را باش قولہ سمعت ابا عبد اللہ
الشیرازی رحمہ اللہ یقول حدثنا محمد بن بشر رحمہ اللہ قال
حدثنا الحسین بن منصور رحمہ اللہ قال حدثنا داود بن معاذ
رحمہ اللہ قال سمعت مخلداً رحمہ اللہ یقول کان الحجاج بن
فرافصۃ رحمہ اللہ معنا بالشام فمکث خمسین لیلۃ لا یشرب الماء
ولا یمتنع من شی یاکل مخلد رحمہ اللہ میگوید حجاج رح با ما بود در زمین شام پنجاہ
شب بود با ما ہر طعامے کہ بود میخورد آب نمیخورد این باب در بیان جوع بود وعطش
ہم ازان قسم است این حکایت مناسب بود گفت تقلیل آب اکثر نفعہا است
براے تصفیہ دل را از تقلیل طعام قولہ وسمعتہ یقول سمعت ابا بکر
الغزال رحمہ اللہ یقول سمعت محمد بن علی رحمہ اللہ یقول
سمعت ابا عبد اللہ احمد بن یحیی الجلاء رحمہ اللہ یقول
دخل ابو تراب النخشبی رحمہ اللہ من بادیۃ البصرۃ مکۃ

فسالناه عن اكله فقال خرجت من البصرة فاكلت بنباج ثم بذات عرق ومن ذات عرق اليكم فقطع البادية باكلتين ابو تراب نخشبی رح از بادیہ بصرہ در مکہ آمد از قوت او پرسیدند گفت یکبار در نباجا خوردہ بودم نام موضعے است دوم در ذات عرق خوردہ بودم این ہم نام موضعے است سیومی این است کہ بر شما آمدہ ام درین قطع بادیہ دو بار طعام خوردہ ام قوله وسمعته يقول حدثنا على بن نخاس المصرى رحمه الله قال حدثنا هرون بن محمد الدقاق رحمه الله قال حدثنا ابو عبد الرحمن بن الدرهش رحمه الله قال حدثنا احمد بن ابى الحوارى رحمه الله قال سمعت عبد العزيز بن عمير رحمه الله يقول تجوع صنف من الطير اربعين صباحا ثم طار راى الهواء فرجعوا بعد ايام وكان يفوح منهم رائحة المسك عبد العزیز عمیر رحمہ اللہ میگوید صنفے از پرندگان چہل صباح گرسنہ بودند بعد از ان پریدند در ہوا شدند چون باز گشتند از پرہاے ایشان بوے مشک می آمد چہل صباح گرسنہ بودند گرسنگی آن ایشان را پاک و صاف کرد آنچنانکہ بوے مشک از ایشان می آید دیگر شاید خداوند سبحانہ ایشان را بمقامے رسانید اگر در بہشت گویند ہم شاید در ان باغ و بوستان بوہاے خوش و میوہاے لطیف ایشان آن میوہا چریدند و بدان خوشبو ہا خوشبو گشتند تا آنکہ میگوید فرجعوا بعد ایام علی ہذا جاے بودند چندین روز قوله وكان سهل بن عبد الله اذا جاع قوى واذا اكل شيئا ضعف سہل عبد اللہ رح وقتے کہ چیزے خوردے ضعیف شدے و وقتے کہ گرسنہ بودے تندرست و قوی بودے این قدر تجربہ است ہر کہ عادت بر گرسنگی دارد وقتے کہ چیزے خورد مل و ممرض شود قوله وقال ابو عثمان المغربى رحمه الله الربانى لا ياكل فى اربعين

یوما والصمدانی فی ثمانین یوماً ابو عثمان مغربی رح گفته است آنکه او
ربانی باشد چهل روز چیزے نخورد یعنی او قوت از و گیرد و آن قوت از و گرفتن عبارت
ازین باشد که او بشہود مذوق و باستماع کلام و باطلاع اسرار آن استغراق دارد که
اینها همه بجائے غذائے او اند بل غذاءً اقوی من کل غذاء او ربانی است او در
ملاطفت ترتیب رحمانیت است و آنکه او در صفت صمدیت است او غرق
است صفت صمدیت او را این صفت است که در هیچ صفتے در نیاید آنجا این
گویند لا قرب ولا بعد ولا فصل ولا وصل ولا وجد ولا فقد کلا بل
هو الله الواحد القهار کسے که حالش این باشد که گفتیم بر و هشتاد روز رود او را
قوت آن باشد که بے طعام و آب تواند ماندن او را کجا پر وائے طعام و آب است
که او در دریائے غرق است آن دریا را این نام نا مند لا تحت ولا فوق ولا قبل
ولا بعد چنین شخصے اگر بے طعام و آب چند روز ماند عجب مپندار و ایشان اینچنین
عبارت هم کنند بخورند و بیاشامند و نکاح کنند و گویند نخوردیم و نیاشامیدیم
و نکاح نکردیم حکایت شنیده باشی آن مردے که میانه آب مقام داشت بر پیر گفت
بر آب چونه گذرم آن پیر گفت بگوئی بحق آنکه آن پیر وقتے نکاح نکرده است مرا ره
ده رہے خشکے پیدا شد مرد گذشت طعامے که پیر برائے کسے فرستاده بود طعام
پیش او داشت او خورد این مرد وقت مراجعت با او گفت پیر مرا سخنے گفته بود
بر آب عمیق من بدان آمدم اکنون چون روم گفت بر آب بگو بحرمت فلان که
وقتے طعام نخورده است مرا ره ده آب ره داد به پیر آمد گفت مشکل دارم دو دروغ
لفتم این اثر دیدم او گفت نخوانده قصه وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ
لَهُمْ قوله سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی رحمه الله یقول
سمعت محمد بن علی العلوی رحمه الله یقول سمعت علی

بن ابراهیم القاضی بدمشق رحمه الله یقول سمعت محمد
بن علی بن خلف رحمه الله یقول سمعت احمد بن ابی الحواری
رحمه الله یقول سمعت ابا سلیمان الدارانی رحمه الله یقول
مفتاح الدنیا الشبع ومفتاح الاخرة الجوع این کہ در دنیا کشایدو موا ہا از
جنس سر بر کند موجب آن سیری بود و کلید در آخرت کہ بداں ہمہ امر صواب و درجہ
و ثواب جنت و مقام مستطاب گشادہ گی باشد قوله سمعت محمد بن عبد الله
بن عبید الله رحمه الله یقول سمعت علی بن الحسین الارجانی رحمه الله
یقول سمعت ابا محمد الاصطخری رحمه الله یقول سمعت
سهل بن عبد الله رحمه الله وقیل له الرجل یاکل فی الیوم
اکلة فقال اکل الصدیقین قال فاکلتین قال اکل المومنین
قال فثلثة قال قل لاهلك یبنوا لك معلفا سهل عبد الله رحمه الله
را گفتند مردے باشد کہ روزے یک وقت طعام بخورد گفت این اکل
صدیقانست گفت آنکہ دو وقت خورد گفت این اکل مومنانست گفت آنکہ
روزے سہ بار خورد گفت اورا بگو یکے معلقہ آویزکہ باشد تا طعام بر سینہ
او آویختہ باشد ہر بار کہ خوش آید بخورد اکلة و اکلتین و ثلثة یک بار و دو بار
سہ بار طعام خوردن عنایت کنند ہم درست آید و اگر بجاے معلقة معلو باشد
ہم درست آید یعنی آخورے سازند براے او تا ہمچو ستورے و خرے بچرد
اگر مرا پرسند الرجل یاکل فی الیوم اکلتین گویم هذا طعام البهائم
و اگر پرسند ثلث اکلات من گویم هذا طعام الشیاطین قوله
وسمعته یقول حدثنا عبد العزیز بن الفضل رحمه الله قال
حدثنا ابو بکر السایح رحمه الله یقول سمعت یحیی بن معاذ

رحمہ اللہ یقول الجوع نور والشبع نار والشھوت مثل الحطب
یتولد منہ الاحراق ولا ینطفی نارہ حتی یحرق صاحبہ گرسنگی
نور است وسیری آتش یعنی از گرسنگی نور وصفا می زاید واز سیری غلظت
ودرشتی وشہوت ہم چو ہیزمے کہ در آتش کشتہ نشود تا صاحب خود را نسوزد
آتش از چوب می خیزد چوب گوئی صاحب اوست وآتش کشتہ نشود تا صاحب
را تمام نسوزد قولہ سمعت اباحاتم السجستانی رحمہ اللہ یقول
سمعت ابا نصر السراج الطوسی رحمہ اللہ یقول دخل رجل
من الصوفیۃ علی شیخ فقدم الیہ طعاما فابی قال لہ منذ کم
لم تاکل فقال منذ خمسۃ ایام فقال جوعک جوع بخیل علیک
ثیاب وانت تجوع لیس ھذا جوع فقیر شخصے برصوفی در آمد او طعامے
پیش کشید مگر امتناع آورد از خوردن شیخ پرسید چند روز باز طعام نمی خوری گفت
پنج روز گفت گرسنگی تو گرسنگی بخل است گرسنگی عجز واضطرار نیست
زیرا چہ جامہ در ستے در برداری گرسنہ چرائی ہاں ازا لفروش بخور نیکو سخنے است
کہ آن بزرگ فرمودہ است اما اگر گرسنہ با جامہ است ستر گرسنگی است
اما اگر گرسنگی با برہنگی است کشف حال گرسنگی است از ظاہر حال او معلوم
کنند کہ او گرسنہ است قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ
یقول سمعت محمد بن احمد بن سعید ن الرازی رحمہ اللہ
یقول سمعت العباس بن حمزہ رحمہ اللہ یقول حدثنا
احمد بن ابی الحواری رحمہ اللہ یقول قال ابو سلیمان
الدارانی رحمہ اللہ لان اترک من عشائی لقمۃ احب الی
من ان اقوم اللیل الی آخرہ دارانی رحمہ اللہ گوید اگر لقمہ از طعام عشائے

خویش کم کنم نزدیک من دوستر باشد که همه شب بیدار باشم بعبادت آن یک لقمه
کم کردن دل را تصفیه کند و موجب نور و جلا باشد و انکسار نفس شود این همه از مطالب
قوم است در شب بیداری هر آئینه درجه و ثواب است و شاید صفائی هم دارد
اما خوف رویت هم است که کسے را برین لحظه افتد و در گرسنگی هیبت تشنگی
است حکایت گویند خداوند سبحانه نفس را گفت من انت گویا انا انا وانت
انت یکے منم منم و یکے توئی خداوند تعالی او را در دوزخ انداخت هفتاد هزار
سال سوخت پس آن برون آورد باز گفت من انت او همان گفت انا انا
وانت انت همبرین صفت سه بار هفتادگان هزار سال سوخت و برون آورد
و جواب او همین بود انا انا وانت انت فسلط الله علیه الجوع خداوند
تعالی برو گرسنگی مسلط کرد عاجز و مضطر گشت پرسید من انت گفت انا
عبدك وانت ربي من گرسنام چیزے بده بخورم پس در گرسنگی البته تشنگی هست

قوله سمعته یقول سمعت ابا القسم جعفر بن احمد الرازی
رحمه الله یقول اشتهی ابو الخیر العسقلانی رحمه الله
السمك سنین ثم ظهر له ذلك من موضع حلال فمد
یده الیه لیاکل اخذت شوکة من عظامه اصبعه فذهب
فی ذلك یده فقال یا رب هذا لمن مد یده بشهوة الی الحلال
فکیف لمن مد یده بشهوة الی حرام ابو الخیر عسقلانی رح آرزوے ماهی
داشت سالها بعد چند سال از موضع حلال ماهی بر و پیدا شد دست دراز
کرد خواست از ماهی بخورد خارے از آن ماهی بر دست او خلید بدان زحمت
کشید که دست گداخت و رفت و بیکار شد روزے با خدا می گفت الهی
من دست را بشهوت بسوے حلالے دراز کردم از شومت آن دست

من رفت چوں باشد حال کسے کہ بسوے حرامے دست دراز کند بشہوت
قولہ سمعت الاستاذ الامام ابا بکر بن فورك رضی الله
عنہ یقول شغل العیال نتیجة متابعة الشهوة بالحلال فما
ظنك بقضیة شهوة الحرام اینک تراعیال ازکار خدا باز میدارد این
نتیجۂ شہوت حلال است پس چوں باشد کسے کہ متعلق بشہوت حرام شود و حال
او چہ باشد قولہ سمعت رستم الشیرازی الصوفی رحمه الله
یقول کان ابو عبد الله بن خفیف رحمه الله فی دعوة فمد
واحد من اصحابه الی الطعام قبل الشیخ لما کان فیه من الفاقة
فاراد بعض اصحاب الشیخ ان یبکت علیه لسوء ادبه حیث
مد یده الی طعام قبل الشیخ فوضع شیئا بین یدی هذا الفقیر
فعلم الفقیر انه بکت علیه لسوء ادبه فاعتقد ان لا یأکل
خمسة عشر یوما عقوبة لنفسه وتادیبا لها واظهار التوبة
من سوء ادبه وکان قد اصابته فاقة قبل ذلك عبد الله خفیف
را رحمہ اللہ در مجلسے دعوت بود طعامے پیش آوردند فقیرے پیش ازانکہ شیخ
در طعام دست اندازد دست انداخت سبب آنکہ او فاقہ داشت این کہ
اختیاری یا اضطراری انسان ساکت است و بعضے اصحاب عبد اللہ رحمہ اللہ
او را تبکیتے کردند وبہ سوء ادب نسبت کردند پس چیزے پیش این فقیر داشتند
او بنفس این اعداد نہاد کہ پانزدہ روز نفس را طعام نداد و پیش ازان خود
فاقہ بود قولہ سمعت محمد بن عبد الله الصوفی رحمه الله
یقول حدثنا ابن الفرج الورثانی رحمه الله قال حدثنا عبد الله بن
محمد بن جعفر قال حدثنا ابراهیم بن محمد الحرشی رحمه الله قال حدثنا سلیمان

بن داود رحمہ اللہ قال حدثنا جعفر بن سلیمان قال سمعت
مالک بن دینار رحمہ اللہ یقول من غلب الشہوات
الدنیا فذلک الذی یفر الشیطان من ظلہ ہر کہ بر شہوت ہائے
دنیا غالب آمد قادر بر نفس خود شد زمام نفس بدست او ند او شیطان از سایہ
او بگریزد یعنی نزدیک بدو نتواند شد وسوسہ نتواند داد قولہ و سمعتہ
یقول سمعت منصور بن عبد اللہ الاصفہانی رحمہ اللہ
یقول سمعت ابا علی الرودباری یقول اذا قال الصوفی بعد
خمسۃ ایام انا جائع فالزموہ السوق و امروہ بالکسب ترجمہ این
آیت بالارفت است قولہ سمعت الاستاد ابا علی الدقاق
رحمہ اللہ یقول حاکیا عن بعض المشائخ انہ قال ان
اہل النار غلبت شہوتہم حمیتہم فلذلک افتضحوا
ابو علی دقاق رح از شیخی حکایت میکند او گفتہ است مردانیکہ در دوزخ
اندآنا نند کہ شہوت ایشان بر حمیت ایشان غالب آمدہ بود و بنا برین فضیحت
گشتند چون حمیت مغلوب گشت فضیحت آمد قولہ و سمعتہ یقول و
احتج قیل لبعضہم الا تشتہی فقال اشتہی و لکن لا اتمنی ابو علی رح
گفتہ است یکے را پرسیدند آرزو داری گفت این آرزو ے دارم کہ
آرزو نباشد قولہ و قال و قیل لبعضہم الا تشتہی فقال اشتہی
ان لا اشتہی و ہذا اتم ہمان سخن است و ہذا اتم اینک اشتہا
باشد کہ اشتہا نباشد این تمام تر باشد چو اشتہا نباشد کار ہا ہمہ مرتب
گردد بشری بر خیزد چو اکثر بشری در صدد زوال افتد البتہ از آلہی نصیبہ
شود و ہذا اتم ای اکمل و اثبت و ادوم قولہ سمعت الشیخ

اباعبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول اخبرنا احمد بن
منصور رحمہ اللہ قال حدثنا ابن مخلد رحمہ اللہ قال حدثنا
ابو الحسین بن الحسن بن عمرو بن جہم رحمہ اللہ قال
سمعت ابا نصر التمار رحمہ اللہ قال اتانی بشر رحمہ اللہ
لیلۃ فقلت الحمد للہ الذی جاء بک جاءنا قطن من
خراسان فغزلتہ لبنت وباعتہ واشترت لنا لحما فتفطر عندنا فقال
لو اکلت عند احد لاکلت عندکم ثم قال انی لا اشتھی
الباذنجان منذ سنین لم یتفق فقلت ان فیہا باذنجان
من الحلال فقال حتی یصفو لی حب الباذنجان، بونصر تمار رح گفت
شبے بر من بشر آمد رحمہ اللہ و بعضے حکایت کنند کہ در رہ ملاقات شد
تمار گفت برما افطار کنی وجہے حلالے است بر من شخصے از وجہ حلال پنبہ
بر من فرستاد و دختر من آن را رسید و آن را فروخت و مارا نانے وگوشتے
پختہ است گفت اگر نزد یکسے طعام می خورم بر شما میخورم اتفاقی حکایت
گفت سالہا باشد کہ نفس من آرزوئے بادنجان می کند گفت من بادنجان
پختہ ام گفت تا آنکہ بدانم تخم آن بادنجان از کدام وجہ است این بگفت و برفت
این حکایت در باب ورع نسبت داشت اما اینجا نسبت باشد کہ ترک طعام
کرد جوع اختیار کرد **قولہ** سمعت اباعبد اللہ بن باکویہ الصوفی
رحمہ اللہ یقول سمعت ابا احمد الصغیر رحمہ اللہ یقول
امرنی ابوعبد اللہ بن خفیف رحمہ اللہ ان اقدم الیہ کل
لیلۃ عشر حبات زبیب لافطارہ فلیلۃ اشفقت علیہ فحملت
الیہ خمسۃ عشرۃ حبۃ فنظر وقال من امرک بہذا واکل

عشر حبات و ترك الباقی عبد اللہ خفیف را اعتقاد بود ہر شبے بدہ
مویز افطار کردے خادم را شفقت آمد پانزدہ کرد بر دگفت این تراکہ فرمود کہ
بجاے دہ پانزدہ بیاری دہ خورد و پنج را باز گردانید قوله سمعت محمد
بن عبد اللہ بن عبید اللہ رحمہ اللہ یقول سمعت ابا العباس
احمد بن محمد بن عبد اللہ الفرغانی رحمہ اللہ یقول سمعت
ابا الحسین الرازی رحمہ اللہ یقول سمعت یوسف بن الحسین
رحمہ اللہ یقول سمعت ابا تراب النخشبی رحمہ اللہ یقول
ما تمنت نفسی من الشہوات الا مرۃ واحدۃ تمنت خبزاً وبیضاً
وانا فی سفر فعدلت الی قریۃ فقام واحد وتعلق بی وقال
ھذا کان مع اللصوص فضربنی سبعین درۃ ثم عرفنی رجل
منھم فقال ھذا ابو تراب النخشبی واعتذروا الی فحملنی
رجل الی منزلہ وقدم الی خبزاً وبیضاً فقلت لنفسی کلی بعد سبعین
درۃ این حکایت بالا گذشتہ است ترجمہ کردم

قوله (۱۲) باب الخشوع والتوضع

خشوع و خضوع طریقہ ترادف الخشوع استعمال قوم در محلے مخصوص است
در وقت بیان آن شود قوله قال اللہ تعالی قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ
الَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلٰوتِھِمْ خَاشِعُوْنَ بتحقیق مقصود خویش رسیدہ
اند آن مومنان کہ در نماز خویش صفت خشوع دارند چہ مراد است در حدیث
اینست اذا تجلی لشیٔ خضع لہ وخشع و این سخن بواسطی رح نسبت کنند
والفلاح الظفر بالغیبۃ والفوز بالطلبۃ حاصل معنی آیت چہ باشد

مقصود و فوز بمطلوب و ظفر بمقصود آنکسان است کہ حق تعالی برایشان تجلی کردہ است مفسران جزاین سخن گویند برظاہر اما تحقیق سخن اینست کہ ما گفتیم قوله اخبرنا ابو الحسن عبد الرحمن ابراهيم بن محمد بن يحيى المزكي رحمه الله قال اخبرنا ابو الفضل سفيان بن محمد الجوهري رحمه الله قال حدثنا علي بن الحسن قال حدثنا يحيى بن حماد رحمه الله قال حدثنا شعبة رحمه الله عن ابان بن تغلب رحمه الله عن فضيل الفقيمي رحمه الله عن ابراهيم النخعي رحمه الله عن علقمة بن قيس رحمه الله عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يدخل الجنة من في قلبه مثقال ذرة من كبر ولا يدخل النار من في قلبه مثقال ذرة من ايمان فقال رجل يا رسول الله ان الرجل يحب ان يكون ثوبه حسناً فقال ان الله جميل يحب الجمال الكبر من بطر الحق وغمص الناس در بہشت نیاید کسے کہ اندک ترے کبر در وباشد و در دوزخ در نیاید کسے کہ اندک ترے ایمان در دل او باشد قلت و کثرت ایمان بالا بیان کردہ ام مردے گفت یا رسول اللہ مرد دوست میدارد کہ جامۂ او خوب و حسن باشد این دخل کبر باشد گفت این داخل کبر نباشد کبر حق پوشی و خوار کردن مردمان ست قوله اخبرنا علي بن احمد الاهوازي قال اخبرنا احمد بن عبيد البصري رحمه الله قال حدثنا محمد بن الفضل بن جابر رحمه الله قال حدثنا ابو ابراهيم قال حدثنا علي بن مسهر رحمه الله عن مسلم الاعور رحمه الله

عن انس بن مالك رضی الله عنه قال كان رسول الله صلی الله علیه وسلم یعود المریض ویشیع الجنازة ویركب الحمار ویجیب دعوة العبد وكان یوم قریظة والنضیر علی حمار مخطوم بحبل من لیف علیه اكاف من لیف انس بن مالک رضی اللہ عنہ میگوید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زحمتی را پرسیدے وپس جنازہ رفتے وبر لاشہ سوار شدے واگر بندہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را طلبیدے دعوت اورا اجابت کردے آن روزے کہ با بنی قریظہ وبا بنی نضیر حصار کرد بر خرے سوار بود کہ مہار او ریسمانے بود از پوست درخت وبروپالانے ہم از لیف بود وپوست درخت **قوله** قال رضی الله عنه الخشوع الانقیاد للحق والتواضع هو الاستسلام للحق وترك الاعتراض علی الحكم شیخ ابو القاسم رضی اللہ عنہ فرمود خشوع انقیاد مرحق را است یعنی انقیاد مرخدائے را یا انقیاد قول حق را وتواضع استسلام مرحق را است وآنچہ حکم کردہ باشد او آن معاملہ نکند چنانچہ معترضے کند سخنے کہ شیخ گفت فرق نمیشود میان تواضع وخشوع مگر اختلاف لفظی اما ایجاز یادہ کرد وترك الاعتراض علی الحكم وآنجا کہ انقیاد گفت کہ در انقیاد ہم اعتراض است آن انقیاد نیست پس آنجا ہم ترک اعتراض است امامارا این معلوم است کہ تواضع عبارت ازین است یکے با شرف نفس با ہمہ فضل خود را بتکلف در محل ضعت نہد اما خشوع ہین شکستن است وپس خاشع شود چہ شود متکبر گردد خاشع شود چہ شود مسکین گردد **قوله** وقال حذیفة رضی الله عنه ان اول ما تفقدون من دینكم الخشوع حذیفہ رضی اللہ عنہ میگوید اول چیزے کہ در دین بجویند خشوع است یعنی مہم ترین کارہا در دین خشوع است **قوله** وسئل بعضهم عن معنی الخشوع قال الخشوع قیام القلب بین یدی الحق بهم مجموع بعضے صوفیان را از معنی خشوع پرسیدند او گفت بین

یعنی اللہ دل بحق ادائے او ثابت باشد قولہ وقال سهل بن عبد اللہ رحمہ اللہ من خشع قلبہ لم یقرب منہ الشیطان دل ہر کہ خاشع باشد شیطان نزدیک او نشود چو خاشع است حافظ است غافل نیست شیطان نزدیک او چون آید قولہ وقیل من علامات الخشوع للعبد انہ اذا اغضب او خولف او رد علیہ ان یستقبل ذلك بالقبول علامت خشوع اینست بعد آنکہ اورا در غضب آرند و موجب غضب بدو پیش آرند یا کسے با او مخالفت کند یا آنکہ چیزے برو رد کنند سخنے یا چیزے ہر چہ برو کنند او بقبول پیش آید او پروائے غضب او پروائے مخالفت او پروائے رد ندارد و ہر آئینہ خاشع باشد قولہ وقال بعضهم خشوع القلب قيد العيون عن النظر علامت خشوع دل چیست کہ از فضول نظر نماند تا آنکہ بعضے صوفیان را کہ نظر ایشان از بین یدیہ راست و چپ انی رود قولہ وقال محمد بن علی الترمذی رحمہ اللہ الخاشع من خمدت نیران شہواتہ وسکن دخان صدرہ واشرق نور التعظیم فی قلبہ فماتت شہواتہ وحیی قلبہ فخشعت جوارحہ محمد علی ترمذی رحمہ اللہ گفتہ است خاشع او را گویند کہ آتش شہوت او کشتہ شدہ باشد یعنی لہب او فرو نشستہ است و بخارے و خیالاتے و ہیجانے کہ در سینہ است سکون یافتہ است از ہیجان خویش باز ماندہ است و نور تعظیم رب تعالیٰ در دل او روشن برآمدہ باشد پس ہمچنین شدہ و حاصل این آنکہ شہوت مُرد و رفت و دل او زندہ شد و جوارح او خاشع شد یعنی مطیع پروردگار گشت و در عبادات و طاعات مشغول گشت فہو الخاشع للہ ایچنین کسے خاشع باشد از خشوع باطن خشوع ظاہر پیدا شد قولہ وقال الحسن رحمہ اللہ الخشوع الخوف الدائم اللازم للقلب حسن رضی اللہ عنہ موجب خشوع میفرماید خوفے دائمے ولازمے

در دل باشد سر آئینہ صاحب اُو خاشع باشد قوله وسئل الجنید رحمه الله
عن الخشوع فقال تذلل القلوب للعلام الغیوب قال الله تعالیٰ
عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ هَوْنًا خشوع چیست دلہا
حضرت خداوند تعالی را ذلیل و رہین باشد قال الله تعالی عِبَادُ الرَّحْمٰنِ مگر قول
جنید برین تمسک کرد بندگان خاص او آنند کہ در زمین بصفت عبودیت و خواری می
روند قوله سمعت الاستاد ابا علی الدقاق رحمه الله یقول معناه
متواضعین متخاشعین و ابو علی دقاق رح معنی این آیت گفتہ است هونًا
ای متواضعین بتواضع و تخاشع می روند قوله وسمعته یقول هم الذین
لا یستحسنون شسع نعالهم اذا مشوا آنانند کہ بند نعلین را استحسان
نمی کنند یعنی این نمی کنند البتہ خوب پوشند قوله واتفقوا علی ان الخشوع
محله القلب وصوفیان بران اتفاق کردہ اند کہ بتحقیق محل خشوع قلب است و
چون محل او قلب است ہم ازان در جوارح اخباتے و انکسارے ظاہر می شود قوله
ورای بعضهم رجلا منقبض الظاهر منکسر الشاهد قد زوی
منکبیه فقال له یا فلان الخشوع ههنا واشار الی صدره لا ههنا
واشار الی منکبیه مردے را دید کہ او در ظاہر نیک منقبض می نماید و منکسر در
شاہد می نماید یعنی در جوارح دست و پا و غیر آن و ہر دو منکب خویش را گرد آوردہ است
دیگرے گفت ای فلان خشوع در سینہ است نہ در منکب این سخن بود کہ اثر باطن بود
کہ در ظاہر افتادہ است اما از سخن قایل این می نماید کہ در باطن خشوع نداشت قوله
دروی ان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم رای رجلا یعبث
فی صلوته بلحیته فقال لو خشع قلب هذا لخشعت جوارحه
و روایت کنند کہ شخصے نماز می گزارد و دست در ریش می زد چنانچہ معتاد بعضے

مردم است و دست بر ریش دارند و بعضے باریش کنند رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم فرمود اگر دل این مرد خاشع بودے جوارح او ہم تبع دل خاشع بودے
آن مرد ہمچنان بود کہ دل او خاشع نبود و جوارح او ہم اما چنین ہم باشد مردے بود دلش
بفکرے و بشئے مستغرق است وجوارح بعادت خود رود بغیر قصد دل قولہ
وقیل شرط الخشوع فی الصلوٰۃ ان لا یعرف من علی یمینہ ومن
علی یسارہ و بعضے گفتہ اند شرط خشوع در نماز اینست کہ مرد مصلی خاشع نداند کہ راستا
وچپاے او کیست قولہ ویحتمل ان یقال الخشوع اطراق السریرۃ
بشرط الادب بمشھد الحق خشوع عبارت ازین است کہ درون شکستہ
گستہ فرو افتد بسبب ادبے کہ حقیرے بحضرت عظیمے کند قولہ او یقال
الخشوع ذبول یرد علی القلب عند اطلاع الرب خشوع اینست کہ در
دل پژمردگی ظاہر شود نزدیک رویت رب دل داند کہ من در حضرت خدا حاضر
خدا مرا می بیند دران حالت دل او انقباع ظاہر مردم کند از چیزہاے کہ مباین این
حضور باشد درین خشوع چشم نادیدنی نہ بیند زبان ناگفتنی نگوید دست ناگرفتنی نگیرد
پا در ناجا رفتنی نرود این خشوع را صوفیان مشاہدہ نامیدہ اند و بعضے خود را
این چیز دیگر نگویند قولہ او یقال الخشوع ذوبان القلب وانخناسہ
عند سلطان الحقیقۃ و چنین ہم گفتہ اند کہ خشوع عبارت از گم شدن دل بود
در ظہور سلطان حقیقت کہ سلطان حقیقت بقوت غلبہ خود پیدا آید دل انجا گم شود خشوع بکمال خود جز این
نباشد قولہ او یقال الخشوع مقدمات غلبات الھیبۃ مقدمات
چہ باشد ہم چنین گویند من آثار ظہور ما یھاب منہ قولہ او یقال الخشوع
قشعریرۃ ترد علی القلب بغتۃ عند مفاجات کشف الحقیقۃ
خشوع اینست در دل خشیے شود و بلرزد چنانچہ رعشہ می باشد ناگہانی کہ سلطان

حقیقت ظاہر گردد شیخ کہ ادیقال اولا یقال گفت نہ اینچنین است استفہامے
منفصل باشد بلکہ می گویند این گویند ہر سہ عبارت معنی متحد است قولہ وقال
فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کان یکرہ ان یری الرجل من الخشوع
اکثر مما فی قلبہ کردہ است ور دل خشوعے دارد ور ظاہر اکثر آن می نماید
قولہ وقال ابو سلیمان الدارانی رحمہ اللہ لو اجتمع الناس
علی ان یضعونی کما تضاعی عند نفسی لما قدروا علیہ اگر مردمان
جمع شوند کہ مرا خوار کنند چنانچہ نفس من نزدیک من خوار است نتوانند قولہ و
وقیل من لم یتضع عند نفسہ لم یرتفعہ عند غیرہ ہر کہ نزدیک
نفس خویش خوار نباشد نزدیک غیرے بلند نطلبند واکنون این سخن عاقلان
است واہل مروت است اما بسیاران باشند کہ خود را نیکو می دانند کہ خوارترین مردمان
ایم مع ہذا ترفع بر کریمان کنند قولہ وکان عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ
لا یسجد الا علی التراب بود عمر بن عبد العزیز رح سجدہ نکردے مگر بر تراب
چنانچہ مرتضیٰ را کرم اللہ وجہہ بود سجدہ بر خاک کردن صورت تذلل ظاہرے ست
قولہ اخبرنا علی بن احمد الاہوازی رحمہ اللہ قال اخبرنا احمد
بن عبید البصری رحمہ اللہ قال حدثنا ابراہیم بن عبد اللہ
رحمہ اللہ قال حدثنا ابو الحسن علی بن یزید الفرائضی رحمہ اللہ قال
حدثنا محمد بن کثیر رحمہ اللہ وہو المصیصی عن ہرون بن حبان
رحمہ اللہ عن حصیف رحمہ اللہ عن سعید بن جبیر رحمہ اللہ
عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لا یدخل الجنۃ من کان فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل
من کبر ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت می کنند از رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

الہ وسلم کہ فرمودہ است ہرگز در بہشت در نیاید کسے کہ در دل او چیزے از کبر
باشد وانہ خردل از بسیارے حبوب خردتر است ما ہم ازان این ترجمہ کردیم کہ
در دل او چیزے از کبر باشد قوله وقال المجاهد رحمه الله لما اغرق
الله قوم نوح عليه السلام شمخت الجبال وتواضع الجودي فجعله
الله قرارا السفينة نوح عليه السلام وہمچنین گویند گاہ طوفان نوح علیہ السلام
ہر کوہے بر آمد برین کہ کشتی بر من نشیند یک کوہ جودی خود را از ہمہ کمتر دید با خود گمان
برد من از ہمہ خردم بر من چون فرو آید چہ کوہ جودی تواضع کرد کشتی ہم برو فرو آمد قوله و
كان عمر بن الخطاب رضي الله عنه يسرع في المشي ويقول انه اسرع
للحاجة وابعد من الزهو وچنین گویند عمر رضی اللہ عنہ در رہ شتاب رفتے
و گفتے شتاب رفتن بمنزل زود تر رساند و از زہو خودبینی و بزرگی دور تر دارد قوله
وكان عمر بن عبد العزيز رحمه الله يكتب ليلة شيئا وعنده
ضيف فكان السراج ينطفي فقال الضيف اقوم الى المصباح
فاصلحه فقال لا ليس من الكرم استعمال الضيف قال فانبه
الغلام قال لا هي اول نومة نامها فقام الى البطة وجعل الدهن
في المصباح فقال الضيف قمت بنفسك يا امير المومنين
فقال ذهبت وانا عمر ورجعت وانا عمر عمر عبد العزیز رحمہ اللہ شبے شب
چیزے می نبشت چراغ منطفی شد نزدیک آن بود کہ کشتہ شود مہمانے نزد
او بود او اجازت طلبید کہ بخیزم این را راست کنم عمر عبد العزیز رح گفت او ہمین زمان
در خواب رفتہ است این اول خوابست اگر مردم در اول خواب بیدار می شود
گرانی در تن آدمی باشد خود برخاست چراغ را اصلاح کرد مہمان گفت تو خود بنفس
خواستی برائے این کار را گفت من رفتم ہمان عمرم و باز گشتم ہمان عمرم چیزے

ـه بعد لفظ را است کنم ترجمہ یک جملہ از عبارت متن را کاتب نسخہ منقول از شرح رسالہ قشیریہ را ودر کتابت نیاورد
لاجرم اینجا نیز متروک ماند ۱۲ ع ح۔

زیادہ وکم نشد قولہ وروی ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعلف البعیر ویقم البیت و یخصف النعل ویرقع الثوب ویحلب الشاۃ ویاکل مع الخادم و یطحن معہ اذا اعیا وکان لا یمنعہ الحیاء ان یحمل بضاعتہ من السوق الی اھلہ وکان یصافح الغنی والفقیر ویسلم مبتدیا ولا یحقر ما دعی الیہ ولو الی حشف التمر وکان ھین المؤنۃ لین الخلق کریم الطبیعۃ جمیل المعاشرۃ طلق الوجہ بساما عن غیر ضحک محزونا من غیر عبوسۃ متواضعا من غیر مذلۃ جوادا من غیر سرف رقیق القلب رحیما بکل مسلم لم تجشأ قط من شبع ولم یمد یدہ الی طمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شتر را علف خورانیدے یا دانہ کہ می دہند درآوندے کردے پیش او نہادے وخود چرانیدے یا کاہے وبرگے پیش او خود انداختے وگاہے بوقت ضرورت خانہ را خود جاروب زدے چہ ضرورت است خود جاروب زنند خس وخاشاک افتادہ باشد کو مرد نظیف تر وطبیعت او راضی نباشد بدینہا این کار مردے است کہ ایشان بطبیعت ظرافتے ندارند او صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معلم امت است متمم مکارم اخلاق است در ہر حرکتے تعلم امت می کند عوام وخواص را واغنیا را اگر اینچنین نکند فقیرے ومحتاجے کہ خادم وخادمہ ندارد ودر رفتن قمامہ شکستہ دل شود چو این از سیرت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شنود خوش شود بلکہ طلب مزیدے کند بدان واگر بند نعل او شکستے آنرا خود باز برمحل او دوختے یکجا این وجہ گفتہ ام ہر جا کہ نسبت دارد ہم آنجا آن سرپاین کن وجامہ را پیوند کردے وگوسفند را خود دوشیدے وباکسے کہ خدمت کردے یا غلامے مرباجزاو

کسے خدمت کردے با او طعام خوردے و وقتے کہ دیدے خادم از طحن ماندہ شدے
یاری دادے یا خود طحن کردے و اگر در بازار رفتے و چیزے برائے خانہ خریدے
خود برگرفتے در خانہ آوردے و برائے حمل این اشیا شرم نکردے و با غنی
و فقیر مصافحہ بصفت استوا کردے ملاقات شدے اول رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم سلام گفتے این تقدیم و تسلیم مراد تعلیم است و ہر چیزے کہ او
را مہمان میخوانند تحقیق نکردے بہ خستہ خرما مہمان بطلبند اما فرض میکنند اگر فرض
کنیم بہ خستہ خرما طلبند اقتناع نیارد و آنرا محقر نداند و سبک مؤنۃ بودہ است گران بار
نہ کسے و بر نفس خود بودہ است خلقے نرمے داشت البتہ با درماندہ و با فقیر و با نوعین
ضعیف و قوی نرمی کردے تا آنکہ در حدود و قصاص خواستے البتہ ثابت نشود
و کتمان شہادت درین محلہا مستحب داشت و طبیعتے با کرام داشت یعنی چنانچہ
کسے را چیزے طبیعی باشد او را کرم طبیعی بود جعلی نبود با کسانیکہ او را عشرت بود
عشرتے حسنہ کردے و درشتی نداشت با زوجات با بنات و با خادم و با اصحاب
عشرتے داشت کہ معجزہ باشد و کشادہ روئے بود و بسیار تبسم کردے چنانچہ
آواز خندہ نیاید و ہمہ وقت اندوہگین بودے نہ چنین اندوہگین کہ ترش روئے باشد و تواضع کردے
نہ اینچنین کہ ذلیلے ضعیفے کند بلکہ با ہمہ شرف نفس خود بتکلف در صنعت آوردے
و جوانمرد بودے نہ اینچنین جوانمردے کہ اسراف کند اسراف اینست کہ در
غیر محل دہند یا آنکہ اضاعت کنند چنانکہ مالے بگیرند میان آبے بلیقے بیندازند
ما آنکہ برائے شادباشی و برائے نام را باشد این نیز اسراف است فقیر را دادے
محتاج را دادے و اہل و ولد را دادے و نرم دل بود و ہر جا کہ مسلمان بودے
برو رحمت کردے ہیچ وقتے از سبب سیری آروغ نزدہ است اگرچہ جشا
بود نہ از سیری بخارے در سینہ جمع شدے پس آنکہ کشادے بضرورت طرف

وہاں طریقہ ازورع بیرون آمدے و وقتے دست خویش را بطمع دست دراز نکردہ است بطمع ما ہے و نانے از کسے از مزنی خود وا ز کرمے و وقتے دست دراز نکرد کہ مرا چیزے بدہی قولہ سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت عبد اللہ بن محمد الرازی رحمہ اللہ یقول سمعت محمد بن نصر الصایغ یقول سمعت مردویہ الصایغ رحمہ اللہ یقول سمعت الفضیل بن عیاض رحمہ اللہ یقول قراء الرحمن اصحاب خشوع وتواضع وقراء الشیطان اصحاب عجب و تکبر مہمانان خدا ایشانند کہ تواضعے وخشوعے دارند و مہمانان شیطان اصحاب عجب و تکبرند و اگر قرا بود سے سخن مرتب بودے معنی دیگر احتمال می رود قاریانے کہ ایشان رحمانی و خدائی اند اصحاب تواضع و خشوع اند و آنکہ قاریان عصاۃ اند ایشان اصحاب عجب و تکبر اند حاصل اینست قاریانے کہ تکبر و عجب دارند ایشان عاصیانند قولہ وقال الفضیل رحمہ اللہ من رای لنفسہ قیمۃ فلیس لہ فی التواضع نصیب ہر کہ خود را قیمتے نہاد کہ من چیزے ہستم او را از تواضع نصیبے نباشد یعنی با ہمہ فضل و شرف و بزرگی خود را قیمتے نہہد و اگر نہد او متواضع نیست قولہ وسئل الفضیل رحمہ اللہ عن التواضع فقال تخضع للحق وتنقاد لہ وتقبلہ ممن قالہ فضیل رضی اللہ عنہ را از تواضع پرسیدند گفت برائے حق او خاضع باشد و دیگر اگر او را سخنے حق گویند او بران گردن نہد و قبول کند حق را از کسے کہ حق گفتہ است اینجا ہم دو معنی میشود قولہ وقال الفضیل رحمہ اللہ اوحی اللہ الی الجبال انی مکلم علی واحد منکم نبیا فتطاولت الجبال وتواضع طور سیناء فکلم اللہ عز وجل علیہ موسی علیہ السلام لتواضعہ و فضیل میگوید گوئی خداوند سبحانہ

بر کوہ ہا وحی کرد کہ من بر یکے از شما با پیغمبرے سخن خواہم گفت ہر یکے میان ایشان
سرفرازی کرد کہ آنکس من خواہم بود وطور سینا خود را در مرتبۂ تنہا دو منکسر شد
خداوند سبحانہ با موسی پیغمبر صلوات اللہ علیہ بر و سخن کرد بنا بر تواضعے کہ او را بود
یک معنی این گفتیم دوم معنی خدائے تعالی جبال را حیات داد و فہم خطاب داد
بعد آن وحی کرد **قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول**
سمعت احمد بن علی بن جعفر رحمہ اللہ یقول سمعت
ابراھیم بن فاتک رحمہ اللہ یقول سئل جنید رحمہ اللہ
عن التواضع فقال خفض الجناح ولین الجانب تواضع خفض جناح است
ولین جانب بیان خفض جناح است چنانچہ طائر پرندہ ہر دو بازوے
خود را فرومی ہلد در وقت نشاط خود و در وقت شکستگی و درماندگی خود ہمچنان مرد
متواضع با شخص عظیم قدر یا یار مساوی خویش کند یا بر دونے چنین کند نماید
تا او با وے انس و اثق گیرد **قولہ وقال وھب رحمہ اللہ مکتوب**
فی بعض ما انزل اللہ من الکتب انی اخرجت الذر من
صلب آدم فلم اجد قلبا اشد تواضعا لی من قلب موسی
فلذلک اصطفیتہ وکلمتہ وہب مورخ ومفسر رح گفتہ است در بعض
کتب کہ بر انبیا منزل است و ران نبشتہ است کہ خداوند تو از صلب آدم علیہ السلام
ذراری آدم را بیرون آورد و ہیچ دے را از دل موسی علیہ السلام متواضع تر نیافت
ہم ازان او را گفت واصطفیتہ لنفسی او را برائے خود ساختہ ام و برگزیدم
و او را سخن گفتم با وے **قولہ وقیل لابی یزید رحمہ اللہ متی یکون الرجل**

ے در نسخۂ منقول عنہ قبل ازین عبارت یک جملہ از متن رسالہ قشیریہ و شرح آن موجود نیست۔ عبارت
متن اینست:۔ وقال ابن المبارک التکبر علی الاغنیاء والتواضع للفقراء من التواضع ع ح

متواضعاً فقال اذا لم یر لنفسہ مقاما ولا حالا ولا یری ان
فی الخلق من هو شر منه بایزید رحمہ اللہ را پرسیدند کے تو ان گفت
شخصے راکہ او متواضع است بایزید رح جواب داد ہر وقتے کہ مر نفس خود را حالے
نہ بیند مقامے نہ بیند وندانند کہ میان خلق کسے از وے بد تر ہست چوں باشد
این با ہمہ وجود حالے و مقام وبا وجود شرف وعلم و توفیق بصلاح نداند کہ مرا
حالے ومقامے ہست ونباید در دلش کہ فلانے بد کسے ہست اگر نظر ش
بر فعل اللہ افتد کارے بقصد و اختیار او نبود او تعالی چنین کرد چو کارے
از تو نسندیدہ است نظر بران حال و بران مقام چہ معنی دارد و چون نظر برین
افتد الفاعل واحد لیس الا هو خدا وند سبحانہ در مظہرے حسنات آفرید
و در مظہرے سیئات فاعل وخالق یکے پس دیگرے را ز خود بد تر دانستن چہ معنی
دارد و دیگر مردمان در مختم ہم نظر کنند تا ختم بر چہ شود و در طرف الکمال واتمام ہمہ
لحظہ باشد این ہم اسبابے است کہ سبب این مردم متواضع اند قوله
وقیل التواضع نعمۃ لا یحسد علیها والکبر محنۃ لا یرحم علیها
والعز فی التواضع فمن طلبه فی الکبر لم یجده وتواضع نعمتے است
کہ کسے بران حسد نکند سبحان اللہ یکے تواضع میکند و دیگرے گوید این ہم
مکر و خداع است این ہمہ برائے صید دل است وکبر رنجے است کہ کسے
بران رنج رحمت نکند وعزت در تواضع ست و چو عزت در تواضع مستقیم شد
پس بداں کہ ہیچ شیئے محمود تر از ان نیست کہ تواضع باشد و من میگویم کہ تواضع
نہ آنچنان کند کہ دران افراط باشد وکذلک الکبر ہر یکے را بر محل او صرف
کند این صفت حکمت باشد و مرد مفرط و مفرط نبود نظم

خود را بزبان خود ستودن رسوائی و رسوائی و رسوائیست

خود را بزبان خود شکستن رعنائی و رعنائی و رعنائیست

و ہر کہ عزت را در کبر جوید ہرگز نیابد **قوله سمعت الشیخ اباعبدالرحمن السلمی رحمه الله یقول سمعت ابابکر محمد بن عبد الله رحمه الله یقول سمعت ابراهیم بن شیبان رحمه الله یقول الشرف في التواضع والعز في التقوى والحرية في القناعة** شرف در تواضع است زیرا چہ مرد متواضع بلند ہمت است ہرچہ در وے است و ہرچہ بدو ہست در نظر ہمت او حقیر است پس ہر آئینہ در تواضع شرف باشد و عزت در تقوی است یعنی ہیچ شخصے از و ذلیل تر باشد کہ او کار سفلہ کند کل من یعصی الله فهو سفلة سفلہ کیست آن کہ معصیت خدا کند و نیست ہیچ ہواے نفس کہ در و خواری نیست نباشد و نبی الله بادشاہ مالک الرقاب خواہد تقرب جو بر شی کند اندک ذے باید کشید ہمہ برین قیاس ہر ہواے نفس را کہ گیری در و خواری ہست در حلال نیست حرام را خود چہ گویم حکایت بادشاہے و غلامے کہ بادشاہ پیالہ فرستاد شنیدہ باشی و آزادی در قناعت است تقوی ہم نوعے از قناعت است اما نوعے دگر ہست آرے گفتہ اند نظم

آز بگذار سرفرازی کن گردن بی طمع بلند بود

قوله اطعت مطامعي فاستعبدتني ولو اني قنعت لكنت حرا

محل طمعہا را طاعت کردم او مرا بندہ کرد اگر من قناعت میکردم در محل طمع نمی آمدم آزادے می بودم **قوله وسمعته يقول سمعت الحسن الساوي رحمه الله يقول سمعت ابن الاعرابي رحمه الله يقول بلغني ان سفيان الثوري رحمه الله قال اعز الخلق خمسة انفس عالم زاهد وفقيه صوفي وغني متواضع وفقير شاكر وشريف**

سنی پیچ کس نادرہ باشند عالمے کہ ترک دنیا کند و فقیہ باشد و صوفی باشد و بعضے فقیہ را کہ صوفی بینی ایشان صوفی بیند صالحانند زاہدانند معتقد انند اما صوفی کجا صوفی نادرہ است در شان اوست الصوفی لم یخلق وغنی کہ متواضع باشد نادرہ است و فقیرے کہ بر فقر خویش شکر گوید و شریف باشد حسنی و حسینی و علوی و سنی باشد کہ فقیہان و علما آنرا مذہب سنت و جماعت نام نہادہ اند بران کمتر باشد او البتہ میلان بسوے آبا و اجداد کند اما با این میل ہم احادیث و اخبار کہ در شان ایشان نازل است و معاملتے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم با ایشان کردند این نوع مزاحم ایشان بیشتر است من حسینی ام علوی ام صحبت و نشست و خاست با ایشان بسیار کردہ ام من ایشان را نکوتر دانم با این میل ایشان این را محبت آرند سبب اینست کہ ایشان سنی کمتر باشد اما اگر راست پرسی آن نادرہ جہاں منم **قولہ وقال یحیی بن معاذ رحمہ اللہ التواضع حسن فی کل احد لکنہ فی الاغنیاء احسن والتکبر شنیع فی کل احد لکنہ فی الفقراء اشنع** یحیی معاذ رضی اللہ عنہ گفتہ است تواضع در ہر یکے نیکوست اما در اغنیا نیکوتر است و تکبر در ہر یکے بد است اما در فقرا بدتر اما اگر فقیر بحسب فقر خود تکبرے کند بدین نسبت کہ بدین دولت مرا ادم شرف کرد اگر بدین نسبت بر اغنیا تکبر کند فضیلے فاضل و شرفے شارف باشد جاے دو بیتے ازان خواجہ ابو سعید ابوالخیر است رحمہ اللہ نظم

با فاقہ و فقر ہم نشینم کردی | با محنت و درد و غم قرینم کردی
این مرتبہ مقربان در تست | یارب بچہ دولت اینچنینم کردی

اما آن تکبرے کہ یحیی رح شنیع گفتہ است تکبر نفسانی شیطانی است **قولہ**

وقال ابن عطاء رحمه الله التواضع قبول الحق ممن كان يسمع تواضع
چیست ہر کہ سخن حق گوید از وبشنود قوله وقيل ركب زيد بن ثابت
رضي الله عنه فدنا ابن عباس رضي الله عنه لياخذ بركابه فقال
مه يا ابن عم رسول الله صلى الله عليه فقال ابن عباس رضي
الله عنه هكذا امرنا ان نفعل بعلمائنا فاخذ زيد بن ثابت
يد ابن عباس فقبلها فقال هكذا امرنا ان نفعل باهل بيت
رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم زيد بن ثابت رضي الله عنه استاد
ابن عباس بود رضي الله عنه فقه بر و خوانده است زید رضي الله عنه سوار شد
ابن عباس رضي الله عنه نزدیکش شد تا رکابش گیرد سوار کند یا نزدیک شد کہ رکاب
گرفتہ برود زید رضي الله عنه گفت خاموش کن ای پسر عم رسول الله صلی الله علیه
واله وسلم ابن عباس رض گفت ما ہمچنین ماموریم کہ با بزرگان خویش ہمچنین کنیم زید
رضی الله عنه گفت دست خویش بمن نما یعنی مرا ده او دست خویش بیرون آورد
و زید بن ثابت رضی الله عنه دست ابن عباس رضی الله عنه بوسید و گفت
ما ہمچنین فرموده شده ایم کہ با اہلبیت رسول الله صلی الله علیه واله وسلم ہمچنین
کنیم ہر دو تواضع کرده اند ابن عباس ہم و زید بن ثابت ہم قوله وقال عروة
بن الزبير رحمه الله رايت عمر بن الخطاب رضي الله عنه
وعلى عاتقه قربة ماء فقلت يا امير المومنين لا ينبغي لك
هذا فقال لما اتاني الوفود سامعين مطيعين دخلت نفسي
نخوة فاحببت عن اكسرها ومضى بالقربة الى حجرة امراة من
الانصار فافرغها في انائها عروه بن زبير رحمه الله گفت عمر خطاب
رضی الله عنه را دیدم در ایام خلافت مشک آب بر دوش گرفته می آرد عروه

رحمہ اللہ گفت ترا نشاید اینچنین کردن عمر رضی اللہ عنہ گفت بر من گروہا آمدند بسمع
وطاعت در نفس من خود بینی پیدا شد پس خوش آمد مرا نفس را بشکنم ومشک
را در حجرہ عورتے از انصار برد وآب را درآوند او ریخت اما من میگویم نفس
بدینہا شکستہ نشود بعد آنکہ وفود بسمع واطاعت آمدند او را نخوتے شد آنکہ بدین
مشک آوردن آن نخوت شکستہ شد بلکہ نخوتے دیگرا گر ہم نشود عجب نباشد
آرے اگر بدین نخوت شکستہ شد قل تموتوا بغیظکم باچنین رضی اللہ عنہ چہ
نسبت داشت آن شکستگی اختیار می بایستے کردن **قولہ سمعت ابا حاتم السجستانی رحمہ اللہ قال سمعت ابا نصر السراج الطوسی رضی اللہ عنہ یقول رؤی ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ وھو امیر المدینۃ وھو علی ظھرہ حزمۃ حطب وھو یقول طرقوا للامیر** وچنین گویند ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روزے کہ در مدینہ امیر بود شتوارۂ
ہیزم بر پشت گرفتہ می آید ومیگوید کہ رہ دہید مرامیر را **قولہ وقال عبد اللہ الرازی رحمہ اللہ التواضع ترك التمیز فی الخدمۃ** تواضع آنست
ہرکہ پیش او آید او بخدمت پیش او بایستد میان یکے ودیگرے فرق نکند
قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت محمد بن احمد بن ھرون رضی اللہ عنہ یقول سمعت محمد بن العباس الدمشقی رحمہ اللہ یقول سمعت احمد بن ابی الحواری رحمہ اللہ یقول سمعت ابا سلیمان الدارانی رحمہ اللہ یقول من رای لنفسہ قیمۃ لم یذق حلاوۃ الخدمۃ
ہرکہ نفس خود را قیمتے دانست یعنی دانست کہ بچیزے می ارزد صفت انائی
کہ بحسن نسبت وارد در وے است او لذت وحلاوت خدمت نیابد

یکے مرد یگر یرا خدمتے میکند بذل نفس خویش پیش او میکند و دران لذتے
می یابد و ذوقے میگیرد و اگر درین میان نفس را عزتے نهد او لذت خدمت
نیابد و دیگر هر که نفس خود را قیمتے نها داو در بندگی خدا ذوقے نیابد **قوله وقال**
یحیی بن معاذ رضی الله التکبر علی من تکبر علیك بماله تواضع کسے که بر تو
تکبر کند بمالے تکبر کردن تو بر و تواضع است **قوله وقال الشبلی رحمه الله**
ذلی عطل ذل الیهود شبلی رح گفت ذل من ذل یهود را معطل یعنی ذل من
از ذل ایشان بیشتر است من از ایشان خوارترم **قوله تعالی وضربت**
علیهم الذلة معنی انیست خواری من ایشان را محیط است **قولــه**
وجاءه رجل فقال له الشبلی رحمه الله ما انت فقال یا سیدی
النقطة التی تحت الباء فقال انت شاهدی مالم تجعل
لنفسك مقاما شخصے بر شبلی رح آمد شبلی رح گفت تو کیستی گفت نقطۂ که زیر با
است شبلی رح گفت تو شاهد منی و یار منی تو بمچو منی و تو گواهی بر حال من مادام
که نفس خود را مقامے تعین نکردہ و خود را چیزے نپنداشتہ نقطۂ که زیر با
است یکے بارے نقطه دوم فرو یا است در غایت ذل است زیرا چه
زیر با است با حرفے درستے این نقطۂ از وچیزے بد و نسبت دارد و اگر حروف
مفردات نویسند چند نقطه جمع کنند آنکه یک باشود معنی دیگر انا نقطة تحت
الباء یعنی من جزوے از کلی ام مقیدے از مطلقے ام شبلی رح گفت تا آنکه چنینی
یار منی شاهد وقت منی این همان سخن است که از شبلی رحمه الله آورده اند
انا نقطة باء بسم الله این نقطه بعضے از جمع و این بعض دران جمع کم النقطة
تحت الباء اصل در حرف نقطه است پس میگوید اصل وجود منم کثرت
و تعداد اعتباری است همین منم نقطه ام بضرورت حروف بیان ظاهر شده ام

استغفر اللہ کجا افتادہ ام چہ میگویم لاحول ولا قوۃ الا باللہ اگرچند سخنے
مستانہ رفت تو از من بگیر اینجا سخن بسیار است اما از جہت مصلحتے کوتہ کردم قولہ
وقال ابن عباس رضی اللہ عنہ من التواضع ان یشرب الرجل
من سؤر اخیہ بعضے از تواضع باشد کہ مردم پس خوردہ برادر مومن خوردن کو
تواضعے است این کہ گویند کن کا حدث الناس قولہ وقال بشر
سلموا علی ابناء الدنیا بترک السلام علیھم ابناے دنیا را سلام
مکنید سلام ایشان ہمین ترک سلام است قولہ وقال شعیب بن
حرب رحمہ اللہ بینا انا فی الطواف اذ لکزنی انسان بمرفقہ
فالتفت فاذا ھو الفضیل رحمہ اللہ فقال یا ابا صالح ان کنت
تظن انہ شھد الموسم من ھو شر منی ومنک فبئس ما ظننت
شعیب حرب رح میگوید من در طواف بودم شخصے مرا بمرفقے جنبانید سر پس کردم
دیدم او فضیل عیاض است رحمہ اللہ گفت ابو صالح اگر گمان بردی کہ در موسم
حاضر است کسے کہ بدتر از من و از تست پس تو گمان بد بردی یعنی آن مقدار
مردم کہ دران موسم حاضر ند خود را از ہمہ بدتر دان قولہ وقال بعضھم
رایت فی الطواف انسانا بین یدیہ شاکریۃ یمنعون الناس لاجلہ
عن الطواف ثم رایتہ بعد ذلک بمدۃ علی جسر بغداد
یسال شیئا فتعجبت منہ فقال لی انا تکبرت فی موضع
یتواضع الناس ھنالک فابتلانی اللہ بالتذلیل فی موضع
یترفع فیہ الناس بعض مشایخ میگویند مردے را در طواف دیدم کہ پیش او
مردمان دور باش میکنند تا او بفراغ طواف کند بعد ان بمدتے او را دیدم بر پل
بغداد گدیہ میکند از و پرسیدم گفت جائے کہ مردمان تواضع میکردند

من آنجا تکبر کردم خدا مرا بدین خواری بتلا کرد و در نسخہ دگر افتادہ است عاری حافی اندام برہنہ پا برہنہ موہا دراز شدہ و ناخن دراز شدہ برین خواری ایستادہ گدائی میکرد قوله وبلغ عمر بن عبد العزيز رحمه الله ان ابنا له اشترى خاتما بالف درهم فكتب اليه عمر رضي الله عنه بلغني اشتريت فصا بالف درهم فاذا اتاك كتابي فبع الخاتم واشبع الف بطن واتخذ خاتما بدرهمين واجعل فصه حديدا صينيا واكتب عليه رحم الله امرءا عرف قدره نفسه بعمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ رسید کہ پسر او انگشترین خریدہ بہزار درم او نبشتہ برو فرستاد و نبشت چون این نبشتہ بر تو برسد انگشترین را بفروش و ہزار شکم را سیر کن و خاتمے از نقرہ بساز و نگینہ او از آہن چینی کن و بنویس بران خدا بران بندہ رحمت کند کہ او اندازہ نفس خود را بشناسد قوله وقيل عرض على بعض الامراء مملوك بالوف درهم فلما احضر الثمن استكثره فبدا له في شرائه فرد الثمن الى الخزانة فقال العبد يا مولى اشترلي فان في كل درهم من هذه الدراهم خصلة تساوي اكثر من الف درهم فقال ماهي فقال اقلها وادناها ما لو اشتريتني وقدمتني على جميع مماليك لا اغلط في نفسي واعلم اني عبدك فاشتراه بعضے امرا خواستند غلامے را بچند ہزار درم بخرند چون ثمن را حاضر کردند بسیار نمود ثمن را باز بخزانہ باز گردانید غلام گفت مرا بخر کہ من خصلتے دارم کہ این ہزارہا بمقابلہ آن خصلت نہی چیزے نباشد خواجہ گفت آن خصلت چیست گفت اگر مرا بر سر ہمہ غلامان خویش کنی و تمام خزانہ مرا دہی مرا ہیچ نخوتے نشود و بدانم کہ ہمان بندہ توام آن مرد عزیز عاقل را سخن او

خوش آمد آں غلام را خرید قوله وحكى عن رجاء بن حيوة رحمه الله انه قال
قومت ثياب عمر بن عبد العزيز وهو يخطب باثنى عشر درهما
وكان قباء وعمامة وقميصا وسراويلا ورداء وخفين وقلنسوة رجا
حیوۃ رحمہ اللہ میگوید جامہاے عمر بن عبدالعزیز قیمت کردم به دوازده درم وآن
جامہا قبا بود ودستار بود وپیراہن بود وازار وچادر وموزه وکلاه بود ہمہ دوازده
درم را بودند قوله وقيل مشى عبد الله بن واسع رحمه الله عليه
مشيا لا يحمد فقال له ابوه وتدرى بكم اشتريت امك بثمنية
دراهم وابوك لا اكثر الله تعالى فى المسلمين مثله ابا وانت
تمشى هذه المشية عبد اللہ پسر محمد واسع رحمہ متبختر در راه می رفت پدر طلبید
وگفت مادر ترا بہشت درم خریده ام ومباد اکہ ہمچو پدر تو در جہاں کسے دگر باشد
وتو چہ تبختر میکنی قوله سمعت محمد بن الحسين رحمه الله يقول
سمعت محمد بن احمد الفراء رحمه الله يقول سمعت عبد الله
بن منازل رحمه الله يقول سمعت حمدون القصار رحمه الله
يقول التواضع ان لا ترى لاحد الى نفسك حاجة لا فى الدين
ولا فى الدنيا تواضع چیست ہیچ راندانی کہ بتو حاجتے وارد نہ در دین نہ در دنیا قوله
قال ابراهيم بن ادهم رحمه الله ما سررت فى اسلامى الا
ثلاث مرات مرة كنت فى سفينة وفيها رجل مضحاك كان يقول
كنا ناخذ العلج فى بلاد ترك هكذا وكان ياخذ بشعر راسى و
يهزنى فسرنى ذلك لانه لم يكن فى تلك السفينة احد احقر
فى عينه منى والاخر كنت عليلا فى المسجد فدخل المؤذن
وقال اخرج فلم اطق فاخذ برجلى وجرنى الى خارج والثالث

كنت بالشام وعلىّ فروفنظرت فيه فلم اميز بين شعره وبين القمل لكثرته فسرني ذلك سلطان ابراہیم رح میگوید در ہیچ وقتے خوش نشده ام مگر سه بار یعنی سه بار نفس خود را بمراد خود یافته ام یک کرت من در کشتی بوده ام و مردے که مردمان را بخنداند مضحاک او ہم بود ہر بار موے سر من می گرفت و می جنبانید و مردمان می خندیدند چوا و بر من این کرد مرا این خوش آمد نفس خود را ذلیل و خوار یافتم تمام حکایت ہمچنین نبشته اند ہر بار موے را می گرفت و می گذاشت چنانکه بر سر تخته کشتی رسید یکبار چنین کرد برخاست کرد خندهٔ مردمان زیاده شد اہانت نفس من بیشتر شد اتفاقاً کشتی در غرق افتاد اتفاق برین کردند که این کشتی در غرق افتاده است سبب آنکه در خنده و ہزل بودیم اگر این مرد در میان ما نبودے ما در ہزل نمی افتادیم خواستند تا ابراہیم را غرق کنند او در حضرت خدا نا لیداے بار خدایا تو کشتی از شومت آنکه ایشان بر من چنین کردند غرق می کنی و ایشان ہم مرا غرق می کنند کشتی سالم ماند و دوم بار ز کناک داشتے شبے سرد ے مغیم بود بر من زحمت سخت زور آورده پنہے خواستم گرفتن بمسجدے در شدم دانستم این زمان مردماں براے نماز بیایند و مرا بدین حال بینند البته برون کنند بر بام مسجد شدم بدشواری محراب بالاے بام مسجد کرده اند دران خزیدم تا مرا کسے نه بیند و بیرون نیارد موذن بالاے مسجد آمد براے بانگ نماز گفتن را برق درخشید موذن احساس کرد در محراب چیزے ہست دیدم را گفت این ہمیں زمان میر و گفت برون شو و مرا قوت فاستن نه اد پاے مرا گرفت از بالاے بام پاے کشاله کرده آورد ہر بارے که سر من از زده بانے جدا میشد نبرد بانے دگر می رسید من خوش می شدم که نفس را بمراد خود می یافتم و سیوم بار این بود من بزمین شام بودم و بر من پوستے بود و آن فرو را دیدم آن قدر

پیش دران بود کہ میان موی ہای او و میان پیش تفرقہ نکردم بدین ہم خوش
شدم کہ نفس من بدین ذل ہست قولہ رضی حکایۃ اخری عنہ قال ما
سررت بشئ کسرورى کنت یوما جالسا فجاء انسان وبال
علی وحکایتی دگر ہم گفتہ اند کہ ابراہیم رحمہ اللہ گفتہ است وقتی چنین
خوش نشدہ ام کہ وقتی من نشستہ بودم مردی بر سر من بول کرد این حکایت
ہمان ہست کہ بالا گفتہ ام ہم ازان جزوی شیخ علیحدہ کردہ است گفتہ است
قولہ وقیل تشاجر ابوذر وبلال رضی اللہ عنہما فعیر ابوذر
بلالا بالسواد فشکاہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فقال یا ابوذر ما علمت انہ بقی فی قلبک من کبر الجاہلیۃ
شرف فالقی ابوذر رحمہ اللہ نفسہ وحلف ان لا یحمل
راسہ حتی یطاء بلال خدہ بقدمہ فلم یرفع حتی فعل بلال
رضی اللہ عنہ میان بلال وابوذر رضی اللہ عنہما سخنی رفت ابوذر بلال رضی
اللہ عنہ را طعنہ بہ سیاہی کرد چنانچہ کسی گوید برو کہ تو سیاہ رنگی بلال رضی اللہ
عنہ در حضرت مصطفی صلی اللہ علیہ والہ وسلم گلہ کرد رسول اللہ علیہ السلام
گفت یا اباذر در دل تو اثر کبر جاہلیت بقیہ ہست ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ
سر خویش را پیش نہاد گفت سر بر ندارم تا آنکہ بلال رضی اللہ عنہ رخسارۂ اورا
بقدم خویش پی سپر نکند او سر بر ندارد و سر بر نداشت تا بلال رضی اللہ عنہ
پا بر رخسار نہاد قولہ ومر الحسن بن علی رضی اللہ عنہما بصبیان
معہم کسر خبز فاستضافوہ فنزل فاکل معہم ثم حملہم
الی منزلہ واطعمہم وکساہم وقال الید لہم لانہم
لم یجدوا غیر ما اطعمونی ونحن نجد اکثر منہ سخنین گویند امیر المومنین

حسن رضی اللہ عنہ بکودکان گذشت برابر ایشان پر کالہ نان بود کودکان بر حسن رضی اللہ عنہ عرض کردند کہ بدین پر کالہ نان مہمان ما شو حسن رضی اللہ عنہ از اسپ فرود آمد با ایشان آن پر کالہ نان خورد وایشان را در خانہ خود مہمان ما شود وگفت دست ایشان را شوید است برمن یعنی ایشان فاضل اند از من زیراچہ ایشان جز این کسر نداشتند وبرما از ان بیشتر است قولہ وقیل قسم عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ الحلل بین الصحابة من غنیمة فبعث الی معاذ رضی اللہ عنہ حلة ثمینة فباعها واشترى منها ستة اعبد واعتقهم فبلغ عمر ذلك وكان يقسم الحلل بعده فبعث اليه حلة دون ذلك فعاتبه معاذ رضی اللہ عنہ فقال عمر رضی اللہ عنہ لانك بعت الاولى فقال معاذ رضی اللہ عنہ وما عليك ادفع الى نصيبى وقد حلفت لاضربن بهذا راسك فقال عمر رضی اللہ عنہ هاراسى بين يديك وقد يرفق الشيخ بالشيخ عمر رضی اللہ عنہ قسمت غنائم میکرد یک حلہ بر معاذ جبل رضی اللہ فرستاد وآن بیش بہا بود معاذ رضی اللہ عنہ فروخت وشش بندہ بہاے او خرید ایشان را آزاد کرد عمر رضی اللہ عنہ شنید حلہ دگر فرستاد معاذ رضی اللہ عنہ عمر را عتاب کرد عمر گفت آن بر تو نیست آنچہ نصیب من است آن برمن بفرست وسوگند خورد کہ آں حلہ برسر تو زنم عمر رضی اللہ عنہ گفت اینک سر من پیش تو است اگر میخواہی بزن وپیرے بہ پیرے دگر رفقے کند اکنون وقد یرفق الشیخ بالشیخ دو معنی دارد یکے آنکہ این عمر رضی اللہ عنہ گفت سر پیش او نہاد وگفت پیر بر پیرے رفقے کند یعنی نزنی ودوم معنی بعد تمام حکایت گفت وقد یرفق الشیخ بالشیخ یعنی سر پیش او نہاد ومعاذ رضی اللہ عنہ رفقے کرد نزد۔

قولہ (۱۳) باب مخالفۃ النفس وذکر عیوبہا

بتوان دانست البتہ با نفس ہمہ وجہ مخالفت شرط است زیرا چہ او کسے
است مجبول بر کبری خوبر ستیہش مخالفت فرمان رب است اور البتہ بر غیر مراد
او باید داشت تا او آنچناں شود کہ غیر مراد او مراد او گردد و او عیوب دارد چنانچہ
شکنبہ را ہر چند کہ شوئی بدان چیزے کہ او پروردہ شدہ است البتہ گندگی رفتنی
نیست و عجب چیزے در ہر ورطہ کہ او رامی غلطانی و ہر تصفیہ کہ او رامی کنی باز آنجا
یک حفیہ بیرون می آرد کہ اندازہ در فع نیست ہم ازین گفتہ رفع نفس ساعت فساعت
التجا بخدا باید کرد قولہ وقال اللہ تعالیٰ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ
وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى خدا گفتہ است
ہر کہ از خدا بترسد و نفس را از ہوا باز دارد او کسے است کہ بہشت جائے بود او ست
و جائے بازگشت اوست فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى دو معنی دارد یکے آن کہ
فردا بہشت ماوائے او گردد و دوم ہر کہ نفس را از ہوا باز داشتہ واز تشتت
و تفرق باز آوردہ او در بہشتے نقدے قرار یافتہ و صوفیان گفتہ اند الجنۃ جنتان
معجلۃ و موجلۃ قولہ اخبرنا علی بن احمد بن عبدان رحمہ اللہ
قال اخبرنا تمام رحمہ اللہ قال حدثنا محمد بن معاویۃ
النیسابوری رحمہ اللہ قال حدثنا علی بن ابی علی بن عتبۃ بن
ابی لہب رحمہ اللہ عن محمد بن المنکدر رحمہ اللہ عن جابر
رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال اخوف
ما اخاف علی امتی اتباع الہوی وطول الامل فاما اتباع الہوی
فیصد عن الحق واما طول الامل فینسی الآخرۃ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ والہ وسلم فرمودہ است مخوف ترین چیزہاے کہ در امت منست یکے اتباع ہوی یعنی ہوی در نفس آید و مردم بجسب او کارے کند و دوم طول امل بسیاری امید حیات اما اتباع ہوی چرا مخوف تر است زیراچہ باتباع ہوی مرد گمراہ گردد از رہ سلوک باز ماند بطرف دیگرے رفتہ و اما طول امل چرا مخوف تر است زیراچہ او منسی آخرت است **قوله واعلم ان مخالفة النفس راس العبادة** شیخ میفرماید بدانکہ مخالفت نفس سر عبادتہا است **قوله وقد سئل المشائخ عن الاسلام فقالوا ذبح النفوس بسيوف المخالفة** مشایخ را از اسلام پرسیدند یعنی مہم ترین کارہا در اسلام چیست گفتند کہ نفسہا را ذبح کنند بہ تیغ ہاے مخالفت تو بدانکہ ہرچہ بلا است در نفس تا مخالفت او تسمیہ ذبح می باید **قوله واعلم ان من نجم طوارق نفسه افل شوارق انسه** بدان ہرکہ طوارق نفس او روشن شد شوارق انس او فرود آید یعنی اگر نفس بر آمد انسے کہ با خدا است فروشست **قوله وقال ذو النون المصري رحمه الله مفتاح العبادة الفكرة وعلامة الاصابة مخالفة النفس والهوى ومخالفتها ترك شهواتها** کلید عبادت فکرت است یعنی مرد بیندیشد کہ چہ کار بہتر و کدام شغل نافع تر و در چہ چیز عزت کا ملتر چو این اندیشہ کند بدین اندیشہ در عبادت کشادہ گردد این فکرنے کہ کردن نشان آنکہ او بدین فکرت بصواب و حق رسید آن کہ ہوی کند د مخالفت ترک شہوت اوست آرزوہاے او را ترک آرند **قوله وقال ابن عطاء رحمه الله النفس مجبولة على سوء الادب والعبد مامور بملازمة الادب فالنفس تجري بطبعها في ميدان المخالفة والعبد يردها بجهده عن سوء المطالبة فمن اطلق**

عنانہا فہو شریکہا معہا فی فسادہ حیلۂ نفس بر بے ادبی است
و بندہ بدین ماموَر کہ البتہ حفظ ادب کند پس نفس بطبیعتے کہ ازان او جبلی است
او در میدان مخالفت جولانگری کند و بندہ کہ ماموَر بملازمت ادب است جہد
کند او را ازان بگرداند و باز آرد از مطالبۂ ہواے کہ او دارد ہر کہ عنان او کشادہ
داد ہر طرفے کہ خوش آید برود پس او با نفس خویش شریک است در فساد او
قولہ سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ علیہ
یقول سمعت ابا بکر الرازی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا عمرو
الانماطی رحمہ اللہ یقول سمعت الجنید رحمہ اللہ یقول
النفس الامارة بالسوء ہی الداعیة الی المہالک المعینة
للاعداء المتبعطة للہوی المتہمة باصناف الاہواء جنید رح
گفتہ است نفس امارہ است و داعیہ است میخواند بطرفے کہ ہلاک صاحب
او باشد او آنکہ خصم تست او را یاری می دہد او پس بہلاک خویش میرود کہ ہالک ہولٰے او
او است او تہمت زدہ با نواع ہوا ہا او ازین تہمتہا پاک ندارد قولہ وقال ابو حفص
رحمہ اللہ من لم یتہم نفسہ علی دوام الاوقات ولم
یخالفہا فی جمیع الاحوال ولم یجرہا الی مکروہہا فی سائر
ایامہ کان مغرورا ومن نظر الیہا باستحسان شیٔ منہا
فقد اہلکہا وکیف یصح لعاقل الرضا عن نفسہ والکریم بن
الکریم یقول وَمَا أُبَرِّئُ نَفْسِي إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ استاد
ابو حفص رح فرمود ہر کہ نفس خود را ہر نفسے اتہام نکند و بہمہ حال مخالفت او نکند و نفس را بسوے چیزے
کہ مکروہ است نکشد در گردش روزگار خویش اینچنین کسے مغرور باشد و ہر کہ
طرف نفس بنظر استحسان دید یعنی او نکوکارے کرد پس او را ضایع کرد و چون

روا باشدم عاقل را کہ او راضی باشد از نفس خویش و پیغمبر یوسف بن داوٗد علیہما السلام
این سخن گفت وَمَا اُبَرِّیُٔ نَفْسِیْ الایۃ قولہ سمعت محمد بن الحسین
رحمہ اللہ یقول سمعت ابن مقسم رحمہ اللہ ببغداد یقول
سمعت ابن عطاء رحمہ اللہ یقول قال الجنید رحمہ اللہ ارقت
لیلۃ فقمت الی وردی فلم اجد ما کنت من الحلاوۃ فاردت
ان انام فلم اقدر علیہ فقعدت فلم اطق القعود ففتحت الباب
وخرجت فاذا رجلٌ ملتفٌ فی عباءۃ مطروح علی الطریق فلما
احس بی رفع راسہ وقال یا ابا القاسم الی الساعۃ فقلت یا
سیدی من غیر موعد فقال بلی سالت محرک القلوب
ان یحرک لی قلبک فقلت فقد فعل فما حاجتک فقال متی یصیر
داء النفس دواءھا فقلت اذا خالفت النفس ھواھا صار
داءھا دواءھا فاقبل علی نفسہ وقال اسمعی قد اجبتک بھذا
الجواب سبع مرات فابیت الا ان تسمعیہ من الجنید فقد
سمعت وانصرف عنی ولم اعرفہ ولم اقف علیہ جنید رحمہ اللہ میگوید
غلطیدم شبے خواب نمی آمد پس از خواب خاستم بسوے ورد خویش شدم بورد
مشغول شدم ذوقے نمی یابم پس خواستم بخسپم خواب نمی آمد بے نشستم قرارے نیست
در کشادم برون شدم می بینم مردے گلیمے بپیچیدہ میان رہ افتادہ است
بعد آنکہ مرا دید سر خویش را بر کرد گفت این ساعت تا کجا می روی گفتم جائے معین
ندارم کہ برون آمدم گفت آرے راست میگوئی من از خدا خواستم کہ دل ترا
قرارے ندہد مضطرب دارد تا بمن بیائی جنید رحمہ اللہ میگوید گفتم حاجت تو
چیست گفت کے باشد کہ رنج نفس و درد نفس دواے او گردد گفتم وقتے

کہ نفس مخالفت ہوائے خویش کند دائے او دوائے او گردد اگر کسے نفس را از ہوائے
بگرداند والبتہ برین قاصد و جازم عازم باشد دائے او دوائے او شود و بعد آن بنفس
خویش باز آمد و نفس خویش راگفت می شنوی جنید رح چہ میگوید من میگفتم و ہفت
بار گفتم تو گفت من نشنیدی این زمان از جنید رح بشنو کہ چہ میگوید و برخاست او را
نشناختم و ندانستم کہ بود قولہ وقال ابوبکر الطمستانی رحمہ اللہ النعمۃ العظمی
الخروج من النفس لان النفس اعظم حجاب بینک وبین اللہ
تعالی نعمتے بزرگے است از ہوائے نفس برون آیند زیراچہ نفس عظیم حجابے است
میان تو و میان خدا و نہ نفس تو تو ئی تو اللھم باشد ہم ازین نکتہ کہ بر دل افتادہ است نقطہ
شستہ گردد من ندانستم کہ البتہ شستہ خواہد گشت قولہ وقال سہل رحمہ اللہ
ما عبد اللہ بشیٔ مثل مخالفۃ النفس والھوا ہیچ عبادتے بہتر ازین خدا
پرستیدہ شدہ است کہ مخالفت نفس و ہوا کنی قولہ سمعت محمد
بن الحسین رح یقول سمعت منصور بن عبد اللہ رحمہ اللہ یقول
سمعت ابا عمر الانماطی رحمہ اللہ یقول سمعت ابن عطاء رحمہ اللہ
وسئل عن اقرب شیٔ الی مقت اللہ قال رؤیۃ النفس واحوالھا
واشد من ذلک مطالعۃ الاعواض علی افعالھا پرسیدند کہ کدام
چیز بغض خدا نزدیک تر است گفت نظر رضا بنفس کردن و بہوائے او خوش بودن
و سخت تر از ان نیست کہ کارے نفس کند و تو از خدا عوض آن خواہی ورمے
ہوائے نفس دہی وعوض آن فردا از خدا طلبی ہمہ برین مثال تواں دانست
ہرچہ از نفس زاید در و چیزے نیست زہے بدبختے کہ معتزلی است ہمہ افعال خود
را بدان نفس بدبخت خود اضافت کند و نسبت دہد قولہ وسمعتہ یقول
سمعت الحسین بن یحیی رحمہ اللہ یقول سمعت جعفر بن الحسن

نصیر رحمہ اللہ یقول سمعت ابراهیم الخواص رحمہ اللہ یقول
کنت فی جبل لکام فرایت رمانا فاشتهیته فدنوت فاخذت
منه واحدا فشققته فوجدته حامضا فمضیت وترکت الرمان
فرایت رجلا مطروحا وقد اجتمع علیه الزنابیر فقلت السلام علیک
علیک فقال وعلیک السلام یا ابراهیم فقلت کیف عرفتنی
فقال من عرف اللہ لا یخفی علیه شیء فقلت اری لک حالا
مع اللہ فلو سألته ان یحمیک ویقیک الاذی من هذا الزنابیر
فقال وانا اری لک حالا مع اللہ فلو سألته ان یقیک شهوة
الرمان فان لدغ الرمان تجد الانسان المه فی الآخرة ولدغ الزنابیر
تجد المه فی الدنیا فترکته ومضیت ابراہیم خواص رح میگوید بر کوہ لکام
بر رفتم درخت انار دیدم وخوش آمد کہ بخورم نزدیک او شدم یک انارے شکستم
اورا پارہ کردم چشیدم ترش است رمانرا گذاشتم وگذشتم مردے را دیدم افتادہ
زنبوران بروے جمع شدہ اند او را می زنند بروسلام علیک گفتم او جواب سلام
داد و گفت علیک السلام یا ابراہیم گفتم تو مرا چون شناختی کہ من ابراہیم ام گفت ہر کہ
خدا را بشناسد و حقیقت او بداند ہر چیزے بروے خفی نماند یعنی ہر چہ
مقابلہ دل او آئینہ شدہ است ہر چہ ہست عکس در وپید آید ابراہیم رحمہ اللہ
گفت من ترا حالے با خدا می بینم چرا نمی خواہی کہ خدائے تعالی زنبوران را از تو دفع
کند ان مطروح گفت ابراہیم را من می بینم ترا با خدا حالتے ہست چرا نمی گوئی
کہ ترا از آرزوئے انار نگاہ دارد زیرا چہ کارے کہ انار بر تو زند آن درد آن رنج وآن
زیان در آخرت باشد واین زنبوران کہ مرا می گزند الم او در دنیا می یابم این زیانے
کہ ترا رمان کرد در آخرت و رنجے کہ زنبوران مرا دادند جز در دنیا نہ پس این بہتر باشد

پس او را آنجا گذاشتیم و گذشتیم قوله وحکی عن ابراهیم بن شیبان رحمه الله انه قال ما بِتُّ تحت سقف ولا فی موضع علیه غلق اربعین سنة وکنت اشتهی فی اوقات ان اتناول شبعة عدس فلم یتفق فکنت رقتا بالشام فحمل الی غضارة فیها عدس فتناولت منه وخرجت فرایت قواریر معلقة فیها شیٔ شبه نموذجات فظننته خلاً فقال لی بعض الناس ایش تنظر هذه نموذجات الخمر وهذه الدنان خمر فقلت فی نفسی لزمنی فرض فدخلت حانوت الخمار ولم ازل اصب تلک الدنان وهو یتوهم ان اصبه بامر السلطان فلما علم حملنی الی ابن طولون فامر بضربی مائتی خشبة وطرحنی فی السجن وبقیت مدة حتی دخل ابو عبد الله المغربی استاد ذلک البلد فتشفع لی فلما وقع بصره علی قال ایش فعلت فقلت شبعة عدس ومائتی خشبة فقال نجوت مجانا از ابراهیم شیبان رح حکایت آرند او گفته است که من زیر سقفی نخفتم که بر وی بلندی و غرفه باشد چهل سال و در دل من این آرزو بود که عدس را سیر خورم و البته اتفاقی دست نمی داد پس وقتی در شام بودم عصارهٔ بر من آوردند در ان عدس بود آن را سیر خوردم و بیرون آمدم پس دیدم قواریر معلق است شبه نموذجات گمان بردم که سرکه است من طرف ایشان دیدن گرفتم مردان گفتند چه می بینی این همه خمر است این خمها که می بینی همه خمر است گفتم مرا فرضی شد که در آیم ایشان را بشکنم پس در دوکان او در آمدم و آن خمها را می ریختم و آن صاحب گمان می برد که این که می ریزد بفرمان سلطان است پس چون دانست مرا به ابوطولون برد مگر کسی مهتر ایشان بود او فرمود که مرا دویست چوب

بزنند و در بندیخانہ مرا گذاشت و مدتے در بندیخانہ ماندم تا آنکہ عبد اللہ مغربی رحمہ اللہ
آمد استاد آن شہر بود براے مرا شفاعت کرد ہرگاہ عبد اللہ رحمہ اللہ مرا دید گفت
چہ کردی تو گفتم عدس را بسیر خوردم دویست چوب زدند گفت رایگان خلاص یافتی
قولہ سمعت ابا عبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت
ابا العباس البغدادی رحمہ اللہ یقول سمعت جعفر بن نصیر
رحمہ اللہ یقول سمعت الجنید رحمہ اللہ یقول سمعت
السری رحمہ اللہ یقول ان نفسی تطالبنی منذ ثلثین او از بعین
سنۃ ان اغمس جزرۃ فی دبس فما اطعمتہا جنید رحمہ اللہ از سری
رحمہ اللہ روایت کرد کہ او گفت مدت چہل سال باشد کہ نفس من از من این میطلبد
کہ براے او گزرے در دوشاب بیندازم بخورم پس او را چہل سال خوردن
ندادم قولہ وسمعتہ یقول سمعت جدی یقول آفۃ العبد رضاء
من نفسہ بما ھو فیہ آفت مرد سالک رضاے او از نفس خود است
بدانچہ او باشد حاصل بہر چیزے کہ نفس او خوش است بدان رضا باشد قولہ
وسمعتہ یقول سمعت محمد بن عبد اللہ الرازی رحمہ اللہ
یقول سمعت الحسن بن علی القومسی یقول وجّہ عصام بن
یوسف رحمہ اللہ شیئا الی حاتم الاصم فقبلہ فقیل لہ لم
قبلتہ فقال وجدت فی اخذہ ذلی وعزہ وفی ردہ عزی وذلہ
فاخترت عزہ علی عزی وذلی علی ذلہ عصام بلخی رح چیزے بر حاتم
اصم رحمہ اللہ فرستاد حاتم قبول کرد پرسیدند چہ بود کہ فرستادۂ او قبول کردی
گفت در اخذ آن شئی ذل من است وعز عصام و در رد او ذل او و عز من پس
اختیار کردم عزت او را بعزت خویش و ذل خود را بر ذل او قولہ وقیل لبعضہم

انی ارید ان احج علی التجرید فقال جرد اولا قلبک عن السھو ونفسک عن اللھو ولسانک عن اللغو ثم اسلک حیث شئت

کسے بصوفی گفت من میخواہم حج کنم بر تجرید یعنی زاد و راحلہ برابر نباشد بفقر و توکل حج کنم درویش فرمود دل را از سہو مجرد کن یعنی حافظ اوقات می باش و نفس را از مالایعنی مجرد کن و زبان را از لغو مجرد کن سخنے کہ فضول باشد و زاید از مقصود باشد گو چون این ہمہ کار کردہ باشی ہر کارے کہ خوش آید بکن خواہد کہ در کعبہ رود خواہد در بتکدہ برود **قولہ وقال ابو سلیمان الدارانی رحمہ اللہ من احسن فی لیلہ کوفی فی نہارہ ومن احسن فی نہارہ کوفی فی لیلہ ومن صدق فی ترک شہوۃ کفی مؤنتہا واللہ اکرم من ان یعذب قلبا ترک شہوۃ**

لاجلہ دارانی رحمہ اللہ گفتہ است کہ ہر کہ در شب خود عملے نیکے کرد روز ہم در پناہ شب باشد و ہر کہ در روز خویش نیکی کرد شب او در پناہ روز باشد این را دو معنی است یعنی ہر کہ شب را کار نیکے کند در روز ہم موفق بکارہاے نیک شود دیگر چو شب کارے نیک کرد اگر در روز تقصیر شود این تقصیر در توفیر شمرند زیرا چہ روز در پناہ شب است و شب در پناہ روز و دیگر معنی ہم ہست ہر کہ شب را کارے کند نیک روز را حاجت نباشد ہماں عمل بندہ است و کذلک العکس چنیں مردان ہم باشند کہ عمل شب در روز کنند و عمل روز در شب کنند و مردانے ہم ہستند کہ روز و شب را ضرب کنند مثلاً شب و روز چندیں رکعت نماز خواہم گذارد یا این قدر در شب تمام کند یا در روز ہر کہ در ترک شہوتے صادق باشد یعنی بصدق براے خدا را ترک آوردہ باشد مؤنت آن شہوت با او کفایت کردہ شود و خداوند سبحانہ و تعالی کریم تر است ازیں کہ عذاب کند دلے را کہ براے او آرزو ترک آوردہ باشد **قولہ واوحی اللہ تعالی الی داود علیہ السلام یا داود حذر وانذر اصحابک**

اکل الشھوات فان القلوب المعلقۃ بشھوۃ الدنیا عقولہا عنی
محجوبۃ نزد او علیہ السلام وحی شد کہ بترسان و باز دار یاران خود را از خوردن
مشتہیات نفس زیرا چہ دلہائے کہ متعلق بشہوت دنیا است عقلہائے آن دلہا
از من محجوب است قولہ ورای رجل جالسا فی الھوا فقیل لہ بم
نلبت ھذا فقال ترکت الھوی فسخرلی الھوا مردے را دیدند در ہوا
نشستہ او را پرسیدند بدین بچہ رسیدی گفت ہوائے نفس را گذاشتم ہوا اینکہ
میان آسمان و زمین است کہ قرار کسے نباشد او را مسخر من کردند آنجا مرا قرار داد
قوم ابدال را طیر است و ابدال را کہ ابدال گویند ہم ازین کہ ہوا ہائے خود را بدل امر
خدا کردہ اند قولہ وقیل لو عرض للمومن الف شھوۃ لاخرجھا
بالخوف ولو عرضت للفاجر شھوۃ واحدۃ لاخرجتہ من الخوف
اگر مومن را ہزار شہوت عرضہ کنند آن ہمہ شہوت را بخوف خدا بیرون آرد و اگر فاجر را
یک شہوت عرضہ کنند آن شہوت بیرون آرد او را از خوف خدا قولہ وقیل لا
تضع زمامک فی ید الھوی فانہ یقودک الی الظلمۃ وگفتہ اند مہار خود
را بدست ہوا مدہ زیرا چہ او ترا بسوئے تاریکی دل کشد و ترا از خدا باز دارد چو دل
تاریک شد از خدا ہم محروم ماند قولہ وقال یوسف بن اسباط
رحمہ اللہ لا یمحو الشھوات من القلب الا خوف مزعج او شوق
مقلق یوسف اسباط رحمہ اللہ گفتہ است شہوات را محو نکند از دل مگر خوفے
کہ ترا مضطرب کند از جا بجنباند یا شوقے کہ ترا در قلق دارد قولہ وقال الخواص
رحمہ اللہ من ترک شھوۃ فلم یجد عوضھا فی قلبہ فھو کاذب
فی ترکھا خواص رحمہ اللہ گفتہ است ہر کہ ترک شہوتے کرد نظر برائے خدا است
و او عوض آن در دل خود دنیا بدبینی صفائے و نورے از دیاد طلبی و رغبت بر

عبادت در ترک آن شہوت آن مرد را کاذب شمرند ظہور این اثر ذریعہ لازم نیست
شاید بعد سالہا باشد گفتہ می شود بصدق و کذب ترک شہوت کنند کہ در جملہ ادیان
ترک شہوت محمود است قولہ وقال جعفر بن نصیر رحمہ اللہ دفع
الیّ الجنید رحمہ اللہ درہما وقال اشتر بہ التین الوزیری
فاشتریتہ فلما افطر اخذ واحدا ووضعہ فی فمہ ثم القاہ
وبکی وقال احملہ فقلت لہ فی ذلک فقال ہتف فی قلبی اما
تستحیی ترکتہا من اجلی ثم تعود الیہا جعفر نصیر رحمہ اللہ میگوید جنید
قدس اللہ سرہ مرا درمے داد و گفت انجیر وزیری بخر پس خریدم بعد آنکہ افطار
کرد یکے از ان انجیر استد و در دہن کرد پس آن از دہن بیرون انداخت
وبگریست وگفت برگیر این را این سخن ازوے پرسیدم گفت ہاتفے آواز داد ترا شرم
نمی آید برائے خدا ازان ترک آوردی و باز ہمدان باز میگردی برین معنی بیتے خواند
قولہ وانشدوا۔ شعر

نون الہوان من الہوی مسروقۃ ۔ وصریع کل ہوی صریع ہوان

نون ہوان از ہوی مسروق است یعنی ہوی عین ہوان است نونے را از ہوان
دور کردہ اند ہوا شدہ است یعنی ہر دو یکے اند وصریع کل ہوی ہر کرا ہوا
فرو انداختہ است او را ہوان فرو انداختہ است بر وخواری غالب آمد
تا آنکہ غیرت او را فرو انداخت اما اگر ہوی را از ہوا گویند این مقصورہ را ممدود کنند
اینے مقصورہ ممدود است کہ در وقف مقصورہ میکنند وہوا شئے معلق او را قرار
نہ او را اعتبارے نہ پس این ہوا لغت آن ہوا باشد گوئی ممدود بود کہ مقصور
کردہ اند

قولہ واعلم ان للنفس اخلاقا ذمیمۃ فمن ذلک الحسد

بدان مر نفس را اخلاق ذمیمہ است یکے ازان حسد است عقدیات در مخالفت
نفس وعیوب او بود ہم بدان نسبت است کہ یکے ازان عیوب حسد است

قوله (۱۴) باب الحسد

حسد عبارت ازین است یکے را بوہم وظن او دیگرے بجاے رسید
کہ دیگر را متعسر است یا چیزے است کہ متمنائے اوست این را دست نمیدہد
او بدان فائز و یکے را شرفے ہست و دیگرے بران شرف شریک اکنون حاسد
ہمچنین میخواہد این دران شخص محسود نباشد مرا باشد یا خود مرا باشد یا نباشد او را
نباشد و آنکہ غیرت و غبطہ گویند و بیمہری قسمی ہم از حاسد است آرے شکنبہ حسد
را شستہ اند بمبالغت اما ازان بوے خالی نیست و دیگر گویم آن حاسد را چیزے
کہ می رنجاند و در عذاب میدارد این مغتبط وغائر را بعینہ است فافہم واغتنم
قوله قال الله تعالى قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ الى ان قال وَمِنْ شَرِّ
حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ فختم السورة التى جعلها عوذة بذكر الحسد
از چند چیزے بالا تعوذ کرد یکے ازان حسد شمرد پس حسد شرے عظیمے است کہ
با نفاثات وغسق ووقب وتعوذ کرد چو ہمچنین باشد دفع او امر ضروری باشد
ان شاء الله دست دہد قوله اخبرنا ابو الحسن الاهوازى رحمه الله
قال اخبرنا احمد بن عبيد البصرى رحمه الله قال حدثنا
العباس بن الفضل رحمه الله قال حدثنا يحيى بن مخلد رحمه الله
قال حدثنا معافى بن عمران رحمه الله عن الحرث بن شهاب
رحمه الله عن معبد رحمه الله عن ابى قلابة رحمه الله عن
ابى مسعود رضى الله عنه قال قال النبى صلى الله عليه وسلم

ثلث هن اصل كل خطيئة فاتقوهن واحذرهن اياكم والكبر فان ابليس حمله الكبر على ان لا يسجد لادم واياكم والحرص فان آدم حمله الحرص على ان اكل من الشجرة واياكم والحسد فان ابني آدم انما قتل احدهما صاحبه حسدا ابن مسعود رضي الله عنه از رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم روايت ميكند سه خصلت است كه ايشان سر همه گنه اند از ايشان بترسيد و بپرهيزيد بيان آن سه چيز اين كرد اياكم والكبر بر شما باد كه از خود بيني بپرهيزيد زيرا چه ابليس لعنه الله كبر او را برين آورد كه آدم عليه السلام را سجده نكند به بين كه از كبر باوے چه باشد و ديگر فرمود و اياكم والحرص و بر شما باد كه گرد حرص مگرديد يعني از حرص به پرهيزيد زيرا چه آدم عليه السلام را حرص باعث شد براے خوردن چيزے از درختے و ديگر فرمود بپرهيزيد از حسد زيرا چه يك پسر آدم عليه السلام دوم را كشت و سبب جز حسد نبود قصه در تفاسير نبشته اند كتاب چه دراز كنم قوله وقال بعضهم الحاسد جاحد لانه لا يرضى بقضاء الواحد حسود همچو منكرے باشد مر مشيت و قدرت خدا را از يرا چه او بقضاے خدا راضي نيست اكنون سجعے در كلام نگاه داشت قوله وقال (قيل ان الحسود لا يسود) بعضهم الحسود لا يسود و بعضے گفته اند حسود مهتر و بزرگ نشود و ديگرا (البتة) حسود ديگر را فائز بشرفے مي بيند كه او را نيست پس هر آئينه او را آن بزرگي نيست آنكه حسد مي كند چنين مردان هم باشند در جهان هيچ كسے را بمرادے رسيده نتواند ديد چه خوب بودے اگر معني الحسود لا يسود اين بودے كه حسود هرگز نياسايد بعضے عوام اين لفظ را همچنين گويند حسود نا سود از زبان اين مسكينان سخنے درستے و راستے بيرون مي آيد قوله وقيل في قوله قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ قيل ما بطن الحسد تغيرين

آیت خداوند تعالیٰ حرام کردہ است مگر آنچہ حد تجاوز زدار د ظاہر او و باطن او را حرام کردہ است و باطن محرم در بعض تاویلات حسد مراد داشتہ اند فواحش ظاہر شرب و کذب و امثال آن باطن چنانچہ حسد و حقد و عداوت و بغض و امثال آن قوله فی بعض الکتب الحاسد عدو نعمتی و در کتب منزل است خداوند تعالیٰ میگوید حاسد دشمن نعمت من است یعنی من یکے را انعام نعمتے کردہ ام او زوال آن میخواہد قوله وقیل اثر تبین فیك ان بستبین فی عدوك آنکہ بر کسے حسد میکند ہر آئینہ اورا دشمن میدارد تا آنکہ زوال نعمت محسود شود حاسد در عذاب تفرق و تشتت نقد است قوله وقال الاصمعی رحمه الله رایت اعرابیا اتی علیه مایة وعشرون سنة فقلت ما اطول عمرك فقال ترکت الحسد فبقیت اصمعی رح میگوید من اعرابی را دیدم عمرش صد و بست سال رسیدہ بود گفتمش چہ عمرے درازے کہ تو داری گفت ترکت الحسد فبقیت حسد را ترک کردم و باقی ماندم حسد گدازندہ روح حیوانی است چو روح حیوانی بگداز د عمر کم شود قوله وقال ابن المبارك رحمه الله الحمد لله الذی لم یجعل فی قلب امیری ما جعل فی قلب حاسدی سپاس و ستایش مر خدا ئرا در دل امیر من ان نینداخت کہ در دل حاسد انداخت قوله وفی بعض الآثار ان فی السماء الخامسة ملکا یمر به عمل عبد له ضوء کضوء الشمس فیقول قف فانا ملك الحسد اضرب به وجه صاحبه فانه حاسد در بعض آثار است در آسمان پنجم فرشتہ ہست عمل بندہ کہ ضوء او مچو ضوء شمس است آن عمل بر آن فرشتہ می گذرد فرشتہ میگوید بایست کہ من ملک حسدم حسد را بر رو ئے صاحب او بزنم زیرا کہ او حاسد است

ہیچ خوش نشود مگر بزوال نعمت قوله وقال معوية رضی الله عنه كل انسان اقدر على ان ارضيه الا الحاسد فانه لا يرضيه الا زوال النعمة معویہ رضی اللہ عنہ گفتہ است ہر جاکہ صاحب باشد توانم او را خشنود کردن اما حاسد را نتوانم خشنود کردن زیراچہ او زوال نعمت محسود طلبد و سکین محسود را چیزے بدست او نہ موہب خدا را چوں تواں از خود زائل کردن قوله ويقال الحسد ظالم غشوم لا يبقى ولا يذر وگفتہ اند حسد ظلمے اندکہ در ظلم مبالغتے دارد او ہرگز بقاے حاسد نکند و ترک نیارد قوله وقال عمر بن عبد العزيز رحمه الله ما رائيت ظالما اشبه بمظلوم من الحاسد غم دائم و نفس متتابع ظالم کہ بمظلوم ماند مانند تر از حاسد نباشد و حسد غمے دائمے است و رنجے متتابع بلاے است در سینہ او کہ البتہ نرود قوله وقيل من علامات الحاسد ان يتملق اذا شهد ويغتاب اذا غاب ويشمت بالمصيبة اذا نزلت وگفتہ اند نشان حاسد چیست وقتے کہ بر محسود حاضر شود تملق نماید خود را دوست نماید و بہ نعمت محسود راضی نماید و وقتے کہ غائب شود از وے غیبت کند و در تعییب او باشد و اگر مصیبتے بدان محسود رسد او بدان خوش شود قوله وقال معوية ليس فی خلال الشر خلة اعدل من الحسد يقتل الحاسد عما قبل المحسود نیست در میان دل خصلتے عادل تر از حسد پیش از آنکہ محسود بمیرد حاسد بدست حسد بنقد خود را خود می کشد قوله وقيل اوحى الله تعالى الى سليمان بن داود عليهما السلام اوصيك بسبعة اشياء لا تغتابن صالحي عبادي ولا تحسدن احدا من عبادي فقال سليمان عليه السلام يا رب حسبي خداوند تعالی بر سلیمان علیہ السلام وحی کرد بندگان صالح

مرا غیبت مکن و ہیچ بندۂ مرا حسد مکن سلیمان علیہ السلام گفت یا رب این بسند
مرا بنده است **قوله وقیل رای موسی علیه السلام رجلا عند العرش**
فغبطه فقال ما صفته فقیل کان لا یحسد الناس علی ما اتاهم الله
من فضله چنین گویند موسیٰ علیہ السلام شخصے را نزدیک عرش دید غبطہ کرد یعنی
آرزو کرد کہ من ہم چنین باشم و پرسید کہ کردہ باشد نعمت خویش را این بران
حسد نکردے **قوله وقیل الحاسد اذا رای نعمة بهت واذا رای**
عثرة شمت حاسد چوں نعمتے را بہ بیند مبہوت شود و اگر دشواری بیند
بر محسود خوش شود **قوله وقیل اذا اردت ان تسلم من الحاسد**
فاستر فلیس علیه امرك گفتہ اند اگر خواہی از حاسد سالم مانی عزتے و شرفے
کہ تو داری از و بپوشس من چنین دانم کہ قابل پوشیدن نیست یکے قدے
لطیفے دارد و کلامے فصیحے دارد و معاملتے خوبے دارد این را چوں پوشد آرے
مہما امکن در اظہار نکوشد **قوله وقیل الحاسد مغتاظ علی من لا ذنب**
له بخیل بما لا یملکه حاسد خشم دارد بر کسے کہ او را گنہے نیست بخیلے گرفتار
است کہ آن در ملک او نیست خدا او را شرفے دادہ است و فضلے و عزتے
دادہ و صاف و پاک گردانیدہ گنہے دردنہ و تو خشم بروے میکنی و زوال آن نعمت
میخواہی و آن ترا میسر نہ نکو سخنے است این اگر گویند الحسد داء لیس له دواء
والحسد مرض لیس له شفاء قوله وقیل ایاك ان تسعی فی
مودة من یحسدك فانه لا یقبل احسانك بر تو باد یا کہ رنج مبر
بر دوستی کسے کہ حسد میکند با تو زیرا چہ او ہرگز احسان تو قبول کردنی نیست ہر چند
تو بر و احسان خواہی کرد فضل و شرف بیشتر خواہد دید بیشتر حسد خواہد کرد اما اگر
خواہی او را برنجانی و تہیج حسد او کنی احسانے بر وکن **قوله وقیل اذا اراد الله**

ان یسلط علی عبد عدو الا یرحمہ سلط علیہ حاسد

چون خدا خواہد بر بندہ کسے را گمارد کہ البتہ بروے رحمت نکند حاسدے بروے گمارد قولہ وانشدوا۔ شعر

وحسبک من حادث بامرئ تری حاسدیہ لہ راحمینا

بس است از حادثات روزگار بمردے کہ بینی تو حاسدان برو رحمت میکنند

قولہ وانشدوا

کل العداوۃ قد ترجی اماتتہا الا عداوۃ من عاداک من حسد

ہر جا کہ عداوتے است امید امن باشد از وے مگر عداوتے کہ در وے حسد باشد قولہ وقال ابن المعتز

قل للحسود اذا تنفس طعنۃ یا ظالما وکانہ مظلوم

حسود را بگو چوں آواز تو یک طعنہ دور کند این ظالمے کہ گوئی مظلومے

قولہ وانشدوا۔ شعر

واذا اراد اللہ نشر فضیلۃ طویت اتاح لہا لسان حسود

وچوں خدا خواہد فضیلت کسے کہ پوشیدہ است آشکارا کند زبان حسودے را برو کشاید۔

قولہ ومن الاخلاق المذمومۃ للنفس الغیبۃ ویکے از اخلاق ذمیمہ نفس اعتیاد غیبت است۔

قولہ (١٥) باب الغیبۃ

غیبت کسے در پس او سخن گفتن کہ آن سخن اورا بحضور او گویند اورا دشوار آید بسیار مردم درین مبتلا باشند و بعضے را کالضرورۃ لھم است

چنانچہ مر مقربان پادشاہ البتہ درگوش او خبرے از مردم رسانند ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نعیم صحابی قدیم پیوستہ بودے اورا امارت ولایتے داد و طبلے و علمے بدو تسلیم کرد امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ برا بو بکر خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گفت چہ کردی و قتے او با بنی ہاشم میگفت یا ابن عباس وغیر آن ای بنی ہاشم شما حمیت و غرو بیت گم کرد ید روا داشتید کہ شخصے از بنی تیم بر شما امیر شود و شما بنی ہاشم ہستید ابو بکر رضی اللہ عنہ کم کرد گفت بروید طبل و علم ازو بیارید نعیم رضی اللہ عنہ بروں انداخت گفت واللہ نہ بدادن او خوش بودم نہ از ستدن ایں ناخوش اکنوں چہ باشد این کہ برا بو بکر رضی اللہ عنہ این سخن گوید کہ نعیم چنین و چنین است مگر آنکہ برائے مصلحت را روا باشد و مانند این حکایت ہا بسیار است **قولہ قال اللہ تعالیٰ اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا** شیخ آیت آورد برائے آنکہ غیبت نہی است عقلاً و شرعاً و مروۃً و ترک آن ضروری است خداوند تعالیٰ فرمود وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا ترجمہ غیبت مکنید یکے مر دیگر یرا یعنی در غیبت او آن نگوید کہ اگر بحضور او گویند دشوار آید این بدین ماند کہ یکے مر گوشت آدمی را بخورد چنانچہ حیوانے است کہ ماکول است آن حیوان زندہ باشد و گوشت او ببرد بخورد این بدان ماند و آن گوشت خوردن حرام و حکم آن گوشت مردار **قولہ** اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا در تفاسیر است کہ این از قبیل تخییل و تمثیل است درین تخییل و تمثیل تشنیع حال مغتاب میکند بدین مبالغت

قولہ اخبرنا ابو سعد محمد بن ابراھیم الاسمعیلی

رحمہ اللہ قال اخبرنا ابوبکر محمد بن الحسین بن الحسن
بن الخلیل رحمہ اللہ قال حدثنا علی بن الحسن رحمہ اللہ
قال حدثنا اسحق بن عیسی بن داود بن ابی ہند رحمہ اللہ بن ہند
قال حدثنا محمد بن ابی حمید رحمہ اللہ عن موسی
بن وردان رحمہ اللہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان
رجلا قام وھو مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس
فقال بعض القوم ما اعجز فلانا فقال اکلتم اخاکم واغتبتموہ
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت میکند مردے با رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نشستہ بود ایستاد گفت میان بعض مردم فلان چہ کرد عاجز است
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود خوردید شما گوشت برادر خود را وبیان
آن خوردن اغتبتموہ شما غیبت کردید اورا قولہ واوحی اللہ الی موسی
علیہ السلام من مات تائبا من الغیبۃ فھو آخر من
یدخل الجنۃ ومن مات مصرا علیہا فھو اول من یدخل
النار بر موسی علیہ السلام خداوند تعالی وحی کرد کسے کہ غیبت کرد واز ان
توبہ کرد در بہشت درآید وسے پس از ہمہ وہر کہ بمیرد و بر غیبت مصر باشد
یعنی توبہ نکردہ باشد او اول کسے باشد کہ در دوزخ درآید اینجا سخنے می آید
غیبت حق دیگر است بتوبہ چو عفو شود تا خصم خشنود نشود مگر گوییم این توبہ
باسترضا باشد قولہ وقال عوف دخلت علی ابن سیرین
رحمہ اللہ فتناولت الحجاج فقال ابن سیرین رحمہ اللہ
ان اللہ حکم عدل فکما یاخذ من الحجاج یاخذ للحجاج و
انک اذا لقیت اللہ غدا کان اصغر ذنب اصبتہ اشد از ذنبتہ

علیك من اعظم ذنب اصابه الحجاج یوسف حجاج حاکم بود ہمہ کس دانند شخصے بر ابن سیرین رحمہ اللہ ابن حجاج را سبے کرد ابن سیرین رح گفت تحقیق خدائے تعالیٰ حاکمے عادلے است چنانچہ حرمتے از حجاج بگیرد دیگرے را سبب حجاج کہ او را بد گوید بگیرد تو فردا بحضرت رسی خوردترین گناہہا بدان سیدہ سخت تر باشد بر تو از عظم ترین گناہہا کہ حجاج کرد قوله وقیل دعی ابراهیم ادهم رحمه الله الی دعوة فحضر فذکروا رجلا لم یاتهم وقالوا انه ثقیل فقال ابراهیم رحمه الله انما فعل فی هذا نفسی حیث حضرت موضعا یغتاب فیه الناس فخرج ولم یاکل ثلثة ایام سلطان ابراہیم ادہم رحمہ اللہ را جائے مہمان طلبیدند آنجا مردمانے حاضر بودند سلطان ابراہیم ادہم رحمہ اللہ آنجا حاضر شد گفتند فلانے نیامد گفتند او ثقیل است گران است نمیتواند آمد اکنون گران یا مردے فربہ است یا کسلان است یا طریقہ تنخر گفتند کہ او مردے بزرگ است سلطان ابراہیم رحمہ اللہ با خود گفت درین کار مرا نفس من انداخت زیراچہ حاضر شدم موضعے را کہ مردمان غیبت میگویند پس ازان مجلس بیرون آمد و سہ روز طعام نخورد برائے ادا دنفس را کہ چرا آنجا حاضر شود جائے کہ مردمان غیبت کنند قوله وقیل مثل الذی یغتاب الناس کمثل من ینصب منجنیقا یرمی حسناته شرقا وغربا یغتاب واحدا خراسانیا واخر حجازیا واخر ترکیا فیفرق حسناته ویقوم ولاشیٔ معه مردے کہ او را غیبت عادت است البتہ غیبت کند مثل او شخصے است کہ منجنیقے نصب کردہ باشد حسنات خویش را پرتاب میکند ہر طرفے شرق وغرب وجنوب وشمال ہر کہ در طرف شرق است او را غیبت می کند گومی حسنات خود را طرف شرق انداخت وکسے در طرف غرب است او را غیبت میکند گوئی حسنات

خویش را طرف غرب انداخت پس حسنات خویش را تفرقہ کرد و چوں از ان مجلس نخیزد ہیچ حسنہ با او نماند قولہ یوتی العبد یوم القیمۃ کتابہ فلا یری فیہ حسنۃ فیقول این صلوتی و صیامی و طاعاتی فیقال ذھب عملک کلہ باغتیابک للناس چنین گویند اعمال نامہ شخصے بدستش دہند او ہیچ حسنہ در اعمال نامہ خویش نیابد گوید نماز من چہ شد و روزہ من چہ شد گویند تو غیبت میگفتی ہمہ حسنات تو بدان رفت اینجا شخصے گویند اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّئَاتِ لا السیئات یذھبن الحسنات مذہب حق برین است کہ کبیرہ موجب حبط عمل نیست چنین گوئیم کہ حسنات او را مقابلہ غیبت گیرند شخصے را کہ غیبت کرد این حسنات او بدو دہند چنانچہ در احادیث آمدہ است یکے باشد کہ اصحاب حقوق فردا او را بگیرند حسنات او با صحاب حقوق بدہند او بے حسنات ماند قولہ و قیل من اغتیب بغیبۃ غفر اللہ نصف ذنوبہ ہر کرا غیبت گفتند بقدر غیبت خدائے تعالی گناہان او را بیامرزد قولہ و قال سفیان بن الحسین رحمہ اللہ کنت جالسا عند ایاس بن معویۃ رحمہ اللہ فنلت من انسان فقال ھل غزوت العام الروم والترک فقلت لا فقال سلم منک الترک والروم وما سلم منک اخوک المسلم شخصے پیش کسے غیبتے گفت ایاس معویہ با سفیان حسین رحمہ اللہ گفت کہ تو امسال با ترک و روم غزا کردی او گفت نہ گفت ترک و روم از تو سالم ماندند و برادر مسلمان از تو سالم نماند قولہ و قیل یعطی الرجل کتابہ فیری فیہ حسنات لم یعملھا فیقال لہ ھذا بما اغتابک الناس و انت لم تشعر چنین گویند مردے را فردا بیارند کارے نکردہ و نبشتہ بدست او بدہند در ان حسنات بیند گوید من آن کار نکردہ ام کہ موجب حسنات باشد گویند مردمان ترا غیبت کردند و تو نمی دانستی

این حسنات بمقابلۂ آن است قوله وسئل سفیان الثوری رحمہ اللہ
عن قولہ علیہ السلام ان اللہ یبغض اھل بیت اللحمیین فقال
ھم الذین یغتاب الناس یاکلون لحومھم سفیان ثوری رحمہ اللہ
را پرسیدند ازین حدیث ان اللہ یبغض اھل بیت اللحمیین معنی این چہ
باشد او گفت آنان مردانند کہ مردمان را غیبت کنند و بدان مانند کہ گوشتہائے ایشان
میخورند و اللحمی گوشت خوار را گویند و معنی حدیث اینست خدا دشمن دارد قومے را
کہ ایشان غیبت کنند قوله وذکر الغیبۃ عند ابن المبارک رحمہ اللہ
فقال لو کنت مغتابا احدا لاغتبت والدی لانھما احق
بحسناتی پیش ابن مبارک رحمہ اللہ مردمان ذکر غیبت کردند او گفت من کسے
را غیبت نکنم و اگر کنم مادر و پدر خود را غیبت کنم زیرا چہ نیکیہائے مرا بمادر و پدر
من بدہند قوله وقال یحیی بن معاذ رضی اللہ عنہ لیکن حظ
المؤمن منک ثلث خصال ان لم تکن تنفعہ فلا تضرہ وان
لم تسرہ فلا تغمہ وان لم تمدحہ فلا تذمہ گو باد حظ مومن از تو سے
خصلت اگر نفعے نرسانی بارے زیان ہم مرسان و اگر او را نمی توانی خوش کردن بارے
غمگین ہم مکن و اگر او را مدح نکنی بارے بد مگو قوله وقیل للحسن البصری رحمہ اللہ
ان فلانا اغتابک فبعث الیہ طبق حلواء وقال بلغنی انک
اھدیت الی حسناتک فکافیتک حسن بصری رح را گفتند کہ فلاں ترا
غیبت گفت بر آں شخص یک طبق حلوا فرستاد و گفت مرا رسید کہ تو برائے مرا
حسنات خود ہدیہ فرستادی این طبق حلوا شکرانۂ اینست نیکو نشترے خفیہ است کہ
حسن رضی اللہ عنہ در جگر او زد و خوش تنبیہے کہ او را کرد و بیان حدیث بطریق بہتر
کرد قوله اخبرنا احمد بن علی بن احمد الاھوازی رحمہ اللہ

قال اخبرنا احمد بن عبید البصری رحمہ اللہ قال حدثنا
احمد بن عمرو القطوانی رحمہ اللہ قال حدثنا سهل
بن عثمان العسکری رحمہ اللہ قال حدثنا الربیع بن بدر رحمہ اللہ
عن ابان رحمہ اللہ عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من القا جلباب الحیاء
فلا غیبۃ لہ ہر کہ ردا ے حیا برون انداخت اگر در غیبت او را چیزے
غیبت گویند این قسمت غیبت نباشد وے ہم ازان قسمے کہ نسبت بجلباب
حیا دارد و اگر چیزے است کہ نزدیک او وبوہم او شئے حسنے است و تو در آن
تقبیح شان گوئی آن غیبت باشد قولہ سمعت حمزہ بن یوسف السہمی
رحمہ اللہ یقول سمعت ابا طاہر محمد بن اسید الرقی رحمہ اللہ
یقول سمعت جعفر بن محمد بن نصیر رحمہ اللہ یقول قال
الجنید رحمہ اللہ کنت جالسا فی مسجد الشونیزیۃ انتظر
جنازۃ اصلی علیہا واہل بغداد علی طبقاتہم جلوس ینظرون
الجنازۃ فرایت فقیرا علیہ اثر النسک یسال الناس فقلت
فی نفسی لو عمل ہذا عملا یصون بہ نفسہ کان اجمل بہ
فلما انصرفت الی منزلی وکان لی شیء من الاوراد باللیل حتی
البکاء والصلوۃ وغیرہ فثقل علی جمیع اورادی فسہرت وانا
قاعد فغلبنی النوم عینی فرایت ذلک الفقیر جاءوا بہ علی خوان
ممدود قالوا کل لحمہ فقد اغتبتہ وکشف لی عن الحال فقلت
ما اغتبتہ انما قلت فی نفسی شیئا فقیل لی ما انت ممن یرضی
منک بمثلہ اذہب واستحلہ فاصبحت ولم ازل اتردد حتی رایتہ

الورود

فی موضع یلتقط من الماء عند ترادالماء اوراقاً من البقل مما تساقط من غسل البقل فسلمت علیہ فقال تعود یا ابا القاسم فقلت لا فقال غفر اللہ لنا ولک از جنید رحمہ اللہ حکایت می آرند کہ جنید رحمہ اللہ گفتہ است کہ من نشستہ در مسجد شونیزیہ واہل بغداد انتظار نماز جنازہ می کردیم دیدیم فقیرے را از سیماے او معلوم بود کہ مرد متعبد است و از مردمان سوال میکرد جنید رحمہ اللہ میگوید در دل من آمد اگر این مرد کارے کند براے قوت را بہتر باشد ازیں کہ سوال کند جنید رح میگوید چون در خانہ رفتم و مرا اوراوے در شب معین بود گزاردنی و خواندنی و بکائی کہ از سبب ذوقے و وجدے بودے آن ہم طریقہ ورو ے شدہ بود پس جملہ اوراد من از گذاردن خواندن برمن گران شد پس بیزار شدم و من نشستہ بودم خواب برمن غلبہ کرد و دیدم آن فقیر را آوردند بر خوانے کشیدہ و مرا گفتند بخور گوشت این را کہ تو این را غیبت کردہ و گفت کہ تو اینچنین در دل گذرانیدہ جنید رحمہ اللہ گفت من غیبت نکردہ ام چیزے در دل خویش گذرانیدہ ام گفتند تو از نہانہ کہ از تو راضی باشند کہ در دل تو اینچنین لا یعنی بگذرد برو و کسے را کہ غیبت کردہ از وے بحلے بخواہ پس صبح شد بیدار گشتم و بسیار تردد کردم در ہر طرفے تا آنکہ او را در موضعے دیدم کہ آنجا ہر جنس ترہ و ترب می شویند و برگہاے کہ فاسد می باشند ردو آن را بروں می اندازند آن را ایستادہ این فقیر می چیند من برو سلام کردم آن فقیر گفت باز اینچنین خیالات را در دل رہ خواہی دادن گفتم نہ گفت خداے ما را و ترا بیامرز یعنی من خشنود گشتم قولہ سمعت الشیخ اباعبدالرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت اباطاہر الاسفرایینی رحمہ اللہ یقول سمعت اباجعفر البلخی رحمہ اللہ یقول کان عندنا شاب من اہل بلخ وکان یجتہد

وبتعبد الا انه كان ابدا يغتاب الناس ويقول فلان كذا وفلان كذا فرايته يوما عند المخنثين القاسين خرج من عندهم فقلت يا فلان ما حالك فقال تلك الوقيعة في الناس اوقعتني الى هذا ابتليت بمخنث من هولاء وانا هو ذا اخدمهم وتلك الاحوال كلها قد ذهبت ابو جعفر بلخی رحمہ اللہ حکایت میکرد جوانے بود تعبد بسیار کردے والبتہ بخدا مشغول بودے اما غیبت بسیار میکرد که فلان چنین کرد و فلان چنین نکرد و فلان چنین کسے است پس روزے اورا دیدم نزدیک مخنثان بدکار که ایشان غلو دارند در کار از نزدیک ایشان بیرون آمد از و پرسیدم اے فلان این چه حال است و چه پیش آمد ترا گفت آن غیبت مرداں که میکردم مرا بدین واقعه انداخت و بدین بلا مبتلا شوم که خدمت مخنثے میکنم و آن احوالے که داشتم گذاردنی و خواندنی یا اگر با آن گذاردن چیزے دیدن نورے و نارے بود آن ہمہ گم کردم نکو سخنان که شیخ درباب غیبت ذکر کرد یک سخن بایستے گفتن که این غیبت کار بیکاران است کار بیوه زنان است کار بے ہنران ست اگر کسے را اندک طلبے در خاطر باشد و اندک میلے با خدا باشد با آواز مخنثینها چه نسبت اگر او آن دل ندارد آن نظر ندارد که جز یاد محبوب جز دیگر یاد نیاید و جز بر محبوب چشم او نکشاید و اگر بکشاید بر طریق عادت چنانچه در ره رفتن نظر بر چیزے افتد بغیر قصد جز این شخص و نه از عوام این طایفه ہست و نه از مریدان است و نه از متوسطان و منتہیان این پند بر وچه سود آید۔

قوله (۱۶) باب القناعة

قناعت باندکے قرار گرفتن است ملبغة من العیش باشد تو بدان

فارغ ماند و طلب زیادتی نکنی این قناعتست قناعت از قنلع گرفته اند باز ماندن
از چیزے دیگر د آوردن خود است ازین معنی اشتقاق گرفته اند بسیار صلحا این گروه
اند و بسیار زہاد این گروه اند و نکو کارے است قوله قال الله تعالى مَنْ
عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً قال اكثر من
اهل التفسير الحيٰوة الطيبة فی الدنیا القناعة ہر مردے مومن و زنے
مومنه که عمل نیک کند تحقیق ما زیا نیم او را بحیاتے خوشے اکثرے مفسران حیوۃ طیبہ
در دنیا قناعت گفته اند ہمچنین گویند نظم

انکس که بدہر نیم نانے دارد در گوشۂ شہر آشیانے دارد
نے خادم ہیچ کس نہ مخدوم کسے انصاف بده که خوش جہانے دارد

قوله اخبرنا الشیخ ابو عبد الرحمن السلمی رحمه الله قال حدثنا
ابو عمر محمد بن جعفر بن مطر رحمه الله قال حدثنا
محمد بن موسی الحلوانی رحمه الله قال حدثنا عبد الله
بن ابراهیم الغفاری رحمه الله عن محمد بن المنکدر
بن محمد رحمه الله عن ابیه عن جابر رضی الله عنه قال قال

عن ابن المنکدر بن محمد عن ابیه

رسول الله صلی الله علیه وسلم القناعة کنز لا یفنی رسول
الله صلی الله فرمود قناعت گنجے است که فانی نشود مقابله او این سخن ہم آید الحرص
نار لا تنطفی حرص آتشے است که ہرگز کشته نشود قوله اخبرنا ابو الحسین
الاهوازی رحمه الله قال اخبرنا احمد بن عبید البصری
رحمه الله قال حدثنا عبد الله بن ایوب القرنی رحمه الله

المقری

قال حدثنا ابو الربیع الزهرانی رحمه الله قال حدثنا اسمعیل
بن زکریا رحمه الله عن ابی رجاء رحمه الله عن برد بن سنان

رحمہ اللہ عن مکحول رحمہ اللہ عن واثلہ بن الاسقع رحمہ اللہ
عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کن ورعا تکن اعبد الناس وکن قنعا تکن
اشکر الناس واَحِبَّ للنّاس ما تحبّ لنفسك تکن مومنا
واحسن مجاورۃ من جاورك تکن مسلما واقل الضحك
فان کثرۃ الضحك تمیت القلب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ از رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روایت کرد کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود
متورع باش یعنی از شبہات بپرہیز خرقہ ولقمہ صاف کن از ہمہ خدا پرستان پرستندہ
باشی وقانع باش تا از ہمہ شکر گو این تو شاکر تر باشی قناعت نعمتے است
ہنئے فارغ وبعنم نشستہ دل از ہیچ خودے کشیدن و بر در کسے باحتیاج رفتن
نہ قانع کہ پادشاہ وقت خویش است چو اینچنین کند ہر آئینہ اینچنین کسے اشکر
الناس باشد و دوست دار براے مردمان آنچہ براے خود را دوست
میداری تا مومن باشی وآنکہ ترا ہمسایہ باشد بحق ہمسائگی بر و نیکی کن برین صفت
تو مسلمان باشی وخندہ را اندک کن کہ بسیار خندہ دل را بمیراند خندہ از سبکی
دل وغلبہ مزاج سودا است اندک چیزے دید در دل او عجبے آمد رگہا ہیکجا
جمع آمدند دندان کشیدآ وازے از دہن او بیرون آمد این خندہ است
این ہمہ از سبکی دل است وسوداے دماغ ہر آئینہ در ہر کہ این صفت
کثرت باشد دل را بمیراند دل مردن عبارت از قساوت اوست وکم فہمی
اوست قولہ وقیل الفقراء اموات الا من احیاہ اللہ بعز
القناعۃ فقرا ہمہ گوئی مردگانند مگر کسے کہ خداے تعالی او را بقناعت
زندہ میدارد زیرا چہ فقیرے کہ باحتیاج بر در اغنیاے رود موت اوست

قولہ وقال بشر الحافی رحمہ اللہ القناعۃ ملک لا یسکن الا فی قلب مؤمن قناعت فرشتۂ است کہ مقرِ او نباشد مگر در دل مومن قلب مومن خواہ باضافت او و خواہ بصفت او و قناعت را ملک نام کرد یا تشبیہہ کرد بریں کہ او مصلح است و مترقی درجہ است بنا بریں قناعت را فرشتہ خواند یا خود قناعت نام فرشتۂ است کہ او جز در دل مومن قرار ندارد و اگر ملک بکسر لام باشد ہم معنی درست می آید و اگر بضم میم و جزم لام دارند ہم معنی درست تر آید قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت عبد اللہ بن محمد الشعرانی رحمہ اللہ یقول سمعت اسحق بن ابراھیم بن ابی حسان الانماطی رحمہ اللہ یقول سمعت احمد بن ابی الحواری رحمہ اللہ یقول سمعت ابا سلیمان الدارانی رحمہ اللہ یقول القناعۃ من الرضا بمنزلۃ الورع من الزھد ھذا اول الرضاء وھذا اول الزھد دارانی رحمہ اللہ میگوید قناعت بدایت مقام رضا باشد چو قناعت قسمے از توکل است و توکل قسمے از رضا پس قناعت بدین اعتبار اول مقام رضا باشد قولہ وقیل القناعۃ السکون عند عدم المالوفات و ہمچنین گویند قناعت عبارت از قرار باشد بحضور عدم مالوفات یعنی نفس الف برا کلے چنینے و چنانے یا بر لبسے چنین والف بر صحبت وار دیا بر جاہ و مال از ین ہم باز آید این قناعت باشد قولہ وقال ابو بکر المراغی رحمہ اللہ العاقل من دبّر امر الدنیا بالقناعۃ والتسویف عاقل اوست کہ تدبیر دنیا کند و باندکے قناعت کند ہر چہ برسد بدان دل بنہد و خاموش کند قولہ وقال ابو عبد اللہ بن خفیف رحمہ اللہ

التشوف القناعة ترك التشوف الى المفقود والاستغناء بالموجود قناعت
اینست میلی بسوی مفقود نکند و با سباب تحصیل مفقود مباشر نشود و ہم بدانچه
موجود است بے نیاز شود باشد قوله فی معنی قوله تعالی لیرزقنهم
الله رزقا حسنا یعنی القناعة خدا ایشان را رزق حسنے بدہد یعنی قناعت
روزی کند و درین آیة گفته ان الابرار لفی نعیم ای نعیم القناعة
وان الفجار لفی جحیم ای جحیم الحرص قوله وقال محمد بن
علی الترمذی رحمه الله القناعة رضاء النفس بما قسم لها
من الرزق ابو علی محمد حکیم ترمذی رحمه الله گفت قناعت عبارت ازین است
که آنچه قسمت برای او رفته است نفس بدان راضی باشد یعنی اسباب را
مباشر نشود که بدان وہم رود که ازین سعی او آنچه قسمت اوست زیاده خواہد
شد قوله ویقال القناعة الاكتفاء بالموجود وزوال الطمع
فیما لیس بحاصل قناعت بسنده کردن بچیزے که موجود است و آنچه
حاصل نیست طمع بدان نه بندد قوله وقال وهب رحمه الله ان العز والغنی
خرجا یجولان فلقیا القناعة فاستقرا وہب رحمه الله میگوید عز
و غنا ہر دو بیرون آمدند و ہر یکے بصوب لتے که دارند جولانی میکردند پس ملاقی شدند
خوب قناعت را ہما نجا قرار گرفتند یعنی عزت در قناعت است طریقہ حرف
مثلے آورده است اگر غنی بقدرے که غنا دارد قناعت میکند بیشتر طمع نمیکند
او عزت دارد و کذلک الفقیر قوله وقیل من كانت القناعة
سمینة فطابت له كل مرقة ہر که قناعت او فربه باشد ہر خوردنیے
که او بخورد خوب باشد قوله ومن رجع الى الله تعالى علی كل حال
رزقه الله القناعة ہر که در حال رجعت بسوے خدا کند خدائے تعالی اورا

قناعت نصیبہ کند چہ گفتار است چو رجوع الی اللہ مستقیم شد ہمان قناعت است وہمان رضا است وہمان توکل است **قوله وقيل مرّ ابو حازم** **بقصاب ومعه لحم سمين فقال خذ يا ابا حازم فانه سمين فقال ليس معي درهم فقال انا انظرك فقال نفسي احسن نظرة لي منك** ابو حازم بر قصابے گذشت او گوشت فربہ می فروخت قصاب گفت ای ابو حازم گوشت فربہ است بخر گفت درم ندارم گفت ترا مہلت خواہم داد بدہی گفت بہترین مہلتہا اینست کہ نفس من مرا مہلت دہد یعنی نفس من صبر میکند ومہلت می دہد وقتے باشد کہ بخورم **قوله وقيل من اقنع الناس فقيل اكثرهم للناس معونة واقلهم عليهم مؤنة** قانع ترین مردمان کیست گفت آں کسے کہ مردماں را بیشتر یاری کند ومعونت خویش بر ایشان اندک انداز ومعونت با قناعت چہ نسبت دارد مگر آنکہ صورتے فرض کنیم چند درمے بدست کسے افتد وبدان چند درم معونت کسے کند لابد اندکے کہ بروباشد بدان قناعت کند وبار بر دیگران نمی اندازد ہر آئینہ خود قناعت کردہ است آنکہ بار خود بر کسے نمی اندازد **قوله وفي الزبور القانع غني وان كان جائعا** آنکہ قناعت کردہ است غنی است اگرچہ گرسنہ باشد **قوله وقيل وضع الله خمسة اشياء في خمسة مواضع العز في الطاعة والذل في المعصية والهيبة في قيام الليل والحكمة في البطن الخالي والغنا في القناعة** خدائے تعالیٰ پنج چیز را پنج محل نہاد عزت نفس در طاعت خدا وخواری نفس در گناہ خدا است گفتہ اند کل من يعصى الله فهو السفلة وہیبت در بیداری شب است واگر ذوا الہیبۃ باشد مناسب کلام است ہر کہ بخشش

خدا یا بود بیداری شب یا بدو اگر بلفظ المهیبة باشد یعنی بخاصیت عبادت شب لمعانے در خشندے در روے او باشد کہ مردمان در روے او نظر نتوانند کرد از هیبت و اگر بہیبت باشد یعنی آسان کارے و چیزے بآسانی یافتن در بیداری شب باشد و اگر آهیبت باشد نعمتے گوارے و هیئتے در بیداری شب است و اگر الهیبت باشد یعنی هیبت انسانیت و سلامتی هیئۃ او کہ انسان را انسان دانند و شمرند در بیداری شب است و مقر حکمت در شکمے کہ خالی باشد نہ آنچنان شکم خالی کہ این بدن را می باشد خالی شکم کہ عقلا و زہاد و عباد دارند بے نیازی از مردم در قناعت است قولہ سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت نصیر بن محمد رحمہ اللہ یقول سمعت سلیمان بن ابی سلیمان رحمہ اللہ یقول سمعت ابا القسم بن ابی نزار رحمہ اللہ یقول سمعت ابراھیم المارستانی یقول انتقم من حرصك بالقناعة کما تنتقم من عدوك بالقصاص از حرص انتقام بکش بقناعت یعنی حرص عدو است مر قناعت را چو قناعت آید حرص منہزم شود چنانچہ انتقام میکشی از دشمن بقصاص قولہ وقال ذو النون رحمہ اللہ من قنع استراح من اهل زمانہ واستطال علی اقرانہ ہر کہ قناعت اختیار کرد از ننگ اہل زمانہ خویش خلاص یافت و بر ہمکارگان خویش سر فرازی کند و بزرگی کند بر ہمسران خویش اگر از قرین داری ہم درست است و اگر از قرن داری ہم درست است قولہ وقیل من قنع استراح من الشغل واستطال علی الکل ہر کہ قناعت اختیار کرد از شغل فارغ شد و بر جملہ اہل شغل او سرافراز بد قولہ وقال الکتانی رحمہ اللہ من باع الحرص بالقناعة ظفر

بالعز والمروۃ ہرکہ حرص را بقناعت بدل کرد یعنی حرص گذاشت قناعت اختیار کرد باعز میگوید ترک نمی گوید زیرا چہ طبع ملک دیگرے می گردد وبکلی برین نمی ماند یعنی حرص بکلی از وے برد وبازاو گردوے نگردد وعزتے ومروتے اورا نصیبہ شود قولہ وقیل من تبعت عیناہ مافی ایدی الناس طال حزنہ چشمہائے ہرکہ پس رو مملوک مردم شد یعنی بنظر استحسان وبنظر رغبت دید ہم واندوہ او دراز شد قولہ وانشدوا شعر

واحسن بالفتی من یوم عار ینال بہ الغنی کرم وجوع

نیکوترا ست بفتی از روز خواری کہ بداں غنا برسد کرمے وعزتے بنفس خویش وجوعے وفقرے باآن قولہ وقیل رای رجل حکیما یاکل ما تساقط من البقل علی راس ماء فقال لو خدمت السلطان لم تحتج الی اکل ھذا فقال الحکیم وانت لو قنعت بھذا لم تحتج الی خدمۃ السلطان مردے حکیمے را دید کہ زانہ آبے ایستادہ کہ آنجا بقال ہر چیز از ترہ فروشی شستہ بود وبرگ ساقط زرد وام برون انداخت حکیم چید ودرد ہن انداخت خائیدہ فرو برد مرد باد ے گفت اے حکیم اگر تو خدمت سلطان کنی بدین برگ ساقط محتاج نگردی حکیم گفت اگر تو برین برگ قناعت کنی از خدمت سلطان بی نیاز شوی قولہ وقیل العقاب عزیز فی مطارہ ولا یسموا الیہ طرف صیاد ولا طمعہ فاذا طمع فی جیفۃ علقت علی حبالہ نزل من مطارہ فیعلق علی حبالہ عقاب عزیز است نادراست در محل طیر خویش زیرا چہ او بداں بلندی می نشیند کہ نظر صیاد آنجا نمی رسد وچوں طمع کند بر جیفہ افتد در صید صیاد ودر ریسمان او فتد آن قناعت بود واین حرص آست قولہ وقیل لما نطق موسی علیہ السلام بذکر الطمع فقال لو

شیئت لاتخذت علیہ اجراً قال الخضر علیہ السلام لہ ھٰذا فراق بینی وبینک اگرچہ سہ جا مبتلا متحیر بود موسی علیہ السلام اما اضافت بیکجا کرد جائے کہ طمع بود الحکم یضاف الی آخر وصف العلۃ بیان شد معنی سخن این ست جائے کہ موسی علیہ السلام وخضر علیہ السلام رفتند وطلب طعام کردند ایشان طعام ندادند خضر وموسی علیہما السلام دیوار برآوردند موسیٰ علیہ السلام گفت اگر اجر این دیوار برآوردن می استدی محتاج نمی گشتی خضر علیہ السلام بسبب طمع او ورا اجرت او را گفت ھٰذا فراق بینی وبینک قولہ وقیل لما قال ذلک موسی علیہ السلام وقف بین یدی موسی والخضر علیہما السلام ظبی وکانا جائعین الجانب الذی یلی موسی علیہ السلام غیر مشوی والجانب الذی یلی الخضر علیہ السلام مشوی وگفتہ اند وقتے کہ موسی علیہ السلام این سخن گفت لو شئت لاتخذت علیہ اجراً یک آہوے میان ایشان آمد ایستاد جانب موسی علیہ السلام خام وجانب خضر علیہ السلام مشوی بریان کردہ خضر قناعت کرد جانب او بریان کردہ آمد وموسی قناعت نکرد جانب او غیر بریان کردہ بود قولہ وقیل فی قولہ تعالی اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ھو القناعۃ فی الدنیا وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ ھو الحرص فی الدنیا ای القناعۃ نعیم نقد والحرص جحیم نقد القانع فارغ وای جنۃ نقد اھنی من الفراغ قولہ وقیل فی قولہ تعالی فَکُّ رَقَبَۃٍ ای فکھا من ذل الطمع خدا منت می نہد یعنی اینچنین نعمتے داد کہ از ذل طمع خلاص یافت قولہ وقیل فی قولہ تعالی اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ یعنی البخل والطمع وتاویل کردہ اند لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ یعنی رجس البخل

والطمع وذل الحرص قوله ويطهركم تطهيرا يعنى بالسخا والايثار والقناعة قوله وقيل فى قوله هب لى ملكا لا ينبغى لاحد من بعدى اى مقاما فى القناعة انفرد به من اشكالى واكون راضيا فيه بقضائك يعنى مرا قناعتے روزی کند بدین مبالغت کہ بعد من کم کسے را باشد و در آنجا بحکم و قضاے تو راضی باشم قوله وقيل فى قوله تعالى لاعذبنه عذابا شديدا لاسلبنه القناعة ولابلينه بالطمع يعنى اسال الله ان يفعل به ذلك سليمان عليه السلام ہد ہد را دید حاضر نبود گفت اورا عذابے سختے کنم از عذاب سخت این عنایت کردہ اند کہ از خدا بخواہم از و سلب قناعت کند و مبتلا بطمع کند قوله وقيل لابى يزيد رحمه الله بم وصلت الى ما وصلت فقال جمعت اسباب الدنيا فربطتها بحبل القناعة ووضعتها فى منجنيق الصدق ورميت بها فى بحر الياس فاسترحت از ابو یزید رح پرسیدند کہ بچہ یافتی بچہ یافتی گفت اسباب دنیا را جمع کردم بریسمان قناعت بستم و در منجنیق صدق نہادم و او را در دریاے نومیدی انداختم پس راحت یافتم و خلاص یافتم حاصل این میگوید کہ دنیا را بتمام از خود دور کردم و از و نومید شدم رستم و فارغ گشتم قوله سمعت محمد بن عبد الله الصوفى يقول سمعت محمد بن فرحان بسامره رحمه الله يقول سمعت خالى عبد الوهاب رحمه الله يقول كنت جالسا عند الجنيد رحمه الله ايام الموسم وحوله جماعة كثيرون من العجم والمولدين فجاء انسان بخمسمائة دينار ووضعه بين يديه وقال تفرقه على هولاء فقال الك غيره قال

نعم لی دنانیر کثیرة فقال ترید غیر ما تملك فقال نعم فقال الجنید رحمه الله خذها فانك فقیر واحوج الیها منا ولم یقبلها عبد الوهاب رحمہ اللہ حکایت میکرد نزدیک جنید رحمہ اللہ نشستہ بودم روز موسم وجماعت عجم مولدان حاضر بودند مردے آمد پانصد دینار آورد پیش جنید رحمہ اللہ داشت گفت این مال را بدین حاضران بدہ جنید رحمہ اللہ پرسید بر تو غیر این مال دیگر ہست گفت آرے ہست جنید گفت دیگر ہم میخواہی کہ زیادہ شود گفت آرے جنید رحمہ اللہ گفت این مال را ہم تو بستان کہ تو از ما محتاج تری وقبول نہ کرد آن مال را۔

قولہ (١٧) باب التوکل

توکل گفتہ اند مصدر او تیقن بمضمون رزق باشد و دیگر تحقق برین انہ خالق کل شئ و رازق کل حی دیگر مثل و انما نیست کہ آن مصدر و معین توکل گویند اما من ہم چنین گویم توکل او را مستقیم است کہ عقیدہ کند کہ خدا او سبحانہ نہ طعامے خواہد داد کہ بخورم و نہ جامہ خواہد داد کہ بپوشم و من مباشر اسباب تحصیل او نخواہم شد بگرسنگی و برہنگی خواہم مرد اگر برین قرار کند بنشیند توکل او درست باشد باقی ہرچہ خدا با او کند گو کند کہ او ازان ہمہ فارغ است بمرگ گشتہ است قولہ قال الله عزوجل وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ چند وجہے درخاطر می آید بنویسانم قال عزمن قائل وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ فی الآية من الاحتمالات عند السادات وکل احتمال من المعانی السدیدة والفهوم العتیدة وکل ذلك مما یحتمل ویحتمل یقال وَمَنْ يَتَوَكَّلْ

عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ اى فالله يحاسب يوم المحاسبة على توكله واتكاله هل
كان على شرط الاتكال كماهو ديدن اهل الحال وعادت ارباب الكمال و
يقال وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ اى فالله كافى للمتوكل حيث يبقيه
ولا يضيعه كما عرف قوله سبحانه وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ
رِزْقُهَا فهو حسبه اى يوصله من مضمون رزقه ويقال وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ
فَهُوَ حَسْبُهٗ اى التوكل حسب للمتوكل لان المتوكل اذا الملك فى صدق توكله
يكون التوكل له كالغذاء بدل الطعام والماء ويقال وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ
فَهُوَ حَسْبُهٗ اى التوكل حسب للمتوكل كافى له لذوقه فى المقاسات ولذته
فى الشدة قال الخواص رحمه الله لوكان الامر الىّ لسالت الله ان يجعل
الدنيا ابدية لاتذوق فى الدنيا ذوق التوكل ولذة مقاساته وشدته
ويقال وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ اى ومن يتوكل على الله فالتوكل حسب
للمتوكل بمعنى ان الله سبحانه يجزيه جزاءً لو يتصور لم يكن له فى الدنيا
سوى التوكل يكون كافيا له تقربه وفوز درجاته ويقال وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ
عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ فالمتوكل من بين الاناسى فى حساب واعتداد ذكانه
امن واعتقد على جميع صفاته واسمائه ويقال وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ
حَسْبُهٗ اى فالله حسب له هو الذى لم يلتفت الى احد قبولهم وردهم
واقبالهم وادبارهم ويقال وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ يعنى
فلذلك العبد المتوكل حسب لله للعبودية واداء حقه تيقنه بربه
واكتفائه بوجوده يعنى لو لم يخلق الله احداً لتعبده ومعرفته وطلبه
وتجلبه فهذا العبد المتوكل كافى لله مع عدم العرفاء والمتعبدين باجمعهم
انه ادى حق العبودية بحقها ويقال وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ

ای ومن توکل علی اللہ فھو الذی جعلہ اللہ فی عزتہ وعظمتہ وقدرتہ
وحکمتہ اللھم ھذا مما الھمتنی والحق والصواب الیک والخطاء
والغلط منی وانت ارحم الراحمین **قولہ** وَقَالَ وعلی اللّٰہِ فَتَوَکَّلُوْا
اِنْ کُنْتُمْ مُؤمِنِیْن وقال فَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ اِنَّکَ عَلَی الْحَقِّ الْمُبِیْنِ
توکل شرط ایمان واثبت **قولہ** اخبرنا الامام ابو بکر محمد بن الحسین
بن فورک رحمہ اللہ قال اخبرنا عبد اللہ بن جعفر بن احمد
الاصفھانی رحمہ اللہ قال حدثنا یونس بن حبیب بن
عبد القاھر رحمہ اللہ قال حدثنا ابو داؤد الطیالسی
رحمہ اللہ قال حدثنا حماد بن سلمۃ رحمہ اللہ عن عاصم
بھدلۃ رحمہ اللہ عن زر بن حبیش رحمہ اللہ عن عبد اللہ
بن مسعود رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال اُرِیْتُ الامم بالموسم فرایت امتی قد ملوء السھل
والجبل فاعجبتنی کثرتھم وھیئتھم فقیل لی ارضیت قلت
نعم قال ومع ھولاء سبعین الفا یدخلون الجنۃ بغیر حساب
لا یکتون ولا یتطیرون ولا یسترقون وعلی ربھم یتوکلون
فقام عکاشۃ بن محصن الاسدی رضی اللہ عنہ فقال
یا رسول اللہ ادع اللہ تعالی ان یجعلنی منھم فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اللھم اجعلہ منھم فقام
آخر فقال ادع اللہ ان یجعلنی منھم فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ والہ وسلم سبقک بھا عکاشۃ ابن مسعود رضی اللہ عنہ
از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم این خبر روایت کرد کہ رسول فرمودہ است

صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہمہ امتہارا بمن نمودند امت خود را دیدم شیب و بلند و فراز را درگرفتہ کثرت ایشان و ہیئت ایشان مرا در عجب آورد مرا گفتند تو بدین راضی ہستی گفتم آرے بدین راضی ہستم قال احتمال دارد کہ قال اللہ یا قال رسول اللہ ا ھولاء سبعین الفا کیانند ایشان ہفتاد ہزار اند کہ بغیر حساب در آیند کار ایشان چیست داغ نمیکنند یک سوا در زخمہا داغ ات ایشان در زخمہا داغ نمیکنند برائے صحت را و لا یتطیرون و پرندہ را فال نمیگیرند اصل لغت تطیر فال از پرندہ گرفتن است اما در استعمال عام است در ردو بیان و در وحوش و اصوات ہمہ جا تطیر میگویند ایشان بدینہا گوش نمی نہند و بدین چیزہا کارے برآمدہ نمی بینند و لا یسترقون و طلب افسون نمیکنند و بر خدائے تعالی توکل میکنند بعضے ایشان بر جملہ کارہا متوکل بر خدائے اندا ما تخصیص این کارہا سبب آنکہ این کارہا شدید است کسے کہ اینجا توکل کند جاہا دیگر بطریق اولی و دیگر کسند و لی اثر را بکی اضافت نمیکنند و کذلک الاسترقاء والرقی مرد متوکل کامل الحال در عین مباشرت این افعال خود را و افعال را در طمس و رمس بیند و جز فاعل حقیقی فاعلے دیگر را نظارہ نیست عکاشہ رضی اللہ عنہ خاست گفت یا رسول اللہ مرا دعا کن کہ یکے از ایشاں باشم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم دعا کرد کہ خدایا عکاشہ را یکے از ایشان گردان این دو معنی احتمال دارد یکے آنکہ مرا اینچنین توکلے روزی کن کہ استرقا نکنم و تطیر نکنم و دوم معنی کہ مرا از ایشان گردان و فردا مرتبہ ایشان بدہ با ایشان حشر کن از حال عکاشہ رضی اللہ عنہ این معلوم شد کہ طلب درجہ اولی کردہ است کہ آن اعلی مرتبہ است و دیگرے خاست کہ یا رسول اللہ مرا ہم دعا کن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرمود عکاشہ سابق شد بدین سبقہ را چہ آنرا است گر بمعجزہ دانست کہ آن شخص چنین شدنی نیست

یا بدین معنی گفته است سبقك بها عكاشة یعنی محل قبول دعا ہماں بود که عکاشه
طلبید و یا دانست که ہر یکے از جملہ ایشان باشد و این ہم گویند که از دوزخی منافق بود
ازان گفت که سبقك عکاشه قوله سمعت عبد الله بن یوسف
الاصفهانی رحمه الله یقول سمعت ابا نصر السراج رحمه الله
یقول حدثنی ابو بکر الوجی رحمه الله یقول قال علی الرودباری
رحمه الله قلت لعمرو بن سنان رحمه الله احك لی عن سهل
بن عبد الله رحمه الله حكایة فقال انه قال علامة التوكل
ثلث لا یسأل ولا یرد ولا یحبس رودباری میگوید مر عمرو سنان را گفتم که
حکایتے از سہل رحمه الله بگو او گفت که سہل گفته است علامت متوکل سه
است از کسے نخواہد اگر چیزے بدہند رد نکند و زیاده از قوت لابدی خویش
حبس نکند قوله سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی رحمه الله یقول
سمعت منصور بن عبد الله رحمه الله یقول سمعت ابا عبد الله
الشیرازی رحمه الله یقول سمعت ابا موسی الدیلی رحمه الله
یقول قیل لابی یزید رحمه الله ما التوكل فقال لی ما تقول انت
قال قلت ان اصحابنا یقولون لو ان السباع والافاعی عن یمینك
ویسارك ما تحرك لذلك سرك فقال ابو یزید نعم هذا
قریب ولكن لو ان اهل الجنة فی الجنة یتنعمون واهل النار فی النار
یعذبون ثم وقع بك تمییز علیهما خرجت من جملة المتوكلین
ابو موسی دیلی رح میگوید از ابویزید رح پرسیدند توکل چیست بایزید رح گفت تو
چه میگوئی گفت دیلی من گفتم یاران ما ہمچنین میگویند اگر ماران و شیران و گرگان و انواع
موذیان و گرگرد بر گرد باشند و رگے از سر او بجنبد یعنی بسبب ایشان متزلزل

ومنزعج شود او از جملہ متوکلان نباشد بایزد رح گفت نکو می گوئی این سخن قریب
سخن ما است یا قریب بتوکل بایزید رح گفت لکن توکل اینست اگر بہشتیان در
بہشت باشند با تنعم ونعیم و دوزخیان در دوزخ با عذاب وگرفتاری پس ترا میان ہر
دو فریق تمیزے شود تا تو از جملہ متوکلان نباشی این توکل در خرقہ ولقمہ ومعاش
نیست این توکل عبارت ازین است کہ یکے خود را تمام بخدا سپرد گو فرحان کند
شادان سازد گو کند و سازد و اگر غمگین کند و رنجور و دردمند سازد گو بسازد او را
میان این ہر دو تمیزے نباشد او خود تمام او شدہ بدو سپردہ او در میان نماند تمیز
کہ توکل عبارت از توحد وتفرد است بندہ بحق متفرد ومتوحد گردد از روے لغت
توکل آید اما آنکہ در اصطلاح توکل گفتہ اند آن اینست ویک اعتبار عدم تمیز این ہم
باشد کہ در سرّا وضرّا نظر ہم بر وافتد بدین ہر دو سر نہد بغیر اضطرابے و
انزعاجے **قولہ وقال سہل بن عبد اللہ رحمہ اللہ اول مقام
فی التوکل ان یکون العبد بین یدی اللہ کالمیت بین یدی
الغاسل یقلبہ کیف اراد لا یکون لہ حرکۃ ولا تدبیر** سہل رحمہ اللہ
گفتہ است اول حال توکل اینست کہ بندہ بین یدی اللہ ہمچنین باشد چنانچہ
مردہ پیش غسّال ہیچ اختیارے وحرکتے وتدبیرے ندارد این مرد متوکل بین یدی اللہ
ہمچنان باشد **قولہ وقال حمدون رحمہ اللہ التوکل ہو الاعتصام
باللہ** بخدا پناہ گرفتن ہمین توکل است **قولہ سمعت محمد بن الحسین
رحمہ اللہ یقول سمعت ابا بکر محمد بن احمد البلخی رحمہ اللہ
یقول سمعت محمد بن حامد رحمہ اللہ یقول سمعت
احمد بن خضرویہ یقول قال رجل لحاتم الاصم رحمہ اللہ
من این تاکل فقال وَلِلّٰہِ خَزَائِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰکِنَّ**

الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ احمد خضرویہ رحمہ میگوید یکے از حاتم اصم رحمہ اللہ پرسید از کجا میخوری او این آیت خواند خدائے تعالیٰ راخزائن آسمان وزمین ولیکن منافقان نمی دانند یعنی ما رزق از عالم غیب میخورم تا کسے چیزے بیارد آن بخورد یا طعامے از غیب برو بیاید آن خورد اول بسیار است دوم نادر است تا گر باشد وچنان مخفی می آید گوئی از غیب است قوله واعلم ان التوکل محلہ القلب والحرکۃ بالظاھر لا ینافی توکل القلب بعد ما یحقق العبد ان التقدیر من قبل اللہ عزوجل فان تعسر شیٔ فبتقدیرہٖ وان اتفق فبتیسیرہ اصل توکل بدل است عقیدہ و یقینے بران مصدرے کہ گفتیم در دل مستحکم شود حرکت ظاہر بر تبع آں رود واگر نرود قادح آن توکل دل نبود اگر تیسیرے باشد بتیسیر او بود واگر تعسرے باشد بتعسیر او وعلی ہذا حرکت ظاہر را اعتبار نباشد اینجا یک سخنے ہست برین بیان توکل را از مقامات شمرند از عالم توحید وتجلی وکشف گو بیند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را حراست بودے البتہ یک دوئے پاس می شستند این آیت نازل شد وَاللّٰہُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ از دست مردان ترا خدا نگاہ میدارد فترک الحرس پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بی شک عقیدہ این داشت کہ حراست ایشان معصوم نہ ام مع ہذا حراست میکرد بعد آنکہ این آیت آمد حراست گذاشت پس معلوم شد توکل اینست کہ با عمل ظاہر باشد قوله اخبرنا علی بن احمد عبدان رحمہ اللہ قال اخبرنا احمد بن عبید البصری رحمہ اللہ قال حدثنا غیلان بن عبد الصمد رحمہ اللہ قال حدثنا اسمعیل بن مسعود الجحدری رحمہ اللہ قال حدثنا خالد بن یحیی رحمہ اللہ قال حدثنی عمی المغیرۃ بن ابی قرۃ رحمہ اللہ عن

انس بن مالك رضی الله عنه قال جاء رجل علی ناقة له فقال
یارسول الله ادعها اتوکل علی الله فقال اعقلها وتوکل انس رضی
الله عنه میگوید در حضرت مصطفی صلی الله علیه وآله وسلم بوده ام اعرابی شتر سوار
آمد گفت یا رسول الله این ناقه را میگذارم وتوکل میکنم رسول الله صلی الله علیه و
اله وسلم هر کسے را بر حسب حال او معامله میکند او را آن سو ترغیب می فرماید این
هر کسے است که اگر توکل کند و یا وه گذارد و شتر برود و نیابد سخن در عقیده او
شود رسول الله علیه واله وسلم عقیله میفرمایند و حفظ ظاهری نمایند تا ازینجا او را عقیده
شود ترک اسباب ظاهر نکند تا انجا که باز گردد هم بدان اسباب باز گردد و دران عقیده
متحقق بوده باشد آنرا جمع نامند این را جمع الجمع قوله وقال ابراهیم الخواص
رحمه الله من صح توکله فی نفسه صح توکله فی غیره هر مردے که بر نفس
خود توکل کرد بر زن و فرزند و غیر آن کند هست آن تدبیر صوفیان میکنند اگر چیزے
بریشان می رسد اہل و ولد و خادم را چند روزه می دهند و بر نفس خویش توکل میکنند
اما صحت توکل اینست بر اہل و ولد هم توکل کند قوله قال بشر الحافی رحمه الله
یقول احدهم توکلت علی الله وهو یکذب علی الله تعالی لو توکل
علی الله لرضی بما یفعل الله به بشر حافی رح میگوید یکے از مردم میگوید توکلت
علی الله و او دروغ میگوید اگر توکل بر خدا صحیح بودے هر چه خدا بر و کند او بران راضی
بودے شرط وکالت اینست هر چه وکیل کند موکل بدان راضی باشد قوله وسئل
یحیی بن معاذ رحمه الله متی یکون الرجل متوکلا فقال اذا
رضی بالله وکیلا یحیی رحمه الله گفته است هر که بوکالت خدا راضی باشد
او متوکل بود قوله سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی رحمه الله
یقول سمعت محمد بن علی بن الحسین رحمه الله یقول

سمعت عبد الله بن محمد بن الصامت رحمه الله يقول
سمعت ابراهيم الخواص رحمه الله يقول بينما انا اسير في البادية
فاذا بهاتف يهتف فالتفت اليه فاذا اعرابي يسير فقال
لي يا ابراهيم التوكل عندنا اقم عندنا حتى يصح توكلك الا تعلم
ان رجاءك لدخول بلد فيه اطعمة يحملك اقطع رجاءك عن
البلدان وتوكل ابراہیم خواص رحمہ اللہ میگوید من در بادیہ می رفتم ناگہان شخصے
آواز داد پس سر کردم دیدم اعرابی ہست گفت اے ابراہیم توکل نزدیک ما است
یعنی توکلے کہ ما می کنیم آن توکل است نزدیک ما باش تا صحت توکل تو شود یعنی چنانچہ
ما در بادیہ می باشیم ہیچ وقتے در شہر در نمی آئیم تو ہمچنان باش تا صحت توکل تو
شود این قدر نمی دانی کہ رجاے تو براے در آمدن در شہر کہ در ان طعامہا است
ترا حاصل می شود یعنی امید تو کہ وقتے در شہر در آئی وطعامے خوری این ترا
حاصل می شود براے سفر در بادیہ نزدیک ما باش وقطع رجا در آمدن در شہر بکن توکل
تو صحیح باشد این سخن مخالف بالا است بالا گفتہ بود ہر کہ متحقق باشد اسباب ظاہر
او قادح تحقق او نباشد واین سخن موافق آنست کہ گفتہ ایم قوله وسمعته
يقول سمعت محمد بن احمد الفارسي رحمه الله يقول سمعت
ابن عطاء رحمه الله وسئل عن حقيقة التوكل فقال ان
لا يظهر فيك انزعاج الى الاسباب مع شدة فاقتك اليها و
لا تزول عن حقيقة السكون الى الحق مع وقوفك عليها
ابن عطاء رح گفت بعد آنکہ او را از حقیقت توکل پرسیدند گفت در تو بسوے
اسباب انزعاجے نشود التفاتے و لحظے نکنی با وجود آنکہ ترا سخت حاجتے بود
باشد بسوے آن اسباب چو ترا حاجتے سختے بسوے آں اسباب بود کہ البتہ

باید کرد با این ہم ترا انزعاجے نشود ولا یزول عن حقیقۃ السکون وسکونے کہ با حق است آن زائل نشود یا وثوقے کہ ترا است بران قولہ سمعت اباحاتم السجستانی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا نصر السراج رحمہ اللہ یقول شرط التوکل ما قالہ ابوتراب النخشبی رحمہ اللہ وھو طرح البدن فی العبودیۃ وتعلق القلب بالربوبیۃ والطمانینۃ الی الکفایۃ فان اعطی شکروان منع صبر سراج رح میگوید شرط توکل آنست کہ ابوتراب نخشبی رح گفتہ است اعضائے ظاہر را ببندگی گذارد ودل بخدائی خدا سپارد وآنچہ رسد بدان آرام باشد وکفایت بقدرے کہ قوام بنیہ بدان شود اگربدہند شکرے کند اگر ندہند صبر کند یعنی در بود ونابود صفت توکل باشد الا صبر وشکر این سخنان بر بانی است اگرصبرے وشکرے دارد ومتوکل نیست قولہ وکما قال ذوالنون رحمہ اللہ التوکل ترک تدبیر النفس والانخلاع من الحول والقوۃ ذوالنون رحمہ اللہ گفتہ است توکل اینست کہ تدبیر بقائے نفس وازحول وقوت خویش کہ ازمن کارے سزد ازین منخلع وبدور باشد قولہ وانما یقوی العبد علی التوکل اذا علم ان الحق سبحانہ یعلم ویری ماھو فیہ بندہ در توکل قوی گردد اگر این مشاہدہ نقد وقت او باشد آنچہ از واست خدامی داند ومی بیند وکذلک در جمیع چیزہا قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت ابا الفرج الورثانی رحمہ اللہ یقول سمعت احمد بن محمد الفرہیبی رحمہ اللہ یقول سمعت الکتانی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا جعفر بن الفرج رحمہ اللہ یقول رایت رجلا یعرف بجمل عائشۃ من الشطار یضرب بالسیاط فقلت لہ ای وقت یکون الم

الضرب علیکم اسهل فقال اذا کان من ضربنا لاجله یرا فا مردے شطارے بود بارہا اورا تازیانہ می زدند ابوجعفر رحمہ اللہ از وے پرسیدند کے باشد کہ آن الم ضرب بر تو آسان باشد وچندان احساس الم نشود گفت وقتے کہ براے کسے راکہ می زنند او بیند کہ براے من می زنند فعلی ہذا اگر کسے مستغرق بر رویت حدا باشد و بر و مشقت توکل افتد او را منزعج نیابد و او مضطر نشود قولہ و سمعتہ یقول سمعت عبد اللہ بن محمد رحمہ اللہ یقول قال الحسین بن منصور رحمہ اللہ لابراہیم الخواص رحمہ اللہ ماذا صنعت فی ہذہ الاسفار وقطع ہذہ المفاوز قال بقیت فی التوکل اصحح نفسی علیہ فقال الحسین رحمہ اللہ افنیت عمرک فی عمران باطنک فاین الفناء فی التوحید چنین حکایت گویند حسین رح را ابراہیم خواص رحمہ اللہ در حرم کعبہ ملاقات شد حسین رح گفت ابراہیم را علیہ الرحمہ چہ کردی درین سفرہا کہ میکردی و قطع مفاوز میکنی یعنی حاصل تو ازین چہ شد و چہ نقد در گرہ جان تو بستہ۔ ابراہیم رح جواب داد صحت نفس خویش میکردم حسین رح گفت فانی کردی عمر خویش را در آبادان کردن باطن خود و این کہ در توحید فانی شوی این کجا یعنی نیکو کارے ہست کہ تو میکنی اما مقصود اینست کہ تو در وے فانی شوی کہ اینجا فصلے و وصلے نیست قربے و بعدے نقدے و وجدے مقصود نیست گشتن و گم گشتن تست در وجود حق قولہ سمعت اباحاتم السجستانی رحمہ اللہ یقول سمعت ابانصر السراج رحمہ اللہ یقول التوکل ما قالہ ابوبکر الدقاق رحمہ اللہ وہو رد العیش الی یوم واحد و اسقاط ہم غد توکل کہ معتاد جاری است و عادت مردم است عبارت ازین

است آنچه عیش روزینه وقوت وقت است بدان خوش باشی و از غم فردا
دل را فارغ داری شیخ قدس الله سره سخن در خلط وخبط کرده میگوید جاے اعلیٰ
مرتبه گرفته که آن حکایت بایزید و ابراهیم خواص رحمهم الله علیهما گفت و این
دم همچنین میگوید و بالا هم بسیار همچنین گفته مگر مقصود شیخ اینست مثل مائده کشند
دران اطعمه هرجنس اندازند تا در سکرچه وصحنکے که دست اندازد طعمے دگر مزه
دگر یابد قوله وهو کما قال سهل بن عبد الله رحمه الله التوکل الاسترسال
مع الله علی ما یرید وتوکل اینست که سهل عبد الله گفت نفس را
بگذرانی چنانچه او خواهد والسلام الله این سخن مشکل است هر متوکل را چیزے
حرکتے و سکلتے در ظاهر وے است یا نه لابدی است که گوئی هست پس
استرسال النفس مع الله چه شد اما اگر گوئی در بعض امور در قومے و در بعض
بشرے وبعض معاش له درست آید تا آنکه شیخ همبرین سخن راند وهو کما قال
سهل رحمه الله قوله سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی رحمه الله
یقول سمعت محمد بن جعفر بن محمد رحمه الله یقول سمعت
ابا بکر البردعی رحمه الله یقول سمعت ابا یعقوب النهرجوری
رحمه الله یقول التوکل علی الله بکمال الحقیقة وقع لابراهیم
علیه السلام فی الوقت الذی قال لجبرئیل علیه السلام
اما الیک فلا لانه غابت نفسه بالله فلم یر مع الله غیر الله
بویعقوب نهرجوری رح گفته است توکل بحقیقت آنست که مر ابراهیم
علیه السلام را واقع شد در وقتے که جبرئیل علیه السلام گفت هل لك حاجة
حاجتے داری ابراهیم علیه السلام گفت اما الیك فلا بسوے تو حاجتے
ندارم زیرا چه نفس ابراهیم علیه السلام در شاهد غائب شد پس با خدا جز خداوند

نديد ضرورت گفت اما اليك فلا يعنى حقيقت توكل ازينجا متيقن شود
هركرا در سراين بوده باشد ظاهراو بهم بكسے متعلق نشود قوله وسمعته
يقول سمعت سعيد بن احمد بن محمد رحمه الله يقول سمعت محمد بن احمد
بن سهل رحمه الله يقول سمعت سعيد بن عثمان الخياط رحمه الله يقول سمعت
ذا النون المصرى وسأله رجل فقال ما التوكل فقال خلع الارباب
وقطع الاسباب فقال السائل زدنى فقال القاء النفس فى
العبودية واخراجها من الربوبية شخصے از ذو النون رح پرسيد
توكل چيست گفت ارباب را خلع كنى يعنى اينك بدانى از كسے چيزے نشود
اين ودركن وہيچ سبب تحصيل را مباشر نشوى سائل گفت ازين زياده سخن
گو براے من زدنى اى فى الوضوح والبيان گفت نفس را در عبوديت
دارى اورا از ربوبيت اخراج كنى يعنى اورا بدانى كه ہمہ وقت محتاج است
وہم آنكه از وچيزے كارے سزد ازين برون آرى اين ہمان سخن است
خلع ارباب معنى آں جملہ خداوندانرا از خداوندى ايشان برون آرو خود در بے
خداوندى شو كہ بسببے مباشر شوم غرضے حاصل شود قوله وسمعته يقول
سمعت عبد الله بن محمد المعلم رحمه الله يقول سمعت
عبد الله بن منازل رحمه الله يقول سمعت حمدون القصار
رحمه الله وسئل عن التوكل فقال ان كان لك عشرة
آلاف درهم وعليك دانق دين لم تأمن ان تموت
ويبقى ذلك فى عنقك ولو كان عليك عشرة آلاف
درهم دين من غير ان تترك لها وفاء لا تيأس من روح الله
ان يقضيه عنك حمدون قصار را رحمه الله از توكل پرسيدند گفت

من الله

اگر ترا دہ ہزار درم باشد در ملک و بر تو یک دانگے دین باشد ایمن نباشی کہ تو بمیری و دین
در گردن تو ماند یعنی اعتماد بر بود آن دہ ہزار نیست تحمل آن ہر دہ ہزار بروند و تو بمیری
و آن دانگ دین دادہ نشود و در گردن تو باند یعنی مرد متوکل را بر ظاہر اعتماد ے
نیست تا از غیب چہ پیش آید و اگر بر تو دہ ہزار درم دین باشد با آنکہ چیزے نداری
کہ او را دادہ شود از خدا نومید مباشی کہ از جہت تو خدا ادا کند این توکل نیست اما
مرد متوکل را این صفت باشد **قوله وسئل ابو عبد الله القرشی رحمه الله
عن التوکل فقال التعلق بالله فی کل حال فقال السائل زدنی
فقال ترك كل سبب یوصل الی سبب حتی یکون الحق هو المتولی
لذلك** ابو عبد اللہ قرشی رح را از توکل پرسیدند گفت تعلق بخدا در ہر حالے
کہ ہستی ستراً و جهراً نعماء یا ساۓ نہ اینچنین تعلقے کہ عوام دارند با ہم اندوہ و غم
کہ از خداے آید کہ در ضرا چنان باشد بدانند کہ سرّ است پرسندہ گفت و نوحے
و بیاے زیادہ کن گفت ہر سببے کہ ترا رساند ترک آن سبب کن تا حق ہمہ را متولی
ہمو باشد بحقیقۃ ترک سبب کہ سبب رساند چہ باشد مثا لش این بود مرد در دکان نشیند
خرید و فروختنی کہ دران دوکان کند سبب قوت روا باشد ترا در رہ رفتن و دکان
کشادن شستن این ہمہ اسباب دکانداری است ترک این اسباب کن کہ بدین
اسباب رسی کہ ازان قوتے حاصل کنی مرد جولاہہ بتی کردن و کوکافتن این ہمہ اسباب
آن ترک این اسباب کند ہمبرین قیاس اسباب دگر **قوله وقال سهل بن
عبد الله رحمه الله التوکل حال النبی صلی الله علیه وآله وسلم
والکسب سنته فمن بقی عن حاله فلا یترکن سنته** توکل حال نبی
صلی اللہ علیہ والہ وسلم بود و کسب سنت او بود یعنی گہے بودے بند نعلے کہ
شکستے خود شستے آنرا وصل کردے گوسفند را خود دوشیدے و در طحن و عجز

خادم را یاری داد ے تا آنکہ گفتہ اند یقیم القیامۃ ہر کہ از حال او فرو افتد یعنی نتواند بصفت توکل ماند سنت او را ترک نیارد یعنی کسبے کند و قوت را سبب سازد

قولہ وقال ابو سعید الخراز رحمہ اللّٰہ التوکل اضطراب بلا سکون و سکون بلا اضطراب توکل میان این دو چیز است اضطرابے بغیر سکونے و سکونے بغیر اضطرابے یعنی او در تقلبات و تصرفات الٰہی افتادہ است چنانچہ او را میگرداند میگردد این اضطرابے است کہ آنرا سکون نیست او میگوید **قولہ** وارندہ چنانکہ دارد می باشم و سکون بلا اضطراب یعنی برین حالت کہ گفتیم کہ او را تقلبات الٰہی برین اضطراب او را سکونے قرارے است کہ وہم اضطراب نیست و دیگر سہارہ در اضطراب انتظار تجلیات است تا چہ آید و تا کدام صورت و ہیئت آید این اضطراب است کہ البتہ نباید این اضطراب سکون باشد و سکون بلا اضطراب و قرارے باشد در تنوعات تجلیات و در مختلفات حالات کان ما کان بدین صفت کہ البتہ او را اضطرابے نباشد این حالت را مثال بحرے عمیقے لا ساحل لہ تصور کن و توکل چیزے از سکان آن بحر مرد متعلم درین عبارت این سخن گوید اضطراب بلا سکون یعنی متوکل ہمیشہ مضطرب باشد کہ از جاے برسد البتہ این اضطراب را سکون نیست چون برسد آرام و قرار گیرد غم آن نخورد کہ فردا بیاید یا نیاید این سکون بلا اضطراب است این بیت بر روے آن متعلم و دانشمند خواندن مناسب باشد نظم

ہیچکس نیست آگہ از سعدی بارک اللّٰہ ایہا العلماء

قولہ وقیل التوکل ان یستوی عندک الاکثار والتقلل توکل اینست کہ مال بسیار و اسباب بسیار و اندکے این نزدیک تو برابر باشد و این نیز از آثار توکل است **قولہ وقال ابن مسروق رحمہ اللّٰہ التوکل استسلام**

لجریان القضاء والاحکام ابن مسروق رح گفتہ است توکل گردن نہادن است
قضا و احکام را چنانچہ خدا جریان کردہ است و حکمے راندہ است بضرے و نفعے
ترا دران انقیاد باشد اکنون الاستسلام طوعا وکرھا طوعا خواص است کرھا
عوام را چہ کنند کہ گردن نہ نہند قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللّٰہ
یقول سمعت عبد اللّٰہ الرازی رحمہ اللّٰہ یقول سمعت اباعثمان
الحیری رحمہ اللّٰہ یقول التوکل الاکتفاء باللّٰہ مع الاعتماد علیہ
توکل ہمین اکتفا بخدا کردن است اکتفا باللہ برین معنی ہرچہ او خواستہ است
آن خواہد کردن سعی من زیادتی است و دیگر اکتفا باللہ یعنی بحضور خدا و بذوق شہود
او چنان مشغول است او را پروائے کسے و تعلق بشے نماندہ است و دیگر اکتفا بذات
خدا کردہ است بدو یکے گشتہ است غ در افدا و فانی ساختہ است از وچیزے
نماندہ است پروانہ سوختہ است نیست و نابود گشتہ است با آتش یکے شدہ است
اکتفا باللہ این معنی باشد مع الاعتماد علیہ با این اکتفا اعتماد برین دارد کہ البتہ ضائع نگذارد
و سبقت رحمتی علی غضبی گفتہ است قولہ وسمعتہ یقول سمعت محمد
بن محمد بن غالب رحمہ اللّٰہ یحکی عن الحسین بن منصور رحمہ اللّٰہ
قال المتوکل المحق لا یاکل فی البلد من ھو احق بہ منہ حسین منصور رح
گفتہ است مرد متوکل کہ او محق است بحقیقت توکلی رسیدہ است طعامے
پیش او بیارند در آن شہرے کہ اوست او را معلوم باشد کہ دیگرے درین طعام
سزاوار تر است خود نخورد بد و دہد این متوکل است بہ خزانہ غیب است تا از
غیب چہ کشاید توکل او بر ان طعام منحصر نیست این سخن نیز از معاملات متوکلان است
قولہ وسمعتہ یقول سمعت عبد اللّٰہ بن علی رحمہ اللّٰہ یقول
سمعت منصور بن احمد الحربی رحمہ اللّٰہ یقول حکی لنا

ابن ابی شیخ رحمہ اللہ قال سمعت عمر بن سنان رحمہ اللہ
یقول اجتاز بنا ابراھیم الخواص رحمہ اللہ فقلنا لہ حدثنا
باعجب ما رایتہ فی اسفارك فقال لقینی الخضر علیہ السلام
فسالنی الصحبۃ فخشیت ان یفسد علیّ توکلی لسکونی الیہ ففارقتہ
عمر سنان رح میگوید بر ما ابراہیم خواص رح آمد گفتیم حکایت کن با ما از اعجوبہ ترین چیزے
کہ در سفر دیدہ گفت روزے بادیہ مرا خضر علیہ السلام ملاقات شد و از من صحبت طلبید
یعنی یکجا باشیم من با خود ترسیدم اگر من با وے باشم توکل من فاسد شود
زیرا چہ نفس من با وے انس گیرد و یک غذا انست با جنس خویش بودن پس از وے
جدا شدم و با وے نماندم اینجا چند سخنے ہست ایشان از عجائب بادیہ پرسیدند
چہ بود کہ ابراہیم رحمہ اللہ از حال خویش سخنے گوید و حال خود را از عجائب حکایت
گوید نہ آنکہ از قبیل عجب باشد گوئیم ابراہیم رحمہ اللہ مرشد است مردم از عجائب
بادیہ پرسیدند او بر اسلوب حکیم با ایشان گفت این چہ پرسیدن است و ازین
شمارا چہ نفع باشد و سخنے کہ لایق پرسیدن شما باشد و نفع شما باشد این سخن است
و آنکہ حکایت از خود گفت رسم اہل ارشاد است ہر مشقتے و محنتے و سختیئے کہ بر ایشان شد
بر ستر نہند و در نظر او سہل و آسان کنند نمایند و امکان و اقع آیندہ نمایند تا آنکہ از تجربہ خود
گویند کہ ما چنین کردہ ایم شما ہم بکنید قولہ وسئل سھل رحمہ اللہ عن
التوکل فقال قلب عاش مع اللہ بلا علاقۃ سہل رحمہ اللہ گفت
متوکل دلے است با خدا زیستہ است بغیر علاقتے یعنی بغیر حجابے و بغیر کدورتے
و بغیر مانعے۔ قولہ وسمعت الاستاذ ابا علی الدقاق رحمہ اللہ
یقول التوکل ثلث درجات التوکل ثم التسلیم ثم تفویض فالمتوکل
یسکن الی وعدہ وصاحب التسلیم یکتفی بعلمہ وصاحب التفویض

یرضی بحکمه ابو علی دقاق رح گفته است توکل را سه درجات است ہمین توکل را
باختلاف حالت او نامے نہند توکل و تفویض و تسلیم صفت متوکل اینست او راکه
متوکل خوانند او برین صفت باشد و عدۂ خداوند سبحانہ کرده است طریقہ ضمانی نیست
فرموده وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا او را البته ان بوفا رسانید
است او را برین سکون باشد و صاحب تسلیم اکتفا بعلم او کرده است یعنی او میداند
که مرا چه حالت است و او قادر است که غیر این کند پس برین نظر او خود را
بدو تعالی تسلیم کرده است و آنکه خداوند تفویض است بدین معنی است که او
راضی بحکم خدا است و اینک رضا است یا بسبب جمال او یا بسبب آنکه او حکیم
است ہر چه شایستہ است خواہد کرد یا آنکه مرا دوست رہے نیست او ہر
چه ہست کردنی است پس رضا بحکم ضرورت باشد ہر سه از احوال متوکلان است
اما بسبب صفتے خاصے نامے خاصے یافته است قوله وسمعته یقول
التوکل بداية والتسليم وسائط والتفويض نهاية این لفظے ونسط
که بیان کرد توکل و تسلیم و تفویض نام کردم قوله وسئل الدقاق رحمه الله عن التوکل
فقال الاکل بلا طمع دقاق را رحمه الله از توکل پرسیدند گفت طعامے
بخوری که در ان ترا طمعے نباشد یعنی دل تو متعلق نباشد از آنجا خواہد آمد
خوہم خورد و در ظاہر طمع نہ بندی که فلان خواہد آورد خواہم خورد قوله قال یحیی بن معاذ
رضی الله عنه لبس الصوف حانوت والكلام في الزهد حرفة وصحبة
القوافل تعرض هذه كلها علالات یحیی معاذ رضی الله عنه میگوید
جامهٔ گلیم پوشیدن برزی فقرا این دکانے باشد مردمان بفقر و فاقه شناسند
او را چیزے بدہند مردے نذر کرده باشد که چهار درم بفقیر بدہم گلیمے پوشیده
بیند بداند که او فقیر است او را بدہد و سخن در ترک دنیا گفتن حرفتے باشد

گوی صنعتے است کہ بدین ترا چیزے حاصل شو و سخن در زند سخنے مرغوبے
است و ترک دنیا در دینہا ممدوح است و نزدیک جماعہ غفلتہا از ان جنس سخن
گوئی مردان معتقد شوند این حرفتے باشد برائے جاہ و مال و ترا صحبت قافلہا
رفتن تعرض باشد یعنی مرد در صحبت چندے ہست و ایشان در گرہ چیزے
دارند و می برند میخورند و برین ہیچ خلا بد ہر کسے بقدرے کہ او را وسع باشد چیزے
او را پیش آید این در معنی گوئی سوائے کرد و گدائی کرد یعنی مردم را کہ این صنعت
باشد او را متوکل نامند و این ہمہ چیزہا در حال متوکل علاقہ است تصحیح توکل نیست

قولہ وجاء رجل الی الشبلی رحمہ اللہ یشکو الیہ کثرۃ العیال
فقال ارجع الی بیتک فمن لیس رزقہ علی اللہ فاطردہ عنک
مردے بر شبلی رحمہ اللہ آمد از بسیاری عیال گلہ کرد شبلی رحمہ اللہ گفت باز گرد
بخانہ و بین ہر کہ خدائے تعالی رزق او را ضامن نشدہ است تو او را از خود دران

قولہ سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول
سمعت عبد اللہ بن علی رحمہ اللہ یقول سمعت احمد بن
عطا رحمہ اللہ یقول قرأت علی محمد بن الحسین رحمہ اللہ
قال سہل بن عبد اللہ رحمہ اللہ یقول من طعن فی الحرفۃ
فقد طعن فی السنۃ ومن طعن فی توکل فقد طعن فی الایمان
ہر کہ در کسب طعن کند او در سنت طعن کرد در سنت صحابہ و در سنت سلف
صالح و چیزے کسب بہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہم نسبت دارد چنانچہ بالا
گفتہ ام و ہر کہ در توکل طعن کرد در ایمان طعن کرد وتوکلوا ان کنتم مؤمنین
شرط ایمان است ہر کہ در حرکات و سکنات و در افعال باری را فاعل نداند در ایمان
او طعن باشد قولہ وسمعتہ یقول سمعت احمد بن علی بن

فمن لم یضمن رزقہ علی اللہ

جعفر رحمہ اللہ یقول قال ابراھیم الخواص رحمہ اللہ کنت فی طریق
مکۃ فرایت شخصا وحشیا فقلت جنی ام انسی فقال جنی فقلت الی این
فقال الی مکۃ فقلت بلا زاد فقال نعم فینا ایضا من یسافر
علی التوکل فقلت ایش التوکل فقال الاخذ من اللہ عز وجل
ابراہیم خواص رحمہ اللہ میگوید من در رہ مکہ بودم مردے را دیدم کہ او مرا آنس
نشد پرسیدم کیستی تو انسی یا جنی گفت جنی ام گفتم تا کجا میخواہی بروی گفت
تا مکہ گفتم بے زاد و راحلہ گفت آرے و گفت میان جنیان ہم کسے باشد
کہ سفر بتوکل میکند گفتم توکل چیست گفت رزق از خدا گیرند و بغیر واسطہ کسے
قولہ وسمعتہ یقول سمعت ابا العباس البغدادی رحمہ اللہ
یقول سمعت الفرغانی رحمہ اللہ یقول کان ابراھیم الخواص
رحمہ اللہ مجردا فی التوکل یدقق فیہ وکان لا یفارقہ ابرۃ
وخیوط ورکوۃ ومقراض فقیل یا ابا اسحاق لم تحمل ھذا و
انت تمنع من کل شیٔ فقال مثلہ لا ینقض التوکل ان اللہ
تعالی علینا فرائض والفقیر لا یکون علیہ الا ثوب واحد
فربما یتخرق ثوبہ فاذا لم یکن معہ ابرۃ وخیوط تبدو عورتہ
فیفسد علیہ صلوتہ واذا لم یکن معہ رکوۃ یفسد علیہ طہارتہ واذا رایت الفقیر
بلا رکوۃ ولا خیوط فاتھمہ فی صلوتہ فرغانی رح میگوید ابراہیم خواص رحمہ اللہ در توکل
مجرد بود ہیچ سببے از اسباب با خود نداشتے و او در مقام توکل نیک مرفق
بود با این ہمہ ہیچ وقتے از ریسمانے و سوزنے و جامۂ آبے و دوکاردہ خالی
نبودے اورا پرسیدند گفت فقیر را یک جامہ طرفے پارہ شود کشف عورت
شود بچہ رود و کشف عورت شود صلوات بچہ گذارد و اگر باوے رکوہ نباشد

طہارت نشود یا مبتلا بکشف عورت شود ابراہیم رحمہ اللہ میگوید اگر فقیر را بینی برو سوز سے در پیمانے غیرت در کوہ نیست او را اہتمام در نماز او کن یا نماز نمیگذارد یا اگر میگذارد بشرط آن نمیگذارد قولہ سمعت الاستاد ابا علی رحمہ اللہ یقول التوکل صفۃ المومنین والتسلیم صفۃ الاولیاء والتفویض صفۃ الموحدین فالتوکل صفۃ العوام والتسلیم صفۃ الخواص والتفویض صفۃ خواص الخواص وسمعتہ یقول التوکل صفۃ الانبیاء والتسلیم صفۃ ابراھیم علیہ السلام والتفویض صفۃ نبینا محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم استاد ابو علی دقاق رح میگوید توکل صفت مومنان است وتسلیم صفت اولیا است وتفویض صفت موحدان ست پس توکل صفت عوام است وتسلیم صفت خواص وتفویض صفت خواص خواص ازین قسمت این آید کہ توکل صفت انبیا باشد وتسلیم صفت ابراہیم صلوات اللہ علیہ وتفویض صفت پیغمبر ما صلی اللہ علیہ والہ وسلم قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت ابا العباس البغدادی رحمہ اللہ یقول سمعت محمد بن عبد اللہ الفرغانی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا جعفر الحداد رحمہ اللہ یقول مکثت بضع عشرۃ سنۃ اعتقد التوکل وانا اعمل فی السوق واخذ کل یوم اجرتی ولا انتفع منہا بشربۃ ماء ولا بدخلۃ حمام وکنت اجیٔ باجرتی الی الفقراء فی الشونیزیۃ واکون علی حالی ابو جعفر حداد رحمہ اللہ میگوید من در بازار کار میکردمے واعتقاد بر توکل داشتمے یعنی عقیدۂ من توکل بود با این ہمہ متعلق بکسب ظاہری بودم ولقمہ وخرقہ از غیب بودے زیرا چہ ہر روزے اجرت خویش می گرفتم وازان انتفاع بطعامے وآبے نبودے وغسلے

ہم بر ان نشد نے و اجرت خویش می آ وردم بر فقرا کہ در مسجد شونیزیہ اند بریشان خرج میکردم و من برحال خویش می ماندم قوله سمعته يقول سمعت ابا بكر محمد بن عبد الله بن شاذان رحمه الله يقول سمعت الخواص رحمه الله يقول سمعت ابا بكر بن الحسن اخا سنان رحمه الله يقول حججت اربع عشرة حجة حافيا على التوكل فكان يدخل فى رجلى شوكة فاذكر انى قد اعتقدت على نفسى فاحكها فى الارض وامشى خواص رحمہ اللہ میگوید از حسن برادر سنان رحمہ اللہ شنیدم میگفت چہار دہ حج پا برہنہ بتوکل کردم اگر پاے من خارے در آمدے یاد میکردم باخود کہ تو بتوکل می روی باختیار خود خار از پا چون کشم پس آنرا بر زمین می سودم و در رہ می رفتم قوله وسمعته يقول سمعت محمد بن عبد الله الواعظ يقول سمعت خير النساج رحمه الله يقول سمعت ابا حمزة رحمه الله يقول انى استحيى من الله ان ادخل البادية وانا شبعان وقد اعتقدت التوكل لئلا يكون سعيى على الشبع زادا ازودہ ابوحمزہ رحمہ اللہ گفتہ است شرم دارم کہ در بادیہ در ایم و سیر باشم و عقیدہ من توکل باشد تا سعی من در توکل بر شبع نباشد زیرا چہ شبع نوعے از زاد است حالے نقد بارسے شکم پر دارد یک دو روز بدان شکم پر می تواند ماندن پس این توکل معلول شد قوله وسئل حمدون رحمه الله عن التوكل فقال تلك درجة لم ابلغها بعد وكيف يتكلم فى التوكل من لم يصح له حال الايمان حمدون رحمہ اللہ را از توکل پرسیدند گفت این درجہ است کہ من ہنوز نرسیدم کسے را کہ حال ایمان صحت نباشد او چگونہ سخن در توکل گوید قوله وقيل المتوكل كالطفل لا يعرف شيئا

یأوی الیه الا ثدی امه وکذلک المتوکل لا یهتدی
الا الی ربه وگفته اند متوکل همچو طفل شیرخواره است او رسے ندارد جز پستان
مادر خود را وکذلک المتوکل جز ره بخدا نبرد قوله وعن بعضهم قال
کنت فی البادیة فتقدمت القافلة فرأیت قدامی احدا
فتسارعت حتی ادرکته فاذا هی امرأة بیدها عکازة تمشی
علی التؤدة فظننت انها اعیت فادخلت یدی فی جیبی
واخرجت عشرین درهما فقلت خذیها وامکثی حتی
یلحقک القافلة فتکتری بها ثم ائتنی اللیلة حتی اصلح امرک
فقالت بیدها هکذا فی الهواء فاذا فی کفها دنانیر فقالت انت
اخذت الدراهم من الجیب وانا اخذت الدنانیر
من الغیب بعضے گفته اند من در بادیه بودم قافله را پیش شدم پیش خویش
یکے را دیدم شتاب کردم تا او را دریافتم عورتے هست بدست او چوبے
خردے آهسته آهسته میرود دانستم که او مانده شده است در جیب من درم
بود بیست درم کشیدم و او را گفتم بستان و ساکن شو تا قافله برسد و چیزے برائے
خود بخر و شب بر من بیا تا ساختگی کار تو کنم رفتن و بودن را تو بفراغ بروی آن
زن دست در هوا کرد و در دست او دینارها هست گفت دست تو در جیب
کردی دراهم کشیدی من دست در غیب کردم دینارها یافتم قوله ورأی
ابو سلیمان الدارانی رحمه الله رجلا بمکة لا یتناول شیئا
الا شربة من ماء زمزم فمضی علیه ایام فقال له ابو سلیمان
رحمه الله یوما ارأیت لو غارت زمزم ایش کنت تشرب
فقام وقبل رأسه وقال جزاک الله خیرا حیث ارشدتنی

فانی کنت اعبد زمزم منذ ایام ومضی درانی رحمہ اللہ میگوید من مردے را در مکہ دیدم و روزہا گذشت ہیچ نخوردے مگر قطرہ آب زمزم درانی باوے گفت اگر زمزم خشک شود آب در روے نماند تو از کجا خوری او دعا کرد درانی رحمہ اللہ را و سر بوسید و گفت روزہا باشد کہ زمزم را می پرستیدم تو مرا ارشاد کردی و آفت ہمیں اعتقاد او بر زمزم کہ من ازین نفعے میگیرم ہمین را عبادت نامید قولہ وقال ابراهيم الخواص رحمه الله رايت في طريق الشام شابا حدثا حسن المراعاة فقال لي هل لك في الصحبة فقلت اني اجوع فقال ان جعت جعت معك فبقينا اربعة ايام ففتح علينا شئ فقلت هلم فقال اعتقدت ان لا اخذ بواسطة فقلت يا غلام دققت فقال يا ابراهيم لا تبهرج فان الناقد بصير مالك والتوكل ثم قال اقل التوكل ان يرد عليك موارد الفاقات فلا تسمو نفسك الا الى من اليه الكفايات خواص رحمہ اللہ گفتہ است در رہ شام میرفتم جوانے را دیدم در اول شباب نیکو نگاہ داشتے کہ وبا خود با شتیہ میکند آن شاب گفت ابراہیم خواص را کہ ہست ترا در صحبت من رغبتے یعنی یکجا باہم گفتم من گرسنہ می باشم شاب گفت اگر تو گرسنہ خواہی بود من ہم گرسنہ خواہم بود پس چند روزے گرسنہ ماندم چیزے بر ما پیدا شد پس جوان را گفتم بیا گفت من دل برین بستہ ام کہ من رزق بواسطہ نگیرم یعنی اینکہ کسے چیزے بیارد برائے خوردن بر تو مرا طلبی برائے خوردن رزق بواسطہ است و من با دل خود این کردہ ام کہ رزق بغیر واسطہ کسے خورم گفتم اے کودک در توکل بسیار تدقیق کردی و باریک کار پیش گرفتی گفت ای ابراہیم

بنہر چہ کمن زیرا چہ آنکہ او سرہ میکند او بینا است یعنے از غیر خدا چیزے بگیری د
این را توکل نامی این بنہ ہر چہ باشد ور سے است کہ مردمان آنرا کھوجر گویند
وگفت ترا با توکل چہ کار است وگفت اقل توکل اینست کہ بر تو مشقت
فاقہا برسد ونفس تو میل نکند مگر بسوے کسے کہ کفایات از وست یعنی
واسطہ در میان نباشد و متولی کفایات اوست ہم از وکفایت شود امثال
این بادیہ گرد انرا بسیار پیش آمد تمثلے از غیب افتاد و ازان تنبیہے میکند یا خود
شہبازے استیم از سکان حضرت روندگانرا تنبیہے کند **قولہ وقیل التوکل نفی**
الشکوک والتفویض الی مالک الملوک توکل اینست شک برود
تا چیزے کہ در ازل رفتہ است آن البتہ شدنی است ودیگر میان مردم
است تا کسے متعلق بسبب نشود مرزوق نشود این شک برود وکار بمالک
الملوک گذارد عبارت این تقاضا کند کہ انتفاء الشکوک گفتے نفی الشکوک
چہ باشد **قولہ وقیل دخل جماعۃ علی الجنید رح فقالوا نطلب الرزق**
فقال ان علمتم ای موضع ھو فاطلبوہ فقالوا نسأل اللہ ذلک
فقال ان علمتم انہ ینساکم فذکروہ وقالوا ندخل البیت
فنتوکل علی اللہ فقال التجربۃ شک قالوا فما الحیلۃ قال ترک
الحیلۃ جماعتے بر جنید رح آمدند گفتند ما رزق خویش می طلبیم گفت اگر میدانید
شما در موضعے رزق ہست بروید آنجا بطلبید گفت ما رزق از خدا میخواہیم
گفت اگر میدانید خدا شمارا فراموش کردہ است یاد دہانید گفتند درخانہا
درآئیم بر خدا توکل کنیم بنشینیم گفت این کہ خواہید بنشینید درخانہ کہ خدا خواہد داد
یا نہ این شک باشد در دین گفتند حیلہ چیست تدبیر کار چیست گفت شما این
حیلہا بگذارید ودل بر خدا بندید آنچہ براے شما از غیب آید آن براے شما

باشد دیگر ترک حیلہ این باشد کہ اگر رزقے بکسب بخوری بگوئی خدا داد یا کسے ناطلبیدہ بغیر خواست تو بیارد بگوئی خدا داد و فتوحے از غیب آید بگوئی خدا داد یا رزقے از آسمان فرود آید یا اززمین برون آید بگوئی خدا داد این ترک حیلہ باشد **قوله** وقال ابو سلیمان الدارانی رحمه الله لاحمد بن ابی الحواری رحمه الله یا احمد ان طرق الآخرة کثیرة وشیخک عارف بکثیر منها الا هذا التوکل فانی ما شممت منه رائحة دارانی رحمہ اللہ مر احمد جواری رحمہ اللہ را میگوید اے احمد رہ بخدا بسیار است و شیخ تو آزادیغفہ بسیارے ازان راہہا عارف است مگر توکل کہ بوے ازان نبوشیدہ است اگر نظر بدقت توکل کنند کہ ہمہ افعال خود را بدو سپارند بظاہر دقتے دارد کہ بوے ازان کسے را نرسیدہ است زیرا چہ انخلاع کلی ہیچ کسے را میسر نیست **قوله** وقیل التوکل الثقة بما فی ید الله والیاس عما فی ایدی الناس بدانچہ در حضرت خدا است بدان ثقہ باشد این توکل است یعنی آنچہ در علم نفسی اوست آن شدنی و بودنی است و آنچہ در دست مردمان باشد ازان نومیدی کلی باید **قوله** وقیل التوکل فراغ السر عن التفکر للتقاضی فی طلب الرزق توکل چیست کہ دل فارغ شود از اندیشہ کہ پیش تقاضا طلب رزق نباشد **قوله** وسئل الحرث المحاسبی رحمه الله من المتوکل هل یلحقه طمع فقال یلحقه عن طریق الطباع خطرات لا یضره شیء ویقویه علی اسقاط الطمع والیاس عما فی ایدی الناس ازحارث محاسبی رحمہ اللہ پرسیدند توکل را طمعے باشد گفت خطرہ طبیعت بشری شود و آن قادح توکل نباشد تقویت دہد بر اسقاط جمع یاس از آنچہ در ایدی مردمان است **قوله**

وقیل جاع النوری فی البادیۃ فہتف بہ ہاتف ایما
احب الیک سبب اوکفایۃ فقال الکفایۃ لیس فوقہا
نہایۃ فبقی سبعۃ عشر یوما لم یاکل نوری رحمہ اللہ در بادیہ
گرسنہ شد آواز دہندہ آواز داد وگفت چہ میگوئی نزدیک تو چہ بہتر ترا
چیزے بدہم سببے کہ بدان قوت توشود یا کفایت تمامے کنی نوری رحمہ اللہ
گفت کفایت وراے ہمہ نہایت است بعد آن ہفدہ روز دگر گرسنہ
ماند ہفدہ روز چہ باشد این حکایت این تقاضا کردے کہ بعدہ طعام نخورد
ہمیں کفایت بجوع کردے قولہ وقال ابوعلی الرودباری رحمہ اللہ
اذا قال الفقیر بعد خمسۃ ایام انی جائع فالزموہ السوق و
مروہ بالعمل والکسب این سخن را بالا ترجمہ کردہ ام قولہ وقیل نظر ابوتراب
النخشبی رحمہ اللہ الی صوفی مد یدہ الی قشر بطیخ لیاکلہ
بعد ثلثۃ ایام فقال لہ لا یصلح لک الصوف الزم السوق
این سخن بالا ترجمہ کردہ ام قولہ وقال ابو یعقوب الاقطع البصری
رحمہ اللہ جعت مرۃ بالحرم عشرۃ ایام فوجدت ضعفا
فحدثتنی نفسی فخرجت الی الوادی لعلی اجد شیئا یسکن
ضعفی فرایت شلجمۃ مطروحۃ فاخذتہا فوجدت فی
قلبی منہا وحشۃ وکان قائلا یقول لی جعت عشرۃ ایام فاخرہ
یکون حظک شلجمۃ متغیرۃ فرمیت بہا ودخلت المسجد
فقعدت فاذا انا برجل اعجمی جلس بین یدی ووضع
قمطرۃ وقال ہذہ لک فقلت کیف خصصتنی بہا فقال اعلم
انا کنا فی البحر منذ عشرۃ ایام واشرفت السفینۃ علی الغرق

فنذر کل واحد منا ان خلصنا اللہ تعالیٰ ان یتصدق بشیء ونذرت انا ان خلصنی اللہ ان اتصدق بھذہ علی اول من یقع علیہ بصری من المجاورین وانت اول من لقیتہ فقلت افتحہا ففتحہا فاذا فیہا کعک سمیذ مصری ولوز مقشر وسکر کعاب فقبضت قبضۃ من ذا وقبضۃ من ذا وقبضۃ من ذا وقلت رد الباقی صبیانک ہو ھدیۃ منی لکم وقد قبلتہا ثم قلت فی نفسی رزقک یسیر الیک من عشرۃ ایام وانت تطلبہ من الوادی ابو یعقوب اقطع رحمہ اللہ گفت یکبارے در حرم دہ روز گرسنہ ماندم در خود ضعف احساس کردم حدیث نفس این شد در بادیہ بروم چیزے افتادہ یابم بخورم قدرے ضعف من دفع شود دیدم شلغمے گندہ افتادہ است آن را گرفتم چوں آن متغیر بود وحشتے در دل من آمد کہ نتوانم خورد گوئی گویندہ می گوید دہ روز گرسنہ ماندی پس آخر حظ تو شلغمے متغیر باشد آنرا بیرون انداختم باز آمدم در حرم نشستم ناگہاں می بینم آدمی نہ از عرب پیش من آمد نشست و طبقے پیش من نہاد و گفت این برائے تست گفتم برین قطرہ میان چندین مردان مرا بچہ تخصیص کردی گفت بدانکہ ما در دریا بودیم دہ روز قریب شد کہ کشتی غرق شود ہر یکے نذرے کرد اگر خدائے تعالیٰ مارا خلاص دہد ہر یکے در راہ خدا صدقہ دہد من نذر کردم اگر خلاص یابم صدقہ بدہم این از مجاوران کعبہ اول کسے کہ ملاقات شود و اول کسے کہ ملاقات شد توئی گفتم او را بکشائی این را او کشاد آنرا دیدم در وکعک ست و بادام پوست دور کردہ و شکرے خوب ہست چیزے از سہ چیز گرفتم باقی را رد کردم بگو دکان خود از من ہدیہ دہ زیرا چہ من این را قبول کردم و با خود گفتم رزق تو بسوے تو می آید بعد دہ روز و تو در بادیہا میگردی امثال این حکایتہا بسیار است شیخ رحمہ زیادتی است کہ می نویسد

قوله وسمعت الشيخ ابا عبد الرحمن السلمي رحمه الله يقول سمعت ابا بكر الرازي رحمه الله يقول كنت عند ممشاد الدينوري رحمه الله فجرى حديث الدين فقال كان علىّ دين فاشتغل قلبي فرايت في النوم كانّ قائلا يقول يا بخيل اخذت علينا هذا المقدار خذ عليك الاخذ وعلينا العطاء فما حاسبت بعد ذلك بقالا ولا قصابا ولا غيرهما ممشاد دینوری رحمہ اللہ گشتہ بود حکایت در دینے می رفت ممشاد رحمہ اللہ گفت بر من دینے بود دل من متعلق شد در خواب دیدم گوئی گویندۂ میگوید این مقدار درم تو بر ما قرض کردی یعنی بر اعتماد ما قرض کردی کہ دین ما را قضا کنیم بستان تو گرفتن از تو و دادن از ما بعد ازان با ہیچ بقالی و قصابی و غیر آن حساب نکردم و دیگر محتاج آن نشدم کہ قرض از ایشان استدم و حساب کردم خدا مرا داد و من خرج کردم و دیگر اگر استدم ہمان قدر رسید کہ او را دادم

قوله ويحكى عن بنان الحمال رحمه الله قال كنت في طريق مكة اجيئ من مصر ومعي زاد فجاءتني امراة وقالت لي يا بنان انت حمال تحمل على ظهرك الزاد وتتوهم انه لا يرزقك قال فرميت بزادي ثم اتى على ثلثة ايام لم اكل فوجدت خلخالا في الطريق فقلت في نفسي احمله حتى يجيئ صاحبه فربما يعطيني شيئا فارده عليه فاذا انا بتلك المراة قالت لي انت تاجر تقول يجيئ صاحبه فاخذ منه شيئا ثم رمت الي شيئا من الدراهم وقالت لي انفقه فاكتفيت بها الى قريب من مصر بنان حمال رحمہ اللہ میگوید در رہ مکہ می رفتم و توشہ را برداشتم عورتے مرا ملاقات شد و گفت تو حمالی توشہ را بر پشت کردہ می بری و گمان می بری کہ اگر این زاد نباشد خدا ترا رزق ندہد آن توشہ

را بروں انداختم سہ روز گذشت کہ ہیچ نخوردم دیدم در رہ خلخال افتادہ است گفتم این را بردارم و بصاحب او برسانم او مرا چیزے خواہد داد ناگہان بدان عورت رسیدم عورت گفت تو مردے تاجری برداشتی تا صاحب را بدہی تا او ترا چیزے بدہد چند درمے طرف من بروں انداخت وگفت بستان این را انفاق کن تا قریب مصر مرا آن بسندہ بود این عورت ہمان عورت است کہ گفتہ بود اے حمال زاد را پشت کردہ می گردی اینجا سخنے می آید با حمال گویند زاد را بروں انداختی یا از معین بغیب روی وآن غیبے کہ او را آمد آنرا داشت تا قریب بمصر رسید باز ہمان پیش آمد وقعت فیما ابیت مگر چنین باشد ہر بار آن ورم آخر میکرد درمے در گرہ می یافت قولہ وحکی ان بنان الحمال رحمہ اللہ انہ احتاج الی جاریۃ تخدمہ فانبسط الی اخوانہ فجمعوا لہ ثمنہا وقالوا ہو ذا تجیئ النفر فنشتری ما یوافق فلما ورد النفر اجتمع رایہم علی واحدۃ وقالوا انہا تصلح لہ فقالوا لصاحبہا بکم ہذہ فقال انہا لیست للبیع فالحوا علیہ فقال انہا لبنان الحمال اہدت الیہ امراۃ من سمرقند فحملت الی بنان رحمہ اللہ وذکرت لہ القصۃ وحکایت گویند حمال بنان را رحمہ اللہ احتیاج بکنیزکے شد با اصحاب خویش انبساطے کرد یعنی مرا اینچنین حاجتے ہست اصحاب جمع کردند بہاے کنیزک را دادند وگفتند قافلہ بیاید براے تو بخریم آنچہ موافق تو باشد بعد آنکہ قافلہ آمد راے ایشان جمع شد برین یکے براے او بخریم صاحب آن کنیزک را پرسیدند بچند است این کنیزک گفت این کنیزک براے بیع را نیست الحاح بروے کردند البتہ بفروش او گفت این کنیزک را از سمرقند براے بنان حمال را رحمہ اللہ عورتے فرستادہ است پس بر بنان رح بردند این قصہ گفتند این حکایت بر توکل نسبت ندارد ما ہمین قدر ہست کہ از غیب چیزے آمد چنانچہ بر متوکل بیاید

وآنکہ در خاطر او گذشت جاریہ باید کہ خدمت کند آن خطرہ آن بود او را منتظر در رہ می بود
کہ می آید دل او دانست ابنان رح بر آں مطلع نشد انبساط با اصحاب کرد حاصل این شد
براے رزق را اہتمام مکن زیراچہ آنچہ رسید نی است برسد **قولہ سمعت محمد**
بن الحسین رحمہ اللّٰہ یقول سمعت محمد بن الحسن المخزومی
رحمہ اللّٰہ یقول حدثنا احمد بن محمد بن صالح رحمہ اللّٰہ
قال حدثنا محمد بن عبدون رحمہ اللّٰہ قال حدثنا الحسن
الخیاط رحمہ اللّٰہ قال کنت عند بشر الحافی رحمہ اللّٰہ فجاء
نفر فسلموا علیہ فقال من انتم قالوا نحن من الشام جئنا نسلم
علیک و نرید الحج فقال شکر اللّٰہ لکم فقالوا اتخرج معنا فقال بثلث
شرائط لانحمل معنا شیئا ولا نسال احدا شیئا وان اعطانا احد
لا نقبل قالوا اما ان لا نحمل فنعم ولا نسال فنعم واما ان
لا نقبل ان اعطینا فھذا لا نستطیع فقال خرجتم متوکلین
علی زاد الحجیج ثم قال یا حسن الخیاط الفقراء ثلثۃ فقیر لا یسال
وان اعطی لا یاخذ فذالک من جملۃ الروحانیین وفقیر لا یسال
وان اعطی قبل فذلک یوضع لہ موائد فی حظائر القدس و
فقیر یسال وان اعطی قبل قدر الکفایۃ فکفارتہ صدقہ جمعے بر بشر رح آمدند او را
سلام گفتند ما از شامیم آمدیم ترا سلام گوئیم و مقصود حج است بشر رحمہ اللّٰہ دعا کرد
خداے تعالی سعی شما قبول کند و ثواب وجزا بدہد گفتند با ما بیرون می آئی تا در حج
برویم گفت بیرون آئیم نسبت بہ سہ شرط کہ ہیچ چیزے با ما برابر نباشد و از ہیچ
یکے چیزے نخواہیم و اگر یکے بیا بد ما را چیزے بدہد ما آنرا قبول نکنیم گفتند آن دو
چیز کہ زادے برابر نیستانیم و از کسے چیزے نخواہیم آرے ہمچنین کنیم اما این کسے

ما را چیزے بدہد ما آنرا قبول نکنیم این نتوانیم کرد و در وسع ما نیست گفت شما برون
آمدید متوکل بر توشۂ حاجیان بعدہ بشر رحمہ اللہ گفت ای حسن خیاط فقرا بر سہ
نوع اند یکے اینست از کسے نخواہد و اگر بدہند نستاند و از جملہ روحانیان است
یعنی غذاے او از خدا است غذاے او ہمان عبادت اوست و ذکر اوست
و فقیرے است کہ او نخواہد اگر بدہند بستاند او کسے است کہ در حظائر قدس او
را مائدہ نہادہ اند یعنی مائدہ در حظیرۂ قدس براے او نہادہ اند مائدہ یلکے بغیر عیبے
آں از غیب براے او میدہند و فقیرے باشد بخواہد و قدر کفایت بگیرد و
کفارت آن اخذ او چو براستی خواستہ است و بصدق گرفتہ است کفارت
خواست او و اخذ او صدق او باشد قولہ وقیل لحبیب العجمی لم
ترکت التجارۃ فقال وجدت الکفیل ثقۃ. حبیب عجمی رحمہ اللہ را
گفتند تجارت چرا ترک آوردی گفت او کفیل براے رزق شدہ است ثقہ بر
شد کہ او البتہ خواہد داد و دیگر یعنی کفیل را موثوق بہ یافتم قولہ وقیل کان
فی الزمن الاول رجل فی سفر و معہ قرص فقال ان اکلت
مت فوکل اللہ ملکا وقال ان اکلہ فارزقہ وان لم یاکلہ فلا
تعطہ غیرہ فلم یزل القرص معہ الی ان مات ولم یاکل وبقی عندہ
القرص گویند در زمان پیشین شخصے مسافر بود با او قرص بود میگفت اگر بخورم
بمیرم یعنی اگر بخورم بر من چیزے نماند این در کمر بستہ ہست بدین تسلی می روم
خدا تعالی فرشتۂ را برگماشت و گفت اگر او بخورد رزق دگر بدہ و اگر نہ خورد
او را رزق دیگر بدہ ہماں با وے بندہ است باقی ہمیشہ قرص با وے بود او نخورد
تا آنکہ مرد و قرص باقی بود ازین حکایت این معلوم شد ہر کہ امساک کند ہم بدان
امساک بمیرد و ہر کہ خرچ کند خداے تعالی او را دیگر برساند قولہ وقیل

من وقع فی میدان التفویض یزف الیہ المراد کما یزف العروس الی اھلھا ہر کہ در میدان تفویض افتاد و در میدان او جولانگری کرد مراد او در کنار او دہند چنانچہ عروس را در کنار او مید ہند قولہ والفرق بین التفویض والتضییع ان التضییع فی حق اللہ تعالی و ذلک مذموم والتفویض فی حظک وھو محمود چہ مشکل افتاد شیخ را رحمہ اللہ کہ فرق میان تضییع و تفویض کردن گرفت سخنے ظاہرے بینے است تضییع مذموم است ناحقہا و بجملہ دینہا و بر عکس آن تفویض شیخ را برائے فرق چہ وہم زد یعنی شخصے بروے چیزے نقدے ہست آنرا تفویض بخدا کرد مرد دستار بند ریش دراز را وہم رود کہ این تفویض نیست تضییع ہست شیخ برائے این فہم او را این فرق گفت قولہ وقال عبد اللہ بن المبارک رحمہ اللہ من اخذ فلسا من الحرام فلیس بمتوکل ہر کہ یک دانگے حرام از کسے بگیرد او متوکل نیست یعنی مع العلم قولہ سمعت محمد بن عبد اللہ الصوفی یقول سمعت نصر بن ابی نصر العطار رحمہ اللہ یقول سمعت علی بن محمد المصری رحمہ اللہ یقول سمعت ابا سعید الخراز رحمہ اللہ یقول دخلت البادیۃ مرۃ بغیر زاد فاصابتنی فاقۃ فرایت المرحلۃ من بعید فسررت بان وصلت ثم تفکرت فی نفسی انی سکنت و اتکلت علی غیرہ فآلیت علی ان لا ادخل المرحلۃ الا ان احمل الیہا فحفرت لنفسی فی الرمل حفیرۃ و واریت جسدی فیہا الی صدری فسمعوا صوتا فی نصف اللیل عالیا یا اھل المرحلۃ ان اللہ ولیا حبس نفسہ فی ھذا الرمل فالحقوہ فجاء جماعۃ فاخرجونی وحملونی الی القریۃ ابو سعید خراز رحمہ اللہ میگوید

وقتے در بادیہ شدم بغیر توشہ مرا فاقہ رسید دیدم از دور قافلہ می روند پس خوش شدم بدینکہ بدیشان رسیدم بعدہ با خود اندیشہ کردم کہ ساکت شدم و قرار گرفتم و تکیہ کردم بغیر خدا سوگند خوردم کہ مرحلہ نیابم مگر آنکہ ترا برگیرند بستم آنجا برند برائے خود را در ریگ کوئے کافتم و تمام تن تا سینہ خود را پوشیدم خلق مرحلہ در نیم شب آوازے شنیدند کسے برایشان آوازے میکند اے مرحلہ بتحقیق مر خدارا دوستے است تن خود را درین ریگستان انداختہ است وحبس کردہ است بروبرسید و اورا دریابید پس جماعتے از ان آمدند مرا کشیدند و تا دیہ رسانیدند حکایت ابوسعید رحمہ اللہ ریگستانے را کافت و خود را دران کوک کرد و انپا بریں امید کہ آخر وقت من شود نفسے مضطر گردد مخلصے و مہربی نماند ان مرتبہ بدم لابدی دل باید بر جا است و بدان غرض بحصول پیوند د اتفاقا قافلہ از انجا یا بید سعید خراز رحمہ اللہ خود را اینجا دفن کردہ است و اورا دران نشان کہ ہا تف گفتہ بود آمدند شیخ را کشیدند موجبش پرسیدند ہا نکہ بالابیان کرد **قولہ** سمعت الشیخ اباعبدالرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت محمد بن الحسن مخزومی رحمہ اللہ یقول سمعت ابن المالکی رحمہ اللہ یقول قال ابوحمزۃ الخراسانی رحمہ اللہ حججت سنۃ من السنین فبینما انا امشی فی الطریق اذ وقعت فی بیر فنازعتنی نفسی ان استغیث فقلت لا واللہ لا استغیث فما استتمت ھذا الخاطر حتی مر براس البیر رجلان فقال احدھما للآخر تعال حتی نسد راس ھذہ البیر لئلا یقع فیھا احد فاتوا بقصب و باریۃ وطموا راس البیر فھممت ان اصیح ثم قلت فی نفسی الی من ھو اقرب منھما وسکت فبینما انا بعد ساعۃ اذا انا بشیٔ جاء

وکشف من راس البیر وادلی رجله وکانه یقول لی تعلق بی
فی نهمته له کنت اعرف ذلك منه فتعلقت به فاخرجنی
فاذا هو سبع فمر وهتف بی هاتف یا اباحمزه الیس هذا
احسن نجیناك من التلف بالتلف فمشیت وانا اقول۔

نهانی حیائی منك ان اکتم الهوی — واغنیتنی بالفهم منك عن الکشف
تلطفت فی امری فابدیت شاهدی — الی غائبی واللطف یدرك باللطف
تراءیت لی بالغیب حتی کانما — تبشرنی بالغیب انك فی الکف
اراك وبی من هیبتی لك وحشة — فتؤنسنی باللطف منك وبالعطف
وتحیی محبا وانت فی الحب حتفه — وذا عجب کون الحیوة مع الحتف

ابوحمزه رحمه الله در رہے میگذشت چاہے میان راہ بود و دہن او بچیزے
پوشیدہ بود نمی نمود دران چاہ افتادم نفس من با من منازعہ کردم کہ فریاد کنم گفتم
واللہ فریاد نکنم بغیر اختیار افتادہ ام بغیر اختیار برون آیم پس آن خاطر را تمام کردم
گذاشتم افتادہ ماندم تا آنکہ برسر آن چاہ دو مردے گذشتند گفتند چاہ میان
راہ است گاہ بگاہ مسلمانے بیفتد یکے مرد دیگرے را گفت بیایید
نیفتد چوبے آوردند و بوریاے دہنی کردم کہ فریاد کنم با نفس خود منازعہ کردم
گفتم این فریاد بکسے کنم از یشان او نزدیک تراست وقرار گرفتم ماندم ہر چہ میشود
گوشو گوہم درمیان این ہستم بعد ساعتے کسے آمد دہن چاہ را کشاد و دُم را
یا پار او ظاہر ہمین کہ دُم را طرف من آویخت چنانستے کہ میگوید من متعلق شو
من بد و متعلق شدم اومرا بیرون آورد می بینم سبعے بود و گذشت ہاتفے
آواز داد کہ اے اباحمزہ این نیکو نیست کہ ترا آنجاہ وادیم از تلفے بتلفے وچاہم
تلفے و سبع ہم تلفے پس من روان شدم واین بیت می گفتم نہانی حیاء منك

حیاے من از تو مرا مانع شد کہ ہوا را پوشم او بے نیاز مرا بفہمے کہ مراد او ی از
کشف کردن آن ہوا و رکار من تو تلطفے کردی پس شاہد را بغایب ابدا کردم حالتے
کہ در شاہد بود بغایبے سپردم و ادراک لطف ہم بلطف شود آن لطیفے بود و این ہم
لطیف لطیف را ہم بلطیف توان یافت و حاجتہاے است نمودار کردی مرا
بغیب تا آنکہ اینچنین است کہ تو بغیب مرا بشارت میدہی کہ آن را کشف خواہی
کرد و می بینم ترا و بمن از تو ہیبتے است و لطفے کہ داری بر من بدان مرا انس میدہی
و می آیم محبًا و تو در محبت مرگ اوی و این عجب است کہ حیات در مرگ باشد

قوله سمعت محمد بن الحسين رحمه الله يقول سمعت منصور بن عبد الله رحمه الله يقول سمعت ابا سعد ابن الناهرتي رحمه الله يقول سمعت حذيفة المرعشي رحمه الله وقد خدم ابراهيم بن ادهم رحمه الله وصحبه فقيل له ما اعجب ما رايت منه فقال بقينا في طريق مكة اياما لم نجد طعاما ثم دخلنا الكوفة فاوينا الى مسجد خراب فنظر الى ابراهيم بن ادهم رحمه الله وقال يا حذيفة ارى بك الجوع فقلت ماهو راى الشيخ فقال علي بدواة وقرطاس فجيت به فكتب بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ انت المقصود اليه بكل حال والمشار اليه بكل معنى ؎

انا حامد انا شاكر انا ذاكر — انا جائع انا تائه انا عاري
هي ستة وانا الضمين لنصفها — فكن الضمين لنصفها يا باري
مدحي لغيرك لهب نار خضتها — فاجر عبيدك من دخول النار

ثم دفع الى الرقعة وقال اخرج ولا تعلق قلبك بغير الله وادفع الرقعة

الی اول من یلقاک قال فخرجت فاول من لقینی کان رجلا علی
بغلة فدفعتها الیه فاخذ وبکی وقال ما فعل صاحب هذه الرقعة
فقلت فی مسجد الفلانی فدفع الی صرة فیها ستمایة دینار ثم
لقیت رجلا آخر فقلت من صاحب هذه البغلة فقال نصرانی
فجیت الی ابراهیم بن ادهم رحمه الله واخبرته بالقصة
فقال لا تمسها فانه یجئی الساعة فلما کان بعد ساعة وافی
النصرانی واکب علی راس ابراهیم بن ادهم واسلم حذیفة
مرعشی رحمہ اللہ ابراہیم ادہم رحمہ اللہ را خدمت کردہ بود و در صحبت بود حذیفہ
رحمہ اللہ را پرسیدہ شد چہ عجب دیدی حذیفہ رحمہ اللہ گفت در رہ مکہ چندروزے
بے طعام ماندیم بعد آن در کوفہ آمدیم مسجدے خرابے بود در آمدیم ابراہیم
رحمہ اللہ سوے من دید گفت اے حذیفہ من در تو گرسنگی می بینم حذیفہ رحمہ اللہ
گفت چنانچہ شیخ میگوید ہمچنانست گفت دوات وقلم بیار دوات و
قلم آوردم او این نبشت بسم اللہ الرحمن الرحیم انت المقصود الی
آخرہ تو مقصودی ہمہ حال و بہر سخن اشارہ بسوی تست انا حامد انا شاکر انا ذاکر
انا جائع انا عاری انا تابع ہی ستة آن جیز است نیمے من بر خود گرفتم نیمے تو بر خود
بگیر یا باری مدح من براے غیر تو زبانہ آتشے است کہ در وے در آمدم پس خلاص دہ
مرا از دخول نار یعنی از مدح غیر فدیتک جملہ دعائیہ معترضہ است فدا کردہ شدم من براے
تو بعد آن رقعہ بمن داد و گفت تو دل خود بغیر خدا متعلق مکن اول کسے کہ ملاقات
شود ترا این رقعہ بدو رفع کن بیرون آمدم اول کسے کہ ملاقات شد مردے بر ماده
شتر سوار است او را آن رقعہ دادم رقعہ را گرفت و بگریست و گفت کجا
است صاحب رقعہ گفتم در فلان مسجد ہست یک بدرہ بمن داد ششصد دینار

دران بود بعد آن مردے دگر را ملاقات شدم پرسیدم این صاحب بغلہ
کیست گفت نصرانی است برابراہیم ادہم رحمہ اللہ آمدم گفت کہ صاحب
او این زان خواہد آمد بعد ساعتے آمد سر خود پیش ابراہیم رحمہ اللہ افتاد و مسلمان
شد از جملہ گفتار شیخ این معلوم شد کہ ہر کہ توکل کند البتہ ضائع نرود وان کان
بعد حین اما من می گویم شرط من چنین ہم باشد و آنچنان ہم بود وکل منہا
من فضل اللہ وقدرتہ اگر نرسد و بشرط توکل میرد زہے دولت اینچنین
شہباز کجا است

تمت

فہرست مضامین کتاب شرح رسالہ قشیریہ

فہرست مضامین کتاب شرح رسالہ قشیریہ

فہرست مضامین شرح رسالہ قشیریہ

فہرست مضامین شرح رسالہ قشیریہ